فرہنگ انیس

جلد دوم

ترتیب و تدوین

نائب حسین نقوی

ناشر

حبیبہ بانو ایم اے

نئی دہلی

فرہنگ انیسؔ

جلد دوم

ترتیب و تدوین

نائب حسین نقوی

ناشر

حبیبہ بانو ایم اے

نئی دلّی

فرہنگ انیسؔ

پیش لفظ

فرہنگِ انیس کی دوسری جلد حاضرِ خدمت ہے۔

پہلی جلد دسمبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ مؤلف سید نائب حسین نقوی مرحوم نے یہ دوسری جلد بھی تیار کر لی تھی بلکہ اس کی کتابت بھی شروع ہوگئی تھی؛ اور ان کا ارادہ تھا کہ وہ پہلی جلد کے بعد جلد ہی اسے بھی منظرِ عام پر لے آئینگے۔ لیکن ان کی مسلسل علالت نے کام کی رفتار بہت سست کر دی۔ اور بالآخر وہ اسی بیماری میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ظاہر ہے کہ اس سے کام غیر معمولی طور پر معرضِ التوا میں پڑ گیا۔

سید نائب حسین نقوی ہفتہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ (مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء) امروہہ میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے کے امروہہ میں مسلمانوں کے صاحبِ استطاعت گھروں میں ہر شخص کو فارسی اور عربی پڑھائی جاتی تھی۔ دوسرے گھرانوں کی طرح، ان کے خاندان میں بھی علمی و ادبی روایت موجود تھی۔ بدوِ شعور سے انھوں نے اپنے اِرد گرد کتابیں ہی دیکھیں، جس سے ان کے دل میں مطالعے کا شوق پیدا ہوا؛ اور عمر کے ساتھ اس میں ترقی ہوتی گئی۔ پھر انھوں نے علومِ شرقیہ کی معقول تعلیم پائی، اور الٰہ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹیوں

کے اُردو اور فارسی اور عربی کے متعدد امتحانات کی سندیں حاصل کیں۔

کسبِ معاش کا مرحلہ آیا، تو انھوں نے زندگی مدرّسی سے شروع کی۔ پہلے کچھ دن مدرسہ سیدالمدارس امروہہ میں عربی اور فارسی کے معلّم کی حیثیت سے کام کیا۔ چند برس بعد نقلِ مکان کرکے لکھنؤ چلے آئے، اور یہاں رام آدھین کالج میں ہیڈ مولوی اور اُردو پڑھانے پر مقرر ہو گئے۔ بدقسمتی سے ۱۹۵۱ء میں اس کالج میں اُردو کی تدریس کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اسی کے ساتھ سید نایب حسین نقوی کی تدریسی زندگی بھی ختم ہو گئی۔

قیامِ لکھنؤ کے دوران میں ان کے مشہور ناشرِ کتب نول کشور بک ڈپو کے مالکان سے بہت گہرے تعلّقات قائم ہو گئے تھے۔ اب جو رام آدھین کالج سے الگ ہوئے، تو اس ادارے کی شاخ، تیج کمار بک ڈپو میں بحیثیت نگران ملازم ہو گئے۔ یہاں ان کے ذمّے اُردو اور فارسی اور عربی کی ان کتابوں کی مختلف مراحل پر تصحیح و ترتیب اور طباعت کی دیکھ بھال اور نگرانی تھی، جو ادارے میں طباعت اور اشاعت کے لیے آتی تھیں۔ کچھ عرصے بعد انھیں بیرونی ممالک میں ادارے کی مطبوعات کی ترویج اور فروخت کی تنظیم کا کام بھی سونپ دیا گیا۔ اس سلسلے میں انھیں ہندستان سے باہر سفر کرنا پڑے تھے۔

ایک سفر میں ان کی لاہور (پاکستان) کے ایک ناشر سے ملاقات ہوئی جس نے ان سے فرمایش کی کہ وہ ان کے لیے عربی کی کچھ مذہبی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ کر دیں۔ اگرچہ اپنی تعلیم و تربیت کے پیشِ نظر وہ اس کے اہل تھے، لیکن پھر بھی یہ ایک نیا میدان تھا، اور اس سے پہلے انھوں نے اسے کبھی کیا بھی نہیں تھا۔ تاہم یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا کہ ناشرِ مذکور نے انھیں مستقل طور پر اپنے وہاں کام کرنے کی دعوت دے دی۔ اس پر نقوی صاحب نے لکھنؤ کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا، اور ترجمے کا کام کرنے لگے۔ لیکن انھوں نے ہندستان کی وطنیت ترک نہیں کی، نہ مستقلاً لاہور کا قیام ہی اختیار کیا۔ سال چھ مہینے کے لیے جاتے اور واپس چلے آتے۔ یہ سلسلہ برسوں جاری رہا۔ اور اس دوران میں انھوں نے بلا مبالغہ بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی سے اُردو میں منتقل کیں، جو شائع ہو چکی ہیں۔

۱۹۷۳ء میں انیس صدی منانے کے لیے دلّی میں ایک مرکزی کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ کمیٹی کے پروگرام میں انیس کے غیر مطبوعہ مراثی کی فراہمی اور اشاعت بھی تھی۔ یہ کام پروفیسر سیّد مسعود حسن رضوی ادیب کے سپرد کیا گیا تھا۔ پروفیسر ادیب مرحوم نے اپنی کبرسنی اور خرابیِ صحت کے پیشِ نظر سید نائب حسین نقوی کو اپنا معاون مقرر کیا۔ نقوی صاحب اس سے پہلے مراثی انیس کی چار جلدیں (جو ۱۱۹ مرثیوں پر مشتمل ہیں) شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور سے شائع کر چکے تھے؛ دراصل ان کی اسی تالیف کے باعث پروفیسر ادیب رضوی نے انھیں اپنا مناسب معاون خیال کیا۔ غرض نقوی صاحب نے دو برس میں کہاں کہاں سے مرثیے فراہم کر کے انیس کمیٹی کو پیش کر دیے۔

ان کی یہی سرگرمیاں "فرہنگِ انیس" کی تالیف کی بنیاد بن گئیں۔ اپنے عقائد کے پیشِ نظر مرثیوں کا مطالعہ تو وہ ایک زمانے سے کر ہی رہے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ انیس کے کلام کے کئی گوشے ایسے ہیں جن کی تشریح ضروری ہے، اور مرورِ زمانہ سے رفتہ رفتہ ان کے جاننے والے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر یہی لیل و نہار رہے، تو وہ وقت دور نہیں جب انیس کے کلام کا اچھا خاصا حصہ چیستان بن کے رہ جائیگا۔ اس پر انھوں نے بعض دوستوں کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ انیس کی لفظیات کو ایک فرہنگ میں محفوظ کر دیا جائے۔

افسوس کہ فرہنگ کی پہلی جلد شائع کرنے کے بعد ان کی صحت نے جواب دے دیا۔ وہ ایک زمانے سے تپِ دق کے مریض تھے۔ علاج معالجے سے عارضی طور پر افاقہ ہو جاتا لیکن مرض پورے طور پر زائل نہیں ہوتا تھا اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے عود کر آتا تھا۔ ۱۹۷۶ء میں وہ زیادہ ہی بیمار ہو گئے۔ علاج کے باوجود حالت بگڑتی چلی گئی۔ آخری تین چار مہینے اسپتال ہی میں گزرے۔ وہیں بدھ ۹ مئی ۱۹۷۹ء (۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ) آٹھ بجے شام اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

اس جلد سے متعلق کچھ لکھنا تحصیلِ حاصل ہے۔ یہاں بھی اصولِ ترتیب و تدوین وہی ہے، جس کی

پہلی جلد میں پیروی کی گئی تھی۔ پہلی جلد کے چھپنے پر اہل نظر نے جس گرمجوشی سے اس کا خیر مقدم کیا اور رسائل میں اس پر جو تعریفی تبصرے شائع ہوئے، وہ بیّن ثبوت ہیں اس امر کا کہ اصحابِ علم کے نزدیک مرحوم کی یہ کوشش کتنی اہم اور بروقت تھی۔ مرحوم کے جو کاغذات ضائع ہونے سے بچ رہے، ان میں سے چند خطوط شائع کیے جا رہے ہیں جن میں پہلی جلد پر رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔

کتاب بالکل اسی طرح پیش کی جا رہی ہے جس طرح مؤلّف مرحوم نے اسے چھوڑا تھا۔ انھیں اس پر نظرِ ثانی کی فرصت نہیں ملی تھی۔ اور اب بھی بوجوہ نظرِ ثانی نہیں کی جا سکی۔ اس وقت مقصود اس مسودے کا محفوظ کر دینا ہے۔ اگر حالات نے مساعدت کی اور طبعِ ثانی کی نوبت آئی تو ان شاء اللہ اس کی خامیاں دور کر دی جائینگی۔

حبیبہ بانو

زیدی وِلّا، جامعہ نگر، نئی دلّی

یکم فروری ۱۹۸۳ء

ردیف

الف ممدودہ

آ

آ ۔ ب

آب۔ (ف)

چمک۔ صفائی۔ جلد۔ دل کی جلد۔

موتی کی آب زیادہ چمک اور صفائی۔

(صنعت توریہ)

ے موتی سے جو ہے صاف، وہ آب ان کے لئے ہے
میں جن کا ہوں ساقی وہ شراب ان کے لئے ہے

(عطائے الٰہی)

آب آب ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ شرمندہ ہونا۔ مارے شرم کے پانی پانی ہونا

ے جب شہ کا حلق مجرئی پانی سے تر نہ ہو
کس طرح آب آب صدف میں گہر نہ ہو (س)

(صنعت ایہام تناسب)

آب آب ہونا۔ (ار۔ ع)

شرمندگی سے عرق عرق ہونا۔

شرمندہ ہونا۔

ے یہ آب و تاب ہے کہ گہر آب آب ہیں
دریا تو آسماں ہے ستارے حباب ہیں

آب آب ہونا۔ (ار۔ ع) شرمندہ ہونا

ے اب ہوں ہر اک کے آگے خجالت سے آب آب
زہرا سے بھی حجاب ہے۔ شبر سے بھی حجاب

آب افشانی کرنا۔

ے پانی چھڑکنا۔ مسلمانوں میں دستور ہے کہ مردے کو
دفن کرنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔

ے جب دفن ہوا شیر خدا کا جانی
سجاد نے کی قبر پہ آب افشانی (ر)

آب پاش (ف)

پانی چھڑکنے والے۔ چھڑکاؤ کرنے والے۔

ع: حاضر ہوں آب پاش، محل دیر کا نہیں

آب خاک ہونا۔ (ار۔ ع)

پانی مٹی کے برابر ہے۔

ے ڈوبے ہوئے ہیں چشمۂ کوثر کی چاہ میں
یہ آب نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں

آب خنجر۔ (ف۔ مرکب)

خنجر کی کاٹ (دھار)

ے آب خنجر سے گلا جب شاہ کا تر ہو گیا
پانی پانی لے سلامی غم سے کوثر ہو گیا (س)

آب دم خنجر ۔ (ف) (اضافت توصیفی)
خنجر کی دھار ۔
؎ حلق کٹواتے تھے سوکھے ہوئے حضرت کے رنج
تھا مزا پیاس میں آب دم خنجر دینا
(س)

آب دم شمشیر ۔ (ف) (استعارہ)
تلواروں کی دھاروں کا پانی ۔
؎ روکوں گا نہ میں، شوق سے پھر برچھیاں کھاؤ
آب دم شمشیر سے تم پیاس بجھاؤ

آب حیات ۔ (ف ۔ ا ۔ مرکب)
(دیکھیے، جلد ۱ ص)
۱۔ روایتاً، وہ پانی جسے پی کر انسان کبھی نہیں مرتا ۔
۲۔ متبرک اور مقدس پانی ۔
؎ مجرائی ہے ضرور دعا بھی دوا کے ساتھ
آب حیات چاہیے خاک شفا کے ساتھ (س)

آب دینا ۔ (ار ۔ ع)
آبیاری کرنا ۔ پانی دینا ۔
؎ سو سو مرتبہ شاہ سے نخل ماتم
آنسوؤں سے اُسے دو آب تو پھل جائے ابھی (س)

آب رواں ۔ (استعارہ)
دریا ۔ بہتا ہوا پانی ۔
مراد دریائے فرات ۔
؎ عباس خاک پر جو گرے تھے کٹا کے ہاتھ
پہنچی تھی سیل خون کی آب رواں تلک
(س)

آب رواں کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)
دریا کے بہتے ہوئے پانی سے آبپاشی کرنا
؎ ادھر خشک ہے فاطمہ کی بضاعت
وہ کھیتوں میں آب رواں کھینچتے ہیں (س)

آب رواں کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)
کھیتی کو پانی دینا ۔ آبیاری کرنا ۔
؎ ادھر خشک ہے فاطمہ کی بضاعت
وہ کھیتوں میں آب رواں کھینچتے ہیں (س)
(ان معنوں میں یہ محاورہ نیا ہے)

آزادیٔ دوزخ ۔ جہنم سے علیحدگی ۔
؎ دربدر وہ صدا دیتی تھیں سائل کی قناتیں
یاں ملتی ہیں آزادیٔ دوزخ کی براتیں

آب کھنچ کھنچ کے جانا ۔ (ار)
آب کھنچی ہونا ۔ کھیتی سینچنا ۔
؎ کھنچ کھنچ کے جائے ساری زراعت میں آب نہر
محروم ابن ساقی کوثر، یہ کیسا ہے قہر

آب کثیر ۔
؎ اشکوں سے سب بھگو دے بجھا دے فرات غم
عادی ہوں میں طہارت آب کثیر کا (س)

آبائے حسین ۔ (ف ۔ ترکیب
حسین کے آبا و اجداد ۔
؎ ہاشمی و مطلبی و قرشی
فخر اقلیم عرب تھے جد و آبائے حسین (س)

آبننا ۔ (ار ۔ ع)
مشکل میں پڑجانا ۔ مصیبت میں مبتلا ہوجانا ۔
؎ بھاگا سنگی کے جسم سے زور تھمتی
بگڑا جو ڈھنگ، جان پہ ظالم کی آبنی

آبننا ۔ (ار ۔ ر)
مصیبت پڑجانا ۔ تباہی میں نہیں جانا ۔
ع بھائی پہ آبنی تو بھتیجے کا کیا ملال

آبدار ۔ (ف ۔ صفت) چمکدار تابندہ ۔
؎ بتیس ۳۲ ، ودیعت محبوب کردگار
براق و درافشاں، ضیا بار و آبدار

آبدار خانہ ۔ (ف)

وہ کمرہ یا خیمہ یا جگہ جہاں پینے کا پانی رکھا جاتا ہے

ے بلبل ہے سرد، آگ کا اس میں نہیں ہے نام
خاک آبدار خانے میں اڑتی ہے صبح و شام

آبرو جانا ۔ (ار ۔ ر)

عزت پر بٹہ لگنا ۔ بے آبروئی ہونا ۔

ع: اماں قیامت آئی ہے ، جاتی ہے آبرو

آبرو خاک ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

عزت میں بٹہ لگ جانا ۔ عزت کرکری ہو جانا ۔

ے امت نبی کی آہ یہ سفاک ہو گئی
بس آج آبروئے فلک خاک ہو گئی

آبرو دینا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ عزت بخشنا ۔

۲۔ چمکا دینا ۔ قلعی کر دینا

ے گل حدیقۂ زہرا نے آبرو دیکر
کلی سے پھول کیا ، پھول کو گلاب کیا (س)

آبرو رکھ لینا ۔ (ار ۔ ع)

عزت برقرار رکھنا ۔ عزت بخشنا ۔

ے بات آج دو عالم کے شہنشاہ نے رکھ لی
غربت میں مری آبرو اللہ نے رکھ لی

آبرو کھونا ۔ (ار ۔ ر) بے عزت ہونا ۔

ے ہنستا ہے کیوں عرب کی حمیت کو تو نہ کھو
پانی تو پی چکا ہے بس اب آبرو نہ کھو

آب رہنا ۔ (ار ۔ ع) خوفزدہ رہنا ۔

ے علی کے خوف سے جنگل میں شیر کانپتے ہیں
جگر نہنگ کا پانی میں آب رہتا ہے (س)

آب طرب ۔ (ف ۔ مرکب) خوشی اور سرور کا پانی ۔ مراد گلاب

ے یہ اشک ناگ ہے جسے ہیں جسکو آب طرب
یہ خون گل ہے جسے سب گلاب سمجھے ہیں (س)

آبگوں ۔ (ف)

پانی جیسی ۔ سفید ۔ شفاف ۔

ے تھی شعلہ در جو آتش شمشیر آبگوں
جل جل گئے تھے اہل وغا کے درون بروں

آب گہر ۔ (تشبیہ ۔ اضافت توصیفی)

آنسو سے گہر کو تشبیہ دی ہے

آنسو ۔ آنسوؤں کا پانی ۔

ے شبیر کے غم میں رو رہے ہیں
منھ آب گہر سے دھو رہے ہیں (س)

آبگینہ ۔ (ف ، مرکب) استعارہ ، دل

ے ہوئی سخت ایذا زمانے کے ہاتھوں
گراں سنگ ہے سے آبگینہ ہمارا (س)

آبلوں میں خار بھرے ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ)

پیروں کے چھالوں میں کانٹے بھر جانا (لگ جانا)

ے عابد کو لے گئے تھے جو ظالم برہنہ پا
تھے آبلوں میں خار سراسر بھرے ہوئے (س)

آبلہ ۔ (ف ۔ اسم مذکر) چھالا ۔ پھپھولا ۔

عابد کو لے گئے جو ظالم برہنہ پا
تھے آبلوں میں خار سراسر بھرے ہوئے (س)

آبلۂ پا کا پھوٹ کر رونا ۔ (مح ۔ صنعت ایہام)

آبلوں کے پھوٹنے کو رونے سے استعارہ کیا ہے

ے دشت پر خار سے جاتے تھے جو سید سجاد
پھوٹ کر روتا تھا ہر آبلۂ پا کیسا کیسا (س)

آب و تاب ہونا ۔ (ار ۔ مح) چمک دمک ہونا ، رونق ہونا ۔

ے صفائے حسن کو اکبر کی دیکھ بولے عدو
نگہ ٹھہرتی نہیں رخ پہ آب و تاب یہ ہے (س)

آب و دانہ ۔ (ار) کھانا پینا ۔ غذا ۔

ے وہاں بٹتا ہے غذا قحط ہے یاں آب و دانہ کا
ادھر فاقہ ہے اور کھانا ادھر لشکر میں بٹتا ہے (س)
(بٹتا ہے)

آب و دانے کی فکر ہونا۔ (ار۔ بول چال)

روزی کمانے کی تگ و دو ہونا۔

ع اب گرم خبر موت کے آنے کی ہے
غافل تجھے فکر آب و دانے کی ہے (ر)

آب و گل کا کھینچنا۔

آب و ہوا، خمیر کی موافقت و یکسانیت کے سبب
اپنی طرف کھینچنا۔ (امیر)

ع ناسخ آب و گل میں جس طرح نا ہو نہاں ہو جائے زر
منہ سے ہے انکار زر کا اور دل میں جائے زر
(ناسخ)

آب و ہوا۔ (ار۔ روزمرہ) ماحول۔ خمیر۔

ع رونا ہے کبھی اور کبھی آہیں بھرنا
اس آب و ہوا سے زندگانی ہے مری (ر)

آ۔ پ

آپ۔ بذات خود۔ اپنے آپ۔

ع علی کی تیغ سے کھودی ہے رن میں قبر چھوٹی سی
لحد میں آپ حضرت لاشۂ بے شیر رکھتے ہیں (س)

آپ سے۔ خود سے۔ بخوشی۔

ع ردا جو آپ سے دیوے نہ دختر زہرا
برہنہ تیغ دکھا کر ڈرائیں زینب کو (س)

آپ کو کھینچنا۔ (عم۔ ار۔ مح) اکڑنا۔ غرور کرنا۔ اونچی تاننا

ع دکھا دو اس زمین نجف کی بلندی
بہت آپ کو آسمان کھینچتا ہیں (س)

آپکی بستی بساؤں۔ (بستی بسانا) یہاں آپ کی بستی سے مقصود
خاندان رسالت ہے۔ آپکے خاندان کو لیکر کہاں جا کے رہوں۔

ع میں بچوں کو لے کر کدھر اس شہر سے جاؤں
کس دشت میں اس آپ کی بستی کو بساؤں
(امام حسینؑ اپنے نانا آنحضرت صلعم سے مخاطب ہیں)

آپ ہی مرجانا۔ (ار)

از خود مرجانا۔ اپنی موت مرجانا

ع مرجاؤں گا میں آپ ہی اب تھوڑی دیر میں
قالب میں روح کا کوئی دم کو قرار ہے (س)

آپس میں کہنا۔ (ار۔ بول چال)

ایک دوسرے سے باتیں کرنا
ایک دوسرے سے باہم سننا اور کہنا۔
باہم راز و نیاز کرنا۔

ع یہ کہتے تھے آپس میں مرغان صحرا
کہ سادات پر کیا جفا و محن ہے (س)

آ۔ ت

آتا ہے۔ (ار۔ روزمرہ) رہتا ہے۔

دلپسند ہوتا ہے۔ رہنا پسند کرتا ہے۔

ع آتا ہے وہ بھلا کہیں سائے میں بوم کے
پایا ہو جس نے اوج سعادت ہما کے ساتھ (س)

آتشبار ہونا۔ (ار۔ مح)

گرپڑنا۔ آگ برسانے لگنا۔

ع کہتی تھی تیغ علی یا شاہ دیں
حکم اگر دیجے تو آتشبار ہوں (س)

آتش برسنا۔ (ار۔ ع)

(بصفت۔ آگ برسنا۔)

قیامت مچنا۔ ہر طرف آدمیوں کا مارا جانا۔

ع غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھی
یہ کاٹ یہ کس بل؟ یہ کشاکش نہیں دیکھی

آتش سے نجات دینا۔ (دیکھیے، تلمیح)

خلیل۔ ہاجرہ۔ دیکھیے تلمیحات۔

ع اک آن میں خلیل کو آتش سے دی نجات
مشہور ہاجرہ کے ہے بیٹے کی واردات

آتش نفس ۔ (ف)
سانس میں آگ اگلنا۔

ے پیایا ہے راست کو تلوار کے خم سے
سیکھے کوئی آتش نفسی تیغ دو دم سے

آتش بھڑکنا ۔ (ار ۔ مح) سوزِ جگر۔
غم و اندوہ ناقابلِ برداشت ہو جانا۔

ے بھڑکی ہے وہ آتش کہ جلاتی ہے جگر کو
دو بھائیوں کو روئیں کہ مظلوم پدر کو

آتشِ ظلم ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب) اضافت توصیفی
ظلم و ستم کی آگ ۔
وہ آگ جو ارادۃً لگائی جائے۔

ے مال و اسباب لٹا بیڑیاں عابد کے پڑیں
آتشِ ظلم سے پھر جلتے ہوئے گھر دیکھا (ح)

آتما کی آنچ (مو) ماتا۔

ے ہے آتما کی آنچ کلیجے کو جلاتی
کچھ ایسا قلق ہے کہ پھٹی جاتی ہے چھاتی

آ ۔ ٹ

آٹھ آٹھ پہر ۔ (ار ۔ روزمرہ) دن رات ۔
چوبیس گھنٹے ۔

ے آٹھ آٹھ پہر بچوں کو کھانا نہیں ملتا۔
پانی کہیں ملتا ہے تو دانا نہیں ملتا

آ ۔ ث

آثارِ مرگ نمود ہونا ۔ (ار)
ے چہرے پر مردنی چھائی ہونا
آثارِ مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے
ہچکی لگی ہوئی تھی بسوڑھے کبود تھے
(علی اصغر)

آثار نمایاں ہونا ۔ (ار ۔ مح)
قرائن نظر آنا ۔

ے آثار نمایاں ہوئے خالق کے غضب سے
شیروں نے ترائی سے کنارا کیا دب کے

آثار ہونا ۔ (ار ۔ مح)
اثرات نظر آنا ۔ ڈھنگ نظر آنا ۔ اندازہ ہونا۔
مع: ہ : اکبر نے کہا، فوج کی آمد کے ہیں آثار

آ ۔ ج

آج رہ کے اٹھ جانا ۔ (ار ۔ بول چال)
زندگی گزار کر مر جانا ۔ دنیا سے چلا جانا۔
دنیا میں آنا اور چلا جانا ۔
(زندگی کی ناپائیداری مراد ہے)

ے دنیا کا بھی محل ہے عجب عاریت سرا
ہم آج رہ کے اٹھ گئے، کل اور آ رہے (س)
(محل تشبیہ ۔ عاریت سرا، استعارہ)

آ ۔ خ

آخر ۔ (ار ۔ ر)
نتیجہ ۔ انجام میں ۔ نتیجے میں ۔

ے باقی جو کچھ گرز تھا وہ دو ہو گیا آخر
فتنہ جو اٹھا تھا، وہ فرو ہو گیا آخر

آخر ۔ مجبوراً ۔ جبراً۔

ے کشاں کشاں مجھے جانا پڑا وہاں آخر
جہاں جہاں مری قسمت کا آب و دانہ ہوا (س)

آخر ۔ (ف)
نہ ختم ہونے والا۔

ے کیا داغ ہے جلنا کوئی دم کم نہیں جس کا
کیا غم ہے کہ آخر کبھی ماتم نہیں جس کا

آخر۔ (کلمہ۔ ار)
خواہ کچھ نہیں لیکن۔
ہ مشکل ہے ایسے وقت میں رکنا دلیر کا
آخر پسر ہوں شیر الٰہی سے شبیر کا

آخر۔ (ار۔ روزمرہ) انجام کار۔ ضرور۔
ہ کہا گبرائے کہ ہو جاؤں گی آخر بیوہ
لوگو، پہناؤ نہ پوشاک شاہانی مجھ کو (س)

آخر سے آخر ہونا۔ (ار۔ مح)
دنیا کے تمام موجودات سے آخر ہونا۔
کوئی انتہا نہ ہونا۔ ابد نہ ہونا۔
ہ سلامی خلق کا آغاز و انجام اس پہ ظاہر ہے
کہ جو اول ہے ہر اول سے ہر آخر سے آخر ہے (س)

آخر ہونا۔ (ار۔ ر)
دم نکلنا۔ روح پرواز کر جانا۔
ہ کھولے ہوئے آنکھوں کو مسافر ہوئے اکبر
ہچکی کا ئیں آنا تھا کہ آخر ہوئے اکبر

آخر ہونا۔ (ار۔ مح)
آخری منزل سے مراد ہے۔ آخر کار ہونا۔ انجام ہونا۔
ہ یہ مٹی سے پرہیز اسے جسم کب تک
کہ آخر یہی خاک ہے اور کفن ہے (س)

آخری خضاب۔ زندگی میں آخری مرتبہ جو خضاب لگایا جائے
اس کے بعد خضاب لگانے کی نوبت نہ آئے۔
ہ لگا کے خون جبیں ریش پر یہ شہ نے کہا
جہاں سے چلتے ہیں ہم آخری خضاب ہے یہ (س)

آ۔ د

آداب۔ (ار) تہذیب۔ دستور و قواعد۔
ہ حاکم کا یہ حکم ہے رسالہ ہو لے ہمراہ
نہ دابہ سے واقف ہے نہ آداب سے آگاہ

آداب بجالانا۔ (ار۔ بول چال)
تسلیم کرنا۔ مجرا کرنا۔
ع: آداب بجالا کے چلا حُرؔ وفادار

آداب کا مقام ہونا۔ (ار۔ بول چال)
تہذیب و ادب کی جگہ ہونا۔ مقدس جگہ ہونا۔
ہ چاہتا ہے کیوں فلک پہ طرارے کیے ہوے
آداب کا مقام ہے باگیں لیے ہوے

آداب و قاعدہ۔ (ف) (فوجی اصول)
بااصول۔ تہذیب کے اندر۔
ہ آداب و قاعدے سے دلیرو بڑھے چلو
تلواریں تولتے ہوئے شیر و بڑھے چلو

آدم۔ (ع۔ اسم مذکر)
سب سے پہلا انسان۔ تمام مخلوق انھیں سے
پیدا ہوئے۔ (دیکھیے، جلد ۱ ص)
ہ یوں نور تھا رسول کا آدم کے صلب میں
ہوتی ہے جس طرح خبر مبتدا کے ساتھ (س)

آدھے ہو جانا۔ (ار۔ ر)
خوف و ہراس طاری ہونا۔ ڈر جانا۔
ہ وہ نیمچے بجلی سے گزرتے تھے کمر سے
آدھے ہوئے جاتے تھے لعیں جان کے ڈر سے
(عون و محمدؑ میدان جنگ میں)

آ۔ ر

آرہنا۔ (ار۔ روزمرہ)
۱۔ پیدا ہونا
۲۔ زندگی گذارنا۔
۳۔ آکر آباد ہو جانا۔
ہ دنیا کا بھی محل ہے عجب عاریت سرا
ہم آج رہ کے اٹھ گئے کل اور آرہے (س)

آرام جگر۔ (ف) (استعارہ) بیٹا۔

؎ دولت کوئی دنیا میں پسر سے نہیں بہتر
راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر

آرام کا جویا ہونا۔ (ار۔ فقرہ)
خود کو آرام پہنچانے کی خواہش ہونا۔
آرام کے سبب غافل ہوجانا۔

؎ اس رات کو باپ اس کا سحر تک نہیں سویا
کہتا تھا کہ تو آپ ہے آرام کی جویا
غافل ہوئی ایسی کہ جگر بند کو کھویا

آرام کرنا۔ (ار) سونا۔ لیٹنا۔

؎ جلتی ریتی پہ کیا آج انھوں نے آرام
چھ مہینے جنھیں چھاتی پہ سلایا میں نے (س)

آرام کرنا۔ (ار۔ روزمرہ) سونا۔

۲۔ ؎ ہماری چھاتی پہ آرام کرتے تھے کل تک
زمیں پہ سوتے ہو تم آج فرش خواب یہ ہے (س)

آرام کرنا۔ (ار۔ ع)
مرنے کے بعد زمین پر لاش پڑی رہنا۔
شہ کہتے تھے ریتی میں کیا بھائی نے آرام
مجھ کو بھی سلا دو، مرے شبیر کے برابر (س)

آرام کو ترس جانا۔ (ار۔ ع)
آرام کے لیے محتاج ہو جانا۔

؎ آرام کو ترس گئے جب سے چھٹا ہے گھر
کن آفتوں میں پانچ مہینے ہوئے بسر

آرام میں ہونا۔ (ار۔ ع) (سونا)

؎ در بلا دپہ دی جا کے جو دستک میں نے
موت بولی کہ ٹھہر وہ ابھی آرام میں ہیں (سودا)

آرام میں ہونا۔ (ار۔ ع) بستر استراحت پر ہونا۔ سونا۔

۲۔ ؎ فرمایا کہ یہ آنے کا ہے کون سا ہنگام
آرام میں ہے فاطمہ زہرا کا دل آرام

آرام نہ ملنا۔ (ع۔ ع)
ڈیوٹی سے فراغت پانا۔ کمر کھولنا۔

؎ بے قتل سواروں کو نہ آرام ملے گا
مسلم کا جو سر لاؤ تو انعام ملے گا

آرزو ہونا۔ (ار۔ بول چال)
خواہش ہونا۔ تمنا اور حسرت ہونا
خوشی کا ہے قرب حق کی آرزو امت کی بخشش کی
گلا خود زیر خنجر حضرت شبیر رکھتے ہیں

آرزو ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) حسرت و تمنا ہونا۔
آرزو یہ ہے کہ ہنگامۂ محشر میں انیس
ہاتھ سے میرے نہ دامن پیمبر چھوٹے (س)

آ۔ ڑ

آڑ۔ پشت پناہ۔ سپر۔ معاون۔ مددگار۔

؎ جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں آڑ ہو
پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو (انیس)

آ۔ ز

آزار۔ (ف) تکلیف دہی (رنج و تکلیف)
ع: آزار پہ باندھے ہیں کمر اہل ضلالت

آزاروں۔ (آزار کی اردو جمع)
بیماریاں۔ تکالیف۔

؎ دور کر دیتا ہے اک ذرہ سب آزاروں کو
مجرئی خاک شفا چاہیے بیماروں کو (س)

آزار دینا۔ (ار۔ ع)
تکلیف پہنچانا۔ اذیت دینا۔

؎ آزار تو نہ دو جو حمایت نہ ہو سکے
کیوں کلمہ گو ہو، چاہیے یہ یا نہ چاہیے
(س)

آزردہ ہونا۔ (ار۔ ر)

بد دل ہونا۔ مایوس ہونا۔ ناراض ہونا۔

ے آزردہ ہو کے اس سے یہ بولے شہِ امم
تو ساتھ گر نہ دے تو پیادے ہی جائیں ہم

آزردہ ہونا۔ (ار۔ ر)

ناراض ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔

ع: آزردہ ہیں کچھ مجھ سے، ادھر کیوں نہیں آئے

آزردہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

۱۔ رنجیدہ ہونا۔

۱۔ ناراض ہونا۔

ے اکبر جو گم ہوئے تو یہ کہتے تھے شاہِ دیں
آزردہ ہو کے باپ سے بیٹا، چلے گئے (س)

آزمودہ کار۔ (ف)

تجربہ کار۔ سمجھے بوجھے

ے کچھ آزمودہ کار نہیں، کچھ مُسن نہیں
ان کے ابھی تو گھر سے نکلنے کے دن نہیں

آزمودہ کار۔ (ف۔ اُردو میں مستعمل)

تجربہ کار۔ سمجھے بوجھے ہوئے۔

ع: کیا آزمودہ کار تھی کیا ذی کمال تھی

آ۔ س

آس نہ ہونا۔ (ار۔ ع)

امید منقطع ہو جانا۔ توقع نہ ہونا۔

ع لوگو، مجھے شبیر کے بچنے کی نہیں آس

آس نہ ہونا۔ (ار۔ ع)

امید نہ ہونا۔ بھروسا نہ ہونا۔

ے لہو بدن کا عرق ہو کے بہہ گیا سارا
کسی کی آس نہیں وقت انتقال مجھے
(س)

آستاں۔ (ف۔ مونث)

ڈیوڑھی۔ زیارت گاہ۔ قبر۔ مزار۔

ے دیکھیں گے ہم بھی روضۂ شبیر کو انیس
پہنچائے گا نصیب گر اس آستاں تلک (س)

آستین باندھنا۔ (ار۔ ع)

(استعارہ) یہاں آستین سے کلائی اور ہاتھ مراد لیا ہے۔
کسی کے آگے پھیلنے سے روکنے کے لیے گریبان
سے ہاتھوں کو باندھ دینا۔

ے بڑھے جو غیرِ خدا اور سمت دستِ طلب
تو باندھ دو ں میں گریباں سے آستینوں کو

آستین چُننا۔ ململ کے کرتے کی آستینوں میں شکنیں
ڈالنا۔ چنٹیں ڈالنا۔

ے یہ جھریاں نہیں، ہاتھوں پہ ضعفِ پیری نے
چُنا ہے جامۂ ہستی کی آستینوں کو

آستین اُلٹنا۔ (ار۔ ع)

جنگ کے لیے قطعی آمادہ ہونا۔

ے دکھائی تیغ ید اللہ کی ساعدوں نے چمک
علی کے شیر نے اُلٹا جو آستینوں کو

آستینیں چڑھانا۔ (ار۔ ع)

جنگ کے لیے تیار ہونا۔

ے حسین جاتے ہیں بہرِ نبرد میداں میں
چڑھائے مثلِ ید اللہ آستینوں کو (س)

آسمان کو دیکھنا۔ (ار۔ ع)

۱۔ وقت کا اندازہ کرنے کے لیے آسماں کی طرف
نظر کرنا۔

۲۔ کسی فکر میں آسمان کی طرف دیکھنے لگنا۔

ے حرم روئے، کہا جب آسماں کو دیکھ کر شہ نے
علی اکبر اذاں دو، صبح کا تارا چمکتا ہے
(س)

آستین کو گریباں سے باندھ لینا ۔ (ار ۔ بول چال)
ہاتھوں کو گلے سے باندھ دینا تاکہ کسی کے آگے نہ پھیل سکیں ۔
؎ بڑھے جو غیر خدا اور سمت دست طلب
تو باندھ دوں میں گریباں سے آستینوں کو (س)

آسماں سریر ۔ (ف)
عرش نشین ۔ اعلیٰ مراتب والے ۔
ع: جب مرد کتا ہوں میں انھیں لے آسماں سریر

آسماں شوکت ۔ (ع ۔ ف، مرکب)
اعلا حشمت والا ۔
؎ جو ذوالجناح کو سمجھے ہیں آسماں شوکت
قمر کو زین، مہ نو کو رکاب سمجھے ہیں (س)

آسماں شوکت ۔ (بلا اضافت ۔ صفت)
آسماں کا جیسا ۔ عزت رکھنے والا ۔ بلند مرتبہ ۔ عالی مرتبہ ۔
؎ جو ذوالجناح کو سمجھے ہیں آسماں شوکت
قمر کو زین، مہ نو کو رکاب سمجھے ہیں (س)

آسماں نظر آنا ۔ (ار ۔ فقرہ)
؎ (مقابلے کے لیے) آسماں معلوم ہونا ۔
غم حسین میں ندی چڑھی یہ اشکوں کی
کہ آسماں نظر آنے لگا حباب مجھے (س)

آسیا ۔ (ع ۔ اسم مونث)
۱۔ فرعون کی بیوی کا نام ۔ (دیکھیے، تلمیح)
چکی وہ پیسے خلق میں چرخ دانہ زن
خدمت گزار جس کی سدا آسیا رہے (س)
(صنعت ایہام تناسب)

آسیا ۔ (ف ۔ اسم مونث) چکی ۔ آٹا پیسنے والی چکی ۔
۲۔ گردش عبث ہے کنج قناعت میں بیٹھ رہ
رازق نے رزق خلق کیا آسیا کے ساتھ (س)

آسیا ۔ (ف ۔ مونث)
۳۔ ۱۔ چکی ۔
۲۔ آسیا زن فرعون ۔
؎ چکی وہ پیسے خلق میں گیہوں چرخ دانہ زن
خدمت گزار، جس کی سدا آسیا رہے (س)

آ ۔ ش

آشکار ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
۱۔ معلوم ہونا ۔
۲۔ ظاہر ہونا ۔
؎ دنیا میں آج حشر کا دن آشکار ہے
سبط نبی کے سینے پہ قاتل سوار ہے (س)

آشکارہ نہ ہونا ۔ (ار)
نظر نہ آنا ۔ چھپا ہونا ۔
؎ مرقع شہیدوں کا رب ہے مگر
شبیہ نبی آشکارا نہیں (س)

آشنا ہو جانا ۔ (ار)
عادی ہو جانا ۔
؎ جانا بوجھا ۔ سمجھا بوجھا ہو جانا ۔
بہت ڈر سمندر کی لہروں سے تھا
طبیعت مگر آشنا ہو گئی (س)

آشنا ہو جانا ۔ (ار)
۱۔ عادت پڑ جانا ۔ عادی ہو جانا ۔
؎ بہت ڈر سمندر کی لہروں سے تھا
طبیعت مگر آشنا ہو گئی (س)

آشوب وغدر ۔ (ع ۔ ف)
۲۔ جنگ کا ہنگامہ اور ہلچل ۔
؎ تیزی رہی تھی منھ کی اس آشوب غدر میں
چل کر سپر سے سر پہ گئی سر سے صدر میں

آ - غ

آغاز و انجام - ازل اور ابد - ابتدائے زمانہ اور انتہائے عالم

؎ سلامی خلق کا آغاز و انجام اس پہ ظاہر ہے
کہ جو اوّل ہے اوّل ہو تو یہ آخر سے آخر ہے (س)

آغوش - گود
(یہاں قبر کے اندر سے مراد ہے)

؎ فاطمہ کہتی تھیں بے چین نہ کیجیو، اے قبر!
سو گیا ہے تری آغوش میں دلبر میرا (س)

آغوش لحد - (ف - ترکیب - اضافت توصیفی)
قبر

؎ آغوش لحد میں جبکہ سونا ہو گا
جز خاک نہ تکیہ، نہ بچھونا ہو گا

آغوش میں پالنا - (ار - بول چال)
گود میں پرورش کرنا - پرورش کرنا - پالنا -

؎ محمدؐ نے آغوش میں جس کو پالا
نہ اس کے لئے گور ہے نہ کفن ہے (س)

آ - ف

آفاق - (ع - اسم مذکر)
دنیا - عالم و عالمیان -

؎ بابا اس کلمہ آفاق میں فخر بنی آدم
رتبے میں یہ ہے مریم و حوا کے برابر (س)

آفاق (۲) عالم و عالمیان - کون و مکاں - دنیا و مافیہا -

؎ جس سے جاری ہوئے آفاق میں نو چشمۂ نور
رحمت حضرت غفار ہے دریائے حسین

آفتاب - مراد، امام حسین

؎: سایہ تھا ایک بیچ میں دو آفتاب کے

آفتاب آنا - (استعارہ)
جناب سرور کائنات -
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بعد بعثت سرور کائنات ہوئی ظہور سرور کائنات کو آفتاب آنے سے استعارہ کیا ہے اور ابراہیم خلیل اللہ کو چاند کہا ہے -

؎ ظہور نور محمدؐ ہوا خلیلؑ کے بعد
چھپا جو چاند، زمانے میں آفتاب آیا (س)

آفتاب آنا - (ار - مع)
سورج نکلنا - طلوع آفتاب -

؎ جہاں میں رہتی ہے روشن دلوں کی آمد و رفت
سحر کو چاند چھپا، دن کو آفتاب آیا (س)

آفتاب سمجھنا - قدر و منزلت کرنا -
باعزت سمجھنا

؎ کبھی برا نہیں جانا کسی کو اپنے سوا
ہر ایک ذرّے کو ہم آفتاب سمجھے ہیں

آفتاب رہنا - (صنعت ایہام و تضاد)
روشن رہنے سے استعارہ کیا ہے -

؎ خیال چہرۂ شہ وقت خواب رہتا ہے
تمام شب مرے گھر آفتاب رہتا ہے

آفتاب سامنے آنا - آفتاب کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آ جانا تاکہ امام حسین کے چہرے سے آفتاب کی چمک دمک کو تشبیہ دی ہے -

؎ رخ حسین سے میں نے کبھی نہ دی تشبیہ
چمک کے سامنے سو بار آفتاب آیا (س)

آفتاب کا جلانا - (صنعت ایہام)
سورج کا اپنی سوزش سے جلانا -

؎ نقاب رخ سے الٹ دیجئے علی اکبر
چمک دکھا کے جلاتا ہے آفتاب مجھے
(س)

آفتاب کا ظلمت میں آنا۔ (استعارہ)
آفتاب کا گہن لگنا۔
آفتاب کی روشنی جاتی رہنا۔

ہ سیاہ خانۂ زنداں میں جب چلے عابد
ہوا یہ شور کہ ظلمت میں آفتاب آیا (س)

آفتاب کی آنکھ۔ (ار۔ نقرہ)
روشنی۔ نور۔ چھوٹ

ع: بڑا لڈری ضو، جھپکتی ہے آنکھ آفتاب کی

آفتاب گہن سے جدا ہونا۔ (استعارہ)
سورج کا گہن میں رہنا
(امام حسین کا نیزوں میں گھرا رہنا)

ہ گھرے رہے شہ والا ستم کے نیزوں میں
نہ آفتاب ہوا دوپہر گہن سے جدا (س)

آفتاب گہن میں ہونا۔ (استعارہ)
"آفتاب کو گہن لگنا" آیات اللہ میں سے ہے
(انتہائی مصیبت کے وقت آفتاب کو گہن لگنے سے استعارہ کرتے ہیں۔)

ہ ہے زلزلہ زمیں کو گہن میں ہے آفتاب
بارش ہے خون کی، چشم فلک اشکبار ہے (س)

آفتاب لب بام پہنچنا۔ (ار۔ بول چال)
۱۔ شام کا وقت قریب ہونا۔
۲۔ عمر کا آخر ہونا۔

ہ پہنچا ہے عنقریب لب بام آفتاب
شوقِ نماز عصر میں ہیں مضطرب جناب

آفتاب لب بام ہونا۔ (ار، ع)
عمر کا آخری وقت ہونا۔
مرنے کے قریب ہونا

ہ دل سے کہا کہ ہے لب بام اب یہ آفتاب
بیکس کے کام آؤ کہ اس میں بھی ہے ثواب

آفتاب ملنا۔ آں حضرت صلعم سے استعارہ کیا ہے۔
(مراد رسول اسلام)

ہ تلاش جس کی ہے دل کو بصد شتاب ملے
جہاں میں نور ہے جس کا وہ آفتاب ملے (س)

آفتاب ملنا۔ (ار۔ مح)
۱۔ ظلمت، آفتاب اور زمین میں صنعت تضاد ہے
۲۔ زمین اور بوتراب میں صنعت مراۃ النظیر ہے
یہاں ظلمت سے قبر کی تاریکی اور گناہ دونوں مراد لیے جا سکتے ہیں۔
تاریکی جگہ میں روشنی نظر آ جانا۔ گناہوں کی ظلمت میں بخشش کا سہارا مل جانا

ہ تہہ زمیں نظر آئے ہیں بوتراب مجھے
ملا ہے قبر کی ظلمت میں آفتاب مجھے (س)

آفتاب میں نکلنا۔ (ایہام تناسب حسن تعلیل۔ توریہ) (نعت سرور کائنات) دھوپ میں نکلنا۔ دھوپ کی تپش میں باہر آنا۔

ہ جب آفتاب میں نکلے محمدؐ عربی
تو چتر بن کے سر پاک پر سحاب آیا (س)

آفتاب نیزے پر آنا۔
(آفتاب سے سر امام حسین کو استعارہ کیا ہے)
"براویتے" قیامت کے روز سوا نیزے پر آفتاب آ جائے گا۔ لیکن آج ایک نیزے پر آفتاب آیا ہے۔
سر حسین نیزے پر نصب تھا۔

ہ سر حسین گیا شام میں جب وقت سحر
ہوا یہ شور کہ نیزے پہ آفتاب آیا (س)

آفتاب ہونا۔ (استعارہ)
انتہائی خوبصورتی اور حسن سے استعارہ کیا ہے۔

پر کیسے یہ دلیر ہیں، کیسے حسین ہیں یہ
ہے کوئی آفتاب، کوئی ماہتاب ہے (س)

آفتاب ہونا۔ (استعارہ)

انتہائی حسین اور خوبصورت ہونا۔

؎ کہا یہ قاسم و اکبر کو دیکھ اعدا نے
وہ ماہِ چاردہم ہے تو آفتاب یہ ہے (م،)

آفتاب ہونا۔ (استعارہ)

(داغ سے آفتاب کو استعارہ کیا ہے)

؎ لحد میں دیکھیے، داغِ غمِ حسین کی ضو
زوال جس کو نہیں ہے، وہ آفتاب یہ ہے (س)

آفتِ جہاں۔ (ع۔ ف۔ مرکب)

انتہائی ہنگامہ۔ خلفشار۔ آپادھاپی۔

ع: اک آفت جہاں بھی لگانے بجھانے میں

آفت سے کنارہ مناسب ہے۔

مصیبت کی جگہ سے ہٹ جانا ہی اچھا ہے

؎ تقدیر سے کچھ زور، نہ کچھ موت سے چارا
مولا، مگر آفت سے مناسب ہے کنارا

(مجز۔ مکالمہ)

آفت عجب آنا۔

خرقِ عادت اور تعجب خیز آفات گر پڑنا۔

ع: پردیس میں سادات پہ آفت عجب آئی

آفت عجب آنا۔ (ار۔ بول چال)

نئی مصیبت پڑنا۔ مصیبت عظیم آنا۔

؎ جب ساتویں تاریخ کی مقتل میں شب آئی
غربت میں نبی زادوں پہ آفت عجب آئی

آفت میں مبتلا ہونا۔ (ار۔ بول چال)

۱۔ شدید مصیبت میں مبتلا ہونا۔
۲۔ مصائب میں گرفتار ہونا۔

؎ پہروں علی کی بیٹیاں روتی ہیں کر کے بین
آفت میں مبتلا ہے محمد کا نورِ عین

آ۔ق

آقا۔ (ت۔ مذ) مالک۔ مخدوم

؎ اے انیس اپنی خوشی بس ہے یہی حشر کے دن
میں بھی اس جا ہوں جہاں پر مرا آقا ہووے (س)

آقائے غریباں۔ (ص) بیکسوں کا دستگیر۔

؎ کیسے ہر دوست کے کام آتے ہیں مشکل میں انیس
کس نے شبیر سا آقائے غریباں دیکھا (س)

آ۔ک

آکھر۔ (ہ۔ اسم مذکر)

چوپایوں کے رہنے کی جگہ۔

(دیکھیے، جلد ۱، ص)

آکے۔ (دلی) آکر۔ پہنچ کر۔

؎ پکارے نبی قبرِ سرور پہ آکے
اسی خاک میں ہے دفینہ ہمارا (م،)

آکے چلنا۔ (ار)

رہ کر واپس ہونا۔ آکر واپس جانا۔

؎ مقام یوں ہوا اس کارگاہِ دنیا میں
کہ جیسے دن کو مسافر سرا میں آکے چلے (م،)

آ۔گ

آگ برسنا۔ (ار۔ مع) گرمی کی انتہائی شدت ہونا۔

ع: برسے گی یونہی آگ تو جینے کے نہیں ہم

آگ بھرنا۔ (ار۔ مع) (صنعتِ ایہام تناسب)

سوزش ہونا۔ انتہائی عشق ہونا۔

گرمیٔ عشق کی طرف اشارہ ہے۔

؎ بھری ہے کون سی یارب، دلِ انیس میں آگ
کہ جس کی آنچ سے دوزخ کباب رہتا ہے (س)

آگ بھڑکنا ۔ (ار ۔ مح)
شعلے نکلنا ۔ انتہائی صدمے میں سینے میں آگ سی لگنا ۔

ے فرماتے تھے سوزش ہے عجب داغ پسر میں
اُٹھتا ہے دھواں، آگ بھڑکتی ہے جگر میں

آگ بھڑکنا ۔ (ار ۔ ر) آگ سے لپٹیں نکلنا ۔

ے اک برق جہاں سوز چمکتی نظر آئی
جس صف پہ گری آگ بھڑکتی نظر آئی

آگ کو پانی کر دینا ۔ (ار ۔ ع)
سخت سے سخت چیز کو آسان بنا دینا ۔
دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کر دینا ۔
جلا دینے والی شے کو سبب آرام بنا دینا ۔

ے مختار ہیں سرد و گرم عالم کے علی
چاہیں تو ابھی آگ کو پانی کر دیں ۔ (منقبت علی ۔ ر)

آگ لگنا ۔ (عو ۔ مح)
کسی شے کے قطعی مفقود ہو جانے پر عورتیں کہتی ہیں ۔
خصوصاً پانی کی نایابی پر ان معنوں میں بھی کہا جا سکتا
ہے کہ پیاس کے سبب کلیجہ میں آگ لگی ہے

ے ہے ہے یہ کیسی آگ لگی ہے زمانے کو
قطرہ نہیں ہے پانی کا منہ میں چوانے کو

آگ لگنا ۔ (ار ۔ مح)
تباہی مچنا ۔ بربادی ہونا ۔ قیامت بپا ہونا

ے اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات میں
خشکی میں زلزلہ تھا تلاطم فرات میں

آگاہ ۔ (ف) خبردار ۔ باخبر ۔ جاننے والا ۔

ے آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں

آگاہ دل ۔ (صفت ۔ مذکر و مونث) روشن ضمیر ۔ عارف (لغات کبیر)

ے کیا فوج حسینی کے جوانان حسین تھے
آگاہ دل و اہلِ وفا، اہلِ یقین تھے

آگاہ کرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) یاد دلانا ۔ حقیقت بتانا ۔

ے یہ تیغ کوئی دم میں چمکتی ہے علی کی
آگاہ میں کرتا ہوں کرامت ہو لسانی کی

آگاہ نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)
دل میں کوئی بات نہ ہونا ۔ بے تعلق ہونا ۔

ے اک مرد سپاہی ہوں دغا سے نہیں آگاہ
کام آئے مرا سر تو ہے نذر شہ ذیجاہ (حُر)

آگے ۔ (ار ۔ ر) پہلے ۔ سابق میں

ے مانند نگیں خاک نشیں تھے آگے
حلقے کی طرح سے دربدر ہیں اب تو (ر)

آگے ۔ (ار ۔ کلمہ) پھر ۔ آئندہ ۔

ے اکبر جو آیا رن میں تو لشکر سے بولا شمر
اس کو بھی مار لو تو بس آگے صفائی ہے (س)

آگے ۔ (ار ۔ کلمہ) پہلے ۔ پیشتر

ے کہا صغرا نے کہ فرقت نے پدر کی مارا
آگے، اے صاحبو، ہم ایسے تو بیمار نہ تھے (س)

آگے ۔ (ار) سامنے ۔ پاس ۔ نزدیک ۔

ے آیا جو سر حسین کا آگے یزید کے
جتنی نگاہ جا پڑی آنسو نکل پڑے (س)

آگے آنا ۔ (ر ۔ روزمرہ) مقابلے پر آنا ۔

ے جب آئے غیظ میں عباس فوج شام کے آگے
صفیں ہٹ ہٹ گئیں میدان سے جنگی رسالوں کی (س)

آگے بیان کرنا ۔ (ار ۔ فقرہ) مزید مرثیہ پڑھنا ۔

ے اب آگے کر بیاں نہ انیس جگر فگار
یہ دن وہ ہے کہ سارا جہاں اشکبار ہے (س)

آگے پیچھے جانا ۔ (ار ۔ مح)
پیش و پس مرنا ۔ کوئی آج مرا، کوئی کل

ے پیچھے رہیں گے یا قدم آگے بڑھائیں گے
سب آگے پیچھے ایک ہی منزل پہ جائیں گے

آگے خدا جانے۔ (ار۔ ر)
کل کی خبر خدا کو ہے کہ کیا ہوگا
٥ گھر لٹتا ہے کس طرح قیامت نہ بپا ہو
پہلا ہے یہ غم آگے خدا جانیے کیا ہو

آگے طلب کرنا۔ (ار۔ ر)
بلانا۔ سامنے بلانا۔ قریب بلانا۔
٥ عباس کو امام نے آگے کیا طلب
نہوڑائے سر حضور میں آئے بصد ادب

آگے مرے۔ (ار۔ ہ) میرے مقابلے پر۔
ع : "آگے مرے" لاکھوں نے کبھی دم نہیں مارا
(تلوار کی زبانی)

آگے ہونا۔ (ار۔ مح) بڑھے چڑھے ہونا۔
اونٹوں کو بھی تھا وجد حدی خواں کی صدا سے
گھوڑے بھی تراروں میں کچھ آگے تھے ہوا سے

آگے ہونا۔ (آگے کیا ہو) (ار۔ روزمرہ) کیا معلوم۔ آئندہ کیا گزرے۔
٥ غل فرشتوں میں تھا، دیکھیے آگے کیا ہو
عرش تک فاطمہ زہرا کے تو نالے آئے (س)

آ۔ ل

آل اطہر۔ (ع۔ع۔ مرکب)
پاک و پاکیزہ خاندان۔
آں حضرت صلعم کی اولاد پاک۔
٥ عمرو سے کہا فوج نے خوب ہے
اگر پردۂ آل اطہر رہے (س)

آل رسول اللہ (ع)
اولاد رسول۔
٥ بخشش و رحمت عطا و عدل و داد
منقسم ہے آل رسول اللہ پر

آل طاہرہ۔ (ع)
پاک و پاکیزہ آل اطہار۔ اولاد رسول۔
٥ پہنچے گی شہر شام میں جب آل طاہرہ
ہو جائے گا سپاہ کا دونا مشاہرہ

آل عبا۔ (ع۔ع۔ مرکب)
(دیکھیے، جلد ۱، ص)
٥ رنج دنیا سے کبھی چشم اپنی نم رکھتے نہیں
جز غم آل عبا ہم اور غم رکھتے نہیں (س)

آلودہ بخوں۔ (ف۔ف۔ مرکب)
خون میں بھرا ہوا۔
خون میں لتھڑا ہوا۔

آلودہ ہونا۔ (ار۔ ع)
فکر مند ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
٥ آلودہ عبث اس غم جانکاہ میں ہے
زندہ ہے وہ دل جو یاد اللہ میں ہے (ر)

آ۔ م

آمادۂ پیکار ہو جانا۔ (ار)
جنگ پر تیار ہو جانا۔
ع : اعدا کے پرے ہو گئے آمادۂ پیکار
(پرے : دیکھیے، ردیف)

آمادۂ جانبازی ہونا۔ (ار۔ فقرہ)
جان کی بازی لگانے پر تیار رہنا۔
بہادری و شجاعت دکھلانے پر تیار رہنا۔
٥ لائق مدح و سزاوار سرافرازی تھے
گو بہت کم تھے پہ آمادۂ جانبازی تھے

آمادۂ نبرد ہونا۔ (ار) جنگ پر تیار ہونا۔ میدان جنگ میں کھڑا ہونا۔
٥ جاسوس نے یہ آکے خبر دی میان راہ
آمادۂ نبرد ہے سب شام کی سپاہ

آمد ۔ (ف) میدان جنگ میں اترنا ۔

آمد میں وہ شکوہ وہ تعلّی وہ کرّ و زور
گرجا تھا اس قدر تو برسا بھی تھا غرور

آمد دیکھنا ۔ (ار)

آنا دیکھنا ۔ میدان میں جنگ کے لیے اترتا دیکھنا ۔

؎ اسد اللہ کے نواسوں کی جو آمد دیکھی
مارے دہشت کے ستمگاروں کے منھ چھوٹے (س)

آمد و رفت ۔ (ف ۔ ع)

آنا جانا ۔ موت و حیات ۔ زندگی و فنا ۔

؎ جہاں میں رہتی ہے روشن دلوں کی آمد و رفت
سحر کو چاند چھپا، دن کو آفتاب آیا (س)

آمد و شد ۔ (سانس کی)

اظہار زندگی ۔ سانس کا آنا جانا ۔ سانس نکلنا ۔

؎ شباب تھا کہ دم واپسیں کی آمد و شد
یہ مضطرب اِدھر آیا، اُدھر روانہ ہوا (س)

۱۔ آمد صبح ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب) صبح ہونا ۔ سورج نکلنا ۔

۲۔ آمد صبح، قیامت ہونا ۔ (صنعت ایہام تناسب)

صبح ہونا قیامت کا مرادف ہے ۔
دن کے نکلتے ہی گھر تباہ ہو جانے کا اندیشہ اور فکر ۔

؎ فق ہوا جاتا ہے منھ زینب کا گھٹتی ہے جو رات
آمد صبح قیامت ہے، سحر ہوتی نہیں (س)

آ ۔ ن

آن ۔ لمحہ ۔ گھڑی ۔ ہر وقت ۔ ہمہ وقت ۔

؎ ہر اک آن یاں زندگی موت ہے
جئیں گے تو واں جا کے مر جائیں گے (س)

آن کر ۔ (قدیم) آ کر (نیز دیکھیے، ج ۱)

؎ کہتی تھی بانو چھاتی سے لگ جاؤ آن کر
پھرتے ہو ماں سے کیوں علی اکبر جدا جدا (س)

آنا ۔ (ار)

۱۔ پہنچنا
۲۔ نکلنا

؎ کیا شہ کو اپنے نانا کی امت کا پاس تھا
شکوے کا حرف دل سے نہ آیا زبان تلک (س)

آنا، جانے کی دلیل ہے ۔ (ار ۔ بول چال)

پیدا ہونا ہی موت کا آنا ہے ۔

؎ ہستی کے لیے ضرور اک دن ہے فنا
آنا تیرا دلیل جانے کی ہے (ر)

آنا ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) آ رہا ہے ۔

ع: آنا ہوا کس سمت سے اے بندۂ اللہ

آنا ہونا ۔ (آنا نہ ہونا)

آئندہ کے لیے واپسی ممکن ہونا ۔

آنا نہ ہونا ۔ پھر کبھی واپسی ممکن نہ ہو ۔

؎ شہ نے صغرا سے کہا دیکھ لو جی بھر کے ہمیں
کربلا جاتے ہیں شاید کہ نہ آنا ہووے (س)

آن بان ۔ (ار)

شان و شوکت ۔ طریقہ ۔

؎ بڑھ کر ہٹا نہیں کبھی اس فوج کا نشان
جب تک کہ دم میں دم ہے نہ جائے گی آن بان

آن بان میں فرق آنا ۔ (ار ۔ بول چال)

نام اور شہرت میں بٹہ لگ جانا ۔

؎ فرق آئے گا نہ میری کبھی آن بان میں
لڑ کے سے لڑ کے نام مٹا دوں جہان میں
(لڑکے ۔ لڑ کے ۔ صنعت تجنیس)

آنچ ۔ (ار ۔ مونث) گرمی ۔ تپش ۔ سوزش ۔ تپن ۔
گرمی عشق ۔ محبت کی گرمی ۔ عشق کی آگ ۔

؎ بھری ہے کون سی یارب، دل انیس میں آگ
کہ جس کی آنچ سے دوزخ کباب رہتا ہے (س)

آندھی پریشان ہونا۔ (ار)

آندھی کے جھکڑوں کا چاروں سمتوں سے چلنا۔ جو زیادہ پریشان کن ہوتے ہیں۔ یہ حال تھا کہ آندھی پریشان تھی۔

ع : آندھی ایسی پریشاں تھی کہ دل تھے تہ و بالا

(اس سے بہتر زیادتی اور انتشار کیا بیان کیا جا سکتا ہے)

آندھی گرد ہونا۔ (ار۔ مج)

تیز روی میں طوفان باد کا بھی بے حقیقت ہونا۔

ے تیغ ایسی، فرس ایسا، کہ آندھی بھی جہاں گرد
بجلی کی بھی تھی گرمیٔ بازار جہاں سرد

آندھی گرد ہو جانا۔ (ار۔ مج)

آندھی اور طوفان کی حقیقت نہ رہنا۔
آندھی کی حیثیت نگاہوں میں نہ رہنا۔

رباعی یاں دھوپ بھی آکے زرد ہو جاتی ہے
آندھی آئے تو گرد ہو جاتی ہے
پنکھے آہوں کے آنسوؤں کا چھڑکاؤ
یاں گرم ہوا بھی سرد ہو جاتی ہے

ے تاریخی رباعی۔ بعد غدر۔

آنسو نہ تھمنا۔ (ار۔ مح)

آنسو جاری رہنا۔ متواتر آنسو نکلتے رہنا۔

ع : آنسو نہ تھا تھمتا کی افتاد کو سنکر

آنسو نکل پڑنا۔ (ار)

یک لخت رونے لگنا۔
غیر ارادی طور پر آنسو ٹپکنے لگنا۔

ے آیا جو سر حسین کا آگے یزید کے
جس کی نگاہ جا پڑی آنسو نکل پڑے　　(س)

آنسوؤں سے دامن بھگونا۔ (ار۔ مح) بہت زیادہ رونا

ے دامن کو آنسوؤں سے بھگوتی ہے رات دن
بیٹی تری ترے لیے روتی ہے رات دن

آنسوؤں سے منہہ دھونا (ار۔ مح)

رونا۔ آنسوؤں سے رونا۔
اتنا رونا کہ آنسو چہرے پر بہنے لگیں۔

ے ہر شب غم شہ میں جاں کھویا کیجے
ہر روز منہہ آنسوؤں سے دھویا کیجے　　(ر)

آنسوؤں کا جوش ہونا۔ (ار۔ بول چال)

بے اختیار آنسو امنڈنے لگنا۔
بے اختیار رونے لگنا۔

ے اک جوشش ہو آنسوؤں کا دیدۂ تر میں
صدمے سے کھٹک درد کی پیدا ہوئی سر میں

آنے نہ دینا۔ (ار۔ ر)

لگنے نہ دینا۔

ے تلوار سے قلم کیے، روکے سپر پہ تیر
آنے دیا نہ شاہ نے لیکن پسر پہ تیر

آنے دینا لگنے دینا۔ لگنے سے روکنا

جسم میں پیوست ہونے سے روکنا۔

ے سینہ سپر کیے رہے عباس وقت جنگ
آنے دیے نہ تیر شہ انس و جاں تلک　　(س)

آنکھ اٹھا کر دیکھنا۔ (ار۔ مح)

قطعی نظر نہ کرنا۔ نگاہ نہ کرنا۔
ملتفت نہ ہونا۔

ے چوبیں پہر گزر رہے ہیں، پایا نہیں پانی
پر آنکھ اٹھا کر سوئے دریا نہیں دیکھا　　(س)

آنکھ اٹھا کے دیکھنا۔ (ار۔ مح)

نگاہ بھر کے دیکھنا۔ ایک نگاہ دیکھنا۔

ے کہتے تھے شاہ پیاس میں لذت ہی اور ہے
دریا کو آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا نہ چاہیے　　(س)

آنکھ بند ہونا۔ (ار۔ مح) مرنا۔

ے جب آنکھ بند ہوئی تو عقدہ یہ کھلا
جو کچھ دیکھا، سو خواب دیکھا ہم نے

آنکھ جھپک جانا۔ (ار۔ مع)

ڈر جانا۔ سہم جانا۔ مارے خوف کے آنکھ بند ہو جانا

ہ چمکی جو اُن کی تیغ تو بجلی چمک گئی
شیروں کی آنکھ خوف کے مارے جھپک گئی

آنکھ جھپکنا۔ (ار۔ مع) خوف غالب آنا۔

لاکھوں تھے اس طرف، پہ جھپکتی تھی سب کی آنکھ

آنکھ جھپکنا۔ (ار۔ مع)

۱۔ چکا چوند لگنا۔ چمک سے آنکھ بند ہو جانا۔

۲۔ شرمندہ ہونا۔ شرمسار ہونا۔

ع : اللہ ری ضو، جھپکتی ہے آنکھ آفتاب کی

آنکھ چار ہونا۔ (ار۔ مع)

سرخروئی حاصل ہونا۔ شرم نہ آنا۔

ہ آساں ہے جبر دل پہ اگر اختیار ہو
وہ کیجئے کہ فاطمہ سے آنکھ چار ہو

ضرورت شعری سے "آنکھ چار ہو" نظم کیا ہے۔ اس سے مقصد چار ہو سکے مراد ہے۔

آنکھ چُرانا۔ (ار۔ مع)

بچنا۔ پرہیز کرنا۔ نگاہیں چار نہ کرنا۔

ع : میں جیتی ہوں اور آنکھ چراتے ہیں ابھی سے

آنکھ چُرانا۔ (ار۔ مع) سامنا نہ کرنا۔ مقابلے پر کھڑا نہ ہونا۔ آنکھ بچانا۔

ہ نامرد ہیں جو آنکھ چُراتے ہیں مرد سے
دونوں کو چار کر کے پھریں گے نبرد سے

آنکھ چرانا۔ (ار۔ مع) بچنا۔ کترانا۔ ڈرنا۔

ہ شیر آنکھ چراتا ہے یہاں صورتِ روباہ
خادم بھی مقابل میں نہیں اور یہ حشم و جاہ

(میدان جنگ اور امام حسین)

آنکھ کا رونا۔ (ار۔ مع) آنسو بہانا۔ رونا۔ فریاد کرنا

ہ مظلوم پہ بزمِ مومنین روتی ہے
ہے کون سی آنکھ جو نہیں روتی ہے (ر)

آنکھ کا نور گھٹنا۔ آنکھ کی روشنی کم ہو جانا!

ہ شاہ کہتے تھے کہ پیری میں گھٹا آنکھ کا نور
علی اکبر نے دیا داغ جوانی مجھ کو (س)

آنکھ ملانا۔ (ار۔ مع)

آنکھ سے آنکھ لڑانا۔ مقابلہ کرنا۔ دیکھنا۔

ع : ذرّوں سے واں کے آنکھ ملانا ہوا محال

آنکھ ملانا۔ (ار۔ مع)

مقابلہ کرنا۔ سامنے ٹھہرنا۔

ہ لیکن ملا نہ سکتے تھے، آنکھ اس دلیر سے
اک شور تھا کہ جیبن کو دریا کو شیر سے

آنکھ میں سمانا۔ (ار۔ مع)

حیثیت ہونا۔ وقعت ہونا۔

ع : یہ آنکھ وہ ہے، جس میں سماتا نہیں کوئی

آنکھ میں نہ سمانا۔ (ار۔ مع)

نظر میں نہ جچنا۔ خاطر میں نہ آنا۔

ع : یہ آنکھ وہ ہے، جس میں سماتا نہیں کوئی

آنکھوں پر رومال رکھنا۔ (ار)

ع : شہ نے رومال رکھا آنکھوں پہ سب رونے لگے

آنکھوں پر لے جانا۔ (ار۔ مع)

محبت و پیار سے لے جانا۔ پھولوں کی طرح لیجانا۔

ہ اے نورِ بصر! آنکھوں پہ لیکر تجھے چلتا
تو مجھ سے بہلتی، مرا دل تجھ سے بہلتا

آنکھوں پر قدم ہونا۔ (ار۔ مع)

انتہائی تکریم و تعظیم کے موقع پر بولتے ہیں
جناب تشریف لائیے! سر آنکھوں پر

ہ مردم کا یہ الطاف و کرم آنکھوں پر
احسان یہ سر پر، یہ قدم آنکھوں پر

(نوٹ) یہاں "مردم" ذو معنی ہے۔ یعنی آنکھ کی پتلی اور انسانوں کا ہجوم

آنکھوں تلے پھر جانا۔ (ار۔مج)

نگاہوں میں آجانا۔ تصویر سامنے پھرنے لگنا

ے سمجھانے سے کچھ دل جو بہلتا ہے، میں تر یاں
پھر جاتا ہے آنکھوں کے تلے موت کا ساماں

(حضرت زینب کا حال)

آنکھوں سے آنکھ لڑی رہنا۔ (ار۔مج)

نگاہ پر نگاہ جمی رہنا۔

نظر مخالف کی طرف برابر جمی رہنا۔

ے ابر زرہ پہ بل ہو، آنکھوں سے آنکھیں لڑی رہیں
بھاری زرہ وہ پہنے ہے جو ٹیں کڑی رہیں

آنکھوں سے اوجھل ہونا۔ (ار)

سامنے سے چلا جانا۔ سامنے سے ہٹ جانا۔

ے اکبر چلے جو مرنے تو بانو نے یہ کہا
آنکھوں سے اوجھل اے مرے رشک قمر نہ ہو (س)

آنکھوں سے قدم لگانا۔ (ار۔مج)

قدموں پر آنکھوں کو ملنا۔ مشکور وممنون ہونا۔
شکر گزار ہونا۔

ے آنکھوں سے لگا کر قدم سید ابرار
بچے لیے راہی ہوی ہرنی سوئے کہسار

آنکھوں سے نشۂ پندار کے پردے اٹھانا۔

تکبر وغرور کے سبب کسی کو نگاہ میں نہ لانا۔
ذرا ہوش میں آنا۔

ے مولا نے کہا اپنے ارادے سے خبر دے
آنکھوں سے اٹھا نشۂ پندار کے پردے

آنکھوں سے نہاں ہو جانا۔ (ار۔نقرہ)

قتل ہو جانا۔ مر جانا۔ چھپ جانا۔

ے پھر جاتی ہے ایک ایک کی تصویر نظر میں
آنکھوں سے نہاں ہو گئے سب تین پہر میں

(امام حسین، میدان جنگ میں)

آنکھوں کا پردہ۔ آنکھوں کی شرم وحیا۔

ے کور ہوئی اس کا جلوہ دیکھ کر
شکر ہے آنکھوں کا پردہ رہ گیا (س)

آنکھوں کا تارا ہونا۔ (ار۔مج)

سبب روشنی چشم ہونا۔ نور چشم۔ قرۃ العین۔

ے کرتی ہے ہر اک چشم کی پتلی پہ اشارا
یہ احمد مختار کی ہے آنکھوں کا تارا (سراپائے امام)

آنکھوں کا تارا ہونا۔ (ار۔ع)

سبب روشنی ہونا۔ مراد۔ بیٹا۔

ے کنبے کی جان آنکھوں کا تارا یہی تو تھا
بابا کی زندگی کا سہارا یہی تو تھا

آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔ (ار۔ع)

کچھ نہ سوجھنا۔ انتہائی صدمے کے سبب ایسا ہوتا ہے

ع ! آنکھوں کے نیچے شہ کی اندھیرا سا آگیا

آنکھوں میں اندھیرا ہونا۔ (ار۔ع)

دنیا کی ہر شے بے رونق نظر آنا۔
چاروں طرف تاریکی آجانا۔ آنکھوں تلے اندھیرا ہونا۔
دنیا کی ہر شے بدمزہ نظر آنا۔

ے سوجھے مجھے کس طرح چراگاہ میں جانا
اندھیر ہے مولا، مری آنکھوں میں زمانا

آنکھوں میں بجلیاں چمک جانا۔ (استعارہ)

نگاہوں کے سامنے بجلی کوندنے لگنا۔

ے رزم ایسی ہو کہ دل سب کے پھڑک جائیں ابھی
بجلیاں تیغوں کی آنکھوں میں چمک جائیں ابھی

آنکھوں میں پھر جانا۔ (ار۔ع)

نگاہوں کے سامنے تصویر آجانا۔
تصور نگاہوں میں پھرنے لگنا۔

ے تڑپا جو رخش، برق نگاہوں سے گر گئی
آمد خدا کے شیر کی آنکھوں میں پھر گئی

آنکھوں میں پھرنا - ہر وقت کوئی تصویر سامنے رہنا۔

خنجر آنکھوں میں پھرنا - خنجر چلتا ہوا گردن پر نظر آنا۔

ع: خنجر مری آنکھوں میں پھرا کرتا ہے دن رات

آنکھوں میں جان اٹکنا - (ار - مح)

روح صرف آنکھوں میں رہ جانا۔

(کسی کے دیکھنے کے اشتیاق میں آنکھوں میں جان ہونا)

ﮦ تن سے نکل کے آنکھوں میں اٹکی ہے جان زار
اب ہے فقط حضور کے آنے کا انتظار

آنکھوں میں جان ہونا - (ار - مح)

سکرات کا عالم ہونا۔ سانس کی آمد و شد ہونا۔

ﮦ کہتے تھے شاہ، نہر سے دریائی ظالمو
اصغر کی جان اب آنکھوں میں مثل حباب ہے (س)

۱- حباب کی عمر چند سکنڈ کی ہوتی ہے، اس سے جان کے آخری ہونے کو استعارہ کیا ہے۔

۲- حباب کی شکل آنکھوں کی سی ہوتی ہے اور اس کو آنکھ سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

آنکھوں میں جگہ ہونا - (ار - مح)

۱- انتہائی محبت کے اظہار کے لیے بولتے ہیں۔

۲- متبرک ہونا۔

ﮦ بولیں جوشِ گریہ فاطمہ کہتی ہیں مومن سے
جگہ آنکھوں میں اور دل میں ہے ان سب رونیوالوں کی (س)

آنکھوں میں سمانا - (ار - مح) وقعت ہونا، حیثیت و اہمیت ہونا

ﮦ لبریز ہیں یہ ساغرِ استغنا سے
آنکھوں میں کوئی غنی سماتا ہی نہیں (ر)

آنکھوں میں عالم سیاہ ہو جانا - (ار - مح) دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنا۔ آنکھوں کی تاریکی چھاتی رہنا۔

ﮦ بنت علی کی آنکھوں میں عالم ہوا سیاہ
ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا وا محمدا

آنکھیں اُبل پڑنا - (ار، مح)

مارے غصے کے ڈھیلے ابھر آنا

ع: آنکھیں اُبل پڑیں صفت آہوئے ختن

آنکھیں باغ باغ ہونا - (ار، بول چال)

آنکھوں کی روشنی بڑھ جانا۔

آنکھیں کھل اٹھنا۔

ﮦ سوزِ غم شہ سے داغ داغ آنکھیں ہیں
گل لختِ جگر سے، باغ باغ آنکھیں ہیں (ر)

(شعر میں لف و نشر مرتب ہے) سوز غم سے، لخت جگر پھول بن گئے ہیں اور داغوں نے آنکھوں کو چمن کی طرح کھلا رہا ہے۔ باغ باغ کر دیا ہے۔

آنکھیں بچھانا - (ار - مح)

انتہائی تقدیس اور تکریم کے موقع پر بولتے ہیں

متبرک مقام پر جا کر بولا جاتا ہے

(بوسہ دینا)

ﮦ آنکھوں کو کہاں کہاں بچھاؤں میں انیس
ملتی نہیں جا بزم میں تل دھرنے کی (ر)

آنکھیں بند کیے چلے جانا - (ار، مح)

۱- بے جھجکے، بے خوف چلے جانا۔

۲- راستہ صاف و پاک ہونے کے سبب بغیر دیکھ بھال کے منہ اٹھائے چلے جانا

ﮦ ہے راہ بہشت کتنی ہموار انیس
بند آنکھیں کیے لوگ چلے جاتے ہیں (ر)

آنکھیں بند ہونا - (ار - مح) دنیا کے جھگڑوں سے آزاد رہنا ہی عقلمندی ہے۔ جو بات آنکھوں سے اوجھل ہے، اس کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے
آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے
نہ دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد
مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

آنکھیں پُرنم رہنا۔ (ار۔ بول چال)
آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی رہنا۔
ع: رہتی ہیں تمام سال پُرنم آنکھیں (ر)

آنکھیں پھرانا۔ (ار۔ مح)
توتا چشمی کرنا۔ بے مروتی کرنا۔
ع: نامنصفو پھراتے ہو آنکھیں حسین سے

آنکھیں پھیر دینا۔ (ار۔ مح)
موت کے وقت پتلیاں چڑھ جانا۔
آنکھیں اوپر چڑھ جانا۔ آثار موت دکھائی دینا۔
ہ پھیر دیں آنکھیں جو اصغر نے پکاریں بانو
دوڑو اے بیبیو، دیکھو یہ کیا ہوتا ہے

آنکھیں جھپکنا۔ (ار۔ مح)
پلکیں مارنا (یہ زندگی کی علامت ہوتی ہے)
آنکھیں اِدھر اُدھر چلانا۔ ڈھیلے اِدھر اُدھر کرنا۔
ہ بچالو واسطہ زہرا کا، صاحب امیرے اصغر کو
نہ بچہ دودھ پیتا ہے، نہ اب آنکھیں جھپکتا ہے

آنکھیں چُرانا۔ (ار۔ مح)
نگاہ سے نگاہ نہ ملانا۔
ہ گُم ہیں جو نور عین تو آنکھیں چرائے ہے
ثابت ہوا جِلم سے کہ منہ کو چھپائے ہے

آنکھیں داغ داغ ہونا۔ (ار۔ مح)
آنکھیں سوگوار اور غمگین ہونا۔
آنکھوں میں رونے کا اثر رہنا۔ آنکھیں سُرخ رہنا۔
ہ سوزِ غمِ شہ سے داغ داغ آنکھیں ہیں
گل لختِ جگر سے باغ باغ آنکھیں ہیں (ر)

آنکھیں ساون بھادوں ہونا۔ (استعارہ)
انتہا سے زیادہ رونا۔ قطار در قطار آنسو بہانا۔
ہ دونوں آنکھیں ہیں مری ساون بھادوں
یاں سارے برس ایک جھڑی رہتی ہے (ر)

آنکھیں غزال ہونا۔ (استعارہ)
عموماً آنکھ کو چشمِ غزال کہا گیا ہے لیکن انیس نے
آنکھ کا غزال سے استعارہ کیا ہے۔
ع: کھیلیں شکارِ شیر یہ آنکھیں ہیں وہ غزال
(سترواں کا بھی ایک شعر ملتا ہے۔ مرتب)

آنکھیں غزالوں کی۔
یہاں "کی" حرفِ تشبیہ ہے۔
(نیز استعارہ)
ہ "معاذ اللہ" رعب دبراں حضرت زینب
علی کا رعب، چتون شیر کی، آنکھیں غزالوں کی (س)

آنکھیں کبود ہونا۔ (ار)
آنکھیں نیلی رنگ ہونا۔
ع: آنکھیں کبود، رنگ سیہ، ابروؤں پہ بَل

آنکھیں کور ہوں۔ (عو۔ کوسنا)
اندھا ہو جائے۔ آنکھیں نہ رہیں۔
ہ کہتی تھی بانو، کور ہوں آنکھیں تو خوب ہیں
تصویرِ جیب حسین کی پیشِ نظر نہ ہو (س)

آنکھیں کھُل جانا۔ (ار۔ مح)
حیرت ہو جانا۔ خوش ہو جانا۔ مسرور ہو جانا۔
ہ افسردہ نہ ہو غنچۂ فردوس کھلے گا
کھُل جائیں گی آنکھیں وہ صلہ تجھ کو ملے گا

آنکھیں کھولنا۔ (عقل مندی)
چشم وا کرنا۔ آنکھیں کھول کر دیکھنا۔
بیدار ہونا۔ ہوشیار ہونا۔
ہ فرماتے تھے کیا سوتے ہو اٹھو علی اکبر
آنکھیں تو ذرا کھول کے دیکھو علی اکبر

آنکھیں لال ہونا۔ (ار) نشانی ہے خونی اور قاتل ہونے کی
ہ لال آنکھیں وہ ظالم کی وہ منہ قبر سے کالا
سب ایک طرف، دل کو ڈرے دیکھنے والا

آنکھیں لڑی ہونا۔ (ار۔ ع)
محبت میں تکتے رہنا۔
ع: سہرے کی ہر لڑی سے ہیں آنکھیں لڑی ہوئی
لڑی اور لڑی میں صنعت انیس نام ہے

آنکھیں ملا کے دیکھنا۔
غور سے دیکھنا۔
ع: آنکھیں ملا کے دیکھ، بھلا ہے کہیں ہراس

آنکھیں مَلنا۔ (ار۔ ع)
قدموں پر آنکھیں ملنے سے بصیرت اور حقیقت بینی
پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔
؎ جواندھا ہے تو آنکھیں مل کے تلن سرو پر
نبی کے لال کی خاک قدم کحل جواہر ہے (م)

آنکھیں ملنا۔ (ار۔ ع)
انتہائی محبت اور پیار یا تقدس کے پیش نظر آنکھوں
کو مس کرنا۔
؎ جب آیا گھوڑا تو عابد نے آنکھیں مل کے کہا
قدم تھا شاہ کا جس میں وہی رکاب یہ ہے (س)

آنکھیں ملنا۔ پیروں پر آنکھیں رکھنا۔
انتہائی تکریم کرنا۔
؎ کیا روضۂ سرورِ پہ انیس آنکھوں کو ملتے
افسوس مزار شہ والا نہیں دیکھا (س)

آنکھیں ہرن ہونا۔ (استعارہ)
آنکھوں کو ہرن سے استعارہ کیا ہے
عموماً شعرا چشم غزال سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن
انیس غزال اور ہرن سے آنکھوں کو استعارہ کیا ہے۔
(ایک جگہ سودا کے کلام میں بھی نظر سے گزرا)
؎ خال ایسے کہ اختر بھی شرماتے ہیں جن سے
آنکھیں وہ ہرن، شیر دیکھ جلتے ہیں جن سے

آنی جانی۔ استعارہ: دنیا۔

آوارہ وطن ہونا۔ (ار۔ بول چال)
وطن چھوڑنا۔ سفر کرنا۔ بے وطن ہونا۔
؎ گربی میں گرفتار محن ہوتے ہیں شبیر
بچے لیے آوارہ وطن ہوتے ہیں شبیر

آوازِ پرِ تیر۔ (ع بہ ہر دو اضافت)
تیر کے پچھلے حصے میں پر لگے ہوتے ہیں جو تیر کو سیدھا
پہنچانے میں مدد دیتے ہیں۔ ان پروں سے آواز
بھی نکلتی ہے۔ اس کو آوازِ پر تیر کہتے ہیں۔
؎ ان میں اصغر پہ چلا تیر، اُدھر بانو کا
رنگ رخ اڑ گیا آوازِ پرِ تیر کے ساتھ (س)

آوازِ پس پردۂ قدرت۔ (ف۔ مرکب)
غیبی آواز۔ قدرتی آواز۔
؎ اس دم یہ تھی آوازِ پس پردۂ قدرت (نماز)
اے قدسیو دیکھو اسے بندوں کی اطاعت
(قدسی۔ دیکھیے ردیف)

آواز زہ ہے۔
؎ آجاتی تھی آواز "زہ ہے" ضرب کی زہ سے
غل تھا کہ یہ کڑیاں نہیں اٹھنے کی زہ سے
(آواز زہ ہے، زہ۔ زرہ۔ کڑیاں۔ ضرب۔
صنعت مراعاۃ النظیر)
چوٹ کی آواز، زہ زہ نکلتی ہے: اس کو "زہ ہے"
استعارہ کیا ہے۔
کڑیاں، زرہ میں کڑیاں ہوتی ہیں۔ نیز، کڑی بمعنی
سخت دونوں میں رعایت لفظی ہے۔ (صنعت ایہام
بھی ہے)

آوازہ۔ (ث)
شہرہ۔ ڈنکا۔ صدا۔
؎ اللہ رے زور ناتوانی کا انیس
آوازۂ مرگ ہے دل آجانا مری (ر)

آ - ہ

آہ آتش فشاں کھینچنا۔

دل پر اثر کرنے والی فریاد۔

(سودا نے بھی نظم کیا ہے۔)

آہ سرد۔ ٹھنڈی آہ۔ ٹھنڈی سانس۔ دل کی فریاد۔

ہ کب بزم غم میں شہ کے سلامی کو کل پڑے
جب تک نہ آہ سرد کے ساتھ اشک ڈھل پڑے (س)

آہ سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)

مایوسی اور حسرت بھرا سانس لینا۔

ٹھنڈی آہ بھرنا۔

ہ خون گردن سے جو نکلا گرم گرم
بھر کے آہ سرد ٹھنڈے ہو گئے (س)

آہ کا دھواں اٹھنا۔ (ار۔ مح)

فریاد نہ کرنا۔ ظلم و مصیبت پر گریہ وزاری نہ کرنا۔

ع: جل جائے دل، مگر نہ اٹھے آہ کا دھواں

آہ کرنا۔ (ار۔ مح)

فریاد کرنا۔ نالہ و شیون کرنا۔ رونا۔

ہ غم حسین میں جب آہ کی تو برسے اشک
اِدھر چمک گئی بجلی اُدھر سحاب آیا (س)

آہ کھینچنا۔ (ار۔ مح)

فریاد کرنا۔ نالے کرنا۔

ہ بچلیو نہ بدی سے اے برق خاطف
حسین آہ آتش فشاں کھینچتے ہیں (س)

(داستان میں بھی یہ محاورہ آیا ہے)

آہ ماتم دار۔ (ف)

فریادی کی آہ۔

ہ ہل گیا عرش خدا زینب نے جب فریاد کی
آہ ماتم دار ہرگز بے اثر جاتی نہیں

آہن۔ (ف۔ اسم مذکر)

"مراداً" ہتھکڑیاں، بیڑیاں۔ طوق۔

ہ تن پہ زخم ان کے ہیں آہن میں مسلسل ہوں میں
بھائی بندوں کا وہ زیور ہے، یہ زیور میرا (س)

آہن موم کرنا۔ (ار۔ مح)

۱۔ لوہے کو پگھلا دینا

(مح) ۲۔ سخت سے سخت کام بھی آسان بنا دینا۔

صورت: حرف تشبیہ ہے۔

ہ اعجاز رسولان سلف ان میں ہے موجود
آہن کو ابھی موم کریں صورت داؤد

(داؤد دیکھیے: تلمیح)

آہن میں غرق ہونا۔ (ار۔ مح)

سلاح جنگ جسموں پر آراستہ ہونا۔

زرہیں اور ہتھیار لگائے ہونا۔

ہ آہن میں شل جوہر شمشیر سب ہیں غرق
شمع ہیں زیب دوش، عمامے ہیں زیب فرق

آہنگ کرنا۔ (ار)

بانگ لگانا۔ اعادہ کرنا۔ چیلنج کرنا۔

ہ سو بار لعینوں نے کیا قتل کا آہنگ
اس رحمت حق نے کبھی اسطرح نہ کی جنگ

(رحمت حق: آں حضرت صلعم)

آہو۔ (ف) ہرن

ہ دغا میں حضرت عباس یوں جاتے ہیں دشمن پر
گرسنہ شیر جیسے جانب آہو لپکتا ہے (س)

آہوئے تصویر۔ (اضافت ب)

(کنایہ) معشوق سے۔ آنکھوں کی تصویر۔

ہ حیرت زدہ و ششدر و دلگیر تھے آہو
اڑتا تھا یہ اور آہوئے تصویر تھے آہو

آہوئے ختن ۔ ختن کا ہرن ۔ جس کا مشک سب سے اچھا ہوتا ہے ۔

ہ کس طرح قدر تجھے اپنے سخن کی ہو انیس
مرتبہ مشک کا آہوئے ختن کیا جانے

آہیں نکل جانا ۔ (ار ۔ مح)

منہہ سے یک لخت ، آہ آہ اور اُف اُف کی آواز نکل جانا ۔

ع : اٹھتا تھا دھواں دل سے نکل جاتی تھیں آہیں
(رنگ تغزل)

آہ کرنا ۔ (ار ۔ مح)

فریاد کرنا ۔ نالہ و شیون کرنا ۔ رونا ۔

غم حسین میں جب آہ کی تو برسے اشک
ادھر چمک گئی بجلی اُدھر سیاب گیا (س)

آہ کھینچنا ۔ (ار ۔ مح)

فریاد کرنا ۔ نالے کرنا ۔

ہ بجلیو نہ بدلی سے اے برق خاطف
حسین آہ آتش فشاں کھینچتے ہیں

(داستان میں بھی یہ محاورہ آیا ہے)

آہ ماتم دار ۔ (ف) فریادی کی آہ ۔

ہ ہل گیا عرش خدا زینب نے جب فریاد کی
آہ ماتم دار ہرگز بے اثر ہوتی نہیں
(س)

آ ۔ و

آؤ جاؤ ۔ (ار ۔ ر)

پھرتیاں ۔ پلٹ پھرت ۔ چل پھر ۔

ہ وہ گشت ، وہ شرارے ، وہ سرعت ، وہ آؤ جاؤ
صدقہ اس ایک ہیکل زرّیں کے سو بناؤ

آ ۔ ی ۔ ے

آئیں بسم اللہ (ار ۔ بول چال)

ضرور آئیں ۔ خوش آمدید ۔ خوشی سے آئیں ۔

ہ لحد میں آئیں نکیرین ، آئیں بسم اللہ
ہر اک سوال کا ہم بھی جواب سمجھے ہیں (س)

آئینہ پانی ہوجانا ۔ (ار ۔ مح)

آئینہ شرمندہ ہوجانا ۔
مارے شرم کے پانی پانی ہوجانا ۔

ہ یہ تنہا حسن کی اس کے نہ تھی کہ ہوجاتا تھا
آئینہ بھی رُخ اکبر کے مقابل پانی (ر)

آئینہ تن ۔ (ف ۔ صفت توصیفی)

(کنایتہً) جسم کا آئینہ ۔ پورا جسم ۔

خود آئینۂ تن کو جلا دیتی تھی شمشیر

آئینہ خاطر ۔ (اضافت توصیفی)

دل کا آئینہ ۔ دل ۔

ہ آئینۂ خاطر کی جلا ہے رونا
اور دیدۂ مردم کی ضیا ہے رونا (ر)

آئین خسروی ۔ (ف) شاہی آداب و تہذیب ۔

ہ کرسی نشیں ہے تخت دل سیّد البشر
آئین خسروی سے یہ واقف نہیں مگر

آئینہ دیکھنا ۔ (ار) پہلا چاند دیکھ کر اپنا منہہ آئینے میں دیکھنا مبارک خیال کیا جاتا ہے ۔

ہ سب نے مہ نو آئینۂ شبیر میں دیکھا
منہہ شاہ نے آئینۂ ضخر میں دیکھا

آئینہ سامنے لانا ۔ (تلمیح ۔ سکندر اور اس کے آئینے کیساتھ) آئینہ بھی آب و تاب مقابلہ پر لانا ۔

ہ آب ہو جائیگا حسن روئے اکبر دیکھ کر
سامنے آئینہ لانا اے سکندر دیکھ کر (س)

آئینہ فروشِ شہرِ کوراں ۔ (ف ۔ فقرہ)
گدھوں کو آئینہ دکھانے والا ۔
لاحاصل بات ۔

ناقدری احباب سے حیراں ہوں میں
آئینہ فروشِ شہرِ کوراں ہوں میں (ر)

آئینہ ہو جانا ۔ (ار)
بالکل صاف شفاف ہو جانا ۔
خلوص پیدا ہو جانا ۔

باطل، شقاوت و حسد و کینہ ہو گیا
ایسی جلا ہوئی کہ حق آئینہ ہو گیا

آئینہ ہونا ۔ (ار ۔ ع)
ظاہر ہونا ۔
کھلا ہوا ہونا ۔

گر کیجئے امتحاں تو قلعی کھل جائے
یاں سب کے دلوں کا حال آئینہ ہے (ر)

ردیف

الف مقصورہ

ا

اب

اب تو ۔ (ار۔ ر) پہلے کے مقابلے میں۔

ع : اب تو مرے منہ کا بھی مزا تلخ نہیں ہے

اب ۔ (استعمال)

گزشتہ کل کے بعد۔ آج ۔ اس وقت۔ پہلے کے بعد

؎ اب ہے کوئی طالب، نہ شناسا نہ خریدار
ہے کون دکھائیں کسے یہ گوہر شہوار

اب کا ۔ (استعمال) موجودہ ۔ اِس بار کا۔

؎ اب دھیان ہے شبیر کو بچوں کا نہ گھر کا
اب کا یہ سفر مجھ کو وسیلہ ہے ظفر کا

اب کہ ۔ (ار۔ روزمرہ) ہاں اب بتا۔

ع: اب کہ، تجھے یاں آج ٹھہرنا ہے کہ جانا

اب کی ۔ (ار۔ بول چال) اس بار کی۔ اس کی۔ موجودہ کی۔ حال کی (لکھنؤ میں، اب کی۔ دلّی میں، اب کے)

؎ کمال شوق زیارت ہے اب کی سال مجھے
کریم، ہند کی ظلمت سے اب نکال مجھے (س)

اب کیا شکل ہے (ار۔ بول چال)

کیا حال ہے۔ پہلے کے مقابلے میں اب کیسے ہیں۔

؎ "بحمد اللہ" عابد کہتے تھے، جب پوچھتیں زینب
پھپھی قربان، اب کیا شکل ہے تلووں کے چھالوں کی (س)

اب کیا چاہیے ۔ (ار۔ روزمرہ)

اس کے علاوہ، کاہے کی ضرورت رہ گئی ؟

اب ارمان کس بات کا رہ گیا۔

گویا کہ اب کسی شے کی ضرورت نہیں رہی۔

؎ منبر پہ نشست، سر پہ حضرت کا علم
اب چاہیے کیا، تخت ملا، تاج ملا (ر)

ع : اب میں ہوں، یہ تلوار ہے اور سر پہ خدا ہے

یہ مصرعہ، "اردو کا" روزمرہ ہے۔

؎ صرف میری ذات ہے، کمر میں تلوار
اور یا اللہ کی ذات سر پر ہے

ابتدا بگڑنا ۔ (ار۔ مح)

شروعات خراب ہوجانا۔ بنیاد خراب ہوجانا۔

؎ انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے
گھر گر نہ پڑے بنا بگڑی ہے (ر)

ابتدا بگڑنا ۔ بنیاد غلط ہو جانا۔

؎ انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے
گھر گر نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے

ابتر ہونا ۔ (ار۔ روزمرہ) بے ٹھکانے ہونا تلپٹ ہونا۔

مجموعہ خاطران دنوں ابتر ہے
جو رگ ہے بدن یہ رشتہ نشتر ہے (ر)

ابتری۔ تلپٹ۔ انتشار۔ تتر بتر
ع مرے گناہوں کے دفتر کی ابتری کے لیے
نئے سیاق سے بگڑا ہوا حساب بنا (س)

اَبرِ الم چھایا ہونا۔ (ار)
چاروں طرف غم و رنج۔ سوگوار فضا میں چھانا۔
ع لشکر لیے پہلے ہی نجف کی طرف آیا
تھا ابرِ الم روضۂ پُر نور پہ چھایا

ابرِ بہاری۔ (ف)
فیضان پہنچانے والا بادل۔
ع منھ آپ پھرالیں تو زمیں خشک ہو ساری
صحرا کی طرف رخ نہ کرے ابرِ بہاری

ابر دھواں دھار۔ (ار)
کالا بادل۔ بعض سیاہ بادل ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے دھواں اُڑ رہا ہے۔
ع بجلی سی چمکنے لگی ایک ایک کی تلوار
ڈھالوں کا اٹھا ہر طرف ابرِ دھواں دھار
(سیاہ ڈھالوں کی کثرت کو دھواں دھار ابر سے
استعارہ کیا ہے)

ابرِ رحمت۔ (اضافت توصیفی)
خدا کی طرف کا رحم۔ انعامِ الٰہی۔
ع کیا ابرِ رحمت نے ایسا کرم
کہ پانی رہ کر بلا ہو گئی (س)

ابرِ کرم۔ (ف۔ مرکب) استعارہ) فیضِ عام
جس طرح برستا ہوا ابرِ کرم آئے

اَتمَمتُ علیکم۔ آیت قرآنی کا ایک حصہ۔
(دیکھیے، تکمیل)
ع کس کے لیے اکملت لکم دینکم آیا
اتممت علیکم کا صلا کس نے پایا

ابرِ کرم۔ (ف) سفید بادل۔ ابرِ رحمت۔
س: ..س طرح برستا ہوا ابرِ کرم آئے

ابرو۔ (ف) بھویں۔ جمع میں مستعمل۔
(ابرو سے چاند کو تشبیہ دی ہے)
ع علی اکبر کے ابرو دیکھتا جو وہ کہتا تھا
یہ تصویریں دونوں چاند کے نیچے ہلالوں کی (س)

ابرو پہ بل ہونا۔ (ار) تیوری چڑھی رہے۔
لہجے اور چہرے پر سختی رہے۔
ع ابرو پہ بل ہو آنکھوں سے آنکھیں لڑی رہیں
بھاری زرہ وہ پہنے ہے چوٹیں کڑی رہیں

ابرو پہ بل نہ ہونا۔ (ار۔ مح)
کوئی پریشانی نہ ہونا۔ خوف و ہراس نہ ہونا۔
ع رُخ پر ہراس کچھ دمِ جنگ و جدل نہ تھا
تلوار چل رہی تھی پہ ابرو پہ بل نہ تھا

ابرو مہ نو ہونا۔ (تشبیہہ)
خوبصورت ابروؤں کو مہ نو سے تشبیہہ دی ہے۔
ع مہ نو ہیں ابرو، جبیں ماہ کامل
یہ چہرا ہے خورشید، سہرا کرن ہے (س)

ابروؤں پہ بل ہونا۔ (ار۔ مح)
یہاں ڈراؤنی شکلیں، اور بھیانک چہرے مراد ہیں
ع مکار و اہلِ نار و دغا باز و پُر دغل
شکلیں مہیب، دیو سے قد ابروؤں پہ بل
(فوجِ یزید)

ابریشم چینی۔ چین کا ریشم خالص ہوتا ہے۔
ع: ابریشمِ چینی پہ ملاحت نہیں رکھتا
سرنگا۔ گھوڑے۔
ع تن تن کے برچھیاں جو سنبھالیں برائے جنگ
بے چین ہو گئے فرس ابلق و سرنگ

ابلق۔ (ف) بالکل سفید گھوڑا۔
بالکل سفید گھوڑا۔
ع رہوار تو ابلق تھے، علم سبز کھُلے تھے

ابن انس ۔ (سنان ابن حسن)
(دیکھیے تلمیح)

ع سب کو دکھلا کے سناں، ابنِ انس کہتا تھا
شکل ہے اس سے پیمبر کی مٹانی مجھ کو (س)

ابن انس (ع ۔ اسم مذکر)

ع تلوار سے وقفہ نہ ملا ایک نفس کا
دم رک گیا نیزہ جو لگا ابن انس کا
(امام حسین کا قاتل)

ابن حسن ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
قاسم (امام حسن کے بیٹے کا نام)
(دیکھیے، جلد ۱ ص)

ع دم جو گھٹتا تو یہی کہتی تھی گھبرا رو رو
کیوں مجھے چھوڑ گئے، ابنِ حسن کیا جانے (س)

ابن رکاب ۔ (ف + ع ۔ مرکب)
کنایۃً ۔ سوار ۔ رکابدار ۔ سواروں کا مالک ۔
مراد، سردار لشکر یزید ۔

ع ایک ایک پیل زور تہمتن شکوہ تھا
ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا

ابن زہرا ۔ (اسم مذکر) امام حسین مراد ہیں ۔
(جناب فاطمہ کے بیٹے) دیکھیے، ج ۱ ص)

ع سر و جان و تن مال و فرزند و زن
کوئی ابن زہرا سے پیارا نہیں (س)

ابن ساقی کوثر ۔ "امام حسین" مراد ہیں ۔
دیکھیے، جلد ۱ صفحہ ۱

ع کرتا جو ابن ساقی کوثر سوال آب
آتے تھے تیر ظلم اُدھر سے جواب میں (س)

ابن سعد ۔ (ع ۔ اسم مذکر) (عمر و بن سعد)
فوج یزید کا سپہ سالار اعلیٰ، جو کربلا میں تمام
افواج کا انچارج تھا ۔ انیس نے کہیں ابن سعد،
کہیں سعد، کہیں عمر اور کہیں عمر ابن سعد نظم کیا ہے
جہاں جہاں انیس کے کلام میں عمر، یا عمر سعد شامل ہو،
اس سے مراد "عمر بن سعد" ہی سمجھی جائے (دیکھیے ج ۱ ص)

ع آیا جو رن میں حُر تو پکارا یہ ابن سعد
ہوتا ہے کیوں تباہ شہ کربلا کے ساتھ (س)

ابن نمیر ۔ (ع ۔ اسم معروفہ ۔ مذکر)
فوج یزید کا ایک سردار، جس نے علی اکبر کے سینے میں
برچھی کا زخم لگایا ۔
(دیکھیے ج ۱ ص)

ع مارا اکبر کو تو کہتا تھا یہی ابن نمیر
آج تصویر محمد کو مٹایا میں نے (س)

اب وجد (ع) باپ دادا ۔ آبا و اجداد

ع کس حسن سے لب پر ہے ستائش اب وجد کی
اعدا کو دکھاتے ہیں وغا بدر و احد کی

ابوتراب ۔ حضرت علی کا لقب ۔
(دیکھیے، ج ۱ ص)

(س)

اُبہَت ۔ (ع) بزرگی ۔ رونق ۔ شکوہ ۔

ع مہر سپہر ابہت و حشمت و جلال
جسکو کبھی ازل سے ابد تک نہیں زوال

ا ۔ پ

اپنا ۔ (ار) خود کا ۔ ذاتی ۔

ع حق اپنا محمدؐ کے نواسے نے نہ پایا
اک پانی کا قطرہ کبھی پیاسے نے نہ پایا

اپنا گلا خود کاٹ کے مرجانا ۔ (ار ۔ بول چال)
غیرت و حیا، توہین یا ذلت کے سبب خودکشی کرلینا ۔
(اپنی گردن خود کاٹ لینا)

ع ذلت ہوئی، اب منہ کسے دکھلاؤں گا مولا
میں اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤں گا مولا

اپنی اپنی غرض کا ہونا ۔ (ار ۔ ع)
دنیا میں ہر آدمی اپنے مطلب کا ہونا ۔
ے بیجا ہر کوشش مطلب کو پایا
اپنی اپنی غرض کا رب کو پایا
(منقبت علی ۔ ر)

اُپنی ہونا ۔ (فو ۔ ع)
سان پر چڑھی ہونا ۔ دھاردار ہونا ۔
ے سب لوگ جا بجا پے قتل و ستیز ہیں
تیغیں بھی ہیں اُپی ہوئی خنجر بھی تیز ہیں (دلشکر یزید)

ا ۔ ت

اتارنا ۔ (ار ۔ کنایہ)
۱ ۔ پیدا کرنا ۔
۲ ۔ رکھنا ۔ دفن کرنا ۔
ے ۱ ۔ علی نے حق کو اتارا تو عین کعبے ہیں
کھلی جو آنکھ تو پہلے خدا کا گھر دیکھا
ع : ۲ ۔ مر جائیں تو مرقد میں ہمیں کون اُتارے

اُتارنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
لحد میں رکھنا ۔ قبر میں رکھنا ۔ دفن کرنا ۔
ے اُتارا مجھ کو لحد میں تو دی زمیں نے صدا
خوشا نصیب غلام ابوتراب آیا (س)

اتارنا ۔ (ار)
(مجازاً) صدقے کرنا ۔ قربان کرنا ۔ چاروں طرف پھرانا ۔
ے تاروں کو اُتارا فلک نیلوفری نے
پرچم جو کھلا کھول دیے بال پری نے
(پری کے بال کھلنے سے پرچم کھلنے کا استعارہ کیا ہے)

اتارنا ۔ (ار ۔ ر) صدقے کرنا ۔ زاری کرنا ۔
ے خیمہ تھا فلک ، آپ قمر ، دوست ستارے
تارے بھی وہ ، تاروں کو فلک جن پہ اتارے

اترا ہونا ۔ (ار ۔ ع)
قیام پذیر ہونا ۔ اتارا کرنا ۔
ٹھہرنا ۔ اترنا ۔
ع : اترا ہوا تھا حُر جری واں مع لشکر

اتر جانا ۔ (ار ۔ ر) کم ہو جانا ۔
ے فوجوں سے تا بہ صبح زمیں رن کی بھر گئی
اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اتر گئی

اترنا ۔ قیام کرنا ۔ ٹھہرنا
ع : اترو وہاں، جہاں مرے بھائی کو چین ہو

اترنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) نازل ہونا ۔
ے چرخ سے بہر رسول اتری تھی بیشک ذوالفقار
آئی قبضے میں علی کے جب تو جوہر کھل گئے (س)

اترنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
ٹھہرنا ۔ قیام کرنا ۔ نزول کرنا ۔
ے کچھ دن سے اترتے تھے جہاں سید ابرار
ہو جاتی تھیں تاریک شبیں، مطلع انوار
۔ آرام کے لیے قیام کرنا ۔
ے شب کو کہیں اترے تو سحر کو ہوئے راہگیر
جلدی کی کہ ہو جائے شہادت میں نہ تاخیر

اتری کمان ۔ (ار ۔ ع)
جس کا غلغلہ اور چرچا یا طاقت ختم ہو چکی ہو ۔
آزمائی ہوئی طاقت اور زور ۔
مراد ، مضمون کہن ۔ پرانا موضوع ۔
ے سلام کہن پر یہ زور آزمائی
یہ اتری ہوئی کیوں کماں کھینچتے ہیں (س)

اتری کمان کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)
ہارا ہوا پہلوان ۔ بیکار کمان ۔ ناکارہ کمان ۔
ے نشانے سے ہے دور سہم مزاحف
خطا ہے جو اتری کماں کھینچتے ہیں (س)

اَتقیٰ - (ع - صیغۂ افعل التفضیل)
انتہائی پرہیزگار اور متقی -
تقوے والا -

ے نبی کے لال کے رتبے سے شاید تو نہیں واقف
یہ اعلیٰ ہے، یہ اتقیٰ ہے، یہ طیّب ہے، یہ طاہر ہے
(س)

اتنی - (ار - روزمرہ) اس قدر - بہت زیادہ -

ے کپڑے سفید پہنے جو قاسم نے، بولی ماں
اتنی بھی سادگی نئے دولھا نہ چاہیے (س)

اتنی بھی - (اردو - ر)
ذرا سی - تھوڑی سی -

ے ہاں سچ ہے کہ اتنی بھی تعلّی روا نہ تھی
مولا یہ کلیجے کے پھپھولوں کی دوا تھی

ا - ٹ

اَٹ جانا - (ار - ر)
بِل جانا - آلودہ ہو جانا -
(دلّی اٹنا، لکھنؤ - بھر جانا)

ے زلفیں وہ تری خاک میں سب اٹ گئیں آقا
ہے ہے تری گردن کی رگیں کٹ گئیں آقا

اٹکنا - (ہ - س) پھنسنا - رکنا -

ے چھاتی میں دمبدم جو دم اس کا اٹکتا تھا
گھبرا کے ننھے ہاتھوں کو دے دے کے پٹکتا تھا

اَٹنا - (ار - روزمرہ)
آلودہ ہونا - بھر جانا - مملو ہو جانا -

ے سب لعل مرے گردِ غریبی سے اٹیں گے
گرمی کے یہ دن بچوں پہ سختی سے کٹیں گے

(غربت بمعنی مسافرت - اور مسافرت کی تکالیف) -

اٹھ اٹھ کے - (ار - ر)
۱- بے چینی کے ساتھ ۲- اڑ اڑ کے -

ے اٹھ اٹھ کے چمک اپنی دکھانے لگے ذرّے
خورشید کے پہلو کو دبانے لگے ذرّے

اٹھ اٹھ کے دیکھنا - (ار - ر)
اشتیاق میں کھڑے ہو ہو کر دیکھنا -
اچک اچک کر دیکھنا -

ے دب دب کے سر جھکا تھا لیے جو یہ فلک
اٹھ اٹھ کے دیکھتے تھے اُسے عرش پر ملک

اٹھ اٹھ کے کہنا - (ار - ع)
۱- میلاد میں صلوات اور سلام کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے - اسکی طرف اشارہ ہے -
۲- (ع) بہت جوش و خروش اور محبت و خلوص میں کھڑا ہو کر پڑھنا -

ے کہتے تھے صلّ علیٰ، عرش پہ اٹھ اٹھ کے ملک
رنگ تھے سب وہ سماں سے تھا سماں تا بہ سمک

اُٹھ جانا - (ار - ر) مر جانا -

ے اُٹھ جائیں زمانے سے جب اس طرح کے غمخوار
پھر خلق میں کچھ زیست کی لذت نہیں زنہار

اٹھ کھڑا ہونا - تعظیم کے لیے با ادب ہو جانا -

ے قدسی سب اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے
طوبیٰ کا سر بھی جھک گیا تسلیم کے لیے

اُٹّھا - (ار) کھڑا ہوا -

ے گھبرایا ہوا خوف سے اٹّھا وہ دل آرام
ظالم نے کہا کون ہو تم بیکس و ناکام

اٹھارہ داغ - (ار) (امام حسین کے بیٹے - بھائی، بھتیجے بھانجے سب اٹھارہ اعزا کربلا میں شہید ہوئے -)

میرے تو اک کلیجے پہ اٹھارہ داغ ہیں
اٹھارہ آفتابوں کا غنچہ زمیں پہ ہے

اٹھ کر نظر کرنا۔ (ار۔ بول چال)

جب کسی شے کو غور و فکر سے دیکھنا ہوتا ہے، اس وقت کھڑے ہو کر اس چیز کو دیکھتے ہیں۔

ع ظاہر ہوئی گردوں پہ سپیدی جو سحر کی
خود شاہ نے مشرق کی طرف اٹھ کے نظر کی

اٹھا بٹھانا۔ (ار۔ ع)

سہارا دے کر اٹھا دینا۔ ہوشیار کر دینا۔
اٹھا کر بٹھا دینا۔

ع ہمارا نام لو، بیٹوں کو گر وہ روتی ہو
اٹھا بٹھاؤ اگر غش میں پاؤ زینب کو (س)

اٹھنا چکنا۔ (ار۔ ع)

کاشت کے لئے دینا۔
دے چکنا۔ صرف میں لا چکنا۔

ع بھلا تردد بیجا سے ان میں کیا حاصل
اٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو (س)

اٹھا دینا۔ (ار۔ ر)

ہٹا دینا۔ الگ کر دینا۔

ع آئے تھے، یاں اترنے کو خاطر امام دہر
ہم نے اٹھا دیا انہیں لیکن بہ جبر و قہر

امام دہر: امام حسینؑ مراد ہیں۔

اٹھا لے اے خدا۔ (دعائیہ فقرہ)

یا اللہ اب تو اس دنیا سے اپنے پاس بلا لے (مرنے کی دعا)

ع سجاد کہتے تھے کہ اٹھا لے اب اے خدا
کیا لطف زندگی ہے جو سر پہ پدر نہ ہو (س)

اٹھا لے اب خدا۔ (دعائیہ فقرہ)

اے خدا موت دیدے۔ اب اپنے پاس بلا لے۔

ع سجاد کہتے تھے کہ اٹھا لے اب اے خدا
کیا لطف زندگی ہے جو سر پہ پدر نہ ہو (س)

اٹھانا۔ (ار)

۱۔ (دعا کے لیے ہاتھ) بلند کرنا۔

ع چڑھنے لگے رہوار پہ جب سبطِ پیمبر
فریاد سوئے کعبہ بہ کی ہاتھ اٹھا کر

۲۔ خیر یاد کہنا۔ گنوانا۔ چھوڑنا۔

ع اُن کے لیے عباس سے بھائی کو گنوایا
اُن کے لیے ہاتھ اکبر و اصغر سے اٹھایا

۳۔ حملہ کرنا۔ لڑنا۔ جنگ کرنا۔

ع اللہ تو ہے میری طرف، فوج ہے گو کم
بے زخم لگے ہاتھ اٹھانے کے نہیں ہم

۴۔ میّت اٹھانا۔

ع پانی تو بھلا منہ میں دم مرگ چواتے
کاندھوں پہ پسر باپ کا لاشہ تو اٹھاتے

اٹھانا۔ (ار)

مارنا۔ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھانا۔

ع بچوں پہ اٹھاتا تھا طمانچہ کوئی بدخو
کھینچتا تھا کوئی لے چلو کھینچے ہوئے گیسو

اٹھانا۔ (ار)

برداشت کرنا۔ سامنا کرنا۔

ع جب چاہ سے نکلے تو اٹھائی یہ تباہی
اور بعد تباہی کے ملی مصر کی شاہی

اٹھائیاں۔ (ہ) اٹھائی ہیں۔ برداشت کی ہیں۔

میر تقی میر اور ان سے پہلے کی زبان ہے۔

ع عالم کے سرکشوں نے شکستیں اٹھائیاں
بدر و احد میں خون کی نہریں بہائیاں

اٹھایا۔ برداشت کیا۔

ع اٹھایا داغ فرزند جواں کا عین پیری میں
شہ دیں نے گلستان ریاضت کا یہ پھل پایا (س)

اٹھ جانا ۔ (ار ۔ مح)

اکھڑ جانا ۔ میدان جنگ چھوڑ دینا ۔

ع تیغیں پکڑ پکڑ کے جو نکلے پئے جہاد
میداں سے اٹھ گئے قدم لشکر عناد

اٹھنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) مرنا ۔ دنیا چھوڑ دینا ۔

ع دستور ہے مرتا ہے پدر، آگے پسر کے
پہلے وہ اٹھے تھا منے والے تھے جو گھر کے

اٹھنا ۔ (ار)

۱۔ برداشت ہونا ۔ سہنا ۔

ع کیونکر یہ دکھ اٹھے چھ مہینے کی جان سے
گرمی ہے یا برستی ہے، آگ آسمان سے

۲۔ ختم ہونا ۔ جاتا رہنا ۔ خلل پڑنا ۔

ع ہم سب کے چین اب۔ تہ افلاک اٹھ گئے
ہے ہے جہاں سے پنجتن پاک اٹھ گئے

۳۔ مرجانا ۔ رحلت کر جانا ۔

ع جب اٹھ گئی تھیں خلق سے مخدومۂ عالم
برپا تھا جنازے پہ علی کے یونہی ماتم

۴۔ یک لخت پیدا ہونا ۔ وجود میں آنا ۔ ظاہر ہونا ۔

ع بھائی کا حال دیکھ کے اٹھا جگر میں درد
لوٹے زمیں پہ گر کے بھری گیسوؤں پہ گرد

۵۔ (استعارہ) ابتدا ہونا ۔ شروعات ہونا ۔

ع : ناگاہ ہوا بدلی، اٹھا جنگ کا بادل

اٹھنا ۔ (ار) زندہ ہونا ۔ لڑنے کے لائق ہونا ۔

ع : مہلت جو دے اجل پھر اٹھ کر نثار ہوں

اٹھو اٹھو ۔ (ار ۔ روزمرہ) ہوشیار ہو جاؤ ۔ کھڑے ہو جاؤ ۔ تیار ہو جاؤ ۔

ع اٹھو اٹھو یہ خواب غفلت کب تک
دیکھو دیکھو اجل کمین گاہ میں ہے (ر)

ا ۔ ث

اثر نہ بخشنا ۔ (ار ۔ ر)

بااثر نہ ہونا ۔ اثر نہ کرنا ۔

ع بخشا نہ اثر میری کسی بات نے تم کو
سنبھلو کہ لیا مرگ مفاجات نے تم کو

اثر ہونا ۔ (ار)

تاثیر ہونا ۔ فطرت ہونا ۔

ع میرے منھ میں وہ محمدؐ کی زباں کا ہے اثر
شجر خشک ۔ یہ بھی تھو کوں تو ہرا ہوتا ہے (س)

ا ۔ ج

اجارہ نہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ حق نہ ہونا ۔

۲۔ قبضہ نہ ہونا ۔

ع علی دیں گے کوثر سے بھر بھر کے جام
کسی کا وہاں کچھ اجارہ نہیں (س)

اجازت ۔ (ار ۔ مونث)

حکم ۔ منظوری ۔ ارشاد ۔ پروانگی ۔ روا رکھنا ۔

ع ہاتف کی صدا آئی کہ اے تابع تقدیر
ہاں اب ہے اجازت کہ دکھا جوہر شمشیر

اجتناب ۔ (ع ۔ مصدر ۔ اسم مذکر)

بچاؤ ۔ پرہیز ۔ بچنا ۔

ع دریا کی سمت رخ بھی نہ کرتے تھے وقت جنگ
پانی سے تشنہ کاموں کو یہ اجتناب تھا (بزم)
(س)

اجاڑ ہونا ۔ (ار) ویران و برباد ہونا ۔

ع غلبہ تھا دیں کا، کفر کی بستی اجاڑ تھی
میدان معرکہ میں عجب مار دھاڑ تھی

اجتناب ۔ (ع ۔ مصدر)
بچنا ۔ پرہیز۔
ع بولا کوئی کہ ہے انہیں بیعت سے اجتناب
مرنے کو راہِ حق میں سمجھتے ہیں وہ ثواب
(فوجِ یزید اور امام حسین)

اجرِ بے حساب ۔ (ف ۔ فقرہ)
لاانتہا بدلہ ۔ ثواب ۔
ع ندائے غیب یہ حُر جری کو آئی تھی
گناہ عفو ہوئے اجرِ بے حساب ملے (س)

اجر رکھنا ۔ نیکی کا ثواب ملنا ۔ ثواب والا کام ۔
نیک کام ۔
ع رکھتا ہے بڑا اجر اسیروں کو چھڑانا
بھوکوں کو طلب کرکے سخی دیتے ہیں کھانا

اجڑا ۔ (اجڑنا مصدر سے اسم مفعول)
برباد ۔ ویران ۔ بے رونق ۔
ع: اجڑا ہوا لوگو نظر آتا ہے مجھے گھر

اجڑا گھر آباد ہونا ۔ (ار ۔ مح)
بہت مدت کے بعد گھر چھوڑ کر جانے کے بعد
واپس آنا ۔ ویران اور سنسان گھر میں چہل
پہل ہونا ۔
ع کہتی تھی فاطمہ صغرا، اگر آئیں بابا
کیسا اجڑا ہوا آباد یہ گھر ہوجائے (س)

اجڑا نظر آنا ۔ (ار ۔ ر)
بے رونق معلوم ہونا ۔ ویران سا معلوم ہونا ۔
ع دالان سے کیا ہوگیا گہوارۂ اصغر
اجڑا ہوا لوگو، نظر آتا ہے مجھے گھر

اجڑا ہوا ۔ برباد ۔ تباہ ۔
ع اجڑے ہوئے جنگل کی ڈرانی وہ صدائیں
تھراتا تھا کوئی، کوئی پڑھتا تھا دعائیں

اجڑ جانا ۔ تباہ ہوجانا ۔ برباد ہوجانا ۔
ع کیوں لالہ صفت داغ ہر اک دل پہ نہ پڑ جائے
اس طرح کا جب پھولا پھلا باغ اجڑ جائے

اُجڑ جانا ۔ تباہ ہوجانا ۔ برباد ہوجانا ۔
ع وہ گھر اجڑ گیا، غارت وہ کارخانہ ہوا
مکیں رہے نہ مکاں، طرفہ کارخانہ ہوا (س)

اجڑ جانا ۔ (ار)
مٹ جانا ۔ برباد ہوجانا ۔ تباہ ہوجانا ۔
ع کیوں لالہ صفت داغ نہ ہر دل پہ پڑ جائے
اس طرح کا جب پھولا پھلا باغ اجڑ جائے

اجڑنا ۔ (ہ ۔ فعل)
سنسان ہونا ۔ ویران ہونا ۔
ع اجڑے ہوئے جنگل کی ڈرانی وہ صدائیں
تھراتا تھا کوئی، کوئی پڑھتا تھا دعائیں

اجڑی گود ۔ (ار)
جس کا بیٹا مرگیا ہو، اس کی گود، اجڑی گود کہلاتی
ہے ۔
ع: اماں کی اجڑی گود کے پالے کدھر ہے تو

اجل ۔ (ع) قضا ۔ موت ۔ تقدیر ۔ وقت ۔
ع مہلت جو اجل دے تو غنیمت اسے جانو
آمادہ ہو رونے پہ سعادت اسے جانو

اجل پیچھے پڑنا ۔ (ار ۔ مح)
موت دامنگیر رہنا ۔ موت کا ساتھ ساتھ رہنا ۔
ہر وقت موت کا سامنا رہنا ۔
ع سر کیوں نہ روزِ عقد کا دیوے وہ بنا
اس طرح جب غریب کے پیچھے اجل پڑے (س)

اجل سوار ہونا ۔ (ار ۔ مح)
موت تیار ہونا ۔ موت کا وقت آجانا ۔
ع: از خیرہ سر اجل تری گردن پہ ہے سوار

اجل سے ہم آغوش ۔ (ار ۔ مح) استعارہ

موت سے ہم کنار ہونا ۔

مرنا ۔ شہید ہونا ۔

ع : ہونا ہے تمھیں آج، ہم آغوش اجل سے

اجل سے دوچار ہونا ۔ (ار ۔ مح)

موت کے مقابلے پر جانا ۔

ع : آفت بپا ہے، کون اجل سے دوچار ہو

اجل کا چھین لینا ۔ (ار ۔ مح)

موت کا ایک دوسرے کو الگ الگ کر دینا ۔

ے دریا پہ فوج شام نے مارا دلیر کو
زینب، اجل نے چھین لیا میرے شیر کو

اجل کا رستہ بند نہیں ہوتا ۔ (ار ۔ فقرہ)

موت ہر وقت آسکتی ہے ۔

ے رستہ نہ اجل کا ہے کہ ہوتا ہی نہیں بند
کوچ آج پدر کا ہے، تو کل جائے گا فرزند

(موت کی یاد)

اجل کا گھیرنا ۔ (ار ۔ مح)

موت کا سر پر آنا ۔

موت آنا ہے لہٰذا کسی طرف بھاگ نہیں سکتا ۔

ے شمشیر گلے پہ چھری پھیرے ہوئے ہے
بھاگے تو کدھر جائے، اجل گھیرے ہوئے ہے

اجل کا مہلت دینا ۔

موت کا ٹل جانا ۔ موت کا کچھ فرصت دیدینا ۔

ے مہلت جو اجل دے تو غنیمت اُسے جانو
آمادہ ہو رونے پہ، سعادت اُسے جانو

اجل کھا جانا ۔ (ار ۔ مح)

موت آجانا ۔

ے دیکھو تو، کس کے سینے میں برچھی کا ہے یہ پھل
اٹھارھویں برس میں کسے کھا گئی ہے اجل (ابن سعد)

اجل کی جھولی ۔ (اضافت توصیفی)

(گل تر ۔ گلزار ۔ خزاں ۔ میں مراعاۃ النظیر اور ایہام تناسب ہے)

موت کے دامن میں ۔ موت کے پاس (صرف مرنا مراد ہے)

ے صرف خزاں ہوا تھا جو گلزار فاطمہ
جھولی میں تھے اجل کی گلِ تر بھرے ہوئے (س)

اجل کے ہاتھ ۔ (صفت مرکب توصیفی)

موت ۔ اجل ۔

ے بانو کہتی تھی کہ ہاتھوں سے اجل کے ہے ہے
نہ تو اکبر ہی بچے اور نہ اصغر چھوٹے (س)

اجل کی گود میں چلا جانا ۔ (ار ۔ فقرہ)

(مراد) مر جانا ۔

ے تم تو کسی کی گود میں اصغر نہ جاتے تھے
کیونکر اجل کی گود میں بیٹا چلے گئے (س)

اجل گلے کا ہار ہونا ۔ موت سامنے کھڑی ہونا ۔

موت کا یقینی آنے کا خیال ہونا ۔

ے دولھا نے عرض کی کہ اجل ہے گلے کا ہار
سہرے پہ مرنے والوں کے سہرا نہ چاہیے (س)

اجل نہ ٹلنا ۔ (ار ۔ ر)

موت ناگزیر ہونا ۔ موت ضرور بضرور آنا ۔

ے معلوم ہے مجھکو نہ اجل آج ٹلے گی
اللہ کے سجدے میں چھری مجھ پہ چلے گی

(امام حسین اور زعفر جن)

اجل ہنستی ہوئی پیچھے چلنا ۔

موت کا مسکراتے ہوئے ساتھ ساتھ جانا ۔

(مرنے کے لیے جانا)

ے نکلا یہ بات سنتے ہی اُن میں سے ایک یل
پیچھے چلی شریر کے ہنستی ہوئی اجل

اُجلا ہونا ۔ گناہ دھلنا ۔ ظاہری صفائی ہونا ۔

ہ شدت و شو سے گو ہوا اُجلا رذیل
جامۂ اصلی میں دھبا رہ گیا

اجلال ۔ (ع ۔ مصدر ۔ اسم مذکر)
بزرگی ۔ عظمت ۔

ہ اے ماہ معظم ترے اقبال کے صدقے
شوکت کے خدا عظمت و اجلال کے صدقے
(اقبال ۔ اجلال ۔ عظمت)

اجلال ۔ (ع ۔ مصدر)
رعب و دبدبہ ۔ بزرگی ۔ شان و شوکت ۔

ع : صولت یہی ، شوکت یہی ، اجلال یہی ہے (بیٹیا)

اجم ۔ (ع ۔ اجمہ کی جمع)
درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ ۔

ہ اس شان سے لشکر پہ امام اُلامم آئے
جیسے صفِ آہو پہ ہزبر اجم آئے

ا ۔ چ

اُچانک ۔ یک لخت گھوڑے کا کودنا ۔

ع : گھوڑے کی اُچانک تھی کہ جھمکڑا تھا پری کا

اچنبھا ۔ (اچمبھا) (ہ)
حیرت ۔ تعجب ۔ حیرانی ۔

ع : گر موت آگئی تو اچمبھا نہ چاہیے (س)

اچھا ۔ (ار) تم اطمینان رکھو ۔ اگر یہی بات ہے تو مناسب ہے ۔

ہ بھوڑوں کو اگر قتل کیا ہم نے "تو پھر کہا"
جب آئینگی فوجیں تو سمجھ لیویں گے اچھا

اچھا ۔ (ار ۔ کلمہ) مجبوراً ہاں کہہ دینا ۔
خیر ۔ بادلِ ناخواستہ منظور کر لینا ۔

ہ عباس کا منہ دیکھ کے شہ بولے ، کہ اچھا
جلتی ہوئی ریتی ہی پہ خیمہ کرد برپا

اچھا ۔ بہت خوب ۔ بہتر ۔ مناسب ہے

ہ صغرا نے شاہِ دیں کو لکھا خط تو بھیجے
گر چاہتے نہیں ہمیں اچھا نہ چاہیے (س)

اچھا ۔ (ار) خیر ۔ جو چاہو ۔

ع : بھر کر نفس سرد کہا آپ نے اچھا

اچھا ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
خوب ہونا ۔ بہتر ہونا ۔

ہ لوٹ لو رانڈوں کو اور قتل کر اس کو بھی
خیمۂ شاہ بھی جل جائے تو اچھا ہوے (س)

اچھل پڑنا ۔ (ہ + ار ۔ ر)
خوش ہو جانا ۔ اچنبھے میں آجانا ۔

ہ ایسا سلام نظم کیا تو نے اے انیسؔ
جو اہلِ فہم اس کو سُنے اور اچھل پڑے (س)

اچھوں کو اچھوں کا قرب ملنا ۔ (ار ۔ بول چال)
نیکوں کو نیک ہی لوگوں کی صحبت میسر ہوتی ہے ۔

ہ جو اچھے ہیں ، انھیں ملتا ہے مر کر قرب اچھوں کا
قریبِ قبرِ سرور تربتِ ابنِ مظاہر ہے (س)

اچھے ۔ (ار ۔ کلمہ)
مناسب ۔ بہتر ۔

ہ اچھے نظر آتے نہیں سامان سفر کے
تو ساتھ ہی رہنا مرے مظلوم پسر کے

ا ۔ ح

احتشام ۔ (ع ۔ اسم مذکر) خدم و حشم ۔

ع : قربان احتشام علم دارِ نامور

اِحتضار ۔ (ع ۔ مصدر)
عالمِ نزع ۔ موت کا وقت ۔

ہ آسان کر ان غریبوں پہ سختی احتضار
سوئیں لحد میں جب ، تو نہ ہو مضطر فشار

احتیاج ۔ (ع) حاجت ۔ ضرورت ۔
ں دریا یہ اُن کو لائے تو پانی کی احتیاج
عباس نامدار کے کانٹوں کا ہاتھ آج
(فوج یزید کے عزائم)

احتیاج کیا (ار) ضرورت نہیں ۔ حاجت نہیں ۔
ع : بس ہے مجھے یہ طفل، مری احتیاج کیا

احد ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
خیبر: ع اسم مذکر دیکھیے تلمیحات
خندق: ع اسم مذکر
بدر : ع اسم مذکر
ع: چمکی احد میں خیبر و خندق میں بدر میں

احدی ۔ اللہ سے تعلق رکھنے والے ۔ الوہی ۔
ع ۔ بچپن سے یہ مقبول جناب احدی ہیں

احرار ہوا ۔ (ع ۔ ع ۔ مرکب)
ہوا میں اڑنے والے آزاد جانور ۔
ں جنّات ہوں، احرار ہوا ہوں کہ دد و دام
دم بھرتے ہیں مولا کی غلامی کا سحر و شام

احرام باندھنا ۔ (دیکھیے، ج ۱ ۔ ص)
ع : احرام تلک باندھ کے محروم چلا ہوں

احرام کھولنا ۔ (ار ۔ ر) ارادہ بدل دینا ۔
ں اعدائے گزرنے نہ دیے حج کے بھی ایام
کھولا پسر فاطمہ نے باندھ کے احرام

احسنت (ع ۔ کلمہ مجابیہ) شاباش مرحبا ۔ آفریں ۔
ں افلاک سے گزر گئی سادنت کی صدا
آئی خدا کے عرش سے احسنت کی صدا

احفاد ۔ (ع)
بیٹے ۔ پوتے ۔ نواسے ۔ نوکر چاکر ۔ غلام ۔
ں اکثر ترے بندے ہیں کہ جن کے نہیں اولاد
نہ فاتحہ خواں کوئی نہ فرزند نہ احفاد

احکام ۔ (ع ۔ واحد مستعمل)
حکم ۔ فرمان ۔
ں احکام میں حاکم کے خلل آنے نہ پائے
ناکے سے کوئی چھپ کے نکل جانے نہ پائے

احمد کا یادگار ۔ (ار)
یادگار رسول اسلام (امام حسین مراد ہیں)
ع : اس دشت کہن میں تیہ ہے احمد کا یادگار

احمد مختار ۔ (آں حضرت صلعم)
ع : اک خانۂ حق، ایک در احمد مختار

احوال ۔ (ار ۔ جمع اور واحد دونوں میں مستعمل)
حال ۔ حالت ۔
ں گل سے تلووں کا یہ عابد کے ہوا تھا احوال
کون سا چھالا تھا وہ جس میں کہ رد خار نہ تھے (س)

احوال ۔ (ع ۔ جمع) مجبوریاں ۔ لاچاری ۔
ں کہا حضرت نے حُر سے تیسرا فاقہ ہے بچوں پر
مرے احوال سے رزاق عالم خوب ماہر ہے

احوال گو مگو ہونا ۔ (ار ۔ ع)
کشمکش ۔ پیچ کی کیفیت ہونا ۔
ں ہے کون جو رنج مرگ سہنے کا نہیں
احوال یہ گو مگو ہے، کہنے کا نہیں (ر)

ا ۔ خ

اختر ۔ (استعارہ) ستارے
(آنحضرت صلعم کے دندانہائے مبارک مراد ہیں)
ں مسکرانے میں جو دندان پیمبر کھل گئے
صاف گویا عرش نورانی کے اختر کھل گئے (س)

اختر اقبال ۔ (استعارہ) رعب و دبدبہ کا نشان ۔
(پیشانی پر سجدے کے نشان کو اختر سے استعارہ کیا ہے)
ں روشن ہے جبیں، آئینۂ مہر کی تمثال (سراپا امام حسین)
ہے سجدۂ خالق کا نشاں اختر اقبال

اختر بھرے ہونا۔ (تشبیہ اور استعارہ)
ستاروں کا ہجوم ہونا۔
ستارے کا وجود ہونا۔
رات کو تارے چمکنا۔ تارے ہونا۔
ع یوں جلوہ گر تھے ظلمت زنداں میں اہل بیت
دامانِ شب میں جیسے ہوں تارے بھرے ہوئے (س)
(دامانِ شب میں صنعت توصیفی ہے)

اختر تابندہ۔ (ف۔ ترکیب)
حسین ستارے۔ تابدار ستارے۔
ع جن کے تنوں میں جان نہ تھی، زندہ ہو گئے
ذرّے زمیں پہ اخترِ تابندہ ہو گئے

اختر خورشید لقا (استعارہ)
وہ ستارہ جو خورشید کے مثل تھا۔
مراد بیٹا۔
ع: کیا اختر خورشید لقا ماہ سے چھوٹا
(اختر۔ خورشید، ماہ میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے)

اختران صبح۔ (ف)
صبح کے تارے۔ جھلملاتے تارے۔
ع ہونے لگے افق سے ہویدا نشان صبح
گردوں سے کوچ کرنے لگے اختران صبح

اختیار۔ قدرت۔ امکان۔
ع بندوں کا اختیار ہے کیا جو رضائے رب
دونوں یتیم بھی نہ بچے اسکے ہے غضب

اخی۔ (ع۔ اسم مذکر) میرا بھائی۔
ع چلائے محمد کہ میں بسمل ہوا بھائی
اے وائے اخی کیا یہ خبر مجھ کو سنائی

ا۔ د

اداسی ہونا (ار۔ ع) بے رونقی ہونا۔ مایوسی چھانا۔
ع لشکر پہ اداسی تھی غریب الغربا کے
سب روتے تھے رونے پہ امام دوسرا کے

ادا ہونا۔ (ار)
ضروری کام ہو جانا۔ فرض پورا ہونا۔ کرنا۔
ع حوصلہ تھا یہ حسین ابن علی کا ورنہ
سجدہ خنجر کے تلے کس سے ادا ہوتا ہے (س)

ادا ہونا۔ مستحق کو اس کا حق دینا۔
ع وہ دن ہو کہ ہم حق غلامی سے ادا ہوں
تم بھی یہ دعا مانگو کہ ہم شہ پہ فدا ہوں

ادب کرنا۔ (روزمرہ)
تہذیب سے پیش آنا۔
ع اکبر کا ادب کیوں نہ کروں کہتے تھے عباس
فرزند بھی آقا کا ہے، آقا کے برابر

ادب واجب ہونا۔ (ار۔ بول چال)
تہذیب سے پیش آنا۔ بزرگی مسلّم ہونا۔
باادب رہنا۔
ع سیدانی ہے، واجب بخدا اس کا ادب ہے
سر ننگے کسی نے اسے دیکھا تو غضب ہے

ادبار کا کھٹکا ہونا۔ (ار۔ نقرہ)
عذاب اور قہر الٰہی کا ڈر ہونا۔
ع ادبار کا کھٹکا حشم و جاہ میں ہے
جاگو جاگو کہ خوف اس راہ میں ہے (ر)

ادنیٰ اعلیٰ۔ (صنعت تضاد)
چھوٹا۔ بڑا۔ کم رتبہ۔ عالی مرتبہ۔
ع دیر اس کے کرم کی ہے انیس جگر افگار
ادنیٰ بھی ہو جاتا ہے اعلا کے برابر

اُدھر۔ ایک طرف۔ دوسری جانب۔
ع تھیں فاطمہ بے چین اُدھر درد شکم سے
منہ فق تھا اور آنسو تھے دیدۂ نم سے

اِدھر آنا اُدھر آنا۔ (ار۔ ر) چاروں طرف چکر لگانا۔
ع: یوں غیظ و غضب میں اِدھر آئے اُدھر آئے

اُدھر سے نہ نکلنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

اُس طرف سے راستہ بھی نہ چلنا ۔ گزر تک نہ کرنا ۔

(محاورہ) اس طرف مڑ کر بھی نہ دیکھنا ۔

ہ پہلے جو فساد، آہ، ادھر سے نہ نکلنا
مر کر بھی میں اللہ کے گھر سے نہ نکلنا

ا ۔ ذ

اِذَا زُلزِلَتِ الارض ۔ (آیۃ قرآنی)

(سورہ قرآنی، دیکھیے، تلمیح)

ہ ہستی ہو نہ پستی، نہ مکیں ہوں نہ مکاں ہوں
آثارِ "اذا زلزلت الارض" عیاں ہوں ۔

اذان و اقامت ۔

بچے کی پیدائش کے بعد، اول اس کو نہلاتے ہیں
اس کے بعد ایک کان میں اذان دوسرے میں
اقامت کہی جاتی ہے ۔

ہ جوش آیا تھا رونے کا مگر تھام کے رقت
اس کان میں فرمائی اذاں اُس میں اقامت

اذنِ جنگ (ار ۔ مرکب)

لڑائی کی اجازت ۔

ہ شہ کے رفیق کہتے تھے، پائیں جو اذنِ جنگ
اپنا ہم سمجھتے ہیں جی کے زیاں تک

اذیت اٹھانا ۔ (ار ۔ ر)

تکلیف سہنا ۔ صدمات برداشت کرنا ۔

میں یہ نہیں کہتا کہ اذیت نہ اٹھائیں
یا اہلِ ستم آگ سے خیمے نہ جلائیں

اذیت کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)

تکالیف برداشت کرنا ۔ مصائب جھیلنا ۔

ہ زمیندار سیراب ہیں کربلا کے
اذیت امامِ زماں کھینچتے ہیں (س)

ا ۔ ر

ارادے سے خبر دینا ۔ (ار)

مولا، اشارہ، امام حسین کی طرف ۔

اب کیا چاہتا ہے ۔ کیا ارادے ہیں ۔

ہ مولا نے کہا، اپنے ارادے سے خبر دے
آنکھوں سے اٹھا نشۂ پندار کے پردے

(پہلوان مخالف سے مخاطب)

اربابِ تواریخ ۔ (ف ۔ مرکب)

صاحبانِ تاریخ ۔ مورخین ۔

ع : لکھا ہے کہ اربابِ تواریخ نے اکثر

اربابِ ہمم ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

شجاعت میں مشہور ۔ انتہائی بہادر ۔
بڑی بڑی ہستیاں ۔

ع : تحقیق ہے کہ اربابِ ہمم تھم نہیں سکتے

اربابِ یقیں ۔ (تصوف) معرفت پر فائز ۔
وجودِ الٰہی پر یقین کامل رکھنے والا ۔

ہ کیا خوب جماعت ہے یہ اربابِ یقیں کی
افلاک کی زینت ہے تو رونق ہے زمیں کی (نماز)

ارتفاع ۔ (ع) بلند ۔ بلندی ۔ افکار کی بلندی ۔

ہ پایا مرا رفیع ہے، عرش ارتفاع ہوں
کرار ہوں ۔ سخی ہوں، ولی ہوں شجاع ہوں (رجز)

ارث (ع) وراثت ۔

ہ فاقہ تو ارث ہے ہمیں اس کا گلا نہیں
گزرے ہیں تین روز کہ پانی ملا نہیں

اَرجمند ۔ (ف)

بڑے رتبہ والے ۔ صاحب رتبہ ۔ معزز

ہ مصروف حق کی یاد میں سب ارجمند تھے
قد قامت الصلوٰۃ کے نعرے بلند تھے

اُردو۔ لشکر۔ فوج۔

ع : اُردو میں جنس غم کے سوا جنس ہے گراں

ارزاق۔ (ع) رزق کی جمع۔

خوراک۔ غذائیں۔ اَرزقے

ے حکمِ خدا سے قاسمِ ارزاقِ خلق ہیں
سب ہاتھ دیکھتے ہیں مرے دستگیر ہیں (س)

ارزق۔ (ع۔ اسم معروفہ۔ مذکر۔)

فوجِ یزیدی کا زبردست پہلوان جو امام حسینؑ کے بھتیجے قاسم سے میدان میں لڑنے آیا اور مارا گیا۔

ے چلتی تلوار تھی اور دل میں یہ کہتے قاسم
زیں سے ارزق کو اٹھالوں جو کمر ہاتھ لگے (س)

ارزاں ہونا۔ کلام کے متعلق میر انیسؔ نے اشارہ کیا ہے۔ میں بہت کچھ نظم کرتا ہوں۔ لیکن سمجھنے والے بہت کم ہیں۔

ے قدر رزاں کم ہے، بہت اہلِ کمال
جنس ارزاں ہے خریدار نہیں (س)

ارژنگ۔ دیکھیے، تلمیح۔

ع : نقشِ ارژنگ کو کاذاک لکیریں سمجھے

ارشاد ہونا۔ (ار۔ بول چال)

حکم ہونا۔ کہنا۔

ے تیاری ہے لڑائی کی اُدھر فوجِ ستم کو
ارشاد جسے ہو، وہ بڑھے لیکے عَلَم کو

اَرض۔ (ع) زمین۔

ے سب ارضِ پاک غیرتِ باغِ جناں ہوئی
ایسا مکیں ملا کہ رفیع المکاں ہوئی

اَرغواں۔ (ف)

سُرخ پھول۔

ے پسینہ نہیں پونچھتے رخ سے حضرت
گلاب گل ارغواں کھینچتے ہیں (س)

ارمان بھرے ہونا۔ (ار۔ مح)

جس کے دل میں زندگی کی حسرتیں مچل رہی ہوں۔ (کوئی حسرت نہ نکلی ہو)

ے ہے ہے مرے ارمان بھرے پیاس کے مارے
ہے ہے مری پیری کے عصا، آنکھوں کے تارے

ارماں رہ جانا۔ (ار۔ مح)

دل کی حسرت دل میں رہ جانا۔

ے سہرا نہ دیکھا بانو نے اکبر کے بیاہ کا
ارمان یہ رہ گیا دلِ پُراضطراب میں (س)

ارماں نکلنا۔ (ار۔ مح) منّت پوری ہونا۔

ے اترے سرِ تن سے تو بولی کہ یہ پروان چڑھے
شکر ہے آج مرے دل کے سب ارماں نکلے (س)

ارمان نکلنا۔ (ار۔ مح)

حسرت پوری ہونا۔ تمنّا پوری ہونا۔
دل کی بھڑاس نکلنا۔

ے مجرئی تب دلِ غمدیدہ کا ارماں نکلے
روضۂ شاہ پہ جب تن سے مری جاں نکلے (س)

ا۔ ڑ

اُڑانا۔ (ار) اس طرح کاٹنا یا چھینا کہ کٹا یا چھلا ہوا حصہ دور جا گرے یا ہوا میں اڑ جائے۔

ے ہر ڈھال کے پھولوں کو اڑاتا تھا پھل اس کا
تھا لشکرِ باغی میں ازل سے عمل اس کا

اڑنا۔ (ار) کٹ جانا۔ کٹ کر دور جا گرنا۔

ے انبار تھے لاشوں کے اِدھر ڈھیر اُدھر ڈھیر
ہاتھ اڑ گئے پہنچوں سے زبردست ہوئے زیر

اڑ جانا۔ (ار) دور جا گرنا۔

ے چہرے سے جھلم کھل گئی زنجیر کمر سے
برسی تو زرہ گر گئی خود اڑ گیا سر سے (تلوار)

اڑنا۔ رکنا۔ ٹھہرنا۔ اٹکنا۔

ع: بکتر میں نہ الجھی، نہ چہلتہ میں اڑی تیغ

اڑھانا۔ (ہ۔ مص)

ڈھکنا۔ ڈالنا۔

ہ بانو کہتی تھی کہ لاشے پہ اڑھاؤں خر کے
ہاتھوں سے ظالموں کے گر مری چادر چھوٹے

ا۔ ز

ازبس۔ (ف کلمہ) بہت۔ بے انتہا۔

ہ ازبس متحمل نہ تھے گرمی کے تعب کے
سونلا گئے تھے رنگ جوانان عرب کے

ازبسکہ۔ (ف۔ کلمہ)

بہرحال۔ چنانچہ۔ چونکہ۔

ہ ازبسکہ نسل فاطمہ سے تھا انھیں عناد
بس مستعد وہ ہو گئے سب بر سر فساد

ازرق۔ (اَز۔ رَق) (ع)

کرنجا۔ نیلا۔ نیلی آنکھ والا۔ نیلگوں۔

فرہنگ آصفیہ، نور اللغات اور امیر اللغات نے ازرق (بہ را) لکھا ہے۔ جو غلط ہے۔ صاحب غیاث نے ازرق (بہ زا) ہی لکھا ہے۔ جس کے معنی نیلگوں نیلی آنکھوں والا۔ مجازاً "بے مروت"

ازلی۔ (ع۔ ار)

ہمیشگی۔ دیرینہ

ہ بھرتا ہوا دم عشق امام ازلی کے
داخل ہوا لشکر میں حسین ابن علی کے

اَزہَر۔ (ع)

روشن۔ کلی۔

ع: طالع سر خورشید پہ ہے زہرۂ ازہر

ا۔ ژ

اِژمانِ حرارت۔ (ف)

پرانا بخار۔ دیرینہ بخار۔

ہ کیا نرگسی آنکھوں سے نقاہت ہے نمودار
سب زرد ہیں اژمان حرارت سے تن زار

ا۔ س

اُس۔ (ار) اسم اشارہ غائب لبعید۔

ہ جو فاطمہ کے دودھ کی دھاروں سے ہے پلا
چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں گا اس شاہ کا گلا

اس آن۔ (عو۔ ار۔ ر) ایسے مصیبت و آفت کے وقت۔

ہ لاکھوں میں کہاں جاتے ہو اس آن اکیلے
وہ کہتا تھا ہیں میرے چچا جان اکیلے

اسباب۔ (ف۔ اردو میں مستعمل)

ضرورت کا سامان۔ اثاثہ۔

ہ سر پہ ردا نہ ہو گی کہ بھائی کو دے کفن
خیمے جلا کے لوٹیں گے اسباب پنجتن

اس پردے میں۔ (ار۔ ر) اس بہانے سے۔

ہ سمجھی میں یہ حضرت سے خفا ہو کے ہیں آئے
"اس پردے میں پیغام جدائی بھی ہیں لائے" (مادر علی اکبر)

استادِ ازل۔ (باضافت)

کنایتہً: خداوند عالم۔ خلاق عالم و عالمیان۔

ہ سکھلایا کسی نے نہ انھیں علم و ادب تھا
استاد ازل نے انھیں بتلا دیا سب تھا

استخارہ نہیں۔ (ار۔ بول چال)

۱۔ استخارہ کی ضرورت نہ ہونا۔ ۲۔ پس و پیش نہ ہونا۔

ہ چلو کربلا بے تردد انیس
پئے کار خیر استخارہ نہیں (دس)

استغاثہ - (ع) فریاد کرنا۔ امداد کے لیے بلانا۔
ع سنتے ہی استغاثۂ داماد کی صدا
دوڑے حسین جانب مقتل برہنہ پا

استغنا - (ع - اسم مذکر)
بے نیازی۔ لاپروائی۔ صبر۔ دست سوال دراز کرنا۔
ع صورت آئینہ استغنا کے جوہر کھل گئے
ایک درہم پہ ہوا گر بند، سو در کھل گئے (س)

استقبال - (ع - اسم مذکر)
خوش آمدید کہنا۔
کسی کو لانے کے لیے پیش قدمی کرنا۔
ع جب بڑھے شہ بہر استقبال حُر
غُل تھا، صدقے سیّد ذیجاہ پر (س)

اس جانے سے مرجانا بہتر ہے (ار - بول چال)
قید ہو کر یا پابند ہو کر جانے سے مرجانا اچھا۔
ع حُر سے یہ سخن سنتے ہی برہم ہوئے سرور
فرمایا کہ اس جانے سے مرجانا ہے بہتر

اس درجہ - (ار - روزمرہ)
اس قدر۔ اتنا زیادہ۔
بہت زیادہ۔ انتہا سے زائد۔
ع کانٹے ہر ایک گل کے دہن میں ہیں پڑ گئے
اس درجہ باغ فاطمہ میں قحط آب ہے (س)
مصرع اول کا محاورہ "گُل کے دہن میں کانٹے پڑجانا"
نیا محاورہ ہے۔

اِس دم - (ار) اِس وقت۔
ع ماں کہتی تھی مختار ہیں بی بی شہ عالم
میرے تو کلیجے پہ چھری پھرتی ہے اس دم

اس طرح کا - (ار) ایسا۔ اس قسم کا۔
ع صحت میں گوارہ ہے جو تکلیف گزر جائے
اس طرح کا بیمار نہ مرتا ہو تو مرجائے

اسفل - (ع - صفت)
(سفلہ کا صیغۂ افعل التفضیل)
انتہائی کمینہ۔ انتہائی ذلیل۔
ع ہر اک کے واسطے ہے ترقی بقدر حال
اسفل کو فکر منصب اعلیٰ نہ چاہیے (س)

اسلام کا پاس ہونا - (ار، ع)
اسلام - دین اور اصول اسلام کا ملحوظ نہ رکھنا۔
ع ہزاروں ہل کے لڑنے آئے ہو بیکس سے یہاں سے
نہ کچھ اسلام کا ہے پاس نہ ایماں کی خاطر ہے (س)

اسما - (ع) اسم کی جمع۔ نام
ع تشنہ و بیکس و مظلوم و غریب و مضطر
قتل کے بعد یہ مشہور ہیں اسمائے حسین

اس میں -
اس کے سبب۔ اس کی وجہ سے۔
ع حُر یہ کہتا تھا کروں گا مدد سبط رسول
اس میں فرزند جدا ہو کہ برادر چھوٹے (س)

اسوار - (ف) سوار کی جمع۔
واحد میں بھی مستعمل ہے۔
ع: عجب اسوار تھے بے مثل، عجب تازی تھے

اسی گھر - یہی لوگ۔ یہی ذاتیں۔
ع احرار ہوا بھی ہوئے آزاد اسی گھر سے
آہو کے بھی آنکھوں پہ ہوا صاد اسی گھر سے

اسے - (ضمیر غائب)
اس بات کو۔ اس واقعہ کو۔
ع جو زندے پھرتے ہیں قبروں پہ کہتے ہیں مردے
کہ ہم بھی پھرتے تھے یونہی، اسے زمانہ ہوا (س)

اسیر - (ع - اسم مذکر) قیدی۔
ع اسیروں کو دکھلا کے خونی پکارا
یہ کنبہ علی کا اسیر محن ہے (س)

اسیرِ محن ۔ ۱۔ رنج و تکلیف کی قید۔
۲۔ تکالیف میں قید۔

ے ۱۔ نہیں رنج کچھ اپنی عریاں تنی کا
یہ غم ہے کہ زینب اسیرِ محن ہے

ے ۲۔ اسیروں کو دکھلا کے خونی پکارا
یہ کنبہ علی کا اسیرِ محن ہے (س)

اش

اشارہ ۔ حکم۔ منشاء ایزدی۔

ے عاشق کو نہیں دوریِ معشوق گوارا
سر جلد کٹاؤ یہ ہے خالق کا اشارا

اشارہ بجا ہونا ۔ (ار۔ بول چال)
خیال درست ہونا۔

ے کی عرض یہ حُر نے کہ بجا ہے یہ اشارا
مولا، مگر آفت سے مناسب ہے کنارا

اشارہ کرنا ۔ ارادہ کرنا۔ حکم دینا۔

ے ہم قتلِ عدو کا بھی اشارہ نہیں کرتے
کافر ہیں وہ، جو پاس ہمارا نہیں کرتے (مکالمہ)

اشارے سے بلا لینا ۔ (ار)
چپکے سے آنے کا اشارہ کرنا۔

ے روتی تھی جو پردے کے قریب زینبِ دلگیر
فضہ سے یہ کہنے لگی وہ صاحبِ توقیر
دونوں کو اشارے سے بلا لے کسی تدبیر
(تعزیہ علم)

اشارے کرنا ۔ (ار)
اپنی طرف بلانا۔

ے حُر وقتِ نزع کہتا تھا، مولا ترے نثار
حوریں اشارے کرتی ہیں ساغر لیے ہوئے
(س)

اشتباہ ہونا ۔ (ار)
شبہ ہونا۔ خیال ہونا۔ تصور ہونا۔
(نعت سرورِ کائنات صلعم)

ے اوڑھے سیاہ عبا جو وہ عالم پناہ تھا
کعبے کا صاف حاجیوں کو اشتباہ تھا
(عبا۔ دیکھیے، تصویر)

اشجار پھولنا ۔ (ار۔ مج)
درختوں پر بہار آنا۔ بہار پھولنا۔
درخت سرسبز ہو جانا۔

ع : اشجار خزاں دیدہ بھی اب تک نہیں پھولے
(راقم الحروف کے خیال میں یہ محاورہ کسی شاعر نے نظم نہیں کیا۔) میر انیس کا ذاتی محاورہ ہے۔ عموماً بہار پھولنا۔ محاورہ لکھتے اور بولتے ہیں۔

اشراف ۔ (ار۔ روزمرہ) شرفا۔
شریف خاندان والے۔ شرفائے شہر۔

ے اشراف ہیں جتنے، وہ نکلتے نہیں گھر سے
دروازے نہیں کھلتے لٹ جانے کے ڈر سے

اشراف ۔ (ع) بہادر۔ جانباز۔

ے اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے
شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی شان ہے (تلوار)

اشک ۔ (ا۔ رک۔ ج لا) آنسو۔

ے کہتے ہیں جمع کر کے ملک اشک مومنیں
شیشے میں رکھتے جاؤ یہ گوہر جدا جدا (س)

اشکبار ہونا ۔ (ار۔ مج)
آنسو بہانا۔

ے ۱۔ ہے زلزلہ زمیں کو گہن میں ہے آفتاب
بارش ہے خوں کی چشمِ فلک اشکبار ہے

ے ۲۔ اب آگئے گریباں سے نہیں جگر فگار
یہ دن وہ ہے کہ سارا جہاں اشکبار ہے (س)

اشکباری ۔ (ف) آنسو بہانا ۔

؎ مومنو! یہ مقام زاری ہے
رو دو اب وقت اشکباری ہے

اشک برسانا ۔ (ا ر ۔ ع) رونا ۔ انتہائی رونا ۔

؎ رنگ اڑ گیا رخساروں سے تھرانے لگے شاہ
اشک آنکھوں سے برسا کے کہا صبر حسنہ اللہ

اشک برسنا ۔ (ا ر ۔ ع)

زار و قطار رونا ۔ آنسوؤں کا بے انتہا بہنا ۔

۱۔ سحاب اور بجلی میں صنعت تضاد ہے
۲۔ آہ کرنا، بجلی چمکنے کا استعارہ ہے
۳۔ سحاب سے آنسو کا استعارہ کیا ہے ۔

؎ غم حسین میں جب آہ کی تو برسے اشک
ادھر چمک گئی بجلی، ادھر سحاب آیا (س)

اشک بھر لانا ۔ (ا ر ۔ ع)

آنکھوں میں آنسو آنا ۔ رونہاسا ہو جانا ۔

ع: یہ کیا ہے، جو اشک آنکھوں میں بھر لاتے ہیں مولا

اشک بھرنا (ا ر ۔ ع) آنسو ڈبڈبانا ۔

ع: فرماتے تھے اشک آنکھوں میں بھر کر شہ عالم

اشک بھرے ہونا ۔ (ا ر ۔ فقرہ)

آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہونا ۔ (بھرے ہونا ۔)

؎ چشموں میں اشک ہیں سراسر بھرے ہوئے
دامن میں مجرئی کے ہیں گوہر بھرے ہوئے (س)

اشک ڈھل پڑنا ۔ (ا ر ۔ ع)

بے اختیار آنسو نکل آنا ۔

؎ کب بزم غم میں شہ کے سلامی کو کل پڑے
جب تک نہ آہ سرد کے ساتھ اشک ڈھل پڑے (س)

اشک ڈھلنا ۔ (ا ر ۔ ع) آنسو گرنا ۔ بے اختیار آنسو گرنا ۔

؎ کٹ جاتے ہیں خود رنگ بدلنے والے
کب تھمتے ہیں، جو اشک ہیں ڈھلنے والے (ر)

اشک تھمنا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ)

آنسو رکنا ۔ آنسو خشک ہونا ۔

؎ شہ کہتے تھے عباس سا مہرو نہ رہا
کیا اشک تھمیں کہ دل پہ قابو نہ رہا (ر)

اشک شور ۔ (ف ۔ مرکب) زہریلے آنسو

؎ وہ اضطراب خاطر ناشاد الاماں
وہ اشک شور اور وہ فریاد الاماں

اشک تاک (ف ۔ مرکب) انگوری شراب ۔

؎ یہ اشک تاک ہے، کہتے ہیں جسکو آب طرب
یہ خون گل ہے جسے سب گلاب کہتے ہیں (س)

اشک کا طوفان نکلنا ۔ (ا ر ۔ فقرہ)

آنسوؤں کا امنڈنا ۔

انتہا سے زیادہ رونا ۔

؎ سر شبیر جو تنور میں رکھیں اعدا
چشم عابد سے نہ کیوں اشک کا طوفاں نکلے (س)

اشکوں سے پانی دینا ۔ (ا ر ۔ فقرہ)

۱۔ آنسوؤں سے آبیاری کرنا ۔
۲۔ کسی حسرت میں ہر وقت روتا رہنا ۔

؎ میں دیا کرتا ہوں روز اشکوں سے پانی یا حسین
شاخ نخل آرزو کیوں بارور ہوتی نہیں (س)

اشکوں سے تر ہو جانا ۔ (ا ر ۔ فقرہ)

آنسو سے بھیگ جانا ۔

؎ کہا سجاد نے اعدا جو مجھے رونے دیں
دامن دشت ابھی اشکوں سے تر ہو جائے (س)

اشکوں سے دامن کو تر رکھنا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

روتے رہنا ۔

آنسوؤں سے دامن تر رکھنا ۔

؎ جو غم میں شہ کے اشکوں سے دامن کو تر رکھے
نار جحیم کا کبھی اس پر اثر نہ ہو (س)

اشکوں سے رخ کو دھونا ۔ (ا۔ ر۔ ع)

آنسو چہرے پر بہانا ۔

ع اشکوں سے رخ پاک کو دھونے لگے شبیر
پردے کے قریب آن کے رونے لگے شبیر

اشکوں کا خریدار ہونا ۔ (ا۔ ر۔ بول)

آنسوؤں کا قیمتی سمجھنا ۔
آنسوؤں کے لینے اور اُن کی قیمت کی ادائیگی کا خواہشمند ہونا ۔

ع رونے والوں کا بھی کیا رتبہ ہے سبحان اللہ
جن کے اشکوں کا خریدار خدا ہوتا ہے (س)

اشکوں کا شور ہونا ۔ (ا۔ ر۔ بول چال)

آنسوؤں کا طوفان بھرا ہونا ۔

ع اشکوں کا شور ہے مری چشم پُر آشوب میں
دریا بھرے ہوئے ہیں سلائی حباب میں (س)

اشکوں کی جھڑی نہ تھمنا ۔ (ا۔ ر۔ ع)

آنسو برابر جاری رہنا ۔

ع اشکوں کی جھڑی آنکھوں سے تھمتی نہیں اک دم
اصغر کی بھی ہے فکر، سکینہ کا بھی ہے غم

اشہدان لاالہ ۔ (کلمۂ توحید)

اشہدان لا الہ الا اللہ کی آوازیں کب بلند ہوا کرتی تھیں ۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے ۔ اذان میں یہ کلمہ دو مرتبہ کہتے ہیں ۔

ع : یہ شور کب تھا "اشہدان لاالہ" کا

ا ۔ ص

اصلا ۔ (ع ۔ کلمہ)

کسی طرح ۔ کسی عنوان ۔

ع : اب راہ پہاڑوں کی بھی اصلا نہیں ملتی

اصلا ۔ (ع ۔ کلمہ) بالکل قطعی ۔

ع دور اُن کا ہے کچھ، جن کو مروت نہیں اصلا
ہوتے ہیں ستم کوئی کسی کی نہیں سنتا

اصلا ۔ (فجائیہ) کبھی ہرگز ۔

ع ایذا سے نہ کوئی اس میں اصلا چھوٹتا
ادنیٰ چھوٹا نہ کوئی اعلیٰ چھوٹتا (ر)

اصل نہ ہونا ۔ جڑ اور بنیاد نہ ہونا ۔ اصل نہ ہونا ۔

ع یہ پھولنے پھلنے کی مگر فصل نہیں ہے
گر پڑتا ہے جلدی، تری کچھ اصل نہیں ہے

اصنام ۔ (ع) صنم کی جمع ۔ بت ۔

ع اصنام بھی کچھ کم تھے نہ کفار تھے تھوڑے
طاقت تھی کہ عزا کو لات سے توڑے
(عُزا، لات دیکھیے تلمیحات)

اصیل تیغ ۔ (استعارہ)

اعلیٰ قسم کی تلوار جو بہت پتلی ہوتی ہے ۔

ع بدن گھل گیا مثل تیغ اصیل
ضعیفی نے ہم کو جواں کر دیا

اض

اضطراب ۔ (ع) الجھن ۔ بیقراری ۔

ع یہ کہتے کہتے غش ہوئے شاہ فلک جناب
غمگیں تو تھے حسین ہوا اور اضطراب

اضطراب ۔ (ع) تڑپ ۔ بے چینی ۔

ع زینب کے اضطراب پہ شہ روئے زار زار
فرمایا، اے بہن تری الفت کے میں نثار

اضطراب میں کٹنا ۔ (ا ر)

انتہائی کرب اور بے چینی کی حالت میں گزرنا ۔

ع زنداں میں کہتی تھی یہ سکینہ کہ تم بغیر
کٹتا ہے دن الم میں تو شب اضطراب میں (س)

اضطراب ہونا۔ (ار)
بے چینی ہونا۔ تڑپ ہونا۔
ؔ قاصد نے عرض کی مجھے لکھ دیجئے جواب
صغرا کو یا حسین، بہت اضطراب ہے (س)

اضطراب ہونا۔ (ار) پریشانی۔
ؔ سجاد کہتے تھے رخ اکبر کے دھیان میں
دل تو بسانِ قبلہ نما اضطراب ہے (س)

اضطراب سمجھنا۔ (ار۔ر)
دنیا والوں کی طرح تڑپنا۔
ؔ تلف ہوا کوئی بیٹا جواں تو جانیں گے
ہمارے صبر کو جو اضطراب سمجھے ہیں (س)

ا ۔ ط

اطاعت۔ (ع)
تابعداری۔ فرمانبرداری۔
ؔ سرگرم اطاعت تھے جو عباس علمدار
بھڑکا دیا خندق میں وہیں آگ کو اک بار

اطراف۔ (ع) طرف کی جمع۔
ؔ واں ہو چکے ہیں جمع کئی لاکھ ستمگر
اطراف و جوانب سے چلے آتے ہیں لشکر

اطراف سے فوجیں آنا۔ (ار۔ فقرہ)
چاروں سمتوں افواج کا جمع ہونا۔
ؔ اطراف سے فوجیں چلی آتی ہیں برابر
ثابت نہیں ہوتا کہ چڑھائی ہے یہ کس پر

اطلاع ہوجانا۔ (ار)
اعلان ہوجانا۔
خبر پھیل جانا۔
ؔ اطلاع قتل سرور ہوگئی ہر شہر میں
پکے ہے مخفی خون ناحق کی خبر ہوتی نہیں (س)

اطوار۔ (طور کی جمع) طریقے۔ قاعدے۔
عادات و خصائل۔
ؔ یہ سنتے ہی تھرا گیا وہ مرد خوش اطوار
معصوموں کے قدموں پہ گرا دوڑ کے اک بار

اطہر۔ (ع۔ طاہر کا افعل التفضیل)
بہت پاک۔
ؔ ارشاد کیا احمد مختار نے ہنس کر
لے آ کہ نواسہ ہے مرا طاہر و اطہر

اطہر۔ (ع) بہت پاک و پاکیزہ۔
(صیغۂ افعل التفضیل)
ؔ ہیں روشنیٔ عرش خدا آپ کی مادر
صدیقہ و راضیہ مرضیہ و اطہر
(جناب سیدہ مراد ہیں)

ا ۔ ظ

اظلم۔ (ع۔ اسم مذکر)
ظالم کا افعل التفضیل)
بہت بڑا ظالم۔ انتہائی ظلم کرنے والا۔
ؔ اپنے کرتے میں چھپا رکھتی، سکینہ نے کہا
شمر اظلم مجھے بابا کا اگر سر دیتا (س)

اظلم۔ (ع)
ظالم کی جمع۔ ظلم کرنے والے۔ ظالمین۔
ؔ پلٹائے ہیں چھاتی سے جسے قبلۂ عالم
بے جرم و خطا ذبح کریں گے اسے اظلم
(قبلۂ عالم: مراد، آنحضرت صلعم)

اظہار۔ (ع۔ مصدر)
ظاہر کرنا۔
ؔ قدموں سے لپٹ کے کہا یا سید ابرار
اس جلدی کے جانے کا سبب کیجئے اظہار

ا ۔ ع

اعجاز بیانی ۔ (ف ۔ ترکیب)
با اثر باتیں ۔ پُر تاثیر گفتگو ۔
ہ وہ سوکھے ہوئے ہونٹ وہ اعجاز بیانی
دکھلا کے زباں مانگتے تھے پیاس میں پانی

اعدا ۔ (ع) عدو کی جمع ۔ دشمن ۔
ہ اعدا کی زباں پہ یہ حیرت کی تھی تقریر
حضرت پہ رجز پڑھتے تھے تولے ہوئے شمشیر

اعدا ۔ (ع ۔ جمع)
دشمن ۔ مخالفین ۔
ع : ہل من مبارز اکی جو اعدا میں تھی پکار

اعدا ۔ (ع ۔ جمع)
مخالف فوج کے لوگ ۔ مخالفین ۔
ہ اصغر ہوا شہید تو اعدا سے بولے شاہ
سبط نبی پہ ظلم کرو گے کہاں تلک (س)

اعراض نہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
پرہیز نہ ہونا ۔ اعتراض نہ ہونا ۔
ہ خدمت سے غلاموں کی بھی اعراض نہیں ہے
اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہے

اعضا ۔ (ع ۔ جمع)
۱۔ عضو کی جمع ۔
۲۔ جسم کے ٹکڑے ۔
ہ ضعف طاری ہوا، طاقت نہ سنبھلنے کی رہی
تبر و تیر سے جب کٹ گئے اعضائے حسین (س)

اعضا شکنی ۔ (ف ۔ اس ۔ طب)
جسم ٹوٹنا ۔ جسم کے ہر عضو میں درد ہونا ۔
ہ تڑپوں گی تو جائے گی یہ اعضا شکنی سب
بہتر یہی ترکیب ہے نسخہ یہی انسب

اعلیٰ پر اسفلوں کا غلبہ ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ)
برتر لوگوں کو نیچ آدمیوں کا دبا لینا ۔
اعلیٰ طبقے کے لوگوں سے ادنیٰ لوگوں کا سبقت لے جانا ۔
ہ محال ہے غلبہ اسفلوں کا اعلیٰ پر
زمیں کا زور بھلا آسماں سے چلے (س)

اعلیٰ سے اعلیٰ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
ہر بلند مرتبت سے بلند مرتبہ ہونا ۔
ہ کوئی اس ماجرے کا پوچھنے والا بھی آخر ہے
یہ ہر افضل سے افضل ہے، یہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہے (س)

اعلام ۔ (ع)
(بہت سے نام ۔ شہر ۔ پہاڑ ۔ علم کی جمع ۔ جھنڈے)
انتظام ۔ انصرام ۔
ہ ترتیب صف فوج کا جس دم ہوا اعلام
باندھی علی اکبر نے صف لشکر اسلام

اعلائے حسین ۔ انیس نے عربی کے اعلا میں یائے نسبتی لگا کر، صفت نظم کیا ہے ۔
ہ ۱۔ اسلام اے لحد اقدس و اعلائے حسین
مہبط نور خدا، طور تجلائے حسین
ہ ۲۔ حق کے محبوب نبی ہیں، یہ نبی کے محبوب
پوچھے احمد سے کوئی رتبۂ اعلائے حسین (س)

اعمال ۔ (ع)
(عمل کی جمع)
دنیا میں کیا دھرا ۔ دنیا میں کیا ہوا ۔
ع : اعمال یونہیں عدل کی میزاں میں تلیں گے

اعمال ۔ (ع ۔ عمل کی جمع)
نیکی و بدی ۔ اچھائی برائی ۔
ہ کاتب اعمال بھی رخصت ہوئے
ہائے ہیں تربت میں تنہا رہ گیا (س)

اعمال ۔ (ع) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور برے افعال ۔

ے نگاہ نامۂ اعمال پر جو کی پس مرگ
گناہگار نظر آیا ، بال بال سیے مجھے (س)

اعمال زشت ۔ (باضافت)

بداعمالیاں ۔ برے اعمال ۔ بدکاریاں ۔

ے دھو دیے اشکوں نے دفتر سے مرے اعمال زشت
ہم تری پروا کچھ اے ابر کرم رکھتے نہیں (س)

ا ۔ غ

اغراق ۔ (ع) (بدیع) غلو ۔

ے اغراق ہے یاں کچھ نہ تعلّی شعرا کی
کافی ہے یہ تعریف کہ قدرت ہے خدا کی

ا ۔ ف

اُف کردینا ۔ (ار ۔ ر)

گرم سانس بھرنا ۔ ذرا سا اشارہ کردینا ۔

ے اُف کروں تو جل کر ترا لشکر ہو یہ سب خاک
مشتاق اجل ہوں مجھے مرنے سے نہیں باک

اُف کرنا ۔ (ار ۔ ر)

گرم سانس لینا ۔ سسکاری لینا ۔ آہیں بھرنا ۔

مع : اُف بھی نہ منھ سے جو پہنچے لبوں پہ جان

افاقہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

مرض میں کمی ہونا ۔ بیماری کم ہونا ۔

ے ماں نے عباس کی امّ سلمہ سے پوچھا
تپ سے بچی کو افاقہ بھی ذرا ہوتا ہے (س)

افاقہ ہونا ۔ (ار) آرام ملنا ۔ آرام ہونا ۔

ے راحت سے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا
فاقہ جو کروں گی تو افاقہ مجھے ہوگا

افتاد ۔ (افتاد پڑنا) (ار ۔ روزمرہ)

مصیبت ۔ بلا ۔ آفت ۔

(اُردو میں افتاد پڑنا ۔ محاورہ مستعمل ہے)

ے بانی کے لیے روئے عزیزوں سے فزوں تر
آنسو نہ تھا قتل کی افتاد کو سن کر

افتادگی ۔ (ف) کمتری ۔ سر جھکا ہونا ۔

ے جنھیں ملا انھیں افتادگی سے اوج ملا
انھوں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے (س)

افتخار ۔ (ع) فخر و مباہات ۔

مع : زیبا نہیں ہے وصف اضافی پہ افتخار

افتخار عالمیاں ۔ (ف) تمام عالم و عالمیان کے لیے باعث فخر ۔ تمام دنیا سے بلند ہستی ۔

ے اے افتخار عالمیاں ، نور کردگار
ہل من مبارز اک ادھر غل ہے بار بار

افراط ۔ (ع ۔ مصدر) زیادتی ۔ فراوانی ۔

ے افراط جراحت سے بدن رشک چمن تھا
سب فوج کے حربے تھے اور اک شاہ کا تن تھا

افراط ہونا ۔ (ار) فراوانی ہونا ۔

ے تھا شور کہ افراط ہے یاں آب بقا کی
جنگل میں ملے خضر یہ قدرت ہے خدا کی

افروختہ ۔ (ف)

(مجازاً) غصّے میں بھرا ہونا ۔ چہرہ سُرخ ہونا ۔

ے افروختہ تھا صورت گل چہرۂ روشن
چار آئینے میں عکس سے پھولا ہوا گلشن

افروختہ ۔ (ف) روشن و منوّر ۔

مع : افروختہ تھا چہرۂ نورانی شبیر

افزوں ہونا ۔ (ار ۔ بول چال) زائد ہونا ۔

ے دن حشر کا ہو تو دیکھتا ہوں میں بھی
عصیاں مرے افزوں ہیں کہ رحمت تری (ر ۔ رحمت الہی)

افسانۂ بیکسی ۔ غربت، تنہائی کی کہانی۔
پریشان زندگی کے واقعات۔
ؔ اک افسانۂ بیکسی رہ گیا
نہ قاتل رہا اور نہ سرور رہے (س)
(یہ شعر غزل کی صنف پر پورا اترتا ہے)

افسر ۔ (ع) تاج۔
ؔ قیصر کا وہ افسر ہے نہ وہ تاج کہاں ہے
نہ قصر زمرد کا مکیں ہے نہ مکاں ہے

افسردگی ۔ (ف) مایوسی۔ رنجیدگی۔
ؔ گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ دزاد
جاتی نہیں افسردگی خاطر ناشاد

افسردہ ۔ (ف) غمگین۔ رنجیدہ۔ مایوس۔
ؔ یاران وطن گروہ تھے افسردہ و مغموم
چلاتے تھے خادم کہ چلا خلق کا مخدوم

افسردہ و دلگیر ۔ (ف) غمگین و رنجیدہ۔
ؔ یاران وطن گروہ تھے افسردہ و دلگیر

افسوس سے ہاتھ ملنا ۔ (ار۔ مح)
عموماً: کفِ افسوس ملنا، محاورہ مستعمل ہے۔ افسوس کرنا۔
ؔ شہ چلے چھوڑ جو صغرا کو تو منہ دیکھ اس کا
ملنے افسوس سے سب وقتِ سفر ہاتھ لگے (س)

افشاں ۔ (ف۔ ار)
سنہری اور چمکدار ابرک کا برادہ جو دلھنوں کے منہ
بالوں اور مانگ میں لگایا جاتا ہے۔
ؔ بس اب خاک، افشاں کی جا چاہیے
دلھن نے کہا رو کے، صندل چھڑاؤ (س)

افضالِ محمدؐ ۔ آں حضرت صلعم کے کرم اور فضل۔
(فضل کی جمع)
ؔ شامل ہوا افضالِ محمدؐ، کرم رب
ہوتے ہیں علم فوجِ رضا میں کہ فتاں اب

افضال ہونا ۔ (ار)
رحمت ہونا۔ فضل ہونا۔ مہربانی ہونا۔
ؔ گر مسیح دو جہاں کا ہوا افضال انیسؔ
اچھے یوں ہوئیں گے جیسے کبھی بیمار نہ تھے (س)

افضل ۔ (ع) فاضل کا افعل التفضیل)
ؔ حق جن کا ہے جامع، وہ ذخیرہ ہیں تو ہم ہیں
افضل ہیں تو ہم، عالم و دانا ہیں تو ہم ہیں

افضل سے افضل ہونا ۔ (ار۔ بول چال)
برتر شے یا شخصیت سے برتر ہونا۔
ؔ کوئی اس اجڑے کا پوچھنے والا بھی آخر ہے
یہ ہر افضل سے افضل ہے ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہے (س)

افعی ۔ (ع) نہایت زہریلا سانپ۔
ؔ افعی کی طرح زہر اگلنے لگی تلوار
پی پی کے لہو رنگ بدلنے لگی تلوار

افق ۔ (ع)
زمین و آسمان جہاں ملتے ہیں۔
سورج نکلنے اور غروب ہونے کی جگہ۔
ؔ پرتو فگن تھا چہرۂ سرخ آفتاب کا
صحن افق بنا ہوا تھا تختہ گلاب کا

افگار ۔ (ف۔ صفت) زخمی۔ مجروح۔
ؔ چمکار کے فرماتے تھے شبیر دل افگار
اب خاتمۂ جنگ ہے اے اسپ وفادار

افواج ۔ (ع) فوج کی جمع۔
بہت لشکر۔ متعدد رسالے۔
ؔ دیکھ نظر غیظ سے افواج لعیں کو
لرزہ ہوا نعروں سے دلیروں کے، زمیں کو

افق ۔ (ع) مشرق۔ آسمان کا کنارہ۔
ؔ طے کر چکا جو منزلِ شب کاروانِ صبح
ہونے لگے افق سے ہویدا نشانِ صبح

ا۔ق

اقامت۔ نماز واجب سے پہلے چند کلمات۔
(دیکھیے، تلمیح)

اقبال۔ (ع)
بلندی۔ عزت، سعوت، دبدبہ۔
ع مقبول ہوئی نذر، یہ اقبال تمہارا
سجدے کروں پر دان چڑھا لال تمہارا

اقبال۔ (ع) رعب و داب۔ قسمت۔ دولت۔
ع اقبال سے آقا کے بھگا دیتے ہیں سب کو
لاکھوں میں ہیں تو کیا ڈر ہے شجاعان عرب کو

اقبال چمکنا۔ (ار)
رعب کا اظہار ہونا۔ دبدبہ ظہور میں آنا۔
ع اقبال چمکتا ہے سپاہی کا اسی سے
بیٹھا ہے عمل شیر الٰہی کا اسی سے (تلوار)

اقبال کا سر رکھ دینا۔ (ار، فقرہ)
(شوکت و حشم کے اظہار کے لیے)
تزک و احتشام کا سر جھکا دینا۔ (صنعت ایہام)
ع بوسہ دیا نصرت نے قریب آ کے قدم پر
اقبال نے سر رکھ دیا، مولا کے قدم پر
اقبال و حشم اور نصرت و امداد ساتھ ساتھ تھے۔ گویا
کہ سواری کا تزک و احتشام کا ہر شخص نظارہ کر رہا تھا۔

اقبال لٹ جانا۔ (ار۔ ع) مقدر بگڑ جانا۔
ع تربت کا ساتھ ہائے غضب آج چھٹ گیا
میں رانڈ ہو گئی، مرا اقبال لٹ گیا

اقبال لٹ جانا۔ (ار۔ ع)
شوہر مر جانا، بیوہ ہو جانا۔
ع ہے ہے علی کا نور نظر مجھ سے چھٹ گیا
میں رانڈ ہو گئی، مرا اقبال لٹ گیا

اقلیم ستمگار۔ (ف) ظالم کی حکومت۔
ع اقلیم ستمگار سے خود ہے ہمیں اکراہ
کیا اس سے علاقہ جو ہی سادات کا بدخواہ (مکالمہ)

اقلیم عرب۔ ملک عرب مراد ہے۔
تمام حکومت عرب (جو آجکل مختلف ملکوں کے نام سے منسوب ہے)
ع مکی و ہاشمی و مطلبی و قرشی
فخر اقلیم عرب تھے جد و آبائے حسین (س)

ا۔ک

اک۔ (ار، کلمہ) صرف۔ فقط۔ تنہا۔
ع حسین کہتے تھے، اک ذوالفقار کافی ہے
نبرد میں نہ زرہ چاہیے، نہ ڈھال مجھے (س)

اک۔ (ار) ایک لمحہ۔ ایک آن
ع آرام تھا اک دم نہ شہ قلعہ شکن کو
پھرتے تھے لگائے ہوئے چھاتی کے حسن کو

اک۔ (فصل میں)
اک: کسی وقت۔
اک فصل میں: کسی نہ کسی وقت۔ ایک بار عنقریب۔
ع اس فصل میں اس جنس کے عقدے بھی کھلیں گے
اعمال یونہیں عدل کی میزاں میں تلیں گے

اک اک۔ (ایک ایک کا مخفف)
ہر ایک، ہر فرد، سب کے سب۔
ع ذرہ نہ مہر و ماہ میں اور ان میں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا

اک اک قدم۔ (ار)
ہر جگہ۔ ہر مقام۔
ع گردش ہے اب اور فاطمہ زہرا کا قمر ہے
اک ایک قدم راہ میں لٹ جانے کا ڈر ہے

اکبار ۔ (اک بار) (ار۔ کلمہ)

بار بار۔

ع ہاتھوں کو زمیں پر وہ پٹکنے لگی اکبار

اک بار ۔ (ار۔) کم ۔ ایک مرتبہ ۔

ے اک بار آئی عالم بالا سے یہ صدا
کس شوق سے چلا ہے تو راہ صواب میں (س)

اک بار ۔ (ار) اب ۔ دفعتاً ۔

ے کیا ہوگئے، وہ جوہریان سخن اک بار
ہر وقت جو اس جنس کے رہتے تھے طلبگار

اک بار ۔ (ار) یکبارگی ۔ فوراً ۔

ے یہ سنتے ہی تھرا گیا وہ مرد خوش اطوار
معصوموں کے قدموں پہ گرا دوڑ کے اک بار

اک بوند پانی ۔ (روزمرہ)

ذرا سا پانی ۔ ایک گھونٹ پانی ۔
ایک پیاس بھر پانی ۔

۲۔ جانور کے لیے بھی ذبح کرتے وقت اسلام کا حکم ہے کہ اس کے آگے پانی رکھ دیا جائے اگر وہ پیاسا ہے تو پانی پی لے ۔ پیاسے جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیے ۔

ے اگر کاٹتا ہے گلے کو مرے
تو اک بوند پانی دیا چاہیے

اک تلوار لگانا ۔ (ار۔ مح) تلوار کا وار کرنا۔

ے پھر یہ نوفل سے کہا بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانا ہوے (س)

اک جا ہونا ۔

۱۔ زندہ ہونا ۔ بقید حیات ہونا ۔
۲۔ موجود ہونا ۔ ساتھ ہونا ۔

ے کہتے تھے شاہ کل تلک اک جا تھے اور آج
ٹکڑے پڑے ہیں خویش و برادر جدا جدا (س)

۱۔ اک جہاں
۲۔ اک زمانہ ۔ تمام دنیا ۔ عالم و عالمیان ۔

ے زہے کرم کوئی خالی نہ پھر کے گھر آیا
بس اک جہاں میں جو دیکھا علی کا گھر دیکھا

ے ابر جس زر و دولت پہ اک زمانہ ہوا
وہ گھر اجڑ گیا، غارت وہ کارخانہ ہوا (س)

اک حشر ہونا ۔ (ار۔ مح)

۱۔ سخت ہنگامہ برپا ہونا ۔ قیامت مچنا ۔
۲۔ موجودہ شعر میں ، رونا پیٹنا اور آہ فریاد سے مراد ہے ۔

ے ہوا اک حشر جب زینب نے پوچھا آکے مقتل میں
کہاں قبریں بنی ہیں میرے دونوں مرنے والوں کی (س)

اک دم ۔ (ار۔ ر)

ایک فرد ۔ ایک جان ۔

ے اک دم کے لیے گلشن ہستی کو اجاڑوں
نانا کی بسائی ہوئی بستی کو اجاڑوں

اک دن ۔ (ار) کسی دن ۔ ایک وقت ۔

ے ہم بھی خدا کی راہ میں اب قتل ہوئیں گے
اک دن اسی طرح ہمیں سب مل کر روئینگے

اک روز ۔ (ار۔ روزمرہ)

۱۔ کسی ایک دن ۔
۲۔ کسی نہ کسی دن ۔
۳۔ ضرور ۔

ے قسمت نے یاوری کی تو حسن لحد انیس
اک روز کربلائے معلیٰ چلے گئے (س)

اک ضرب ۔ (ار)

ایک ہاتھ ، ایک چوٹ ۔ ایک وار ۔

ے اک ضرب میں ، میں نے سر مرحب کو اتارا
اک دم میں کیا عمرو سے نامی کو دوپارا (تلوار کی زبانی)

اک طرف ۔ (ار۔ر)
کیا ذکر۔ بالکل نہیں۔ جب کسی چیز کو قطعی نا پید
کہنا ہو اسوقت یہ روزمرہ بولتے ہیں۔
ع چھوٹے اور سب کوئی اُن میں جواں نہیں
خط اک طرف مسیں بھی کسی کی عیاں نہیں

اک نظر کرنا ۔ (ار۔ع)
ایک نگاہِ التفات کر لینا۔
مڑ کر دیکھ لینا۔ محبت کی نظر کر لینا۔
ع جس پر نظر اک لطف کی شبیر کریں
ادنیٰ اعلیٰ سب اس کی توقیر کریں (ر)

اکبر ۔ امام حسین کے بڑے بیٹے، جو کربلا میں شہید
ہوئے اور آپکی فوج کے سردار تھے (دیکھیے، ج ۱
ص)
ع قبر اکبر پہ یہ بانو نے کہا، بیٹا واہ
گور آباد کی، ویران کیا گھر میرا (س)

اکثر ۔ (ف۔ اہ)
بیشتر۔ زیادہ تر۔ کبھی کبھی۔
ع خوشبو سے بس گیا تھا بیاباں، بسانِ باغ
سبزے میں پھول ہوتے ہیں اکثر میانِ باغ

اکراہ ۔ (ع۔ مصدر)
کراہت۔ ناپسند ہونا۔
ع اقلیم ستمگار سے خود ہے ہمیں اکراہ
کیا اس سے علاقہ جو ہے سادات کا بدخواہ (مکالمہ)

اکسیر ہونا ۔ (ار) قطعی کارگر ہونا۔
ع مریض کے لیے اکسیر ہیں یہ دو نسخے
غبار مرقدِ شبیر اور ہوائے نجف (س)

اکملت لکم دینکم ۔ آیہ قرآن۔ دیکھیے، تلمیح۔
ع کس کے لیے اکملت لکم دینکم
اتممت علیکم کا صلا ہے کسے

اکھاڑنا ۔ (ہ۔ مص)
نکالنا، کھود کر نکالنا۔
ع زہرا کی جو بستی کو اجاڑیں تو عجب کیا
اعدا مجھے تربت سے اکھاڑیں تو عجب کیا

اکھڑے دم ٹھہر جانا ۔ پیاس کی شدت سے سانس کی
آمد و شد کم ہو جانا۔
حلق کے سوکھ جانے کے سبب سانس کی آمد و شد
خراب ہو جانے کے بعد دم آجانا۔
جان آجانا۔
ع گلوں سے جو اترے گا اک اک گھونٹ
تو اکھڑے ہوئے دم ٹھہر جائیں گے (س)

اکیلا ۔ (ار)
تنہائی۔ جہاں کوئی دوسرا نہ ہو۔
ع مرقد چراغ داغ سے روشن رہے انیس
شب کو اکیلے گھر میں اندھیرا نہ چاہیے (س)

اکیلا ۔ (ار)
خالی، کسی فرد کا نہ ہونا۔ تنہا۔
ع راتیں پہاڑ سی ہیں برادر کا دھیان ہے
اب آج ہم ہیں اور اکیلا مکان ہے

اکیلا رہ جانا ۔ تنہا ہو جانا۔ ساتھیوں سے الگ ہو جانا۔
ع ۱۔ قبر میں رکھ کر نہ ٹھیرا کوئی دوست
میں نئے گھر میں اکیلا رہ گیا (س)
ع ۲۔ ظہر تک سب فوج پہنچی خلد میں
صاحبِ لشکر اکیلا رہ گیا (س)

ا ۔ گ

اگر تو کیا ۔ (ار۔ر) اگر ایسا ہے، تو کیا حرج ہے اسمیں۔
کوئی حرج نہیں، کوئی فکر نہیں۔
ع ہوں رانڈ، ہم سی لاکھ کنیزیں اگر تو کیا
بانوئے دوجہاں کو سہاگن رکھے خدا

اگر مگر۔ (ار ۔ ر)

سوچ وچار۔ چون وچرا۔ دیر۔

۵ بولے نہنگ، خوب نہیں یہ اگر مگر
اب تم نکل کے بجرے بر میں بناؤ گھر

اگر نہیں تو نہیں۔ (ار ۔ ر)

ہوں یا نہ ہوں۔ وجود وعدم برابر۔

۵ قاسم اگر نہیں تو نہیں مجھ کو کیا ہراس
بس سخن چکا کر مرگئے عباس حق شناس

اگلا۔ (ار)

آئندہ۔ دوسرا۔
آنے والا۔

۵ اجل قریب ہے، جلدی نجف میں پہنچا دے
بس اے نصیب، نہ اگلے برس پہ ٹال مجھے (س)

اگلے برس پہ ٹالنا۔ (ار ۔ مح)

آئندہ کے لیے ٹال دینا۔
مستقبل کے لیے بہانہ کر لینا۔

۵ اجل قریب ہے، جلدی نجف میں پہنچا دے
بس اے نصیب، نہ اگلے برس پہ ٹال مجھے (س)

اللہ۔ (انتہائی زیادتی کے لیے)

۵ اللہ کیا نمک ہے کلام انیس میں
دشمن بھی گر پڑھے تو زباں میں مزا رہے (س)

ا۔ل

اللہ۔ خداوند عالم۔ خالق

۵ اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمھاری
فردِ عمل زشت کی اب چاک ہے ساری

اللہ۔ حیرت اور تعجب کے موقع پر۔

۵ اللہ ترے سخن کی تاثیر انیس
رو دیتے ہیں مثل شمع جلنے والے

اللہ۔ (عو۔ ار۔ ر)

اچھا۔ اخاہ۔ خوب۔ اخاہ۔

۵ "اللہ" بڑا عزم کیا باندھ کے تلوار
بچّو! تمھیں ایسا نہ سمجھتی تھی میں زنہار

"اللہ"۔ کلمہ۔ استعجابیہ۔

ارے توبہ۔ پناہ بخدا۔
یہ کیا ماجرا ہے۔

۵ حضرت نے کہا، میں تری آواز کے قرباں
"اللہ" تم اب تک نہیں سوئی ہو مری جاں

اللہ اللہ۔ (کلمۂ فجائیہ)

سبحان اللہ۔ کیا خوب۔ کیا کہنا۔

۵ سرِ حُر گود میں شہ نے لیا اللہ اللہ
بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے (س)

اللہ اللہ۔ حیرت کے موقع پر (بالکل)

۵ اللہ اللہ قرب معراج رسول
دو کماں سے فرق ادنا رہ گیا

اللہ اللہ۔ (ار۔ ر)

تعجب کے وقت مستعمل ہے۔
زیادتی شے کے وقت بولتے ہیں۔

ع: پنجے پہ تجلّی تھی کہ اللہ رے اللہ (علم)

(پنجہ: دیکھیے، ردیف)

اللہ ری۔ (ار۔ روزمرہ)

خدا گواہ ہے۔ خدا پناہ میں رکھے۔

۵ اللہ ری، ناتوانی عابد کہ راہ میں
ہر اک قدم پہ بیٹھ گئے نقش پا کے ساتھ

اللہ رے اثر۔ (اردو۔ ر) انتہائی تاثیر کے وقت مستعمل ہے۔ خدا کی پناہ کتنا اثر ہے۔ کیا تاثیر ہے۔

۵ رو دیا جھکا کے سر پسر سعد خیرہ سر
فولاد موم ہو گیا اللہ رے اثر

اللہ کو سونپنا ۔ (ار۔ر)
خدا حافظ ۔ اللہ کے سپرد ۔
خدا کی حفاظت میں دیا ۔ سدھاریے ۔
ہ اللہ کو سونپا تمھیں، آنسو نہ بہاؤ
پھرنے کے نہیں ہم کہ لیساب ہاتھ اٹھاؤ

اللہ کی پناہ ۔ (فجائیہ)
۱۔ خدا محفوظ رکھے ۔
۲۔ جب کسی بات کی انتہا دکھانا مقصود ہو اس وقت بولتے ہیں ۔
ہ دونوں میں صاف حیدر و جعفر کے طور ہیں
اللہ کی پناہ یہ تیور ہی اور ہیں

اللہ کی پناہ ۔ (ار) انتہائی زیادتی کے لیے مستعمل)
الٰہی توبہ ۔ اللہ محفوظ رکھے ۔
ہ روکے تھی فوج تیروں سے اور برچھیوں سے راہ
تلوار چل رہی تھی کہ اللہ کی پناہ

اللہ نہ دکھائے ۔ (دعائیہ ۔ فقرہ)
خدا نہ کرے ۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ۔
ہ سادات کو کیا کیا غم جانکاہ دکھائے
رات ایسی مصیبت کی نہ اللہ دکھائے

اللہ ہی اللہ (ار)
تعریف میں مبالغہ کی جگہ مستعمل ہے ۔
ہ مابین دو خورشید تھی فوج شہ ذیجاہ
بیچ میں یہ تجلّی تھی کہ اللہ ہی اللہ

الٰہی ۔ (عربی) ۱۔ میرے اللہ ۔
۲۔ "ی" نسبتی ۔ اللہ کرے ۔ خدا کرے (دعا یا بددعا)
۳۔ خدا ۔ اللہ
ہ ۱۔ تھی مجھ کو بڑی فکر کہ کیا ہوگا الٰہی
پر دونوں نے جو بات کہی تھی وہ نباہی
ہ ۲۔ غنچہ جو کہا، لطف سخن اور بھی کھویا
اسرار الٰہی سے بھی واقف ہوئے گویا

اللہ یہ بھولے ۔ (ار۔ر)
یا اللہ ۔ بالکل بھول گئے ۔ قطعی فراموش کر دیا ۔
ع: اللہ یہ بھولے ہمیں جب ہوش سنبھالا

اُلاغ ۔ (ت ۔ اسم مذکر)
وہ گھوڑا جس سے ڈاک لیجانے اور لانے کا کام لیا جاتا ہے ۔
ہ جتنے تھے اُلاغ و شتر و قاطر و رہوار
سیراب ہوئے سب تو پھرے سید ابرار

الاماں ۔ (ع ۔ فجائیہ) اللہ پناہ میں رکھے ۔ توبہ ۔
ہ بیری آفت عمر اولاد الاماں
دل اور زخم خنجر بیداد الاماں

اُلٹ پلٹ ۔ (ہ)
۱۔ ڈانوا ڈول ۔ تلے اوپر ۔ اوپر تلے ۔
۲۔ الٹ پلٹ ہونا ۔
ہ ۱۔ یوں گھر الٹ پلٹ تھا امام حجاز کا
جس طرح ٹوٹ جاتا ہے لنگر جہاز کا
ع ۲: دل تھا الٹ پلٹ تو کلیجہ تھا بیقرار

الٹ جانا ۔ (ار)
پھر جانا ۔ برعکس ہو جانا ۔
ہ کہا عابد نے، شہادت کی خوشی تھی مجھکو
پر کروں کیا، جو الٹ جائے مقدر میرا (س)

الٹ دینا ۔ (ار ۔ تکمیل فعل)
تباہ کر دینا ۔
ہ بپھرے ہوئے عباس علی شیر سے آئے
کوفے کو الٹ دیتے اگر ہم کو نہ پاتے

الٹ کے آنا ۔ (ار)
تباہ کر کے واپس ہونا ۔
ہ بجلی گری اُدھر، یہ جدھر کو پلٹ کے آئے
صف کو بچھا کے آئے، پرے کو الٹ کے آئے

اُلٹ کے پڑھنا۔

قدرے اِدھر سے اُدھر کرکے پڑھنا۔
مضامین کا ذرا سے فرق سے نظم کرکے پڑھنا۔

ع الٹ کے سب مرے مضموں پڑھے مرے آگے
مزہ تو یہ ہے کہ اس پر مجھے حجاب آیا (س)

اُلٹا دریا بہنا۔ (ار۔ ع)

دنیا کا رنگ خراب ہوجانا۔ دنیا غلط راستے پر لگ جانا۔

کشتی سے انیس ہم کنارے ہوجائیں
الٹا دریا بہتا۔ ہوا بگڑی ہے (ر)

الحذر۔ (ع۔ کلمہ)

خدا کی پناہ۔ اللہ بچائے۔

ع رکھ کر تبر نیام سے لی تیغ شعلہ رو
تھرا کے خود اماں صدا دی کہ الحذر

الحذر۔ (کلمہ، عربی)

خدا کی پناہ۔ توبہ۔

ع چھیٹا برادر رسوم اس کا بہ کرّ و فر
تانے ہوئے وہ گرز گراں سر کہ الحذر

الحذر۔ (کلمہ، عربی۔ فجائیہ۔

خدا اپنی پناہ میں رکھے۔ توبہ توبہ۔

ع ہلچل میں اس طرف کے پرے ہوگئے اُدھر
ساحل سے ہٹ کے نہر پکاری کہ "الحذر"
(صنعت توریہ)

الطاف۔ (ع)

لطف کی جمع۔ مہربانی۔ محبت۔ عنایت۔
واحد میں بھی مستعمل ہے۔

ع بیجا نہیں اس طفل پہ الطاف نبی کا
یہ چاہنے والا ہے حسین ابن علی کا

الطاف۔ پیار۔ لطف و کرم۔

ع: اس پیار کے نثار، اس الطاف کے فدا

اَلعُظمۃُ لِلّٰہ (ع۔ کلمہ)

بزرگی خدا کے لیے ہے۔
(مجازاً) اللہ کی پناہ۔ توبہ ہے خدا سے۔

ع غصے میں جو ابن خلف شاہ نجف تھا
"اَلعُظمۃُ لِلّٰہ" کا غل چار طرف تھا

اَلعُظمۃُ لِلّٰہ۔

لغوی معنی: اللہ کی ذات ہی عظمتوں کی حامل ہے

ع کیا دبدبہ رعب ہے العظمۃ للّٰہ
شیر آنکھ چراتا ہے یہاں صورت روباہ
(میدان جنگ اور امام حسین)

الغیاث۔ (ع۔ کلمہ فجائیہ)

فریاد ہے۔ خدا پناہ میں رکھے۔

ع پکارا خنجر براں کہ الغیاث اے تمر
نہ کر نبی کے نواسے کے خوں سے لال مجھے (س)

الفاظ۔ (ع) لفظ کی جمع

(مجازاً) جملہ۔ فقرہ۔

ع پھٹتا تھا جگر شاہ کا زینب کے بیاں سے
کیا درد کے الفاظ نکلتے تھے زباں سے

الفت اللہ کی بو نکلنا۔ (ار)

(تصوف) ہر حال میں، اللہ کی معرفت رہنا۔

ع کٹتے ہیں رگوں کے نہ صدا آہ کی نکلے
ہر رنگ میں بو، الفت اللہ کی نکلے
(نصائح امام، شب عاشور)

الف ہونا۔ (ار۔ ع) گھوڑے کا پچھلے پیروں پر کھڑا ہونا۔

ع: ٹوٹے علَم، گرے جو الف ہوکے راہوار

الفت نہ ہونا۔ (ار)

لگاؤ نہ ہونا۔ محبت نہ ہونا۔

ع لکھا صغرا نے، مجھے لینے نہ آئے اکبر
بھائی، شاید تمہیں الفت نہیں ہمشیر کے ساتھ (س)

ع: الفت ہماری خاک[۱] کو ہے، یاں کی خاک[۲] سے

۱- خمیر ۲- زمین

اُلفتیں یادگار رہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

باہمی لگاؤ اور محبّت ناقابلِ فراموش ہونا ۔

ہ یہ اُلفتیں بھی ہیں دنیا میں یادگار اے مرگ

مرا خیال تجھے اور ترا خیال مجھے (س)

الفراق ۔ (ع ۔ کلمہ)

ہجر، جدائی، اور رخصت کے وقت یہ کلمہ بولتے ہیں

(جیسے: رخصت ۔ خدا حافظ، خدا نگہبان)

اب جدائی اور ہجر کا وقت آگیا ہے ۔

ہ موت آئی ہے محبّو الفراق

آج سب وعدے برابر ہوگئے (س)

الگ ۔ (ار) تنہا ۔ اکیلا ۔

ہ حجرے میں الگ بیٹھے ہیں کیوں چھوڑ کے گھر کو

آواز تو سنتی ہوں کہ روتے ہیں پسر کو

المناک ۔ (ف) غمزدہ ۔ رنجیدہ ۔

ہ یہ کہہ کے فرس تنگ گئے غمگین و المناک

کچھ عرش کو تب آئی ہوا اڑنے لگی خاک

اَلمِنّۃُ لِلّٰہ (ع ۔ کلمۂ شکر)

خدا کا احسان ہے ۔ اللہ کا شکر ہے ۔ الحمد للہ ۔

ع: ہم شاہ شہیداں ہوئے اَلمِنّۃُ لِلّٰہ

الیاس ۔ (ع ۔ اسم مذکر) ایک پیغمبر کا نام (دیکھیے، تلمیح)

ع: الیاس شاد ہو کے پکارے زہے حشم

ا ۔ م

آمادۂ پیکار رہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

لڑنے پر تیار ہونا ۔ مقابلے پر تیار رہنا

ہ کچھ خوف سے مخفی ہیں گرفتار ہیں کچھ لوگ

جھگڑے ہوئے آمادۂ پیکار ہیں کچھ لوگ

امام زمن ۔ (ع ۔ اسم مذکر) مراد: امام حسین

ع: یہ زائران امام زمن کا رتبہ ہے

امّاں ۔ (ار) مادر ۔ ماں ۔ اے ماں ۔

ہ لُٹتے ہوئے امّاں کا گھر ان آنکھوں سے دیکھوں

ہے ہے تہہ خنجر تمھیں کن آنکھوں سے دیکھوں

امان دینا ۔ (ار) معاف کر دینا ۔ چھوڑ دینا ۔ پناہ دے دینا ۔

ہ چرچا رہے اس کا بھی کہ مظلوم نے جاں دی

طالب جو اماں کا ہے تو نے مجھ کو اماں دی

امان ملنا ۔ (ار)

پناہ ملنا ۔ حفاظت کی جگہ ملنا ۔

ہ ملتی نہیں سیّد کو اماں وائے مقدر

جاتا ہوں سوئے گور سراسیمہ و مضطر

امانت ۔ (استعارہ) "بیٹا" مراد ہے ۔

ہ تا ہم جو مر گئے تو کہا رو کے شہ نے یہ

پہنچی حسن کی آج امانت حسن کے پاس (س)

اُمّت ۔ (ع ۔ مونث)

کسی نبی کے پیرو ۔ نبی یا پیغمبر کے ماننے والے ۔

(دیکھیے، ج ۱)

ہ حرم کہتے تھے، تھا یہ اُمّت میں طوفاں

کہ خشکی میں ڈوبا سفینہ ہمارا (س)

اُمّتِ جد (ع ۔ ع مرکب)

اُمّتِ رسول ۔ مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے ۔

ہ کہا شہ نے، یہ سب ہیں، پر ہمیں

کوئی اُمّتِ جد سے پیارا نہیں (س)

اُمّتِ عاصی ۔ (ار)

گنہگار امت ۔ اسلام کے وہ لوگ جو گناہوں

میں مبتلا ہیں ۔

ہ سچ ایسا ہے یہ سیّد کہ پھر امت عاصی

لٹا دینے کو گھر موجود ہے، مرنے کو حاضر ہے (س)

امداد کرنا - (ار - ر)
عنایت کرنا۔ بخشش کرنا۔
ع : فرزند وہ امداد کیا حور شمائل

امڈا ہونا - (امڈا آنا) (ار - مح) امڈا ہونا۔
۵ کہتی بتول، آہ یارب! کیا ہے
کچھ خود بخود آج دل مرا امڈا ہے (ر)

اَمر - (ف) عمل۔ کام۔ اقدام۔
۵ ہیں بر سر ظفر شہ مظلوم صبح و شام
کیجیو وہ اَمر جس میں رضامند ہوں امام

اَمر پیش آنا - (ار)
اہم مقصد سامنے ہونا۔
۵ یاں مد نظر رحم سے گو بے ادبی کی
پیش آیا ہے یہ امر کرامت ہو نبی کی

امراض - (ع) (مرض کی جمع)
بیماریاں۔
۵ ہیں داغِ امراض پھیل اس باغ کے سارے
سومیں نے دیا وہ تجھے، اے عرش کے تارے

امّ سلمہ - (ع - اسم مونث)
(دیکھیے، ج ۱ ص ۱)
ام المومنین۔ آں حضرت صلعم کی زوجہ مطہرہ۔
۵ ماں نے عباس کی ام سلمہ سے پوچھا
تپ سے بچّی کو افاقہ ابھی ذرا ہوتا ہے (س)

امر عظیم - امر خیر۔
ع : ۱۔ اس امر عظیم کو نہ کھو ہاتھوں سے
۵ ۲۔ کوشش میں امر خیر کی جانا ثواب ہے
بھوکے کو لاکے کھانا کھلانا ثواب ہے

امکان کے اندر اسباب حاضر ہونا۔
(ار - بول چال - فقرہ)
ع : حاضر ہے ہر اک چیز، جو امکاں میں ہے اسباب

اِملاک (ار - مِلک کی جمع)
صحیح تلفظ اَملاک، اول مفتوح درست ہے۔
املاک کے معنی عربی میں "مالک بنا دینا" ہیں۔
لیکن اُردو میں سب زبانوں پر باضافت "اِملاک"
ہی ہے۔ لہذا درست ہو سکتا ہے۔
۵ طالب ہے ترے قرب کا سبط شہ لولاک
نے ملک کی خواہش ہے نہ درکار ہے املاک

امّ الکتاب - (ع) قرآن مجید، مراد ہے۔
۵ نہ کچھ خبر ہے حدیثوں کی ان کمینوں کو
نہ یہ معانی ام الکتاب سمجھے ہیں۔ (س)

اُمَم - (ع - جمع امّت کی) (دیکھیے، امت)
وہ اقوام جو کسی پیغمبر کی پیرو ہوں۔
۵ بچپن سے انس تھا جو امام امم کے ساتھ
جاتی تھی جان آمدِ فوج ستم کے ساتھ

امن پانا - (ار - مح) سکون پانا۔ محفوظ رہنا۔
۵ راہی ہوں کسی اور طرف، امن جہاں پائیں
پھر جانے کا جھنجھلا کے زباں پر نہ سخن لائیں

امن دینا - (ار) بچانا۔ پناہ میں رکھنا۔
۵ دے امن انھیں گرمی محشر سے خدایا!
ہو سب کے سروں پر علم حمد کا سایا

امنڈنا - (امڈا) اُبلنا۔ جوش کھانا۔ امڈا: یک لخت ظاہر ہوا۔
۵ یہ ذکر تھا کہ دور سے ظاہر ہوئے نشاں
اُمڈا زمیں پہ ظلم کا دریائے بیکراں

اُمّی - (ع) آں حضرت صلعم کا لقب۔
وہ شخص، جس نے دنیا میں کسی سے نہ پڑھا ہو۔
۱۔ آں حضرت صلعم نے کسی سے تعلیم نہیں پائی۔
۲۔ آپ مادر شکم میں تشریف رکھتے تھے کہ آپکے پدر بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔
۵ اللہ نے دی تھی انھیں کونین کی شاہی
امی تھے پہ تھا دل میں بھرا راز الٰہی (نعت)

امیدوار ہونا۔ (ار)
خواہاں ہونا۔ آس لگائے ہونا۔
؎ قاسم، چچا سے کہتے تھے رخصت اگر ملے
امیدوار حرب کا ابن حسن بھی ہے (س)

امیدوآس ہونا۔ (ار۔ ع)

امید ہونا۔ (ار۔ ع) سہارا ہونا۔ آسرا ہونا۔

آس ہونا۔ (ار۔ ع)
ع: اکبر مری امید ہے، قاسم ہے مری آس

امید وبیم کا روز۔ روز حشر۔
؎ تلوار کیا چلی غضب آیا کریم کا
تھی جنگ، یا کہ روز تھا امید وبیم کا

امیر۔ (ع۔ اسم مذکر)
حاکم وقت۔ شہنشاہ وقت۔
؎ یاں سینکڑوں کمانیں ہیں فوج امیر میں
دو دو گریں گے خاک پہ ایک ایک تیر میں

امیر۔ (ع) سردار۔
ع: واللہ، اے امیر یہ ہے رحم کا مقام

امیر شام۔ یزید مراد ہے۔
؎ جس دم امیر شام کی محفل میں شمر نے
دکھلائے سر شہیدوں کے لاکر جدا جدا (س)

ا۔ ن

انام۔ (ع) مشہور و معروف۔ نامور۔
ع: آنکھوں پہ، فرق پر قدم قبلہ انام

انبار اٹھانا۔ (ار)
بوجھ اٹھانا۔
؎ انبار نان، دوش پہ اپنے اٹھاتے تھے
بچوں کو جاکے راتوں کو کھانا کھلاتے تھے

ان پر چڑھنا۔ (ار ع)
جنگ کے لیے میدان میں جانا۔
؎ فرماکے یہ ہتھیار سجے آپ نے تن پر
غل پڑ گیا، شاہ شہدا چڑھتے ہیں ان پر

انتخاب ہونا۔ (ار۔ ع)
فرد ہونا۔ یکتا ہونا۔
شجاعت و جوانمردی میں منتخب ہونا۔
؎ کس کس جری کے شکل و شمائل کو دیکھیے
واللہ ایک ایک جواں انتخاب ہے (س)

انتخاب ہونا۔ (ار۔ ر)
منفرد ہونا۔ منتخب ہونا۔ یگانہ ہونا۔
؎ امام کہتے تھے کیونکر رکھوں نہ حر کو عزیز
خدا گواہ کہ لاکھوں میں انتخاب یہ ہے (س)

انتظاری۔ (ار) انتظار۔
؎ مومنو یہ مقام زاری ہے
فاطمہ آچکی ہیں مجلس میں
اب کہو کس کی انتظاری ہے

انتقام لینا۔ (ار۔ بول چال)
بدلہ لینا۔ ظالموں سے عوض لینا۔
؎ انیس ظلم سے اعدا کے ہادی
ظہور کرکے، بس اب انتقام لیتے ہیں (س)

انجام۔ (ف) انتہا۔ خاتمہ۔ آخر۔
؎ انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے
گھر گر نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے

انجام بخیر۔ (کلمۂ دعائیہ)
خدا خیر کرے۔
خدا کرے کہ نتیجہ و انجام نیک ہو۔
؎ انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے
گھر گر نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے (ر)

اندازِ تکلم (ف۔ ار)
بول چال کا صحیح طریقہ۔ اسلوب۔
۵ ماہ کو مہر کروں ذروں کو انجم کر دوں
گنگ کو ماہرِ اندازِ تکلم کر دوں

انجامِ کار۔ (ف) آخری نتیجہ۔
۵ انجامِ کار قبر کی منزل نظر میں ہے
ہم ہیں وطن میں، عمر ہماری سفر میں ہے

انجام کھلنا۔ (ار۔ ع)
نتیجہ ظاہر ہونا۔
۵ عاشورِ محرم کو ہو جب عصر کا ہنگام
واں آئیو، کھل جائیگا اس کوچ کا انجام
(مہذب نے متروک لکھا ہے حالانکہ آجکل مستعمل ہے)

انجم۔ (ع) ستارے۔
مع بس جا بجا سے اٹھ گئی انجم کی فوج سب
(رشید)

انجم
(ع) (اسم مذکر) ستارے۔
۵ دیکھے نہ کبھی صورتِ انجم فلکِ پیر
ہوجائے ہوا، بزمِ سلیماں کی بھی توقیر

انجم کا چھپنا اور چمکنا۔
تاروں کا ٹمٹمانا۔ جھلملانا۔
۵ انجم کا وہ چھپنا کبھی اور گاہ چمکنا
وہ سرد ہوا، اور وہ سبزے کا لہکنا
(صبح کا سماں)

مع: انجم کی فرد فرد سے لیکر حسابِ شب (استعارہ)
آسماں کے ہر اک ستارے سے
رات کا حساب کتاب کر لیا گیا

انداز بھول جانا۔ (ار۔ ع)
اصول، طریقے اور راستے فراموش کر دینا۔
۵ چمکی صفتِ برق جو شمشیر سرانداز
اندازِ وفا بھول گئے سب قدرانداز

انداز نئے ہونا۔ (ار)
معاشرے میں انقلاب آجانا۔
۵ انداز زمانے کی یہ گردش کے نئے ہیں
جو میرے شناسا تھے وہی بھول گئے ہیں
(گردشِ دوراں)

اندازِ وفا۔ (ف۔ صفت)
(لغوی معنیٰ) طریقۂ محبت۔ فرضِ منصبی۔
(اصطلاحِ فوج) تیر چلانے کا طریقہ۔
۵ چمکی صفتِ برق جو شمشیر سرانداز
اندازِ وفا بھول گئے سب قدرانداز

اندام۔ (ع)
۵ شبیر نے جب دودھ کا زینب سے لیا نام
ہر چند کیا ضبط، پہ تھرا گیا اندام

اندام۔ (ف۔ مذکر) جسم۔ بدن۔
مع: تھرا رہا تھا غیظ سے قاسم کا بھی اندام

اندام (ع)
۵ جب مادرِ حُر کا شہِ والا نے لیا نام
اس صاحبِ عفت کا لگا کانپنے اندام (مکالمہ)

اندوہِ شہِ دیں۔ مراد: غمِ حسین۔
۵ جو ہوا بیمارِ اندوہِ شہِ دیں اسے انیس
اوجِ اصحابِ مسیح اس کو میسر ہو گیا (س)

اندھا ہونا۔ (ار۔ ع)
کور ہونا۔ صحیح بات کو نہ سمجھنا۔ حقیقت نظر نہ آنا۔
۵ جو اندھا ہے تو آنکھیں مل کے مل نعلینِ سرور پہ
نبی کے لال کی خاکِ قدم کحلِ جواہر ہے (س)

اندھیرا۔ (ہ۔ مذکر)
جہاں کچھ نظر نہ آئے۔ تاریکی۔ ظلمت۔
۵ زنداں میں حرم کہتے تھے دم گھٹ گئے لوگو
ہم نے کبھی دیکھا نہیں یہ اندھیرا (س)

اندھیر کرنا۔ (ار۔ ر)

زیادتی کرنا۔ ظلم و زبردستی کرنا۔

ہ گُل ہونے میں شمعوں کے نہ لگتی تھی ذرا دیر
کرتی تھی اندھیرے میں ہوا اور بھی اندھیر

اندھیر ہونا۔ (ار۔ مح)

کچھ سجھائی نہ دینا۔

چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی معلوم ہونا۔

ع: اندھیر ہے کچھ مجھ کو سجھائی نہیں دیتا

اندھیرا ہونا۔ (ار۔ مح)

ظلم و زیادتی ہونا۔ جور و ستم سے تاریکی پھیل جانا۔

ہ مور و ملخ و گرگ و غزال و فرس و شیر
سب آتے ہیں جب ہوتا ہے کچھ خلق میں اندھیر

اندھیری۔ (ہ۔ مونث)

۱۔ چنچل گھوڑے کی آنکھوں پر کپڑا باندھ دیا جاتا ہے وہ اندھیری کہلاتا ہے۔

۲۔ سقے کے منہ پر کا رومال۔

ہ شبدیز کو لی ہے اندھیری بھی لاجواب
روشن ہے کہ منہ پر ہے معشوق کے نقاب

اندیشۂ اجل نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

۱۔ مرنے کے بعد روز محشر دنیا کے اعمال کا خوف نہ ہونا۔ اللہ کا سامنا ہونے سے نہ ڈرنا۔ (صنعت توریہ)

۲۔ نڈر اور بے خوف ہونا۔

ہ جنگی وہ رومیوں کے پرے اشامیوں کے دل
خوف خدا نہ جن کو نہ اندیشۂ اجل (فوج یزید)

اندیشہ باطل کرنا۔

برائیوں اور بدیوں کے متعلق سوچنا۔

غلط راہیں اختیار کرنے کی فکر کرنا۔

ہ اندیشہ باطل سحر و شام کیا
عقبیٰ کا نہ ہائے کچھ سرانجام کیا (ر)

ع: **انسان کا انسان سے روا ہوتا ہے مطلب** (ار۔ مقولہ)

آدمی آدمی کے کام آتا ہے

اَنسَب۔ (ع۔ صیغۂ افعل التفضیل) مناسب۔

ہ تڑپوں گی تو جائے گی یہ اعضا شکنی سب
بہتر یہی تجویز ہے، نسخہ یہی انسب

انس و جاں۔ (ع۔ ف۔ مرکب)

انسان اور جنات۔

ہ تابوت پر جو آنے لگے تیر ناگہاں
آمادۂ نبرد ہوئے شاہ انس و جاں

اُنس ہونا۔ (ار)

محبت ہونا۔ لگاؤ ہونا۔ خلوص ہونا۔

ہ آئی جب یاد پدر، چوم لیا قبضے کو
اُنس تھا شاہ کو کیا حیدری شمشیر کے ساتھ (س)

انسان ہونا۔ (ار۔ مح)

اتنا بلند اور عالی قدر انسان ہونا۔

ہ لوگ کہتے تھے وہ انسان ہے، حسین ابن علی
دشت سے جس کے لیے رونے کو حیوان نکلے (س)

انصار۔ (ع)

دوست۔ نصرت کرنے والے۔

واحد اور جمع دونوں طرح مستعمل ہے۔

ہ کربلا کے بن میں جا پہنچے جو شاہ بحر و بر
خوش ہوئے مقتل کو سب انصار و یاور دیکھ کر (س)

انصاف طلب ہونا۔ (ار)

عدل اور حق فیصلے کی خواہش ہونا۔

ع: دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے

انصاف لازم ہونا۔ (ار۔ فقرہ)

حق بات ہونا۔ عدل کی بات ہونا۔ صحیح فیصلہ ہونا۔

ہ جو کہتے ہو بابا سے، بجا کہتے ہو بیٹا
انصاف بھی لازم ہے، یہ کیا کہتے ہو بیٹا

اِنعام۔ (ع)

اچھا صلہ۔ اچھا بدلہ۔ بخشش۔ نعمت۔

ؔ بے قتل سواروں کو نہ آرام ملے گا
مسلم کا جو سر لاؤ گے تو انعام ملے گا

انعام کرنا۔ (ار۔ ع)

بخشش کرنا۔ بخشش دینا۔

ؔ جنت انعام کر کہ دوزخ میں جلا
وہ رحم ترا ہے یہ عدالت تیری (رحمتِ الٰہی۔ ر)
(صنعت لف و نشر مرتب)

انفعال ہونا۔ (ار) شرم آنا۔

ؔ واللہ بجز جود و سخا ہے نبی کی آل
ایسے سخی سے ہو مجھے کیونکر نہ انفعال

انفعال ہونا۔ (ار۔ بول چال)

شرمندگی ہونا۔

ؔ لہو بدن کا عرق ہو کے بہہ گیا سارا
ہوا یہ اپنے گناہوں سے انفعال مجھے (س)

انفراغ۔ (ع) فراغت۔

ؔ پڑھے ہے بیبیوں کو ہوا تھا نہ انفراغ
جو ان میں غل ہوا کہ لٹا فاطمہ کا لال
(شہادتِ امام)

انقلاب۔ (ار)

کیفیات و حالات کی تبدیلی۔

ؔ زمانہ ایک طرح پر کبھی نہیں رہتا
اسی کو اہلِ جہاں انقلاب سمجھے ہیں (س)

انکھڑیاں۔ (ار) آنکھیں۔

آنکھوں کو پیار و محبت سے انکھڑیاں کہہ دیتے ہیں۔

ؔ وہ تھوتنی، وہ اُبلی ہوئی انکھڑیاں وہ بال
گویا کھلے تھے، حور کے گیسو، پری کے بال

اُن کے ہوتے۔ (ار۔ ر)

ان کی زندگی میں۔

ؔ آپ ان کے ہوتے، کس لیے میداں میں جاتے ہیں

انگشت بدنداں۔ (ف)

۱۔ حیران متعجب۔

۲۔ سراسیمہ و پریشاں۔

ؔ جب لگا پھیرنے خنجر، میں گلوئے شہ پر
احمدِ پاک کو انگشت بدنداں دیکھا (س)

اِنَّما۔ (ع۔ آیت) دیکھیے۔ تلمیح۔

ع: مثلِ سمندِ بادشہ "انما" اڑا

انور۔ انتہائی خوبصورت۔ نورانی تر۔ حسین۔

ؔ سنبل ترے ہے پریشاں زلفِ اکبر دیکھکر
کٹ گیا ماہِ تاباں روئے انور دیکھکر (س)

ا۔ و

او۔ (کلمۂ ندائیہ)

تضحیک کے لیے بولتے ہیں۔

ؔ زمیں یہ کہتی ہے میت سے دیکھ، قبر کو دیکھ
کہاں بنا کے گھر او خانماں خراب آیا (س)

اُوچھی۔ (ہ)

غرقِ آہن سپاہی (دیکھیے، تصویر)

ؔ جو اوچھی دوچار ہوا صاف چار تھا
فولاد موم خام، سکینہ خیار تھا

اوپر کے دم بھرنا۔

سینہ سے سانس لینا۔ پیٹ تک سانس نہ جانا۔ عالمِ نزع کی کیفیت۔

ؔ اللہ سے لو لگی ہوئی ہے میری
اوپر کے دم اس واسطے بھرتا ہوں اب (ر)
(صنعت ایہام)

اوتاد ۔ (ع) وَتَد کی جمع ۔
۱۔ بنیادیں ۔ میخیں ۔
۲۔ اولیاء اللہ ۔ جو دنیا میں صرف چار ہیں ۔

ؔ گیتی لرز گئی دل اوتاد ہل گئے
تیر ستم کمانوں کے چلّوں سے ہل گئے

اَوج ۔ (ع) بلندی ۔ مرتبہ ۔ عزت ۔
ع : مریم کا نہ یہ اوج ، نہ حوّا کا یہ رتبہ

اَوج ۔ رفعت ۔

اوج میں اوج سلیماں سے بھی بالا ہوئے
مجرئی شاہ کا ہو تو یہ رتبہ ہوئے (س)

اوج پانا (ار۔ بول چال)
مرتبہ اور عزت پانا ۔

ؔ کسی نے نزع میں یہ مرتبہ ، یہ اوج پایا ہے
سرِ حُرّ اپنے زانو پر شہ دلگیر رکھتے ہیں (س)

اوجِ سعادت ۔ نیکی کی بلند حدود ۔
عزت و وقار کی بلندیاں ۔ وقار ۔

ؔ آتا ہے وہ بھلا کہیں سائے میں بوم کے
پایا ہو جس نے اوج سعادت ہما کے ساتھ (س)

اوج ملنا ۔ (ار)
مرتبہ اور عزت حاصل کرنا ۔
بلندی ملنا ۔

ؔ جنھیں ملا ، انھیں افتادگی سے اوج ملا
انھوں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے (س)

اوج موج ۔ بلند اقبال ۔ عزت و مرتبہ ۔
ع : یہ اوج موج مبارک ہو آپ کو

اوجھڑ ۔ (ہ) (جنگ کا داؤ)
ایک پہلوان دوسرے پہلوان کو اپنی سپر اس کے پہلو پر مار کر گھوڑے سے گرا دینا ۔

ؔ اوجھڑ سپر کی ہے جو اٹھائے سر غرور
لوٹے ، تو موت کا بھی طمانچہ نہیں ہے دور

اوجھڑ ۔ (ہ) پہلوان کا حریف کے پہلو میں اپنی سپر مار کر گرا دینا ۔

ؔ اوجھڑ لگی کہ ہوش اُڑے خود پسند کے
گھوڑے نے پاؤں رکھ دیے سر پر سمند کے

اوجھل ہونا ۔ (ار۔ ع)
الگ ہو جانا ۔ دور ہو جانا ۔ سامنے سے ہٹ جانا ۔

ؔ اکبر چلے جو مرنے تو بانو نے یہ کہا
آنکھوں سے اوجھل اے مرے رشک قمر نہ ہو (س)

اُوچھا ۔ (ہ) نامکمل ۔ اُچٹتا ہوا ۔

ؔ اوچھا بھی وار گر کسی دشمن کو لگ گیا
تن جا رہا تڑپ کے الگ ہاتھ لگ گیا

اوچھی ۔ (اوچھا) (ہ) مونث) اُچٹتی ہوئی نامکمل ۔ آہستہ سے بھرپور کی الٹ ۔

ؔ جس غول پہ جا پڑتے تھے تولے ہوئے تلوار
اوچھی سی کمر پر جو لگا دی تو ہوئی پار
(جنگ علی اکبر)

اور ۔ علاوہ اس کے ۔

ؔ خادم تھے ساتھ ، ہاتھ میں عہدے لیے ہوئے
اور ایک شخص چتر کا سایہ کیے ہوئے

اور ۔ حرف ربط ۔

ؔ ذرّہ نہ مہر و ماہ میں اور اُن میں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا

اور ۔ (کلمۂ عطف) عجیب ۔ نرالی ۔

ؔ کہتے تھے شاہ پیاس میں لذت ہی اور ہے
دریا کو آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا نہ چاہیے (س)

اور ۔ (کلمۂ عطف)
مگر ۔ لیکن ۔ نیز دیکھیے جلد اول ۔

ؔ سب منزل جہاں میں مسافر عدم کے ہیں
سب کا وطن ہے ایک ہی اور گھر جدا جدا (س)

اور ۔ (حرف ربط) مزید ۔ زیادہ ۔

ع: اٹھتا تھا یہ اور، آہوئے تصویر تھے آہو

اور ۔ (کلمۂ عطف) باوجود اس کے ۔ لیکن ۔ مگر ۔

ہ سر کٹنے کا دھڑکا نہیں، وسواس نہیں ہے
فوجوں سے دغا" اور" کوئی پاس نہیں ہے

اور ۔ برعکس ۔ الٹا ۔

ہ راحت کے دن گزر گئے اب فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو جو یتیموں کا طور ہے

اور ۔ باوجود ۔ اس پر ۔

ہ انیس بار خلائق یہ اور بار گناہ
اٹھا وہ بوجھ جو اس مشت استخواں سے چلے (س)

اور حشر ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

انتہائی قیامت برپا ہونا ۔ مزید قیامت برپا ہونا ۔
مزید ہنگامہ ہونا ۔

ہ حشر میں اک روز ہوگا حشر جس دم فاطمہ
لائے گی شہ کا سر پُرخوں خدا کے سامنے (س)

اور کچھ ۔ (ار) دوسرا ۔ الگ سے ۔

ہ قطع امید ایک حد سے گر ہوئی، کچھ غم نہیں
اور کچھ سامان کر دے گا خدا جینے کے لیے (س)

اور کی تقلید نہ ہو ۔ (ار ۔ فقرہ)

دوسرے شعرا کی نقالی نہ کروں ۔
دوسرے شعرا کا اسلوب اختیار نہ کروں ۔

ہ جدّ و آبا کے سوا اور کی تقلید نہ ہو
لفظ مغلق نہ ہو، گنجلک نہ ہو تعقید نہ ہو

میر انیس نے اپنے جدّ و آبا کی شاعری کی خصوصیت بیان کی ہے

اور کیا چاہیے ۔ (ار ۔ فقرہ)

اس کے علاوہ کاہے کی (کس چیز کی) خواہش ہے ؟

ہ سلامی تجھے اور کیا چاہیے
غم شہ میں ہر دم بکا چاہیے (س)

اور کیا چاہیے ۔ (ار ۔ بول چال)

اس کے علاوہ دوسری کون سی چیز کی حاجت رہ گئی ۔

ہ گلے سے لگا کر یہ شہ نے کہا
ملا خلد، اب اور کیا چاہیے (س)

اور نہ پانا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

دوسرا نہ ملنا ۔ مقابلہ کا نہ ملنا ۔

ہ چرخ نے عالم ایجاد کو چھانا کیا کیا
جز حسن اور نہ پایا کوئی ہم پایۂ حسین (س)

اور ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

عجیب و غریب ہونا ۔

ہ کہتے تھے شاہ پیاس میں لذّت ہی اور ہے
دریا کو آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا نہ چاہیے (س)

اورنگ صفدری ۔ (ف)

بہادری اور شجاعت کا پیشہ ہنر
(اورنگ: عقل و دانش)

ہ ہم حیدری ہیں، ہم میں ہے زور غضنفری
ہم سے ہے اوج پایۂ اورنگ صفدری

اُوس کھانا ۔ (ار ۔ مع) شبنم کے قطرے گرنا ۔

ہ کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامن صحرا بھرا ہوا

اوقات بسر ہونا ۔ (ار ۔ مع)

زندگی گزرنا ۔ دن رات گزرنا ۔
صبح و شام بیتنا ۔

انیس نے اوقات کو مونث نظم کیا ہے ۔
عورتیں، اوقات کو مونث ہی بولتی ہیں ۔ لیکن
حیثیت اور بساط کے معنی میں ۔

(دلی ۔ لکھنؤ)

ہ بانو غم صغرا میں بکا کرتی ہے دن رات
تلخی میں بسر ہوتی ہے مولا مری اوقات

اوقات کٹ جانا (ار۔ع)

زندگی گذری جارہی ہے۔ وقت گزر رہا ہے۔
دن رات گذر رہے ہیں۔

ہ جینے سے طبیعت اب ہٹی جاتی ہے
غفلت ہی میں اوقات کٹی جاتی ہے　(ر)

(اوقات، جمع وقت کی۔ انیسؔ نے مونث لکھا ہے)
اوقات بمعنی حیثیت، عورتیں عموماً مونث بولتی ہیں

اوّل - (ع) پہلا۔ پہلے۔

ہ اس عشرۂ اول میں نہ ہوئیں گے بہن ہم
تاریخ سفر ہے دہم ماہ محرم

اوّل سے اوّل ہونا - (ار۔ع)

دنیا کی ہر شے پہلا۔ نقش اولیں سے بھی پہلا۔
ازل سے پہلا۔

ہ سلامی خلق کا آغاز وانجام اس پہ ظاہر ہے
کہ جو اوّل ہے ہر اول سے ہر آخر سے آخر ہے　(س)

اوّل و آخر نہ ہونا - (ار۔ بول چال)

ابتدائے آفرینش وخاتمہ وجود کا اندازہ نہ ہونا۔

ہ دو عالم دو ورق ہیں ایک کتاب وصف حیدر کے
یہ مجموعہ وہ ہے جس کا نہ اوّل ہے نہ آخر ہے　(س)

اولاد - (ع۔ اسم مونث) بیٹے بیٹیاں۔

ع: سب ساتھ تھی اولاد نقیلِ جگر

اولاد کا داغ - (ار) اولاد کی جدائی۔ اولاد سے ہجر۔
اولاد سے بچھڑنے کی مصیبت وتکلیف۔

ہ دشمن کو بھی دے خدا نہ اولاد کا داغ
جاتا نہیں ہرگز دل ناشاد کا داغ　(ر)

اولوالابصار - (ع)

آنکھوں والے۔ صاحبان چشم۔ بینائی رکھنے والے۔

ہ نرگس کہیں آنکھوں کو، بھلا کیا اولوالابصار
وہ دیدۂ بے نور ہے، یہ مطلع انوار

اوالعزم - (ع)

بڑے ارادوں والا۔ صاحب عزم۔ ارادوں کا پختہ۔

ع دادا شجاع، باپ اوالعزم، ہم دلیر

اُولی اجنحہ (اولی الاجنحۃ) (ع)

کنایۃً۔ فرشتے۔ بازوؤں والے۔ پروں سے اڑنے والے

ہ گھڑیال سے پانی میں، مگر خوف سے کانپے
تھے دور اولی اجنحہ، پر خوف سے کانپے

اونٹوں کو بار کرنا - (ار۔ نقرہ)

اونٹوں پر سامان لادنا۔

ہ حضرت نے کیا حکم کہ اونٹوں کو کرو بار
نقارہ ہوا کوچ کا سب ہوگئے تیار

اوہلی -

ہ گرتا تھا لہو چھوٹ کے نہ جوہر کے چمن کا
اوہلی ہوئی تھی رنگ ٹپکتا تھا بدن کا

ا - ہ

اہل بزم - (ف)

حاضرین۔ کسی بزم میں بیٹھنے والے۔

ہ اے اہلِ بزم پیٹنے رونے کی ہے یہ جا
اولاد والو! ہے یہ دم نالہ و بکا

اہل جفا - (ار)

ظالم کے لیے بھی مستعمل ہے۔

ہ کہتی تھی زینب تمہیں بھی کچھ خبر ہے یا حسین!
ننگے سر نکلی ہوں میں اہلِ جفا کے سامنے

اہل جہاں - (ار۔ بول چال)

دنیا والے۔ لوگ۔

ہ زمانہ ایک طرح پر کبھی نہیں رہتا
اسی کو اہلِ جہاں انقلاب سمجھے ہیں　(س)

اہلِ دولت ۔ (ار) مالدار ۔ اہلِ ثروت
ع جو سخی ہیں ، مالِ دنیا سے ہیں خالی ان کے ہاتھ
اہلِ دولت جو ہیں ، وہ دست کرم رکھتے ہیں (س)

اہلِ ستم ۔ ظالم ۔ ظلم کرنے والے ۔
ع : کہتے تھے شہ مرا سر کاٹتے کیا اہلِ ستم
پھر اگر خون کے محضر پہ نہ ہیں کر دیتا

اہلِ ستم ۔ (ف ۔ ترکیب)
ظالم ۔ ستم توڑنے والے ۔
ع میں یہ نہیں کہتا کہ اذیت نہ اٹھائیں
یا اہلِ ستم آگ سے خیمہ نہ جلائیں

اہلِ خطا ۔ (ف ۔ ترکیب)
خطا کار ۔ گنہگار ۔ ملزم ۔
ع دُور سے اہلِ خطا تیر جو برساتے تھے
رفقا سائے میں ڈھالوں کیلئے آتے تھے

اہلِ سخن ۔
شاعر ۔ ادیب ۔
باذوق ۔ اہلِ زبان ۔
ع کچھ اور جز سخن نہیں اہلِ سخن کے پاس
مجرائی کیا زباں کے سوا ہے دہن کے پاس (س)

اہلِ صفا ۔ (اصطلاح تصوف)
صاف دل ۔ اہلِ باطن لوگ ۔
عارف ۔ معرفت والے ۔
ع چہرہ چمنستان تجلی خدا ہے
طلعت وہ لوحِ دل ہر اہلِ صفا ہے

اہلِ ضلالت ۔ (ف ۔ ترکیب)
گم کردہ راہ ۔ تاریک ضمیر ۔
گمراہ لوگ ۔ گمراہ امّت ۔
ع کعبے میں بھی مولا نہ میسر ہوئی راحت
آزار پہ باندھے ہیں کمر اہلِ ضلالت

اہلِ ظلم ۔ (ف ۔ ترکیب)
ظالم (جمع) میں استعمال کیا ہے) ظالمین ۔
ع لشکر میں اہلِ ظلم کے غل تھا کہ الاماں
دو بجلیاں چمکتی تھیں بھاگے کوئی کہاں
(دو بجلیاں استعارہ ، تلوار)

اہلِ عبا ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)
عبا والے ۔ مراد ، آلِ رسول ۔
ع پایا تھا زلبس عقدہ کشا اہلِ عبا کو
ہونٹوں سے پکڑ لیتی تھی دامانِ قبا کو

اہلِ فہم ۔ (ف)
کلام کے سمجھنے والے ۔ ادراک والے ۔
بافہم ۔ عقل والے ۔ سمجھدار ۔
ع ایسا سلام نظم کیا تو نے ، اے انیس
جو اہلِ فہم اس کو سُنے اور اچھل پڑے (س)

اہلِ کمال ۔
بلند پایہ شاعر ۔ اہلِ فضل شعرا ۔
ع قدر داں کم ہیں ، بہت اہلِ کمال
جنس ارزاں ہے خریدار نہیں (س)

اہلِ کیں ۔ (ف)
ظالم ۔ کینہ رکھنے والے ۔ فسادی ۔
ع اصغر ہے شہ کے ہاتھوں پہ کہتے تھے اہلِ کیں
یا دستِ آفتاب میں یہ ماہتاب ہے (س)

اہلِ کیں ۔ (ع ، ع ۔ مرکب)
ظالم ۔ فتنہ و فساد برپا کرنے والے ۔
فسادی ۔ کینہ پرور ۔
ع ہیں آتش ہوں ، سیماب ہیں اہلِ کیں
کبھی قائم القرار یارا نہیں (س)

اہلِ کیں (ف ۔ ترکیب) کینہ رکھنے والے ۔
ع : اس صدمے پہ بھی درپئے ایذا تھے اہلِ کیں

اہلِ نار۔ (ف۔ ترکیب)

جہنمی۔

؎ مکّار و اہلِ نار و دغا باز و بد عمل
شکلیں مہیب بد بو سے تند ابروؤں پہ بل

اہلِ نفاق۔ (ف۔ ترکیب)

منافق۔ یہاں جمع میں نظم کیا ہے۔
جن کا ظاہر اور باطن مختلف ہو۔

؎ جاتا ہوں یوں جہاد کو اہلِ نفاق سے
بلبل چمن میں جاتی ہے جس اشتیاق سے

اہلِ یقیں۔

وجود باری تعالیٰ، احکامات قرآنی اور سنت رسولؐ پر یقین رکھنے والے۔

؎ کیا فوج حسینی کے جوانانِ حسیں تھے
آگاہ دل و اہلِ وفا، اہلِ یقیں تھے

اہلِ وفا۔ (اصطلاح تصوف)

مخلص دوست۔ وفادار۔ وفا والے۔

؎ لڑکے ہیں ستم کش ہیں، غریب الغربا ہیں
احسان کو نہ بھولیں گے کہ ہم اہلِ وفا ہیں

اہلِ وفا۔ (ف) با مروت۔ باوفا۔ محبت والے۔

ع روتے ہیں یوں تمہیں اہلِ وفا اہلِ وفا کو

ا ۔ ی ۔ ے

اے توبہ۔ (فجائیہ)

(ناقابلِ قیاس، انکار، نفرت اور پرہیز کے موقع پر بولتے ہیں)

استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ۔ ہرگز نہیں۔ ناممکن۔

؎ بخیل کیا ہے جو دیگا کسی کو اے توبہ
دلا، سخی کو ہمیشہ حجاب رہتا ہے (س)

اے فلک۔ (ار۔ فقرہ)

آسمان سے مخاطب ہونا۔

عموماً شعرا اپنے مقدر یا خرابیٔ قسمت کی فریاد یا امداد کے موقع پر آسمان کو مخاطب کرتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ آسمان پہ سیارے ہیں اور سیاروں سے مقدرات کا تعلق ہوتا ہے۔

؎ رو کے زینب نے کہا، اے فلک، یا انصاف
شہر برباد ہو، آباد یہ صحرا ہوئے
(س)

ایال۔ (ع)

گھوڑے کی گردن کے بال۔

ع: تارِ شعاع موئے ایالِ سمند ہیں

ایّامِ بہاری۔ (ف) شباب کا زمانہ۔

ع: ایامِ بہاری میں خزاں ماں کو دکھائی

ایجاد کرنا۔ (ار)

بنیاد ڈالنا۔ کام کرنا۔

؎ یہ بن ہو نواں خلد وہ ایجاد کریں گے
اب دیکھیو تم ہم اسے آباد کریں گے

ایجادِ علی۔ حضرت علیؑ کا ایجاد کیا ہوا۔

؎ ہر وقت یہاں وردِ زباں نادِ علی ہے
بجلی نہیں یہ ضرب، ایجادِ علی ہے

(نادِ علی: دیکھیے، تلمیحات میں)

ایذا۔ (ع) تکلیف۔ اذیت۔

؎ ہوئی سخت ایذا زمانے کے ہاتھوں
گراں سنگ پر آبگینہ ہمارا (س)

ایذا رساں۔ (ف۔ ع۔ مرکب۔ ار۔ بول چال)

ظالم۔ ظلم توڑنے والے۔

؎ عجب ظلم ہے دخترِ فاطمیؑ پر
اِدا سے ایذا رساں کھینچتے ہیں (س)

ایذا کھینچنا۔ (ار۔ مح)

رنج اور صدمے برداشت کرنا۔

تکلیف و اذیت اٹھانا۔

ﷺ عبث ہیں عدو در پئے قتل اصغر

یہ ایذا کھیں بے زباں کھینچتے ہیں (س)

ایذائے فشار۔ ("ع" ف۔ مرکب)

ایذا۔ تکلیف۔

فشار۔ زمین کا بھینچنا۔

قبر کی تکلیف۔ قبر کا عذاب۔

ﷺ رات اندھیری، پرسش اعمال، ایذائے فشار

قبر میں چین سے انسان سو سکتا نہیں (س)

ایڑیاں رگڑنا۔ (ار۔ مح)

عالم نزع یا زخموں کی تکلیف میں بے چین ہونا۔

تڑپنا۔

ﷺ رگڑ کے ایڑیاں قاسم نے وقت نزع کہا

عدم کے ہیں سفری، اپنا یا تراب یہ ہے (س)

ایسا۔ بلند و اعلیٰ۔ اعلیٰ مضامین کا۔

ﷺ ایسا سلام نظم کیا تو نے اے انیسؔ

جو اہل فہم اس کو سنتے اور اچھل پڑے (س)

ایسا۔ (کلمۂ اردو)

۱۔ اتنا۔ بہت زیادہ۔ واہ سبحان اللہ۔

۲۔ یوں۔ یہ۔ اس طرح۔

ﷺ ۱۔ قد تو دور رہے جو، وہ قریب ایسا ہو

بخت ایسے ہوں اگر ہو تو نصیب ایسا ہو

ﷺ ۲۔ لکھا ہے کہ کربلا میں گھر زہرا کا

ایسا اجڑا کہ پھر نہ آباد ہوا

ایسا بے بس ہونا۔ (ار۔ بول چال)

ہر طرف سے لاچار ہونا۔ کوئی چارۂ کار نہ رہنا۔

غ: فرصت نہ ملی حج کی میں ایسا ہوا بے بس

ایسا ہونا۔ (ار۔ بول چال)

اس جیسا ہونا۔ اس طرح کا ہونا۔ مثل ہونا۔

ﷺ ظلم کرتے تھے عدو شہ پہ کہتے تھے عدو

خلق میں صابر و شاکر ہو تو ایسا ہوئے (س)

ایسا ہے کچھ۔ (ار۔ بول چال)

ایسا کیا معاملہ ہے۔ کوئی سخت بات ہے۔

ﷺ عباس روتے ہیں، علی اکبر اداس ہیں

ایسا ہے کچھ کہ سبط نبی بے حواس ہیں

ایسی جوانی پر خاک (ار۔ ر)

اس طرح جوان ہونا بیکار ہے۔ ایسی جوانی سے کیا فائدہ

ع جیتے رہے، خاک ایسی جوانی پہ ہماری

ایسے۔ (ار۔ کلمہ) اعلیٰ و ارفع۔

ﷺ لب بند ہوئے جاتے تھے شیریں سخن ایسے

ہے شور جہاں میں، نمک ایسا سخن ایسے

ایسے۔ (کلمہ۔ ار) اس۔ اتنے۔

ﷺ ہیں گال زخمی، کان طمانچوں سے لال ہیں

ایسے صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو (س)

ایک۔ ایک ہی۔ یکجا۔ برابر برابر

علی سا بھی نہ کوئی، عادل زمانہ ہوا

کہ ایک باز و کبوتر کا آشیانہ ہوا (س)

ایک بات میں۔ (ار۔ ر)

آن کی آن میں۔ بات کہتے کہتے۔

ﷺ دریا دل ایسا کون ہوا کائنات میں

تسمہ بچڑے کے مشک بھری ایک بات میں

تسمہ (دیکھیے تصویر)

ایک پر دو بھاری ہونا۔ (مقولہ)

ایک آدمی دو سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دو کمزور بھی ایک طاقتور کو مار دیتے ہیں۔

مشہور ہے کہ ایک پہ بھاری ہیں دو بشر

پیاسے تھے ان کے خون کے دو لاکھ اہل شر

ایک جان ۔ (ار)
محض ایک ذات ۔ واحد ذات ۔ ذرا سی جان ۔
؎ کھانے کو رزق رہنے کو گھر اور لحد کو جا
دنیا میں ایک جان کو کیا کیا نہ چاہیے (س)

ایک جان پر ۔ (ار۔ ر)
اکیلے پر ۔ تنہا پر
مصرع: حملہ تمام فوج کا تھا ایک جان پر

ایک حال سے رہنا ۔ یکساں تمام زندگی گزارنا ۔
؎ دنیا میں ایک حال سے رہنا محال ہے
گہہ اوج آفتاب کو ہے، گہہ زوال ہے

ایک حال کے دفتر ۔
ایک ہی فرد کے مختلف حالات ۔
ایک ہی شخصیت کے نئے حالات کا قلمبند ہونا مراد ہے
؎ نبض غم حسین سے ہوتے ہیں اے انیس
ہر سال ایک حال کے دفتر جدا جدا (س)

ایک در بند ہو کر سو در کھلنا ۔ (ضرب المثل)
رزق ایک طرف سے جب بند ہوتا ہے تو خدا
دوسرے ذرائع پیدا کر دیتا ہے ۔
مصرع: صورت آئینہ استغنا سے جوہر کھل گئے

ایک دم ۔ (ار۔ کلمہ) کسی لمحے ۔ ایک آن بھی ۔
؎ پدر کی پیاس کو بھولے نہ ایک دم عابد
چھری جگر پہ چلی جب خیال آب آیا (س)

ایک دو لاکھ ۔ (ار۔ ر) لاکھوں میں ۔
؎ بخدا فارس میدان تہور تھا حر
ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حر

ایک زباں ہونا ۔ (ار۔ مح)
یکدل ہونا ۔ متفق الرائے ہونا ۔
؎ کیا حسن عقیدت تھا، عجب دل کے جواں تھے
آقا پہ فدا ہونے کو سب ایک زباں تھے

ایک سے ہونا ۔ مثل ہونا ۔ یکساں ہونا ۔ برابر ہونا ۔
؎ جرأت ہیں ایک سے ہو یہ جی چاہتا ہے آج
دکھلاؤ شان حیدر و صفدر جدا جدا (س)

ایک شب کی بیاہی ۔ (ار۔ مح)
جس کی شادی کو ایک دن گزرا ہو ۔
؎ بین اے مجرئی، قاسم کی دلہن کیا جانے
بیاہی اک شب کی رنڈاپے کا چلن کیا جانے (س)

ایک طرح ۔
؎ کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا، تو دوپہر دیکھا (سلام)

ایک طرح پر رہنا ۔ (ار۔ بول چال)
یکساں رہنا ۔ برابر اور مساوی رہنا ۔
؎ زمانہ ایک طرح پر کبھی نہیں رہتا
اسی کو اہل جہاں انقلاب سمجھے ہیں

ایک طرف ۔ (ار۔ ر)
ایسے موقع پر مستعمل ہے جب کسی مسلمہ امر کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے آگے کچھ کہنا مقصود ہو ۔
؎ لال آنکھیں، وہ منہ قہر سے کالا
شب ایک طرف، دن کو ڈرے دیکھنے والا
(رات کو تو ڈر لگنا ضروری ہی تھا، لیکن اس کے ڈراونے چہرے سے تو دن کو ڈر لگتا تھا ۔)

ایک عالم ۔ (ار۔ روزمرہ) تمام دنیا ۔
؎ ایک عالم سے جو چھٹ جاؤں تو پروا نہیں کچھ
پر نہ ہاتھوں سے مرے دامن سرور چھوٹے (س)

ایک کو دو، دو کو چار کرنا ۔ (ار۔ ر) تلوار سے وار کرنا
ایک جسم کے دو ٹکڑے اور دو کے چار کر دینا ۔
؎ پیدل نہ ان کی ضرب سے بچتا تھا نہ سوار
کر دیتے تھے وہ ایک کو دو اور دو کو چار
(انصار لشکر حسین)

ایک گھڑی ۔ (ار۔ روزمرہ)
کسی وقت ۔ ایک لمحہ ۔ ایک دن ۔
ہ شہ نے قاصد سے کہا، بیٹی کو خط کیا لکھنا
آکے یاں ایک گھڑی چین نہ پایا میں نے (س)

ایک ہو جانا ۔ (ار)
مل جانا ۔ تواتر ہو جانا ۔ فاصلہ ختم ہو جانا ۔
(کوفہ سے شام تک اتنی افواج ہیں کہ دونوں شہر ایک ہو گئے ہیں)
ہ بدکار ہیں لاکھوں اگر اک نیک ہے مولا!
فوجوں کے سبب کوفہ و شام ایک ہے مولا!

ایک ہی ہاتھ میں ۔ (ار۔ ع)
صرف ایک وار میں ۔ ایک تلوار کے زخم میں ۔
ہ پھر یہ نوفل سے کہا، بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانہ ہو وے (س)

اہل بیت ۔ (ع) گھر والے ۔ گھر والیاں ۔
ہ ملی نہ پھولوں کی چادر تو اہل بیت امام
مزار شاہ پہ لخت جگر چڑھا کے چلے (س)

ایلچی ۔ (ف ۔ اسم مذکر)
سفیر ۔ پیغامبر ۔ (دیکھیے، تلمیح)
ہ نہ بچوں کے دنیا سے گزرنے کی خبر ہے
یہ ایلچی شاہ کے مرنے کی خبر ہے

ایلچی ۔ (ف)
معیّن کردہ ۔ سفیر ۔ سردار ۔
ہ ہے تو بھی تو ہے ایلچی حاکم خودسر
کیا ہو جو تجھے قید کرے سب مرا لشکر (مکالمہ)

ایما ۔ (ع) مرضی ۔ ارادہ ۔
ہ رفقا کہتے تھے، رکھ دیں ابھی تیغوں پہ گلے
حکم خالق ہے ہمارے لیے ایمائے حسین (س)

ایمان کی خاطر نہ ہونا ۔ (ار۔ بول چال)
ایمان کا خیال نہ ہونا ۔ ایمان کی محبت نہ ہونا ۔
ہ ہزاروں مل کے لڑنے آئے ہو بیکس کی یہاں سے
نہ کچھ اسلام کا ہے پاس، نہ ایماں کی خاطر ہے
(س)

اَینَ اَبی ۔ (کلمہ ۔ ع)
ندائیہ کلمہ ۔ مرے بابا کہاں ہیں ۔
میرے بابا کہاں چلے گئے ۔
ع : چلاّئیو نہ "این اَبی" کہہ کے بار بار

ایوان عُلا ۔ (ع ۔ مرکب)
اعلیٰ و ارفع محل ۔ عالیشان مکان ۔
ہ جب دور سے ایوان عُلا کو دیکھا
لاریب کو عرش کبریا کو دیکھا

✲

ردیف ۔ ب

ب ۔ ا

باب ۔ (ار) دروازہ ۔ داخلہ کی جگہ ۔

بہشت دے گا خدا خود انہیں
علی کے در کو جو رحمت کا باب (سلا)

بابا ۔ (ار) باپ ۔ والد ۔ پدر ۔

ماں فاطمہ زہرا سی عالم میں کسی کی
بابا ہے کسی کا نہ مرے بابا کی برابر ہے (سلا)

بابِ شب بند ہو جانا ۔ (استعارہ)

رات کا دروازہ بند ہو گیا ۔ رات ختم ہو گئی ۔
در کھل گیا سحر کا ۔ ہوا بند باب شب ۔
(در کے لئے کھلنا ۔ کھل جانا ۔ باب کے لئے
بند ہو جانا ۔ فصیح زبان ہے ۔)

باب میں ۔ (ار ۔ ر) بارے میں متعلق ۔ واسطے ۔

ہیں ذرہ پرور دری کے چلن آفتاب میں
آقا! یہ دیر کس لئے خادم کے باب میں

بات بھُلانا ۔ (بھُلا دینا) (ار)

نصیحت یا کسی کا قول یاد نہ رکھنا ۔
عمداً قول یا نصیحت پر عمل نہ کرنا

اس وقت الگ ہو کہ زیادہ ہے لڑائی
اماں نہ کہیں یہ کہ مری بات بھلائی

بات پر آنا ۔ (ار ۔ مح)

کسی کام کا تہیہ کر لینا ۔

ہم راست گو ہیں، بات جس وقت آتے ہیں
کہتے ہیں جو زبان سے وہی کر دکھاتے ہیں ۔

بات پر آنا ۔ (ار ۔ مح)

وعدے عہد اور اپنی زبان کا پاس رکھنا ۔
حمیّت کا پاس کرنا ۔

زخم تبر و تیر و سناں کھاتے ہیں غازی
جب بات پر آتے ہیں، تو مر جاتے ہیں غازی

بات چلنا ۔ (ار ۔ ر)

کسی موضوع کا سلسلہ چھڑنا ۔ سلسلۂ گفتگو
چھڑنا ۔ کوئی موضوع نکلنا ۔

یوں مسکرائے ۔ بات شجاعت کی جب چلی
جیسے کھلی ہوئی ہے ۔ گلِ سرخ کی کلی

بات رکھ لینا ۔ (ار ۔ مح) ۔ ساکھ بنا دینا ۔ عزت رکھ لینا ۔

؎ بات آج دو عالم کے شہنشاہ نے رکھ لی
غربت میں مری آبرو اللہ نے رکھ لی

بات رکھنا ۔ (ار ۔ مح)

عزت رکھ لینا ۔ ساکھ رکھ لینا ۔

؎ خدا بات رکھے جہاں میں انیس
یہ دن ہر طرح سے گزر جائیں گے (س)

بات رہ جانا (ار ۔ مح) ساکھ باقی رہنا ۔

؎ رہ جائے بات، کرتے ہیں وہ امر ہوشیار
دنیا ہے بے ثبات زمانہ ہے بے مدار ۔

بات سوجھنا ۔ (ار ۔ ر)

عقل میں آنا - ہوشیاری کی سوچنا -

ے قسمت نے اس کو راہ ضلالت سے دی نجات
بے فضل حق کسی کو نہیں سوجھتی یہ بات

بات کرتے بھی رو دینا - (ار - بول چال)

انتہائی نزاکت اور پریشانی کے عالم میں یہ جملہ بولا جاتا ہے : کہ (بات بات میں رو دیتا ہے)

ے سہمی ہے سکینہ بیت لئے قبلہ حاجات
رو دیتی ہے مجھ سے بھی جو کرتی ہے کوئی بات

بات کی پیچ ہونا - (ار - ر)

عہد کا پکا ہونا - کہے کا خیال ہونا -

ے ہے بات کی پیچ، نام پہ مرتے ہیں بہادر
جو کہتے ہیں منہ سے وہی کرتے ہیں بہادر

بات منہ سے نہ نکالنا - (ار - بول چال)

اپنی کوئی رائے نہ دینا - خاموشی اختیار کرنا -

ے زینب نے کہا جس میں رضائے شہ عالی
میں نے تو کوئی بات نہیں منہ سے نکالی
(از - مہذب)

باتوں پر جانا - (ار - ع)

سنی سنائی پر یقین کر لینا -
(محاورہ) کانوں کا کچا ہونا -

ے یہ سحر بیاں ہیں، کہیں باتوں پہ نہ جانا
بازو نہ کھلیں رسی سے جنگ تو نہ آنا

باتیں حصول ہونا - (ار)

تمام مقاصد میں کامیابی ہونا -

ع طالب تھے آپ جن کے، وہ باتیں ہوئیں حصول

باج - (ف) محصول - خراج -

خاقان کار ہے تخت نہ منبر کار ہے تاج
ہاں غازیو! چین و جلش و زنگ سے لو باج
جناب زینب اور آپ کے بیٹے

باج لینا - (ار - روزمرہ)

خراج لینا - محصول وصول کرنا -

ے وہ شاہ کہ شاہوں سے لیا باج نبی
اور عرش پہ تھا شریک معراج نبی
(منقبت علی - ر)

باد بہادری - (استعارہ)

امام حسین کو باد بہادری سے استعارہ کیا ہے -
مراد پوری کرنے والی ہستی -

ے صحرا سے کہیں باد بہاری نہ نکل جائے
جا جلد کہ مولا کی سواری نہ نکل جائے

باچھوں میں جما ہوا دودھ -

دونوں باچھوں میں ماں کا دودھ جم گیا تھا -
اس کا اثر نظر آ رہا تھا -

ع باچھوں سے تھا نمود ابھی دودھ کا اثر

(باچھیں - ہونٹوں کے دونوں طرف کے گوشے)

باحواس ہونا - (ار)

پریشان نہ ہونا مستعد اور تیار ہونا -

ے آفت میں مبتلا ہیں، مگر باحواس ہیں
غازی ہیں سرفروش ہیں اور حق شناس ہیں
(لشکر حسین)

باد بہاری چلنا - (ار) بہار کی ہوا چلنا -

یہ کہہ کے روانہ ہوا وہ خاصۂ باری -
گویا کہ بیاباں میں چلی باد بہاری -

(بیابان میں خشک ہوائیں چلتی ہیں اور خاک اڑتی ہے - قافلہ حسین کے سفر سے انیس نے باد بہاری سے تشبیہ دی ہے)

بادپا - (ف)

ہوا کی مثل اڑنے والا - (گھوڑا)

فرفر نفس کی آتی تھی نتھنوں سے [illegible]

کہتے تھے لوگ سب کہ ہے اشرف یہ بادپا۔

بادِ تُند۔ لف ا

تیز ہوا۔ آندھی۔ طوفان باد۔

بڑھ کر جو دل بڑھانے لگے افسرانِ چند

آیا اُڑا کے رخش کو وہ مثلِ بادِ تُند

(از مہذب)

بادیدۂ گریاں۔ (ف) روتے ہوئے۔

سمجھے علی اکبر کہ خفا ہیں پھپھی اماں

قدموں پہ گرے دوڑ کے بادیدۂ گریاں

بادیہ پیما۔ (ف)

جنگل کی مسافت طے کرنے والا۔

ان جنگلوں میں بادیہ پیما تھا دین کا۔

بادیہ پیمائی۔ (ف) اردو میں مستعمل)

جنگلوں کی خاک چھاننا۔ مراد، شعر سے ہے۔

ایام مصیبت کے ہیں تنہائی کے دن ہیں۔

غربت کی شبیں، بادیہ پیمائی کے دن ہیں۔

بادشاہی۔ (ار) حکومت

یہ فخر ہے کہ ملی بادشاہی دنیا کی

غلام سمجھیں اگر قنبر و بلال مجھے۔ (س)

بادشاہی ملنا۔ (ار۔ ع)

انتہائی مسرّت حاصل ہونا۔

دنیا میں سب کچھ مل جانا۔

یہ فخر ہو کہ ملی بادشاہی دنیا کی۔

غلام سمجھیں اگر قنبر و بلال مجھے۔ (س)

باران تیر (ف۔ ترکیب)

فوجِ مخالف سے تیر آنا۔ تیروں کی بارش۔

تیروں کی بوچھار۔

اے سلامی تیغِ دشمن کارگر ہوتی نہیں

حفظِ خالق سے کوئی کوئی بہتر سپر ہوتی نہیں (س)

بارِ خلائق (ف۔ ع) اعزا کی ذمہ داریاں۔

انیسؔ بارِ خلائق یہ اور بارِ گناہ

اٹھاؤ وہ بوجھ جو اس مشتِ استخواں سے چلے۔

بارشِ اشک ہونا۔ (ار۔ ع)

انتہائی رونا۔ انتہائی آنسو نکلنا۔

بہت کھنچے گا ادھر سے جو ہوئی بارشِ اشک

برس کے جوش میں لاتا ہے کیوں سحاب مجھے۔

بارشِ بارانِ نور۔ ف۔ ترکیب

نور کی بارانی۔ بارش۔

چاروں طرف نور ہی نور برس رہا تھا۔

ہر نخل پر ضیائے سرِ کوہِ طور تھی

گویا فلک سے بارشِ بارانِ نور تھی

بارشِ خونناب۔ (ف)

سرخ آنسو۔ اشکِ خونیں۔

مژگاں سے رخِ پاک پہ تھی بارشِ خونناب۔

باردوش ہونا۔ (ار۔ ع)

ناگوار گزرنا۔ بوجھ محسوس ہونا۔

تیغوں کی کچھ خبر تھی، نہ ڈھالوں کا ہوش تھا۔

نیزہ ہر اک سوار کو اک باردوش تھا۔

بار کھول دینا۔ (ار) ساز و سامان اُتار لینا۔

فرمایا کہ بس کھول دو اونٹوں کے یہیں بار۔

بارگاہ۔ (ف۔ مونث)

انیسؔ فیض کا معدن ہے بارگاہِ حسین

صلے خدا کی عنایت سے بے حساب ملے۔ (س)

بارگراں۔ (ف۔ ار)

زیادہ وزن۔ وزنی بوجھ۔ بڑا بوجھ۔

(یہاں اونٹوں کی مہار کو بارگراں کہا ہے)

کھینچی مہار اونٹوں کی مقتل سے شام تک

بارگراں یہ عابدِ بیمار لے گئے۔ (س)

بارگناہ ۔ (ف۔ اضافت توصیفی)
گناہوں کا بوجھ ۔ گناہوں کی زیادتی ۔
انیسؔ بارِ خلائق یہ اور بارِ گناہ
اٹھاوے بوجھ جو اس مشت استخواں سے چلے (س)

بارور درخت۔ (ف) پھلدار درخت ۔
وہ سرخی شفق کی اُدھر چرخ پر بہار
وہ بارور درخت، وہ صحرا، وہ سبزہ زار

بارور ہونا۔ (ار۔ مح)
سرسبز ہونا ۔ خوشی پوری ہونا ۔
حسرت اور دعا پوری ہونا ۔
میں دیا کرتا ہوں روز اشکوں سے پانی یا حسین
شاخِ نخلِ آرزو کیوں بارور ہوتی نہیں (س)

بارور ہونا۔ (س)
پھل دار ہونا ۔ پھل دینا ۔ اچھا نتیجہ نکلنا ۔
میں دیا کرتا ہوں روز اشکوں سے پانی یا حسین
شاخِ نخلِ آرزو کیوں بارور ہوتی نہیں
(س)

بارہا۔ (ار ۔ روزمرہ)
متعدد بار ۔ بار بار ۔ وجہ سے زیادہ مرتبہ
کس شہر میں دُرِ مدعا ملتا ہے
سنتے ہیں ۔ نجف میں بارہا ملتا ہے ۔ (ر)

بار ہونا ۔ اجازت ہونا ۔ ہمت ہونا ۔
دوزخ میں سر اٹھانے کی کب اُن کو بار ہے ۔
اب گردنوں پہ تیغِ تبرّا سوار ہے ۔

باری۔ (ار) بار ۔ دفعہ ۔
"باری" عموماً بچوں سے بولتے ہیں یا بچے
بولا کرتے ہیں ۔
بعضوں کی زبان پر یوں بھی مستعمل ہے ۔
سر پیٹ کے کرتی ہوں جو بین گریہ و زاری ۔
مڑ مڑ کے ادھر دیکھ چکے ہیں کئی باری ۔

باری ۔ (ع)
پیدا کرنے والا ۔ خداوندِ عالم ۔
تھا حملۂ اکبر غضبِ حضرتِ باری ۔
دو ہو گیا ، شمشیر جسے شیر نے ماری ۔

باری۔ (ی ۔ سنتی ۔ عوام ۔ باری بولتے ہیں ۔)
بار ۔ مرتبہ ۔
ہوش آیا کئی بار ، غش آیا کئی باری

بارے۔ (ف)
یک لخت ۔ ایک بار ۔ اتفاقاً ۔
بارے ، شجرِ جراتِ وہمت میں پھل آیا ۔
بس رو کے رہے پودا کہ فرس منہ کے بل آیا ۔
(پودا ، دیکھئے ردیف جلد ۱)

بارے۔ (ف ۔ کلمہ) ایک بار ۔ ایک دفعہ ۔
یہ تمہارا تھا ۔ سو پہنچا تمہیں بارے
مالک ہو تمہیں ، ہم تو ہیں اب گور کنارے
(امام حسین اور حضرت عباس ۔)

باری ہونا۔ (ار ۔ روزمرہ)
نمبر آنا ۔ سلسلہ شروع ہونا ۔
جانوروں کی مناسبت سے "چشمۂ حیوان" کہا ہے ۔
(صنعتِ ایہام) حالانکہ یہاں چشمۂ حیوان کے معنی
آبِ حیات کے ہیں ۔
انسان جو ہے جانوروں کی ہوئی باری ۔
اک چشمۂ حیواں ہوا پھر دشت میں جاری ۔
(انسان ، حیوان ۔ جانور ۔ چشمۂ حیوان ، دشت ۔
ان سب میں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے ۔)

باریاب ہو جانا۔ (ار بول چال ۔)
حاضری دینا ۔ آجانا ۔ حاضر ہو جانا ۔
آنے کی اجازت ملنا ۔

مجلس میں جو باریاب ہو جاتا ہے
عصیاں سے وہ بے حساب ہو جاتا ہے۔ (ر)

باریک بیں۔ (ف) نکتہ سنج۔ صاحب ادراک
باریک بیں سمجھ گئے، مطلب انیس کا
انتیس کا وہ چاند ہے، یہ چاند تیس کا۔
(ابروؤں کی تعریف میں)

باڑھ رکھنا۔ (ار۔ مح)
تیز کرنا۔ صیقل کرنا۔ دھار رکھنا۔
وطن سے جن سبھوں نے شاہ کو مہماں بلایا تھا۔
وہ تلواروں پہ باڑھیں ترکشوں میں تیر رکھے ہیں۔
(س)

بازار آراستہ ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)
بازار سج جانا۔ بازار بن جانا۔
آراستہ ہو جاتا تھا اک چھوٹا سا بازار۔

بازار سرد ہونا۔ (ار۔ مح)
ہیچ و پوچ ہونا۔ بے رونق ہونا۔
پھیکا پھیکا ہونا۔
یوسف کا اُن کے سامنے بازار سرد تھا
اک اک جوان جریدۂ عالم میں فرد تھا

بازار سرد ہونا۔ (ار۔ مح۔)
اہمیت کم ہو جانا۔ معاملہ ٹھنڈا ہو جانا۔
گرم ہے مجلس، ماتم ہر جا
سرد ہو دے یہ وہ بازار نہیں۔ (س)

بازار کھلا ہونا۔ (ار۔ مح)
طے شدہ نرخ پر کسی شے کا بازار میں عام طور پر فروخت ہونا۔
کسی چیز کا زیادہ سے زیادہ بازار میں وجود ہونا۔
سر بکف رہنے لئے، موت کا بازار کھلا تھا۔
دروازہ اجل کا پئے کنار کھلا تھا۔

بازار گرم ہونا۔ (ار۔ مح)
تیاری ہونا۔ گھما گھمی ہونا۔
سے پکارتے ہیں، یہ مشکیں لئے اُدھر
بازار جنگ گرم ہے، ڈھلتی ہے دوپہر۔

بازار گرم ہونا۔ (ار۔ مح)
انتہائی گرم جوشی ہونا۔ زیادتی ہونا۔
جوش و خروش ہونا۔ انہماک و اشغال ہونا
لڑتا تھا غضب، ایک کے بعد ایک وفادار
دن چڑھتا تھا یاں، گرم تھا واں موت کا بازار۔

بازار گرم ہونا۔ (ار۔ مح)
ہر طرف شہرت اور ذکر اذکار رہنا۔
گرما گرمی ہونا۔
گرم اس میں ہے حسن کا کس کے بازار
لاؤ تو مصر سے یوسف کے خریداروں کو۔ (س)

بازار ہو۔ (ار۔ عم) بازار والو۔ تماشائیو۔
کہتی تھی قصۂ شام میں، بازاریو ہٹو
زہرا کی بیٹیوں کا تماشا نہ چاہئے (س)

باز کرنا۔ (ار) کھولنا۔ کشادہ کرنا۔
جنت کے دریچوں کو ملک باز کریں گے
اب سوئے جناں شہپرے پرواز کریں گے۔

بازو پکڑ کے کہنا۔ انتہائی توجہ اور خصوصیت سے ہوشیار کر کے کہنا۔
دوسرے مصرعے میں حدیث کی طرف اشارہ ہے۔
"اَنَا مدینۃ العلم وعلیٌ بابُھا"
رسول کہتے تھے بازو پکڑ کے حیدر کا۔
مدینہ علم کا تو میں ہوں اور باب ہے یہ۔ (س)

بازو تھامنا۔ (ار۔ مح)
سہارا دینا۔ ادباً یا اخلاقاً۔

محبت و خلوص کی بنا، پر۔

سے اترنے لگی جو بہنت ید اللہ۔
خود بازوئے ہمشیر کو تھامے ہوئے تھے شاہ

بازو کانپنا۔ (ار۔ ع)

۱۔ ضعف کے سبب ہاتھ میں طاقت نہ ہونا۔

۲۔ ضعف ایہام: یہاں "بازو کانپنا"، بھائی کی شہادت کے پیش نظر کیا ہے امام حسینؑ کے بھائی عباس چونکہ شہید ہو چکے تھے اور بھائی بھائی کا قوت بازو ہوتا ہے، چنانچہ کنائیۃً کہا گیا کہ بازو ٹوٹ جانے کے سبب ہاتھ کانپ رہا تھا، اور اسی کے ضعف سے ہاتھ قابو میں نہ تھے کہ تلوار بھی پکڑ سکتے

ع یاں کانپتا تھا ضعف سے ٹوٹا ہوا بازو
نہ تیغ پہ قبضہ تھا نہ تھا ہاتھ پہ قابو

بازو کسنا۔ (ار) بازوؤں میں رسی باندھنا۔

بازو سے کسنے کو نظر آتا ہے کوئی
سر پر سے ردا چھیننے لئے جاتا ہے کوئی۔

بازو کی مچھلیاں۔

بازو پر ابھرا ہوا گوشت، جو تندرستی کی نشانی ہوتا ہے۔

لڑنے کی طاقت تھی شر تشنہ گلو میں
ڈوبی ہوئی تھیں مچھلیاں بازو کی لہو میں۔

بازو نہ رہنا۔ (ار۔ ع) بھائی کا مر جانا۔

یک دست گئی تاب و تواں شبیر
اس ہاتھ سے کیا ہو جس کا بازو نہ رہا (ر)

بازو ہونا۔ (ار۔ ع)

طاقت سے استعارہ کیا ہے۔

وہ پنجہ ہے کہ جس میں قوت مشکل کشائی ہے
وہ بازو ہیں جو زور شاہ خیبر گیر رکھتے ہیں (س)

بازوئے حسین۔ (استعارہ)

امام حسین کے بھائی، حضرت عباس مراد ہیں۔
بھائی قوت بازو ہوتا ہے۔

اللہ اللہ کیا وفا پرور تھے بازوئے حسین
کوئی اپنی حاب سے ہاتھ دھو سکتا نہیں (س)

بازوئے سرور۔ (ف)

امام حسین کے بھائی، حضرت عباس سے مراد ہے۔

بازو بھی کٹائے بازوئے سرور نے
اس پر بھی مگر ہاتھ نہ آیا پانی۔ (ر)

بازی چلنا۔ (ار۔ ر)

مکاری اور بری فطرت سے کام لینا۔
حیلے اور مکر کرنا۔

ہٹ جا، نہیں تیغ اب مری واللہ چلیگی
شیروں سے نہ یہ بازی روباہ چلے گی۔

باسر عریاں۔ (ار) ننگے سر۔ کھلے سر۔

خوف تھا شمر کو دم ذبح کہ اب خیمے سے
بنت زہرا نہ کہیں یاسر عریاں نکلے (س)

باطل ہونا۔ (ار) ناحق سامنے آجانا۔ رد ہونا۔

باطل، شفاعت و حسد و کینہ ہو گیا۔
ایسی جلا ہوئی کہ حق آئینہ ہو گیا۔

باعث ایجاد جہاں۔ (ف۔ فقرہ)

(آں حضرت صلی اللہ علیہ مراد ہیں۔)
حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ ؟

اے باعث ایجاد جہاں وقت مدد ہے۔
اے منتظم کون و مکاں وقت مدد ہے۔

(نعت سرور کائنات)

باغ باغ ہونا۔ (ار۔ ع) بہت خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔

ذروں کو سر چڑھائے یہ کس کو دماغ ہے
وہ گل ہیں جن کے ذکر سے دل باغ باغ ہے۔

باغ باغ ہونا۔ (ار۔ م) خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔
خوشبو سے ہر بشر کا معطّر دماغ تھا۔
وسعت سے اس کی صحن کا دل باغ باغ تھا۔
صفت ایہام۔

باغ باغ ہونا۔ (ار۔ م) خوش ہونا۔ مسرّت ہونا۔
خوشبو سے اُن گلوں کی ہوا دست باغ باغ۔

باغ جناں۔ (اضافت توصیفی)
جنّت۔ بہشت۔
جنت کا چمن۔ باغ بہشت
باندھی تھی پیشوائی شبیر کے لئے
مقتل سے صف فرشتوں نے باغ جناں تلک

باغ جوانی۔ (اضافت توصیفی)
جوانی کا چمن۔ مراد: نوجوانی۔ عنوان شباب۔
زندگی کی بہار کا زمانہ۔
حسین کہتے تھے "واحسرتا علی اکبر
بہار باغ جوانی ہمیں دکھا کے چلے۔ (س)

باغ دہر۔ (اضافت توصیفی) دنیا۔ عالم۔
برنگ سبزۂ بیگانہ باغ دہر میں تھا
ترے سحاب کرم نے کیا نہال مجھے۔ (س)

باغ رسول۔ (ار۔)
خاندان رسول۔ خاندان رسالت۔
جس نے بہار دیکھی ہو باغ رسول کی
اس کو غبار خار ہے جینا خزاں تلک (س)

باغ سخنوری۔ (استعارہ)
کلام اور شاعری کا چمن۔
(صنف شاعری مراد ہے۔)
تھے لعل لب نگینہ یاقوت احمری
رنگین ہے جن کے وصف میں باغ سخنوری۔
(علی اصغر)

باغ عالم۔ (اضافت توصیفی) عالم۔ دنیا۔
حسین ایسے نہ ہوں گے باغ عالم میں کبھی پیدا
زباں سے کیا بیاں تعریف ہو یوسف کی
(س)

باغ فاطمہ۔ (استعارہ)
خاندان فاطمہ۔ اولاد فاطمہ۔
(حضرت فاطمہ کی اولاد سے باغ کو استعارہ کیا ہے۔
کانٹے ہر ایک گل کے دہن میں ہیں پڑ گئے
اس درجہ باغ فاطمہ میں قحط آب ہے۔ (س)

باغ قلم کرنا۔ (ار)
باغ کاٹنا۔ (استعارہ) تباہ کرنا۔ قتل کرنا۔
نیزوں کی نوکیں آج ہیں اور آل مصطفا
تلواروں سے کریں گے قلم باغ مرتضا۔
(آل مصطفٰے! دیکھیے ردیف)

باغ لٹنا۔ (استعارہ)
خاندان قتل و غارت ہو جانا۔
عاشور کو جو لٹنے لگا فاطمہ کا باغ
تاریک ہو گئے کئی گھر گل ہو گئے چراغ۔

باغی۔ (ف۔ ار)
مخالف۔ وہ مخالف جو حقیقی بادشاہ (بادشاہ)
کے خلاف ہو۔
(یہاں باغی میں صفت توریہ اور ایہام ہے۔)
یہ باغیوں نے کاٹے تھے اشجار باغ دیں
تھے ان میں لاکھوں بھرے تیغوں کے پھل پڑے
(س)

باغی۔ نافرمان۔ حکومت سے برگشتہ۔
باغی نیزہ و تیغ و سفال لے کے چلے ہیں
کٹ جائیں گے وہ نخل جو پھولے نہ پھلے ہیں۔

باک۔ (ف) خوف۔ ڈر۔

کیا باک موج بحر سے، طوفاں سے کیا خطر
کشتی مری، حسین سے ہے ناخدا ساتھ
(س)

باک۔ (ف) ڈر۔ خوف۔
مشتاق اجل ہوں، مجھے جینے سے نہیں باک

باک ہونا۔ (ار)
مرنج ہونا۔ تامل ہونا۔
اظہار اسم اقدس و اعلیٰ میں کیا ہے باک۔

باگ۔ (ہ۔ مونث)
تلوار کا سر۔ نوک۔
جو تیغ دونوں باگیں کے وہ اصیل ہے۔

باگ (ار۔ مونث)
گھوڑے کے مینڈ کی ڈوری جس کو سوار پکڑے
رہتا ہے اور اسی کے ذریعہ گھوڑے کو روکتا
اور آگے بڑھاتا ہے۔
(دیکھئے تصویر ——)
بیٹے سے وقت جنگ یہ فرماتے تھے حسین
گھوڑے کی باگ اے علی اکبر لئے ہوئے۔ (س)

باگ اٹھانا۔ (ف۔ ع۔)
گھوڑے کو آگے بڑھانے کے لئے باگ کھینچنا۔
کہہ کر یہ بات باگ اٹھائی سمند کی
صورت بدل گئی فرس ہی بلند کی۔

باگ پھیرنا (ار۔ ع)
گھوڑے کو واپس کرنا۔ موڑنا۔
تھرا گیا بدن، نہ رہی طاقت قرار
گھوڑے کی باگ پھیر کے بھاگا وہ نابکار

باگ پہ پھٹنا۔
بڑھ کر کسی جرار کو ہٹتے نہیں دیکھا
گھوڑے کو کسی باگ پہ پھٹتے نہیں دیکھا

باگ روکے ہونا۔ (ار)
باگ کسے ہونا۔ لگام کھینچے ہونا۔
روکے ہوئے باگوں کو شہ دیں کے ادب سے
اعدا کی طرف دیکھتے تھے چشم غضب سے

باگ لینا۔ (ح۔ مح۔)
گھوڑے کی باگ کھینچے رہنا۔
تاکہ گھوڑا ادھر اُدھر نہ جا سکے۔
بیٹے سے وقت جنگ یہ فرماتے تھے حسین
گھوڑے کی باگ، اے علی اکبر لئے ہوئے۔ (س)

باگ لئے ہوئے۔ (حربی۔ مح)
باگ اٹھائے ہوئے۔ باگ سے ہوشیار رہتے ہوئے۔
بیٹے سے وقت جنگ یہ فرماتے تھے حسین
گھوڑے کی باگ، اے علی اکبر لئے ہوئے۔ (س)

باگوں کو روک لینا۔ (ح۔ مح۔)
گھوڑوں کو ٹھیرا لینا۔ آگے نہ بڑھنے دینا۔
تم روک لو باگوں کو نکل جانے دو ان کو۔

باگیں اٹھی ہونا۔ (ف۔ مح)
گھوڑوں کی باگیں آگے بڑھنے کے لئے کھینچی ہوئی
ہونا۔
باگیں اٹھی ہوئی ہیں کمیت و سرنگ کی۔
(سرنگ، کمیت: دیکھئے، ملیح۔)

باگیں لینا۔ (استعارہ)
روکے ہوئے۔ سنبھل سنبھل کر چلنا۔
تہذیب و ادب کے ساتھ قدم رکھنا۔
جاتا ہے کیوں فلک پہ طرارے کئے ہوئے
آداب کا مقام ہے باگیں لئے ہوئے۔

باگیں لئے ہوئے۔ (ار۔ ع)
باگیں کسے ہوئے۔ باگیں روکے ہوئے
جاتا ہے کیوں فلک پہ طرارے کئے ہوئے

آداب کا مقام ہے، ہما گیں لئے ہوئے۔

بال بال گناہگار ہونا۔ (ار۔ع)

انتہائی گنہ گار ہونا۔

گناہ نامۂ اعمال پر جو کی پس مرگ
گناہگار نظر آیا بال بال مجھے۔ (س)

بال بکھرانا۔ (ار۔ع)

سخت مصیبت میں، دعا کے وقت عموماً
عورتیں سر کے بال پریشان کر کے دعا کرتی
ہیں۔

یا فاطمہ میں لٹتی ہوں بکھراؤ سر کے بال
یا رب اُلٹ آج یہ سب عرصۂ قتال۔

بال بکھرانا۔ (ار۔ع)

حُسن و خوبصورتی کے لئے بال کھول کر سر کے
چاروں طرف پھیلا دینا۔

کھینچے نہ بال، حور نے بکھرا دیے ہیں بال۔

(اُن معنوں میں کسی دوسرے شاعر نے
یہ محاورہ نظم

بال بکھرائے ہوئے۔ (ار)

بالوں کو پریشان کئے ہوئے۔
سر کے بال کھول کر چہرے ڈال لینا۔

روتی تھی بنت فاطمہ بکھرائے سر کے بال
ہنستا تھا شہر ہاتھ میں چادر لئے ہوئے۔
(س)

بال بیکا۔ (ہ۔ار۔روزمرّہ)

جوکھوں۔ تکلیف۔ مصیبت۔

غضب تھا جوان زخموں میں چبھتے خار
ترا بال بیکا گوارا نہیں۔ (س)

بال بیکا نہ ہونا۔ (ار۔ع)

قطعی نقصان اور ضرر نہ پہنچنا۔

آخر دکھا چکا وہ
پر شہ کے زلفوں والے کا بیکا ہوا نہ بال

بال پک جانا (ار۔ع)

بال سفید ہو جانا۔ بڑھاپا آجانا۔

اے وائے انیس! پختہ کاری پہ تری
سب بال تو پک گئے مگر خام ہے تو۔ (ر)

بال خون میں بھرے ہونا۔ (ار)

قتل کی اطلاع کے لئے خون سے بازو تر کرنا۔
بال سے مقصد۔ بازو اور پر ہیں۔

کا رنگ اڑ گیا، دل کانپنے لگا۔
آیا جو بال خون میں کبوتر بھرے ہوئے (س)

بال کافور ہونا۔ (ار۔ع) بال سفید ہو جانا۔

لازم ہے کفن کی یاد ہر وقت انیس
جو مُشک سے بال تھے، وہ کافور ہوئے۔ (ر)

(ار۔ع) بال سفید ہونا

لازم ہے کفن کی یاد ہر وقت انیس
جو مشک سے بال تھے، وہ کافور ہوئے۔ (رباعی)

بال کھولے ہوئے ہونا۔ (لد۔ع)

(صفت ایہام تناسب)

۱۔ پریشاں حالی کے ساتھ برآمد ہونا۔
(رات کی سیاہی اور تاریکی کی طرف اشارہ ہے)
۲۔ فریادیوں کی صورت بنائے آنا۔
۳۔ بلائے ناگہانی بن کر آنا۔

وہ دن بھی گیا جب تو مصیبت کی
کھولے ہوئے بالوں کو شہادت کی شب آئی۔

(راقم الحروف کے خیال میں یہ محاورہ ان معنوں
میں کسی شاعر نے نظم میں کہا۔)

بالا ہونا۔ (ار۔ر)

بلند ہونا۔ زیادہ نورانی ہونا۔ سبقت لیجانا۔

بالا تھی چمک، مہرِ منور کی چمک پر
ضو اس کی زمیں پر تھی ضیا اسکی فلک پر

باش وبستر۔ (ف) تکیہ اور بچھونا۔
زیرِ سر ہاتھ دھرے خاک پہ سوتا ہوں
ہوتے چالیس برس باش وبستر چھوٹے (س)

(ار)
بالوں سے صاف کرنا۔ صفائی کرنا۔
انتہائی تقدس اور پاکیزگی کی نیت سے صاف کرنا
مکاں کون گنج شہیداں میں ہے
جو بالوں سے میں نے بہارا نہیں۔' (س)

بالوں سے زمین جھاڑنا۔ (ار)
بالوں سے زمین کو صاف کرنا۔
(انتہائی محبت کے اظہار کے وقت یہ عمل کیا
جاتا ہے۔)
زمیں کو جھاڑ کے بالوں سے کہتی تھی زہرا
بچھے نہ کچھ، مرے بچے کا فرشِ خواب یہ ہے۔

(س)

بالوں سے منہ چھپانا۔ (ار۔ فقرہ)
سر کے بالوں کو منہ پر ڈال کر پردہ کر لینا۔
بالوں سے منہ چھپاتے ہوئے ساتھ ساتھ تھے
مجلس میں جب حرم کو ستمگار لے گئے۔

(س)

بالوں کو کھولنا۔ (ار۔ ع)
بددعا کرنا۔ بارگاہِ ایزدی میں فریاد کرنا۔
اعدا پہ کیا چلے گا نہ دستِ خدا کا وار
بالوں کو کیا نہ کھولے گی زہرا جگر فگار۔

بالوں کی چادریں۔
حسین کی چادریں فوجِ مخالف نے چھین لی تھی۔
اس لئے اہلِ بیت نے اپنے بالوں کو چادروں
کی طرح منہ پر بکھر لیا تھا۔
جھکے تھے سر، عرق چہروں پہ تھا اور بند تھیں آنکھیں
پڑی تھیں چادریں سیدانیوں کے منہ پہ بالوں کی

(س)

بالی۔ (بالیاں) کانوں میں پہنے کا دُر۔
ع۔ ستمگر مری بالیاں کھینچتے ہیں۔ (س)

بالی۔ (ار۔ مونث)
بچی۔ چھوٹی سی لڑکی۔ پیار میں بچی کو بالی کہتے ہیں۔
کہتی تھی بالی سکینہ کہ بچاؤ بابا۔
بد گہر چھینے لئے جاتا ہے گوہر میرا۔ (س)

بالیاں کھینچنا (ار۔ ع)
کان کے دُر زبردستی اتارنا۔
بے دردی سے دُر اتار لینا۔ (کھینچ لینا)
پکاری سکینہ دہائی ہے بابا
ستمگر مری بالیاں کھینچتے ہیں۔ (س)

بالیدگی۔ (ف)
قوتِ نمو۔ بڑھنا۔ تر و تازہ ہونا۔
جنگل میں بن گیا شجرِ طور ہر درخت
بالیدگی سے ہو گئے ٹکڑے ٹکڑوں کے درخت

بالیدہ۔ (ف) خوش و خرم۔ پھولا نہ سمانا۔
نازاں ہوا خود، اوج پر اپنے عَلم شاہ
بالیدہ تھا پرچم، تو پھر ہرا تھا ہوا خواہ۔
(پرچم اور پھر ہرا۔ دیکھئے ردیف۔
نیز تصویر۔)

بالیدہ ہونا۔ (ار) بڑھنا۔ خوش ہونا۔
بالیدہ تھا پرچم تو پھریرا تھا ہوا خواہ
یعنی مرا حال ہے نشانِ اسد اللہ۔
(پرچم۔ پھریرا۔ دیکھئے تصاویر)

بالیدہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

ترقی یافتہ ہونا۔ آگے بڑھنا۔ روزافزوں ترقی کرنا۔ خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔

بالیدہ ہوں، وہ اوج مجھے آج ملا
ظلِّ علم صاحبِ معراج ملا۔

بالیں۔ (ف۔ مونث) تکیہ۔ سرہانا۔

شہ نے فرمایا نہیں زنش سے کام
سنگ بالیں ہے اب اور خاک ہے بستر میرا۔

بالیں۔ (س)

(ف) اردگرد۔ برابر۔ سر پر۔

تسکیں ہے بالیں پہ عزیزوں کا نہ ہونا۔

بالیں۔ (ف) سرہانے۔

چھوٹے سے بڑے نے یہ کہا ہوش میں اگر
بالیں پہ حضور آئے ہیں، چونکو تو برادر۔
(عون و محمد اور امام حسین)

بانبی۔ (ہ)

سانپ کے رہنے کا بل۔ (سوراخ)

بھاگو، ہٹو، بچو یہ صدا دی سپاہ نے
بانبی سے منہ نکالا ہے مارِ سیاہ نے

بانو۔ (ع۔ مونث)

(دیکھیے، با ! ص)

امام حسین کی بیوی کا نام۔

جو کوئی پوچھتا کیا سن تھا تو کہتی بانو
چھ مہینے سے بھی کم تھا علی اصغر میرا۔ (س)

بانی۔ (ع۔ صفت)

بنیاد رکھنے والا۔ بنا رکھنے والا۔

پیاسے ہیں سدھارتے نہ بجھی تشنہ دہانی۔
سر کاٹ کے سینے سے اٹھا ظلم کا بانی۔

بانی۔ (ف)

بنیاد رکھنے والے۔

رحم ان پہ نہ کیجیے کہ یہ ہیں ظلم کے بانی
ہے ہے نہ دیا اصغرِ معصوم کو پانی۔
(حضرت زینب امام حسین سے مخاطب ہیں)

بانیٔ بدعت۔ (ع۔ مرکب)

مخالف احکام خدا و رسول کی بنیادیں رکھنے والا۔

حر نے کہا، میں بھی یہی رکھتا ہوں عقیدت
ہر جس کا ملازم ہوں، وہ ہے بانیٔ بدعت۔

بانیٔ ستم۔ (ف۔ ار) ستم ایجاد۔ ظالم۔ فسادی۔

تیغیں جو تولتے تھے اُدھر بانیٔ ستم
کہتے تھے سر نہ ہوگا اگر بڑھایا قدم۔

باوفا۔ (ف) وفادار

مصروف تھے جہاد میں عباس باوفا
ناگاہ آئی خیمے کی ڈیوڑھی سے یہ صدا۔

باوفا۔ (ار) وفادار۔ بامروّت۔

مجھ سے کہتا ہے کہ آقا کی رفاقت چھوڑ دو
یہ دغا بازی کی باتیں باوفا کے سامنے۔ (س)

باہر۔ (ار)

اندر کی ضد۔ زنان خانے سے الگ۔

عورتیں گھر میں خریں، مرد تھے مضطر باہر
دل لرزتے تھے، یہ کہرام تھا اندر باہر

باہم۔ (ف) ساتھ ساتھ۔ لازم و ملزوم۔

مدح دنداں و لبِ شبیر باہم چاہیے
شیر خالص میں حلاوت بے شکر موکی نہیں۔ (س)

باہم۔ (ف)

ملا جلا۔ ملی جلی۔ ساتھ ساتھ۔

جلوہ دمِ صبح کا، وہ نور کا عالم
دلچسپ صدا نوبت و شہنا کی وہ باہم۔
(نوبت و شہنا، دیکھیے قصا دیر۔)

باہیں گردن میں ڈالنا۔
محبت اور پیار خلوص سے گردن کو ہاتھوں کی گردش
میں لے لینا۔
گردن میں باہیں ڈالنا، انتہائی محبت اور پیار
کی نشانی ہے۔
لائے رخصت کے لئے گھر میں جو عباس کو شاہ
باہیں گردن میں عجب پیار سے ڈالے آئے۔
(س)

ب - پ

بپا ہونا۔ (ار) قائم ہونا۔ برپا ہونا۔
ایسی اہل حرم میں بپا ہوا محشر
کہا جو حاکم اظلم نے لاؤ زینب کو۔ (س)

بپھرنا۔ (ار۔ روزمرّہ)
جوش میں آنا۔ غصّے میں بھرنا۔ آپے سے
باہر ہونا۔
بپھرے ہوئے کہیں افواج لے آئے
نہ مجھ سے، نہ یہ قافلۂ حاج لے آئے۔

ب - ت

بتاکید۔ (بہ تاکید) (ف۔ ار) سختی سے۔
لوٹنے والوں سے کہتا تھا، بتاکید عمر
ہاں، کوئی دختر زہرا کی ردا لے آئے (س)
(عمر سے عمر سعد مراد ہے۔)

بت شکنی (ف) بتوں کو توڑنا۔
(روایت ہے کہ کعبے کے بتوں کو توڑتے وقت
حضرت علی آں حضرت صلعم کے کاندھوں پر تھے)
کعبے میں بہر بت شکنی، واہ رے عروج
کاندھے پہ تھے علی کو پیمبر لئے ہوئے۔ (س)

بتنگ ہونا۔ (بہ تنگ ہونا) (ار۔ ر)
پریشان ہونا۔ اکتا جانا۔
چھوٹے سے نیچوں سے ستمگر بتنگ تھے
گہ سر پہ اگہ کمر پہ، کبھی زیر تنگ تھے۔
(فوج یزید کے سپاہی۔)

بتول۔ (ع۔ اسم مونث)
دنیا سے آزاد۔ کنواری۔
جناب سیدہ طاہرہ کا لقب۔
جنگل کہا بتول کے گل پیرہن کہاں۔

بتول۔ (ع۔ اسم صفت۔ اسم مونث)
(آں حضرت صلعم کی بیٹی جناب فاطمہ کا لقب)
۱۔ دنیا سے الگ تھلگ۔ دنیا سے کنارہ کش
علائق دنیوی سے آزاد۔
۲۔ کنواری۔
کہتی تھی بتول آہ یا رب! کیا ہے۔
کچھ خود بخود آج مرا دل اڈا ہے۔ (ر)

ب - ٹ

بٹھلانا۔ (قدیم) بٹھانا۔ بٹھا دینا۔
کچھ بچوں پہ مسلم کے نہ قاتل نے کیا رحم
سر کاٹ دئے دونوں کے بٹھلا کے برابر۔ (س)

ب - ج

بجا۔ (ار)
ع ، یہ کیا[۱] بجا کہ ہوش ہمارے نہیں بجا[۲]۔
(۱) باجوں کا بجنا۔
(۲) بجا نہ ہونا۔ درست نہ رہنا۔ ہوش نہ رہنا۔

بجا لانا۔ (ار۔ ر)
انجام دینا۔ تعمیل حکم کرنا۔

اس امر میں خاطر نہ کریں اور کسی کی۔
میں خوش ہوں بجا لائیں وصیت کو علی لاء

بجا ہونا۔ (ار۔ بول چال)
مناسب ہونا۔ درست ہونا۔ جائز ہونا۔
کہتا تھا کہ بیعت کا تھا بیجا انکار
جو ستم شاہ پہ ہوتا ہے، بجا ہوتا ہے (س)

بجا ہے۔ (ار) درست ہے جائز ہے۔
رحمت کا سفینہ اسے کہتے تو بجا ہے۔
تابوت سکینہ اسے کہتے تو بجا ہے۔
(تابوت سکینہ ا دیکھئے تلمیح)

بجز۔ (ف)
سوائے۔ عِلاوہ۔ صرف۔
مرنے کو جب چلے تو بجز بیکس نہ تھا۔
کوئی رکاب رسالت مآب میں۔ (س)

بجز۔ (ف) سوائے۔ علاوہ
میدان میں ہے کیا اور بجز نیزہ و شمشیر
مرجاؤں گی زخمی ہوئے گر قاسم دلگیر۔

بجلی کڑک جانا۔ (استعارہ)
بجلی کی سی آواز (کڑک) پیدا ہوجانا۔
بجلی چمکتی بھی ہے اور کڑکتی ہے۔
یہاں تلوار کے متعلق کہا ہے کہ بجلی کی طرح
چمک کر گرتی تھی اور ساتھ ہی اس کی کڑک
کی آواز بھی پیدا ہوتی تھی۔
ہاتھ اٹھتا تھا جب، تا بفلک جاتی تھی بجلی،
گرتی تھی سروں پر تو کڑک جاتی تھی بجلی۔

بجلی کی تڑپ۔ (استعارہ)
بجلی کی چمک۔
جلت پھرت۔ کود پھاند۔
بجلی کی تڑپ فوج میں دکھلاتا تھا گھوڑا۔
بڑھتا تھا کبھی اور کبھی رک جاتا تھا گھوڑا۔

بجلی گرنا۔ (ار۔ بول چال۔)
تباہی آنا۔ بربادی آنا۔
جو دل سے بھلا دیتا ہے حق آل نبی کے
بجلی بھی جو گرتی ہے تو خرمن پہ اسی کے۔

بجلی گرنا۔ تلوار کی چمک سے تشبیہ دی ہے۔
ڈھالوں میں یوں در آئی تھی شمشیر شاہ
جیسے چمک کے گرتی ہے بجلی سحاب میں۔
(س)

بجلی گرنا۔ (ار۔ مح)
بجلی کی طرح حملہ ہونا۔
معلوم ہوتا کہ بجلی گری اور واپس ہو گئی۔
قہر الٰہی گرنا۔
چمکی تھی کہاں تیغ کدھر چل کے پھری تھی۔
مجھ پر کبھی اس طرح کی بجلی نہ گری تھی۔

بجھ نہ جاتا (بجھ جانا) (ار)
۱۔ مر نہ جاتا۔ (دنیا سے اٹھ جانا۔)
۲۔ گوشۂ تاریکی میں بیٹھ جانا۔
نام روشن کرکے کیونکر بجھ نہ جاتا مثل شمع
ناموافق تھی زمانے کی ہوا میرے لئے۔ (س)

بُجھنا۔ (ہ) کم ہونا۔ سیراب ہونا۔
پیاسے ہی سدھارے، نہ بجھی تشنہ دہانی۔
سرکاٹ کے سینے سے اٹھا، ظلم کا بانی۔

ب۔ چ

بچانا۔ (ار) حفاظت کرنا۔
جو بنت فاطمہ کو ڈھونڈھیں لوٹنے والے
تمہیں یہ چاہیے اس دم بچاؤ زینب کو۔
(س)

بچانا۔ (ار)
محفوظ کر دینا۔ خطرے سے نکالنا۔
پناہ میں لے لینا۔
کشتی نوح کو طوفاں سے بچایا کس نے
پنجۂ شیر سے سلماں کو چھڑایا کس نے۔

بچا کے چلنا۔ (ار۔ بول چال)
ہٹ کر چلنا۔ بچ کر چلنا۔ احتیاط سے چلنا۔
کسی کا دل نہ کیا ہم نے پائمال
چلے جو راہ تو چیونٹی کو بھی بچا کے چلے۔ (س)

بچ بچ کے نکلنا۔ (ار۔ بول چال)
کنائی کاٹ کے ہٹ جانا۔ احتیاط کرنا۔
بچ بچ کے نکلتے تھے جو سیفوں کے تلے سے
اک بھائی لپٹ جاتا تھا بھائی کے گلے سے۔

بچانا۔ (ار)
دیکھ بھال کر۔ سمجھ بوجھ کر۔ محفوظ کر لینا۔
سر کو بچا کے کاٹ گئی وہ زرہ کے جال
(تلوار)

بچپنے سے۔ (ار۔ ر) کم عمری سے۔
بندے پہ بچپنے سے عنایت کی ہے نظر

بچپنے کی نیند۔ (ار)
بچوں کو بے خبری کی نیند آنا۔
گردش تو لو کہ ماں کے جگر کو قرار ہو
اس بچپنے کی نیند پہ اماں نثار ہو۔

بچنا۔ (ار)
محفوظ رہنا۔ رہ جانا۔ باقی رہنا۔
بانو کہتی تھی کہ ہاتھوں سے اجل کے ہے ہے
نہ تو اکبر ہی بچے اور نہ اصغر چھوٹے۔ (س)

بچنا۔ (بچ جانا)
صحیح و سلامت رہنا۔ زندہ رہ جانا۔

بن سے سیاہ گوش بھی بھاگے دبا کے کان
غل تھا یہ دام و دد میں کہ کیونکر بچی جان۔

بچھڑنا۔ (ار۔ روزمرہ)
الگ ہونا۔ مفارقت ہونا۔ علیحدہ ہونا۔
بابا سے جو بچھڑی تو ہوئی پھر نہ ملاقات
دکھیاری نہ ہوگی کوئی صغرا کے برابر۔ (س)

بچ کے چلنا۔ (ار)
الگ الگ چلنا۔ ہٹ کے چلنا۔
(مراداً) نہ ستائے، پریشان نہ کرے۔
کیا
کر بچے کے باز کبوتر کے آشیاں سے چلے (س)

بچھڑا ہوا۔ (ار۔ روزمرہ)
چھوٹا ہوا۔ نگاہوں سے اوجھل۔
بچھڑے ہوئے دلبر سے مجھے جلد ملا دے۔
اصغر کا تصدق مرے بچے کو دلا دے۔

بچھڑ جانا۔ (ار۔ روزمرہ) الگ ہونا۔
صغرا کے بچھڑ جانے کا ہے درد جگر میں۔

بچھڑ جانا۔ (ار۔ بول چال) الگ ہو جانا۔
بیبیاں رکھتی تھیں صبر آئیگا رفتہ رفتہ۔
باپ سے بچھڑی ہے، کس طرح بہل جائے ابھی۔ (س)

بچھڑنا۔ (ار۔ ر)
یہاں چھوٹنا کے علاوہ۔
قتل ہو جانے کے لئے رخصت ہونا مراد ہے۔
کوئی گلرو تو کوئی سرو سہی بالا تھا۔
وہ بچھڑنے لگے گودی میں جنھیں پالا تھا۔

رخصت ہونا۔ دور جانا۔ سفر کرنا۔
سر پیٹ کے ہاتھوں سے یہ شبیر پکارے
ماموں سے بچھڑتے ہو، میں قرباں تمہارے۔

بچھونا۔ تھا حق پسند فقر جناب امیر کا
ابتک ہے مسجدوں میں بچھونا حصیر کا۔ (س)

بچھونا۔ (ار)
۱۔ پلنگ پر بچھانے والا روئی دار گدّا۔
۲۔ پلنگ پر کا بستر۔
آغوش لحد میں جبکہ سونا ہوگا
جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا۔

بچوں کو لیکر جانا۔ (ار۔ بول چال)
خاندان کے بچوں اور عورتوں سے مراد ہے۔
اہل زبان کی بول چال میں یہی ہے۔
میں بچوں کو لیکر کدھر اس شہر سے جاؤں
کس دشت میں اس آپکی بستی کو بساؤں
(دوسرے مصرعے میں "آپ کی بستی" سے مراد خاندان رسالت ہے۔)

بچی۔ (ار۔ اسم مونث)
چھوٹی سی لڑکی کو بچی کہتے ہیں۔
پیار کا نام۔
ماں نے عباس کی امّ سلمہ سے پوچھا۔
تب سے بچی کو افاقہ بھی ذرا ہوتا ہے۔ (س)

بچے مرے۔ (تخاطب)
ماں اپنے بچے کو انتہائی پیار میں "بچے مرے" کہکر پکارتی ہے۔

"بچے مرے" ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے۔
(علی اکبر)

ب ۔ ح

بحالی ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
سرور آجانا ۔ خوشی کی لہر آجانا۔
شاداب ہوجانا۔
ہاں جوشش غم سرور عالی ہوجائے
چہروں پہ ان اشکوں سے بحالی ہوجائے۔ (ر)

بحر طبیعت۔ (اضافت توصیفی)
جولانی طبع ۔ طبیعت کی جولانی۔
اے شمع قلم روشنی طور دکھادے
اے بحر طبع گہر نور دکھادے۔

بحر کا کوزے میں سمانا۔ (ار ع)
۱۔ (لغوی معنی) سمندر کا ایک پیالہ میں آجانا۔
۲۔ کسی بڑی چیز کا چھوٹی سی شے میں رکھنا یا کرنا ناممکن ہوتا۔
مدح شہر دیں میں ہے مگر دل کا قول۔
ہے بحر کا کوزے میں سمانا ناممکن (ر)

بحر کرم۔ (استعارہ) اضافت توصیفی۔)
انتہائی بخشش کرنے والا۔
ہاں رخ طرف شہر ہے اُس بحر کرم کا
خورشید نہ سمجھو اسے بجرہ ہے علَم کا۔

بحر کرم۔ (اضافت توصیفی)
بخشش کا مرکز۔
اب ہے تو اسی بحر کرم کا ہے سہارا۔
اے ساقی کوثر کے پسر! پیاس نے مارا۔

بحر البکار۔ (ع ۔ مرکب)
آہ فریاد کا سمندر۔
انتہائی آہ و فریاد مراد ہے۔
بتواتر مضامین پر مشتمل مراثی کہنے کی طرف اشارہ ہے۔
چھٹتا ہے اُن سے کب کوئی مضمون گریہ خیز
جو ہر توں شناور بحر البکار ہے۔ (س)

بحر طبیعت۔ (استعارہ)

جذبہ شعر گوئی۔

اے بحر طبیعت، گہر نور دکھا دے
اے شاہد معنی رخ متور دکھا دے۔

بحر موّاج فصاحت۔ (استعارہ)

فصاحت کا جوش مارتا ہوا سمندر
ایک قطرے کو جو دوں بسط تو قلزم کر دوں۔
بحر مواج فصاحت کا تلاطم کر دوں۔
(پانی کے ایک قطرے اپنے فصیح بیان سے
سمندر بنا دوں۔

بحر مصیبت۔ (ف۔ ع۔ مرکب)

انتہائی مصیبت کا وقت مراد ہے۔
(اس شعر میں۔ بحر۔ بیڑہ۔ تھامنا۔ میں
مراعاۃ

ہم اُن کا بحر مصیبت میں نام لیتے ہیں۔
جو ڈوبتے ہوئے بیڑے کو تھام لیتے ہیں

بحر ہستی۔ (ف۔ ترکیب)

دنیا۔ زندگی اور وجود کی دنیا۔
دیدیا زیست نے ایّام بہاری میں جواب
بحر ہستی سے فنا ہو گئے مانند حباب۔

بحری۔ (منسوب بہ بحر)

دریائی۔ دریا کے رہنے والے۔
تھی مچھلیوں کے چہروں پہ گرداب کی سپر
بحری میاں بحر تھے، بحری میان بر۔

بہ حسرت۔ (ار)

محبت اور نا امیدی کے ساتھ۔
وحشت کو فراموش کئے دشت کے آہو۔
تکتے تھے بہ حسرت طرف سید خوشخو۔

بحل کرنا۔ (ار)

معاف کرنا۔ بخش دینا۔

ایسے نہیں کہ دوست کو اپنے خجل کریں۔
تو بھی اگر چلے تو خطائیں بحل کریں۔
(امام حسین کے متعلق)

بحل کرنا۔ (ار۔ر) معاف کرنا۔ بھول جانا۔

عادل کا
مارا ہو کر کبھی تو بحل کر حسین کو

بحمدللہ۔ (ع۔ کلمۂ شکر)

الحمدللہ۔ شکر خدا کا۔
بحمدللہ، عابد کہتے تھے جب پوچھیں زینب
پھپھی قربان اب کیا شکل ہے تلووں کے چھالوں کی (س)

ب۔ خ

بخار۔ (اردو)

جسم میں حرارت کی زیادتی سے پیدا ہونے
والا مرض۔
گردوں کو تپ چڑھی تھی زمیں کے بخار سے۔

بخت بیدار ہونا۔ (ار۔ ع)

تقدیر جاگ جانا۔ قسمت سیدھی ہو جانا۔
بیدار اگر ہوں بخت خوابیدہ انیسؔ
حسرت ہے کہ خواب میں بھی رویا کیجیے۔

بخت جاگنا۔ (ار۔ ع)

مقدر چمک جانا۔ اچھے دن آجانا۔
آئی صدا افلاک سے کہ جاگے زہے بخت

بخت خوابیدہ۔ (ف صفت)

بدقسمتی۔ بدبختی۔ سویا ہوا نصیب۔
بیدار اگر ہوں بخت خوابیدہ انیسؔ
حسرت ہے کہ خواب میں بھی رویا کیجیے (ر)

بخت رسا۔ (ف)

خوش قسمتی۔ مقدر کی پہنچ۔

اے نجف رسا ، سوئے نجف راہی کر
مجھ زار کو زائر ید اللہی کر۔ (ر)

بخت میں گردش لکھی ہونا۔ (ار بول چال)
تقدیر میں خرابی اور شومی لکھی ہونا۔
قسمت خراب ہونا۔

لکھی تھی بخت میں گردش جو صورت پرکار
پھر آگئے اسی مرکز ہم جہاں سے چلے۔
(گردش میں صفت ایہام ہے۔ (س)

بخت یاور ہونا۔ (ار۔ بول چال)
خوش قسمت ہونا۔ مقدر کا ساتھ دینا۔

کہاں سے کدھر آیا، یہ بخت یاور تھا
نثار شہ پہ ہوا مار کر (س)

بخدا۔ (بہ خدا) (ف۔ اردو میں مستعمل)
خدا کی قسم۔ واللہ۔

یہ مرض وہ ہے کہ دنیا میں نہیں جس کی دوا۔
یہ ہے وہ زخم کہ مرہم نہیں جس کا بخدا۔

بخدا۔ (روزمرہ)
۱۔ کلام پر زور دینے کے لئے۔
۲۔ تیقن کے ساتھ۔

بخدا تاج سر عرش ہے یہ
آج گو فرق پہ دستار نہیں۔ (س)

بخشنا۔ (ار۔ روزمرہ)
بحث کرنا۔ تکرار کرنا۔ معاملہ کرنا۔

کیا فاختہ بھلا بلبل سے
صاف اپنا وہ پہلے روز مرا تو کرے (ر)

بخشنا۔ (ار)
عطا کرنا۔ بخشش کرنا۔ گناہ معاف کرنا۔

حال پوچھا جو کسی نے تو کہا شکر خدا
جس نے بیمار کیا ہے، وہی بخشیگا خدا۔

بخیر (ف۔ کلمہ)
ایسا ناممکن ہے۔ یہ ان ہونی بات ہے

ہوتا تھا اس کے ڈر سے غزالوں کا حال غیر
ان میں سیاہ شر سے رد کے تو یہ بخیر

ب ۔ د

بد افعال۔ (ف) بدکردار۔

یہ سن کر پکارا پسر سعد بد افعال۔

بدتر (ف۔ اردو میں مستعمل)
زیادہ برا۔ زیادہ خراب۔

ارے لوگو! مجھے ہے موت سے بدتر یہ حیات
زندگی جس کے سبب تلخ ہوئی اس گلی کی دقا۔
(مہذب)

بدخصال۔ (ف۔ ع۔ اردو میں مستعمل)
بدعادات۔ برے خصائل والا۔

تیغوں پہ تیغیں سامنے ہیں ڈھال پر ڈھال
چلے چڑھا رہے ہیں کمانوں پہ بدخصال۔

بدخواہ۔ (ف)
مال۔ عزت اور جان کے دشمن

بدخواہ خاندان رسالت پناہ تھے
ایسے جلے ہوئے تھے کہ چہرے سیاہ تھے۔
بدخواہی کے جذبات سے اپنے جل گئے تھے
(کہ چہرے تک سیاہ ہو چکے تھے)

بَدرُالدُّجیٰ۔ (ع) اندھیرے کا چاند۔

بدرالدجیٰ حسین ہیں شمس الضحیٰ علی

بَدرُالدُّجیٰ۔ (ع)
آں حضرت صلعم کا لقب۔
تاریکی کا چاند۔ راہ روشن دکھانے والا۔

شمس الضحیٰ علی ہیں، تو بدر الدجیٰ ہوں میں
قرآں گواہ ہے کہ زبانِ خدا ہوں میں۔

بدر کو شق کر دینا۔ سورج میں شگاف ڈال دینا۔
(دیکھئے، تلمیح)
رنگ رخ گفار کو فق کر دیا کر دیا کس نے
ہاں، بدر کو انگشت سے شق کر دیا کس نے

بدعت۔ (ع)
وہ کام جو رسول کی سنت کے خلاف ہو۔
جمالی نے قلم کیے مرنے پہ شہ کے ہاتھ
کیا سنگدل تھا۔ بدعت بے پیر دیکھیے (س)

بدعتا۔ (ع)
جھگڑا ۔ لڑائی ۔ (لغات کبیر)
حکم قرآں اور آں حضرت صلعم کی سنت کے
علاوہ اسلام میں کوئی نیا دستور ایجاد
کرنا۔
دین مبین سے کفر کی بدعت جدا ہوئی
ایمان کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی۔

بدعہد ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
سچائی کے مخالف ہونا۔
غدار ہیں، بدعہد ہیں، مرتد ہیں، وہ بے پیر۔

بدکیش۔ (ف۔ صفت)
بدطینت ۔ بے دین۔
بدکیش و کج نہاد و خطا
پلٹے پہ توڑ جاتا تھا دشمن کو جس کا تیر۔

بدگہر۔ (ف۔ صفت)
بد۔ برا۔ بدقسمت۔ بدبخت۔
(بدگہر اور گوہر میں ایہام تناسب ہے)
کہتی تھی بال سکینہ کہ بچاؤ بابا۔
بدگہر چھینے لیے جاتے ہو گوہر میرا۔ (س)

بدگہر۔ (ف)
بداصل۔ بدفطرت۔ جس کی اصل میں فرق ہو۔
ٹکڑے کرے پہاڑ کو وہ گرز گاوسر
پہنے ہوئے زرہ پہ زرہ، پر ہیں بدگہر۔

بدل پڑنا۔ (ار۔ عم۔ ر)
بدلے میں پڑنا۔
عباس شہ سے کہتے تھے، بھائی قبول ہے۔
گر مجھ پہ لاکھ تیغ تمہارے بدل پڑے۔

بدی۔ (ار۔ مونث)
بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا۔
۱۔ سپر کو بدی۔ سپر کو ماہ سے استعارہ کیا ہے۔
۲۔ ماہ سے مراد امام حسین بھی ہیں۔
دھوپ میں روکی جو حضرت نے سپر
آ گیا بدی کا ٹکڑا ماہ پر (س)

بدلی۔ (ار)
گھرا ہوا بادل ۔ گھٹا۔
بدلی کی طرح شام کی جب فوج گھر آئی۔
پھر تیغ نے بجلی صف اعدا پہ گرائی۔

بدلے۔ (ار) عوض ۔ جگہ۔
کیا وقت ہے نثار شہ حشر
کائے مرا گلا کوئی بدلے حسین کے۔

بدن زار ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
لاچار ہو جانا۔ کمزور ہو جانا۔ لاغر ہو جانا۔
پیری سے بدن زار ہوا، زاری کر۔
دنیا سے انیس اب تو بیزاری کر۔

بدن سرد ہو جانا۔ (ار۔ مع)
بے جان سا ہو جانا۔ ساکت ہو جانا۔
متفکر و سراسیمہ ہو جانا۔
صدمے سے رنگ سبط نبی زرد ہو گیا۔

کانپے یہ دست وپا کہ بدن سرد ہوگیا۔

بدن غربال ہونا۔ (ار)

تمام جسم زخمی ہونا۔ زخموں سے جسم
چھلنی ہوجانا۔

کہا شہ نے قاتل سے، زانو ہٹالے
کہ تیروں سے غربال سارا بدن ہے۔ (س)

بدن گھل جانا۔ (ار)

جسم کا گھل جانا۔ دبلا ہو جانا۔
لاغر ہو جانا۔

بدن گھل گیا مثل تیغ اصیل
نہ کس بل رہا اور نہ جوہر رہے (ن)

(تیغ اصیل کی دھار بہت باریک ہوتی ہے
اس لیے اس سے تشبیہ دی ہے۔

بدن لالہ زار ہونا۔ (تشبیہ)

لالہ کی طرح جسم سرخ ہو جانا۔
(زخموں کے خون کی سرخیوں کو لالہ سے
تشبیہ دی ہے۔

اینٹس سو ہیں تیغ وسنان وتبر کے زخم
سنگ ستم کے خوں سے بدن لالہ زار ہے
(س)

بدن ہرا ہونا۔ (ار۔ مح)

تندرست ہو جانا۔ تازگی آجانا۔

چھڑکا ہوا تھا بدن اس کا ہرا نہ تھا
خوں سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا۔

بدہ گیر۔ (فو۔ مح)

حملہ کر اور حملہ روک۔ وار کر، وار روک۔

مع: ہاں اے حسن کے لال! بدہ بگیر۔

بدھیاں۔ (ار۔ جمع)

شادی کے وقت پھولوں کے ہار
کندھے سے کر تک اُلٹے پہنے جاتے ہیں۔
یہ ہار سرخ گلابوں کے بھی ہوتے ہیں۔
جنھیں کلاوا بولا جاتا ہے۔

بدھیاں زخموں کی پہنے ہوئے تھے رہن حسین
کیا ہوا، پھولوں کے گردن میں اگر ہار نہ تھے۔
(س)

بدی نہ ہونا۔ (ار)

لازم کے طور پر نظم کیا ہے لیکن فعل متعدی
کے معنی مراد لیے ہیں۔
بدی نہ کرنا۔ بدی سرزد نہ ہونا۔

حُر سے بدی نہ ہوگی، مرا خیر خواہ ہے
(امام حسین فرما رہے ہیں۔)

ب۔ ذ

بَذل۔ (ع۔ صفت) بخشش۔ عطا۔

ممکن نہیں عبد سے عبادت تیری
بذل وکرم وعطا ہے عادت تیری۔
(ر۔ رحمت الٰہی۔)

بذلہ سنج۔ (ف)

خوش مذاق۔ خوش طبع۔ لطیفہ گو۔

مع: خوش فکر و بذلہ سنج وسخن پرور وغیور۔

ب۔ ر

بر۔ (ف) جسم۔ بدن۔

یوں آئیو چار آئینہ پہنے ہوئے بر میں
جس طرح، علی بعد ظفر آتے تھے گھر میں۔

بر۔ (ف)

خشکی۔ (تری کی ضد۔ بحر کی ضد)
جنگل۔ بیاباں۔ زمین۔

بر ہیں رسد ہوں، بحر وغا میں نہنگ ہوں
حیدر رہتے شیر حق تو میں ضرغام جنگ ہوں

برآمد ہونا۔ (ار۔ ر)

باہر نکلنا۔ باہر آنا۔ سامنے آنا۔
روتے ہوئے محل سے برآمد ہوئے حضور
پھیلی زمیں پہ روشنی آفتاب نور۔

برابر۔ (ار) ساتھ ساتھ۔

اصغر و شہ کے لگا گردن و بازو پہ جو تیر
خوں کے دو زخموں سے فوارے برابر چھوٹے
(س)

برابر۔ (ف۔ اردو میں مستعمل)

بالکل ملا ہوا۔ متصل تر۔
پہونچے تھے مُسلم ابھی نہ برابر زمین پر
گھوڑوں پہ تن سواروں کے لئے سر زمین پر

برابر۔ (ار۔ کلمہ۔)

ہم رتبہ۔ ہم پایہ۔
ماں فاطمہ زہرا سی ہے عالم میں کسی کی
بابا ہے کسی کا مرے بابا کے برابر۔ (س)

برابر۔ (ار) ساتھ ساتھ۔

ہنستے تھے کہ، شکوہ ہے زینب کے لاڈلے
ہاتھوں میں کو برابر لئے ہوئے (س)

برابر۔ (ار۔ کلمہ۔)

۱۔ یکساں۔ مرتبے میں ایک جیسا۔
۲۔ قریب قریب۔
۳۔ حقیقت میں یکسانیت ہونا۔ ہم جنس ہونا
۱۔ سلطان رسالت کے ہیں کاندھے پہ چڑھا بولا
رتبہ ہے مرا عرش معلّا کے برابر۔
۲۔ شہ کہتے تھے، ریتی پہ کیا بھائی نے برابر۔
مجھ کو بھی سلا دو مرے شبیر کے برابر
۳۔ جب رانڈ ہوئی زوجۂ عباس تو بولی
جا بیٹھی ہوں فاطمہ کبرا کے برابر (س)

برابر آنا۔ مقابلے میں آنا۔

جو جنگ میں آیا شہ والا کے برابر
دو ٹکڑے ہوا تیغ علی کھائے برابر

برابر چھوٹنا۔ (ار۔ روزمرہ)

ساتھ ساتھ نکلنا۔
شور یہ چار طرف تھا کہ خبردار رہو
شکر شاہ سے شیر برابر چھوٹے (س)

برابر رہنا۔ (ار۔ ر)

کسی کام میں یکساں رہنا۔ نہ کم نہ زیادہ ہونا۔
ایک طرح کے رہنا۔ مساوی رہنا۔
سپر گو تھے زینب کے چھوٹے بڑے۔
لڑائی میں دونوں برابر رہے۔

برابر سمجھنا۔ (ار۔ بول چال)

عزت و مرتبے میں یکساں سمجھنا۔
ہمسر جاننا۔
ارشاد کیا شاہ نے اشک آنکھوں میں بھر کر
پیارو! میں سمجھتا ہوں اُسے ماں کے برابر۔

برابر کھانا۔ (ار) یکساں زخمی ہونا۔

زینب کے کہا، ان سے مرے لاڈلے آئے
زخم تبر و تیر و سناں کھا کے برابر (س)

برابر ہو جانا۔ (ار۔ ع)

ختم ہو جانا۔ پورے ہو جانا۔
موت آئی ہے۔ مجبور ما الفراق!
آج سب وعدے برابر ہو گئے۔ (س)

براتیں ملنا۔ بَرات۔ (ع)

چھٹکارہ ملنا۔ علیحدگی سندیں ملنا۔
در پردہ صدا دیتی تھیں سائر کی قنائیں۔

یاں ملتی ہیں آزادی دوزخ کی براتیں۔

برا جانا۔ (ار)

ہیچ و پوچ سمجھنا۔ بد سمجھنا۔ گنہگار سمجھنا۔
کبھی برا جانا کسی کو اپنے سوا۔
ہر ایک ذرّے کو ہم آفتاب سمجھتے ہیں۔ (س)

بَرّاق (ع)

چمکیلا۔ چمکدار۔ صاف و شفاف
دندان محیط نور کے ہیں گوہر خوش آب
بُرّاق اس قدر ہیں کہ ہے برق کو حجاب۔

بر انداز۔ (ف۔ صفت)

باہر نکلے ہوئے۔ سر نکالے ہوئے
ع، گوشے میں چھپا سہم کے ہر خانہ برانداز

برا وقت بھلا دینا۔ (ار۔ ع)

تکلیف کا زمانہ یاد نہ رہنا۔
کیوں آج دلایا خیال فردا نہ کیا
بھولا جو برے وقت کو اچھا نہ کیا۔ (ر)

برا وقت پڑنا۔ (ار۔ ع)

مصیبت آنا۔ مصائب میں گھر جانا۔
فرزند پہ آج اس کے برا وقت پڑا ہے
تو سائے میں بیٹھا ہے وہ میدان میں کھڑا ہے۔
(حضرت علیؑ کے بیٹے امام حسین کی طرف اشارہ ہے۔)

برباد۔ (ف۔ ار)

اجاڑ۔ تباہ۔ ویران۔
یہ رباضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو۔
اور سب دکھ ہوں جہاں میں پہ یہ بیداد نہ ہو۔

برپا کرنا۔ (ار)

منعقد کرنا۔ قائم کرنا۔
طول میں ایسا جو زمیں قد کے برابر گیسو
برباد نہ کریں فتنۂ محشر گیسو۔

برپا ہونا۔ (ار۔ ع)

استعارہ ہونا۔ لگنا۔
(یہاں مخصوص معنی میں یہ محاورہ مستعمل ہے۔)
برپا کہاں ہو خیمۂ اقدس حضور کا۔

برج شرف۔ (ف۔ مرکب)

باعزت و محترم جگہ۔ رہنے کی جگہ۔
نکلے حرم سرا سے امام فلک جناب۔
برج شرف سے جیسے نمایاں ہو آفتاب
(امام فلک جناب۔ مولا امام حسینؑ)

برج شرف (ف۔ ع مرکب)

مراد: ذی مرتبہ خیمہ (مکان)
برج، ستاروں کا مرکز۔
اترے ادھر اس برج شرف میں شہ عالم۔

برج شرف۔

وہ برج جس میں آفتاب رہتا ہے۔
تھا عرش کے تاروں پہ اسی خیمے کا سایا۔
غل تھا، یہ شرف، برج شرف نے نہیں پایا۔

برج قمر۔ (استعارہ)

انتہائی روشن۔ چاندنی کا مرکز۔
تہہ خاک چھپا جو داغ عزا۔
لحد صاف برج قمر ہو گئی۔ (س)

بَرچھا۔ (ہ) بلم۔ بڑا نیزہ۔

برچھا لیا شقی نے ادھر دیکھ بھال کے
اکبر ادھر سنبھل گئے بھالا سنبھال کے۔

برچھوں اڑنا۔ (ار۔ ع)

گھوڑے کا طرارے بھرنا۔ گھوڑے کا تیز دوڑنا۔
برچھوں اڑتا جو دب دبے کے فرس راوی سے
آنکھ لڑ جاتی تھی دریا کے نگہبانوں سے۔

برچھی۔ (ہ۔ سپر مونث)
(دیکھئے تصویر۔)
ہاتھوں میں برچھیوں کو ستمگر لئے ہوئے۔ (س)

برچھی کا پھل۔ (اضافت توصیفی)
"مراد" برچھی۔
دیکھ کر سینے میں پھل برچھی کا اکبر نے کہا
ثمر باغ جوانی بھی نہ پایا میں نے (س)

برچھی کھانا۔ (ار۔ مح)
برچھی سے زخمی ہونا۔ برچھی لگنا۔
برچھی، اے مومنو! اکبر نے جو کھائی ان میں۔

برچھی لگنا۔ (ار۔ مح)
سخت اذیت پہنچنا۔
(جس طرح برچھی لگنے کی اذیت ہوئی ہے)
جب صرف خزاں گلشن اولاد کو دیکھے۔
برچھی اسے لگتی ہے جو شمشاد کو دیکھے۔
(شمشاد: دیکھئے ردیف۔)

برچھیاں چلنا۔ (ح۔ مح)
نیزے لگنا۔ برچھیاں جسم پر لگنا۔
برچھیوں کے زخم لگنا۔
برچھیاں چلتی تھیں قاسم پہ تو کہتی تھی قضا۔
زاند ہوتی ہے بنی، قتل بنا ہوتا ہے۔
(س)

برچھیاں تولنا۔ (فو۔ مح)
اس طرح برچھیاں سامنے ہاتھ کر کے
اٹھانا جس سے معلوم ہو کہ حملہ کر رہے ہیں۔
ع: برچھیاں تول کے ہر غول سے سوار بڑھے۔

برچھیاں چمکانا۔ (ف۔ مح)
جنگ پر آمادگی ظاہر کرنا۔
چمکا رہے ہیں برچھیاں میدان میں جنگ جو۔
غصے سے جوش کھاتا ہے اب جسم کا لہو۔

برچھیت۔ (ہ۔ واحد و جمع)
نیزوں سے لڑنے والے۔
برچھیت کو پرے سے نکلنے نہ دیتی تھی۔
رستم بھی ہو تو ٹھاٹھ بدلنے نہ دیتی تھی۔

برچھیوں اڑنا۔ (ار۔ مح۔)
نیزوں کی بلندی سر کی برابر جب حسین لگاتا۔
انیس نے "برچھیوں اڑنا" بھی نظم کیا ہے۔
اڑ اڑ کے برچھیوں جو اترتا تھا کھیت میں۔
گھوڑے کے چار پاؤں در آتے تھے کھیت میں۔

برچھیوں والے۔ (ار)
وہ سپاہی اور فوجی جن کے پاس نیزے
اور بلم ہوں۔
بجری خیمے میں جب برچھیوں والے آئے
رکھ زدی رانڈوں پہ تلواریں نکالے آئے
(س)

برخاست۔ (ف۔ اردو میں مستعمل)
اٹھنا۔ اٹھانا۔
ملازمت یا مقام سے علیحدگی۔
انجم کی فرد فرد میں بیگانگی ہوئی۔
برخاست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی۔

برخاست کی پروانگی ہونا۔ (ار۔ مح)
عہدہ برآ ہونے کا حکم ہونا۔
علیحدگی کا حکم ملنا۔
تا صبح فرد فرد میں بیگانگی ہوئی
برخاست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی۔

بردبار۔ (ار۔ ر)
تکالیف میں صبر کرنے والے
برداشت کرنے والے۔

عابد خدا کے فضل سے ہیں صابروں میں
مظلوم، بردبار، غم انگیز اہل درد

برستا ہوا آنا۔ (ار۔ع)

رحمت کی بخشش کرتا ہوا آنا۔
رحمت نازل کرتا ہوا آنا۔

یوں آئے جدھر بڑھ کے امام امم آئے
جس طرح برستا ہوا ابر کرم آئے۔

برس دن جینا۔ (عو۔ع)

ایک سال کی عمر ہونا۔

اماں صدقے ہو تم برس دن نہ جیے
اصغر تمہیں عمر ایسی کوتاہ ملی۔ (ر)

برس دن۔ (ار۔ روزمرہ)

ایک سال بھی۔ سال بھر سے کم۔

نہ کھائی برس دن بھی یاں کی ہوا
بہت کم زمانے میں اصغر رہے۔ (س)

برس دن نہ جینا۔ (عو۔ع)

ایک سال کی عمر بھی نہ پانا۔

اماں صدقے ہو تم برس دن نہ جیے
اصغر تمہیں عمر ایسی کوتاہ ملی۔ (ر)

برسر فساد ہونا۔ (ار)

آمادۂ جنگ ہونا۔ شیطنت پر تل جانا۔

ازبسکہ نسل فاطمہ سے تھا انہیں عناد
بس مستعد وہ ہو گئے سب برسر فساد۔

برسنا۔ (ار۔ر)

بار بار۔ وار پڑنا۔
وار پر وار ہونا۔ حملہ پر حملہ ہونا۔

برسی تو زرہ گر گئی، خود اڑ گیا، سر سے
چہرے سے جھلم کھل گئی، زنجیر کمر سے۔ (تلوار)

برسے لپٹ جانا۔

تنگ و چست کپڑ جسم سے چپک جائے۔

تن کر چلے لپٹ گئی بر سے قبائے تنگ۔

بُرِش (ف) کاٹ۔

کاٹے تھے سر، پہ فرق برش میں ذرا نہ تھا۔

بُرِش (ف) کاٹ۔

بے سر ہوئی وہ صف، جو نظر چڑھ گئی اس کی
چاٹا جو لہو اور برش بڑھ گئی اس کی۔

بُرِش (ف) کاٹ۔

جو ہر وہی، برش کا وہی طور خم وہی
تیزی وہی غضب کی وہی کاٹ دم وہی۔

بُرِش (ف) کاٹ۔

ع: کس طرح بھلا ذکر برش لاؤں زبان پر (تلوار)

برطرف ہونا۔ (ح۔ع)

ملازمت سے الگ ہو جانا۔
(کنارے لگنا)

برطرف ہو کے عدم کے سفری ہوگئے ہیں۔
طبلقیں کٹتی ہیں، چہرے نظری ہوتے ہیں۔

برعکس۔ (ف)

مخالف اسلام۔

پہلے تو رنگ کفر کیا شیر حق نے دور
برعکس جو تھے، قتل ہوئے سب وہ پر غرور۔

برق (ع)

تارے نکلنا۔
برق و شرق۔ دمکنا۔ چمکنا۔

غل تھا فرس پہ سید والا کو دیکھ لو۔
ہاں برق وبرق طور تجلا کو دیکھ لو۔

برق روسر (ف۔صفت۔)

تلوار سے استعارہ کیا ہے۔
دو نوکوں والی تلوار۔

آنکھوں میں چکا چوند تھی اس برق دو سرے
منھ ڈھانپتا تھا ہر ایک سیہ رو نے سپر سے
("منھ ڈھانپنا" آڑ کر لینا)

برق کوندنا۔ (ار ۔ ر)
برسے اُدھر سے تیر، تو کوندی ادھر سے برق
وہ برق، چھپتی پھرتی تھی خود جس کے ڈر سے برق۔

برق گرنا۔ (ار ۔ ر)
بجلی گرنا، اردو میں عام طور پر حسد و جلن
کے معنی میں بولا جاتا ہے۔
۱۔ خوف و ہراس طاری ہونا۔
۲۔ جلن ہونا حسد ہونا۔
گرتی تھی برق فوج مخالف پہ دم بہ دم۔

برق وشرق۔ (غ ۔ ف ۔ ترکیب)
چمک دمک۔
اللہ ری برق وشرق کہ بجلی بھی دنگ تھی
چمکی کسی سوار پہ جب زہر تمتنگ تھی۔

برکہ (غ ۔ اسم مذکر)
پانی کا حوض۔
اس دھوپ میں مرجائیگا لشکر مرا سارا۔
چشمہ ہے نہ برکہ ہے نہ دریا کا کنارہ۔

برگ حنا۔ (اسم مذکر)
مہندی کے پتوں کے دو رنگ۔
سبز رنگ کے پتے۔ جب مہندی لگائی
جاتی ہے تب سرخ ہو جاتی ہے۔ اس کو
انیسؔ نے دو رنگی سے تعبیر کیا ہے۔
کھلا یہ دو رنگی سے برگ حنا کی
یہ رنگ حسین اور وہ رنگ حسن ہے۔ (س)
(صنعت لف و نشر غیر مرتب)

برگزیدۂ حق۔ (ف)
پہنچا ہوا ۔ بزرگ۔
مظلوم کی دعا میں ہے سب طرح کا اثر
واللہ برگزیدۂ حق ہے یہ خوش سیر
(ار ۔ روزمرہ)
پہنچا ہوا ہونا ۔ مقرب درگاہ ایزدی ہونا۔
کیئے ہیں پاپیادہ بیس حج اس نے مدینے سے
یہ حق کا برگزیدہ ہے، یہ حاجی ہے، یہ زائر ہے۔
(س)

(ار ۔ ع)
الٹا ہوا ہونا ۔ مخالف ہونا ۔ ناسازگار ہونا۔
ظلم ہوئے تو فرماتے تھے سجاد حزیں
ہم سے برگشتہ ہے کیوں چرخ کہن کیا جانے (س)

برمحل۔ (ف)
قاعدے اور جنگ یا تیغ کشی کے اصول کے
ساتھ۔
غل تھا کبھی دیکھی نہیں رد و بدل ایسی
چلتی نہیں تلوار کبھی برمحل ایسی۔

برملا کہنا۔ (ار ۔ ر)
کھلم کھلا اعلان کرنا۔
صاف صاف کہنا۔
سنتا تھا میں کہ کہتا تھا اک شخص برملا
گھوڑے سے جب گریں گے شہنشاہ کربلا

بر میں رہنا۔ (ار ۔ روزمرہ)
خشکی یا میدان میں رہنا۔
کسی ریگستان میں قبر بن جانا اور اس میں
آرام کرنا۔
موت آئی تو بر میں کسی صحرا کے رہیں گے۔

برنگ سبزۂ بیگانہ۔ (ف ۔ ترکیب)
خشک سبزے کی طرح۔

الگ تھلگ ۔ انجان ۔

بے پائی بغیر امداد ۔

برنگ سبزۂ بیگانہ باغ دہر میں گیا
ترے سحاب کرم نے کیا نہال مجھے ۔ (س)

برو بحر میں تپاں ۔ (ا ر)

پرندے ہوا میں اور مچھلیاں سمندر (پانی) میں جل رہی تھیں ۔

ع مرغان ہوا بر میں تپاں، بحر میں ماہی ۔ (گرمی)

بروز ۔ یہ روز فارسی ترکیب ۔
(بہ "خصوصیت کا ہے)

کے دن ۔ دن پر ۔ دن ۔

مکریں گے کیا بروز جزا قاتل رام
تعذیر پائیں گے وہ ستمگر جدا جدا ۔ (س)

برومند ۔ (ف)

پھلدار ۔ خوشحال ۔

پھل اس کو دے جس کو برومند تر دیکھا
فیاض کی مٹھی کو کبھی بند نہ دیکھا ۔

برومند ہونا

پھل رکھنے والا ۔ سرسبز ۔ پھلدار ۔

ہر نخل برومند ہے یا حضرت باری ۔
پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری ۔

برومند ہونا ۔ (دعائیہ)

شاد و آباد ہونا ۔ اولاد والا ہونا ۔
خوش و خرم رہنا ۔

دنیا میں برومند ہو، ایک ایک کی اولاد

برہم ہونا ۔ (ا ر)

غصہ ہونا ۔ ترش رو ہونا ۔

شہ سے یہ سخن سنتے ہی برہم ہوئے سرور
فرمایا کہ اس جانے سے مرجانا ہے بہتر ۔

برہم ہونا ۔ (ا س)

تلپٹ ہونا ۔ درہم و برہم ہونا ۔ منتشر ہونا ۔

برہم ہے مرقع چمنستان جہاں کا ۔
ہوتا ہے سفر خلق سے سلطان جہاں کا ۔

برہنہ پا ۔

ننگے پیر ۔ ننگے پاؤں

عابد کو لے گئے جو ظالم برہنہ پا
تھے آبلوں میں خار سراسر بھرے ہوئے ۔ (س)

برہنہ تیغ دکھانا ۔ (ا ر)

ننگی تلوار سے ڈرانا ۔

ادا جو آپ سے دیوے نہ دختر زہرا
برہنہ تیغ دکھا کر ڈراؤ زینب کو ۔ (س)

برہنہ سر ۔ (ف)

ننگے سر ۔ جس بی بی کے سر پر چادر نہ ہو ۔

زینب یہ کہتی تھیں نہ بچے گا علی کا لال
اماں برہنہ سر نظر آئی ہیں خواب میں (س)

برہنہ ہوجانا ۔ (ا ر) عریاں ہوجانا ۔

(تلوار کے لیے) نیام سے نکل آنا ۔

تیغیں برہنہ ہوگئی تھیں چھوڑ کر نیام
مانند شمع جل رہی تھیں برچھیاں تمام ۔

بری تقدیر رکھنا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

بدقسمت ہونا ۔

توقع جن سے تھی وہ لوگ مطلب آشنا نکلے
انیس افسوس ہم بھی کیا بری تقدیر رکھتے ہیں ۔
(س)

برے اچھا ہونا ۔ (ا ر ۔ بول چال)

بدوں کو ہتک سمجھا جانے لگنا ۔

نیک، بد ٹھہرے، برے اچھے ہوئے
منصفوں کی قدردانی دیکھ لی ۔ (س)

برے وقت پر کام آنیوالا ہی دوست ہے۔
(ار۔بول چال)

آڑے وقت میں امداد کرنے والا دوست ہو سکتا ہے۔

ہے دوست وہ، جو کام برے وقت میں کرے
زہرا کا پسر قتل ہو اور یہ نہ بچائے
(جناب زینب اور ز

بُرے وقت میں۔ (ار۔ر)

سخت مصیبت میں۔ بد ترین وقت۔

بابا تو ہمیں پیار سے چھاتی پہ سلائیں۔
ہم ایسے برے وقت میں بھی پالن ان کے نہ جائیں

ب ۔ ڑ

بڑا بول بولنا۔ (ار۔ع)

لاف و گزاف مارنا۔ ڈینگیں مارنا۔

لڑنے جو بڑا بول کوئی بول کے آیا۔
یہ شیدِ بھی شمشیرِ دودم تول کے آیا۔

بڑا کام کرنا۔ (ار۔ع)

کارنامہ انجام دینا۔

عون نے گرچہ دم جنگ غضب نام کیا
مگر اس پیاس میں چھوٹے نے بڑا کام کیا۔

بڑا نام کرنا۔ (ار۔ع)

عزت و شہرت حاصل کرنا۔ مرتبہ حاصل کرنا

آیا جو عزیزوں کے لئے موت کا پیغام
فرزندوں نے جعفر کے لئے ان میں بڑے نام

بڑھ۔ (ار۔ر)

آگے آ۔ حملہ کر۔

لڑتا ہے تو بڑھ عصر کا ہنگام قریں ہے
بعض قلمی نسخوں میں "بڑھ" اور بعض میں "لڑ" ملتا ہے۔ لیکن بڑھ زیادہ بلیغ ہے

بڑھ بڑھ کے لڑنا۔ (ار۔ر)

ہمت و جرات سے مردانہ حملے کرنا۔

دل آپ بڑھائینگے تو بڑھ بڑھ کے لڑونگا
اس دیوے میں سورۂ جن بڑھ کے لڑونگا
(سورۂ جن۔ دیکھئے تلمیح۔)

بڑھ جانا۔ (ار۔روزمرہ)

طویل ہو جانا۔ طولانی ہو جانا۔
وقت کھنچ جانا۔

کہتے تھے حضرت کو مشتاق نماز عصر ہوئی
بڑھ گیا ہے کیا یہ دن جو دوپہر ہوئی نہیں (س)

بڑھ کر چلنا۔ (ار۔ع)

آگے آگے چلنا۔ پیش روی کرنا۔

درا کی ہے یہ صدا منزلیں ہیں سب پر خوف
مسافرو، کوئی بڑھ کر نہ کارواں سے چلے۔
(س)

بڑھ کر قدم پڑنا۔ (ار)

آگے آگے جانا۔ سربلند ہونا۔

فوج سخن میں کشا ہے علم وا
پڑتا ہے سب سے "مدح میں" بڑھکر قدم وا۔

بڑھ کر ہٹنا۔ میدان جنگ سے پیچھے بھاگنا۔

بڑھ کر کبھی جرّار کو ہٹتے نہیں دیکھا
گھوڑے کو کسی باگ پہ چھٹتے نہیں دیکھا۔

بڑھ کے۔ (ار)

آگے جا کے۔ ہمت کر کے۔

پھر یہ نوفل سے کہا، بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانہ ہووے۔

بڑھ کے لگانا۔ (ار۔ع)

اردو محاورے میں "بڑھ کے" زائد ہی

مستعمل ہے۔
غصے کی دوران بولتے ہیں" ارے ذرا
بڑھ کے ہاتھ کیوں نہیں مارتا۔ گویا کہ
مارنے کا اقدام کیوں نہیں کرتا۔
مقصد ہوتا ہے کہ بہادری سے ہاتھ مار۔

پھر یہ شوہل سے کہا بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانہ ہوتے۔
(س)

بڑھاپا۔ (ار)
پیری۔ جوانی کے بعد کی عمر۔
زندگی کی فطری آخری عمر۔

جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جاکے نہ آئے سو جوانی دیکھی۔

بڑھانا۔ (ار۔ روزمرہ)
نکالنا۔ الگ کرنا۔
جب عورتیں کسی سوگ کے سبب زیور یا
چوڑیاں وغیرہ اتارتی ہیں، ایسے موقع پر
"بڑھانا" بولتی ہیں۔

بڑھائے مری ناک سے نتھ کوئی
مجھے سرخ پوشاک کیا چاہیے۔ (س)

بڑے بول کا سر نیچا ہونا۔ (ار۔ ع)
جس نے غرور کیا، اس کا سر نیچا۔
غرور کا سر نیچا۔

حق جس کی طرف ہے وہ زبردست رہا ہے
سچ ہے کہ بڑے بول کا سر پست رہا ہے۔

بڑے مرتبے پانا۔ (ار۔ ع)
درجات اعلیٰ پر متمکن ہونا۔ اعلیٰ قدریں ملنا۔

ابذا بھی زیادہ ہوئی، رتبے بھی بڑے پائے
وہ کام کا ہے کام پہ مولا کے جو کام آئے۔

بڑے رنج کھینچنا۔ (ار۔ ع)
انتہائی تکالیف اٹھانا۔ صدمات دنیا برداشت
کرنا۔

انھیں کے لئے ہے زمانے کی تلخی
بڑے رنج شبیر میں زبان کھینچتے ہیں (س)

ب۔ ز

بزدلا۔ (عوامی) بزدل کی تصغیر

سن کر صدائے شبر پکارا وہ بزدلا
کیا ان کے ساتھ آپ بھی ہیں عازم دغا۔

بُزدلا۔ (عوامی۔ ار)
ڈرپوک۔ کم ہمت۔
ع؎ سنکر صدائے شبر پکارا وہ بزدلا۔

بزرگوں کا نام کھونا (ار۔ ع)
خاندانی ساکھ ختم کردینا۔ نام پر بٹہ لگانا۔

سب مل کے روکتے نہیں اس تشنہ کام کو
کھوتے ہو معرکے میں بزرگوں کے نام کو۔

بزم۔ عموماً بزم، خوشی کی محفل کو کہتے ہیں۔ لیکن
یہاں مخصوص مجلس سے مراد ہے (مجلس غم)

بھرائی بزم شاہ میں آہ و بکا رہے
گلشن میں بلبلوں کی فغاں کی صدا ہے۔ (س)

بزم جہاں۔ (ف۔ مرکب) اضافت توصیفی۔
مراد دنیا۔
روشن چراغ مہر سے بزم جہاں ہوئی۔

ب۔ س

بس۔ (ار۔ کلمہ)
(کلمہ۔ تضحیک)
یہاں تضحیک کے معنی میں نظم کیا ہے۔

چھینیں جو سر کی چادریں یہ کہہ کے شمر نے
بس ہو چکی حسین کے جاہ و حشم کی شان۔
(س)

بس۔ (ار۔ کلمہ)
انتہا مراد ہے۔ اس کے بعد ختم۔
شاہ فرماتے تھے، بس خاتمۂ جنگ ہے آج
عصر کے بعد نہ میں ہونگا نہ لشکر میرا۔

بس۔ (ار۔ کلمہ)
صرف، فقط۔
اے انیس اپنی خوشی بس ہے یہی حشر کے دن
میں بھی اُس جا ہوں جہاں پر میرا آقا ہوئے
(س)

بس۔ دار۔ کلمہ
فوراً۔ اسی وقت۔ یکایک۔ انتہا۔
تو بس جان بلبل ہوا ہو گئی۔
خزاں کا جو گلشن میں جھونکا چلا۔ (س)

بس۔ آخری
اکبر گرے جو خاک پہ گھوڑے سے بولے شاہ
دنیا سے بس حسین کا یہ پاتر اب ہے۔
(س)

بس بس۔ (ار۔ کلمہ)
ختم کرنے پر زور دینے کے لئے تکرار
کے ساتھ بولتے ہیں۔
وہ غصے سے بولا کہ بس بس خموش۔
کہ اب ضبط کا دل کو یارا نہیں۔ (س)

بس اب۔ (کلمہ۔ روزمرّہ)
پٹی جو تو کہتے تھے سرور
بس اب ہاتھ ساتھ چھوڑ دو سکینہ ہمارا (س)

بس جانا۔ (او)
سرایت کر جانا۔ خوشبو میں بھر جانا۔
معطر ہو جانا۔
خوشبو سے بس گیا تھا بیابان بستانِ باغ
سبزے میں پھول ہوتے ہیں اکثر میان باغ۔

بس جی چکے۔ (ار۔ ر)
اب زندگی کی کوئی تمنا نہیں۔
بہت زندہ رہ چکے۔
بس جی چکے بہت، یہی مرنے کا ہے مقام۔

بس چپ ہو۔ (ار۔ روزمرّہ)
مزید زبان نہ چلانا۔ بس خاموش!
زبان سنبھال۔
بیدیں ہے جو حکم شہ خوش خو میں نہیں ہے۔
بس چپ ہو زباں کیا تے، قابو میں نہیں ہے۔
(مکالمہ)

بس دیکھ لیا۔ (ار۔ ر)
محبت وخلوص میں خصوصاً عورتیں اور لڑکیاں
یہ روزمرّہ استعمال کرتی ہیں۔ جاؤ، بس
دیکھ لیا۔ رہنے دو، بس دیکھ لیا۔
وہ کہتی تھی، بس دیکھ لیا آپ کا بھی پیار
میں آپ سے بولوں نہ اب یا شہ ابرار۔

بسکہ۔ (ف۔ کلمہ) چنانچہ۔
تھا بسکہ روز قتل شہ آسماں جناب
نکلا تھا خوں ملے ہوئے چہرے پہ آفتاب۔

بس کہہ دیا۔ (ار۔ ر) فقرۂ تنبیہ۔
تم کو بتا دیا۔ آگاہ کر دیا۔
ع: بس کہہ دیا کہ پاؤں نہ رکھنا ترائی میں۔
(ڈرامائی انداز۔ مکالمہ)

بس میں آنا۔ (ار۔ مح)
قبضے میں آنا۔ گرفت میں آجانا۔

اُس ملک سے دنیا کی ہوس میں آئے ہیں
اب جائیں کہاں، اجل کے بس میں آتے ہیں۔ (ر)

بس نہ چلنا۔ (ار۔ ر)
قابو سے باہر ہو جانا۔ کچھ نہ کر سکنا۔
کتنا بچایا شہ نے، اجل سے نہ بس چلا
کڑکی اُدھر کمان، اِدھر چھو گیا، گلا۔

بس نہ چلنا (ار۔ ع)
قابو نہ ہونا۔ طاقت سے باہر ہونا۔
کچھ بس نہیں چلتا، گھڑی دیکھتی ہوں میں
بھائی پہ میرے، فوج ستم کی چڑھائی۔
(س)

بس نہ ہونا۔ (ار۔ ع)
قابو نہ ہونا۔ طاقت سے باہر ہونا۔
بہن کیا کریں، بس ہمارا نہیں۔ (س)

بس نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)
طاقت سے باہر ہونا۔ قابو میں نہ ہونا۔
وہ بولے، بندھے ہیں مرے ہاتھ
بہن کیا کریں بس ہمارا نہیں۔ (س)

بس ہو چکی (ہو چکا) (ار۔ روزمرّہ)
(مضحکہ کے انداز میں۔)
اب کوئی ضرورت نہیں۔
(طعن کے انداز میں)
اب زیادہ ضرورت نہیں ہے اس کی۔
چھینی جو سر کی چادریں یہ کہہ کے شمر نے
بس ہو چکی حسین کے جاہ و حشم کی شان۔ (سعد)

بس ہونا۔ (ار۔ ر)
کافی ہونا۔
بل جسم میں کس ہاتھ میں تلوار میں جس سے
سو سر کا جو دشمن ہو تو اک وار اسے بس ہے۔

بس ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ)
کافی ہے۔ بہت ہے۔
بس ہے مجھ کو نانِ خشک و آبِ سرد
اے فلک کس کس کا منت دار ہوں۔ (س)

بس ہے۔ (ار) کافی ہے۔
بس ہے، تجھے یہ طفل، مری احتیاج کیا۔

بسان۔ (ف) مثل۔ مانند۔
تھے آگے پیچھے دست بریدہ بسانِ موج

بسان۔ (ف۔ حرف تشبیہ)
مثل۔ طرح۔ جیسے
گو دل میں ہزاروں دُرِ مضمون ہیں مگر
خاموش بسان لبِ دریا ہم ہیں۔ (ر)

بسان۔ (ف، حرف تشبیہ)
مثل۔ مانند
سجاد کہتے تھے رخ اکبر کے دھیان میں
دل کو بسان قبلہ نما اضطراب ہے۔ (س)

بسان۔ (ف) مثل۔ مانند۔
خوشبو سے گیا تھا بیابان بسان باغ
سبزے میں پھول ہوتے ہیں اکثر میان باغ

بسانا۔ (ہ)
رہنا۔ وطن بنانا۔
گلرو چمن دہر سے جانے کو چلے ہیں
گھر چھوڑ کے جنگل کے بسانے کو چلے ہیں،

بسانا۔ (ار۔ روزمرہ)
پھولوں کی خوشبو سے معطر کرنا۔
بن میں جیسے فردوس کے پھولوں نے بسانا۔

بِستر۔
قیام۔ ٹھکانا۔ رہنے کی جگہ۔
رہن سہن۔

پوچھے کوئی پتہ تو یہ کہ دیجیو انیس
ہے وادی السلام میں بستر قبر کا۔

بستر چھوٹنا۔ (ار)
جگہ الگ ہونا۔ مقام چھوٹنا۔
خاک پر گر کے دم نزع یہ اکبر نے کہا۔
اب یقیں ہے کہ نہ تا حشر یہ بستر چھوٹے۔ (س)

بستر لگانا۔ (ار۔ ر)
قیام کرنا۔ آرام سے بیٹھنا۔ بسیرا کرنا۔
بستر لگاؤ شوق سے اس ارض پاک پر
پھر لگا ہوا ہے آب بقایاں کی خاک پر

بستی اجڑنا۔ (ار۔ ع)
اولاد کا مر جانا۔ بسا بسایا گھر تباہ ہو جانا۔
بستی اجڑ کے تخت اللفظ کا محور ہے۔

بستی اجڑنا۔ (ار۔ ع)
۱۔ آبادی برباد ہونا۔
۲۔ خاندان تباہ ہو جانا۔
فریاد کہ فاطمہ کی بستی اجڑی
آبادی کربلا کے دن آ پہنچے۔ (ر)

بستی بسانا۔ (ار۔ ع)
رہنے کی جگہ بنا لینا۔ قیام کر لینا۔
پڑاؤ ڈال لینا۔ آبادی بنا لینا۔
نانا مجھے رہنے کا بھی ٹھکانا نہیں ملتا
جنگل میں بھی بستی کا بسانا نہیں ملتا۔

بستی بسانا نہ ملنا۔ (ار۔ ع)
کسی جگہ رہنے کا موقع یا آباد کرنے کا
موقع نہ ملنا۔
نانا مجھے رہنے کا ٹھکانا نہیں ملتا۔
جنگل میں بستی کا بسانا نہیں ملتا۔
عوامی محاورہ ہے۔ مجھے وہاں جانا ہی نہیں
ملا کہ جا کر تمہارا کام کر دیتا۔ مراد وقت نہیں
ملا۔ موقع نہیں ملا۔ اسی ہم معنی یہ محاورہ
ہے۔

بستی بسانے کو نہ ملنا۔ (ار۔ ع۔ عوامی)
گھر بنا لینے کا موقع نہ ملنا۔ گھر نہ بنا سکنا۔
نانا مجھے رہنے کا ٹھکانا نہیں ملتا۔
جنگل میں بھی بستی کا بسانا نہیں ملتا۔
(عموماً عوام بولتے ہیں" مجھے جانا نہیں ملنا۔
آنا نہیں مل سکا۔ جانے آنے کا موقع
نہ مل سکا)
نہ ملنا، روزمرہ بھی ہے۔

بستی بسانا۔ (ار۔ ع)
آبادی ہونا۔ مکانات بننا۔
رہن سہن ہونا۔
جگہ جب مول لی شہ نے تو ہاتف نے پکار دکر
یہیں بستی بسے گی فاطمہ کے نونہالوں کی۔
(س)
(یہاں گنج شہیداں تنہا مراد ہے۔)

بسرِ خاک فتادہ۔ (ف)
خاک پر پڑے ہوئے۔
ع: کشتے تھے ہزاروں بسر خاک فتادہ۔

بسرِ فرق۔ (ف) سر کے اوپر۔
گہ زہر فرس اور بسرِ فرق کبھی تھی۔
پانی تھی کبھی، ابر کبھی، برق کبھی تھی۔

بسر کرنا۔ (ار) زندگی گزارنا۔
خس خانے میں یا دھوپ میں ہو صبح سے تا شام
ہر طرح بسر کرتے ہیں مردانِ خوش انجام

بسر کرنا۔ (ار۔ ع)
گزارنا۔ پورا کرنا۔ کاٹنا۔

یہ رات بھی تو اس کی عنایت سے بسر کی

بسر کرنا۔ (ار۔ر)

زندگی کے دن گزارنا۔ دن گزرنا۔

راحت کے دن گزر گئے یہ فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو، جو یتیموں کا طور ہے۔

بسر ہو جانا۔

گزر جانا۔ پورا ہو جانا۔

کہتے تھے شہ، عمر سعد اگر دے مہلت
آج کی رات عبادت میں بسر ہو جائے (س)

بسر ہونا۔ (ار) زندگی گزرنا۔

فقر و فاقہ میں ہمیشہ ہو گئی سب کی بسر
ان اداؤں کے سوا کچھ اور ہم رکھتے نہیں۔

(س)

بسر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

زندگی گزرنا۔

یا علی! حق انیس زار کے کیجئے دعا
میرے مولا اب کسی صورت بسر ہوتی نہیں (س)
(تنگ دستی و عسرت کے ایام کا ذکر رہے ہیں)

بسر ہونا۔ (ار) گزرنا۔ کٹنا۔

کہتی تھی بانو سکینہ جان دیگی قید میں
کون سی شب ہے کہ رونے میں بسر ہوتی نہیں

بسر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

گزرنا۔ بیت جانا۔

۱۔ شب قتل دم بھر نہ سوئے حسین
عبادت میں شہ کو بسر ہو گئی۔
۲۔ بکا میں کٹی شب، سحر ہو گئی
یونہی عمر اپنی بسر ہو گئی۔ (س)

بسط دنیا۔ (ار)

پھیلانا۔ تعریفیں بیان کرنا۔ صفات لکھنا۔

ایک قطرے کو جو دوں بسط تو قلزم کر دوں
بحر موّاج فصاحت کا تلاطم کر دوں۔

بسمل۔ (ع۔ ار۔ر)

گھائل۔ زخمی۔ تڑپتا ہوا۔

نعلین کہیں، چادر پر نور کہیں ہے۔
اس وقت سے بسمل کی طرح چین نہیں ہے
(حضرت زینب کی بے چینی)

بسمل۔ (دم بسمل) (ع۔ صفت)

تڑپ۔ بے چینی۔ ہونا۔ کرنا۔

سنگ خارا ہے جو اس غم سے نہ ہو دل پانی
شہ نے پایا دم بسمل پانی۔ (س)

بسم اللہ۔ (ع + ار۔ روزمرہ)

خوش آمدید۔ ضرور تشریف لائیے۔
آپ کا آنا مبارک ہونا۔

لحد میں آئیں نکیرین، آئیں بسم اللہ
ہر ایک سوال کا ہم بھی جواب سمجھے ہیں۔ (س)

بسے ہونا۔ (ار) معطر ہونا۔

رنگیں عبائیں دوش پہ، کمریں کسے ہوئے۔
مشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے۔

ب۔ ش

بشاشت۔ (ع)

(صبر و سکون۔ خوشی خوشی)
کشادہ روئی۔ خوش طبعی۔

کس بشاشت سے ہزاروں پہ دلر آتے ہیں۔

ب۔ ص

بصد آداب۔ (ار۔ بول چال)

لجاجت کے ساتھ۔ اظہار بندگی ساتھ۔
کرتا تھا دعا ہاتھ اٹھا کر بصد آداب۔

بصد اشک فشانی۔ (ف۔ع مرکب)
رُو رُو کر۔ آنسو بہا بہا کر۔
فریاد جو کی حُر نے بصد اشک فشانی
گھبرا کے یہ بولا اسداللہ کا جانی۔

بصد درد۔ (ف۔ ترکیب)
درد بھرے دل سے۔ نالۂ پر درد کے ساتھ۔
(یہاں شاعر، کعبہ سے مخاطب ہے۔)
کہتے تھے بصد درد کہ اے کعبۂ داور
اب تجھ سے جدا ہوتا ہے فرزند پیمبرؐ

بصد شتاب۔ (ف)
بہت جلدی۔ عجلت سے
تلاش جسکی ہے دل کو بصد شتاب ملے
جہاں میں نور ہے جس کا وہ آفتاب ملے۔(س)

بصد شتاب۔ (ف۔اردو میں مستعمل)
بہت جلدی۔ جلدی جلدی۔ بہ عجلت۔
پوشاک پہنی شہ نے یہ سنکر بصد شتاب۔

بصد عجز۔ (ف۔ ر)
انتہائی انکساری کے ساتھ
جب حُر نے بصد عجز یہ تقریر سنائی۔

بصد عجز و نیاز۔ (ف۔ع مرکب۔ ار فقرہ)
انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ۔
صورت محراب خم ہو کر بصد عجز و نیاز
سر نہ رکھیں گر تو ممبر پہ قدم رکھتے نہیں۔(س)
(ف۔ ترکیب)
مشقتوں اور تکالیف سے۔
پالو گے تم یتیموں کو میرے بصد محن
بچے تمھارے ہوئیں گے، وابستہ رسن۔

ب۔ ض

بضاعت۔ (ع۔ مونث)
(مراد گر) کھیتی۔ پونجی۔ کمائی۔ خاندان۔
ادھر خشک ہے فاطمہ کی بضاعت
وہ کھیتوں ہیں آپ رواں کھینچے ہیں۔ (س)

بضاعت۔ (ع)
کمائی (مجازاً) اولاد۔ ورثا۔
لُٹنے لگی علی کی بضاعت دم زوالی۔

بضاعت۔ (ع) سرمایہ۔ پونجی۔
اک جان ہے، اک دل بضاعت اپنی۔
احمد کے وہ قرباں، یہ نثار حیدرؑ

ب۔ ط

بطحا۔ (ع۔ اسم مذکر)
مدینہ منورہ۔
بطحا سے چلی فوج شہنشاہ امم کی۔

بطحا۔ (اسم مذکر)
مدینے کا قدیم نام۔
خون میں شہ مظلوم کا سینہ ڈوبا
بطحا ہوا برباد مدینہ ڈوبا۔ (ر)

بطحا۔ (ع)
مدینہ۔ (ع) شہروں کے نام
کعبہ۔ (ع) دیکھئے، تلمیحات۔
نجف۔ (ع)
بطحا یہ ہے، مدینہ ارباب دیں یہ ہے
کعبہ یہ ہے نجف یہ ہے خلد بریں یہ ہے۔

ب۔ ع

بعد ۔ (ع ۔ اردو میں مستعمل)

دیر میں پیچھے ۔

بعد کچھ دیر کے تابوت محل سے اٹھا

شور ماتم سے قیامت ہوئی اس وقت بپا

بعد دعا پیام کہنا ۔ (ار ۔ ر)

فضہؔ سے تب یہ کہنے لگی خواہر امام

تو حُرؔ سے جا کے، بعد دعا کہہ مرا پیام (حُر)

بعید ۔ (ار ۔ روزمرہ)

دور ۔ نگاہوں سے دور ۔ پاس نہ ہونا ۔

دو بیٹیاں تو پاس ہوں اک جاں بلب بعید

میں سچ کہوں یہ آپ کو بابا نہ چاہیے ۔

(س)

بعینہ ۔ (ع ۔ کلمہ)

ہُو بہُو ۔ جیسے کا تیسا ۔ حقیقی شکل کا ۔

اللہ کے نور کو بعینہ دیکھیں

گر ہو ترا دیدار نصیب آمد

(دیدار رسول ۔ ر)

ب ۔ غ

بغی ۔ (ع)

بغاوت کرنے والا ۔ مخالفت کرنے والا

(باغی)

حاکم سے جو بغی ہو تجھے کام اس سے کہا

اے حُرؔ ا ہمارا دوست ہے تو یا حسین کا ۔

(ابن سعد)

بغیر ۔ (ار) سوائے ۔ علاوہ ۔

اس آستاں بغیر نہیں جاں پناہ کی ۔

توبہ قبول کیجیے اس روسیاہ کی ۔

(حُر کا عفو گناہ)

ب ۔ ق

بقدر حال ۔ (ف ۔ ار ۔ روزمرہ)

ظرف کے مطابق ۔

ہر اک کے واسطے ہے ترقی بقدر حال

اسفل کو فکر منصب اعلا نہ چاہیے ۔ (س)

بقیعہ ۔ (ع)

مدینے کا قبرستان ۔

تڑپے بہت لحد پہ گریباں پھاڑ کے

آخر پھر آئے ، اُن کو بقیع میں گاڑ کے ۔

(گاڑ کے دیکھیے ردیف میں)

ب ۔ ک

بکا چاہیے ۔

رونا اور فریاد کرنا ۔

سلامی تجھے اور کیا چاہیے

غم شہ میں ہر دم بُکا چاہیے ۔ (س)

بکتر ۔ (ف)

ایک قسم کی زرہ ۔ (دیکھیے ، تصویر)

سینے پہ ، نہ بکتر پہ ، نہ جوشن پہ رُکی ہے ۔

بکتر (ف)

ایک قسم کی زرہ ۔ دیکھیے تصویر

(دیکھیے تصویر ۔)

بکتر جو آز بین پہ ٹکڑے زرہ جدا ۔

بِکس جانا ۔ (ار)

کِھل جانا ۔ پھول بن جانا ۔

گلیاں تمام جسم کی خوشبو سے بس گئیں

جب مسکرائے پھولوں کی کلیاں بِکس گئیں

بکھرانا ۔ (ہ ۔ استعارہ)

بکھرنا۔ منتشر کرنا۔
اجل کا پھولوں کا بکھرانا۔ نوجوانوں کا قتل
ہونا۔ زمین پر لاشوں کا منتشر پڑا ہونا
پھولوں کو اجل خاک پہ بکھرا گئی ان میں
غم کی دل زہرا پہ گھٹا چھا گئی رن میں۔

بکھیڑا۔ (ہ)
جھگڑا۔ قصہ۔ قضیہ۔
سارے جھگڑے تھے زندگانی کے انیسؔ
جب نہ رہے، کوئی بکھیڑا نہ رہا۔

بکھیڑا نہ رہنا۔ (ار۔ مح)
سارے قصے جھگڑے ختم ہو جانا۔
کوئی فساد اور قصہ باقی نہ رہنا۔
سارے جھگڑے سے زندگانی کے انیسؔ
جب ہم نہ رہے تو کچھ بکھیڑا نہ رہا۔

ب۔ گ

بگوہری۔ (ار)
باگ کو قابو میں رکھنا۔ شہسوار ہونا۔
گھوڑے کی سواری کا کمال۔
فارس ہے تم سا کون تہہ چرخ چنبری
دکھلا رہے ہو صاحب دلال کی بگودھری۔
(مہذب)

بگڑا کھڑا ہونا۔ (ار۔ ر)
چیں بہ چیں ہونا۔ غصے سے بھرا ہونا۔
زور روران فوج ہیں سب اسکے ڈر سے زیر
بگڑا ہوا کھڑا ہے الگ وہ لسانِ شیر

بگڑا سنور جانا۔ (ار۔ بول چال)
گمراہ، راہ راست پر آجانا۔
کافر، با ایمان ہو جانا۔
بگڑا ابھی سنور جاتا ہے صحبت ہماری۔

بگڑا ہونا۔
مرے گناہوں کے دفتر کی ابتری کے لئے
نئے سیاق سے بگڑا ہوا حساب بنا۔ (س)

بگڑ جانا۔ (ار۔ ر)
غصہ میں آجانا۔ بپھر جانا۔
تلوار ادھر کھینچی کر ادھر کھیت پڑ گیا۔
پھر کچھ بن نہ پڑیگا، اگر میں بگڑ گیا۔

بگڑ کے کہنا۔ (ار۔ ر)
غصے میں کہنا۔ ناراضگی سے کہنا۔
کہنے لگا بگڑ کے یہ، وہ نطفۂ حرام
ہم کو نہیں ہے تاب عتاب امیر شام۔
شمر کا جواب، ابن سعد کو۔

بگڑنا۔ (ار۔ روزمرہ)
غصہ آنا۔ تیور بدلنا۔ تیوری بدلنا۔
بگڑے تھے خبر سنتے عباس خوش اطوار۔

بگڑنا۔ (ار)
غصہ کرنا۔ لڑنا۔ بپھرنا۔
ع: گر جان پر بنے تو بگڑنا نہ چاہیئے۔

بگڑونگی۔ (طور ار۔ ر)
ناراض ہونگی۔ بگڑ جاؤں گی۔
بگڑونگی، گلہ گر کوئی اسلوب کر دے گا
عباس سے کیا تم مجھے محجوب کرو گے۔ (قضیہ علم)
(زینب اپنے بیٹوں کو سمجھا رہی ہیں)

بگڑے کام بنجانا۔ (ار۔ مح)
نہ پوری ہونے والی تمنائیں اور حسرتیں پوری
ہو جانا۔
نہ بر آنے والی حاجات پوری ہو جانا۔
اک بات میں بن جاتے ہیں بگڑے ہوئے سب کام۔

بگڑے کام بن جانا۔ (ار۔ع)

عباس نے فرمایا کہ اے مردِ خوش انجام
بگڑے ہوئے اب حق نے بنائے ترے سب کام۔

بگڑے کام سنور جانا۔

کاموں کا درست ہو جانا۔ میری قسمت سنور جانا۔
قسمت بدل جانا۔ بدبختی چلی جانا۔
آرزوئیں پوری ہو جانا۔

سلامی در شہ پہ گھر جائیں گے
تو سب کام بگڑے سنور جائیں گے۔ (س)

بگڑا کام سنورنا۔ (ار۔ع)

کمزوریاں دور ہونا۔ بدحالی خوشحالی سے بدل جانا۔

سینے سے کلیجے کو جدا ہم جو نہ کرتے
بگڑے ہوئے وقت کے نہ پھر کام سنورتے۔
(کلیجہ۔ استعارۃً۔ بیٹا)

بگڑے ہونا۔ (ار۔ع)

تیوروں پر بل پڑے ہونا۔
مقابلے پر آ جانا۔ بگڑ جانا۔

کچھ خوف سے مخفی ہیں، گرفتار ہیں کچھ لوگ۔
بگڑے ہوئے آمادۂ پیکار ہیں کچھ لوگ۔

بگولہ۔ (ف)

ریت کے دائرے۔ شعلے۔

وہ گرم ہوا آہ، وہ آندھی، وہ بگولے
اٹھے جو ترائی سے تو دم شبر کا پھولے۔

بگولے اٹھنا۔ (ار۔ع)

ریگستانی ریت کے دائرے بن کر ہوا میں بلند ہونا۔
انتہائی گرمی اور سخت گرمی میں بگولے اٹھا کرتے ہیں۔

ہر چند کہ لوں چلتی ہے، اٹھتے ہیں بگولے
اشجار خزاں دیدہ بھی اب تک نہیں پھولے

بگیر دیدہ۔ (ف)

پکڑنا۔ مارنا۔ لینا۔ پکڑا مارا۔ جواب دیا۔
(جنگ کی ہلچل)

نعرہ جدا صدائے بگیر دیدہ جدا۔
گوشے کمال سے دور تو گوشوں سے زہ جدا۔

ب۔ل

بل۔ (ار)

بل بوتا۔ طاقت۔

بل جسم میں کس ہاتھ میں، تلوار میں جس ہے
سو سر کا جو دشمن ہو تو اک وار اسے بس ہے۔

بل رہنا۔ (ار۔ع)

طاقت رہنا۔ زور رہنا۔

بدن گھل گیا مثل تیغ اصیل
نہ کس بل رہا اور نہ جوہر رہے۔ (س)

بل کرنا۔ (ار۔ع)

۱۔ تلملانا۔ ترنگیں بھرنا۔ قابو سے باہر ہو جانا۔
(اس محاورے معنی عموماً غرور کرنا۔ دھوکہ کرنا ہیں۔)

نازاں ہے خود رکاب کے پائے کو دیکھ کر
بل کر رہا ہے خاک پہ، پائے کو دیکھ کر۔

بل کرنا۔ (ار۔ع)

زور کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ اکڑنا۔ غرور کرنا۔

کس جسم پہ بل کروں کہ شہ زور ہوں میں
دیکھو کہ ضعیف صورتِ مور ہوں میں۔ (ر)

بل کرنا۔ (ار)

زور کرنا۔ پیچ و تاب کھانا۔

بل کیا کرے کہ زور ہی موزی کا گھٹ جانا۔

بل کھانا۔ (ار)

اکڑنا۔ اترانا۔

نعرہ کیا یہ غیظ سے موذی نے کھا کے بل
ہاں اے حسن کے لال! خبردار ہو سنبھل۔

بل کھانا۔ (ار۔ع)

بے چین ہونا۔ ادھر ادھر ہونا۔
تلپٹ ہونا۔ بے قرار ہونا۔

یہ ننھے ننھے دونوں ہاتھ بل کھاتے ہیں تکیوں پر
مسوڑھے ہو گئے ہیں نیلگوں اتالو

(س)

بل کھانا۔ (ار)

اکڑنا۔ انتہائی غصہ ہونا۔

ع: بل کھا کے اس طرف یہ پکارا وہ بدزباں۔

بل کی لینا۔ (ار۔ع)

غرور کرنا۔ تیز زبانی کرنا۔ مقابلے پر آنا۔

ساحر کو فنا، مست کو ہشیار کر آئی۔
جس موذی نے لی بل کی اسے مار کر آئی۔

بلا۔ (امتحانی مصائب)

جو اہل محبت ہیں۔ بلا ان کے لئے ہے۔
صابر جو ہیں یہ درد، دوا ان کے لئے ہے۔

بلا آنا۔

مصیبت آنا۔ آفت ناگہانی لوٹ پڑنا۔

نشانہ ہوں گے ہمیں، تیر جس کمال سے چلے
بلا کسی طرف آئیگی آج

بلا پر بلا آنا۔ (ار۔ع)

یکے بعد دیگرے مصیبت نازل ہونا۔
پریشانی پر پریشانی ہونا۔
متواتر مصائب کا سامنا ہونا۔

کچھ غم نہیں دکھ ہو کہ بلا آئے بلا پر
راضی ہوں خداوند عالم دوعا کی قضا پر

بلا ٹلنا۔ (ار۔ع)

آئی ہوئی مصیبت گزر جانا۔
مصیبت کا وقت گزر جانا۔

ہو جاتی ہے جب شام تردد ہیں، سحر سے
سب کرتے ہیں سجدے کہ بلا ٹل گئی سر سے۔

بلاخانہ۔ (ف۔ اسم مذکر)

آفات و مصائب کا گھر۔

دنیا جسے کہتے ہیں، بلا خانہ ہے
پامال ہے جو عاقل و فرزانہ ہے۔ (ر)

بلاخیز۔ (ف۔ صفت)

پُر آفت۔

جب تیغ علی، قبلۂ عالم نے بلندی
اک برق سی میدان بلاخیز میں چمکی۔

بلا رد کرنا۔ (ار۔ع)

مصیبت دور کرنا۔ مصیبت دفع کرنا۔

فرزند فاطمہ کی بلاؤں کو رد کرو
زینب تباہ ہوتی ہے، نانا مدد کرو۔

(نانا، آں حضرت صلعم)

بلا رد کرنا۔ (ار۔ع)

مصیبت دور کرنا۔ مصیبت ٹل جانا۔

کیجیے دعا کہ خالق اکبر مدد کرے
اللہ یہ بلا، مرے بچے کی رد کرے۔

بلا رد ہو جانا۔ (ار۔ع)

مصیبت دفع ہو جائے۔

مدد حیدر و زہرا و محمد ہو جائے
یا الٰہی! مرے بچے کی بلا رد ہو جائے۔

بلا رد ہو جانا (دعا)

مصیبت دور ہونا۔
صدقے کرو مجھ کو کہ بلا بھائی کی رد ہو۔

بلا سر پہ ٹالنا۔ (ار۔مح)

اپنی تکلیف دوسرے کے سر لگانا۔
بھاگے تھے خود اپنی بلا سر پہ ٹال کے
بھالے چھپے تھے امن کی جا دیکھ بھال کے۔

بلا گرنا۔ (ار۔ر)

یک لخت مصیبت نازل ہونا۔
ظالم پہ آسماں سے بلا ناگہاں گری
دو نیم ہوئے نیزے اڑ کے زمیں پر سناں گری۔

بلا لے کے خلق سے جانا۔ (ار۔مح)

کسی کی مصیبت اپنے سر لیکر مر جانا۔
کسی کی آئی موت میں دوسرے کو مر جانا۔
بھائی تمہیں اللہ اس آفت سے بچائے
بھائی کی بلا لیکے بہن خلق سے جائے۔

(دعائے زینب)

بلا میں پھنسنا۔ (ار۔مح)

مصیبت و ابتلا میں گھر جانا۔
روکے سے میرے جا نہ سکا سبط مصطفےٰ!
میرے سبب بلا پھنسا، سبط مصطفےٰ!

بلا میں ہونا۔ (ار۔مح)

انتہائی مصیبت میں گرفتار ہونا۔
کوثر پہ جا کے کہیو علی سے، ہمارا حال۔
لال آپکا بلا میں ہے یا شیر ذوالجلال۔

بلا نوش۔ (ف۔)

بہت کھانے والی۔ بہت قتل کرنے والی۔
(داستان میں بجلی تلوار کے لئے بلا نوش
آیا ہے۔)
اللہ ری زباں آوری تیغ بلا نوش۔

زرہیں ہمہ تن چشم تھیں ڈھالیں ہمہ تن گوش۔
(ہمہ تن: سر سے پیر تک۔ بالکل۔ قطعی)

بلائے بد۔ (ف)

مصیبت جان۔ بلا کی مثل۔
ہر بار جا نہیں سے ہوتے تھے وار رد
تھا حرب و ضرب میں وہ شقی بھی بلائے بد۔

بلائیں سر پر ڈالنا۔ (ار۔مح)

مصائب و آلام میں مبتلا کرنا۔
پریشانیوں میں پھنسانا۔
ہر وقت فکر نان و اندوہ و لباس
کیا زیست نے ڈالی ہیں بلائیں سر پر۔ (س)

بلائیں لے آنے دو۔ (ار۔ر)

صدقے اترنے دو۔ قربان ہونے دو۔
اب دل کو یہ امید نہیں ہے کہ وہ آئیں۔
اماں، مجھے لے آنے دو بابا کی بلائیں

بلائیں لینا۔ (مح)

دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں اٹھا کر کسی کے سر
سے مس کرتے ہوئے چہرے کے ٹھٹے تک
لانا۔ اور اس کے بعد اپنے کان کی لوؤں
کے برابر رخساروں پر دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں بھینچا دینا۔ (دیکھئے ج ۱۔ ص ۶)
کمر کس کر علی اکبر نے جب سر پر رکھا شملہ
بلائیں لے لیں اٹھ کر ماں گھونگھر والے بالوں کی (س)

بلاشک۔ (ار۔کلمہ)

یقیناً۔ اب عموماً "بیشک" بولتے ہیں۔
جب سے گئے آرام بلاشک نہیں پایا۔

بلاقید آنا۔ (ار۔مح)

بغیر کسی تخصیص کے آنا۔ ہر ملت و مذہب
کا آنا۔ ہر قسم کے آدمی کے لئے اجازت

ہونا۔

بلاقید آئیں سائل، تھا یہ حکم حیدر صفدر
سخی جو ہیں، وہ دروازے میں کب زنجیر رکھتے ہیں
(س)

بلال و قنبر۔ (ع۔ اسمائے مذکر۔)
دیکھئے۔ تلمیح۔
(در لغت سرور کائنات صلعم۔)
خادم بلال و قنبر گردوں اساس تھا۔
نعلین اس کے پاس، عصا اسکے پاس تھا۔
(لف و نشر مرتب)

بلک بلک کے لپٹنا۔ (ار۔ ع)
تڑپ تڑپ کے چمٹنا۔ بے تحاشا چمٹنا۔
شہ دیکھتے تھے اُن کو جو غم کی نگاہ سے
بچے بلک بلک کے لپٹتے تھے شاہ سے۔

بلکتی رہ جانا۔ (ار)
تڑپتی پڑی رہنا۔ تڑپ تڑپ کر مجبور ہو جانا
گھوڑے پہ جلوہ گر ہوا فرزند بوتراب
در پر بلکتی رہ گئی زینب، جگر کباب۔

بلکھنا۔ (ار)
بے کلی ہونا۔ تڑپنا۔ کرنے کے لئے بے قرار ہونا۔ بے چین ہونا۔
بہو زہرا کی کہتی تھی یہی باباکے ڈیوڑھی پر
لئے پانی کوئی لا دو، مرا بچہ بلکتا ہے۔ (س)

بلکھنا۔ (ار۔ روزمرہ)
بے قرار ہونا۔ تڑپنا۔
یہ کہہ کے بلکتی تھی، ید اللہ کی جائی
جو گریۂ زہرا کی صدا دشت سے آئی۔

بلبل چہکنا۔ (استعارہ)
قلم کے جلدی جلدی چلنے سے جو آواز نکلتی ہے، اس کو انیس نے بلبل چہکنے سے استعارہ کیا ہے۔
دم تحریر گلریزی ہے یا سطریں ہیں کاغذ پہ۔
مرپر کلک ہے یا باغ میں بلبل چہکتا ہے۔
(س)

بلبلوں کی فغاں۔ (استعارہ)
بلبلوں سے مراد اہل مجلس ہیں۔ مجلس کا گلشن سے استعارہ کیا ہے
(بلبلوں کی فریاد و فغاں)
اہل مجلس کا رونا اور آہ و فریاد کرنا۔
بحرائی بزم شاہ میں آہ و بکا رہے،
گلشن میں بلبلوں کی فغاں کی صدا رہے۔ (س)
(فغاں، آہ و بکا، بلبل، گلشن میں مراعاۃ النظیر ہے۔)

بلندی میں پستی دیکھنا۔ (ار۔ بول چال)
دنیا کے نشیب و فراز پر غور کرنا۔
ہر بڑا آدمی غریب ہو جاتا ہے۔
جو فیل نشیں رہتے تھے کل، پیادہ ہیں وہ آج
دنیا کی بلندی میں یہ پستی دیکھی۔ (ر)

بلوانا۔ (ار)
دعوت دینا۔ بلانے کی دعوت دینا۔ طلب کرنا۔ آنے کی خواہش کرنا۔
گھر سے بلوا کے کیا آل محمدؐ کو شہید
ننگے سر اونٹوں پہ ہم کو کیا تشہیر حسینؑ۔ (س)

بلوہ۔ (ار)
اغیار کا مجمع۔
اٹھا تھا اس کی ماں کا جنازہ تو رات میں
افسوس دن کو بلوے میں یہ بے نقاب ہے۔ (س)

بلّور۔ چمکدار اعلیٰ قسم کا شیشہ۔

تلواروں سے ٹکڑے تھے وہ بلّور سے بازو۔
مہتاب سی وہ چھاتیاں اور تیر سے پہلو۔

بلوہ۔ (ف)
فساد۔ ہنگامہ۔ یلغار۔
ظالم بگڑ بگڑ کے بڑھے ایک بار سب۔
بلوہ جو ہو گیا، سمٹ آئے سوار سب۔

بلوہ۔ (ار)
ہنگامہ۔ لوٹ مار۔ فساد۔ چڑھائی۔
ہجوم۔ جنگ۔
دہائی ہے، فریاد ہے، اے اخی!
بلوہ کنار نیزہ ہے با منت مرتضیٰ
کہ بلوے میں ہیں ننگے سر ہو گئی۔ (س)

بلوہ۔ (ار)
اغیار کا ہجوم۔ دشمنوں کا ہجوم۔
ہمیں حکم ہے حاکم شام کا۔
کہ بلوے میں زینب کھلے سر رہے۔ (س)

ب ۔ ن

بِن۔ (ار۔ کلمہ)
بغیر۔ جدائی کے بعد۔
شاہ بن روتی سکینہ تو یہ کہتی بانو۔
موت ہے باپ سے بچے جو بلا ہوتا ہے۔ (س)

بن آنا۔ (ار۔ ع)
قسمت کھل جانا۔
مہکے جو وہ گیسو تو بیابان کی بن آئی
نافے لئے جھولی میں نسیم ختن آئی۔

بن آنا۔ (ار)
ممکن ہونا۔ ہو سکنا۔ طاقت میں ہونا۔
بن آئے تم سے جو، وہ کرو کی جان۔
حافظ علی، خدا و پیمبر نگاہبان۔

بن آنا۔ (ار۔ ر)
قابو اور طاقت میں ہونا۔ ہو سکنا۔
ہیں مانع تحصیل سعادت نہیں دلبر
جو تم سے بن آئے، وہ کرو اے علی اکبر۔
(امام حسین اور علی اکبر)

بن جانا۔ (ار۔ ع)
بد قسمتی، خوش قسمتی سے بدل جانا۔
خوش قسمت ہو جانا۔ بد اعمالیاں ختم ہو جانا۔
سرخرو دیں میں شہ نے لیا اللہ اللہ۔
بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے۔ (س)

بندہ (ف)
غلام۔ آدمی۔ پیدا کیا ہوا۔
ع: مظلوم، غریب الغربا، بندۂ باری۔

بن کے بگڑ جانا۔ (ار۔ ع)
اچھی خاصی صورت ہو کر خراب ہو جانا۔
بنی بنائی بات بگڑ جانا۔
چلائی ماں، ارے مری بستی اجڑ گئی۔
اے بھائی دوڑو بنکے لڑائی بگڑ گئی۔

بن نہ آنا۔ (ار۔ ر)
کوئی تدبیر کارگر نہ ہونا۔
بگڑی اس طرح لڑائی کہ نہ کچھ بن آئی
یک بیک فصل فراق سر و گردن آئی۔

بن نہ پڑنا۔ (ار۔ ر)
اصلاح کی صورت ممکن نہ ہونا۔
کوئی تدبیر مفید نہ ہونا۔
کچھ بن نہیں پڑتا ہے، جو آتی ہے تباہی۔

بن نہ پڑنا۔ (ار۔ ع)

قابو نہ رہنا۔ بس سے باہر ہو جانا۔

ع: پھر کچھ نہ بن پڑا گیا اگر یں بگڑ گیا۔

بنا۔ (ار۔ مذکر) دولھا۔

برچھیاں چلتی تھیں قاسم پہ تو کہتی تھی قضا۔
زائد ہوتی ہے بنی، قتل بنا ہوتا ہے۔ (س)

بناؤ۔ (ار)

سگار۔ زیبائش۔ آرائش۔

اشراف کا بناؤ، رئیسوں کی شان ہے
شاہوں کی آبرو ہے، سپاہی کی جان ہے۔
(تلوار)

بن پانی۔

بغیر پانی کے۔ پیاس کے سبب۔

صراحی دار یہ گردن ڈھلی جاتی ہے بن پانی
گلے میں سانس جب رکتی ہے، سرو دیکھتے ہے (س)

بن اشعث۔ (ع۔ اسم مذکر)

(دیکھیے ص ۔)

نیزہ بن اشعث نے اُدھر پشت پہ مارا۔

بنا۔ (ف) اسبب۔ وجہ۔

۲۔ بنیاد۔ جڑ۔

یوں قتل ہو سب فوج لڑائی کی بنا میں
جس طرح گلے کٹتے ہیں دبنو کے منا میں

بنا بگڑنا۔ (ار۔ع)

ابتدا خراب ہو جانا۔

انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے
گھر کر نہ پڑے کہیں بنا بگڑی ہے۔ (ر)

بنا ڈالنا۔ (ار۔ع)

ابتدا کرنا۔ بنیاد رکھنا۔ شروعات کرنا۔

ع: بربادی یثرب کی بنا چرخ نے ڈالی۔

بنائے ہستی عالم۔ (ف۔ع۔ مرکب)

دنیا کے وجود کی بنیادیں۔ وجود دینا۔
وجود دینا۔

حیدر کی ذوالفقار کو جلدی غلاف کر۔
ورنہ بنائے ہستی عالم خراب ہے۔ (س)

بنت۔ (ع۔ اسم مونث) بیٹی۔

کہتی تھی بنت ہند یہ بنت حسین سے
لو مجھ سے پہننے کو زیور اگر نہ ہو۔ (س)

بنت رسالت مآب۔ (ع۔ع)

حضرت فاطمہ۔

کہتے تھے لوگ دیکھ کے زینب کو شام میں
یہ نور چشم بنت رسالت مآب ہے۔ (س)
(انیس نے بیٹی کو بھی "نور چشم" کہا ہے۔
عموماً، نور چشم بیٹے کو کہا جاتا ہے۔)

بنت العنب۔ (ع) شراب۔

نجف میں شراب آکے سرکہ بنی
وہ کیفیت نشہ کیا ہو گئی۔
رہے، سطوت عدل شیر خدا
کہ بنت العنب پارسا ہو گئی۔

بنتِ ہند۔ (ع۔ اسم مونث)

ہند کی بیٹی۔ (ہند، یزید کی بیوی کا نام
ہے۔)

بنت حسین۔ (ع۔ اسم مونث)

امام حسین کی چھوٹی بیٹی، سکینہ کا نام۔

کہتی تھی بنت ہند یہ بنت حسین سے
لو مجھ سے پہننے کو زیور اگر نہ ہو۔ (س)

بنت ید اللہ (ع۔ اسم مونث)

(دیکھیے، جلد ا ص ۔)

حضرت علی کی بیٹی۔ حضرت زینب۔

چادر چھنی تو بنت ید اللہ نے کہا۔

اے روح تو بھی تن سے نکل جا داکیسا تھا۔ (س)

بند۔ (ف)

داؤں۔

جو بند کر کھتے یاد انھیں خوف سے بھولا۔

بند۔ (ف)

اعضائے جسم۔

اعضائے سواران تنومند جدا تھے

نیزے کھتے تو کیا جسم کے سب بند جدا تھے۔

بند بند۔ (ف) ہر ایک داؤ۔

نیزے کے بند بند کا توڑ اُن کو یاد تھا۔

بند بند تھرّانا۔

جسم کا عضو عضو کانپنا۔

تھرّا رہے تھے برچھیوں والوں کے بند بند۔

بند باندھنا۔ (فو۔ مح)

داؤ لگانا۔ داؤ باندھنا۔

ایک بند باندھ کر جو فرس سے کہا کہ ہاں

ڈانڈ آئی ڈانڈ پر تو سناں سے لڑی سناں۔

بند باندھنا۔ (اصلاح)

داؤ کرنا۔

نیزے کا بند باندھ کوئی چھیڑ کر سمند۔

بند بندھنا۔ (فو۔ مح) داؤ لگنا۔

کیا بند بند ہے تحت دلِ عقدہ کُشا پر۔

دیکھا تو سناں خاک پہ تھی ڈنڈ ہوا پر۔

بندش۔ (ف۔ ار)

اشعار میں الفاظ کا ربط ضبط، ترکیب الفاظ۔

غلط وہ لفظ یہ بندش بری وہ مضموں سست

ہنر عجیب ملا ہے یہ نکتہ چینیوں کو۔

بندش۔ (ف۔ ار)

ننھے ننھے وہ عمامے ہیں کہ بندش جن کی

پیچ ہیں مہ و مہر کی دستاروں کو۔ (س)

بند کھلنا۔ (فو۔ مح)

داؤں کے توڑ ہونا۔ حریف کے لگائے ہوئے داؤں۔

کا جواب ہونا۔

سب بند کھلے ناخن شمشیر قضا سے

وا کرتا تھا ہر بند کو حیدر کا جگر بند

بند کھولنا۔ (ف۔ مح)

ہر داؤ کا جواب دینا۔

کھولے تمام نیزۂ بیداد گر کے بند۔

بندگی کرنا۔ (ار)

آداب نیاز بجا لانا۔ تسلیم کرنا۔

حُر نے سنا یہ حضرت زینبؑ کا یہ کلام

یوں عرض کی کہ بندگی کرتا ہے یہ غلام۔

بندوبست بخشنا۔ (ف۔ مرکب۔ صفت ایہام تناسب)

منجانب اللہ انتظام ہونا۔

"بندوبست" وہ محکمہ جو زمینوں کا انتظام

کرتا ہے۔ یہاں انیس نے بندوبست سے

دونوں معنی مراد لئے ہیں۔ بندوبست حقیقی

اور انتظام حقیقی۔

خبر نہیں انھیں کیا بندوبست بخشنا کی

جو غصب کرنے لگے غیر کی زمینوں کو۔ (س)

بندوبست کرنا۔ (ار)

آراستہ کرنا۔ انتظام کرنا۔

یہ کہہ کے فوج کا وہ لگا کرنے بندوبست

منظور اس کو فوج حسین کی تھی شکست۔

(ابن سعد)

بندوبست ہونا۔ (ار۔ مح)

نظام قائم ہونا۔ حکومت ہونا۔

بست وکشاد ہونا۔

کعبے میں ہوا جو بند و بست حیدر
شاداں تھا دل خدا پرست حیدر۔　(منقبت)

بندھا پانی۔　(ار)
ٹھیرا ہوا پانی - تالاب کا پانی۔
محراب کے نیچے کسے جھکتے نہیں دیکھا
مچھلی کو بندھے پانی میں رکتے نہیں دیکھا۔

بندھا ہونا۔　(ار۔ ح)
جکڑا ہونا - مقید ہونا۔
کہتی تھی خلق خدا دیکھ کے عابد کو اسیر
کہیں بیمار بھی رسّی سے بندھا ہوتا ہے۔ (س)

بندۂ احقر۔　(ع۔ ف۔ اردو میں مستعمل)
ناچیز - غلام ناچیز۔
مولانے یہ کی عرض سر عجز جھکا کر
مشتاق ترے قرب کا ہے بندۂ احقر۔

بندۂ اللہ۔　(ار۔ روزمرہ)
نیک بندہ - اللہ والے۔
آتا ہوا کس سمت سے اے بندۂ اللہ۔

بندۂ باری۔　(ف)
اللہ کا ادنیٰ بندہ۔
ع: مظلوم، غریب الغربا، بندۂ باری۔

بندۂ حقیر۔　(ف۔ اردو میں مستعمل)
انکسار کے لیے بعض لوگ اپنے نام سے
پہلے لکھتے ہیں۔
کیا میرا صبر اور مری ہمت کا کیا بیاں
ایک بندۂ حقیر و گنہ گار و ناتواں۔

بندۂ زر۔　(ف۔ ار)
لالچی - حرص کرنے والا۔
ہم لوگ، جدھر دولت دنیا ہے اُدھر ہیں
اللہ سے کچھ کام نہیں بندۂ زر ہیں۔

بندۂ محتاج ہونا۔　(ار۔ بول چال۔)
(صفت تضاد - محتاج و قادر)
احتیاج والا ہونا - حاجت رکھنے والا۔
وہ غلام جو دست نگر ہو۔
الٰہی بخش دے اپنے کرم سے میرے عصیاں کو
کہ میں ہوں بندۂ محتاج، تو ہر شے پہ قادر ہے۔
(س)

بندہ نوازی۔　(زبان۔)
غلام پروری - پرورش۔
مولانے یہ کی عرض، سر عجز جھکا کر۔
اس بندہ نوازی کے فدا سبط پیمبر۔

بندی۔　قید - حراست۔
مشکل کشا کی بیٹیاں بندی میں آئی ہیں۔

بندی میں آنا۔　(ار)
قید ہو کر آنا - قیدی بن کر آنا۔
یہ کون ہے جو شام کی بندی میں آئی ہے (س)

بننا۔　(ار)
ہو جانا - صورت پذیر ہونا۔
بنتے ہیں مومنوں کے گھر بے بہا وہ اشک
مجلس میں گر ہو گریۂ خالص بکا کے ساتھ (س)

بننا۔　(ار)
ہو جانا - (بنے - بنی - صفت
رات کو بیاہ ہوا اور صبح رانڈ بنی۔
حیف چوتھی کے عوض شام کا جالا ہوئے (س)
(چوتھی چالا - شادی کے بعد کی دلھن کی رسمیں۔
دیکھئے ردیف میں۔)

بننا۔ (بن جانا)　(ار۔ روزمرہ)
مصیبت پڑ جانا - تباہی آ جانا۔
کیا تجھ پہ بنی اے مرے ماں جائے برادر

سر پیٹ کے کہتی تھی

بنی - بنی۔ (صفت تجنیس معنوی و لفظی)

۱۔ بن جانا۔ ہو جانا۔

۲۔ دلھن۔

رات کو بیاہ ہوا اور صبح ہی رانڈ بنی

حیف چوتھی کے عوض شام کا چالا ہوتی۔ (س)

بنی جان (ع) جنات۔

فوجیں تھیں بنی جان کی سب درہم و برہم۔

بنی کا بنے سے جدا ہونا۔

دولھا دلھن کا الگ ہونا۔

میاں بیوی کا باہمی ہمبر ہو جانا۔

کلیجوں پہ چلنے لگی تیغ ہمبر

بنی جب بنے سے جدا ہو گئی۔ (س)

بنی کا رانڈ ہونا۔ (ار)

نئی نویلی دلھن کا بیوہ ہو جانا۔

برچھیاں چلتی تھیں قاسم پہ تو کہتی تھی قضا

رانڈ ہوتی ہے بنی۔ قتل بنا ہوتا ہے۔ (س)

بنی ہونا۔ (ار۔ ر)

برا وقت پڑ جانا۔

تیروں کی جو بوچھار ہے اور تیغ زنی ہے

میدان میں یہ کیسی مرے بچے پہ بنی ہے۔

(مادر علی اکبر)

ب - و

بو۔ (ف۔ ار) خوشبو۔

کہتی تھی فاطمہ صغرا خبر آئی نہیں تو

بوئے گلزار محمد ہی صبا لے آئے۔ (س)

بو آشکارا نہ ہونا۔

صفات حمیدہ کا پوشیدہ ہونا۔

وہ گل ہوں جدا سب سے ہے جس کا رنگ

وہ بو ہوں کہ جو آشکارا نہیں۔ (س)

بو باس آنا۔ (ار۔ ر)

خوشبو آنا۔

دیکھے جو اسے، پھر نہ کرے سیر چمن کی،

ہر پھول سے یاں آتی ہے بو باس دلھن کی۔

بوٹا سی دلھن۔

خوبصورت اور نازک۔ چھوٹی سی۔ دلھن۔

وہ دن ہو کہ بوٹا سی تمہاری دلھن آئے۔

بوجھ اٹھانا۔ (ار)

(گلے میں طوق پہننے سے، بوجھ اٹھانا مراد ہے۔)

بوجھ اور تکلیف برداشت کرنا۔

طوق کا بھی بوجھ اٹھایا شکر ہے

بیڑیوں کی بھی گرانی دیکھ لی۔ (س)

بوجھ اٹھنا۔ (ار۔ ع)

برداشت ہونا۔

انبساط بار خلائق پہ اور بار گناہ

اٹھا وہ بوجھ جو اس مشت استخواں سے چلے۔ (س)

بوچھار۔ (ہ) بھرمار۔

دم بھر میں صفیں صاف تھیں بیدادگروں کی

تھی مینھ کی طرح خاک پہ بوچھار سروں کی۔

بوچھار ہونا۔ (ار۔ ع)

تیروں کی شہ کے تن پہ ہے بوچھار

تلواروں سے چور ہو رہے ہیں۔ (س)

بودا۔ (عم۔ ار)

بزدل

ع: مضبوط جو ہیں وہ تجھے بودا سمجھتے ہیں۔

بوذر و سلمان۔ (اسمائے مذکر)

فضہ۔ (ع) اسم مونث۔ (دیکھئے، تلمیح

ظلم سے - سختی سے - تشدد سے -
دیا یزید نے جلاد کو یہ طیش میں حکم
بہ ظلم قتل کرو، کھینچ لاؤ زینب کو۔ (س)

بہا۔ (ف)
قیمت - بدل -
لازم ہے قدر عمر کہ جنس خطیر ہے
جس کی بہا نہیں ہے وہ دُرِ بے نظیر

بہا۔ (ف)
قیمت - بدلہ - عوض -
فردوس، بہائے الفت حیدر رہے - (ر)

بہا میں فزوں تر ہونا۔ (ار - فقرہ)
زیادہ قیمتی ہونا۔
موتی سے فزوں تر ہوں بہا میں یہ اشک
حضرت کو جو منظور نظر ہو جائیں۔
(ر)

بہادر۔ (ف - ار)
دلیر - جوانمرد - شجاع -
بخدا فارس میدان تہور تھا حُر
ایک دو لاکھ سواروں میں بہادر تھا حُر -

بہار باغ جوانی۔ (باضافت - ف - ترکیب
جوانی کی بہاریں - نوجوانی کی شادابی -
حسین کہتے تھے واحسرتا علی اکبر
بہار باغ جوانی ہمیں دکھا کے چلے - (س)

بہار دیکھنا۔ سرسبزی و شادابی کا زمانہ دیکھنا۔
عہد بہار دیکھنا -
جس نے بہار دیکھی ہو باغ رسول کی
اس کو تو خار خار ہے جینا خزاں تلک (س)

بہار دیکھنا۔ (ار)
سرسبزی و شادابی دیکھنا۔
رونق دیکھنا - آبادی دیکھنا۔
(یہاں محض استعارہ بھی ہے - روضۂ شبیر
پر جانا -)
گھبرا رہی ہے ہند میں اب روح اے انیس
چل کر بہار روضۂ شبیر دیکھئے (س)

بہار میں خزاں آنا۔ (استعارہ)
بہار کے بعد خزاں آ جانا۔
(چمک دمک اور روشنی کے باوجود چاند کا
چھپ جانا۔)
آئی بہار میں گل مہتاب پر خزاں۔
(گل مہتاب ایک پھول کا نام بھی ہے۔)

بُہارنا۔ (ہ)
صاف کرنا۔
ع: میدان کو ادھر باد بہار نے بہارا۔

بُہارنا (ہ)
جھاڑنا - صفائی کرنا - جھاڑو لگانا۔
مکاں کون گنج شہیداں میں ہے
جو بالوں سے میں نے بہارا نہیں۔ (س)

بہائیاں (قدیم زبان)
بہائی ہیں -
بدر و احد میں خون کی نہریں بہائیاں۔

بہتا ہوا دریا۔
ممدوح کی مدح ایسی زبان و بیان میں ادا ہو کہ
سامعین و قارئین کو اپنے چاروں طرف
نور ہی نور نظر آنے لگے - ان کے ضمیر
نورانی ہو جائیں -
بہتا ہوا اک نور کا دریا نظر آئے۔
اللہ کی قدرت کا تماشہ نظر آئے۔

بُہتوں۔ (ار)

ع: فقضہ نے بڑھ کے بوذر و سلمان کو دی ندا۔

بوڑی۔ (ہ)

برچھی۔ بلم اور تیر کا پھل۔
بوڑی سنان پر تھی نہ پرچم نشان پر
پیکاں نہ تیر پر تھا نہ کمان پر۔

بوسہ دینا۔ (آداب شاہی)

جب کسی سپاہی کو شاہی اعزاز ملتا ہے، وہ پہلے اس کو چومتا ہے۔
(تعظیم و تکریم کے پیش نظر)
بوسہ دیا عباس دلاور نے علم پر
تسلیم کی اور رکھ دیا سر شہ کے قدم پر۔
(جناب عباس کو تفویض علم)

بوسہ دینا۔ (ار۔ ع)

چومنا۔ متبرک و مقدس سمجھ کر آنکھوں سے لگانا۔
بوسے دیے نعلین پہ اٹھ اٹھ کے زمیں نے
سجدہ کیا گھوڑے سے اتر کر شہ دیں نے
(صنعت ایہام)

بوسہ گاہ۔ (ف)

چومنے کی جگہ۔ بوسہ لینے کی جگہ۔
ہے ہے یہ گلا بوسہ گہہ مصطفوی ہے
بے جاں نہ کر اس کو یہ بدل وجانبی ہے۔

بوق۔ (ف)

(دیکھیے، نفیر)
جنگی باجے کا نام۔
وہ غل عربی باجوں کا وہ بوق کے نالے۔

بولا۔ (ار۔ قدیم زبان)

بولنا۔
رد و بدل سے ہوتے ہیں سو طرح کے فساد
بہتر تو یہ ہے کہ بولا نہ چاہیے۔ (س)

بولنا۔ (ار۔ روزمرہ)

کہنا۔ کوئی نئی بات کہنا۔ سوچ کر کہنا۔
لی جب نہ لاش پسر بولے شاہ
کوئی زیست کا دیہ سہارا نہیں۔ (س)

بوئے فراق آنا۔ (ار)

علیحدگی کا اندازہ ہونا۔
ان باتوں سے کچھ بوئے فراق آتی ہے بار بار۔

ب۔ ہ

بہ از مشک خطا۔ (ف۔ جملہ)

خطا کا مشک بہترین ہوتا ہے۔
مشک خطا سے بھی بہتر ہوتا ہے۔
خوشبو میں بہ از مشک خطا ہیں یہی گیسو۔

بہ تکرار پڑھنا۔ (ار۔ روزمرہ)

بار بار پڑھنا۔ مکرر سہ کرر کہنا۔
متواتر اعلان کرنا۔
پڑھتے تھے رجز یوں سہ ابرار بہ تکرار
جا جا کے صف لشکر اعدا کے برابر۔ (س)

بہ سر چاہ۔ (ف)

کنویں کے اوپر۔
جس طرح کہ پیاسوں کا ہو مجمع بسر چاہ۔
پانی پہ گرے پڑتے تھے یوں شہ کے ہوا خواہ۔

بہ سر دار ہونا۔ (ار۔ ع)

پھانسی کے تختے پر ہونا۔
پھانسی کا حکم ہو جانا۔
کوفے سے نکل جانے پہ تیار ہیں کچھ لوگ
کچھ قتل ہوے ہیں، بہ سر دار ہیں کچھ لوگ۔

بہ ظلم۔ (ف)

(بہت کی جمع)

بہت سے لوگ ۔ اکثر و بیشتر ۔

آجاتی ہے واں موت' جہاں گھر نہیں ہوتا ۔
بہتوں کو کفن تک بھی میسر نہیں ہوتا ۔

بہر جنس شہادت ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)

جنس شہادت ۔ (اضافت توصیفی)

شہادت کے واسطے ۔ جان دینے کے لئے ۔
مرنے کے لئے ۔

آئے تھے بہر جنس شہادت بدر کیسا تھ
مٹھی میں جان علی اصغر لئے ہوئے ۔ (س)

بہر حال ۔ (ار ۔ روزمرہ)

۱ ۔ لغوی معنی ۔ ہر حال ہیں ۔ (اس مصرع میں
۲ ۔ فی الجملہ ۔
۳ ۔ اختتام کلام کے لئے بھی مستعمل ہے ۔
۴ ۔ آخر کار ۔ بات ختم کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔

جو مرضئ حق' ہم ہیں' بہر حال رضا مند ۔

بہر قطع آرزو ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)

کوئی حسرت نہ رکھنا ۔
تمناؤں اور خواہشات کو کچلنے کے لئے ۔

سخی پیشہ ہیں ہم کو عادت ہے تعلق سے
کمر میں بہر قطع آرزو زنجیر رکھتے ہیں ۔ (س)

بہر کیف ۔ (ف ۔ ار ۔ ر)

بہر حال ۔ ہر حیثیت ۔

انساں کے لئے عجز ہی لازم ہے بہر کیف
ہے خانۂ دنیا میں ہر اک پیر و جواں ضعیف ۔

بہرہ مند ۔ (ف)

نفع حاصل کرنے والے ۔ مستفید ۔

ع : ہے پنجتن کی ذات سے سب خلق بہرہ مند ۔

بہرہ مند ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

مانوس ہونا ۔ لگاؤ ہونا ۔

رونے سے جو بہرہ مند ہونگی آنکھیں
خالق کو وہی پسند ہوں گی آنکھیں ۔ (ر)

بہرہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

نصیب ہو جانا ۔ فیضیاب ہو جانا ۔

پہلے تو ہوں نجف کی زیارت سے بہرہ ور ۔
منظور پھر وہاں سے ہے مدینے کا سفر ۔

بہرہ یاب ۔ (ف)

کامیاب ۔ فتمند ۔

عمامہ دست پاک پہ ہے لب پہ یہ سخن
اکبر کو بہرہ یاب کر' اے رب ذوالمنن

بہزاد ۔

دیکھئے تلمیحات ۔

صاف حیرت زدہ مانی ہو تو بہزاد ہو دنگ ۔

بہشتی ۔ (ار)

پانی پلانے والا ۔ سقہ ۔ پانی بھرنے والا ۔

طوفاں سے خدا پیاسوں کی کشتی کو بچالے
اللہ سکینہ کے بہشتی کو بچالے ۔

بہکانا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

بھٹکانا ۔ غلط راستے پر لگانا ۔

بہکانہ تو مجھے کہ نہ چھوڑوں گا راہ راست
رستہ بھی بھولتا ہے کوئی رہنما کے ساتھ ۔ (س)

بہک جانا ۔ (ار)

ادھر ادھر ہو جانا ۔

شمشیر تیز سن سے جو آئی چھچک گیا
ضربت بھی کی تو ہاتھ شقی کا بہک گیا ۔

بہکنا ۔ (ار ۔ مصدر)

راہ سے بے راہ ہونا۔ بھٹکنا۔
ورغلائے میں آجانا۔ غلط راستہ اختیار کرنا۔
شہہ سے کہتے تھے عباسؑ ہیں کیونکر بہکوں
خضر کو راہ بتا دیتا ہے رہبر میرا۔ (س)

بہلانا۔ (ار)
بچے کو کھیل میں لگا کر اس کا دل بٹا لینا۔
دروازے پہ جا جا کے خبر لاتیو بیٹا
شہزادی کو تم کھیل میں بہلا تیو بیٹا۔

بہلانا۔ (ار)
پوچھتی ہے تمھیں ہر بار سکینہ مجھ سے
اس کے بہلانے کی اب کیا کروں تدبیر حسینؑ۔ (س)

بہل جانا۔ (ار۔ روزمرہ)

بیبیاں کہتی تھیں صبر آئیگا رفتہ رفتہ
باپ سے بچھڑی ہے کس طرح بہل جائے ابھی۔ (س)

بہلنا۔ (ار)
تکلیف دہ خیال کو ٹال کر کسی دوسری طرف لگ جانا۔
پانی نہ ملیگا تو بہلنے کی نہیں ہیں
اب کی جو غش آیا تو سنبھلنے کی نہیں ہیں۔

بہلنا۔ (ار)
سیر و تفریح کر کے دل۔
دل کسی وقت بہلتا نہیں شب ہو کہ سحر
گھر میں ٹھیرا نہیں جاتا کہ خانہ ہے گھر۔

بہم (ف)
ملی جلی۔ برابر برابر۔
مرغان باغ کی وہ خوش الحانیاں بہم۔

بہم آنا۔ (ار)
ساتھ ساتھ آنا۔ بہت سے آدمیوں کا مل کر آنا۔
تسلیم کو اسلام کا لشکر بہم آیا۔
کس شوکت و اقبال و حشم سے علم آیا۔

بہم پہنچنا۔ (ار)
ملنا۔ دستیاب ہونا۔
بچوں کے ہمارے پیاس کے دم میں نہیں ہے دم
پانی بھی تین روز سے پہنچا نہیں بہم۔
(جناب زینب اور حر)

بہن۔ (ار)
ہمشیر۔ بہنیا۔ بہینا۔
بھائی کے واسطے قاسم کی دلھن روتی ہے
پکڑے دامان چھوٹی بہن روتی ہے۔

بہنوں کا آنچل ڈالنا۔ (رسم)
جب دولھا دلھن کے گھر میں آتا ہے تو اس کی بہنیں اپنے دوپٹوں کا آنچل اس پر ڈال دیتی ہیں۔
بہنیں کدھر ہیں ڈالنے آنچل بنے پہ آئیں۔

بہو۔ (ہ)
بیٹے کی بیوی۔ امام حسین کی بیوی۔
(شہربانو۔ بانو۔ دیکھئے، تلمیح۔)
ہے آرزو کہ دولت آل عبا ملے۔
دیکھیں کسے علی کی بہو کی ردا ملے۔
(آل عبا۔ آل رسول۔ علی کی بہو۔ بانو شہربانو۔)

بہو۔ (ار۔ اسم مونث)
بیٹے کی بیوی۔ دلھن۔
بہو زہرا کی کہتی تھی یہی جا جا کے ڈیوڑھی پر
ارے پانی کوئی لا دو مرا بچہ بلکتا ہے۔

بُہیا۔ (ہ)

باڑھ - سیلاب -
یوں سیل کبھی جانب صحرا نہیں آتی
ایسی کبھی برسات میں بہیا نہیں آتی -

بھ

بھاپ - (ہ)
گرمی - پسینہ - بو -
گرمی میں ماں بچائے، جنھیں تن کی بھاپ سے
وہ پسلیاں شکستہ ہوں گھوڑوں کی ٹاپ سے

بھاری ہونا - (ار - ح)
بلند و بالا ہونا - قابل وثوق ہونا -
اعلیٰ سے نہ ہوگا کبھی ادنیٰ بھاری
کھل جاتا ہے د   پہ ہلکا بھاری (ر)

بھاری ہونا - (ار - ر)
ور ہونا - فتح یاب ہونا -
ع: اک غل تھا کہ دو لاکھ پہ بھاری ہے یہ لڑکا -

بھاگ جانا - (ار - ر)
فرار ہو جانا - پیٹھ دکھا دینا -
تھے پیاسوں کے حملے غضب ایزد غفار
جو ڈٹ کے جواں بھاگ گئے پھینک کے ہتھیار

بھاگڑ - (ہ)
بھاگم بھاگ - اٹھاتے ہر طرف کو بھاگنا -
بھاگڑ میں خوں سے رن کی زمیں لال ہو گئی
دولھا کی لاش گھوڑوں سے پامال ہو گئی -

بھاگڑ پڑنا - (ار - ح)
بھاگم بھاگ مچنا - ہر آدمی کا بے تحاشا
جان بچا کر ادھر ادھر بھاگنا -
بھاگڑ پڑی کہ ایک سے ایک آگے بڑھ گیا
دریا لہو کا کشتی گردوں پہ چڑھ گیا -

بھاگڑ ہونا - (بھاگڑ پڑنا) (ار - ح)
بھاگم بھاگ مچنا -
تلواروں کے سائے سے ڈرے جاتے تھے اعدا
بھاگڑ تھی کہ پس پس کے مرے جاتے تھے اعدا -

بھاگنا - (ہ) ڈرنا -
عفریت بھاگتے ہیں وہ چوٹیں ہماری ہیں -

بھال - (ار)
برچھی - پیکان - سنان -
چھوٹے تو ہیں کیا منھ سے بڑی بات نکالیں
ان سینوں پہ رکھ دے کوئی سو نیزوں کی بھالیں

بھالا - (ہ - ح - ہ)
بلّم - (دیکھیے تصویر)
سنا تیں شوق سے ہم کھائیں گے سینوں پہ بھالوں کی
(س)

بھالا - (ہ - حربی ہتھیار)
(دیکھیے، تصویر -)
وہ سینہ شہ کا اور نوکیں ستمگاروں کے بھالوں کی
(س)

بھالے - (ار - اسم مذکر - جمع)
نیزے - بلّم - (دیکھیے، جلد ۱ - ص -)
وہ پہلو اور پیکان سر پہلو کیا
وہ سینہ شہ کا اور نوکیں ستمگاروں کے بھالوں کی (س)

بھالے سنبھالنا - (ج - ح)
بھالوں کو بلند کرنا -
جنگ کے لئے بھالوں کو تیار کر لینا -
بھالوں کو ادھر فوج خدا نے بھی سنبھالا -

بھانا - (ہ + ار - ر)
پسند آنا -
بھائی کو بھائی ہے - پہلا بھائی - بھتنی برادر -

دوسرا بھائی جگہ بھانا۔ پسند آنا
دونوں میں صفت تجنیس ہے۔
سچ ہے کہ ہاتھ آپ کے آئی ہے کیا جگہ
پیارے ہمارے بھائی کو بھائی ہے کیا جگہ

بھانا۔ (ا ر۔ روزمرہ)
اچھا لگنا۔
جب کوئی کہتا "پیو پانی" تو کہتے سجاد
کیا پیوں پانی، کہ بھاتا نہیں پانی مجھ کو۔ (س)

بھانجا۔ (ا ر)
بہن کا بیٹا۔
بھانجا ہے نہ بھتیجا ہے نہ برادر نہ پسر
کون لا دے مجھے اُس گیسووں والے کی خبر۔

بھانجے۔ (ا ر)
بہن کے لڑکے۔ ہمشیر زادے۔
کہنے لگے شہ سے بھانجے "ہم چاہتے ہیں یہ
قربان تم پہ، ہم سے کوئی بیشتر نہ ہو۔ (س)

بھاوج۔ (ا ر)
عموماً چھوٹے بھائی کی بیوی کو بھاوج کہتے ہیں۔
بھاوج کی طرف دیکھ کے بولے شہِ ابرار
تم سے بھی نہ رو کے گئے عباس

بھائیوں سے زیادہ عزیز ہونا۔ (ا ر۔ ر)
بہت قریب ہونا۔ بہت عزیز ہونا۔
انتہائی مخلص دوست ہونا۔
غازی ہے، حق پرست ہے اور باتمیز ہے
وہ مجھ کو بھائیوں سے زیادہ عزیز ہے۔ (حُر)

بھبھوکا۔ (ہ)
شعلہ۔ مراد: سرخ
جلتے رہیں کیونکر نہ مہ و خور سحر و شام۔
ہے حسن کی آتش سے بھبھوکا رخِ گلفام (سراپا)

بھبھوکا ہونا۔ (ا ر۔ ع)
آگ کا شعلہ ہونا۔
شعلے کی مثل ہونا۔ شعلہ جیسا ہونا۔
سب بھبھوکا تھا، حرارت تھی غضب کی
کفار کو پھونکا تھا، شرارت تھی غضب کی۔

بھتیجا۔ (ا ر)
بھائی کا بیٹا۔
بھانجا ہے نہ بھتیجا، نہ برادر نہ پسر۔
کون لا دے مجھے اس گیسووں والے کی خبر

بھتیجی (اسم مونث)
بھائی کی لڑکی۔
کہتے ہیں کہ اب سوئے نجف جائیگا عباس
منہ رانڈ بھتیجی کو نہ دکھلائے گا عباس۔

بھٹکتا پھرنا۔ بہکے رہنا۔ صحیح راستے پر نہ آنا۔
بہکا بہکا پھرنا۔ بے سوچے سمجھے ادھر ادھر پھرتے رہنا۔
مدتوں حُر جری بھٹکا پھرا لی گئی جنت جب آیا راہ پر۔

بھٹکنا۔ (ہ۔ مص)
غلط راستے پر چلنا۔
بھٹک رہا ہے کدھر راہ خلد سے غافل
اُدھر کو جا کہ جدھر جادۂ صواب ملے (س)

بھٹکنا۔ (ا ر)
بہکنا۔ + غلطی یا عدم علم کی بنا پر ادھر اُدھر جانا۔ صحیح راستہ پر نہ چلنا۔
پھرے تھے کربلا کی راہ سے کچھ سوچ کر حضرت
وگرنہ رہبرِ عالم کہیں رستہ بھٹکتا ہے۔
(س)

بھٹکنا۔ (ار۔ روزمرہ)

اِدھر اُدھر جانا۔ یکسوئی سے نہ رہنا۔

بہکنا۔

۱۔ ذرا سوال نکیرین میں جو بھٹکا ہیں
زباں مصحف ناطق سے سب جواب ملے

۲۔ بھٹک رہا ہے کدھر راہ خلد سے غافل
اُدھر کو جا کہ جدھر جارہ صواب ملے۔ (س)

بھرا گھر۔ (ار)

جس گھر میں ایک ہی خاندان کے بہت سے
افراد رہتے ہیں۔

آتا ہے سکینہ کی یتیمی کا مجھے دھیان
ہر وقت بھرا گھر یہ نظر آتا ہے ویران۔

بھرا ہونا۔

معمور ہونا۔ پر ہونا۔ متاثر ہونا۔

بھرا ہے غم شہ سے سینہ ہمارا
سلامی یہی ہے، خزینہ ہمارا۔ (س)

بھرا ہونا۔ (ار۔ ع۔)

چھوٹی یا تنگ جگہ میں بہت سے قیدیوں
کا بند ہونا۔

بچوں سمیت گرمی میں گھٹتے تھے اہل بیت
زنداں کے ایک حجرے کے اندر بھرے ہوتے۔ (س)

بھرتی۔ (ار)

کلام میں حشو زائد کا ہونا۔

وہ زائد الفاظ، جن کے بغیر بھی مقصد پورا
ہو سکتا ہو۔ حشو زائد کو فن شعر میں عیب سمجھا
جاتا ہے۔

بیجا نہیں مدح شہ میں عزا میرا
بھرتی سے کلام ہے معرا میرا۔

بھرتی ہونا۔ (ار۔ ع)

لچر اور پوچ ہونا۔

کلام میں ادھر اُدھر کی بیکار باتیں ہونا۔

بیجا نہیں مدح شہ میں عزّا میرا
بھرتی سے کلام ہے معرا میرا (ر)

بھرنا۔ (ہ۔ ار)

لتھڑنا۔ آلودہ ہونا۔

خالی کئے میرے پہ نہ خوں میں کبھی بھری۔
دعوی یہ تھا کہ ہے مرے حصے میں صفدری۔

بھرنا۔ (ار) لتھڑنا۔

خاک و خون میں جو بھریں گیسوئے مشکین حسین
کس طرح خاک سے سنبل نہ پریشاں نکلے۔
(س)

بھروسا۔ (ار)

سہارا۔ تکیہ۔ آسرا۔ امید۔

جز پنجتن کسی کا لو لد نہ چاہیے
غیر از خدا کسی کا بھروسا نہ چاہیے۔ (س)

بھروسہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

۱۔ امید ہونا۔ سہارا ہونا۔

۲۔ یقین ہونا۔

تری مدد کا، فقط یا علی بھروسا ہے
کسی کی آس نہیں وقت انتقال مجھے۔ (س)

بھری گود خالی کرنا۔ (ار۔ ع)

سب اولاد مر جانا۔

کی موت نے لونڈی کی بھری گود تو خالی
چھوڑو نہ مجھے اے مرے آقا مرے والی۔

بھری ہونا۔ (بھرا ہونا)۔ (ار۔ ر)

عموماً، وجود ہونا، موجودگی ہونا۔

متعلق ہونا۔ مضمر ہونا۔ واقع ہونے کے موقع
پر بولتے ہیں۔

شعلے کی طرح طبع شرارت سے بھری ہے
اُبلی ہوئی ہر آنکھ شجاعت سے بھری ہے۔

بھرے گھر میں ماتی صف کا نام نہ لو۔ (عو۔ بدشگونی)
عورتیں گھر میں سوگ کے الفاظ یا عمل کو بدشگونی خیال کرتی ہیں۔
بس نام بھرے گھر میں نہ لو ماتی صف کا
قائم رہے اقبال محمدؐ کے خلف کا۔
(امام حسین کے متعلق جناب زینب کہہ رہی ہیں)

بھڑک۔ (ہ)
تپش۔ آگ بھڑکا دینے والی پیاس۔
گرمی کی بھڑک تھی کہ پھکے جاتے تھے شبیر
رہوار کی گردن پہ جھکے جاتے تھے شبیر۔

بھڑک۔ (ہ)
پیاس کی شدت۔ بے چینی۔
گھر میں تمہیں پانی کی بھڑک رہتی ہے دن بھر
پھر کیا ہو کسی دن جو نہ پانی ہو میسر۔

بھڑک جانا۔ (ار)
لپٹیں نکلنے لگنا۔ شعلے بلند ہونا۔
جل کر کبھی بڑھا کبھی پیچھے سرک گیا
شعلہ تھا آگ کا کہ بجھا اور بھڑک گیا۔ (گھوڑا)

بھڑکنا۔ (ہ۔ مص)
کسی اجنبی یا نئی جگہ بیزار ہونا۔
اجنبی جگہ دل نہ لگنا۔
آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر کبھی بھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر۔

بھڑکنا۔ (ہ۔ مص)
یک لخت شعلہ نکلنا۔ لپٹ نکلنا۔
؎ مارا جو اس کے تن بے جاں میں لگی آگ۔
دامن سے جو بھڑکی تو گریباں میں لگی آگ (تلوار)

بھگا دینا۔
ہرا دینا۔ شکست دیدینا۔
دشمن کا میدان میں پشت دکھا دینا۔
جعفر کے جگر بند، ید اللہ کے پیارے
رستم کو بھگا دیں جو ہوں میداں میں اُتارے۔

بھگونا۔ (ار)
تر کرنا۔ پانی میں ڈال کر ملائم کرنا۔
بھگو کے کھاتے ہیں پانی میں نان خشک کو وہ
اس آبرو کو جو موتی کی آب سمجھتے ہیں۔
(س)

بھَل۔ (ہ)
طرف۔ جانب۔ پہلو۔
(آج کل لکھنؤ اردو میں عموماً بل مستعمل ہے)
تو ہے فرس پہ اور تری گردن پہ ہے اجل
لٹکے ہے تیرے گرتے پڑے دو منہ کے بھل۔

بھلا۔ (کلمہ تعجب)
کیسے۔ کیونکر۔ نہیں
عمر میں ہمیں چھوٹی چھوٹی، بھلا وہ لڑیں گے کیا
لڑکے تو یہ قلیل اور اس فوج سے دغا۔
(فوجی حسین کے بچے۔)

بھلا۔ (ار۔ کلمہ۔ روزمرہ)
کیوں۔ ہرگز نہیں۔
؎ وہ کہتی تھی میں کون ہوں کیا مجھ سے کہیں گے۔
جو دل میں ہے اُن کے وہ "بھلا" مجھ سے کہیں گے۔

بھلا۔ (ار۔ کلمہ)
ذرا۔ (۱) کلام پر زور دینے کے لئے۔
(۲) آگاہ کرنے کے لئے۔ متوجہ کرنے کے لئے۔
بھلا دیکھیں فشار قبر یاں تک کیونکر آتے ہیں
کفن میں ہم غبار تربت شبیر رکھتے ہیں۔

بھلا۔ (ار۔ کلمہ)

کیونکر۔ نہیں۔ ندا کے طور پر بھی بولتے ہیں۔ متوجہ کرنے کے لئے۔

بھلا میں دوں قد اکبر سے کس طرح تشبیہہ
چمن میں سرو دکھلائے تو اپنی چال مجھے۔ (س)

بھلا۔ (ار۔ کلمہ تخاطب۔)

کلام پر زور دینے کے لئے۔ متوجہ کرنے کیلئے (غور طلب بات کے وقت بولتے ہیں۔)

بھلا ان کی ثنا کیونکر کرے
فرشتوں کی زباں حیدر میں قاصر ہے۔ (س)

بھلا۔ (ار۔ کلمہ) نہیں۔ کہاں۔

گو اسلحہ ہے زیور مردان سر گزار
سب حربے چل سکیں گے بھلا وقت گیر و دار۔

بھلا دو۔ بھول جاؤ۔ (ار)

محبت نہ کرو۔ یاد نہ کرو۔
دل سے فراموش کر دو۔

بچے نہیں، جواں ہو، بہادر ہو، ہیں نثار
بھولو پچھی کو دل سے، بھلا دو ہمارا پیار۔

بھوکا ہونا۔ (ار۔ ع)

کسی شے کا انتہائی مشتاق ہونا۔

حملوں سے الٹ دیں گے پرے فوج عدو کے
بھوکے ہیں یہ زخموں کے تو پیاسے ہیں لہو کے۔

بھول جانا۔

فراموس کر دینا۔ یاد نہ رہنا۔

کر عجز اگر حاذق و فرزانہ ہے
دانائی پہ بھولا ہے تو دیوانہ ہے۔ (ر)

بھولی بھولی باتیں۔ (ار)

بچوں کی پیاری پیاری باتیں۔

ان بھولی بھولی باتوں پہ قربان ہو پدر
سچ ہے کہ یہ مقام نہایت ہے پُر خطر۔

بھونچال۔ (ہ)

زلزلہ۔

یوں روح کے طائر تن و سر چھوڑ کے بھاگے
جیسے کوئی بھونچال میں گھر چھوڑ کے بھاگے۔

بھی۔ (ار۔ کلمہ)

۱۔ کسی بات کی انتہائی کمی ظاہر کرنے کے لئے۔
۲۔ تک۔

کنبے کا ترے نام و نشاں بھی نہ رہے گا۔
دنیا میں کوئی فاتحہ خواں بھی نہ رہے گا۔

بھی۔ (ار۔ کلمہ)

حتیٰ کہ۔ یہاں تک کہ۔

ــہ کعبے میں بھی مولا، نہ میسّر ہوئی راحت
آزار یہ باندھے ہیں کمر اہل ضلالت۔

بھی۔ (ہ) خواہ۔ چاہے۔

ع: سر بھی کٹے گا اب تو نہ چھوڑوں گا یہ قدم۔

بھیج دینا۔ (ار۔ ر)

۱۔ روانہ کر دینا۔
۲۔ قتل کر دینا۔

ظالم تجھے خرابی خیبر کی ہے خبر۔
مرحب کو کس نے بھیج دیا جاب سقر۔

بھیجنا۔ (ار۔ روزمرہ)

لکھنا۔ روانہ کرنا۔

صغرا نے شاہ دیں کو لکھا خط تو بھیجیے۔
گر چاہتے نہیں ہمیں، اچھا نہ چاہیے۔

بھیڑ (ہ)

ہجوم۔ بے پناہ جماؤ۔

بھیا! مجھے رستہ نہیں ملتا، کدھر آؤں

بھیاّ! تمہیں اس بھبڑ میں کس طرح سے پاؤں۔

بھینا۔ (ہ)

بہن - پیار و محبت میں بھینا کہہ دیتے ہیں۔
بہنیں اپنی کسر نفسی کے لئے بھی اپنے کو بھینا
کہہ دیتی ہیں۔

ہاتھوں کو جوڑتی ہے یہ بھینا اسیر غم
بھیجو صلاح صلح کہ لشکر بہت ہے۔

بھینی بھینی خوشبو۔ (ار)

ہلکی ہلکی اور خوشگوار خوشبو۔
وہ بھینی بھینی جسم کی خوشبو ہزار حیف۔

ب ۔ ی ۔ ے

بے۔ (ار ۔ کلمہ)

پہلے ۔ بغیر۔
کہتے تھے حضرت غم عباس نے خم کر دیا۔
بے لحد میں سوئے اب سیدھی کمر ہوتی نہیں۔ (س)

سہے۔ (اردو کلمہ)

سوائے ۔ علاوہ
در پیش ہے وہ راہ کہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔
بے رنج لحد اب میں کہیں رہ نہیں سکتا۔

بے آب۔ (ف)

بے رونق ۔ اداس۔
ہر خشک و تر پہ تھا کرم بحر سرمدی
بے آب تھے مگر دُرِ دریائے احمدی۔

بے آب۔ (ف) پیاسا۔

دریا پہ لعیں ذبح کریں گے مجھے بے آب۔

بے آب ہونا۔ (ار ۔ ع)

بیکار ہونا ۔ بے عزت ہونا۔
جی ہار دیا فوج نے عزت گئی سب کی۔
بے آب ہوئی آج سے تلوار عرب کی۔

بے آب ہے شہ کا تیسرا دن
اعدا سیراب ہو رہے ہیں۔ (س)
بے آب ہوئے شہ کو تیسرا دن ہو گیا ہے
کہیں میر انیس نے نئے انداز میں نظم کیا ہے۔

بے آبی۔ (ار)

پانی نہ ملنا - پانی کی نایابی - پیاس کی شدت۔
شاہد الم فاقہ کی زردی رخسار
بے آبی سے اودے تھے لب لعل گہر بار۔

بے آبی۔ (ار ۔ ہ ۔ نسبتی)

پیاس۔
بے آبی سے یہ پھول سا کمھلاتا ہے پیارو
گہوارے میں ہر دم اسے غش آتا ہے پیارو۔

بے آس۔ (ار صفت)

ناامید ۔ مایوس
سر کھولے ہوئے بیبیاں ڈیوڑھی کے جو تھیں پاس
سب نے کہا، لو شہ کی بہن ہو گئی بے آس۔

بے آشنا۔ (ف)

بے یار و مددگار۔
ع: ہے ہے غریب و بیکس و بے آشنا حسین۔

بے اثر ہو جانا۔

قبول نہ ہونا۔
نہ آتے ہیں بابا، نہ آتی ہے موت۔
مری آہ کیوں بے اثر ہو گئی۔ (س)

بے ادب۔

گستاخ ۔ بدتہذیب ۔ شوخ و شریر۔
چلّے میں تیر جوڑ چکا جب وہ بے ادب
تیوری چڑھائی قاسم نوشاہ نے تب

بے ادبانہ سخن کرنا۔ (ار ۔ بول چال۔)

بد تہذیبی کی باتیں کرنا۔ بد تمیزی کرنا۔
کرتا ہے کس سے سخن بے ادبانہ
حیدر کا پسر، احمد مرسل کا یگانہ۔

بے بال۔ (ف)
بے پر۔ (مجازاً) مجبور۔ لاچار۔
جس کے پر نہ ہوں۔
باغ چلنے کو کوئی کہتا تو کہتے سجاد
مرغ بے بال بھلا سیر چمن کیا جانے۔ (س)

بے برگ درخت کو ثمر دینا۔ (ار۔ ع۔ استعارہ)
غریب اور تنگدست کو مال عنایت کر دینا۔
بے برگ درختوں کو ثمر دیتے تھے حضرت
لاتا کوئی دو پھول تو زر دیتے تھے حضرت۔

بے بہا۔ (ف)
قیمتی۔ نایاب۔
کرتے ہیں مدح گوہر دندان شاہ ہم
کچھ دن صدف میں اور در بے بہا رہے۔ (س)

بے بہا۔ (ف)
بہت قیمتی۔ نایاب۔
خزانہ گہر بے بہا تھا پردوں میں
دکھائے چشم نے کیا کیا درخوش آب مجھے۔ (س)

بے پدر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)
یتیم ہونا۔
ایسے صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو۔ (س)

بے پدر ہونا۔ (ار۔ بول چال)
بغیر باپ کا ہونا۔ یتیم ہونا۔
ہیں گال زخمی، کان طمانچوں سے لال ہیں
ایسے صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو۔ (س)

بے پر۔ (ف۔ ار)
غریب۔ بیکس۔
یہاں معصوم اور لاچار مراد ہے۔
آواز فاطمہ نے یہ دی شہ کو وقت ذبح
آئی ہوں لاش محسن بے پر لئے ہوئے۔ (س)

بے پر۔ (ف)
لاچار۔ نادار۔
آئی ہوں لاش محسن بے پر لیے ہوئے۔ (س)

بے پر۔ (ف)
مجبور و لاچار۔
واں آ نہیں سکتا ہے یہ بے پر تمھیں آؤ
بیکس کی مدد کو مرے صفدر تمھیں آؤ۔

بے پر
غریب و بیکس و بے شہید و تشنہ دہن
حسین کو پس مردن یہ سب خطاب ملے۔ (س)

بے پر۔ (ار۔ صفت)
تنہا۔ بے آسرا۔ بے سہارا۔ غریب الوطن۔
سے جیب عابد بے پر چھوٹے
شام میں شور ہوا آل پیمبر چھوٹے۔ (س)

بے پردہ۔
۱۔ بے پردہ پھرایا جانا۔
۲۔ تذلیل کرنا۔
جب ہوئی بے پردہ اولاد رسول
پھر جہاں میں کس کا پردہ رہ گیا۔ (س)

بے پناہ۔ (ف)
(یہاں لغوی معنوں میں نظم کیا ہے۔
بغیر کسی محافظ کے۔ بچاؤ کی چیز پاس نہ ہونا۔
تیغ و سپر بھی پاس نہ تھی بے پناہ تھے۔

بے پیر۔ (ف)
بے مروت۔ ظالم۔ سنگدل۔ خود غرض۔

احسان فراموشی۔
گھوڑے پہ سنبھل بیٹھے یہ سن کر شہ دلگیر
نعرہ جو کانپ گیا لشکر بے پیر۔

بے پیر۔ (ف۔ صفت)
ظالم۔ سنگدل۔
کیا عابد نے سر شاہ سے رو رو کے بیاں
قید ہو کر میں چلا لشکر بے پیر کے ساتھ (س)

بے پیر۔ (ف) بے راہ۔
غدار ہیں، بد عہد ہیں، مرتد ہیں وہ بے پیر۔

بیتاب۔ (ار)
بے چین ہونا۔
بیتاب ہے پیاس سے سکینہ
اصغر جھولے میں رو رہے ہیں۔ (س)

بے تردّد جانا۔ (ار۔ فقرہ)
بے فکری سے جانا۔ لاپروا ہو کر جانا۔
مسرّت اور خوشی سے جانا۔
چلو کربلا بے تردد انیسؔ
پئے کار خیر، استخارہ نہیں۔ (س)

بے تزک ہو جانا۔ (ار)
بے عزت ہونا۔ خفیف ہونا۔
غارت ہوئے تباہ ہوئے بے تزک ہوئے۔

بے توشہ۔ (ف۔ صفت)
سفر کا کھانا نہ ہونا۔ زاد سفر نہ ہونا۔
لوازمات زندگی ساتھ نہ ہونا۔
اب عمر بھی آخر ہے نمازیں بھی ہیں آخر
بے توشہ پہنچتا نہیں، منزل پہ مسافر۔

بے ثبات۔ (ف) فانی۔
دنیا ہے بے ثبات، زمانہ ہے بے مدار۔

بے ثباتی۔ (ف)
ناپائداری۔ بے اعتبار۔
شبنم سے وجہ گریہ پوچھی تو کہا
رونا فقط اپنی بے ثباتی کا ہے۔

بے ثباتی۔ ناپائداری۔ نامضبوطی۔
خیال آگیا دنیا کی بے ثباتی کا
چلے جہان سے جو اصغر تو مسکرا کے چلے۔ (س)

بے ثباتی کا رونا۔ (ار۔ روزمرہ)
ناپائداری غم۔ عدم کا غم۔ فنا کا غم۔
تباہی اور مٹ جانے کا افسوس۔
شبنم سے جو وجہ پوچھی تو کہا
رونا فقط اپنی بے ثباتی کا ہے۔ (ر)
(صفت ایہام تناسب)

بے ثمر ہونا۔
پھلدار نہ ہونا۔ پت جھڑ ہونا۔ سوکھ جانا۔
کیوں نہ ماتم دار حضرت کے پھلے پھولے رہیں۔
کوئی شاخ نخل ماتم بے ثمر ہوتی نہیں (س)

بے جا۔ (ف۔ ار)
بے محل۔ نامناسب۔ خواہ مخواہ۔
شور رونے کا یہ بیکار ہے بیجا ہے یہ غل
بال کیوں کھولے ہیں والدہ مثل سنبل۔

بیجا۔ (ار)
نامناسب۔ نادرست۔
شمر کہتا تھا کہ بیعت کا تقاضا بے جا انکار۔
جو ستم شاہ پہ ہوتا ہے بجا ہوتا ہے۔ (س)

بے جرم۔ (ف)
بے قصور۔ بغیر گناہ کیے ہوئے۔
لپٹائے ہیں چھاتی سے جسے قبلۂ عالم
بے جرم و خطا ذبح کریں گے اسے اظلم۔

بے جرم ہونا۔ (ار۔ بول چال)

بے خطا اور بے قصور ہونا۔ بے گناہ ہونا۔
خدا تو ہے شاہد کہ بے جرم ہوں
چھپیں گے کہاں اور کدھر جائیں گے۔ (س)

بے حس ہونا۔ (ار)
بے جان ہونا۔ ٹھنڈے ہو جانا۔
ع، دیکھا کہ جسم سرد ہے، بے حس ہیں دست و پا۔

بے چادر ہونا۔ (ار۔ ع)
بے پردہ ہونا۔ کھلے سر ہونا۔
بیٹیاں بہوئیں علی کی ہوئیں سب بے چادر
جب کہ خیمے میں دھنسے لوٹنے کو اعدائے حسین۔ (س)

بے چین (ار)
بے آرام۔ بے قرار۔
بستر خاک پہ بے چین نہیں ہوتے ہو
کیسے تربت میں کفن پہنے ہوئے سوتے ہو۔

بے چین ہونا۔ (ار۔ بول چال)
اذیت میں ہونا۔ بے قرار ہونا۔
پکاری یہ زینب، ہٹا، چوب ظالم!
کہ بے چین روح رسول دفن ہے۔ (س)

بے حاشیہ ہونا۔ (ار)
کنوارہ ہونا۔ بے اولاد ہونا۔ تنہا ہونا۔
اٹھارویں برس کا بھلا کیا حساب ہے۔
بے حاشیہ ابھی ورق آفتاب ہے۔

بے حساب ہونا۔ (ار۔ ع)
انتہا سے زیادہ ہونا۔
جس کا اندازہ نہ ہو سکے، اس موقع پر بولتے ہیں۔
سجاد گئی کے زخم تن شاہ کہتے تھے
جو ظلم شاہ دیں پہ ہوا بے حساب ہے۔ (س)
(یہاں، زخموں کا بے حساب ہونا بھی مقصود ہے)

بے حساب۔ (ار)
لاتعداد۔ ان گنت۔ بہت کچھ۔
انیس فیض کا معدن ہے بارگاہ حسین
ملے خدا کی عنایت سے بے حساب ملے۔ (س)

بے حساب ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)
کوئی حساب کتاب نہ رہنا۔ شمار میں نہ آنا۔
مجلس میں جو باریاب ہو جاتا ہے۔
عصیاں سے وہ بے حساب ہو جاتا ہے۔ (ر)

بے حواس۔ (ف۔ صفت)
حیران و پریشان حواس باختہ۔
میں مرگئی تھی کیا جو چلے آئے بے حواس
چھوڑ آئے کس کو تیغوں میں سبط نبی کے پاس۔

بے حواس ہونا۔ (ار۔ ر)
بے عقل ہونا۔ ناسمجھ ہونا۔
حقا کہ پنجتن کے شرف بے قیاس ہیں
پانچوں حواس، آپ یہاں بے حواس ہیں۔

بے حیا۔ (ار۔ روزمرہ)
بے غیرت۔ بے شرم۔
یہاں "بے حیا" سے اس لئے مخاطب کیا گیا ہے، کہ امام حسین نواسہ رسول تھے اور ان کے سینے پر قتل کے لئے شمر سوار تھا۔ اس کا یہ عمل بے حیائی اور بے شرمی تھا۔
دم قتل شہ نے کہا شمر سے
ترس مجھ پر او بے حیا چاہیے۔ (س)

بے خار الم۔ (ف۔ ار۔ روزمرہ)
بغیر تکلیف۔ بغیر ایذا۔
تکالیف کے اٹھائے بغیر۔
یاں کون کی ایذا ہے جو در پہ نہیں ہوتے۔
بے خار الم راہ خدا طے نہیں ہوتی۔

بے خبر سونا۔ (ار)

گہری نیند سونا۔

پھر پکارے سے بھی آواز نہ دوں گی بابا
بے خبر سوئی تو کروٹ نہ لوں گی بابا۔

بے خود ہونا۔ (ار)

کسی بات کا ہوش نہ ہونا۔ حیران و سراسیمہ ہونا۔

بے خود وہ بھی غم شہ عالی جناب ہیں
خود مجھ کو دو ادا بخش دہا اضطراب ہیں۔

بے خور و بے خواب۔

کھانا اور آرام ناپید ہونا۔

یثرب کے زن مرد ہیں سب بے خور و بے خواب
شبیر کے فرقت کی کسی دل کو نہیں تاب۔

بے خوف مخفی ہونا

بغیر خطرے اور کے پناہ لینا۔

دنیا میں ہیں دو امن کے گھر یا شہ ابرار
اک خانۂ حق ایک در احمد مختار۔
بے خوف یہاں آکے جو مخفی ہو گنہگار
کر سکتا ہے سلطاں نہ وزیر اسکو گرفتار

بیداد ہونا۔ (ار)

ظلم ہونا۔ جبر ہونا۔

سوچا میں کہ یاں مجھ پہ اگر کچھ ہوئی بیداد
حرمت حرم کعبہ کی ہو جائیگی برباد۔

بے دست و پا۔ (ف۔ اردو میں مستعمل)

مجبور۔ عاجز۔ اختیار والا نہ ہونا۔

واللہ میرے سامنے بے دست و پا ہو تم
پر کیا کروں کہ امت خیرالوریٰ ہو تم۔

بے دل۔ (ف)

رنجیدہ۔ بددل۔ کبیدہ خاطر۔

بے دل ہیں آپ کیوں؛ وہ دلاور کدھر گئے۔

بے دل ہونا۔ (ار۔ ر)

عموماً بددل ہونا۔ بولا جاتا ہے۔

بے دل نہ ہو اکبر، یہی رہتا تھا اُسے دھیان
جب کہتے تھے یہ اماں، تو وہ کہتی تھی میں قربان۔

بے دین۔ (ف۔ اردو میں مستعمل)

لامذہب۔ کافر۔ بے راہ

بے دینوں کو راحت مری منظور نہیں ہے
شبخوں جو اُدھر سے ہو تو کچھ دور نہیں ہے۔

بے دین ہونا۔ (ار۔ بول چال)

ایمان و اسلام سے خارج ہونا۔ کافر ہونا

حبیب ابن مظاہر تب پکارے او شقی چپ رہ
خدا لعنت کرے۔ بے دین ہے تو مرتد ہے، کافر ہے۔

بیر (ہ۔ صفت۔ ویر)

بہادر۔ شجاع۔

کہتی تھی زینب دل خستہ مرے بیر حسین
خاک میں کس نے ملائی تری تصویر حسین۔ (سعدی)

بے رخ۔ (ف)

بے مروت۔ رخ پھیرے ہوئے۔

بے رخ کمانیں، تیروں سے چلّے کماں سے دور
مرغانِ تیر سہمے ہوتے۔ آشیاں سے دور۔

بے ردا۔ (ف)

سر پر چادر نہ ہونا۔

سب گھر لٹے مگر وہ اسیر بلا نہ ہو
میں بے کفن رہوں یہ بہن بے ردا نہ ہو۔

بے رنج ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

کسی تکلیف میں نہ ہونا۔ عیش سے ہونا۔

بے رنج ہیں خفتگان مرقد
کیسی راحت سے سو رہے ہیں۔ (س)

بے رنگ ہونا۔ (ار۔ ع)

پھیکا ہونا۔ ناخوشگوار ہونا۔

بے رنگ ہے گلاب کی بوان کے سامنے
باغ بہشت ساختہ روان کے سامنے۔

بے رنگ فریاد کرنا (ار)

بے وقت کا راگ الاپنا۔

درد سر ہوتا ہے بے رنگ نہ فریاد کریں
بلبلیں مجھ سے گلستاں کا سبق یاد کریں۔

بے روز حساب آئے۔ (ار۔ فقرہ)

تا وقتیکہ روز قیامت نہ آجائے۔

لاکھوں میں بھی تعداد نگار اس کا نہ ہوگا
بے روز حساب آئے شمار اس کا نہ ہوگا۔

بے رونقی۔ (ار۔ ر)

مایوسی۔ اداسی۔ خوف وہراس چہرے پر برستا ہوا۔

لو غور سے چلتی ہوئی صمصام کو دیکھو
بے رونقی ظالم ناکام کو دیکھو
تیغ وسپر شاہ خوش انجام کو دیکھو

بے رونقی۔ (ف)

اداسی۔ چہرے کی زردی۔

ع: بے رونقی ظالم ناکام کو دیکھو۔

بے ریا۔ (ف)

خلوص دل سے۔ بغیر مکر وفریب کے۔ مخلص

دو دو ملیں گے ساغر نہر لعض تجھے
ہے بے ریا ولائے حسین وحسن تجھے

بے ریا۔ (ار)

مخلص۔ خلوص سے۔ دل سے۔
جس میں ظاہر داری کی بو نہ ہو۔
وہ تعریف ہے جس میں سازش نہ ہو
وہ رقت ہے جو بے ریا ہو گئی۔ (س)

بے ریب۔ (ار)

بے شک۔ یقیناً۔

ہر اک کی ہے معین ومددگار تیری ذات
بے ریب نے بے گماں ہے تو حلال مشکلات۔

(جناب زینب کی مناجات)

بے زاد مسافر۔ (ف)

جس مسافر کے پاس ضروریات کا سامان اور کھانے پینے کو نہ ہو۔
غریب مسافر۔ خالی ہاتھ سفر کرنے والا۔

کافر بھی جو آیا اُسے دی دولت ایماں
بے زاد مسافر تھا ہر ایک آپکا مہماں۔

بیزار ہو جانا۔ (ار۔ ر)

ناراضی سے بھی بلند درجہ بیزاری کا ہوتا ہے۔
تقریباً نفرت ہو جانا۔

دیکھو! ابھی تم دونوں سے ہو جاؤں گی بیزار
کچھ کہیو نہ ماموں سے خبردار خبردار۔

(تنقید علم)

(حضرت زینب اپنے بیٹوں سے فرما رہی ہیں)

بیزاری کر۔ (ار)

نفرت کرنے لگ۔ علیحدگی اختیار کر لے۔
الگ تھلگ رہو۔

پیری سے بجاں زار ہو بیزاری کر
دنیا سے انیس اب بیزاری کر۔ (ر)

بے زباں ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

بول سکنے والا نہ ہونا۔
جو بول سکتا ہو۔ وہ بچہ جو بولنے قابل نہ ہوا ہو۔

تیر کے دو دو گلوگیر باپ سے کہتا اصغر
بے زباں ہوئے تو بچہ وہ سخن کیا جانے۔ (س)

بے ساختہ پن۔ (ار)
بے جھجک ہونے کی عادت۔ بے حجابی۔
کشتہ تھا ہر اک تیغ کے بے ساختہ پن کا
عریاں تھی، مگر ہوش نہ تھا کچھ سر و تن کا۔

بے ستون ہونا۔ (ار)
بے محافظ ہو جانا۔
جب لشکر خدا کا علم سرنگوں ہوا
اک شور تھا کہ خانۂ دین بے ستوں ہوا۔

بے سوال دینا۔ (ار۔ بول چال)
بغیر مانگے بخشش کرنا۔ بے طلب عنایت ہونا۔
کسی کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلاؤں
مرا کریم تو دیتا ہے بے سوال مجھے۔ (س)

بے سود۔ (ار)
(۱) بے فائدہ۔ (۲) جس سے مریض کو صحت نہ ہو سکے۔
اکسیر کو دیکھا نہ طلا کو دیکھا
بے سود انیسؔ ہر دوا کو دیکھا (س)

بے شبہ۔ (ار۔ کلمہ)
یقیناً۔
مداح ہے جو سبط پیمبر کا اے انیسؔ
بے شبہ اس کی خلد بریں تک رسائی ہے۔ (س)

بے شبہ۔ (کلمۂ فجائیہ)
یقیناً۔ بالکل۔ بے شک۔
فریاد و فغاں و رنج و غم کے دن ہیں
بے شبہ یہ اندوہ و الم کے دن ہیں۔ (ر)

بے شر رہنا۔ (ار۔ مح)
شرارت اور فساد سے بچ کر رہنا۔
نیک چلنی سے زندگی گزارنا۔
وہ ہے آدمی، جس سے ہو کار خیر
بشر وہ، جو دنیا میں بے شر رہے۔ (س)

بے شعور۔ (ف۔ صفت)
احمق۔ بے وقوف۔ بے عقل
سنبھلا وہ بے شعور یہ جھٹکا اٹھا کے جب
قبضے میں لی کمان کیا قصد غضب۔

بے شک۔ (ف۔ ار)
یقیناً۔ لازمی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔
اب رو بھی ہیں جھکے ہوئے راز و نیاز میں
بیشک دو رکعتیں ہیں صبح کی نماز میں

بے شمار۔ (ف)
لاتعداد۔ بہت زیادہ۔ ان گنت۔
اک سینہ اور یہ ناوک بیداد بے شمار
میرے لئے تو پیاس ہے خود تیغ آبدار۔

بے شیر۔ (ف)
وہ بچہ جس کو ماں کا دودھ بھی نہ ملا ہو۔
بانو پکاری سب نے جو پوچھا پسر کا حال
دم توڑتا ہے اصغر بے شیر دیکھیے (س)

بے طلب۔ (ف)
بے مانگے۔
مہماں کو دوست رکھتے ہیں سب
دیگا حسینؑ تجھ کو زر و مال بے طلب۔

بے غور ہو جانا۔ (ار۔ ر)
لاپروائی آ جانا۔ نگہداشت نہ رہنا۔
کھیتی سب ان کے مرنے سے بے غور ہو گئی
رنگ اڑ گیا گلوں کا، ہوا اور ہو گئی۔

بے قدر۔ (ف۔ ار)
ذلیل۔ بے حمیت۔ بے رتبہ۔
افلاک امامت کا کبھی بدر نہ سمجھے
بے قدر ہیں ظالم کہ تری قدر نہ سمجھے۔

بے قدر۔ (ار)

بے عزت ۔ چھوٹا۔

ناکام بھی کامیاب ہو جاتا ہے
بے قدر، فلک جناب ہو جاتا ہے۔
(منقبت حضرت علی۔ ر)

بے قدر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

ہیچ ہونا۔ با عزت نہ ہونا۔

اشکوں سے ہو کیوں نہ آبرو آنکھوں کی
بے قدر ہے وہ صدف جو بے گوہر ہے۔

بے قدر ہونا۔ (ار)

ناچیز ہونا۔

ابو تراب کے در کا ہے ذرہ بے قدر
ہم آسماں پہ جسے آفتاب سمجھے ہیں۔ (س)

بے قرار۔ (ف۔ ار)

تڑپتا ہوا۔ بے چین۔

ماں آستاں کی آنچ سے ہووے گی بے قرار
تو صبر کر عطائے میر کردگار۔

بے قیاس ہونا۔ (ار)

لا تھاہ ہونا۔ لاتعداد ہونا۔

حتیٰ کہ پنجتن کے شرف بے قیاس ہیں
پانچوں حواس آپ یہاں بے حواس ہیں
(صنعت تجنیس)

بے کار۔ (ف۔ ار)

بے فائدہ ۔ فضول۔

شور رونے کا یہ بیکار ہے بیجا ہے یہ عمل
بال کیوں کھولے ہیں اے والدہ مثل سنبل۔

بے کار ہو جانا۔ (ار۔ روزمرہ)

پھر یہ نوفل سے کہا بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانہ ہوئے۔

بے کار ہونا۔ (ار۔ م)

۱۔ کٹ جانا۔
۲۔ مفلوج ہو جانا۔

پھر یہ نوفل سے کہا، بڑھ کے لگا اک تلوار
ایک ہاتھ میں بیکار یہ شاخ نہ ہوتے۔

بے کس۔ (ف۔ صفت)

مجھ سا بھی کوئی بیکس و بے پر و بیکس نہ ہو

تنہا۔ بے یار و مددگار۔

بے کساں۔ (بے کساں)

بیکس کی جمع۔

کس یاس سے یہ کہتے تھے مولائے بیکساں
کب تک جگائے لشکر بے پیر دیکھئے۔ (س)

بیکسی بھری ہونا۔ (ار۔ بول چال)

لاچاری، مجبوری اور غربت سے معمور ہونا۔
نامرادی سے بھرپور ہونا۔

روتا ہوں۔ جب کہے کوئی مظلوم کربلا
کیا بیکسی بھری ہوئی ہے اس خطاب میں (س)

بیکل ہونا۔ (ار)

بے قرار اور بے چین ہونا۔

بیکل تھا، مگر اسپ سبک خیز کو روکا
کس پیار سے چمکار کے کو روکا۔

بیکل ہونا۔ (ار۔ م)

بے چین ہونا۔ مضطرب ہونا۔ کسی صورت قرار نہ آنا۔

بیکل ہوں، طبیعت مری جینے سے ہٹی ہے
آقا، مجھے یہ رات تڑپنے میں کٹی ہے

بے کینہ۔ (ف۔ ار)

صاف۔ مخلص۔ بغیر کینہ و فساد کے۔

صاف آئینہ ہے اک دل بے کینہ حسین۔

بیگانہ ۔ (ف)

الگ ۔ بے مطلب ۔

مع : عالم سے وہ بیگانہ ہے جو قبر میں سو یا ۔

بے گناہ ۔ (ف ۔ ار)

بے قصور ۔ بے جرم ۔

اس فوج میں یقیں ہے کہ ہو دے وہ رو سیاہ
مارا ہمارے بھائیوں کو جس نے بے گناہ ۔

بے گھر ۔ (ار)

نگھرا ۔ جس کا کوئی ٹھکانا نہ ہو ۔

مسکن یہی زمیں ہے یہی بے گھروں کا گھر
کیا جانے اس مقام سے ہو کس طرف سفر

بے گھروں کا گھر ۔ (ار)

مسافروں کے قیام کا مقام ۔
خانہ بدوشوں کے رہنے کی جگہ ۔

مسکن یہی زمیں ہے، یہی بے گھروں کا گھر
کیا جانے اس مقام سے ہو کس طرف سفر

بیمار اندوہ ۔ (ف ۔ ترکیب)

غمزدہ ۔

جو ہوا بیمار اندوہ شہ دیں اے انیس
اوج اصحاب مسیح اس کو میسر ہو گیا ۔ (س)

بے مثالوں کی مثالیں ۔

جن کی کوئی تشبیہ نہ ہو اُن چیزوں کی تشبیہیں
جو انا ان علی کو دیں تو پھر تشبیہ کس سے دیں
کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں مثالیں بے مثالوں کی ۔

بے مثل ۔ (ف ۔ ار)

قیمتی ۔ نایاب ۔ جس کا مثل نہ ہو ۔

بے مثل آبرو میں اصالب میں نیک تھی
مل جاتیں دو زبانیں بھی اسکو تو ایک تھی ۔

بے مدار ۔ (ف)

بے بھروسہ

دنیا ہے بے ثبات ، زمانہ ہے بے مدار ۔

بے مدار ۔ (ف)

(مجازاً) بے بھروسہ ۔ بے مروت ۔

اے چرخ بے مدار یہ کیسا ستم ہے آہ
شمشیر شمر اور محمد کی بوسہ گاہ ۔

بے مکر و شر ۔ (ف)

سادہ لوحی ۔ خلوص ۔ محبت

فرمایا کہ بے مکر و شر آیا ہے بلا لو
گمراہ تھا، اب راہ پہ آیا ہے بلا لو ۔

بے میرے ۔ (عو ۔ زبان)

بغیر میرے ۔ بغیر میرے شریک کئے ۔

جلد آن کے بھینا کی خبر لیجیو بھائی
بے میرے ، کہیں بیاہ نہ کر لیجیو بھائی ۔

بے نقاب ہونا ۔ (ار ۔ ع)

کھلے سر ہونا ۔ اغیار کے سامنے بے پردہ ہونا ۔

اٹھا تھا اس کی ماں کا جنازہ تو رات کو
افسوس، دن کو بلوے میں یہ بے نقاب ہے (س)

بے نمود ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل)

بے نام ۔ گم نام ۔

ظالم جو بے غور ہوں وہ کیا کریں نمود
سر تن سے مفت کھوئے، یہ نقصان ہوا کہ سو ۔

بے نہر پہ اترے ۔ (ار ۔ بول چال)

نہر کے ساحل پر قیام کے بغیر ۔

بھائی ، مرے ہمراہ ہیں بچے کئی کمسن
بے نہر پہ اترے مجھے راحت نہیں ممکن ۔

بے وفا (ف ۔ ار)

بے مروت ۔ بد عہد دوست ۔

دشمن ہوئی جو امت نا اہل و بے وفا ۔

زخمی ہوئے وہ سب یہ جفا پر ہوئی جفا۔

بے وفا ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)

بے مروت ہو جانا۔ محبت نہ رہنا۔

الہیٰ مجھی میں نہ تھی کچھ وفا
کہ دنیا ہی سب بے وفا ہو گئی۔ (س)

بے وقوف۔ (ف)

انیسؔ نے لغوی معنوی میں نظم کیا ہے
ناواقف۔ جاہل۔

اس لحاظ سے بے عقل بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں اور مطلب و معانی پر عامل نہیں یا تفسیر نہیں جانتے۔

نہ پاس انہیں نبی کا، نہ مطلق خدا کا ڈر
قرآں سے بے وقوف، حدیثوں سے بے خبر۔

بے ہوشی۔ (ف۔ ار)

بدحواسی۔ بے خبری۔ غفلت۔

ع: بے ہوشی میں ترکش کا دہن بھول گئے تھے۔

بے یقین۔

جس کا ایمان مذہب ہو۔

بے دین کی، بے یقین کی اطاعت سے کیا حصول
اب سر مرا ہے اور قدم نائبِ رسول۔

بیابان۔ (ف۔ ار)

ریگستان۔ ویرانہ۔ جنگل۔

خوشبو سے بس گیا تھا بیاباں بسانِ باغ۔
سبزے میں پھول ہوتے ہیں اکثر میانِ باغ۔

بیابانِ بلا۔ (ف۔ ترکیب)

مصیبت و ابتلا کا ریگستان۔

مصائب و آلام کا بیابان۔

اللہ ری تب و تابِ بیابانِ بلا کی
پھولوں کا عرق کھینچتا تھا گرمی ہوا کی۔

بیاضِ چشم۔ (ف۔ ترکیب)

آنکھ کا سفید حصہ۔

جیسے بیاضِ چشم ادھر اور اُدھر سفید
مردم سیاہ پوش ہیں اور سارا گھر سفید۔

بیاض و سواد۔ (ع)

سفیدی۔ حُسن۔

دکھلاتی ہے بیاض و سواد ان کی شان اب
دن کے قریب صبح، سحر کے قریب شب۔

بیان کرنا۔ (ار۔ع۔)

بَین کرنا۔

بیان" بمعنی بین" میر انیس نے متعدد جگہ نظم کیا ہے۔

بانو بیان یہ کرتی تھیں سرور کی لاش پر
یا شاہ، حال بانوئے دلگیر دیکھیے۔ (س)

بیان کرنا۔ (ار)

بین کرنا۔ روتے میں بین کرنا۔

کیا عابد نے سرِ شاہ سے رو رو کے بیاں
قید ہو میں چلا لشکرِ بے پیر کے ساتھ۔ (س)

بیان ہونا۔ (ار)

اظہار ہونا۔ کہی جانا۔

حسین ایسے نہ ہوں گے باغِ عالم میں کبھی پیدا
زباں سے کیا بیاں تعریف ہو یوسف جمالوں کی۔

بیان ہونا۔ (ار)

کہی جانا۔ ظاہر کرنا۔

کیا بیاں ہو سکتی ہے شہ کی مصیبت اے انیسؔ
جب پڑھے، ہم نے مصائب غم کے دفتر کھل گئے۔

بیاہ ٹھیرانا۔ (ار۔ ر)

شادی کے لیے لڑکی طے کرنا۔

ٹھیراؤ کہیں بیاہ مرے اشکِ حسین کا

سہرا ہے یہ اکبر کا، یہ جوڑا ہے دلھن کا۔

بیاہ رچانا۔ (ار۔ ر)

شادی کرنا۔ شادی کی خوشیاں منانا۔

اک داغ تیرے خلق سے جلنے کا رہ گیا
ارمان ماں کو بیاہ رچانے کا رہ گیا۔

بیاہ کا جوڑا۔

شادی کے دن کا وہ مخصوص جوڑا جو لڑکے کی سسرال سے دولھا کے لئے آتا ہے۔

ماں بیاہ کا جوڑا کسے پہنائے گی اکبر۔

بیاہ کی باتیں لانا۔ (ار۔ ر)

شادی کی بات چیت کے لئے لڑکی کی طرف لوگوں کا آنا۔

باتیں تمہارے بیاں کی جب لوگ لاتے تھے
بہنیں بلاتی تھیں تو نہ تم پاس آتے تھے۔

بیاہ لانا۔ (ار)

دولھا کا رخصت کرا کے دلھن کو لے آنا۔

مجھ کو تو آپ نے دولھا بھی بنایا مادر
بیاہ لائیں دلھن، آباد ہوا آپ کا گھر۔

بیاہا جانا۔ (ار)

شادی ہو جانا۔

ہم تو بیاہے بھی گئے، صاحب اولاد ہوئے
وہ تو بن پھولے پھلے کشتۂ بیداد ہوئے

بیاہی۔ (ار)

شادی شدہ عورت۔

بین اے مجرئی قاسم کی دلھن کیا جانے
بیاہی اک شب کی رنڈاپے کا چلن کیا جانے۔

بیبیاں۔ (ار۔ اسم مونث۔ جمع۔)

عورتیں۔ مخدرات عصمت و طہارت۔ پاکدامن عورتیں۔

سر تھے نیزوں پہ کبھی سلامی شبیر کے ساتھ
بیبیاں قید میں تھیں زینب دلگیر کے ساتھ۔

بیت (ف)

مسدس کا پانچواں چھٹا مصرع بیت کہلاتے ہیں۔ دونوں مصرعوں کو تیغ دو پیکر تیغ سے استعارہ کیا ہے۔

پڑھنے لگے اشعار رجز، جب وہ دلاور
ہر بیت تھی دشمن کے لئے تیغ دو پیکر
ہر مصرعہ برجستہ میں تھی تیزی جنجر۔
(رجز)

بیت اشرف۔ (ع)

باعزت گھر۔ عزت دو توقیر کا گھر۔

گھوڑے پہ جلوہ گر ہوئے شاہ فلک جناب
بیت اشرف میں پھر گئی وہ مثل آفتاب

بیت انتخاب۔ (ار)

مسدس کے پانچویں چھٹے مصرعوں کو بیت کہتے ہیں۔

منتخب بیت۔ چنیدہ بیت۔

نہ سمجھو نقطۂ خال سیاہ ابرو پر
کتاب حسن کی اک بیت انتخابہ یہ ہے۔ (س)

بیتیں کھینچنا۔ (ار)

اشعار کہنا۔ مجبور ہو کر کسی زمین یا طرح میں اشعار کہنا

لکھیں کس طرح ناتوانی عابد
جو بیتیں پے امتحان کھینچتے ہیں۔ (س)

بیٹھ رہ۔ (ار۔ روزمرہ)

بیٹھا رہو۔ صبر و سکون سے کام لے صبر کر۔

گردش عبث ہے، گنج قفس میں بیٹھ رہ

رازقِ نے رزق خلق کیا آسیا کے ساتھ۔ (س)

بیٹھ رہنا۔ (ار۔ ع)

صبر کرلینا۔ قناعت کرنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔

گردش عبث ہے کنج قناعت میں بیٹھ رہ
رازقِ نے رزق خلق کیا آسیا کے ساتھ۔
(گردش اور آسیا میں صنعت مراعاۃ النظیر)

بیٹھ رہنا۔ بے۔ (ار۔ ع)

بزدلی دکھانا۔ منھ چھپا لینا۔

مادر کے منھ کو دیکھ کے بولا وہ گلعذار
ایسے ہیں ہم کہ بیٹھ رہیں وقت کارزار۔
(حضرت قاسم اور والدہ قاسم)

بیٹھنا۔ (ار۔ ر)

پیوست ہو جانا۔ در آنا۔ (وار بیٹھنا)
بیٹھی وہ تیغ جب تو ستمگر نہ اٹھ سکا۔

(ار۔ ر)

لگ جانا۔ پیوست ہو جانا۔ چبھ جانا۔

تیر بیٹھا ہے جو اس چاند سی پیشانی پر
خوں کی چادر سی ہے اک چہرۂ نورانی پر۔

بیٹھنے کا سہارا۔ (ار)

امن کی جگہ۔ حفاظت کا مقام۔

بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتن اٹھ گئے اب زور ہمارا نہ رہا۔

بیچ میں رہنا۔ (ار۔ ع)

درمیان میں ڈالنا۔ مقابلہ کرنا۔

ننھے ننھے وہ عمامے ہیں، کہ بندش جن کی
بیچ میں لائے مہ و مہر کی دستاروں کو۔ (س)

بیداد۔ (ف)

ظلم و ستم۔ جور و جفا۔

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو۔
اور سب دکھ ہوں جہاں میں پہ یہ بیداد نہ ہو۔

بیداد ہونا۔ (ار)

ظلم و جور ہونا۔ سختی ہونا۔

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو۔
اور سب دکھ ہوں جہاں میں یہ بیداد نہ ہو۔

بیدار ہونا۔

سوتے سے جاگنا۔ ہوشیار ہونا۔

یہ شوق ہے کہ نہ بیدار ہوں قیامت تک
جو خواب میں بھی کبھی نقشہ مجھے دکھاتے نجف۔ (س)

بیر۔ (ہ۔ اسم مذکر)

بہادر۔ شجاع۔

کہتی تھی زینب دل خستہ مرے بیر حسین
خاک میں کس نے ملائی تری تصویر حسین (س)

بیرالم۔ (ع۔ اسم مذکر)

(دیکھئے تلمیح۔ ص)

جن بیرالم میں انھیں شعلوں سے جلے تھے۔

بیرق (ف)

چھوٹے چھوٹے جھنڈے۔ جھنڈیاں۔

(دیکھئے تصویر)

علموں کے پاس ڈھیر پھریروں کے ان میں تھے
سرخی پہ بیرقیں تھیں کہ مردے کفن میں تھے۔

بیرونی ہونا۔ (ار۔ ر)

۱۔ باہر کا ہونا۔ غیر ہونا۔
۲۔ اعلیٰ نہ ہونا۔

ہو اگر ذہن میں جودت ہے کہ موزونی ہے
اس احاطے سے جو باہر ہے وہ بیرونی ہے

بیڑا اترنا۔ (ار۔ ع)

صحیح سلامت ساحل تک پہنچنا۔

انجام نیک ہونا۔
تھا کشتیِ احمد سے علاقہ جسکو۔
دریا سے سلامت وہی بیڑا اترا۔

بیڑا تباہ ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ زندگی تباہ حال۔
۲۔ کشتیوں کا طوفان کے سبب تباہ ہونا۔
چھپنے کی نہ جگہ نہ کہیں بھاگنے کی راہ
ندی چڑھی تھی، نوح کا بیڑا تھا سب تباہ۔

بیڑہ تھام لینا۔ (ار۔ ع)

(بیڑہ؛
ڈوبتے کی امداد کرنا۔ ڈوبتی کشتی کو بچا لینا۔
ہم ان کا بحرِ مصیبت میں نام لیتے ہیں۔
جو ڈوبتے ہوتے بیڑے کو تھام لیتے ہیں۔ (س)

بیڑا اٹھانا۔

بیڑا امت کا اٹھانے کو
کشتی اپنی ڈبو رہے ہیں۔ (س)

بیڑیاں پہنانا (ار۔ ع)

پیروں میں بیڑیاں ڈال دینا۔
بیڑیوں سے پیر جکڑ دینا۔
عابد سے شمر کہتا تھا، پہنا کے بیڑیاں
گردن کو ختم کرو، ابھی طوق و رسن بھی ہے۔ (س)

بیڑیاں کاٹنا۔ (ار۔ ع)

رکاوٹیں دور ہو جانا۔ پابندیاں ختم ہو جانا۔
(مراد: لڑکیوں کے فرائض سے سبکدوش
ہو جانا۔)
اب ہند کی ظلمت سے نکلتا ہوں میں
توفیق رفیق ہو تو چلتا ہوں میں۔
تقدیر نے بیڑیاں کاٹی تو ہیں انیسؔ
کیوں گر گئے پاؤں، ہاتھ ملتا ہوں میں۔

لڑکیوں کی رخصتی سے فراغت کے بعد یہ
رباعی نظم کی گئی۔

بیش و کم۔

عموماً۔ کم و بیش مستعمل ہے۔
لیکن انیسؔ ضرورتِ شعری کے پیشِ نظر
بیش و کم نظم کیا ہے۔
جو مقدر ہے، وہ ملتا ہے تری سرکار سے
ہم ہیں صابر کچھ خیال بیش و کم رکھتے نہیں۔

بیشہ۔ (بے۔ شہ)

جنگلی۔ کچھار۔ شیروں کے رہنے کی جگہ
بچے کبھی اس گھر کے نہیں ان سے ٹلے ہیں
یہ سب اسد اللہ کے بیشے کے پلے ہیں۔

بیعت۔ (ع)

(دیکھیے، ج ل ص ـــ)
اقتدا۔ پیروی۔
گلاکٹانے کو بیعت سے بہتر و خوشتر
حضور سمجھے ہیں یا بوتراب سمجھے ہیں۔ (س)

بیکراں۔ (ف۔ صفت)

انتہائی۔ بے حد۔ بے انتہا۔
یہ ذکر تھا کہ دور سے ظاہر ہوئے نشاں
امڈا زمیں پہ ظلم کا دریائے بیکراں

بیلک۔ (ف)(بی۔لک)

تیر کی ایک قسم جس کا پھل چوڑا ہوتا ہے
دیکھیے، تصویر۔

بیمار۔ (ار)

مریض بنانا۔ بیماری دینا۔ مرض پیدا کرنا۔
حال پوچھا جو کسی نے تو کہا شکر خدا!
جس نے بیمار کیا ہے، وہی بخشے گا شفا۔

بین کرنا۔ (ار)

مرنے والے پر روتے ہیں اس کے
حالات یا کلمات افسوس زبان سے
ادا کرتے رہنا۔
فریاد کرنا۔

بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر
واری گئی یہ ماں ترے لاشے پہ آئی ہے (س)

بینا ہونا۔ (ا ر۔ع)
چشم حقیقت رکھنا۔ معارف ہونا۔
بینا ہو تو سمجھے اسے دانا ہو تو جانے۔

بُیوست۔ (اص۔ طب) ؟
خشکی۔
کھوئیگا بیوست کو بھی راتوں کا نہ سونا
تفریح مجھے بخشیگا منہ اشکو سے دھونا۔

بیہڑ۔ (ہ)
بیہڑ کہیں بن میں کہیں پتھر تو کہیں خار۔

ردیف

پ

پ۔ الف

پابرہنہ۔ (ف) ننگے پیر۔

؎ عریاں سروں پہ مریم و حوّا کے ہاتھ تھے
جبریل پابرہنہ جنازے کے ساتھ تھے

پابند۔ (ف۔ ار)

۱۔ گرفتار۔ مقیّد۔

۲۔ پھنسا ہوا۔ مبتلا۔

۱؎ دن بھر تو رہیں ایک ہی زنجیر میں پابند
اور رات کو ہوا ایک جدا ایک جدا بند

۲؎ پابند مصیبت ہوں گرفتار بلا ہوں
خود پاؤں سے اپنے طرف قبر چلا ہوں

پابند رضا۔ (ف) مرضی الٰہی پر کاربند

؎ کس کس کی نہ دولت پہ زوال آگیا زینب
پابند رضا تھا تو شرف پاگیا زینب

پابوس۔ (ف) عموماً، پابوسی مستعمل ہے
لیکن انیسؔ نے پابوسی کے معنی میں پابوس نظم کیا ہے پیر چومنے کے لئے

؎ جس دشت میں اس سرور ذی جاہ کے قدم آئے
پابوس کو خار و گل دریجاں بہم آئے

پاپوش۔ (ف۔ مونث) جوتا

؎ جب تعلق نہ رہا مرد سبکدوش ہے پھر
نوکری چھوڑی تو اتری ہوئی پاپوش ہے پھر

پاپیادہ حج کرنا۔

حج کے لئے پیدل جانا اور آنا۔

؎ کیئے ہیں پاپیادہ ہیں بیس حج اس نے مدینے سے
یہ حق کا برگزیدہ ہے، یہ حاجی ہے، یہ زائر ہے
(س)

پاتراب۔ قیام کی جگہ۔

آخری رہنے کی جگہ۔

؎ رگڑ کے ایڑیاں قاسم نے وقت نزع کہا
عدم کے ہیں سفری، اپنا پاتراب ہے یہ (س)

پاتراب کرنا۔ (ار۔ ع)

جب کسی برے دن یا تاریخ سفر کرنا ضروری ہو، تو کسی اچھے دن تاریخ کو اپنا سفری سامان گھر سے منتقل کر کے کسی دوسری جگہ رکھ دیتے ہیں، گویا کہ سفر شروع ہوگیا۔ اس کو پاتراب ہونا کہا جاتا ہے۔

؎ بھائی نہ ہو تو بھائی کی مٹی خراب ہے
اچھا تمہارا کوچ، مرا پاتراب ہے

پاٹنا۔ بھر دینا۔ ڈھیر لگا دینا۔

؎ آئی جس فوج پہ لاشوں سے زمیں پاٹ گئی
دست و پا صدر و کمر، گردن و سر کاٹ گئی

پا در رکاب۔ (ف۔ مثل)

اُردو میں "پا در رکاب ہونا" مستعمل ہے۔
جانے کو تیار۔ سفر پر کمربستہ۔ مرنے کے لئے آمادہ

؎: شبیر اب مسافر پا در رکاب ہے (س)

پا در رکاب ہونا۔ (ا۔ ع)

مرنے کا وقت بالکل قریب ہونا۔

؎ شکر خدا مسافر راہ ثواب ہیں
اب دیر کوچ میں نہیں، پا در رکاب ہیں

پادشاہ۔ بادشاہ۔ مالک۔

عموماً اُردو میں پ، ب سے بدل دیتے ہیں۔

؎ ہے ہے حسین کو کہیں نہ ملے گی پناہ
ڈوبے گا بحر خوں میں دو عالم کا پادشاہ

پارچہ۔ (ف)

کپڑا۔ ٹکڑا کپڑے کا۔

؎ جس دم یہ خبر مخبر صادق نے سنائی
اسماء اسے اک پارچۂ نرم پہ لائی

پارسا۔ (ف) نیک۔

؎ زہے سطوت عدل شیر خدا
کہ بنت العنب پارسا ہو گئی (س)

پارسا ہو جانا۔ نیک ہو جانا۔ نیک سیرت بدل جانا۔

؎ زہے سطوت عدل شیر خدا
کہ بنت العرب پارسا ہو گئی
(س)

پار لگانا۔ (ا۔ ع) کنارے کرنا۔ مصیبت سے نکالنا۔

؎ کبھی نہ تھا یہ تلاطم محیط دنیا میں
خدا ہی پار لگائے گا ان سفینوں کو (س)

پاس۔ (ا۔ ر) مروّت۔ محبت۔

؎ کافر ہیں وہ، جو پاس ہمارا نہیں کرتے
مر جاتے ہیں پر ننگ گوارہ نہیں کرتے
(مکالمہ)

پاسا۔ (ا۔ ر)

خلوص و محبت و مروّت

؎ مختار ہے جو روضۂ دار السلام کا
پاس یزید کرتا کہ پاس اس امام کا

پاس۔ (ا)

۱۔ نزدیک۔ قریب۔
۲۔ خیال۔ لحاظ۔

؎ ۱۔ جب کر چکے ذکر کرم مالک تقدیر
جبریل نے پاس آن کے دیکھا رخ شبیر

؎ ۲۔ تھا پاس ادب خود کہ ہے دربار شہنشاہ
ہتھیار کبھی میں باندھ کے آیا نہیں واللہ

پاس ادب۔ (ا)

تہذیب اور داب و آداب کا لحاظ۔

؎ تھا پاس ادب خود کہ ہے دربار شہنشاہ
ہتھیار کبھی میں باندھ کے آیا نہیں واللہ (حُر)

پاس ادب۔ (ف۔ ترکیب)

لحاظ۔ عزت۔

؎ اب قتل میں ہوتا ہوں ترے ساتھ دوبارا
امت نے کیا پاس ادب خوب ہمارا

پاس بھی گئے۔ (ا۔ ر)

جب بچے کو کسی جگہ یا کسی شے کے پاس جانے سے قطعی طور پر روکا جائے اسوقت کہتے ہیں۔

؎ کیا دخل تھیں امر میں سلطان امم کے
دیکھو نگی نہ پھر منہ، جو گئے پاس علم کے
(حضرت زینب بیٹیوں کو ہدایت کر رہی ہیں)

پاسداری کرنا۔ (ار۔ ر)

ساتھ دینا۔ خدمت کرنا۔ تواضع کرنا۔

ع کرتا ہے پاسداری مہماں ہر اک بشر
ملتے ہیں اس سے جھک کے جو آتا ہے اپنے گھر

پاس سے دور ہونا۔ (ار۔ بول۔ چال)

مرجانا۔ مفارقت کرجانا۔

ع پیری آئی، عذار بے نور ہوئے
یاران شباب پاس سے دور ہوئے

پاسِ طرف۔ (ف)

کسی کی وجہ سے۔ ظاہری طور پر۔
ریاکاری سے۔ دکھاوے کے لیے۔

ع پاس طرف سے روتے ہیں جو بے وقوف ہیں
مردود کبریا ہے عبادت، ریا کے ساتھ (س)

پاس کرنا۔ (ار۔ ر)

۱۔ خیال کرنا۔ لحاظ کرنا۔

ع ہم آئے ہیں لو، پاس ہمارا کرو بیٹا!
اک آن کی تکلیف گوارا کرو بیٹا!

پاس کرنا۔ (ار۔ ر)

۲۔ خیال رکھنا۔ رعایت و نرمی سے پیش آنا

ع لازم ہے سدا پاس ضعیفوں کا قوی کو
دیکھا ہے کبھی بشیر کی آہستہ روی کو

پاس کرنا۔ (ار۔ ع)

۳۔ ادب کرنا۔ لحاظ کرنا۔ عزت کرنا۔ خیال کرنا۔

ع ملبوس مصطفےٰ کا کرو پاس ظالمو!
دستار بھی وہی ہے، وہی پیرہن بھی ہے (س)

پاس کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)

۴۔ خیال کرنا۔ لحاظ کرنا۔

ع شاہ کہتے تھے محمد کا نہ کچھ پاس کیا
سنگدل کافروں سے بھی یہ مسلماں نکلے (س)

پاس ہونا۔ (ار۔ ر)

خیال ہونا۔ محبت ہونا۔

ع سسرا اپنے نہ کچھ لو کہ مجھے آتا ہے وسواس
اک شب کی دلھن گھر میں ہے اسکا بھی نہیں پاس

پاس ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ خیال ہونا۔ ہمدردی و اُنس ہونا۔

ع ہزاروں لڑنے آئے ہو بیکس سے مہماں سے
نہ کچھ اسلام کا ہے پاس، نہ ایماں کی خاطر ہے (س)

پاس ہونا۔ (ار۔ ر)

۲۔ خیال ہونا۔ محبت ہونا۔

ع لازم ہے تم کو پاس کلام مجید کا
کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم یا یزید کا

پاس ہونا۔ (ار۔ ع)

۳۔ ۱۔ متبرک سمجھا جانا۔
۲۔ خیال ہونا۔ نگاہ میں آنا۔ ادب ہونا۔

ع پاس اس کا نہ ہوگا کہ یہ ہے خانۂ غفار
کردوں ابھی تا کوہ صفا لاشوں کا انبار

پاس ہونا۔ (ار۔ ع)

۴۔ خیال ہونا۔ لحاظ ہونا۔ تقدیس و تکریم نگاہ میں ہونا۔

ع: واللہ مجھے پاس تھا، حرمت کا حرم کی
(حرمت اور حرم میں تجنیس ہے)

پاش پاش۔ (ف) ٹکڑے ٹکڑے۔

ع: تیغوں کے پھل سے اس کا بدن ہوگئے پاش پاش

پاک آنا، پاک جانا۔ (ار۔ بول چال)

بے گناہ پیدا ہونا ہو
بے گناہ ہی مرنا

دنیا میں بشر دل کو کسی کے نہ ستائے
لازم ہے کہ پاک آیا پاک ہی جائے

پاک ہیں۔ (ف)

اچھی نظر سے دیکھنے والا۔ طاہر پاک۔

ے پڑھیں درود نہ کیوں دیکھ کر حسینوں کو
خیال صنعت صانع ہیں پاک بینوں کو

پاک کرنا۔ (ار۔ مح)

۱۔ تمام کرنا۔ ختم کرنا۔
جھگڑا ختم کرنا۔

ے بڑھ کر مدد سیعہ لولاک کریگا
کفار کے قصے کو یہی پاک کریگا

پاک کرنا۔ (ار۔ ر)

۲۔ چھڑانا۔ الگ کرنا۔ طاہر کرنا۔

ے تہہ جم گئی تھی چہرے پہ اس کے جو خاک کی
حضرت نے آستینِ مبارک سے پاک کی (حُر)

پاک کرنا۔ (ار)

۳۔ نجاست یا کفر سے طاہر و پاک کرنا۔

ے کچھ خاک کے طبقے میں بجز خاک نہ ہوتا
ہم پاک نہ کرتے تو جہاں پاک نہ ہوتا

پاک ہونا۔ (ار)

صاف ہونا۔ آلودگی اور کثافت کا نہ رہنا۔

ے مل گئی راہ خدا، واہ رے اقبال ترا
پاک عصیاں سے ہوا نامۂ اعمال ترا

پاکھر۔ (ھ)

گھوڑے کے اوپر ڈالنے والی فولادی جالی (دیکھیے تصویر)

ے جادو تھا، معجزہ تھا، پری تھا، طلسم تھا
پاکھر نہ تھی، زرہ میں تہمتن کا جسم تھا
(تہمتن۔ دیکھیے، تلمیح)

پالنا۔ (ار) تربیت رہنا۔ سرپرستی کرنا۔

ے پالوگے تم یتیموں کو میرے بعد ممن
بچّے تمہارے ہوئیں گے وابستۂ رسن

پامال کرنا۔ (ار)

تباہ و برباد کرنا۔ روند ڈالنا۔

ے فرمایا، میں صدقے ترے اے فاطمہ کے لال
کھیتی کو مری دشمن دیں کرتے ہیں پامال

پامال ہونا۔ (ار۔ مح)

۱۔ کچلا جانا۔ روندا جانا۔
مراد، مارا جانا۔ قتل ہونا۔

ے مارے گئے کس ظلم سے اس شاہ کے اطفال
نازک کئی بچّے صفتِ گل ہوئے پامال

پامال ہونا۔ (ار)

۲۔ روندا جانا۔ خستہ و خراب ہونا۔

ے شبر تو بعد مرگ کے راحت سے سوئیگا
لاشہ تمھارا گھوڑوں سے پامال ہوئیگا

پامال ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ بیٹھا جانا۔

۳ے۔ پامال ہوا جاتا تھا دل کبک دری کا
گھوڑے کی اچانک تھی کہ جھگڑا تاری کا

پانا۔ (ار) محسوس کرنا۔ اندازہ کرنا۔

ے ۱۔ بیمار نے پائی گل زہرا کی جو خوشبو
آنکھوں کو لو تھرلا پہ ٹپکنے لگے آنسو

پانا۔ (پالینا)

۲۔ ملنا۔ مل جانا۔ دیکھنا۔ دیکھ لینا۔

ے فرماکے یہ جس نے اٹھایا زمیں سے جام
پانا درست اس کو، جو تھا مہر کا مقام

پانا۔ (پائیں) (ار۔ روزمرہ) ہاتھ آجانا۔ مل جانا۔

ع: پائیں تو پھریں قلب و جگر کاٹ کے ان کے

پانچ چار۔ (ار۔ ر)

چند

ع: سُن لو کہ گریہ خیز ہیں یہ پانچ چار بند

پانچوں حواس۔ (حواس خمسہ)
بولنے۔ سونگھنے۔ چکھنے۔ سننے۔ چھونے کی قوتیں۔

ق: پانچوں حواس، آپ یہاں بے حواس ہیں

پانی۔ (ار) تلوار کی باڑھ۔ آب شمشیر۔

ے اس کے پانی میں کف مار سیہ گھولا ہے
باڑھ ہے یا ملک الموت نے منہ کھولا ہے

پانی کا قحط ہونا۔ (ار)
پانی کا کال ہونا۔ پانی نہ ملنا۔
پانی نہ ہونا۔ پیاس کی انتہا ہونا۔

ے مرجائیں گے فاقے میں قسم کھائے ہوئے تھے
پانی کا تھا جو قحط تو مرجھائے ہوئے تھے

پانی۔ (ار) ملنا۔ حاصل ہونا۔

ے چین کچھ ہوئے تو ہو عالم باقی میں انیس
راحت اس منزل فانی میں ہے مشکل پانی (س)

پانی۔ دھار۔ کاٹ۔

ے پانی نے اس کے آگ لگا دی زمانے میں
اک آفت جہاں تھی لگانے بجھانے میں

پانی پانی ہو جانا۔ (ار۔ع)
شرما جانا۔ شرمندہ ہو جانا۔

ے مارے شرم کے پانی ہو کر بہہ جانا۔
خوشبو یہ عرق میں ہے عزاداروں کے
پانی پانی گلاب ہو جاتا ہے (ر)

پانی پانی کرنا۔ (ار۔ر) پیاس کی زیادتی میں بار بار پانی مانگنا۔ انتہائی پیاس میں پانی طلب کرنا۔

ے پانی پانی جو وہ کرتے ہیں تو شرماتے ہیں
پاس دریا ہے یہ اک بوند نہیں پاتے ہیں

پانی بند کرنا۔ پانی روکنا۔ پیاس کی تکلیف دینے کیلئے پانی روک دینا

ے تلواروں سے ٹکڑے یہیں ہوں گے ترے دلبند
پانی یہیں ہو جائے گا بچوں پہ ترے بند

پانی پہ گر پڑنا۔ (ار۔ع)
انتہائی پیاس کے سبب پانی۔ پینے کی جلد سے جلد خواہش کرنا۔

ق: پانی پہ گرے پڑتے تھے یوں شہ کے ہوا خواہ

پانی اٹکنا۔ (ر شگون)
گلے میں کوئی شے اٹکتی ہے یا پانی کا اچھو لگتا ہے۔

ے تو کسی عزیز پر کوئی آفت خیال کی جاتی ہے۔

ے کہا صغرا نے، شاید میرے بابا جان پیاسے ہیں
گلے میں ساتویں تاریخ سے پانی اٹکتا ہے
(س)

پانی چوانا۔ (ار۔ع)
حلق میں پانی ٹپکانا۔ حلق میں قطرہ قطرہ کر کے پانی ڈالنا۔

ہے ہے یہ کیسی آگ لگی ہے زمانے کو
قطرہ نہیں ہے پانی کا منہ میں چوانے کو

پانی خاک ہونا۔ (ار۔ع)
پانی بیکار ہونا۔ پینے کے لائق نہ ہونا۔

ے مرجائے جب اکبر سا پسر، یوسف ثانی
جینے کا مزہ تلخ ہے اور خاک ہے پانی

پانی زہر ہو جانا۔ (ار۔ع)
پانی سے نفرت ہو جانا۔

ے پانی کو زہر سمجھنا۔ پانی کی طرف نظر بھی نہ کرنا۔
شہ کی یاد آتی ہے جب تشنہ دہانی مجھکو
زہر ہو جاتا ہے اے بحر یہ پانی مجھکو (س)

پانی کا تلاطم ہونا۔ انیس نے یہ فقرہ بطور محاورے کے برعکس معنی میں نظم کیا ہے۔ پانی کیلئے قیامت مچی ہونا۔ پیاس کے سبب گھر میں قیامت برپا ہونا۔

ے ہفتم سے ہے پانی کا تلاطم مرے گھر میں
نہ بحر میں پیاسوں کا ٹھکانا ہے نہ بر میں

پانی کا قحط ہونا۔ (ار۔ مح)

پانی کا نہ ملنا۔ پانی کی کمی ہونا۔ نایابیِ آب ہونا۔

ع: پانی کا نہ تھا قحط، نہ غلّے کی کمی تھی

پانی کو آگ لگ جائے۔ (عو۔ کوسنا)

مجھے پانی کی خواہش نہیں۔

جز: میں کیا کروں گی آگ لگے ایسے پانی کو

پانی کی طلب ہونا۔ (ار۔ مح)

پانی مل جانے کی التجا ہونا۔ پانی کی خواہش ہونا۔
پانی کی درخواست ہونا۔

ے کیا عرض کروں جو تپش دل سے تعب ہے
فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

پانی میں آگ آگ میں پانی۔ (ار۔ فقرہ)

۱۔ تلوار کی باڑھ کو پانی اور کاٹ کو آگ سے تعبیر کیا ہے۔

۲۔ خون کو پانی اور تلوار کی گرمی کی رعایت ہے۔

ے اعجاز یہ ہنگام روانی نظر آیا
پانی میں تو آگ، آگ میں پانی نظر آیا (تلوار)

پانی ہو جانا۔ (ار۔ مح)

آسان تر ہو جانا۔ سہل تر ہو جانا۔

ے کیا ابرِ رحمت نے ایسا کرم
کہ پانی رہ کربلا ہو گئی (س)

پاؤں بڑھانا۔ } (ار مح) حریف مخالف کو چیلنج کرنا۔ اگر
پاؤں بڑھنا۔ } اس حد سے آگے بڑھے تو

ے تولے ہوئے تلوار یہ فرماتے تھے اکبر
آگے جو بڑھا پاؤں تو ہو جاؤ گے بے سر

پاؤں پر سر کا سایہ گرنا۔ (ار۔ فقرہ)

۱۔ سر کے سائے کا خوشامد کرنا۔

۲۔ سر کا جھک جانا۔ پیغام اجل آجانا۔

ے کہتی ہے یہ پشت خم کہ چل سوئے لحد
گرتا ہے ترے پاؤں پہ سایہ سر کا (ر)

پاؤں پہ سر رکھنا۔ (ار)

خوشامد۔ محبت اور خلوص کے سبب پیروں پر سر رکھ کر عرض کرنا۔

ے ۱۔ ایسا نہ ہو جلّادوں میں گھر جایئے مولا
میں پاؤں پہ سر رکھتا ہوں پھر جایئے مولا

ے ۲۔ پہنچا وہ جب قریب شہنشاہ سرفراز
تسلیم کر کے پاؤں پہ رکھا سرِ نیاز

پاؤں پھیلا کے سونا۔ (ار۔ مح)

آرام اور چین سے سونا۔ سکون سے سونا۔

ے پانی سے ہاتھ منہ کو نہ زنہار دھوئیں گے
جاگے بہت ہیں پاؤں کو پھیلا کے سوئیں گے

(جناب عباس کی آرزو)

پاؤں ڈگنا۔ (ار۔ مح)

ارادوں میں تزلزل ہونا۔

ے پھر راہ میں کس طرح ڈگے پاؤں کسی کا
جب قافلہ سالار نواسا ہو نبی کا

پاؤں رکھنا۔ (ار۔ مح)

اقدام کرنا۔ حرکت کرنا۔ کوئی کام کرنے کے لیے آگے بڑھنا۔

ے ہاں سوچ کے پاؤں اس زمین پر رکھو
چھٹتا نہیں پھنس کے جس میں وہ دام ہے یہ (ر)

پاؤں رکھنے میں۔

قدم رکھنے میں۔ ٹھہرنے میں۔ جانے میں۔ قیام میں۔
(یہاں پاؤں بمعنی قدم کے ہیں۔ یعنی قدم قدم پر خطرہ لاحق ہے)

ے تلواریں ہیں جلّادوں کی اور اک مرا سر ہے
رکھتا ہوں جہاں پاؤں وہاں خوف و خطر ہے

پاؤں رہنا۔ (ار۔ مح) ثابت قدم رہنا۔ ارادوں میں اٹل ہونا

ے گو مصیبت میں تلاطم میں، تباہی میں رہے
سر کٹے، پاؤں مگر راہِ الٰہی میں رہے

پائیں ۔ (ار ۔ روزمرہ) حاصل کرنا ۔ ہاتھ آجانا ۔
مل جانا ۔
قبضے میں کرلوں ۔ مل جاؤں ۔ ہاتھ آجاؤں ۔

س مخفی ہوئے ہیں قافلۂ حاج میں آکے
پائیں تو مجھے ذبح کریں گھر میں خدا کے

پانو کا مدد کرنا ۔ (ار ۔ ر)
جان بچاکر بہت تیز بھاگ جانا ۔ (نیا روزمرہ)

ہ مرتے تو لہو تیغ کی گردن پہ نہ ہوتا
کہتے نہ مدد پانو تو سر تن پہ نہ ہوتا

پاؤں کہیں ڈالنا، کہیں پڑنا ۔ (ار ۔ فقرہ)
انتہائی لاغری اور ضعف کی نشانی ۔

ع: تھرّا کے پڑا پاؤں کہیں، اور کہیں ڈالا

پاؤں مارنا ۔ (ار ۔ ع)
کوشش کرنا ۔ سعی کرنا ۔

س کچھ ہوگا نہ ہاتھ پاؤں مارے سے انیس
جس وقت گزر جائے گا پانی سر سے ( )

پاؤں میں زنجیر پڑجانا ۔ (ار ۔ ع)
آنے جانے یا چلنے کے لائق نہ رہنا ۔

ہ مرنے کی اجازت نہیں دیتے شہ دلگیر
تب کیا مجھے آئی کہ پڑی پاؤں میں زنجیر

پایا ۔ (ہ) مرتبہ ۔ عزّت ۔

ہ طوبیٰ سے اس نشان کا سایا بلند ہے
اس وقت عرش سے مرا پایہ بلند ہے

نشان ۔ علم ۔ جھنڈا (دیکھیے، تصویر)
(حضرت عباس کہہ رہے ہیں)

پایا ۔ (ار)
۱۔ ملا ۔ ہاتھ آیا
۲۔ ستون ۔
۳۔ مرتبہ ۔ عزت ۔ رتبہ

شبیر سا حُر نے جبکہ رہبر پایا
پائے سے ہوا عرش کے برتر پایا
اک سبط رسول کی رضامندی سے
حوریں پائیں بہشت و کوثر پایا
(صنعت تجنیس)

پایاب ہونا ۔ (ار ۔ ع)
خشک ہونا ۔ زمین کی تہہ نظر آنا ۔

ہ پایاب تھے گرمی سے وہ دریا، جو بڑے تھے
سوتیں بھی نہ آتی تھیں، کنویں خشک پڑے تھے

پایا تھا ۔ (ار ۔ روزمرہ) اتفاقاً مل گئے تھے ۔ معلوم ہوگیا تھا ۔

س پایا تھا زبس عقدہ کشا، اہل عبا کو
ہونٹوں سے پکڑ لیتی تھی دامان قبا کو

پایاں ۔ (ف)
ساحل ۔ آخری کنارہ ۔ آخر ۔

ہ نہ جرم کا پایاں نہ گناہوں کا شمار
اک توبہ کیا، ہزار توبہ یارب (دلبر)

پایاں ۔ (ف)
انتہا ۔ سرحد ۔ حد ۔

ہ وہ بھی ترا انعام تھا یہ بھی ہے عنایت
الطاف کا پایاں ہے، نہ بخشش کی نہایت

پ ۔ ت

پتّا پتّا ۔ بوٹا بوٹا ۔
معصوم بچے ۔ بچے ۔ نوجوان ۔ جوان اور ضعیف

ہ دوپہر میں وہ چمن بادِ خزاں نے لوٹا
پتّا پتّا ہوا تاراج تو بوٹا بوٹا

(یہاں "تو" سے "اور" مراد ہے)

پتھر پانی ہو جانا۔ (ا ر۔ مح)

مشکل سے مشکل کام آسان ہو جانا۔

ؔ لعلِ لبِ حیدر سے جو ہو حکمِ شفا
پتھر ہو اگر مرض تو پانی ہو جائے

پتھر پگھل جانا۔ (ا ر۔ مح۔ استعارہ)

سخت سے سخت دل کا بھی متاثر ہو جانا۔

ؔ دلِ مومن تو ہے شیشے سے کہیں نازک تر
آئے اس بزم میں پتھر، تو پگھل جائے ابھی (س)

پتھر چٹکنا۔ (ہ)

انتہائی گرمی کی علامت۔

ع: پتھر ہیں چٹکتے یہ زمیں گرم ہوئی ہے
(شدّت گرمی)

پتھرا جانا۔ (ا ر۔ مح)

اپنی جگہ پر نہ رہنا۔ بیکار ہو جانا۔

(مرتے وقت آنکھوں کی پتلیاں سفید سفید ہو جاتی اور نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ ان کو پتھرانا بولتے ہیں)

ؔ چشمِ زرہ کی پتلیاں پتھرا کے رہ گئیں
سہمے جو دل، کمانیں بھی چلا کے رہ گئیں

پ۔ ٹ

پٹری جم جانا۔ (ف۔ مح)

رکابوں میں پیر مضبوط جما لینا۔

ؔ پاسِ ادب سے شاہ کے صف بڑھ کے تھم گئی
پٹری ہر ایک سوار کی گھوڑے پہ جم گئی

پٹری جمی رہنا۔ (ف۔ مح)

پیر رکابوں میں اور رانیں گھوڑے کی زین میں پھنسی رہنا۔

ؔ آنے دو اسکو تیغ ابھی دم بھر تھمی رہے
گھوڑا نہ بد مزاج ہو، پٹری جمی رہے

پٹکہ۔ (ہ)

چھوٹے عَلَم کا کڑھا ہوا یا سجایا ہوا پھریرا

ؔ پٹکوں کا نور اور علمِ پاک کی جھلک
جس کی چمک زمین سے ہے آسماں تلک

پٹکہ۔ (ہ) پیٹی (دیکھیے، تصویر)

ع: پٹکے میں شاہِ دیں کے سکینہ کے ہاتھ تھے

پٹکہ۔ (ہ)

کمر کی پیٹی یا کمر میں باندھنے والا کپڑا۔
(دیکھیے، تصویر)

ؔ زہرا کے یہ امام پہننے لگے لباس
پٹکے کے ساتھ پھرتی تھی زینب بھی آس پاس

پ۔ چ

پچھتانا۔ (ا ر۔ روزمرہ) افسوس کرنا۔ گزشتہ عمل پر نادم ہونا۔

ؔ عشرے کے جو دن ہمیں یاد آتے ہیں
جی بھر کے نہ روئے، یہی پچھتاتے ہیں (ر)

پچھلے سے۔ (پچھلا) (ا ر۔ روزمرہ)

رات کا آخری وقت۔
صبح صادق سے پہلے کا وقت۔

ؔ پچھلے سے مسلح تھا یہاں لشکرِ جرّار
نکلے علم فوجِ خدا لیکے علمدار

پ۔ ر

پر۔ (روزمرہ۔ لکھنؤ)

پھر۔ لیکن۔ باوجود۔

ؔ زنجیرِ قدم ضعف رہا بر سرِ دلتنگ
آزاد ہوئے، پر بھی اسیری نہ گئی
(ر)

پھر۔ (ار۔ کلمہ)

لیکن۔ اس کے باوجود۔ (دیباچہ)

حُر نے کہا، میں بھی یہی رکھتا ہوں عقیدت
پر جس کا ملازم ہوں، وہ ہے بانیٔ بدعت

پھر۔ (ار۔ کلمہ)

لیکن۔ باوجود اس کے بھی۔

؎ کہا شہ نے یہ سب ہمارے پر ہیں
کوئی امتِ جد سے پیارا نہیں (س)

پَرا۔ (ہ) صف۔

مع: تسلیم ساری فوج نے کی باندھ کر پَرا

پُر آشوب۔ (ف)

۱۔ ڈراؤنا۔ ہیبت ناک۔ پریشان کن۔

؎ وہ دشت پُر آشوب کی وحشت وہ شب تار
بیہڑ کہیں بن میں کہیں پتھر تو کہیں خار

پُر آشوب۔ (ف)

۲۔ آفت و بلا سے بھرا ہوا۔

؎ کہنے لگا لرز کے وہ ذی قدر و نیک نام
اللہ کس قدر ہے پُر آشوب یہ مقام

پُر آفت۔ (ف)

بربادی اور مصائب والا۔

آفات سے پُر۔ بلاؤں والا۔

؎ فریاد، اسی دشت پُر آفت میں لٹی ہوں
بچے سے بھی، آہو سے بھی، گھر سے بھی چھٹی ہوں

پَر بند۔ (ف) ناقابلِ پرواز۔ بندھے ہوئے پر۔

مع: تیروں کا یہ عالم تھا کہ تھے طائر پر بند

پرتو فگن۔ (ف)

سایہ ڈالنے والا ہونا۔ جلوہ افروز۔

؎ مکاں دیکھے معراج میں جو نبی نے
کہ ہر ایک جنت میں پرتو فگن ہے (س)

پُرخاش۔ (ف)

لڑائی۔ جھگڑا (مجازاً) دشمن

؎ پُرزے ہو وہ خود جو تنِ صد پاش اٹھائے
کیا منہ تھا جو کوئی سرِ پُرخاش اٹھائے

پُرخاش۔ (ف) لڑائی۔ جھگڑا۔

؎ پُرخاش پیادوں سے سواروں سے لڑائی
لشکر کی صدیں چار ہیں، چاروں سے لڑائی

پُر دغل۔ (ف) مکار اور کینہ پرور۔

؎ مکار و اہلِ نار و دغا باز و پُر دغل
شکلیں مہیب، دیو سے قد، ابروؤں پہ بل

(فوجِ یزید)

پردہ چھوڑ دینا۔ (ار مع)

پردہ ڈال دینا۔ کھول دینا۔

؎ دولھا کی لاش آئی ہے سہرے کو توڑ دو
مسند الٹ دو، حجرے کے پردے کو چھوڑ دو

پردہ فاش کرنا۔ (ار۔ مع)

حقائق کھول دینا۔ تباہی کا ارادہ کرنا۔

؎ پردہ نہ کبھی فاش کیا امتِ بد کا
مشہور ہے عالم میں کرم آپکے جد کا

(جد۔ آنحضرت صلعم)

پردے اٹھانا۔ (ار۔ ر)

ہوش میں آنا۔ غرور چھوڑ دینا۔

؎ مولا نے کہا اپنے ارادے سے خبر دے
آنکھوں سے اٹھا نشۂ پندار کے پردے

پردے چھٹے ہونا۔ (ار۔ مع)

(پردے پڑے ہونا۔ دگے ہونا۔ ڈھکے ہونا)

کب سے عماریوں کے ہیں پردے چھٹے ہوئے

پردے میں چھپانا۔ (ار۔ مع) جائے امن کی طرف لیجانا۔

؎ سیدانیوں کو کون سے پردے میں چھپاؤں
مخفی ہوں اگر قبر کا گوشہ کہیں پاؤں

پُرزے ہونا۔ (ار۔ ر)

ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

ے کیا تاب جو کشتے کی کوئی لاش اٹھائے
پُرزے ہو وہ خود، جو تن صد پاش اٹھائے

پرسان نہ ہونا۔ (ار۔ ر)

ے اچھی بری کا پوچھنے والا تک نظر نہ آنا۔
حامی نہیں کوئی۔ کوئی پرسان نہیں ہیہات

پرسان ہونا (ار۔ ر)

کون کسی کو پوچھتا ہے۔
کب کوئی کسی کی ترقی کا خواہاں ہوتا ہے۔

ے پرساں کوئی کب جوہر ذاتی کا ہے
ہر گل کو گلہ کم التفاتی کا ہے　(ر)

پرسش ہونا۔ (قانونی اصطلاح)

پوچھ گچھ ہونا۔

وہ خوش ہیں رعیّت میں جو حاکم سے ملے تھے
پرسش ہے کہ کیا سوچ کے مسلم سے ملے تھے

پرسش ہونا۔ (ار۔ ر)

مرنے کے بعد قبر میں یا میدان حشر میں گناہوں کا حساب لیا جانا۔

ے پُرسش نہ ہوگی حشر کے دن بے حساب ہے
ذرّے سے کم تھا کل، مگر آج آفتاب ہے

پُرسہ دینا۔ (ار۔ ع)

مرنے والے کی اس کے عزیزوں سے اظہار ہمدردی کرنا

ے چلائی، ارے چپکے رہو، ظلم ہے یہ کیسا
بھائی ہیں سلامت مجھے کیوں دیتے ہو پُرسا

پُرسہ دینا۔ (ار۔ ع) تعزیت ادا کرنا۔ کسی کے مرنے پر کلمات ہمدردی پیش کرنا۔ کسی کے غم میں شرکت کرنا۔

ے پرسہ تمھیں شہیدوں کا ہم دینے آئے ہیں
کس کس کے داغ آج جگر پر اٹھائے ہیں

پرکالہ۔ (ف۔ اسم مذکر)

شعلہ۔ چنگاری۔

پرکالۂ گزر اڑنے لگے تیغ سے کٹ کے

پرکالے۔ (ف) ٹکڑے (شعلہ)

ے یہ ہاتھ اس طرف، تو وہ بازو اُدھر گرا
پرکالے اڑ گئے زرہ سپر کے وہ سر گرا

پرِکاہ۔ (ف)

درخت کا سوکھا ہوا پتّہ۔

ے آنے کا نہیں راہ پہ یہ لشکر گمراہ
میں کوہ گراں کو بھی سمجھتی ہوں پرِکاہ
(تلوار کی زبانی)

پر کھول کے آنا۔ (ار۔ ر)

تن کر آنا۔ جھپٹ کر آنا۔

ے شہباز اجل صید پہ پَر کھول کے آیا
اڑتا ہوا سر بیچ میں اس غول کے آیا

پروا رکھنا۔ (ار۔ ع)

عموماً پروا کرنا محاورہ ہے۔ لیکن انیسؔ نے پروا رکھنا نظم کیا ہے۔ (فکر کرنا)

ع: ہم تری پروا کچھ اے ابر کرم، رکھتے نہیں
(س)

پُرہَول (ف)

ڈراونا۔ خوفناک۔

ے پُرہَول ہو رستہ وہ سیہ رو جو گزر جائے
صورت وہ کہ عفریت، جسے دیکھ کے ڈر جائے
(پہلوان مخالف کا سراپا)

پروان چڑھنا۔ (ار۔ ع)

جوان ہونا۔ زندگی کی بہار دیکھنا۔

ے کیا عمر تھی فرزندوں کی جب اٹھ گئے بھائی
پروان چڑھے، پرورش اس لطف کی پائی

پروان چڑھنا۔ (ار۔ ع)
راہِ الٰہی میں قربان ہونا۔ صدقے ہونا۔

؎ مقبول ہوئی نذر یہ اقبال تمھارا
سجدے کرو، پروان چڑھا لال تمھارا

پروان نہ چڑھنا۔ (ار۔ ع)
آرزوئیں نہ بر لانا۔ زندگی سرسبز نہ ہونے دینا۔

؎ بچّو! تمھیں قسمت نے نہ پروان چڑھایا
حسرت رہی، ماں نے تمھیں دولھا نہ بنایا

پروانہ ہونا۔ (ار۔ ع)
عاشق ہونا۔ خواستگار ہونا۔

؎ قانع ہو، جو کچھ ہمت مردانہ ہے
کیوں صحبت اہلِ زر کا پروانہ ہے (عطاالٰہی۔ ر)

پرورش کرنا۔ (ار۔ ر)
کرم کرنا۔ بخشش کرنا۔

ع: طے ہو یہ مرحلہ جو کریں پرورش حضور

پرورش مدِ نظر رہنا۔
مہربانی و کرم، اور عزت و مرتبہ افزائی کا جذبہ ہونا۔
محبت کی انتہا کے موقع پر یہ روز بولا جاتا ہے۔
حضور کی پرورش۔ عزت افزائی۔

؎ کس منہ سے شکر بندہ نوازی کروں ادا
مدِ نظر رہی ہے مری پرورش صدا

پروں کو سمٹا لینا۔ (ار)
خوف کے مارے سکڑ کر بیٹھ جانا۔ سکڑ جانا۔
ڈر کر ایک طرف ہو جانا۔

؎ اڑتے ہوئے دیکھا جو ہوا میں شرروں کو
سمٹا لیا تھرا کے فرشتوں نے پروں کو

پُر ہول۔ (ف) ڈراؤنا۔ ہیبت ناک۔

؎ آرام کہیں راہ میں، جا نہیں ملتا
جنگل ہے سادہ پُر ہول کہ پانی نہیں ملتا

پرے الٹنا۔ (ت۔ ع)
صفیں درہم برہم کرنا۔

؎ جوانانِ حسینی صفیں توڑیں، پرے الٹے
نہ ہو لیگی لڑائی تا قیامت مرنے والوں کی (س)

پرے ٹوٹ جانا۔ (ح۔ ع)
فوجی صفیں درہم برہم ہو جانا۔
انتشار ہو جانا۔ بھگدڑ مچ جانا۔

؎ ہاتھ منہ کٹ گئے، سر اڑ گئے، جی چھوٹ گئے
مورچے ہو گئے پامال، پرے ٹوٹ گئے

پرے جمانا۔ (ف۔ ع)
صفیں آراستہ کرنا۔

؎ تلواریں لو نیاموں سے جلدی پرے جماؤ
نیزے ہلا ہلا کے سوارو ادھر کو آؤ

پرے خالی کرنا۔ (ار۔ ع)
فوجی سپاہیوں کی صفیں کاٹ دینا۔

؎ خالی کیے پرے پہ نہ خوں میں کبھی بھری
دعویٰ یہ تھا کہ ہے مرے حصّے میں صفدری

پ۔ ڑ

پڑی ہونا۔ (ار۔ ر) ضرورت ہونا۔ فکر ہونا۔
ع: کیا ان کو پڑی تھی جو وہ غم کھانے کو آتے

پڑے، اپڑے۔ (ار۔ ر۔ بزبان)
لگے، زخمی ہوئے۔ تو ہونے دو۔
دوسرے پڑنے کے معنی ہیں، کیا ہوا اگر ہوا تو

؎ لاکھوں سے یہ ہزیر جو تنہا لڑے، لڑے
تیغوں کے پھل، جو پھول سے تن پر پڑے، پڑے

پ۔ س

پسپا کرنا۔ (ار) بھگا دینا۔ پیچھا دکھا دینا

؎ دم بھر میں یہ میدانِ وغا لاشوں سے بھر دیں
سرکش جو بڑھے آتے ہیں پسپا انھیں کر دیں

پست کر دینا ۔ (ار ۔ ر)

ذلیل کر دینا ۔ نیچا دکھا دینا ۔

ع بو جاتے ہیں اس تخم کو دانا جو ثمر دے
غرّہ یہ ترا تجھ کو کہیں پست نہ کر دے

(تخم ۔ دانا ۔ بونا ۔ ثمر دینا ۔ صنعت ایہام)

پس و پیش ہونا ۔ (ار ۔ ح)

آگے پیچھے کی فکر ہونا

ع جاتے ہیں جہاں سے لوگ آگے پیچھے
افسوس کہ کچھ تجھ کو پس و پیش نہیں (ر)

پسینے میں نہانا ۔ (ار ۔ ح)

پسینہ پسینہ ہونا ۔ پسینے میں تر ہونا ۔
پسینے میں شرابور ہونا ۔

ع: یوں اکبر مہرو تھے پسینے میں نہائے

پ ۔ ش

پشتارہ ۔ (ف) گٹھڑی ۔

ع کس طرح کروں قطع تری مدح کی راہ
پشتارہ گناہوں کا مرے دوش پہ ہے (ر)

پشتی پہ ہونا ۔ (ار ۔ ح)

امداد پر کھڑا ہونا ۔

ع پشتی پہ آپ جب ہوں تو پھر کیا ہراس ہو
کام آئے کیوں نہ راس، جو استاد پاس ہو

پشّہ ۔ (ف ۔ اسم مذکر) مچھر

معلوم ہے سب کو، کہ یہ وہ پاک زمیں ہے
پشّے کو ستانے کا جہاں کلمہ نہیں ہے

(خانۂ کعبہ کے متعلق)

پشّہ ۔ (ف) لغوی معنی : مچھر

ع جوہر، وہ کہ حلقہ کسی جوشن میں نہ چھوڑیں
پشّے وہ قیامت کہ لہو تن میں نہ چھوڑیں (تلوار)
ط ۔ ح ۔ ۱ ۔ صفحہ ۲۸۴

پشّہ ۔ (ف)

ع ہے نصرت و اقبال و ظفر ناب میں موجود
پشّہ اسی شمشیر کا ہے قاتل نمرود

پ ۔ ک

پکارنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) قریب کھڑے ہوئے آدمی سے "پکار کر کہنا" تہذیب سے گرا ہوا سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن یہاں "پکارا" کے معنی، جوش محبت میں بہ عجلت کہنے کے ہیں ۔
(عموماً "پکارا" کے معنی للکارنے یا چیخ کر کہنے کے ہیں)

ع حُر کوشہ والا نے یا پانی کا ساغر
سیراب ہوا جب، تو پکارا وہ دلاور

پکار ہونا ۔ (ار ۔ ح)

آواز لگنا ۔ شور ہونا ۔ بانگ لگنا ۔
یہاں اذان کے "اللہ اکبر" کی طرف اشارہ ہے ۔

ق: حق حق کی مسجدوں میں یہ کس دن پکار تھی

پکار ہونا ۔ (ع)

ندا ہونا ۔ ہدایت ہونا ۔

ع: آگے بڑھے چلو یہ نقیبوں کی تھی پکار (فوج یزید)

پکھال ۔ (ع) چھوٹی مشک

ع شربے جو ہیں سیراب انھیں اونٹوں پہ دھر لو
جو مشکیں، پکھالیں ہیں، وہ سب پانی سے بھر لو

(شربہ ۔ دیکھیے ردیف)

پکھال ۔ (ع ۔ اسم مونث) چمڑے کا مشکیزہ

ع قاسم سے کہا چھاگلیں تم لینے کو جاؤ
اکبر سے کہا، جلد پکھالوں کو منگاؤ

پکھیرو ۔ (ع) اسم مذکر ۔

اس فصل میں ہے رخصت فرزند پیمبر
جن روزوں پکھیرو بھی نہیں چھوڑتے ہیں گھر

پ۔ل

پلّا بھاری ہونا۔ (ا۔ ر)

رفعت و حیثیت اور عزت و وقار میں بلند ہونا۔

ع پستی مری اس نور سے ہے طور تجلّا
بھاری ہے ترازوئے فلک پر مرا پلّا (زمین)

پَلّا۔ (ع۔ اسم مذکر)

جانب۔ ماتحت۔ اکھاڑہ۔

ع ہوگا ترے پلّے پہ اگر سارا زمانہ
کردونگا ابھی موت کے ناوک کا نشانہ

پُل باندھ لینا۔ (ا۔ ر)

پُل بنا لینا۔ عبور کرنے کا راستہ بنا لینا۔

ع اس نہر کا لینا تو کچھ ایسا نہیں مشکل
پُل باندھ لیں لاشوں کے ابھی ہم سر ساحل
(عون و محمدؑ کی جنگ)

پلٹ کے آنا۔ (ا۔ ر)

مُڑنا۔ واپس آنا۔ لوٹ کے آنا۔ رخ کرنا۔

ع بجلی گری ادھر یہ جدھر کو پلٹ کے آئے
صف کو بچھا گئے آئے، پرے الٹ کے آئے

پلک جھپکنا۔ (ا۔ مح)

ڈرنا۔ جھجکنا۔

ع جھپکے پلک کسی سے تو آنکھیں نکال لے
بڑھ کر ہٹیں جو پاؤں تو سر کاٹ ڈالیے

پلک جھپکنا۔ (ا۔ مح)

۱۔ وقفہ غیر معلوم گزرنا۔
لمحہ گزرنا۔

۲۔ نامعلوم وقفہ کی غفلت ہونا۔

ع رنگ رخ قرطاس بھی فق ہاتھ میں دیکھا
جھپکی جو پلک، سادہ ورق ہاتھ میں دیکھا

پلک نواز۔

رباعی: فرصت کوئی ساعت نہ زمانے سے ملی
بیگانے سے راحت نہ یگانے سے ملی
حقّا کہ پلک نواز ہے ذات تری
جنّت انھیں اشکوں کے بہانے سے ملی

پلّہ۔ ۱۔ طرف۔ جانب۔ اندر کی طرف۔ درمیان میں۔

ع پلّے پہ کمانداروں کے تھا تیرِ سیہ رُو
جھک جھک کے بچائے تھے اسے سیّد خوشخو

پلّہ۔ (ع)

۲۔ کمان سے تیر نکلنے کے بعد جس جگہ جا کر گرتا ہے اس کے فاصلے کو پلّہ کہتے ہیں (تیر کا پلّہ)

ع بدکیش و کج نہاد و خطا پیشہ و شریر
پلّے پہ توڑ جاتا تھا دشمن کو جس کا تیر

پلّہ۔ (ایک تیر کا پلّہ)

۳۔ عہدِ ادبیں میں قاعدہ تھا کہ زمین کی پیمائش کے لیے تیر پھینکتے تھے اور وہ تیر جہاں تک جاتا، اس کو ایک تیر کا پلّہ (فاصلہ) کہتے تھے۔

مصرع: ایک تیر کے پلّے سے گِرا اترا مع لشکر

پلّے برابر ہونا۔ (ا۔ مح) معدل و انصاف مراد ہے دنیا کا ہر ذی روح برابر کی اقدار رکھتا ہے سب کا پلّہ برابر ہے۔

ع کھولے ہوئے پر کہتے تھے، شاہین، ترازو
پلّے ہوں برابر کہ یہ عادل کا ہے اردو
(ترازو، کو یہاں پر کھلے ہونے سے تشبیہ دی ہے)

پ۔ن

پناہ میں آنا۔ (ا۔ بول چال)

حفاظت میں آجانا۔ سائے میں آجانا۔

ع احسان نہیں گر بزم عزا میں آئے
آئے تو پناہِ مصطفےٰ میں آئے (ر)

پناہا۔ (ار)

توبہ ہے، پناہ مانگتا ہوں۔

ع رن کلک نے آواز کی ہاں عقل پناہا
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہا

(پناہا۔ اُردو میں شاذ ہی کسی نے نظم کیا ہو)

پناہ ہونا۔ (ار۔ر)

سینہ سپر ہونا۔ سایہ ہونا۔ محافظ ہونا۔

ہ بھائی بھی تھے، پناہ شہ بحر و بر بھی تھے
تلوار بھی حسین کی تھے، اور سپر بھی تھے

(حضرت کی طرف اشارہ ہے)

پنجوں کو ٹیک کر بیٹھنا۔ (ار)

۱۔ شیر کی نشست کا طریقہ۔

۲۔ آنکھ کی پتلی (شیر سے استعارہ ہے)

(آنکھ کا استعارہ کیا ہے ترائی سے)

آنکھیں وہ، جن سے نرگس فردوس کو حجاب

ہ پتلی کا رعب سب پہ عیاں ہے خدائی میں
بیٹھا ہے شیر پنجوں کو ٹیکے ترائی میں

پنجوں کے بل چلنا۔ (ار۔ع)

چپکے چپکے چلنا، جس سے پیر کی آہٹ نہ ہو۔

ہ رد جب پکاریں، تیغ پھر آئی نکل چلو
بولی اجل، اب اٹھ کے تو پنجوں کے بل چلو

پنجہ۔ (ف)

علم کے اوپر کی کمرچی، جو پنجے کی شکل کی ہوتی ہے۔

(دیکھیے، تصویر)

ہ پنجہ اٹھا کے ہاتھ یہ کہتا تھا بار بار
عالم میں پنجتن کی بزرگی ہے آشکار

پنجہ۔ (ف) دیکھیے، تصویر) علم کے اوپر کے سرے میں لگا ہوا پنجہ۔

ہ پنجے کی تاب چرخ چہارم تک جا گئی
بوئے علی علم کے　　سے آگئی

پنجۂ مرجاں۔ (ف)

مرجاں، سرخ پھول کا نام۔

جس کے پھول پنجے جیسے ہوتے ہیں۔ اس کو شعرا پنجے سے تشبیہ دیتے ہیں۔

ع: لے لیں بلائیں پنجۂ مرجاں نے زور سے

پنجے میں آجانا۔ (آر۔ر) قبضے میں آجانا۔

ہ زندہ ہتھنی تھی نہ وہ زور گیو تھا
عصفور شاہ باز کے پنجے میں آگیا

پنجے میں لیے رہنا۔ (صنعت تومیہ) (ار۔ر)

قابو میں رکھنا، دبوچے رہنا۔ پکڑے رہنا۔

(پنجہ، دیکھیے، ردیف پ میں)

ہ جاتی تھی چمکنے میں ضیا عرش تک اس کی
خورشید کو پنجے میں لیے تھی چمک اس کی

(سورج کی چمک علم کے پنجے میں سمائی ہوئی تھی)

پنہاں اور پیدا ہونا۔

قدرت خداوندی کا جلوہ ہر شے میں پوشیدہ اور عیاں ہونا۔

ہ کیا قدرت معبود ہے اللہ اللہ
پنہاں سب میں ہے اور پیدا سب میں　　(حمد۔ر)

پ ۔ و

پوچھنا۔ (ار۔ر)

خیال کرنا۔ سمجھنا۔ اہمیت دینا۔

ہ زندہ نہ محمدؐ ہے، نہ اب عون ہے بیٹا
تم مجھ کو نہ پوچھو، تو مرا کون ہے بیٹا

پوچھیگا کون۔ (ار۔ر)

کون سرپرستی کریگا۔ کون میری خبر لیگا۔

ع پوچھیگا کون، ساتھ چھٹیگا جو آپ کا
نہ ماں کا آسرا ہے مجھے

پوچھیے ۔ (ار ۔ روزمرہ) اسی کے پاس اس کا جواب ہے ۔ وہی بتا سکتا ہے ۔

پوچھیے اس سے کہ دردآمیز ہو جس کا کلام
بیت موزوں کوئی بے خونِ جگر ہوتی نہیں (س)

پوردا ۔ (ف) لگام

بس رزک لے پوردا کر فرس منہ کے بل آیا

پودا ۔ (ہ) نونہال ۔ نیا درخت ۔

اس عمر کا پودا کوئی بے برگ نہ ہووے
تجھ سا کوئی دنیا میں جواں مرگ نہ ہووے

پوئی ۔ (ف) گھوڑے کی ایک چال

(دیکھیے، تلمیح)

پوئی میں غزالوں کے طراروں سے کہیں تیز
آقا کے ارادے کو سمجھتا تھا وہ مہمیز

(گھوڑا)

پوئی ۔ (ف) گھوڑے کی ایک مخصوص چال جو نہ زیادہ تیز ہو نہ سست (اس کو پویہ بھی کہتے ہیں)

مصدر ۔ پوئیدن سے پوئی ، بمعنی دوڑنا ۔

ع: پوئی تھی قیامت کی طرارہ تھا ستم کا

پ ۔ ہ

پہ ۔ (کلمۂ عطف) باوجود ۔ ہوتے ہوئے

ع: اس پردے پہ بھی سر کو جھکائے تھے وہ ذیجاہ

پہاڑ ہونا ۔ (ار ۔ م)

سخت اور مشکل ہونا ۔ دوبھر ہونا ۔

ع: ایک ایک کوس راہ جبل میں پہاڑ تھا

(مراعاۃ النظیر)

پہاڑ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

انتہائی دشوار ہونا ۔ دشوار گزار ہونا ۔ سخت ہونا ۔ کٹھن ہونا ۔

ع: وہ کوس کڑے اور پہاڑوں کی وہ راہیں

پہاڑوں کا زمین پر سر رکھنا ۔ (توجیہ)

پہاڑ ، زمین پر قائم ہیں ، انیس نے اس کا سبب دوسرا بتایا ہے ۔ اسی کو توریہ کہتے ہیں ۔

گھبرا گئی ، صدمہ یہ ہوا گاو زمیں پر
سر رکھ دیے افلاک نے جھک جھک کے زمیں پر

پہاڑوں کی راہ نہ ملنا ۔ (ار)

(راہ نہ ملنا) کسی پہاڑ کی طرف جا کر اس کو مامن بنانے کی بھی اجازت نہ ملنا ۔ ہر طرف کی راہیں مسدود ہو جانا ۔ کسی طرف جانے کی اجازت نہ ملنا ۔

اب راہ پہاڑوں کی بھی اصلا نہیں ملتی
دیکھوں مجھے ملتی ہے لحد یا نہیں ملتی

پہاڑوں کی راہیں ۔ (ار ۔ فقرہ)

پہاڑوں کے راستے ۔ دشوار گزار راستے

وہ کوس کڑے اور پہاڑوں کی وہ راہیں
یہ دھوپ میں حدت تھی کہ جلتی تھیں نگاہیں

پہروں ۔ (ار) تا بہ دیر ۔ صبح سے دوپہر ۔ دوپہر سے شام ۔ شام سے آدھی رات ۔ آدھی رات سے صبح ۔

ع: پہروں علی کی بیٹیاں روتی ہیں کر کے بین

پہلو آباد کرنا ۔ (ار ۔ مح)

آغوش میں آنا ۔ ہم کنار ہونا ۔ پاس رہنا ۔

آ کے جنگل میں کیا باپ کا پہلو آباد
ماں سے اس عمر میں بیٹا علی اصغر چھوٹے (س)

پہلی پہل ۔ عموماً "پہلے پہل" بولتے ہیں ۔

پہلی بار ۔ اول اول ۔

یہ داغ دل حسین کو پہلی پہل ملا
برچھی سے اسکو مار کے کیا تم کو پھل ملا

پہلی دعوت ۔ (طنزاً) سب سے پہلی میزبانی کا طریقہ

پہلی یہی دعوت تھی کہ ملعونوں نے
دریا پہ مسافر کو اترنے نہ دیا

پہلے پہل پڑنا۔ (ار۔ ر)
پہلی بار ڈال دیا جانا۔
ے فریاد سُن حرم کی، یہ کہتے تھے اہلِ شام
شاید یہ لوگ قید میں پہلے پہل پڑے (س)
(زندگی میں پہلی بار قید ہونا)

پہلے کون آتا ہے۔ (ار۔ بچوں کو بلانے کا فقرہ)
ماں باپ اور بزرگ بچوں سے پیار میں یہ جملہ کہتے ہیں۔ پہلے کون آتا ہے۔ "پہلے کون آتا ہے"
ے چھاتی سے ہم لگائینگے جان، اپنی جان کر
دیکھیں تو پہلے کون لپٹتا ہے آن کر

پہنچنا۔ (ار۔ ر) وراثت میں ملنا۔
مانا کہ پہنچتا ہے تمھیں منصب جعفر
آقا کی غلامی سے ہے عہدہ کوئی بہتر؟ (قضیۂ علم)

پہنچا۔ (ہ)
گٹا۔ (پنجہ اور کلائی کا جوڑ)
ے: پہنچے کو بھی قلم کیا دستانہ کاٹ کے۔

پیہم پکارنا۔ (ار۔ ر)
برابر منع کرتے رہنا۔
متواتر روکتے رہنا۔
ے پیہم پکارتے تھے خدا آسماں جناب
یہ کیا خطا ہے روح نبی سے کرو حجاب

پیہم صدا دینا۔ (ار۔ ح)
متواتر آوازیں لگانا۔ برابر پکارتا رہنا۔
ے: حضرت کو سکینہ یہ صدا دیتی تھی پیہم

پ۔ ھ

پَھبَن۔ (ہ) سج دھج۔ دکھاوٹ۔ آراستگی۔
ے وہ زیب و زین، زین کی وہ ساز کی یہ پھبن
زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دلہن

پھپھولے۔ (ہ۔ اسم مذکر) چھالے۔
ے دم لے لیکے کیونکر نہ جلیوں، کہتے تھے سجاد
دل میں بھی پھپھولے ہیں کفِ پا کے برابر (س)

پھپھولے پھوڑنا۔ (ہ + ار۔ ح)
مصائب و آلام کے سبب جو داغ آبلے بن گئے ہیں، اُن میں ٹھنڈک پہنچنا۔
انتقام لیکر غصّے کی آگ کو ٹھنڈا کرنا۔
ے کہہ دے کہ علم فوج صفیں باندھ کے کھولے
ماروں انھیں، پھوڑیں کہیں کچھ دل کے پھپھولے

پھر۔ (ار۔ کلمہ)
اس کے بعد۔ منہ پھیر کر۔ مڑ کر۔
ے پھر قبرِ محمدؐ کی طرف بڑھ کے زیارت
کی عرض، مسافر کی دوبارہ ہے یہ رخصت

پھر آؤ۔ (عو۔ کلمہ)
واپس آجاؤ۔ چلے آؤ۔
ے غربت زدوں پہ چاہیے اللہ کا کرم
پھر آؤ، بس سکینہ کے سر کی تمھیں قسم

پھرانا۔ (ہ۔ مص)
موڑنا۔ چلانا۔ آگے بڑھانا۔
ے یہ کہہ کے، فرس کو جو پھرانے لگے سرور
بس ڈال دیا حُر نے بھی ہاتھ اپنا عناں پر (مکالمہ)

پھر پھر کے۔ (ار۔ روزمرہ) بار بار۔ مکرر۔ سہ کرر
ے شاہ پھر پھر کے ہر اک بی بی کو سمجھانے لگے
رہیو ہر حال میں صابر مری ہمشیر کے ساتھ
(س)

پھر پھر کے دیکھنا۔ (ار۔ ر)
بار بار مڑ کر دیکھنا۔
ے پھر پھر کے دیکھتے مجھے بابا چلے گئے
صغرا یہ رو کے کہتی تھی کس بیکسی کے ساتھ (س)

پھر پھر کے نظر کرنا۔ (ا ر۔ بول چال)
گردن پھرا پھرا کے بار بار پیچھے کو دیکھنا۔
ع: پھر پھر کے سوئے کعبہ نظر کرتے ہیں شبیر

پھرتے پھرتے بسر ہونا۔ (ا ر)
گھومتے گھومتے گزر جانا۔ اپنی جگہ ہی چکر لگاتے لگاتے ختم ہو جانا۔
ہ جنگل میں رات پھرتے ہی پھرتے بسر ہوئی۔
مرنا تھا جس جگہ وہیں آکر سحر ہوئی

پھر پڑنا۔ (ا ر)
رُخ کرنا۔ مُڑ جانا۔ ٹوٹ پڑنا۔
ہ الٹیں صفیں جدھر وہ، دم جنگ پھر پڑے
آخر زمیں پہ برچھیاں کھا کھا کے گر پڑے

پھر کر جانا۔ (ا ر۔ ع)
مخالف ہو جانا۔ مخالف طرف چلا جانا۔
ہ خلیفہ سے پھر کر نہ جا سوئے شاہ
مجھے تیرا نقصان گوارا نہیں (س)

پھر کر جانا۔ (ا ر۔ ر) واپس جانا۔
ع: ہم اب پھر کے یاں سے نہ گھر جائیں گے (س)

پھر کیا۔ (ا ر۔ ر) کیا فرق ملیگا۔ کیا کوئی اچھی بات ہے آئندہ کیا ہوگا۔ نتیجہ کیا ہونا ہے۔
ہ تھوڑوں کو اگر قتل کیا ہم نے تو پھر کیا
جب آئینگی فوجیں تو سمجھ لیویں گے اچھا

پھر کیا کریں۔ (ا ر۔ ر)
ہونگے اگر ہیں۔ اگر ہیں تو ہمیں کیا پرواہ۔
(تسلیم کر لینے کے باوجود منکر ہونا)
ہ اس عجز کو مانگا نہ یہ لشکرِ سفّاک
پھر کیا کریں، گر ہو لپسرِ سیّدِ لولاک

پھر کے رہ جانا۔ (ا ر۔ ر) چل جانا
ع: بجلی سی جس پہ پڑے پہ وہ چلی پھر کے رہ گئی (تلوار)

پھر جانا۔ (ا ر۔ ع)
الٹ جانا۔ ناراض ہو جانا۔ منحرف ہو جانا۔
ہ ہم جس سے پھرے سب کی نگاہوں سے گرا وہ:
جو ہم سے پھرا، کعبۂ ایماں سے پھرا وہ

پھر جانا۔ (ا ر۔ روزمرہ) واپس جانا۔ لوٹ جانا۔
ہ راہی ہوں کسی اور طرف، امن جہاں پائیں
پھر جانے کا جھنجھلا کے زباں پر نہ سخن لائیں

پھرنا۔ (ا ر۔ روزمرہ) واپس آنا۔ سکون سے بیٹھنا
ہ جتنے تھے الاغ و شتر و قاطر و رہوار
سیراب ہوئے سب تو پھرے سیّدِ ابرار

بھرنا۔ (ا ر۔ روزمرہ) کہنے کے بموجب کام کر کے واپس ہونا۔
ہ پائیں تو پھریں قلب و جگر کاٹ کے اُن کے
کونے میں ابھی بھیجدیں سر کاٹ کے اُن کے

پھرنے کے نہیں۔ (ا ر۔ ر)
اب واپس نہیں آئیں گے۔ ہمیشہ کے لیے رخصت۔
ہ اللہ کو سونپا تمھیں آنسو نہ بہاؤ
پھرنے کے نہیں ہم سے بس اب ہاتھ اٹھاؤ

پھریرا۔ (ع۔ اسم مذکر)
(دیکھیے، تصویر)
ہ عَلَم فوج کو عباس نے کھولا اک بار
وحشت میں نکہت فردوس بریں آنے لگی
عرش تک اسکے پھریرے کی ہوا جانے لگی

پھڑک جانا۔ (ا ر۔ ر)
پھڑک اٹھنا، محاورہ ہے۔ جانے کے ساتھ روزمرہ ہو جائے گا۔ مارے خوشی کے اچھل جانا۔
ہ یارب مری فریاد میں تاثیر عطا کر
بلبل بھی پھڑک جائے، وہ تقریر عطا کر

پھڑک جانا ۔ (ار ۔ مح)

خوش ہو جانا ۔ مارے خوشی اچھل اچھل پڑنا ۔

ع رزم ایسی ہو کہ دل سب کے پھڑک جائیں ابھی
بجلیاں تیغوں کی آنکھوں میں چمک جائیں ابھی

پھڑک پھڑک کے مرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

تڑپ تڑپ کے جان دینا ۔ بمشکل روح نکلنا ۔
کرب اور بے چینی سے جان دینا ۔

ع پھڑک پھڑک کے مروں گا، وہ نیم بسمل ہوں
فلک نے کند چھری سے کیا حلال مجھے (س)

پھڑک کر نکل آنا ۔ (ار ۔ بول چال)

تڑپ کر باہر آ جانا ۔

ع آوازیں حزیں سُن کے دلوں کو نہ کل آئی
بلبل بھی گلستاں سے پھڑک کر نکل آئی

پھڑکنا ۔ (ہ ۔ مص) تڑپنا ۔ بے قرار ہونا ۔

ع نہ پہنچے گا گر اب بھی پانی انھیں
پھڑک کر کئی طفل مر جائینگے (س)

پھل ۔ (ہ) (دیکھیے، تصویر)

ہتھیار کا دھاردار حصّہ ۔

ع : پھل اس کا سپر پہ نہ جوشن پہ رہ گیا

پھل ۔ (ہ) اسم مذکر

(دیکھیے ۔ تصویر)

ع پھول ڈھالوں کے چمکنے لگے تلواروں کے پھل
مرنے والوں کو نظر آنے لگی شکل اجل

پھل چکھنا ۔ (ار)

۱۔ ذائقہ ۔ دیکھنے کے لیے تھوڑا سا کھانا ۔

۲۔ (ار (ہاتھ) برداشت کرنا ۔

ع نشتر ہوں مرگ کا رگِ جاں ہے محل مرا
جس کو نہ اعتبار ہو، چکھے وہ پھل مرا

پھل ملنا ۔ (ار ۔ ب) بدلہ ملنا ۔

ع یہ داغ دل حسین کو پھل ملا
برچھی سے اس کو مار کے کیا تم کو پھل ملا

پھلنا پھولنا ۔ (ار ۔ ب)

سرسبز ہونا ۔ خوش و خرم ہونا ۔ پروان چڑھنا

ع پھلتا نہیں نہال حسد، پھولتا نہیں
محسن کو اسطرح سے کوئی بھولتا نہیں

پھلے پھولے رہنا ۔ (ار ۔ مح)

آباد رہنا ۔ پروان چڑھنا ۔

ع کیوں نہ ماتم دار حضرت کے پھلے پھولے رہیں
کوئی شاخِ نخلِ ماتم بے ثمر ہوتی نہیں (س)

پھوٹ پھوٹ کے رونا ۔

بے اختیار رونا ۔ آنسوؤں سے زار و قطار رونا ۔

ع تھی ہر علقمہ بھی خجالت سے آب آب
روتا تھا پھوٹ پھوٹ کے دریا میں ہر حباب

پھوٹ پھوٹ کے رونا ۔ (ار ۔ مح)

پھڑک پھڑک کے رونا ۔ بے اختیار رونا ۔

ع : روئے ہیں پھوٹ پھوٹ کے یہ میرے روبرو

پھولا ہوا چمن ۔ (ار) پُر بہار خاندان ۔ آباد خاندان ۔

ع یک سو پڑا ہے رفیقانِ گلعذار
پھولے ہوئے چمن پہ خزاں آئی ایکبار

پھول بکھرنا ۔ (ار ۔ مح)

خاندان اور اولاد کی لاشیں اِدھر اُدھر پڑی ہونا ۔

ع زمینِ کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہیں
شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے (س)

پھول توڑنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) پھولوں کو اُجاڑ دینا ۔
پھول کو پودے سے الگ کر دینا ۔

ع توڑیں انھیں، اگر پھول بھی پائیں مری بو کے
کانٹے بھی ہیں جنگل میں تو پیاسے ہیں لہو کے

پھر پھر کے نظر کرنا۔ (ار۔ بول چال)
گردن پھرا پھرا کے بار بار پیچھے کو دیکھنا۔
مع: پھر پھر کے سوئے کعبہ نظر کرتے ہیں شبیر

پھرتے پھرتے بسر ہونا۔ (ار)
گھومتے گھومتے گزر جانا۔ اپنی جگہ ہی چکر لگاتے لگاتے ختم ہو جانا۔
ہ جنگل میں رات پھرتے ہی پھرتے بسر ہوئی۔
مرنا تھا جس جگہ وہیں آکر سحر ہوئی

پھر پڑنا۔ (ار)
رُخ کرنا۔ مڑ جانا۔ ٹوٹ پڑنا۔
ہ الٹیں صفیں جدھر وہ، دم جنگ پھر پڑے
آخر زمیں پہ برچھیاں کھا کھا کے گر پڑے

پھر کر جانا۔ (ار۔ ع)
مخالف ہو جانا۔ مخالف طرف چلا جانا۔
ہ خلیفہ سے پھر کر نہ جا سوئے شاہ
مجھے تیرا نقصان گوارا نہیں (س)

پھر کر جانا۔ (ار۔ ر) واپس جانا۔
مع: ہم اب پھر کے یاں سے نہ گھر جائیں گے (س)

پھر کیا۔ (ار۔ ر) کیا فرق پڑیگا۔ کیا کوئی اچھی بات ہے آئندہ کیا ہوگا۔ نتیجہ کیا ہونا ہے۔
ہ تھوڑوں کو اگر قتل کیا ہم نے تو پھر کیا
جب آئینگی فوجیں تو سمجھ لیویں گے اچھا

پھر کیا کریں۔ (ار۔ ر)
ہونگے اگر ہیں۔ اگر ہیں تو ہمیں کیا پرواہ۔
(تسلیم کر لینے کے باوجود منکر ہونا)
ہ اس مجمع کو مانگا نہ یہ لشکر سفاک
پھر کیا کریں، گر ہو پسر سید لولاک

پھر کے رہ جانا۔ (ار۔ ر) چل جانا
مع: بجلی سی جب پرے پہ وہ چلی پھر کے رہ گئی (تلوار)

پھر جانا۔ (ار۔ ع)
الٹ جانا۔ ناراض ہو جانا۔ منحرف ہو جانا۔
ہ ہم جس سے پھرے سب کی نگاہوں سے گرا وہ
جو ہم سے پھرا، کعبۂ ایماں سے پھرا وہ

پھر جانا۔ (ار۔ روزمرہ) واپس جانا۔ لوٹ جانا۔
ہ راہی ہوں کسی اور طرف، امن جہاں پائیں
پھر جانے کا جھنجھلا کے زباں پر نہ سخن لائیں

پھرنا۔ (ار۔ روزمرہ) واپس آنا۔ سکون سے بیٹھنا
ہ جتنے تھے الاغ و شتر و قاطر و رہوار
سیراب ہوئے سب تو پھرے سید ابرار

پھرنا۔ (ار۔ روزمرہ) کہنے کے بموجب کام کر کے واپس ہونا۔
ہ پائیں تو پھریں قلب و جگر کاٹ کے اُن کے
کوفے میں ابھی بھیجدیں سر کاٹ کے اُن کے

پھرنے کے نہیں۔ (ار۔ ر)
اب واپس نہیں آئیں گے۔ ہمیشہ کے لیے رخصت۔
ہ اللہ کو سونپا تمھیں آنسو نہ بہاؤ
پھرنے کے نہیں ہم سے لب اب ہاتھ اٹھاؤ

پھریرا۔ (ع۔ اسم مذکر)
(دیکھیے، تصویر)
ہ عَلَم فوج کو عباس نے کھولا اک بار
دشت میں نکہت فردوس بریں آنے لگی
عرش تک اسکے پھریرے کی ہوا جانے لگی

پھڑک جانا۔ (ار۔ ر)
پھڑک اٹھنا، محاورہ ہے۔ جانا کے ساتھ روزمرہ ہو جائے گا۔ مارے خوشی کے اچھل جانا۔
ہ یارب مری فریاد میں تاثیر عطا کر
بلبل بھی پھڑک جائے، وہ تقریر عطا کر

پھڑک جانا ۔ (ار۔ مح)
خوش ہو جانا۔ مارے خوشی اچھل اچھل پڑنا۔
؎ رزم ایسی ہو کہ دل سب کے پھڑک جائیں ابھی
بجلیاں تیغوں کی آنکھوں میں چمک جائیں ابھی

پھڑک پھڑک کے مرنا ۔ (ار۔ روزمرہ)
تڑپ تڑپ کے جان دینا۔ بمشکل روح نکلنا۔
کرب اور بے چینی سے جان دینا۔
؎ پھڑک پھڑک کے مروں گا، وہ نیم بسمل ہوں
فلک نے کند چھری سے کیا حلال مجھے (س)

پھڑک کر نکل آنا ۔ (ار۔ بول چال)
تڑپ کر باہر آجانا۔
؎ آوازیں حزیں سُن کے دلوں کو نہ کل آئی
بلبل بھی گلستاں سے پھڑک کر نکل آئی

پھڑکنا ۔ (ہ۔ مص) تڑپنا۔ بے قرار ہونا۔
؎ نہ پہنچے گا گر اب بھی پانی انھیں
پھڑک کر کئی طفل مر جائینگے (س)

پھل ۔ (ہ) (دیکھیے، تصویر)
ہتھیار کا دھار دار حصّہ۔
ع: پھل اس کا سپر پہ نہ جوشن پہ رہ گیا

پھل ۔ (ہ) اسم مذکر)
(دیکھیے۔ تصویر)
؎ پھول ڈھالوں کے چمکنے لگے تلواروں کے پھل
مرنے والوں کو نظر آنے لگی شکل اجل

پھل چکھنا ۔ (ار)
۱۔ ذائقہ۔ دیکھنے کے لیے تھوڑا سا کھانا۔
۲۔ وار (ہاتھ) برداشت کرنا۔
؎ نشتر ہوں مرگ کا رگِ جاں سے محل مرا
جس کو نہ اعتبار ہو، چکھے وہ پھل مرا

پھل ملنا ۔ (ار۔ ب) بدلہ ملنا۔
؎ یہ داغ دلِ حسین کو پھل ملا
برچھی سے اس کو مار کے کیا تم کو پھل ملا

پھلنا پھولنا ۔ (ار۔ ب)
سرسبز ہونا۔ خوش و خرم ہونا۔ پروان چڑھنا
؎ پھلتا نہیں نہالِ حسد، پھولتا نہیں
محسن کو اسطرح سے کوئی بھولتا نہیں

پھلے پھولے رہنا ۔ (ار۔ مح)
آباد رہنا۔ پروان چڑھنا۔
؎ کیوں نہ ماتم دار حضرت کے پھلے پھولے رہیں
کوئی شاخِ نخلِ ماتم بے ثمر ہوتی نہیں (س)

پھوٹ پھوٹ کے رونا ۔
بے اختیار رونا۔ آنسوؤں سے زار و قطار رونا۔
؎ تھی ہر علقمہ بھی خجالت سے آب آب
روتا تھا پھوٹ پھوٹ کے دریا میں ہر حباب

پھوٹ پھوٹ کے رونا ۔ (ار۔ مح)
پھڑک پھڑک کے رونا۔ بے اختیار رونا۔
ع: روئے ہیں پھوٹ پھوٹ کے یہ میرے روبرو

پھولا ہوا چمن ۔ (ار) پُر بہار خاندان۔ آباد خاندان۔
؎ یک سو پڑا ہے جائے رفیقانِ گلعذار
پھولے ہوئے چمن پہ خزاں آگئی ایکبار

پھول بکھرنا ۔ (ار۔ مح)
خاندان اور اولاد کی لاشیں ادھر ادھر پڑی ہونا۔
؎ زمینِ کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہیں
شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے (س)

پھول توڑنا ۔ (ار۔ روزمرہ) پھولوں کو اُجاڑ دینا۔
پھول کو پودے سے الگ کر دینا۔
؎ توڑیں انھیں، اگر پھول بھی پائیں مری بو کے
کانٹے بھی ہیں جنگل میں تو پیاسے ہیں لہو کے

پھول جھڑ جانا۔ (ار۔ مح)

اعزا، اقارب اور اولاد کا مر جانا۔

خاندان کے جوانوں کا قتل ہو جانا۔

ہ ہمدمے بھوں بیٹھے یہ کس کس کے داغ کے
افسوس پھول جھڑ گئے سب میرے باغ کے

(امام حسینؑ)

پھول جھڑنا۔ (ار۔ مح)

لہجہ بہت پیارا ہونا۔ زبان بہت شیریں ہونا۔

ہ خوشبو مہک گئی چمن کائنات میں
بولے تو پھول جھڑنے لگے بات بات میں

(لشکر حسینی کے نوجوان)

پھول جھڑنا۔ (ار۔ مح)

خوش بیانی کرنا۔

شیریں زبان ہونا۔ شیریں کلام ہونا۔

ہ پھول جھڑتے ہیں مرے منھ سے کہ انکے منھ سے
بلبلیں سامنے کھولیں مرے منقاروں کو

(س)

پھول چڑھنا۔ (ار)

نچھاور ہونا۔ صدقے ہونا

ع: ٹھہرہ وہی ہے شب پہ بستر چڑھے جو پھول

پھول چن لینا۔ (ار۔ مح)

پھول توڑ لینا۔

ہ یوں گلشن فلک سے ستارے ہوئے نہاں
چن لے چمن سے پھولوں کو جس طرح باغباں

پھول سے بو جدا ہونا۔ (ار۔ فقرہ)

جسم سے روح الگ ہونا۔ مر جانا۔

ہ کہا شہ نے نکلا جو اصغر کا دم
مرے پھول سے بو جدا ہو گئی

(س)

پھول کمھلانا۔ (استعارہ)

دھوپ اور تشنگی کے سبب پژمردہ ہونا۔

ہ کیا ہوگا جو میدان میں ہوا گرم چلے گی
یہ پھول سے کمھلائیں گے، ماں ہاتھ ملے گی

پھول کے عوض زر دینا۔

قاعدہ ہے کہ لاچار اور غریب آدمی جو کوئی تحفہ نہیں
دے سکتا تو پھولوں کا تحفہ پیش کر دیتا ہے۔ اور اسکے
کے بدلے میں سرکار سے انعام عطا ہو جاتا ہے۔

ہ بے برگ درختوں کو ثمر دیتے تھے حضرت
لاتا کوئی دو پھول تو زر دیتے تھے حضرت

پھول لٹنا۔ (ار۔ ع)

پہلے رسم تھی کہ برات میں دولھا کے اوپر تمام راستے
پھول نچھاور کیے جاتے تھے۔

ہ لٹتے ہیں پھول وادیٔ عنبر سرشت میں
دولھا برات لے کے چلا ہے بہشت میں

پھولنا۔ (ہ۔ مص)

سرسبز ہونا۔ اُگنا۔ بڑھنا۔

ہ پھولے وہ شجر جس کو ثمر دار کرے تو
جس قطرے کو چاہے در شہوار کرے تو

پھولنا پھلنا۔ (ہ۔ ار۔ ر)

پروان چڑھنا۔

ہ پھولے پھلے نہ وہ چمن روزگار میں
جھونکا چلا ہوا کے خزاں کا بہار میں

(خزاں کا بہار میں صنعت تضاد ہے)

پھولوں سے بھرا ہونا۔ (ار)

چاروں طرف پھول ہی پھول کھلے ہونا۔

ع: صحرا اسکا جو دامن تھا، وہ پھولوں سے بھرا تھا۔

پھولوں کا عرق کھینچنا۔ (ار۔ مح)
پھولوں سے عرق نکلنا۔ پھولوں کی تری کم ہونا۔
ے کسی شے کا عرق آگ کی گرمی سے نکالا جاتا ہے
یہاں، اس بیابان جنگل کی ہوائیں معطر تھیں اس
لیے اور پھولوں سے عرق کے کھینچنے کی طرف اشارہ
کیا گیا ہے۔
ے اللہ ری تب و تاب بیابانِ بلا کی
پھولوں کا عرق کھنچتا تھا گرمی سے ہوا کی

پھولوں کی ڈالی۔
وہ ٹوکری جس میں پھول سجائے گئے ہوں تا کہ کسی
بڑی بارگاہ میں پیش کر سکیں۔
میر انیس نے: پہلے مصرع میں فصاحت، دوسرے
ے مصرع میں بلاغت کی تعریف یہ کی ہے
ہر مصرعہ شاداب ہو اک پھولوں کی ڈالی
لفظوں کے بھی غنچے ہوں، اک سطر نہ خالی

پھولی ہوئی ڈالی۔ (ار)
تر و تازہ۔ سرسبز و شاداب۔
ع: پھولی ہوئی ڈالی پہ کوئی ہاتھ نہ ڈالے
یاں سب گل زہرا تھے زبانوں کو نکالے (پیاس)

پھونک کر قدم رکھنا۔ (ار۔ مح)
بہت احتیاط سے اقدام کرنا (جانا) خاموشی سے جانا۔
ے رکھتی تھی پھونک کر قدم اپنا ہوائے سرد
یہ خوف تھا کہ دامنِ گل پر پڑے نہ گرد

پھیرا۔ (ہ۔ قدیم) واپس کرنا۔ لوٹا دینا۔
ے اک در پہ بیٹھ کر ہے توکل کریم پر
اللہ کے فقیر کو پھیرا نہ چاہیے (س)

پھیرا ہو جانا۔ (ار۔ ر) کبھی کبھار آ نکلنا
ے طلب سے عار ہے اللہ کے فقیروں کو
کبھی جو ہو گیا پھیرا، صدا سنا کے چلے (س)

پھیر دینا۔ (شمشیر پھیر دینا) (ار۔ روزمرہ) چلا دینا
حلق پسر فاطمہ پہ پھیر دی شمشیر۔

پھیر کے لانا۔ (ار۔ ر)
واپس لانا۔ دوبارہ آنا۔
ع: عاشق کو مرے پھیر کے لایا مرا خدا!

پھیر لے جانا۔ (ار۔ بول چال)
واپس لے جانا۔
ے شبیر پھیر لے گئے سمجھا کے بھائی کو
عباس مستعد تھے سبھوں کی لڑائی کو

پ۔ م

پئے۔ (ف) لیے۔ واسطے۔
ے چلو کربلا بے تردد انیس
پئے کار خیر استخارہ نہیں (س)

پئے قتل۔ (ف) قتل کے لیے۔ مارنے کے واسطے۔
ع: آئے ہیں جو چھپ کر پئے قتل شہ ابرار

پئے مصاف۔ جنگ کے لیے۔
ع: ہیں تب لڑوں اگر علی آئیں پئے مصاف

پ۔ ی، ے

پیا پے۔ (ار)
جلدی جلدی۔ پہلی کے بعد پھر اور فوراً ہی پھر۔
ے گرتی تھی پیا پے جو لعینوں پہ وہ شمشیر
نیزے نہ اٹھاتے تھے سر اپنا کسی تدبیر
(صنعت ایہام)

پیارا نہ کرنا۔ عزیز نہ سمجھنا (مقولہ ہے) ذلت کی زندگی
سے عزت کی موت بہتر ہے۔
ے عزت کی جگہ جان کو پیارا نہیں کرتے
مرجاتے ہیں، پر ننگ گوارا نہیں کرتے

پیاسا چاہ کے پاس جاتا ہے (ضرب المثل)
پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔

ع چاہ پیاسے تک نہیں آتا کبھی
دوڑ کر جاتا ہے پیاسا چاہ پر (س)

(اردو مثل ہے: پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا)

پیاسا ہونا۔ (ار۔ مح)
کسی شے کی انتہائی خواہش کے موقع پر بولتے ہیں)

ع حملوں سے الٹ دینگے پرے فوج عدو کے
بھوکے ہیں یہ زخموں کے پیاسے ہیں لہو کے

پیاس بجھانا۔ (ار۔ مح)
پانی پینا

ع: گھوڑے جو آئے پیاس بجھانے کنار جو

پیاس بجھانا۔ (ار۔ ر)
پانی پلاکر تشنگی کم کرنا۔

ع بانو! مرے پیچھے نہ سکینہ کو رلانا
پانی جو میسر ہو تو پیاس اس کی بجھانا

(دمیت امام، مادر سکینہ کو)

پیاس بجھانا۔ (ار۔ ع)
پیاسے کو پانی پلانا۔

ع بجھیا کر اب کھو لیں پیاس ان کی بجھا کے
میں کانپ رہا ہوں کہ یہ بندے ہیں خدا کے

پیاس بجھانا۔ (ار۔ مح) سیراب ہونا۔

ع چلاتے تھے سقے کہ جو پیاسا ہو ادھر آئے
ٹھنڈا کرے گرمی میں جگر، پیاس بجھائے

(دونوں مصرعوں میں سقوں کی عام صدا کا جملہ نظم کیا گیا ہے)

پیاس بجھنا۔ (ار۔ مح) پانی پی لینا۔ پانی مل جانا۔

ع کہتے تھے شاہ بچوں کی کیونکر بجھے گی پیاس
دریا پہ ظالموں نے تو چوکی بٹھائی ہے (س)

پیاس سے پھنکنا۔ (ار۔ مح)
شدت تشنگی کے سبب تن بدن میں آگ سی لگی ہونا۔

ع: اینٹھی تھی زباں، پیاس سے پھنکتا تھا دل زار

پیاس کا مارا۔ (ار۔ ر)
پانی نہ ملنے کے سبب موت سے ہمکنار۔

ع یہ کہہ کے، علی اکبر مہرو کو پکارے
حسنت مرے شیر، مرے پیاس کے مارے

پیاس کا مارا۔ (ار۔ ع)
پیاس کے سبب نیم جان
تشنگی سے بیتاب۔ پیاس سے بے چین۔

ع اللہ رے کرم پیاس کے ماروں کو پلایا
دم بھر میں مسیحا نے ہزاروں کو جلایا

(صنعت مرمات النظیر)

پیاس کا مارا ہونا۔ (ار)
پانی نہ ملنے کے سبب موت آجانا۔

ع: ہے ہے مرے ارمان بھرے، پیاس کے مارے

پیاس کا مارنا۔ (ار۔ ع)
پیاس کی شدت کے سبب جان لبوں پر ہونا۔
پیاس کے سبب ادھ مرے ہو جانا۔
اے ساقی کوثر کے پسر پیاس نے مارا

پیاس مرجھا جانا۔ (ار۔ مح)
پانی نہ ملنے کے سبب کمھلا جانا۔
نیم مردہ ہو جانا۔

ع: مرجھا گیا تھا پیاس سے لیکن وہ گلعذار (علی اصغر)

پیاسے کے سامنے پانی پینا۔ (ار۔ فقرہ)
پیاسے آدمی کو مزید تشنگی ہوتی ہے

ع ظالم نے سامنے جو پیا ڈگڈگا کے آب
پیاسے تھے تین دن کے، ہوا دل کو اضطراب

پیام آجانا۔ (ار۔ ع)
آثار نمودار ہو جانا۔
حالات پیدا ہو جانا۔
ہ سہرے کے پھول بھی ابھی سوکھے نہیں ہیں آہ
جو آگیا پیام رنڈاپے کا یا الٰہ

پیچ و تاب کھانا۔ (ار۔ ع)
انتہائی غصے میں پیچ و خم کرنا۔
انتہائی غصہ کرنا۔
ہ کہنے لگا وہ تیرہ دروں کھا کے پیچ و تاب
ہاں اب خیام شہ میں پہنچنے نہ پائے آب
(تیرہ دروں : دیکھیے، ردیف)

پیچھے پڑنا۔ (ار۔ ع)
ساتھ نہ چھوڑنا۔ جان کو آجانا۔
ہر وقت تعاقب میں رہنا۔
ہ سر کیوں نہ رو رز عقد کنتا دیوے وہ بنا
اس طرح جب غریب کے پیچھے اجل پڑے (مس)

پیچھے ہٹنا۔ (تہذیب و معاشرہ)
تعظیم و تکریم کے پیش نظر، حاکم کے سامنے سے
الٹے واپس ہونا۔ اس کے سامنے پشت نہ کرنا۔
ہ کچھ سوچ کر امام دو عالم نے یہ کہا
زینب جہاں کہیں وہیں خیمہ کر دیا
پیچھے ہٹے، یہ سنتے ہی عباس باوفا

پیدا تھا۔ (ار۔ ع) ظاہر ہو رہا تھا۔ محسوس ہو رہا تھا۔
ہ پیدا تھا غم و درد و الم اس کی صدا سے
کچھ کہتی تھی گویا پسر شیر خدا سے

پیدل ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) پا پیادہ چلنا۔
پیدل ساتھ ساتھ چلنا۔
ہ گھوڑے پہ چڑھے پڑھ کے دعا سید ابرار
پیدل ہوئے ہمراہ قریں یاور و انصار

پیدا ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) ظاہر ہونا۔ اظہار ہونا۔
ہ پیدا ہے سپیدی سحر پیری کی
بے خواب سے چونک رات آخر ہے اب (ر)

پیدا ہے۔ (ار۔ روزمرہ) آتی ہے۔ نکلتی ہے
ظاہر ہو رہی ہے۔
ہ پیدا ہے صریر کلک سے یہ آواز
کر فکر سخن، زبان تر ہے جب تک (ر)

پیر زمیں گیر۔ (ندائیہ فقرہ)
زمین کا پیوند ہونے والے۔
ہ انگشت سے ہر بار یہ کہتا ہے عصا
اے پیر زمیں گیر تری جا ہے یہی (ر)

پیراہن۔ کُرتے۔ دامن۔
ہ یوسف کی طرح عطر فشاں پیرہن ان کے
مر کر وہی کپڑے ہوئے آخر کفن ان کے

پیری سے جوانی کی طرف جانا۔ (ار۔ فقرہ)
مرنے کے بعد نوجوان ہو جانا
ہ تیرا جو کرم ہو تو مثال مہ نو
پیری سے پہنچ جاؤں جوانی کی طرف (وانفسال الٰہی۔ ر)
پہلے مصرع میں مہ نو کا ذکر کیا ہے، جو اول چھوٹا سا نظر
آتا ہے اور بڑھتے بڑھتے چودھویں کا مکمل ماہتاب بن
جاتا ہے۔ انیس نے اپنے لیے یہی کہا ہے۔

پیری کا عصا۔ (استعارہ)
بڑھاپے کی ٹیک۔ سہارا
ع: پیری کا عصا تھا وہی اور گھر کا اجالا

پیری کی سپیدی سحر پیدا ہونا۔ (ار۔ فقرہ)
بڑھاپے کے آثار نمایاں ہونا۔
بڑھاپا آجانا۔
ہ پیدا ہے سپیدی سحر پیری کی
بے خواب سے چونک رات آخر ہے اب (ر)

پیش دستی کرنا۔ (ار۔ بول چال)

قبل از وقت کام کر لینا

آگے بڑھنا۔ خود اقدام کر لینا۔

س آخر اک دن یہ پاؤں ہوں گے بیکار
بہتر ہے یہی کہ پیش دستی کیجیے (ر)

پیش و پس۔ (ف)

آگے پیچھے۔ داہنے، بائیں۔

س فرما کے یہ مولا جو قریب فرس آئے
نصرت کو صفیں باندھے ملک پیش و پس آئے

پیش و پس ہونا۔ (ار)

آگے پیچھے جانا۔ اول و بعد مرنا

س یہ پیش و پس ہے منزل ہستی میں کوئی دم
تم آگے چند گام تو ہم پیچھے دو قدم

پیش نظر ہونا۔ (ار)

مقصد ہونا۔ اصل و حقیقت ہونا۔

س یاں پیش نظر رحم ہے گو بے ادبی کی
پیش آیا ہے یہ امر کرامت ہو نبی کی

پیغام دینا۔ (ار)

اشارہ بتانا۔ اندازہ دینا۔

س قوت کم شاز زور گھٹا زور جوانی
اب دیتی ہے پیغام اجل تشنہ دہانی

پیکاں۔ (ف۔ ح۔ ۵)

تیر کی انی (دیکھیے، تصویر)

ع: پیکاں تھے جسم پاک کے اندر بھرے ہوئے (س)

پیکاں کھینچنا۔ (ار۔ فقرہ)

جسم سے پیوست شدہ تیر نکالنا۔

ع: کھینچا نہ تھا پیکاں کہ پڑی فرق پہ شمشیر

پیک ہوا۔ (ف) ہوا کی تیزی

س یاں قدر نہ بجلی کی نہ کچھ پیک ہوا کی
بس خاتمہ اس پر ہے کہ قدرت ہے خدا کی (گھوڑا)

پیل دماں۔ (ف)

ہاتھی جیسی طاقت رکھنے والا

ع: پیل دماں کہیں، کہیں ضیغم، کہیں غزال

پیل زور۔ (ف)

ہاتھی جیسی قوت رکھنے والا پہلوان۔

ع: اک ایک پیل زور، تہمتن شکوہ تھا

پیمانۂ عمر بھرنا۔ (ار۔ ع)

زندگی ختم ہونا۔ موت آنا۔

س گر لاکھ برس جیے تو مرنا ہے
پیمانۂ عمر ایک دن بھرنا ہے (ر)

پیوند پہ پیوند لگے ہونا۔ (ار۔ ر)

غربت و فلاکت کی انتہا۔

لباس میں ایک پیوند میں دوسرا پیوند ہونا۔

س پیوند پہ پیوند جو ملبوس میں پائے
سر پیٹ کے ہم بھائیوں نے اشک بہائے

پیوند خاک ہو جانا۔ (ار۔ ع)

قبر میں دفن ہو جانا۔ مرجانا۔

س مٹی میں بھرنے پاتے نہ تھے جن کے پیرہن
پیوند خاک ہو گئے وہ عزت چمن

ردیف

ت

ت - الف

تاب - (ف) طاقت، سکت۔

ے سب ایک ہزار اس مرے لشکر میں ہیں اسوار
پر پیاس سے اب تاب کسی میں نہیں زنہار

تابشِ خور - (ف) آفتاب کی تپش۔

ے ہے تابشِ خور سے عرق افشاں رخِ گلفام
لب خشک ہیں پانی کا میسّر نہیں اک جام

تابعِ تقدیر - (ف۔ مرکب) تقدیر پر صابر و شاکر

ے اب عصر کا ہے وقت کرو میان میں شمشیر
یہ سنتے ہی بس تھم گیا وہ تابعِ تقدیر

تابوت - (ع)

قبر کی شبیہ، میّت کا صندوق۔

ے ہوتا ہے اٹھویں سے تو سب شہر بزمِ غم
تابوت وہاں اٹھاتا ہے کوئی، کوئی علم

تابوت - میّت۔ جنازہ۔

وہ صندوق، جس میں میّت کو دفن کے لیے لے جاتے ہیں

ے جس طرح سے میں لاشوں پہ روتی ہوں وہ اس طرح
صدقے گئی، تابوت پہ مادر کے نہ روئے (س)

تاب وتواں جانا - (ار۔ ع)

طاقت اور بل بوتہ نہ رہنا۔

ے یکدست گئی تاب وتوانِ شبیر
آپ ہاتھ سے کیا ہو جسکا بازو نہ رہا (ر)

تاب وتواں ہار جانا - (ار۔ ر)

طاقت جواب دے جانا۔

ے تاب وتواں کو حرب میں ہارا ہوا تھا وہ
تیغ زباں کے زخم کا مارا ہوا تھا وہ

تاباں رہنا - (ار)

چمکتی رہنا۔ چلتی رہنا۔

ے تاباں جنوں پہ تیغ امام غنی رہی
زیرِ زمیں بھی شیر کی چھاتی تنی رہی

(اشارہ ہے حضرت علی کی طرف)

تابوت اٹھنا - (ار) میّت نکلنا۔

ے بعد کچھ دیر کے تابوت محل سے اٹھا
شور ماتم سے قیامت ہوئی اس وقت بپا

تابوت اٹھوانا - (ار۔ ع) میّت تیار کر کے دفن کیلئے لیجانا۔

ے تابوت بھی اٹھوا نہیں سکتا پدر ان کا
کس عالمِ غربت میں ہوا ہے سفر ان کا

تابہ کجا ۔ (ف ۔ اردو میں بھی مستعمل ہے)
کہاں تک (حد سے بڑھ جانے پر بولتے ہیں)
ہ ناری ہیں یہ، حضرت سے انھیں بغض و حسد ہے
"اب تابہ کجا" صبر رحیمی کی بھی حد ہے

تابہ کمر خوں بہنا ۔ (ح ۔ مع)
انتہائی خونریز جنگ ہونا ۔ خوفناک جنگ ہونا ۔
ہ یہ معرکہ دیکھے گا وہ، زندہ جو رہیگا
خوں تا بہ کمر دار امارہ میں بہے گا

تاکمر عرق میں ڈوبا ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ)
قیامت کے دن گرمی کی شدت سے تمام مخلوق،
کمر تک پسینے میں ڈوبی ہوگی
ع سب تا بہ کمر ڈوبے ہوئے ہوں گے عرق میں

تابہ لبِ گور ۔ (ف)
مرتے وقت تک ۔ آخری دم تک ۔
ہ ممنون ہر اک تا بلب گور رہے گا
اس پانی پلانے کا بھی اک شور رہے گا
("شور رہیگا" تاریخ میں ہمیشہ کے لئے لکھا جائیگا)

تاجِ زری سے سرافراز ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
چمکنے لگنا ۔ روشن ہوجانا ۔
ہ طالع ہوا خورشید عجب جلوہ گری سے
ذرے بھی سرافراز ہوئے تاج زری سے
(سورج کی شعاعوں سے ریگستان کے ذرے چمکنے لگتے
ہیں، اس کی طرف اشارہ ہے)

تاراج ہوجانا ۔ (ار)
لٹ جانا ۔ برباد ہوجانا ۔
ع: آباد گھر حسین کا تاراج ہوگیا ۔

تاراج ہوجانا ۔ (ار ۔ مع) مسمار ہوجانا ۔ تباہ ہوجانا ۔
ہ آشوب ہے اس شہر میں اے خلق کے سرتاج
جو دین کے ستوں تھے، وہ مکاں ہوگئے تاراج

تاراج ہونا ۔ (ار)
اجڑ جانا ۔ برباد ہونا ۔ تباہ ہونا ۔
ہ دوپہر میں وہ چمن بار خزاں نے لوٹا
پتا پتا ہوا تاراج تو بوٹا بوٹا
(یہاں "تو" سے اور مراد ہے)

تارِ رگِ گل ۔ (استعارہ ۔ اضافت توصیفی)
پھول کے رگ کا تار ۔ پھول کی باریک رگ ۔
مراد: قلم ۔ پھول کا قلم درکار ہے ۔
ہ نازک بدنی کی مدح لکھنی ہے
تار رگ گل چاہیے مسطر کے لیے (ر)

تارِ نظر ۔ (ف) نگاہ کی شعاعیں ۔
ہ اللہ ری چمک علم ابوتراب کی
تار نظر بنی تھی کرن آفتاب کی

تاروں کا مقام ۔ (ار)
ارفع و اعلیٰ جگہ ۔
ہ وہ سر بلند خیمہ زنگاری امام
جیسے خدا کے عرش کے تاروں کا تھا مقام

تاروں کی چھاؤں ۔ (ار ۔ مع)
تاروں کا سایہ ۔
ہ پردہ معصوم کا ہے سایا اس جا
محبوں کے سروں پہ چھاؤں تاروں کی ہے (ر)

تاریخِ سفر ۔ رحلت کا دن ۔ مرنے کی تاریخ ۔
ہ اس عشرۂ محرم میں نہ ہوئیں گے بہن
تاریخِ سفر ہے، دہم ماہ محرم

تازہ جواں ۔ (ار)
نوجوان ۔ عنفوان شباب ۔
(مراد! بیٹا)
ہ پیری میں چھڑاتا ہے فلک تازہ جواں سے
کس فصل میں درپیش ہے فرقت تن و جاں سے

تازی ۔ (ف) گھوڑے ۔

ع: عجب اسوار تھے بے مثل، عجب تازی تھے

تازی ۔ (ت) عرب ۔

ع: شہرہ ہے تازیوں کی تواضع کا شہر شہر

تازی اڑانا ۔ (ح ۔ ع)

گھوڑے بڑھانا ۔ گھوڑے میدان میں بھگانا ۔

ع: حکم پاتا تھا کہ شیروں نے اڑائے تازی

(تازی: عربی گھوڑا)

تا سر دنبالہ ۔ (ف ۔ ترکیب)

نوک سے دستے تک

(دنبالہ: پچھلا حصہ)

ہ قبضہ تو رہا دستِ جنابِ شہ دیں میں
اور تا سر دنبالہ در آئی وہ زمیں میں (تلوار)

تاسّف ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

افسوس ۔ تکلیف ۔

ہ ہوتا ہے غریبوں کا تاسّف غربا کو
روتے ہیں یونہی اہلِ وفا اہلِ وفا کو

تاشہ ۔ (ف) دیکھیے، تصویر)

طباق جیسے مٹی یا لوہے کے برتن پر منڈھی ہوئی کھال ۔ اس کو گلے میں ڈال کر دو پتلی اور چھوٹی چھوٹی لکڑیوں سے بجاتے ہیں ۔

ہ نوبت تھی زلبس قتل امام مدنی کی
صاف آتی تھی تاشوں سے صدا سینہ زنی کی

(نوبت، دیکھیے ردیف ۔)

تال میل ۔ (ہ)

ساتھ ۔ دوستی ۔

یک جہتی (جوڑ توڑ)

ہ اس تال کو اس میل کو اس ساتھ کو دیکھو
تلوار کو کیا دیکھتے ہو، ہاتھ کو دیکھو

تالو لپکنا ۔ (ار ۔ مع)

حلق کا تالو ٹپکنا ۔ بار بار لرزنا ۔

ہ یہ ننھے ننھے دونوں ہاتھ بل کھاتے ہیں تکیوں پر
مسوڑھے ہو گئے ہیں نیلگوں، تالو لپکتا ہے

(س)

تالو میں خلش ہونا ۔ (ار ۔ ر)

اُردو میں محاورہ ہے "زبان میں کانٹے پڑ جانا" منھ میں پیاس کے سبب خشکی بڑھ جانا ۔

کانٹے سے پڑ جانا ۔

ہ تالو سے خلش ہوتی ہے کانٹوں سے زباں سے
ہم لوگ مُحِق کیا نہیں اس آبِ رواں کے

(عون و محمد کی جنگ)

تائید ہونا ۔ (ار ۔ ر)

خداوند عالم کی حمایت حاصل ہونا ۔

فضلِ الٰہی شامل ہونا ۔

ہ تھراتے تھے ہاتھ اور زباں پر تھی یہ تقریر
یہ سب تری تائید ہے اے مالک تقدیر

ت ۔ ب

تباہی میں پڑنا ۔ (ار ۔ ع)

مصائب و آلام میں گرفتار ہونا ۔

بربادی کا سامنا ہونا ۔

ہ مہلت نہیں اتنی کہ میں سائے میں کھڑا ہوں
حضرت سے جدا ہو کے تباہی میں پڑا ہوں

تبرّا ۔ (ع)

بیزاری ۔ نفرت کرنا ۔

ہ بدکار جہاں، حسنِ لیاقت سے معرّا
گردن تھی ازل سے تہِ شمشیرِ تبرّا

(پہلوان مخالف کا سراپا)

تبرّا ہونا ۔ (ار) تبرّا ہونا۔

ع: لڑنے پہ تبرّا ہے ترے او ستم آرا

تبرزین ۔ (ف)

وہ تبر، جو زین سے بندھا ہوتا ہے۔

چھوٹی کلہاڑی (دیکھیے، تصویر)

؎ چمکا تبرزیں، ملک الموت نے پکارا
لو قطع ہے اب نخل حیات ستم آرا

تبرکات ۔ (ع)

بزرگوں کا مقدس سامان۔

باعث برکات سامان۔

؎ زینب سے رو کے کہنے لگے سرور زمن
لاؤ تبرکات کا صندوق اے بہن

تبرید ۔ (ع) ٹھنڈائی۔ ٹھنڈک۔ تری۔

؎ کچھ بھوک کا شکوہ نہیں کرنے کی یہ بیمار
تبرید فقط آپ کا ہے شربت دیدار

ت ۔ پ

تپاک ۔ (ف)

گرمجوشی۔ محبت۔ ولولے

ع: ملتے ہوئے رکھتے تھے غریبوں سے جو تپاک

تپ چڑھی رہنا ۔ (ار۔ مح)

(بخار چڑھا رہنا)

خوف طاری رہنا۔

؎ مریخ لرزتا ہے تو جوہر سے اسی کے
شیروں کو چڑھی رہتی ہے تپ، ڈر سے اسی کے

تپ محرق ۔ (طبی اصطلاح)

شدید ترین بخار

جلا دینے والا بخار

ع: جیسے تپ محرق میں جواں کو عرق آئے

تپش دل ۔ (ف۔ ار)

۱۔ بیتابیٔ دل۔ مارے پیاس کے دل کی جلن۔

۲۔ دل کی بے چینی

؎ ۱۔ کیا عرض کروں، جو تپش دل سے تعب ہے
فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

ع: ۲۔ تپش دل کا تقاضا ہے کہ چل سوئے حسین

ت ۔ ت

تتُن گرد ۔

گرد و غبار کا گرداب۔ گولا۔ جوالہ

ع: جو ایک تتن گرد اٹھا دشت سے اک بار

ت ۔ ج

تجرّد پیشہ ۔ (ف) تنہا رہنے کے عادی

؎ تجرد پیشہ ہیں ہم کو عداوت ہے تعلق سے
کمر بس بہر قطع آرزو شمشیر رکھتے ہیں (س)

تجمّل ۔ (ع۔ اسم صفت) حسن و جمال۔

؎ کیا کہیے بجز نسل علی اور زباں سے
یوسف یہ تجمّل، یہ نمک لائے کہاں سے

تجویز ہونا ۔ (طبی۔ مح)

مریض کی صحت کے لیے دوا طے ہونا۔

بیماری مزمن میں دوا خوب ہوئی ہے
تجویز مرے واسطے کیا خوب ہوئی ہے

تجھے کیا کہیں گے ۔ (ار۔ ر)

تیرے اوپر لفریں کریں گے

طعنہ زن ہوں گے۔

؎ کیا تجھ کو کہیں گے، جو صفیں باندھے کھڑے ہیں
ہم ایک ہیں جانباز کہ فوجوں سے لڑے ہیں

(علی اکبر اپنے حریف پہلوان سے)

ت ۔ ح

تحریر پہ تحریر جانا ۔
متواتر احکامات جاری ہوتے رہنا ۔
ہر وقت چلی جاتی ہے تحریر پہ تحریر
شہروں سے ہے فوجوں کی طلب یا شہ دلگیر

تحصیل ۔ (ع)
ملکیت ۔ قبضہ ۔ حصول ۔
(یہاں ملکیت مراد لیا ہے)
شاہوں کو نصیب بحر و بر کی تحصیل
یارب مجھے نانِ خشک و چشم تر دے (ر)

تحمید ۔ (ع) حمد الٰہی ۔
تحمید میں جنباں تھے لب لعل گہر بار
بھر کر نفس سرد یہ فرماتے تھے ہر بار

تحیّت ۔ (ع) سلام کرنا ۔
آداب تعزیت میں ہیں مصروف صبح و شام
لب پر کبھی درود و تحیّت، کبھی سلام
(آداب تعزیت : دیکھیے جلد ۱ کی ردیف)

ت ۔ خ

تخت الٹنا ۔ (ار ۔ مح)
شوہر کا مرجانا ۔ سرتاج کا اُٹھ جانا ۔
ع: بستی اجڑ کے تخت الٹنے کا طور ہے

تخم بونا ۔ (ار ۔ ر)
(زمین میں دانا ڈالنا) بنیاد میں رکھنا ۔
کسی کام کی بنا رکھنا ۔
(مقصد) عقلمند آدمی وہ کام کرتا ہے جس کا بدلہ نیک اور اچھا ہو ۔
بوجاتے ہیں اس تخم کو دانا جو ثمر دے
غرّہ تر ایہ تجھ کو کہیں پست نہ کر دے

تخفیف ۔ (ع) کمی ۔
خادم کی لڑائی نہیں کچھ قابلِ تعریف
آقا کے کرم سے ہے بہت پیاس میں تخفیف
(امام حسینؑ اور علی اکبر)

ت ۔ د

تدبیر کا گھیرنا ۔ (ار ۔ ر)
دنیوی تفکر اور زندگی کے بکھیڑوں میں دل لگا رہنا ۔
قاتل جو چھری خشک گلے پر مرے پھیرے
خالص رہے نیّت، کوئی تدبیر نہ گھیرے

تدبیر ہونا ۔ (ار ۔ ر)
تیاری ہونا ۔ تیاری کے لئے ۔ غور و فکر ہونا ۔
ہوتی ہے مہینوں سے وہاں قتل کی تدبیر
تلواریں ہیں یا برچھیاں یا تبر و تیر

ت ۔ ذ

تذلّل ۔ (ع)
عاجزی و فروتنی کرنا ۔ دوسرے کے مقابلے میں اپنے کو حقیر سمجھنا ۔
ع: وہ تذلّل، وہ دعائیں، وہ رکوع اور وہ سجود

ت ۔ ر

تر ۔ (ف) تازہ ۔ سبز ۔ نرم ۔
آیا ادھر سے گزرا ادھر سے چلا تبر
دو ہو گیا عمود بھی مثلِ خیار تر
(تبر ۔ دیکھیے ، تصویر)

تر کر دینا ۔ (ار) پسینہ پسینہ کر دینا ۔
تاتل کیا جو مصحف ناطق کے لال نے
تر کر دیا اُسے عرق انفعال نے

ترارے ۔ (ار) کود۔ پھاند۔ چلنا۔ تیزی۔

ع : گھوڑے بھی تراروں میں کچھ آگے تھے ہوا سے

ترتیب فوج یزید ۔

س گھوڑوں پہ گرد و پیش رئیسان شام تھے
زریں کمر جلو میں کئی سو غلام تھے

ترحّم ۔ (ع) رحم۔ احسان۔

ع : لازم ہے ترحّم کہ یہ محتاج کفن ہے
(زمین سے مخاطبہ)

ترسنا ۔ (ار۔ روزمرہ)

تڑپنا۔ (پیاسا رہنا)
طلب کے باوجود میسّر نہ آنا۔

س پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسین
یوں کبھی پانی کو نہ ترسا ہوگا (ر)

ترسنا ۔ (ار۔ روزمرہ) اشتیاق میں بے چین ہونا۔ انتہائی آرزو کے باوجود تڑپنا۔

س ۱۔ جو نازوں کی پالی، کہ ہو نازک گل ترسے
گرمی میں وہ یوں سرد ہوا کیلئے ترسے

س ۲۔ دنیا میں ترستے رہے وہ آب رواں کو
جن ہونٹوں نے چوسا تھا محمدؐ کی زباں کو

ترصیع ۔ (اصطلاح علم بیان)

مقفّیٰ نظم۔ فصیح و بلیغ اشعار نظم کرنا۔
شیریں الفاظ میں نظم لکھنا۔

س قربان صنعت نظم آفریدگار
ہے ہر ورق پہ صنعت ترصیع آشکار

ترقی ۔ (ع۔ مونث) آگے بڑھنا۔ بلندی پہ پہنچنا۔

ع : لشکر کی ترقی کو تنزل ہوا رن میں

ترکتاز ۔ (ف) حملہ۔ ہلّہ۔ دوڑ دھوپ (ملوک سپاہی)

س ہاں، اے کمیت خامۂ مشکیں طراز بس
یہ شوخیاں، یہ چابکی و ترکتاز بس

ترک مروّت نہ ہونا ۔ (ار۔ بول چال)

مروّت اور ہمدردی کے خلاف نہ ہونا۔

س کافر ہیں یہ، کچھ ترک مروّت نہیں اس میں
خادم بھی لڑا گر تو قباحت نہیں اس میں

ترنگ (ہ) ولولہ۔ جوش۔

س برسے نہ اس ترنگ سے بادل اساڑھ کے
قربان ذوالفقار، تری گھاٹ باڑھ کے

تری ماں ترے ماتم میں بیٹھے ۔ (بددعا۔ کوسنا)

تو مر جائے، اور تری ماں تجھے روئے۔
تری ماں تیرے مرنے پر سوگ کرے۔

س کچھ کہنے پہ تھا حرؑ کہ بولے شہ ذیشاں
کیا کہتا ہے بیٹھے ترے ماتم میں تری ماں

ت ۔ ڑ

تڑپ کر رونا ۔ (ار۔ بول چال)

بیقرار ہو کر آہ و زاری کرنا۔

ع : یہ کیا ہے، جو روتے ہیں تڑپ کر شہ ابرار

تڑپ کے رہ جانا ۔ (ار۔ ع)

یک لخت دم نکل جانا۔
اپنی جگہ سے ہل نہ سکنا۔

ع : جس پر پڑی تڑپ کے وہ توسن پہ رہ گیا

تڑپتا پھرنا ۔ (ار۔ بول چال)

بے چین اور بیتاب ہو کر ادھر اُدھر کودنا پھاندنا۔
(گھوڑے کے متعلق)

ع : پھرتا تھا تڑپتا ہوا ہر سو دم ناورد

ت ۔ ز

تزویر ۔ (ع) دھوکہ۔ دغا۔ فریب۔

س مکّار ہے بیدیں ہے جفا جو ہے وہ بے پیر
ہر امر میں ہے کید ہر اک بات میں تزویر (مکالمہ)

ت - س

تسبیح اشک - (استعارہ)

آنسوؤں کی لڑیاں۔

قطار اندر قطار آنسو۔

ع خواہش نہیں کچھ اور شہ خاص و عام کو
تسبیح اشک چاہیے، نذرِ امام کو

تسبیح فاطمہ - (ف، ترکیب)

دیکھیے، تلمیح۔

ع تسبیح فاطمہ کو ابھی پڑھتے تھے امام
بڑھ بڑھ کے جو لگانے لگے تیر اہلِ شام

تسکین ہونا - (ار - روزمرہ)

سکون و آرام پہنچنا۔
تسلی و تشفی ہونا۔

ع دم بھر بھی جو شکل اس کی نظر آئے گی مولا
تسکیں تو کچھ قلب کو ہو جائے گی مولا

تسلّی کا سخن کہنا - (ار - بول چال)

دلاسا دینا - سمجھانا۔

ع خواہر سے تسلّی کا سخن یاس میں کہہ کر
دریا پہ گئے واں سے ٹہلتے ہوئے سرور

ت - ش

تشبیہ مبتذل - (ف - مرکب)

خراب مثال - گری ہوئی مثال۔

وہ مثال جو برابری نہ کر سکے۔

ع قرباں کمان ابروے مولا پہ جان و دل
گر ماہ نو کہیں تو ہے تشبیہ مبتذل

تشکیکِ غلط - (ع)

خواہ مخواہ کا وہم، مشکوک خیال، وہم و گمان۔

ع کچھ شبہ و تشکیکِ غلط اس پہ نہیں ہے
اس ڈھال کے سو ٹکڑے ہیں، خطا اس پہ نہیں ہے

تشکیک ہونا - (ار - ع)

(نیز منطقی اصطلاح) شک و شبہ ہونا۔
فرق ہونا - تفریق ہونا - اونچ نیچ ہونا۔

ع کچھ شبہ نہ اس میں ہے، نہ تشکیک ہے مولا
جو کہتا ہے رو رو وہ خبر ٹھیک ہے مولا

تشنۂ خوں - (ف)

خون کے پیاسے - اردو محاورہ ہے۔
قتل کرنے کے متمنی۔

ع شہ نے کہا کہ تشنۂ خوں ہیں مرے عدو
راضی ہوں، اہلِ ظلم بہا دیں مرا لہو
(امام حسین)

تشنۂ خوں - (ف)

خون کا پیاسا - خون بہانے کا خواہشمند۔

ع وہ کہتے تھے پانی کا تو کوثر نہیں ہے
ہے تشنۂ خوں آپ کی، شمشیر ہماری (س)

تشنہ دہانی - (ف) پیاس، تشنگی۔

ع شہ کی یاد آتی ہے جب تشنہ دہانی مجھکو
زہر ہو جاتا ہے اے مجرئی پانی مجھکو (س)

تشنہ دہانی بجھانا - (ار - ع)

تشنہ دہانی - ف، بجھانا - اردو
پیاس بجھانا - پانی پینا

ع آ، اے خرد نیدار، بجھا تشنہ دہانی

تشنہ دہانی بجھنا - (ار - ع)

سیراب ہونا - پیاس بجھنا - پیاس کی تکلیف و اذیت جاتی رہنا۔

ع جاں آگئی جس وقت بجھی تشنہ دہانی
گویا کہ ملا مرتے ہوئے دھانوں کو پانی

تشنہ دہانی بجھنا۔ (ار)
ہ پیاسے ہی سدھارے، نہ بجھی تشنہ دہانی
سر کاٹ کے سینے سے اٹھا ظلم کا بانی

تشنہ دہانی سہنا۔ (ار۔ فقرہ)
پیاس کی ایذا برداشت کرنا۔ پیاسا رہنا۔
ہ واقف نہیں تو اس سے، یہ ہے راز نہانی
سہنی ہے ہمیں بھی کئی دن تشنہ دہانی

تشنہ کام۔ (ف) پیاسا۔
ہ غریب و بیکس و مظلوم و تشنہ کام و شہید
ملے ہیں خلق میں سر دے کے یہ خطاب مجھے (س)

تشنہ کامی۔ (حرف۔ اُردو میں مستعمل)
زبان اور تالو کا خشک ہونا۔ پیاس۔
ہ جب ذکر تشنہ کامی اصغر کے ہوتے ہیں
کرتوں سے منہ کو ڈھانپ کے بچے بھی روتے ہیں

تشنہ گلو۔ (ف۔ ترکیب) پیاسا۔
ہ کپڑے ہوئے سب سرخ شہ تشنہ گلو کے
ہر زخم سے چھٹنے لگے فوارے لہو کے

تشویش میں گھلا جانا۔ (ار۔ مح)
فکر اور رنج و کلفت میں کمزور ہوتے جانا
ہ منزل پہ بھی کچھ نوش نہ فرماتے تھے شبیر
تشویش تھی ایسی کہ گھلے جاتے تھے شبیر

تشہیر کرنا۔ (ار)
بے عزت کرنا۔ بے پردہ بازاروں میں پھرانا۔
ع: ننگے سر اونٹوں پہ ہم کو کیا تشہیر حسین (س)

تشہیر کرنا۔
رسوائی کرنا۔ بدی کے ساتھ شہرت دینا۔
ع: پر لاش نہ تم کیجیو تشہیر ہماری
(س)

ت۔ص

تصویر اجل کھینچنا۔ (ار)
ہر ایک کو اس کی موت دکھائی دینے لگنا۔
ع تصویر اجل برق شرر بار نے کھینچی
(برق شرر بار استعارہ تلوار سے)

تصویر الم۔ (ف۔ مضاف مضاف الیہ)
غم و اندوہ کی تصویر۔
صدمے اور غم و اندوہ کے سبب چپ لگ جانا۔
خاموشی چھا جانا۔
ہ غم چھا گیا راحت دل، عالم سے ہوئی دور
تصویر الم بن گئی جنت میں ہر اک حور

تصویر دکھانا۔
ہ اجلال حسن، شوکت شبیر دکھاؤ
تن تن کے یداللہ کی تصویر دکھاؤ
(جناب زینب کا بیٹوں سے تخاطب)

تصویر سی کھڑی ہونا۔ (ار)
خاموش، ساکت کھڑی ہونا۔
ہ تصویر سی پاس آپ کے حیرت میں کھڑی ہے
تنہا علی اکبر کی مرے لاش پڑی ہے

تصویر محمدؐ۔ مراد علی اکبر۔ ہمشبیہ پیغمبرؐ آپ کا لقب تھا۔
ہ مارا اکبر کو تو کہتا تھا یہی ابن نمیر
آج تصویر محمدؐ کو مٹایا میں نے (س)

ت۔ط

تطہیر۔ (ع۔ آیۂ قرآنی)
(دیکھیے، تلمیح۔ ص)
خدا نے آیۂ تطہیر جن کو بھیجا تھا
وہ پردہ دار سر دل پہ ردا نہیں رکھتے (س)

ت - ظ

تظلّم - (ع) ظلم و ستم کے سبب فریاد و زاری کرنا۔

ہر گھر میں ہے اک شورِ تظلم کئی دن سے
منہ ڈھانپے ہوئے روتے ہیں مرزم کئی دن سے

تظلم - (ع) ظلم و جور

مضطر ہیں ملک شورِ تظلّم ہے فلک پر
آہِ دلِ زہرا سے تلاطم ہے فلک پر

تظلّم - (ع)

مضطر ہیں ملک شورِ تظلّم ہے فلک پر
آہِ دلِ زہرا سے تلاطم ہے فلک پر

ت - ع

تعالُ تعالْ - (ع)

اعلا و ارفع - بزرگ و برتر۔

بہشت دیگا خدا خود انھیں تعال تعال
علی کے در کو جو رحمت کا باب سمجھے ہیں (س)

تعَبْ (ع) تکلیف۔

مصرع: گرمی میں سالویں سے ہوئی شدت تعَبْ

تعَبْ - (ع)

(جمع کے معنی ہیں) تکالیف۔

دو دن سے اٹھائے ہیں تعَب تشنہ لبی کے
یہ تیسرا فاقہ ہے نواسے پہ نبی کے

تعب ہونا - (ار)

تھکن ہونا - ماندگی ہونا - تکلیف و ایذا ہونا۔

کیا عرض کروں، جو تپش دل سے تعب ہے
نیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

تعدّی - (ع) سختی ظلم۔

مصرع: بیکس پہ یہ ستم یہ تعدّی ہے یہ جفا

تعداد نگار - (ف) بیحد شمار کرنیوالا۔

لاکھوں میں بھی تعداد نگار اس کا نہ ہوگا
بے روزِ حساب آئے، شمار اس کا نہ ہوگا

تعزیر - (ع) سزا

تقصیر وار ہے، یہ غلام سیاہ کار
تعزیر میں ہے بندے کی، آقا کو اختیار (حُر)

تعزیہ خانہ - (ف)

وہ گھر، یا جگہ جہاں محرم چہلم میں تعزیہ رکھا جاتا ہو، اسے امام باڑہ کہتے ہیں۔

جس وقت فلک پر ہو عیاں ماہِ محرم
ہر تعزیہ خانے میں بپا ہو مرا ماتم

تعزیر دینا - (ار، مح)

سزا دینا - عذاب ڈالنا۔

تعزیر دے، یا عفو کر، اے ربِ کریم
مملوک پر اختیار، مالک کا ہے

(خدا خود مختار ہے۔ ر)

تعقیب - (ع) نماز کے بعد سنت نمازیں۔

تعقیب فرضِ صبح ابھی پڑھ رہے تھے شاہ
جو تیر آئے رن سے کسی سوئے خیمہ گاہ

تعقید - (ع) پیچیدہ (دیکھیے۔ تلمیح)

تعقید سر بسر ہے فصاحت کے برخلاف
باریک اس فن کی ہیں راہیں، خطا معاف

تعلّی - (ع۔ علم بدیع) غلو۔ مباحثہ۔

اغراق ہے یاں کچھ نہ تعلّی شعرا کی
کافی ہے یہ تعریف کہ قدرت ہے خدا کی

ت - غ

تغیر ہونا - (ع) بدلا ہونا۔ بدلی ہوئی ہونا۔ رنگ غیر ہونا۔

مصرع: حالت ہے بہت پیاس سے تغیر ہماری (س)

تغیری و بحالی۔ دنیا کی پیچ اور نیچ۔ تکالیف اور آرام

ے جاری ہے سدا حکم تغیری و بحالی
موہوم ہے جاہ و حشم ملکی و مالی
(من جانب اللہ)

ت۔ ف

تفتیدہ جگر۔ (استعارہ)

غمزدہ۔ جگر جلا۔ مصیبت زدہ۔
(دھوپ سے جلا ہوا کلیجہ)

ے اشک آنکھوں سے ٹپکتے نہیں، تفتیدہ جگر ہوں
تو رحم کر اے خالق اکبر کہ بشر ہوں

تفحص۔ (ع) تلاش۔ تحقیق۔ جستجو۔

مراد: دریافت

ع: ایک ایک سے کرتے تھے تفحص یہی ہر بار

تفرّج۔ (ع) خوش حالی۔ آسودگی۔

(مجازاً) سیر و تماشا

ے قوی ہے ضعف، تفرّج کجا، خرام کجا
دو منزلہ کیا گر دو قدم مکاں سے چلے (س)

تفرقہ پرداز۔ (ف) فسادی۔ مفسد۔

آپس میں لڑنے والا۔

ع: اٹھا پھر کبھی، جو تفرقہ پرداز گرا

تفرقہ پڑ جانا۔ (ار)

باپ بیٹے کا الگ ہو جانا۔

ے مالک سے بھرے گھر کے اجڑ جانے کو پوچھو
گھر والوں سے اس تفرقہ پڑ جانے کو پوچھو (مراد: بیٹا)

تف ہے دنیا پر۔ (فی تیہ)

لعنت ہے اس دنیا پر۔ اظہار نفرت کا جملہ۔

ے فرزند ابوتراب، محتاج لحد
تف اس دنیا پر، خاک اس دنیا پر (ر)

ت۔ ق

تقدیر جاگ کر سو جانا۔ (ار۔ بول چال)

خوش قسمتی کے بعد بدبختی آجانا۔

ے وہ کہتی تھی جاگ کے تقدیر سو گئی
بی بی نہ بچھڑو ہاتھ کہ میں رانڈ ہو گئی

تقدیر سو جانا۔ (ار۔ ع)

بدبختی آجانا۔ تقدیر خراب ہو جانا۔

ے کبریٰ نے کہا بیاہ کے دن رانڈ ہوئے ہم
کیا سو گئی اے صاحبو! تقدیر ہماری (س)

تقدیر کا پیچ۔ (ار) بدقسمتی۔ بدبختی۔

ے کل تک تو مرے حال پریشاں پہ نظر تھی
تقدیر کے اس پیچ کی مجھ کو نہ خبر تھی

تقدیر کا لانا۔ (ار۔ بول چال)

من جانب اللہ پہنچ جانا۔
قسمت کا لے آنا۔ مقدر کا کھینچ لانا۔

ے پائی نہ کہیں شب کو جگہ امن و اماں کی
لائی وہیں تقدیر کہ تھی خاک جہاں کی

تقریر کا رشتہ۔ (ار۔ استعارہ)

(مراد) نظم کا ہار۔ نظم۔ اشعار

ے آتی ہے ثنا کے دُرِ دنداں جو زباں پر
تقریر کے رشتے میں پروتا ہوں میں گوہر

دُر۔ دنداں۔ رشتہ۔ گوہر
(صنعت مراعات النظیر)

تقصیروار ہونا۔ (ار)

خطاوار ہونا۔ گناہگار ہونا۔

ے بولی نہ تھی حجاب سے تقصیروار ہوں
اب حکم ہو تو لاش پہ اٹھ کر سوار ہوں

تقلیلِ غذا۔ (ع + ف مرکب)

قلتِ غذا، بھوک۔ کھانا نہ ملنا۔

ہ تقلیلِ غذا، قید کا دکھ، باپ کا ماتم
گھل گھل کے برس دن میں عجب ہوگیا عالم

ت۔ک

تکان۔ (ف)

۱۔ تھکن۔

۲۔ گھوڑے کو باگ کھینچ کر چلانا۔

ہ تڑپاتا تھا جو گھوڑے کو صدمہ تکان کا
غل تھا کہ دم نکلتا ہے کڑیل جوان کا

تکان۔ (ف) ضرب۔ چوٹ۔

ہ اڑ کر گری زمین پہ سناں اس تکان سے
گرتا ہے جیسے شیر شہاب آسمان سے

تکان دینا۔ (ف۔ مح)

حریف کو مارنے کے لیے نیزہ ہلانا۔

مص: بھالے کی نوک جھونک نئی تھی، نئی تکان

تکانیں۔ (تکان) (ار۔ جمع)

تھکن۔ تکلیف۔ تھکاوٹ۔

ہ جنگل کی مصیبت، وہ سواری کی تکانیں
آ پہنچی تھیں ہونٹوں پہ نبی زادوں کی جانیں

تکرار کرنا۔ (ار۔ ر) بحث کرنا۔ سوال و جواب کرنا۔

ہ شاہوں سے غلاموں نے کبھی کی ہے بھی تکرار
مالک ہیں، جسے چاہیں، علم دیں شہ ابرار
(عون و محمد)

تکلّم کی تاب نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

بولنے کی طاقت نہ ہونا۔ حلق خشک ہو جانے کے سبب بول نہ سکنا

ہ سب کچھ مرے لشکر میں ہے، پر آب نہیں ہے
پیاسا ہوں، تکلّم کی مجھے تاب نہیں ہے

تکلیف نہ سہنا۔ (ار۔ مح)

آرام اٹھانا۔ آرام پانا۔

ہ جا خوب ہے، جیواں کبھی نہ تکلیف سہیں گے
رہ جائے گا دن کم تو یہیں آج رہیں گے

تکیہ نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

سہارا نہ ہونا۔ مکمل طور پر بھروسہ۔

ہ تکیہ نہ برادر پہ مجھے تھا نہ پسر پہ
کچھ غم نہیں، اللہ تو موجود ہے سر پہ

تکیہ ہونا۔ (ار۔ ر)

بھروسہ ہونا۔ سہارا ہونا۔

ہ مسند پہ ناز ہے، نہ شہ متکار پہ ہے
ہر حال میں فقیر کو تکیہ خدا پہ ہے

ت۔گ

تگاور۔ (ف) تیز رفتار گھوڑا۔

ہ کافر نے رجز پڑھ کے تگاور کو نکالا
اکبر بھی بڑھے، چلنے لگا بھالے پہ بھالا

تگاور۔ (ف)

تیز رفتار گھوڑا۔ (روحِ انیس ص ۱۷۲)

ہ قربان اس تگاور ضیغم شکار کے
پامال کردے شیر کو ٹاپوں کی مار کے

تگرگ بار۔ (ف)

اولے برسانے والا۔

ہ یوں تن سے سر گراتی تھی شمشیر آبدار
جیسے برگ سحاب کبھی ہو تگرگ بار

تگ و دو۔ (ف)

کوشش۔ بھاگ دوڑ۔ حملے۔ مار دھاڑ۔

ہ دونوں طرف ہوئی تگ و دو کارزار میں
یہ گرد اڑی کہ چھپ گیا گردوں غبار میں

تگ و دَو۔ (ف)

کود پھاند کے ساتھ بھاگنا۔ کودنا۔ پھاندنا۔

ے گرد اڑنے نہ پائے زبسوں کی تگ و دَو میں
سر کھولے ہوئے فاطمہ زہرا ہے جلو میں

تگ و دو کرنا۔ (ار۔ ر)

۱۔ کوشش کرنا۔ جانفشانی کرنا۔

۲۔ (گھوڑے کے لیے) بھاگ دوڑ کرنا۔ اچھلنا کودنا۔ اِدھر اُدھر جست لگا کر نکلنا۔

ے دامن سے لگ کے ہاتھ الجھتا تھا دم بدم
کرتا تھا جا بجا تگ و دَو اسپ خوش قدم

ت۔ ل

تل دھرنے کی جگہ نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

ہر جگہ بھری ہونا۔

ے تل دھرنے کی نہ جا تھی شہیدوں کے جسم پر
تھے زخم تن دتیر سے پیکر بھرے ہوئے (س)

تُلا ہونا۔ (ار۔ مح)

تیار ہونا۔ اٹل ہونا۔

ے نسل علی ہیں جنگ و جدل پر تُلے ہوئے
دونوں کے نیمچوں کے ہیں ڈورے کھُلے ہوئے

تل دھرنے کی جا نہ ملنا۔ (ار۔ مح)

کہیں جگہ نہ ہونا۔ معمور ہونا۔ مجمع بھرا ہونا۔
انتہائی ہجوم ہونا۔

ے امید کسے تھی بزم کے بھرنے کی
اللہ جزا دے اس کرم کے کرنے کی
آنکھوں کو کہاں کہاں بچھاؤں میں انیسؔ
ملتی نہیں جا بزم میں تل دھرنے کی (رباعی)
(تاریخی رباعی)

تلاطم۔ (ع)

(مجازاً) جوش۔ تموج۔ ٹھاٹھیں مارنا۔

ع: بحرِ مواج فصاحت کا تلاطم کر دوں

تلاطم۔ (ع)

دریا کی موجوں کا باہم تھپیڑے کھانا
آپس میں ایک دوسرے کے تھپیڑ مارنا
قیامت خیز لڑائی۔ انتہائی جنگ ہونا۔ قتل و غارتگری ہونا۔

ے لشکر میں تلاطم تھا، غضب چلتی تھی تلوار
بیتاب تھے یاں زینب ناشاد کے دلدار

تلاطم ہونا۔ (ار۔ مح)

نفسا نفسی ہونا۔
طوفان برپا ہونا۔

ے کچھ رہ گئے، کچھ ہوئے راہ میں رہوار
پیاسوں میں تلاطم ہے عجب یا شہ ابرار

تلخی۔ (ار)

مجازاً: تنگدستی۔ عُسرت

ع: تلخی میں بھی جینے کی حلاوت ہے پسر سے
(تلخی و حلاوت میں صنعت تضاد ہے)

تلخی۔ (ار۔ روزمرہ)

بدمزگی۔ بے لطفی۔ بے چینی۔ پریشانی۔
زباں داں لوگ اب بھی بولتے ہیں۔

ے بانو، غم صغرا میں کہا کرتی ہے دن رات
تلخی میں بسر ہوتی ہے مولا مری اوقات

تلخی اجل کا ذائقہ چکھنا۔ (ار۔ بول چال)

موت آنا۔

ے زندہ ہے اگر آج، بھروسا نہیں کل کا
چکھے گا ہر اک ذائقہ، تلخی اجل کا

تلخی زمانہ - (ار۔ بول چال)

دنیا کی سختیاں۔ پریشانیاں۔

۵ انیس کے لیے ہے زمانے کی تلخی
بڑے رنج شیریں زباں کھینچتے ہیں

تلک - (کلمہ) تک۔ انتہا۔ حد۔

آجکل متروک سمجھا جاتا ہے۔

میر انیس کا یہ سلام، ۲۷ اشعار کا اسی ردیف میں ہے۔

۵ شہ کو ستایا پھر آئی امداد نے یاں تلک
زہرا و اہل بیت گئی لا مکاں تلک (س)

تلک - (ار۔ کلمہ)

ابھی

:- حد و انتہا کے معنی ہیں

۵ ۱- کہتے تھے شہ حرم سے کہ اس طرح رو دیو
باہر کوئی سنے نہ صدائے فغاں تلک۔

۵ ۲- شبیر کو نہ چین ملا بعد قتل بھی
پنجوں سے ہاتھ کاٹ گیا ساربان تلک

تلک - (ار۔ حرف ربط)

کو۔ کی۔

۵ سجاد مقتل شہدا پر یہ کہتے تھے
آئی نہ کیسے اجل اس ناتواں تلک (س)

تلف ہونا - (ار) مارا جانا۔ شہید ہونا۔ ہاتھ سے جانا۔

ع: ۱ زہر ستم سے ایک برادر ہوا تلف
۲ تیروں سے ایک بھائی کا سینہ ہوا ہدف
۱ بڑے بھائی "امام حسن"
۲ چھوٹے بھائی "امام حسین"

تلف ہونا - (ار) کھو جانا۔ مٹ جانا۔

۵ کچھ مال و زر نہیں کہ تلف کا ہو جس کے ڈر
یکساں ہے جو وطن کے لیے شہر و دشت بر (زمین کربلا)

تلوار پکڑنا - (ج۔ مع)

تلوار سے لڑنا۔ تلوار تولنا۔

تلوار سے لڑنے کے لیے تیار ہونا۔

تلوار چلانا۔

۵ تلوار پہ بجھ کر جو لعینوں جھکیں گے
رو کیں گے جو آقا بھی تو پھر ہم نہ رکیں گے

تلوار چل جانا - (ف۔ مع)

جنگ چھڑ جانا۔

۵ آغوش میں پھپھی کی سکینہ دہل گئی
غل پڑ گیا کہ گھاٹ پہ تلوار چل گئی

تلوار چلنا - (ار۔ مع)

بربادی آنا۔ مار پڑنا۔ خزاں آ جانا۔ چھپ جانا۔

۵ اک دم میں بہار اور ہوئی باغ جہاں کی
تلوار چلی گلشن انجم پہ خزاں کی
(ستارے چھپ گئے)

تلوار چلنا - (ار) لڑائی ہونا۔ جنگ ہونا۔

ع: چلتی حرم حضرت معبود میں تلوار

تلوار چمکانا - (ار)

تلوار ہوا میں ہلانا۔

۵ یہ سنتے ہی سقا کے بھائی کو سنبھالا
تلوار کو چمکا کے بڑھے سید والا

تلوار کا منہ - (استعارہ)

تلوار کی تیزی۔ باڑھ۔

۵ تلوار کا منہ ایسا کہ فولاد کو کھالے
نیزہ وہ کہ مرحب کو جو مرکب پہ اٹھالے

تلوار کھینچنا - (ار۔ مع)

جنگ ہونا۔ میدان جنگ میں تلوار چلنا۔

۵ شیروں کے یہ ہیں کام، کھنچے جب گھڑی تلوار
رکھ دیویں گلا، بڑھ کے تہ خنجر خونخوار

تلواروں کے مارے۔ (ار۔ ر)

تلواریں مارتے مارتے۔

ہ نوشاہ کی ہمشیر کے بیٹے گئے مارے
ٹکڑے کیا معصوموں کو تلواروں کے مارے
(عون و محمد)

تلواروں میں جانا۔

جہاں لڑائی ہو رہی ہو، وہاں جانا۔

میدان جنگ میں جانا۔

ع: تلواروں میں عباس دلاور بھی نہ جائیں
(جناب زینب)

تلواروں میں سجدے کرنا۔ (ار)

میدان جنگ میں چاروں طرف سے تلوار کے حملے ہونے کے باوجود، نماز ادا کرنا۔

ہ زاہد ایسے تھے کہ ممتاز تھے ابراروں میں
عابد ایسے تھے کہ سجدے کیے تلواروں میں

تلواریں چرخ پر چڑھنا۔ (ار۔ ع)

تلواروں پر باڑھ رکھی جانا۔

ہ شکل ہلال چڑھتی تھیں تلواریں چرخ پر
نیزے بھی تیز ہوتے تھے اور خنجر و تبر

تلواریں عاری ہونا۔ (ار)

۱- شرمندہ

۲- آری (الف سے) مثل آری کے دندانے دار۔ حقیقتاً۔ یہاں "الف سے" آری ہی برمحل اور مناسب ہے

ہ تلواریں جو عاری ہیں تو بے آب ستائیں
بیکار کمیں میں ہیں، کمینوں کی کمانیں
(صنعت تجنیس لفظی : کمیں کمینوں کمانیں)

ت - م

ع: تم آگے چند گام ہو تو ہم پیچھے چند دو قدم
تم کچھ دیر پہلے شہادت پاؤ گے اور ہم تمہارے کچھ دیر بعد۔

تم سا۔ (ار) تمہاری برابر۔

ہ خارس ہے تم سا کون ہے چرخ عنبری
دکھلا رہے ہو صاحب دلدل کی ہمسری

تم کو کیا۔ (ار۔ ر)

تمہیں کیا فائدہ۔ تمہیں کیا غرض۔

ہ پھر تم کو کیا، بزرگ تھے گو فخر روزگار
زیبا نہیں ہے وصف اضافی پہ افتخار

تم کہ ہم۔ (ار۔ ار۔ زبان)

تم یا ہم۔ نہ تم تھے یا ہم تھے۔

ع: کیوں، غزوۂ حنین میں بھاگے تھے تم کہ ہم

تمازت۔ (ع۔ صفت)

تیزی۔ تپش۔

ہ گو حشر میں مہر کی تمازت ہوگی
پر شہ کے عزاداروں کو راحت ہوگی (ر)

تمازت۔ (ع)

ع: گرمی کی ہے یہ فصل تمازت کے ہیں یہ دن

تماشا دیکھنا۔ (ار۔ ر)

جنگ کا رنگ ڈھنگ دیکھنا۔

لڑائی کا معائنہ کرنا۔

ہ آقا کے آگے لطف ہے تیغ آزمائی کا
آج آپ دیکھیے گا تماشا لڑائی کا

تماشہ دیکھنا۔ (ہونا) (ار۔ ع)

محض تفریح کی نظر سے دیکھنا، دکھانا۔

کہتی تھی عفت شام میں، بازار میں چلو
زہرا کی بیٹیوں کا تماشا نہ چاہیے (س)

تمازت۔ (ع)

تیزی۔ تپش۔

ہ نو جوں کے برابر جو شہ حجاز بر آئے
اللہ ری تمازت کہ پسینے میں تر آئے

تمام ہونا۔ (ار۔ ر)

مرجانا۔ شہید ہوجانا۔

ﮦ سر پامال کر کے فوج کو جب وہ ہوئے تمام

روشن کیا چراغ حسن نے تب اپنا نام

(مونس محمد اور قاسم)

تمام ہونا۔ (ار۔ ر)

ﮦ آئی صدا یہ نہر کی جانب سے ایک بار

آقا، تمام ہوتا ہے یہ عبد جاں نثار

تمثال۔ (ع) مثل۔ مانند۔

ﮦ ہے گلشن فردوس کا اس غم سے برا حال

پژمردہ ہیں گل باغ خزاں دیدہ کی تمثال

تمثال۔ (ع)

ع: بیتاب ہیں سب ماہی بے آب کی تمثال

تمثال۔ (ع)

ع: ہر بار چمک برق کی تمثال دکھائی

تمثال۔ (ع)

ع: پژمردہ ہیں گل، باغ خزاں دیدہ کی تمثال

تمہاری بلا مجھے لگے۔ (عو۔ دعا)

جو آفت آپ کے اوپر آئی ہے وہ مجھ پر آجائے

ﮦ چھاتی سے تب لپٹ کے یہ بولی وہ دلربا

میں صدقے جاؤں مجھ کو تمہاری لگے بلا

تمیز حق و باطل۔ اچھے برے کی سمجھ

ﮦ ناداں ہے تمیز حق و باطل نہیں رکھتا

تو اتنے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا

ت۔ن

تن پاش پاش۔ (ف) ٹکڑے ٹکڑے جسم۔

ﮦ وارث نہ کوئی ہوویگا سید کی لاش کا

لوٹو نگا سب لباس تن پاش پاش کا (رشید لام حسینا)

تن پر کھلے ہونا۔ (ار)

جسم پر بھلے لگنا۔ بدن پر اچھے معلوم ہونا۔

ﮦ ہتھیار جو باندھے تھے، تو کیا تن پہ کھلے تھے

سب نیمچے تولے ہوئے مرنے پہ تلے تھے

(صنعت تجنیس)

تن پھنکنا۔ (ار۔ ر)

جسم میں آگ سی لگی ہونا۔

ﮦ بولا سپر کو فرق پہ رکھ کر وہ پرغرور

پھنکتا ہے تن، یہ دھوپ ہے، یہ پیاس کا فتور

تن کا ہوش نہ ہونا۔ (ار۔ ر)

آپ کی خبر نہ ہونا۔ اپنی سُدھ بدھ نہ ہونا۔

ﮦ ہلچل میں یہ صف گرتی تھی جب صف پہ ادھر کی

نہ ہوش تھا تن کا، نہ خبر تیغ و سپر کی

تن محرور۔ (ف۔ ع۔ ترکیب)

بخار زدہ جسم۔ گرم جسم۔

حرارت زدہ بدن۔

ﮦ تن محرور پر ہاتھ اپنا زینب رکھ نہیں سکتی

تپ غم سے بدن سجاد کا ایسا دہکتا ہے (س)

تن میں تھرتھری ہونا۔ (ار۔ ر)

خوف یا غصے یا رنج سے جسم کانپنے لگنا۔

ﮦ اک آہ سرد زوجۂ عباس نے بھری

صدمے سے رنگ زرد تھا اور تن میں تھرتھری

تن و توش۔ (ف) موٹا تازہ جسم۔

ع: ہے دیکھنے کا یہ تن و توش اور زبوں شعار

تن و توش۔ (ف)

جثہ۔ جسم۔ فربہ تن

ﮦ تلوار اجل بن کے زرہ پوش پہ آئی

آفت کمر و صدر و تن و توش پہ آئی

(زرہ پوش: زرہ پہنے ہوئے پہلوان)

تنزل ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) پیچھے گرنا۔

ع: لشکر کی ترقی کو تنزل ہوا رن میں

تنقیہ ۔ (امں ۔ طب) صاف کرنا۔

ہ تسکیں ہے بالیں پہ عزیزوں کا نہ ہونا
تنقیہ کامل ہے مرے واسطے رونا

تنویر ۔ (ع) نور ۔ روشنی ۔

ہ ہما کے نقش پا ہیں، یہ زمانہ جن سے روشن ہے
مہر و خورشید کب اس طرح کی تنویر رکھتے ہیں
(س)

تنومند ۔ (ف)

موٹے تازے ۔ زبردست ۔ قوی ہیکل ۔

ہ اعضائے سواران تنومند جُدا تھے
نیزے تھے تو کیا جسم کے سب بند جُدا تھے

تنہا پانا ۔ (ار ۔ مح)

اکیلا مل جانا ۔ بے ساتھیوں کے مل جانا ۔

ع: مارا ستم ایجادوں نے تنہا انھیں پاکر

ت ۔ و

تو ۔ (کلمہ بیانیہ) تب ۔ وہ بھی ۔

ہ قدسی کہتے ہیں کربلا ہے وہ بہشت
ناری بھی اگر جائے، تو نوری ہو جائے　(ر)

توبہ ۔ (ار ۔ روزمرہ ۔ فجائیہ)

خدا کی پناہ ۔ استغفار ۔ اللہ سے ڈرو ۔ خوف کرو ۔

ہ وہاں قدم کا ہے کیا کام اے توبہ
سروں سے چلنے کے قابل ہیں کوچہ ہائے بہشت　(س)

توبہ قبول کرنا ۔ (ار)

معاف کر دینا ۔ خطائیں بخش دینا ۔

ہ اس آستاں کے بغیر نہیں جاں پناہ کی
توبہ قبول کیجیے اس روسیاہ کی

تو بھی ۔ (ار) اس پر بھی ۔

ع: تو بھی کچھ رہ گئے، کچھ تیروں کے پیکاں نکلے (س)

توتیا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

سفید سرمہ بن جانا ۔

ہ عالم میں قدر و منزلت اس کی سوا ہوئی
گرد اس بہر چشم ملک توتیا ہوئی

تو پھر کیا ۔ (ار ۔ روزمرہ) اگر ہے تو فکر کیا ہے ۔
تب بھی کوئی پرواہ نہیں ۔

ہ اس شیر نے کی عرض، کہ چھوڑیں گے نہ دریا
نو میں ہیں تو کیا خوف ہے لشکر ہے تو پھر کیا

تودہ ۔ (ف)

مٹی کی وہ دیوار یا او نچے اونچے ڈھیر جو فوج اپنے
دشمن سے بچنے کے لیے میدان میں لگا لیتی ہے ۔

ہ چلّہ جو کھینچنے لگے سرکش کو تاک کے
رستم کی فوج چھپ گئی تودوں میں خاک کے

تودہ ۔ (ف)

ڈھیر ۔ انبار ۔ ٹیلہ ۔

ع: تیروں کو کاٹ کاٹ کے تودہ بنا دیا

توسن ۔ (ف)

گھوڑا (دیکھیے ، تصویر و تلمیح)

ع: چڑھ کر سوار گرتے تھے توسن سے بار بار

توسن ۔ (ع) گھوڑا ۔

ہ خوں بھی نہ تن توسن چالاک سے نکلا
بجلی سا چمکتا ہوا، چھل خاک سے نکلا (تلوار)

(چھل : دیکھیے تصویر)

تو سہی ۔ (ار ۔ کلمہ)

جب مانیے گا ۔ دیکھ لیجیے گا کہ نتیجہ کیا ہوگا ۔

ہ نامرد برق تیغ سے جل جائیں تو سہی
دب دبہ کے مورچوں سے نکل جائیں تو سہی

توشۂ آخرت۔ (ف)
مرنے کے بعد کے لیے سامان۔
ہ سامانِ آخرت (نیکیاں)
ہاں توشۂ آخرت مہیّا کرلے
غافل، تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے (ر)

توفیق پانا۔ (ار۔ روزمرہ) امدادِ الٰہی شاملِ حال ہونا۔
رحم جانب اللہ مل جانا۔
ہ توفیق ثنائے شہ دیں پاؤں میں
جبیں کہ ہے نام نہ جگہیں پاؤں میں (ر)

توکّل ہونا۔ بھروسہ ہونا۔
ہ اہلِ دولت سے نہیں مطلب انیسؔ
یاں توکّل ہے سدا اللہ پر

تو کیا۔ (ار۔ ر)
کافی ہے۔ کوئی حرج نہیں۔ کافی ہے
ہ تھوڑے سے بستروں کی ہے درکار ہم کو جا
جنگل ہوا تو کیا، جو ترائی ہوئی تو کیا

تولّا۔ (ع)
محبت۔ تقلید۔ عقیدت۔
ہ مجز پنجتن کسی سے تولّا نہ چاہیے
غیر از خدا کسی کا بھروسا نہ چاہیے (س)

تولّا ہونا۔ (ع) ماننا۔ تقلید کرنا۔ دوست ماننا
گ: فرض ہے امّت احمد پہ تولائے حسین (س)

تولنا۔ (شمشیر تولنا) (ار۔ روزمرہ) اٹھانا۔ حملہ کیلیے ہاتھ
میں تیار کرنا۔ حملے کے لیے ہاتھ میں بار بار ہلانا۔
ہ تولا جو اُسے سیر ہوئے زیست سے دشمن
ارنجا جو کیا ہاتھ تو صحرا ہوا روشن

تونسا ہوا۔ (ار) پیاس کا مارا۔
ہ تونسا ہوا بچّے کبھی جانبر نہیں ہوتا
جب خشک ہوا پھول تو پھر تر نہیں ہوتا

تونس کے مرجانا۔ (ار۔ مح)
پیاس کے سبب کملا کے مرجانا۔
ہ ناشاد بہن آپ کی غربت پہ فدا ہو
بچّہ کوئی گر تونس کے مرجائے تو کیا ہو

ت۔ ھ

تہمتن۔ (ت) ایک پہلوان کا نام
مع: ایک ایک میں زور تہمتن سے سوا تھا

تَہلکہ۔ (ع)
نیست و نابود۔ ہلاکتیں۔ بربادیاں۔
(مجازاً) شور و غوغا۔
ہ وہ تہلکے بھی ہول قیامت سے کم نہ تھے
کیا تفرقہ پڑا تھا کہ اعضا بہم نہ تھے

تَہلکہ۔ (ع) تزلزل۔ نیست ہونا۔
ہ گیتی کو تہلکہ تھا یہ کثرت سپاہ
ممکن نہ تھا کہ ہو گزر طائر نگاہ

تہلیل۔ (ع۔ اسم مذکر)
عبادت۔ یادِ الٰہی۔
ہ ہر دانۂ اشک ہے ثواب تسبیح
تہلیل کا اجر ہے اگر آہ کریں (ر)

تہ تیغ کرنا۔ (ار۔ ف۔ مح) قتل کرنا۔ مارنا۔ کاٹنا۔
ہ خندق کی لڑائی کی طرح جنگ کو جھیلو
کوفے کو تہ تیغ کرو، شام کو لے لو

تہنیت۔ (ع) مبارکباد
ہ گھر میں سلامت آئیں گے جب سرورِ امم
تب دوں گی تم کو تہنیت عہدۂ علم

تہ و بالا ہونا۔ تباہ ہوجانا۔ خراب ہوجانا۔
ملیامیٹ ہوجانا۔
مع: گھوڑوں سے ہوا سبزۂ صحرا تہ و بالا

تھ

تھالے ۔ (ہ)

تھانولے ۔ پودوں کی جڑوں کے چاروں طرف
مٹی لگا دیتے ہیں، ان کو تھانولا بولتے ہیں ۔

ے پانی سے درختوں کے بھرے رہتے ہیں تھالے
رکھتے ہیں ترو تازہ انھیں سینچنے والے

تھامنا ۔ (ہ + ا ر ۔ روزمرہ)
سنبھالنا ۔ پکڑنا ۔ سہارا ۔ روکنا ۔

ے بڑھ کے بازوے پسر دست خدا نے تھاما
جب ہوئے غش میں رکابوں کو جدا پائے حسین (س)

تھپیڑا ۔ (تھپیڑے) (ہ)
ہوا کا جھونکا ۔ جھکڑ ۔ دھکا ۔ جھٹکا ۔ تھپیڑ ۔

ے شمشیر عدو کش کی ہوا کے وہ تھپیڑے
ڈوبے ہوئے تھے خون میں اس فوج کے بیڑے

تھپیڑا ۔ پریشانیاں ۔ تفکرات ۔ پیچ اور پیچ

ے وہ موج حوادث کا تھپیڑا نہ رہا
کشتی وہ ہوئی غرق، وہ بیڑا نہ رہا

تھرّ کے کہنا ۔ (ا ر ۔ م)
غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہنا ۔
اپنے اوپر جبر کرکے کہنا ۔

ے تھرّا کے کہا حُر نے کہ اے قبلۂ ایماں
سرکار شہنشاہ سے عزت کا ہوں خواہاں

تھرّانا ۔ (ا ر ۔ روزمرّہ) لرزنا ۔ بے قابو ہو جانا ۔
کبھی مارے غصّے کے بھی جسم لرزنے لگتا ہے

ع: تھرّا رہا تھا غیظ سے قاسم کا بھی اندام

تھرّانا ۔ لرزنا ۔ کانپنا ۔ مارے خوف کے لرزنا ۔ انتہائی ڈرنا

ے اجڑے ہوئے جنگل کی ڈرانی وہ صدائیں
تھرّاتا تھا کوئی، کوئی پڑھتا تھا دعائیں

تھکے ماندے ہونا ۔ (ا ر ۔ بول چال)
تھک جانا ۔ پست ہو جانا ۔

ع: تم تو بھی تھکے ماندے ہیں، دم لے لیں، ہوا کھائیں

تھم ۔ (ہ) رُک ۔ رک جا ۔

ع: فرماتے ہیں حسین کہ اے ذوالجناح تھم

تھم تھم کے آنا ۔ (ا ر ۔ ع)
آہستہ آہستہ چلنا ۔
رک رک کے آنا ۔

ع: تھم تھم کے نکہت چمن آتی ہے جس طرح

تھم تھم کے جھپٹنا ۔ (ا ر ۔ بول چال)
رک رک کے حملہ کرنا ۔ سمجھ سوچ کر حملہ کرنا ۔

ع: تھم تھم کے وہ ہر غول پہ حضرت کا جھپٹنا

تھم کر ۔ (ا ر ۔ ر)
چپکے سے ٹھٹک کر ۔ راستے میں خاموشی سے رک کر

ے تھم کر سنا تو کہتی ہیں یہ زینب حزیں
لوگو! بلاؤ اکبر یوسف جمال کو
کیوں رن میں اتنی دیر لگی میرے لال کو

تھمنا ۔ (نہ تھمنا) رکنا (نہ رکنا)

ع: آنسو نہ تھما قتل کی افتاد کو سنکر

تھم نہ سکنا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ)
استقلال کا ڈگمگا جانا ۔
ڈگمگا جانا ۔ مستقل مزاج نہ رہ سکنا ۔

ے اس راہ میں سالک، کوئی دم تھم نہیں سکتے
کہتے ہیں ملائک بھی کہ ہم تھم نہیں سکتے

تھوتھنی ۔ (ہ)
منہہ ۔ گھوڑے کا منہہ ۔
(دیکھیے تصویر)

ے تھوتھنی مل گئی سینے سے کیا دم کو چنور
مثل طاؤس اڑا گاہ اِدھر گاہ اُدھر

تھوڑوں ۔ (ہ ۔ دلی)

(تھوڑا کی جمع) کم ۔ قلیل ۔

ع تھوڑوں کو اگر قتل کیا ہم نے تو پھر کیا
جب آئیں گی فوجیں تو سمجھ لینگے اچھا

(عموماً ، الفاظ دلی کی عوامی زبان کے نظم کیے ہیں)

تھوڑی ۔ (اد ۔ ر)

بہت ۔ کیا کم ہے ؟

ع انیسؔ ، اس قدر شوربختی کا شکوہ
یہ دولت ہے تھوڑی ؟ کہ شیریں سخن ہے (س)

ت ۔ ی

تیار ۔ موٹا تازہ ۔

ع : تیار گُغل : تنگ کمر ، سینہ کشادہ (گھوڑا)

تیر بیٹھنا ۔ (ار) تیر پیوست ہونا ۔

ع بیٹھا گلے پہ تیر تو زم اس کا مُڑ گیا
ہاتھوں سے دل کو تھام کے گھوڑے سے جھک گیا

تیر جوڑنا ۔ (فو ۔ ع)

کسی کو مارنے کے لیے کمان میں تیر لگانا

ع جلدی کماں میں جوڑ کے سرکش نے تیر کو
تاکا نگاہِ قہر سے حلقِ صغیر کو

تیر کھانا ۔ (ح ۔ ع)

ع تیر سے زخمی ہونا ۔ (دیکھیے ، تصویر)
بانو کہتی تھی میں جلتی رہی ہے ہے قسمت
تیر بدلے علی اصغر کے نہ کھایا میں نے (س)

تیر ہوائی ۔ وہ تیر جو بغیر نشانہ باندھے چلایا جائے

ع بے سر تھے وہ بھی بلاؤ نخوت سے تھے جو مست
غارت تھے مثل تیرِ ہوائی ، ہوا پرست

تیرگیٔ رنگ (ف) چہرے کی سیاہی

ع : حیراں شبِ ظلمات ہو ، یہ تیرگیٔ رنگ

تیرہ دروں ۔ (ف ۔ صفت)

تاریک دل ۔ بدطینت ۔ گمراہ ۔

ع کہنے لگا وہ تیرہ دروں کھا کے پیچ و تاب
ہاں اب خیام شہ میں پہنچنے نہ پائے آب (ابنِ سعد)

تیرہ فام ۔ (ف)

تاریک ۔ اندھیری (بدقسمتی کی شام)

ع : آئی سیہ بلا کی طرح شامِ تیرہ فام

تیرے نام کی تسبیح ہو ۔ (ار)

تری ہی یاد ہو ۔ تری حمد زباں پر ہو

روکوں نہ سپر پر جو پڑے جسم پہ شمشیر
تسبیح ترے نام کی ہو وے دمِ تکبیر

تیزگی ۔ (ف)

پھرتی ۔ چلت پھرت ۔ بھاگنا ۔ دوڑنا ۔

ع گرمی سے فرس میں بھی نہ وہ تیزگی تھی
پیاسے تھے حسین آگ زمانے کو لگی تھی

تیز دست ۔ (ف ۔ صفت)

چالاک ۔ تیزی سے وار کرنے والا ۔

ع تھا ایک تیز دست حسن کا مہ منیر
بجلی سی آئی کوند کے شمشیر بے نظیر

تیز زباں ہونا ۔ (ار ۔ ح)

جلدی بولنے والا ۔

بہت جلدی شعر کہنے والا ۔

ع لازم ہے کہ ہو اہلِ سخن تیز زباں
تلوار ضرور ہے سپاہی کے لیے (ر)

تیز زبانی ۔ (استعارہ)

باڑھ کی تیزی ۔

ع کٹتے ہیں گلے تیز زبانی سے اسی کی
دریا بھی ہے چکر میں روانی سے اسی کی

تیز دست ۔ پھرتیلا ۔

ے یہ کہہ کے ، فوج کا دہ لگا کرنے بندوبست
آگے بڑھائے جُن کے جوانان تیز دست
(ابن سعد)

تیز ہوشی ۔ (ار)
گرم جوشی ۔ عقلمندی ۔ تدبّر ۔

ے کس کام آئیگی تیز ہوشی تیری
نے سر زدلا میں گرم جوشی تیری (ر)

تیغ ۔ سپر ۔
خود ۔ زرہ ۔ (دیکھیے ، تصاویر)

ے نہ رکی خود پہ اور نہ سپر پہ پھری
نہ کھی تیغ پہ دم بھر نہ سپر پہ ٹھہری
کاٹ کر زین نہ گھوڑے کی کمر پہ ٹھہری

تیغا ۔ (نو ۔ ہتھیار)
دو دستی تیغ ۔ چھوٹی تلوار ۔ دیکھیے تصویر ۔

ع : تیغا اٹھا کے کوئی یہ کہتا ہے بہ مزاج
(فوج یزید)

تیغ بکف ۔ (ف)
تلوار سنبھالے ۔ تلوار علم کیے

ع : جو صف سے بڑھا ، تیغ بکف آپ وہیں تھے

تیغ پکڑنا ۔ (ار) حملہ کرنا ۔ تلوار اٹھانا ۔

ے بیکس ہیں ہم کو تیغ پکڑنا نہ چاہیے
غربت میں قافلے سے بچھڑنا نہ چاہیے
(امام حسین اور جناب عباس)

تیغ دو پیکر ۔ (ف) مرکب ۔ ۲ زبان والی تلوار (دیکھیے تصویر)

ع : چھوڑا بہ غضب تیغ دو پیکر نے جو مسکن

تیغ دو پیکر ۔ (ف ۔ مرکب)
دو پھلوں والی تلوار (دیکھیے ، تصویر)

ع : کھاتے تھے زخم تیغ دو پیکر لیے ہوئے

تیغ دو دم ۔ (دیکھیے ، تصویر)
وہ تلوار جس میں دو طرفہ باڑھ ہو ۔

ے جرأت نے بڑھ کے بوسۂ تیغ دو دم لیے
نصرت نے چومے ہاتھ ظفر نے قدم لیے

تیغ دو دم ۔

ے بہہ جلئے گا لاکھوں کا لہو تیغ دو دم سے
دریا کی ترائی کوئی لے سکتا ہے ہم سے ؟

تیغ دو زباں ۔ (ف)
دو زبانوں والی تلوار
(ترکش ۔ چلّہ ۔ حلقۂ کمان ۔ دیکھیے ۔ تصاویر)

ے سایہ جو پڑا شاہ کی تیغ دو زباں کا
ترکش تھا نہ چلّہ تھا ، نہ حلقہ تھا کماں کا
(تمیم کی امام سے جنگ)

تیغ رانی ۔ (ح ۔ ر)
قتل و غارت ۔ تلوار چلانا ۔ فن تیغ زنی

ے کہتے تھے عابد کٹا زہرا کا باغ
ظالموں کی تیغ رانی دیکھ لی (ر)

تیغ رکھنا ۔ تلوار نیام میں کرنا ۔

ع : کہہ کے یہ میان میں مولا نے رکھی تیغ دو دم

تیغ زباں ۔ (ف ۔ مرکب ۔ وصف اضافی)
زبان کی تلوار (زبان)
(زبان کے ذریعہ ہر مسئلہ سلجھایا اور کاٹا جا سکتا
اس لیے شعرا زبان کو تیغ سے استعارہ کرتے ہیں)

ے لرزاں ہے قدم ، خامۂ اعجاز رقم کا
ہاں تیغ زباں ! آج تو کر کام قلم کا

تیغ زنی کا نام کرنا ۔ (ار ۔ مح)
تلوار چلانے کے فن کو فروغ دینا ۔ فن تیغ زنی کا سکہ جمانا

ے لاکھوں سے لڑے نام کیا تیغ زنی میں
داخل ہوئے دربار رسول عربی میں
(نوٹ) دربار رسول میں داخل ہونے سے قتل ہو جانے کی مراد

استعارہ ہے)

تیغ قضا نظیر ۔ (ف ۔ ع)

موت کا پیغام دینے والی تلوار۔

ع: نکلی چمک کے یاں سے بھی تیغ قضا نظیر

تیغ کا بڑھنا اور گھٹنا (ار ۔ فقرہ)

تلوار کا وار کرنے کے لیے آگے بڑھنا۔ اور دوسرے

حملہ کے لیے ذرا سا پیچھے ہٹ جانا۔

ہ وہ برہمی فوج، وہ ہر صف کا الٹنا

وہ تیغ دو سر کا کبھی بڑھنا کبھی گھٹنا

تیغ کا رنگ بدلنا ۔

۱۔ سروں پر چل کر خون سے رنگ بدلنا۔ سروں پر چلنا۔

۲۔ غصے سے سرخ ہونا۔

ہ لو زہر یہ ناگن اب اگلتی ہے خبردار

لو تیغ علی رنگ بدلتی ہے خبردار

تیغ کھانا ۔ (ح ۔ ع)

تلوار کا زخم لگنا۔

ہ جو جنگ میں آیا شہ والا کے برابر

دو ٹکڑے ہوا تیغ علی کھا کے برابر

تیغوں پہ گلے رکھ دینا ۔ (ار ۔ فقرہ)

گلے کٹوا دینا۔ مر جانا۔ شہید ہو جانا۔

ہ رفقا کہتے تھے، رکھ دیں ابھی تیغوں پہ گلے

حکم خالق ہے ہمارے لیے ایمائے حسین (س)

تیغوں کی آگ ۔ تلواروں کی یورش۔

ہ ہیں آگ میں تیغوں کی کھڑے پر نہیں کچھ غم

امت پہ نہ آنچ آئے دعا ہے یہی ہر دم

تیغوں کے پھل ۔ یہاں پھل پڑے ہونا تیغوں

کٹی ہوئی لاشیں جا بجا پڑی ہونا مراد ہے۔

ہ یہ باغیوں نے کاٹے تھے، اشجار باغ دیں

تھے ان میں لاکھوں خوں بھرے تیغوں کے پھل پڑے (س)

تیغوں کے پھل کھانا ۔ (ار ۔ فقرہ)

تلواروں کے وار لگنا۔

تلواروں کی دھار سے زخمی ہونا۔

ہ وغا میں تیغوں کے پھل کھائے پھول سے تن پر

نہال کر گئے یہ دونوں نونہال مجھے

(س)

تیغوں کے تلے ۔ (ار ۔ بول چال)

تلواروں کے نیچے۔

دشمنوں اور قاتلوں کے پنجے میں۔

ہ گھیرا ہے ستمگاروں نے فرزند علی کو

چھوڑ آیا ہوں تیغوں کے تلے سبط نبی کو

تیغیں پکڑنا ۔ (ار ۔ مح)

تلواریں بلند کرنا۔ تلواروں سے جنگ پر آمادہ ہونا۔

ہ تا دیکھیں یہ بھی، تیغیں جو مجھ پر پکڑتے ہیں

شبیر کے غلام بھی کس طرح لڑتے ہیں (حر)

تیغیں سان پر چڑھانا ۔ (ار ۔ مح)

"سان" وہ بڑا پہیا جو گھما کر ہتھیار پہ دھار رکھی

جاتی ہے۔ تلواروں کو سان پر رکھ کر تیز کرنا۔

ہ تیغیں چڑھائی تھیں جو لعینوں نے سان پر

پڑتی تھیں وہ قریب سے اس ناتوان پر

تین چار ۔ (ار ۔ ر)

تین چار ۔ ار دو روزمرہ کے طور پر بولا جاتا ہے۔

ع: ہیں تین چار کوس کے گردے میں سب سوار (فوج یزید)

تیور ۔ غصہ بھری نگاہ۔

ع: آنکھیں تو ہیں آہو کی، پہ تیور ہیں اسد کے

تیورا جانا ۔ (ار ۔ مح)

چکرا جانا۔ تلملا جانا۔ چکر آنے لگنا۔

ہ اک جسم نازنیں پہ چلے تیر، دس ہزار

تیورا گیا وہ فاطمہ زہرا کا یادگار

تیورا جانا۔

ے آکر لگامیاں دو ابرو جو ایک تیر
تیورا گیا علی کا مہ منیر

تیور آنا۔ (ار۔ مع)

چکر آنا۔

ے اکبر! ہماری آنکھوں میں اب تیور آتے ہیں
ہاتھوں کو تھام لو کہ قدم تھرتھراتے ہیں

تیور دکھا دینا۔ (ار۔ ر)

غصہ اور غیظ و غضب کا اظہار ہونا۔

ے چشم غضب نے شیر کے تیور دکھا دیے
اجزائے جسم خاک پہ ابتر دکھا دیے (حُر)

تیور کے طور بگڑنے لگنا۔ (ار۔ فقرہ)

پتلیاں اوپر چڑھنے لگنا۔

موت کے آثار نمایاں ہونا۔

ع: یوں ہچکیاں بگڑنے لگے تیوروں کے طور

تیور میلے نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

چہرے پر سستی نہ آنا۔

کبیدہ خاطر نہ ہونا۔

ے میلے نہ ہوں تیور، یہ سپاہی کے ہنر ہیں
جھکے ہیں، بس اسکے ہیں، جدھر ہیں بس ادھر ہیں (تقفیہ علم)

(دنیا محاورہ)

تیوروں پر بل پڑنا۔ (ار۔ مح۔ غصہ آنا۔

ے کڑکیں کمانیں آنے لگے ناوک اجل
شیروں کے تیوروں پہ پڑے اسطرف بھی بل

تیوری چڑھانا۔ (ار۔ مح)

ناراض ہونا۔ غصے سے آنکھوں کی پتلیاں اوپر چڑھی ہونا۔

ع: گھر میں اکیلے تیوری چڑھائے چلے گئے

تیوری چڑھانا۔ (ار۔ مح

آنکھوں کی پتلیاں چمکانا۔ غصہ کرنا۔

ع: تیوری چڑھا کے تیغ کے قبضے پہ کی نظر

ردیف

ٹ

ٹ ۔ الف

ٹاپوں سے روند کر ہلاک کر دینا۔
زندہ لوگوں کے اوپر گھوڑے دوڑا کر پامال کر دینا۔

اک دم میں جا پڑیں گے یہ بجلی سے کوند کر
پیاسوں کو مار ڈالیں گے ٹاپوں سے روند کر

ٹالنا ۔ (۰ ۔ مص)

اجل قریب ہے جلدی نجف میں پہنچا دے
بس اے نصیب، نہ اگلے برس پہ ٹال مجھے (س)

ٹ ۔ ک

ٹکڑے ہونا ۔ (ار)
عضو عضو کٹ جانا ۔ مارا جانا ۔ قتل ہونا ۔

ٹکڑے مجھے ہونا ہے جہاں تیغ و سناں سے

ٹ ۔ ل

ٹل جانا ۔ (ار ۔ مح) پیچھے سے ہٹ جانا ۔

ختم کر کے گردنیں عمرؔ و شمرؔ ٹل گئے
فولاد موم ہو گیا، پتھر پگھل گئے (عمر سے عمرِ سعد مراد ہے)

ٹ ۔ و

ٹوٹ پڑنا ۔ (ار ۔ مح)
یک لخت چاروں طرف سخت حملہ کر دینا ۔

یہ کہتے تھے کہ ٹوٹ پڑا لشکرِ کثیر
بس چور ہو گیا پسرِ شاہ گیر

ٹوٹا بازو ۔ مراد، بھائی ۔
جگر ۔ مراد، بیٹا ۔

بھائی کو وہ اب نہر پہ روئیں کہ پسر کو
ٹوٹے ہوئے بازو کو سنبھالیں کہ جگر کو
(صنعت لف و نشر مرتب)

ٹوک دینا ۔ (ار ۔ مح)
چیلنج کر دینا ۔ سدِ راہ ہونا ۔ آڑے آنا ۔

کیا جانے کس نے ٹوک دیا ہے دلیر کو
سب دشت گونجتا ہے یہ غصہ ہے شیر کو

ٹوک دینا ۔ (ار)
سدِ راہ ہونا ۔ جانے کے لیے روک دینا ۔

کیا ہوتا ہے دم بھر میں ذرا ٹوک تو ہم کو
لے ہم ابھی جاتے ہیں خدا روک تو ہم کو (مکالمہ)

ٹوکنا ۔ (ہ ۔ مص) مقابلہ کرنا

لاکھوں ہو، گر تو ہوا سے ٹوکا نہ جائے گا
بگڑ بیٹھا پھر یہ شیر تو روکا نہ جائے گا

ٹ ۔ ہ

ٹہلتے ہوئے جانا ۔ (ار ۔ مح)
چہل قدمی کرتے ہوئے جانا ۔ خراماں جانا ۔
اُردو میں، ٹہلنے جانا محاورہ ہے ۔ سیر کے لئے جانا محاورہ درست نہیں ۔ اہل زبان ٹہلنے جانا ہی بولتے ہیں ۔ (دلی ۔ لکھنؤ ۔ حیدرآباد)

دریا پہ گئے واں سے ٹہلتے ہوئے سرور
اُترا ہوا تھا حُرِ جری واں مع لشکر

ٹہلنا ۔ (ار ۔ ر)
صبح کے وقت چہل قدمی کرنا ۔
اہلِ زبان ٹہلنا بولتے ہیں ۔ بعض لوگ "سیر کرنا" بول دیتے ہیں جو قطعی غلط ہے ۔

بستر سے میں خود اٹھ کے ٹہلتی بھی ہوں حضرت
پانی کی بھی خواہش ہے، غذا کی بھی ہے رغبت

ٹھ

ٹھاٹھ ۔ (ہ) شان وشوکت ۔ سج دھج ۔

رُخ زرد تھا بر ہراس سے اس ہرزہ گرد کا
یاں ٹھاٹ تھا علیِ ولی کی نبرد کا

ٹھاٹھ اور دھوم ۔ (ہ)
اکڑ و تکڑ ۔ کر و فر ۔ رعب داب ۔ غرور و تکبر ۔

اک ظالم شامی سیہ شوم سے نکلا
غدار بڑے ٹھاٹھ، بڑی دھوم سے نکلا (مدح بالعقم)

مرثیے کا مطلع ہے : کیا زخم ہے وہ زخم، کہ مرہم نہیں جس کا
میرے خیال میں، انیس نے انفرادی جنگ اس سے بہتر نہیں لکھی

ٹھاٹھ بدلنا ۔ (ف ۔ مح)
لڑتے وقت داؤں پیچ میں رُخ بدلنا ۔

رستم بھی ہو تو ٹھاٹھ بدلنے نہ دیتی تھی

ٹھاٹھ نہ بدلنے دینا ۔ (فو ۔ مح)
لڑتے وقت داؤ کرنے کے لئے رخ یا پہلو نہ بدلنے دینا ۔ داؤں نہ بدلنے دینا ۔ داؤں نہ بدلنے دینا ۔

برچھیت کو پھرے سے نکلنے نہ دیتی تھی
رستم بھی ہو تو ٹھاٹھ بدلنے نہ دیتی تھی

ٹھکانہ ۔ (ہ) جائے پناہ ۔ جگہ ۔

اے شاہ جرم پوش و خطا بخش عاصیاں
بخشا نہ آپ نے تو ٹھکانا مرا کہاں
(حُر ۔ معافی قصور)

ٹھکانا نہ ملنا ۔ (ار ۔ ر)
رہنے کی جگہ ہاتھ نہ آنا ۔ قیام کی جگہ کا نشان نہ ملنا

ملتا نہیں حضرت، مرے بچے کا ٹھکانا
پانی نہ بغیر اس کے خوش آتا ہے نہ دانا

ٹھکانا نہ ملنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) جائے امن نہ ملنا ۔ جگہ نہ ملنا (پانی ۔ دانا ۔ کھانا ۔ رہنا ۔ ٹھکانا صنعت مراعاۃ النظیر)

نانا، مجھے رہنے کا ٹھکانا نہیں ملتا
جنگل میں بھی بستی کا پتا نہیں ملتا

ٹھنڈا کرنا ۔ (ار ۔ مح) مار دینا ۔ قتل کر دینا ۔

ساحل تک آئے جو، اسے ٹھنڈا کریں ابھی
(توریہ)

ٹھنڈا ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)
دم نکل جانا ۔ مر جانا ۔

خوں گردن سے جو نکلا گرم گرم
بھر کے دم سرد ٹھنڈے ہو گئے (س)

ٹھنڈا ہونا۔ (ا ر) لڑنے پر تیار ہونا۔ غصہ نہ ہونا۔
میدان سے بھاگنے کا ارادہ ہونا۔

جب تیزی شمشیر زباں اس کو دکھائی
ٹھنڈا تو ہوا تھا، پہ حرارت بھی کچھ آئی

ٹھنڈا ہونا۔ (ا ر۔ مح) مرجانا

ٹھنڈا دہی تھا جنگ میں سرگرم جو ہوا

ٹھنڈائی۔ (ا)

(طب) سکون پہنچانے والی مرکب دوا

نانی ٹھنڈائی لائیں تو کہتی تھی فاطمہ
صحت گئی جہاں سے شہ کربلا کے ساتھ (س)

ٹھنڈی آہیں کرنا۔ (ا ر۔ ع)

افسوس اور رنج بھری سانسیں لینا۔ صدمے کا حال بتانا

سرما تو گیا سرد ہے کیوں بزم حسین
ٹھنڈی آہیں کر دو تو گرما جائے (ر)

(ٹھنڈی آہیں بھرنا بھی مستعمل ہے)

ٹھوکریں کھاتے آنا۔ (ا ر۔ ع)

حیران و پریشان ہوتے ہوئے آنا۔

حاکم تھے مدینے کے، اُدھر مجھ کو ستایا
میں سوئے حرم ٹھوکریں کھاتا ہوا آیا

ٹھوکر کھانا۔ (ا ر۔ مح)

دھچکا لگنا۔

تکلیف اٹھانا۔

جنھیں ملا انھیں افتادگی سے اوج بلا
انھوں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے (س)

ٹھہرنا۔ (ٹھیرنا) (۲۔ مص)

رُکنا۔ خطا کرنا۔

دم لینا۔

وہ تیغ زرہ پوشوں کی کیا فوج پہ ٹھیرے
دریا پہ گرے برق تو کیا موج پہ ٹھیرے

ردیف

ث

ث - الف

ثابت قدم - (ثابت قدموں) (صفت)
بہادر - شجاع - اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والے -
یوں تیغ سے ٹکڑے کیا ثابت قدموں کو
توڑا تھا ید اللہ نے جیسے صنموں کو

ثابت قدم رہنا - (ار - ع)
ارادوں کا مضبوط اور اٹل رہنا -
اعدائے دیں کے شر سے حفاظت میں ہم رہیں
ناحق کوئی لڑے بھی تو ثابت قدم رہیں

ثابت قدمی - (ار)
ارادوں میں اٹل رہنے کی طاقت - عزم و ارادہ
ناتوں کے سبب جسم کی طاقت میں کمی ہے
تجھ سے طلب قوت ثابت قدمی ہے

ثابت قدمی ہونا - (ار - ع)
پختگی ہونا - سچائی ہونا - درستی ہونا -
قدموں میں استقلال ہونا -
نیّت میں فروشندوں کے ثابت قدمی تھی
پانی کا نہ تھا قحط، نہ غلّے کی کمی تھی

ثابت ہوا - (ار - ر) معلوم ہوا - اندازہ ہوا -
ظالم نے اُدھر گرز گراں سر کو اٹھایا
ثابت یہ ہوا دیو نے لنگر کو اٹھایا

ثابت ہونا - (ار) معلوم ہونا - اندازہ ہونا
ع ہے عرش پہ وہ زینتِ عرش بریں نہیں -
ثابت یہ تھا مکاں تو ہے لیکن مکیں نہیں

ثابت نہ ہونا - (ار - فقرہ)
یقین نہ ہونا - ثبوت نہ ملنا - معلوم نہ ہونا - اظہار نہ ہونا -
اطراف سے فوجیں چلی آتی ہیں برابر
ثابت نہیں ہوتا کہ چڑھائی ہو کہیں پہ

ثابت ہونا - (ار)
معلوم ہونا - محسوس ہونا - معلوم ہو جانا -
مل جانا -
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے

ثابت ہونا - معلوم ہونا - اندازہ ہونا -
برباد یہ ناری ہوں تو کچھ دور نہیں ہے
ثابت ہوا حضرت ہی کو منظور نہیں ہے

ثابت ہونا - تصدیق ہونا -
ثابت ہے بتا کون سی تقصیر ہماری (س)

ث ۔ ب

ثبات ۔ (ع) مضبوطی ۔

ع : مولا نثار تیرے قدم کے ثبات پر

ثبات قدم ۔ (ف ۔ ترکیب)

قدم مضبوط جمے رہنا ۔ تزلزل نہ ہونا ۔

اس ضعف میں لغزش سے نہ وہ پاؤں تھے آگاہ
پایا تھا قدم پاک یداللہ

ث ۔ ع

ثعبان ۔

اک معجزہ موسیٰ عمراں تھی وہ شمشیر
شعلہ تھی کہیں اور کہیں ثعبان تھی وہ شمشیر

ثُعبان ۔ (ع)

اژدہا ۔

تھیں تیغ کی دونوں جو زبانیں شرر افشاں
موسیٰ کا عصا کہتا تھا کوئی، کوئی ثعباں

ث ۔ ق

ثَقبہ ۔ (ع) سوراخ

قناتوں میں اندر سے دیکھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنا دیئے جاتے ہیں ۔

جلوے سے حسن روئے شہ کائنات کے
آئینہ ہائے نور تھے ثقبے قنات کے (خیمہ)

(شہ کائنات سے امام حسین مراد ہیں)

ثَقَلَین ۔ (ع ۔ جمع)

۱۔ جنّ و انس ۔ ۲۔ نفیس ترین شے ۔

خاتون قیامت یہ قیامت آج (ر)

ث ۔ م

ثُمرن ۔ مالا

ان سے مقابلے کی نہیں اختروں کو تاب
بتیس موتیوں کی یہ ثمرن ہے انتخاب

ردیف ، ج

ج ۔ الف

جابجا۔ (ف) ہر جگہ۔ جہاں جہاں۔

منشی آسماں مع دفتر ہوا طلب
بس جابجا سے اٹھ گئی انجم کی فوج سب۔

جاجا کے ڈیوڑھی پہ پکار آنا۔ (ار۔ نقرہ)

بار بار تلاش کرنا ڈھونڈنا۔

(عورتیں بار بار بلانے پر یہ جملہ بولتی ہیں۔)

ے تم صبح سے میدان میں سدھارے دلدار
جاجا کے ہیں ڈیوڑھی پہ پکار آئی گئی بار۔

جادہ۔ (ع) چادر۔ راستہ۔ (اصول)

چھوٹے نہ وہ، جو صبر کا جادہ ہے سکینہ
ماں باپ سے پیار اس کا زیادہ ہے سکینہ

جاگنا۔ (ا۔) رات بھر نہ سونا۔

جاگے ہیں رات کو تو نقاہت ہے آشکار۔

جاگو جاگو۔ (ار۔ روزمرہ)

ہوشیار ہو جاؤ۔ آنکھیں کھول لو۔ غور کرو۔
سوچو اور سمجھو۔

ادبار کا کھٹکا ہے چشم و جاہ میں ہے
جاگو جاگو کہ خوف اس راہ میں ہے۔ (د)

جاگہ۔ (ار۔ قدیم) جگہ۔ مقام۔

لے جا کے ہم کو کونسی جاگہ چھپاؤ گے۔
قرباں ہو گئی کہیں اب تو نہ جاؤ گے

ع: جانماں تیری، ماتم میں ترے نشیں ہو۔

مرجانے کے لئے بد دعا کا کلمہ ہے۔ کوسنا اور
عرب میں ماں کا نام لینا انتہائی توہین سمجھا جاتا
ہے۔

جامع ہونا۔ (ار) تسلیم شدہ۔ سب پر واجب ہونا۔

حق جن کا ہے جامع، وہ عزیز وہیں تو ہم ہیں۔
افضل ہیں تو ہم، عالم دوراں ہیں تو ہم ہیں۔

جامہ زیبی۔ (ار۔ ر)

جسم پر لباس کا حسن کھل جانا۔

اُن سب گلوں میں، اک علی اکبر سا گلبدن
تھا جسکی جامہ زیبی کا شہرہ چمن چمن۔

جان۔ (ع) جی۔

بہ بیاں پکارتی تھیں کہ صدقے جان کی۔

جان آجانا۔ (ار۔ ع)

طاقت عود کر آنا۔ نیم مردہ لوگوں میں طاقت آنا

جان آگئی جس وقت بجھی تشنہ دہانی
گویا کہ ملا سوکھے ہوئے دھانوں کو پانی۔

جان آنا۔ (ار۔ ع)
زندگی ملنا۔ طاقت عود کر آنا۔
لطف زندگی واپس آنا۔
جان آئے جو کھوئے ہوئے بچے کو ہیں پاؤں
کس دیس سے کس بن سے اُسے ڈھونڈ کے لاؤں۔

جان اور عزت نہ چھوڑنا۔ (ار۔ بول چال)
قتل کر دیگا اور بے عزت کریگا۔
سن لیگا تو کیا جانیے کیا دیگا اذیت
چھوڑیگا وہ سفاک نہ جان اور نہ عزت۔

جانباز۔ (ف)
جان پر کھیل جانے والے۔ بہادر۔ شجاع۔
جانباز، سرفروش، بہادر، وفا شعار۔

جانبازیاں دکھانا۔ (ار)
جوانمردیاں دکھانا۔ شجاعت کا مظاہرہ کرنا۔
ع: جانبازیاں غضب کی دکھائیں غضب لڑے۔

جاں بر ہونا۔ زندہ بچ جانا۔
برباد اسی تیغ سے سرکش کے ہوئے ہیں
جاں بر جو ہوئے بھاگ کے یا بٹ کے ہوئے ہیں۔ (رجز)

جانبر نہ ہونا۔ (ار) زندہ نہ بچ سکنا۔
ہم وہ ہیں کہ جاں بر نہ ہوئے دیو بھی جن سے
(جان۔ دیو۔ جن۔ مراعاۃ النظیر)

جاں بخشی کرنا۔ (ار۔ بول چال) قتل سے معاف کردینا
حیدر نے ترے باپ پہ کیا کیا کیے احساں
جاں بخشی بھی کی اور اُسے دی دولت ایماں۔
(زعفر اور باد زعفر جن۔)

جاں بلب ہونا۔ (ار۔ ر)
عالم سکرات ہونا۔ لبوں پر دم ہونا۔

جنگل سے آئی اتنے میں اکبر کی یہ صدا
اب جاں بلب ہوں آئیے یا شاہ کربلا۔

جان پر بن جانا۔ (ار۔ ع)
موت سامنے نظر آنے لگنا۔ موت کا سامان ہونے لگنا۔
سہما یہ دل کہ بن گئی موذی کی جان پر
ناوک زمیں پہ تھا تو کماں آسمان پر۔
(ناوک: دیکھیے، تصویر۔)

جان پر بننا۔ (ار۔ ع)
جان پر آفت پڑ جانا۔ موت سر پر آ جانا۔
سخت مصائب میں پھنس جانا۔
گر جان پر بنے تو بگڑنا نہ چاہیے
امت سے نانا جان کی لڑنا نہ چاہیے۔

جان پہ کھیلنا۔ (ار۔ ع)
سخت ترین آفت اور مصیبت کا بھی جان کی پرواہ
کئے بغیر مقابلہ کرنا۔
خیبر کی لڑائی کی طرح جنگ کو جھیلو
بچے اسد اللہ کے ہو جان پہ کھیلو۔
(جناب زینب کی بیٹوں سے ہدایت۔)

جان جہاں۔ (ف)
۱۔ ہر شخص کی نگاہ میں پیارا۔ ۲۔ دنیا کا ماحصل۔
دنیا میں محمدؐ کا یہ ماتم ہے دوبارا
عالم سے عجب جان جہاں آج سدھارا۔
(علی اکبرؑ آں حضرت صلعم سے مشابہ تھے، اس طرف
اشارہ ہے۔)

جان چلی۔ (ار۔ ر) کلیجہ نکلا۔ مری۔ ہائے مری۔
ع چلاتی تھی دوڑ کے وہ شبیر کی پیاری
یا حضرت عباس! چلی جان ہماری۔
(ڈراؤنی رات کا خوف)

جان سے ہاتھ دھونا۔ (ار۔ ع)

زندگی کی پرواہ نہ کرنا۔ زندہ رہنے سے منھ پھیر بیٹھنا۔

اللہ اللہ کیا وفا پرور تھا بازوئے حسین
کوئی اپنی جان سے یوں ہاتھ دھو سکتا نہیں۔ (س)

جان سے ہاتھ دھونا۔ (ار۔ ع)

زندگی ختم کرنے کی خواہش ہونا۔ موت کا انتظار ہونا۔ زندگی سے مایوس ہو جانا۔

کیسا آبِ حیات اے خضر!
ہم جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ (س)

جانکاہ۔ (ف۔ صفت)

روح کو صدمہ پہنچانے والا۔ جان لیوا۔

جلتا تھا جگر، قلب پہ تھا صدمۂ جانکاہ۔

جان کھونا۔ (ار۔ع) ہلکان ہونا۔ مرنا۔

کنبے کے لئے جان کو کھوتے نہیں بیٹا۔

جان کھونا۔ (ار۔ع)

پریشان ہونا۔ بے چین رہنا۔ تڑپنا۔

اے شاہ کے غم میں جان کھونے والو
اے، ابن علی کے صدقے ہونے والو۔ (ر)

جان کھونا۔ (ار۔ ع)

پریشان حال رہنا۔ بے چین رہنا۔ جان دینا۔

ہر شب غم شہ میں جان کھویا کیجیے
ہر روز منھ آنسوؤں سے دھویا کیجیے۔ (ر)

جان کھونا۔ بے چین ہونا۔

ماتم میں مرے جان کو کھوتا مرا بھائی
پہلو میں مری لاش کے سوتا مرا بھائی۔

جان کھونا۔ (ار۔ ع)

رو رو کر ہلکان ہونا۔ پریشان ہونا۔

ہم سب تری تنہائی کا غم کھاتے ہیں صغرا
جان اپنی نہ کھونا تمہیں سمجھاتے ہیں صغرا۔

جان کی پڑی ہونا۔ (ار۔ ع) زندگی کی فکر ہونا۔

بچے ہو، تم کو فکر ہے نام و نشاں کی
مجھ کو پڑی ہے سبطِ پیمبر کی جان کی۔

جان کے لالے ہونا۔ (ار۔ ع)

زندگی مشکل ہونا۔ جینا محال ہونا۔

پانی نہیں ملتا چمنِ مرتضوی کو
اب جان کے لالے ہیں حسین ابن علی کو۔

جان کے لالے ہونا۔ (عو۔ ار۔ ع)

زندگی ممکن نہ ہونا۔ جینا محال ہو جانا۔

لالے پڑے ہوئے ہیں سکینہ کی جان کے
کانٹے مجھے دکھائے تھے سوکھی زبان کے۔

جانگزا۔ (جاں گزا) (ف) جان لیوا۔

اژدر کے منھ سے کم نہ تھا جانگزا کا منھ (تلوار)

جاں گزا۔ (ف) تکلیف دہ۔ جان لیوا۔

پہنچی یہ جاں گزا جو صدا گوشِ شاہ
دنیا سیاہ ہو گئی شہ کی نگاہ میں۔

جاں گسل۔ (ف) جانکاہ۔ جان لیوا۔

ہاں بھائی سچ ہے صدمۂ غربت ہے جاں گسل
اس دم بہل ترے آنے سے مرا دل۔

جان گنوانا۔ (ار۔ ع)

مر جانا۔ جان دینا۔ شہید ہونا۔

اٹھارہ برس والے نے جاں اپنی گنوائی
اب لاش پہ نرغہ ہے محمد کی دہائی۔
(حضرت علی اکبر)

جان گنوانا۔ (ار۔ع) مرنا۔ جان دینا۔

دریا پہ جو عباس نے جان اپنی گنوائی۔

جان گنوانا۔ جان دینا۔ شہید ہونا۔

اکبر نے تو جاں اپنی جوانی میں گنوائی
تھی کون سی ایذا جو نہ اس لال نے پائی۔

جان گنوانا۔ (ار۔ع) مرنا۔ جان دینا۔

جان اپنی بھتیجے نے کسی کے جو گنوائی
روئیگا کہ قاسم نے سناں سینے پہ کھائی۔

جان گھبرا کے نکل جانا۔ مارے خوف کے گھبراہٹ میں روح نکل جانا۔

یہ خوف، کہیں جان نہ گھبرا کے نکل جائے
بو دا ہے، جو لڑنے کی جگہ پا کے نکل جائے۔

جان لڑا دینا۔ انتہائی کوشش اور محنت کرنا۔ جان کو جان نہ سمجھنا۔

کوشش کی گھڑی، جان لڑا دینے کا دن ہے
صفیں کے کشتوں کا عوض لینے کا دن ہے۔

جان لڑی رہنا۔ (ار۔ع)

روح ہر وقت فکر مند رہنا۔ ہر ساعت دل میں تصور رہنا۔ جان اٹکی رہنا۔

ع وہ شے ہے، خوشی در پہ کھڑی رہتی ہے، جس سے
وہ دُر ہے یہ دُر، جان لڑی رہتی ہے جس سے۔
(مراد: بیٹا)

جان لڑی ہونا۔ (ار۔ع)

جان تک کی بازی لگا دینا۔ انتہائی محنت و کوشش کرنا۔ جان توڑ محنت کرنا۔

لیں پہلے ہم، ایک ایک کی جاں اس کی پڑی تھی
عقبیٰ کا جو سودا تھا، تو قیمت بھی کڑی تھی۔

جان نکل جانا۔ (ار۔ع)

دل کو انتہائی صدمہ پہنچنا۔

چھٹتا نہیں گھر، جان نکل جاتی ہے تن سے
واقف ہے مسافر کا دل اس رنج و محن سے

جان وارنا۔ جان قربان کرنا۔ اپنی قربانی پیش کرنا۔

سر پیٹ کے ماں زعفر جن کی یہ پکاری۔
تو نے پسرِ فاطمہ پہ جان نہ واری۔
(زعفر جن اور مادرِ زعفر)

جان ہونا۔ (ار۔روزمرہ)

روح ہونا۔ بجز رہونا۔ مرکز ہونا۔

نہ جان ہے ہر ہاشمی و مطلبی کی
اس میں تو ملاحت ہے، رسول عربی کی۔

جان ہونا۔ (ار۔ر)

روح کی طرح ساتھ ہونا۔ روح ہونا۔ ایک جان دو قالب ہونا۔

فرمایا بڑے بھائی نے ہنس کر نہیں بھائی
تم جان ہو، دشوار ہے دم بھر کی جدائی
(عون و محمد، میدان جنگ میں۔)

جان ہونا۔ زندگی کا دارومدار ہونا۔

اشراف کا بناؤ، رئیسوں کی شان ہے
شاہوں کی آبرو ہے، سپاہی کی جان ہے۔ (تلوار)

جانی۔ (ار)

مری جان۔ پیارے۔ میں ماں باپ اپنے بیٹوں کو کہتے ہیں۔ جان سے زیادہ عزیز۔ پیارے۔

میں کیا کہوں، کیا صاحبِ ہمت تھے یہ جانی۔
(عون و محمد کے متعلق۔)

جانے کو چلنا۔ (ار۔ر)

کسی مقام کے لیے سفر کا ارادہ کرنا۔

گھر و چمن دہر سے جانے کو چلے ہیں
گھر چھوڑ کے جنگل کے بسانے کو چلے ہیں۔

جانے کوئی کیا۔ (ار۔روزمرہ)

کوئی دوسرا کیا سمجھ سکتا ہے۔ کسی دوسرے کو علم نہیں ہو سکتا۔

تم جانتے ہو مجھ سے جو کہتی ہے یہ مضطر
اُس شہ کی غرض کہ اسے نائبِ حیدر

جانے کوئی کیا غیر دل و جان پیمبر۔

جانیں جانا۔ (ار۔ ر) مرجانا۔ روحیں تن سے نکل جانا۔

دھڑکا تھا کہ دہشت سے نہ جانیں کہیں جائیں
رونی تھی کوئی اور کوئی پڑھتی تھی دعائیں۔
(رات کی بھیانک تاریکی۔)

جانبین۔ (ع) (جانب کی جمع۔)
دونوں اطرفین۔ فریقین۔

ہر بار جانبین سے ہوتے تھے وار رد
تھا حرب و ضرب میں وہ شقی بھی بلائے بد۔

جاہ پر مرنا۔ (ار۔ ح)
ظاہری مرتبہ کے لیے جان توڑ کوشش کرنا۔ ظاہری جاہ و ثروت پر جان دینا۔

شاہ کہتے تھے کہ خالی ہے جہاں
لوگ کیوں مرتے ہیں حب جاہ پر۔ (س)

جائزہ۔ (ع) شمار۔ گنتی۔ انداز۔

فوجوں کا جائزہ تھا وہاں جب چلے تھے
گر دے ہیں بیس کوس کے لشکر پڑا تھا سب۔

جائزہ دیکھنا۔ معائنہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔ پرکھنا۔ (''جائزہ لینا'' بھی محاورہ ہے)

رسل اپنی جمائے تھے جو بے مثل رسالے
تھے جائزہ اُن سب کے ہی دیکھنے والے۔
(عون و محمد اور میدان جنگ۔)

جائے۔ (ار)
لخت جگر۔ نور نظر۔ تخاطب۔ بیٹے کا پیار اور محبت سے بھرا ہوا۔

سب کہتے تھے۔ احمد مختار کے جائے۔

جائے دم زدن۔ (فا۔ مح۔ اردو میں مستعمل) اعتراض کرنا۔ دم لینے کی طاقت۔ مخالفت کی طاقت۔ پس و پیش کا موقع۔

کچھ مرضی خدا میں نہیں جائے دم زدن
نانا ہو جس امام کا محبوب ذوالمنن۔
(یزیدی لشکر کے تصورات)

ج۔ ب

جبال۔ (جبل کی جمع) (ع۔ اسم مذکر) پہاڑ۔

لو وہ لو جس کی حرارت سے پگھلتے ہیں جبال۔

جب بھی خبر آئی۔ (ار۔ روزمرہ)
جس وقت کوئی اطلاع ملی۔ جب کوئی شخص خبر لایا۔ اردو میں عام طور پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔

راحت کی نہ صورت نظر آئی۔
جب آئی خبر راہ میں، وحشت اثر آئی۔

جبھی۔ (ار۔ کلمہ۔ روزمرہ)
اسی لیے۔ اسی سبب سے۔

آگاہ گناہوں سے نہ ہو ایک کے ایک۔
فرداً فرداً جبھی طلب ہوئی ہے۔
(مصلحت الہی۔ ر)

جب تک دم ہے۔ (ار۔ ر)
تا وقتیکہ جسم میں جان ہے۔ روح باقی ہے۔

سقہ تمہارا ہوں تو بڑھے اور آبرو
جب تک ہے دم کروں گا میں پانی کی جستجو۔

جب دیکھیے۔ (ار۔ روزمرہ) ہر وقت۔ ہمہ وقت

ٹوٹا ہے فلک ظلم کا مومن کے سروں پر
جب دیکھیے دوڑیں چلی آتی ہیں گھروں پر۔
(لد)

اپنے دل پر سختی جھیلنا۔ سخت مصیبت کے وقت بھی صبر کرنا۔

حضرت کا یہ کہنا کہ بہن صبر کرو صبر

امّت کے لیے والدہ صاحب نے کیے جبر
(صاحب: دیکھیے ردیف جلد سا میں)

جبر و قہر۔ (ف۔ع)
زبردستی۔ اور سختی۔ ظلم و استبداد۔
آئے تھے باز رہنے کی خاطر امام دہر
ہم نے اٹھا دیا انھیں لیکن بہ جبر و قہر۔

جبل کا دامن۔ (ع۔ مذکر)
پہاڑ کا میدان۔ پہاڑی گھاٹیاں۔
صحرا تھا دم ظہر کہ دامن تھا جبل کا
غل تھا ہوتا تھا کہ "حیّ علیٰ خیر عمل" کا۔

جبیں۔ (ع) پیشانی۔
ے سر پر جو پڑی تیغ، جبیں سے اتر آئی
کیا ذکر جبیں، صدر لعین سے اتر آئی۔
(صدر: دیکھیے، ردیف میں)

جبیں۔
ع: اب سجدۂ معبود کی مشتاق جبیں ہے۔

جبیں پر شکن ہونا۔ (ار۔ بول چال)
غصّہ ہونا۔ چہرے پر غصّہ کے آثار ہونا۔
پر تھی شکن جبیں پہ نہ ہوتا تھا غیظ کم۔

جبیں حد سے فزوں تنگ۔ (ار)
پیشانی بہت تنگ۔ تنگ پیشانی منحوس اور
کم عقلی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔
سر طبلک معکوس جبیں حد سے فزوں تنگ
غدار و سلحشور و جفا پیشہ و سرہنگ۔
(مدح بالعکس)

ج۔پ

جپنا۔ (ہ) عبادت کرنا۔
یارب ترا نام پاک جپنے کے لئے

گویا ایک بدیوں کا مالا ہوں میں۔ (ر)

ج۔ت

جتا کر کہنا۔ (ار۔ ر)
ہوشیار کرنا۔ متوجہ کر کے کہنا۔ اہمیت کے ساتھ
کہنا۔ حکم دینا۔
صدقے گئی! سن لو کہ میں کہتی ہوں جتا کر
تم پہلے فدا کیجیو سر، شہ کے قدم پر۔

ج۔ٹ

جُٹی بھویں۔ (ہ)
ایک بھوں دوسری بھوں سے ملی ہوئی۔
جُٹی بھویں وہ، جن پہ تصدّق دل پدر
آنکھیں تو نرگسی پہ نقاہت زیادہ تر۔ (علی اصغر)

جُٹی بھویں۔ (ہ)
جو بھویں ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں۔
وہ اوج ذوالفقار، وہ جُٹی بھووں کا بل
اک نخل قد دکھاتا تھا، تینوں کے تین پھل۔

ج۔د

جُدا۔ (ار)
فاقہ ہے جدا، پیاس جدا، ضعف جدا ہے۔
یہاں "ایک" اور "بھی" دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔

جدال۔ (ع) جنگ۔
کمریں کسے ہوئے تھا زمانہ جدال پر
کیا وقت پڑ گیا تھا محمد کے لال پر۔

جدّ و کد۔ (ع) کوشش و سعی۔
پشتی پہ ہوتے شیر لاکھوں جس کے جد
ہوتا ہے کیا حریف کرے لاکھ جد و کد۔

جدوکد۔ انتہائی سعی۔ کوشش۔

حیدر ہے جس کا باپ محمدؐ ہے جس کا جد

اس کو جواں ملے ہیں بہتر "بجدوکد"۔

(یزیدی سپاہی کے تصورات فوج حسینی کے متعلق۔)

جدھر ہیں بس اُدھر ہیں۔ (ار۔ر)

بات کے پکے۔ کردار میں سخت ہونا۔

جس کے ساتھ ہیں مرتے دم تک اسی کے ساتھ ہیں

جس کے ہیں بس اس کے ہیں، جدھر ہیں بس اُدھر ہیں۔

(جناب زینب اور ان کے بیٹے۔)

ج۔ ر

جریدۂ عالم۔ (ع۔ف۔مرکب) (اضافت توصیفی)

مراد عالم۔ دنیا۔ دفتر عالم۔

یوسف کا ان کے سامنے بازار سرد تھا۔

اک اک جواں جریدۂ عالم میں فرد تھا۔

(فوج حسینی)

ج۔ ز

جزر و مد۔ (ع۔ع۔مرکب)

جوار بھاٹا۔ پانی کا گھٹاؤ بڑھاؤ۔

سینہ ہے بشر کا وہ محیط ذخار۔

ہر ایک نفس سے جزر و مد پیدا ہے

(صفت الٰہی۔ ر)

جزر و مد۔

اس طرح بڑھ کے ہٹتے تھے وہ بانی حد

اٹھتا ہے جس طرح کہ سمندر سے جزر مد۔

جزم۔ (ع) ارادہ پختہ۔

سر کاٹنے کا اب بھی تمہارے جو گردن جزم

ہو زیر و زبر چشم زدن میں یہ صف ازدم۔

ج۔ س

جَسُ۔ (ع) طاقت۔ باڑھ۔ دھار۔

بل جسم میں، کس ہاتھ میں، تلوار میں جس ہے

سو سر کا جو دشمن ہو تو اک وار میں بس ہے۔

جِسُ۔ (ضمیر) اُس کی جگہ۔

کیا رنج ہے وہ رنج کہ یارا نہیں جس کا

کیا دکھ ہے، قلق دل کو گوارا نہیں جس کا۔

جستجو کرنا۔ (ار۔ر)

۱۔ (لغوی معنی) کوشش کرنا۔

۲۔ عزم کرنا۔ قابو پانا۔ زور لگانا۔

عزت ملی۔ ملا اسلم شاہ نیک خو۔

جب تک ہے دم کروں گا میں پانی کی جستجو۔

(ع) جُبل۔

بے تحفا خندق سے اٹھتے ہیں تامل

خندق کا اسی وار کو بہادر نے کیا پل۔

جس کو۔ (ار۔کلمۂ ربط)

ہر اک کو۔ سب کو۔ بس کو بھی۔ جس کسی کو۔

انسان کو رزق، گل کو بو، سنگ کو لال

جو کچھ دیتا ہے، جس کو، تو دیتا ہے۔ (ر)

جس کے ہیں بس اسی کے رہنا۔ (ار۔ر)

کردار کا پختہ ہونا۔ اپنی بات پر اٹل ہونا۔

میلے نہ ہوں تیور یہ سپاہی کے ہنر ہیں

جس کے ہیں بس اس کے ہیں جدھر ہیں بس اُدھر ہیں

(جناب زینب کی گفتگو۔ بیٹوں سے۔)

ج۔ ع

جعفر۔ (ع۔ اسم مذکر) (دیکھیے، تلمیح)

گویا علم ہیں دوش پہ جعفر لیے ہوئے۔ (س)

ج ۔ ف

جفا پیشہ۔ (ف ۔ اسم ۔)
ظالم ۔ سفّاک ۔ جس کی سرشت میں ظلم و جور ہو۔
غدار و سیہ شور و جفا پیشہ و سرہنگ ۔
(مدح بالعظم)

جفا جو۔ (ف) ظالم ۔ ستمگار ۔
تلواریں لگانے لگے پاس آکے جفا جو
سر زخمی ہوا ڈوب گئے خون میں گیسو۔
(شہادت امام حسین ۔)

جفا جو۔ (ف) ظالم ۔ مکار ۔ دغا باز ۔
مکار ہے بیدیں ہے جفا جو ہے وہ بے پیر
ہر امر میں ہے کید ہر اک بات میں تدبیر۔

جفا سہنا۔ (ار ۔ د ۔) صبر کرنا ۔ ظلم برداشت کرنا۔
سہتے ہیں یوں جہاں میں جفا رانڈ ہونے میں
آواز بھی بھلا کوئی سنتا ہے رونے میں۔

جفا کیش۔ (ف)
محنت کش ۔ سخت محنت کرنے والا۔
چلاتے تھے ہر صف میں نقیبان جفا کیش
ہاں غازیو، اس وقت بڑی جنگ ہے درپیش۔

ج ۔ گ

جگر آب رہنا۔ (ار ۔ ع)
خوف زدہ ہونا ۔ سہما سہما رہنا۔
علی کے خوف سے جنگل میں شیر کانپتے ہیں
جگر نہنگ کا پانی میں آب رہتا ہے (س)

جگر آب ہو جانا۔ (ار ۔ ع)
کلیجہ پانی پانی ہو جانا کانپنے لگنا۔
انتہائی خوفزدہ ہونا۔
لشکر جنوں کا خوف سے بیتاب ہو گیا
دہشت سے آگ کا بھی جگر آب ہو گیا

جگر آب ہو جانا۔ (ار ۔ ع)
صدمے سے کلیجہ پانی ہو کر بہہ جانا ۔ کلیجہ نکل جانا۔
انتہائی صدمہ ہونا ۔
گر لکھوں ان کو تو ہو جائے جگر سنگ کا آب۔
(پتھر بھی پگھل کر پانی ہو جائے گا ۔)

جگر آب ہو جانا۔ (ار ۔ ع)
دل نرم ہو جانا ۔ دل پگھل جانا۔
چلتے ہیں تیر کرتا ہے پانی کا جب سوال
از بس کہ اہل درد تھا بیتاب ہو گیا۔
پانی کے مانگنے پہ جگر آب ہو گیا۔

جگر بند۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل ۔) لخت جگر ۔ بیٹا۔
اب لعل مرے اپنے جگر بند سے ملنا
مقتل میں جو آئے گی تو فرزند سے ملنا۔

جگر بند کھونا ۔ (ار ۔ ع) بیٹے کو گنوا دینا۔
کہتا تھا کہ تو آپ سے آرام کی جویا۔
غافل ہوئی ایسی کہ جگر بند کو کھویا۔

جگر پھٹ جانا۔ (ار ۔ ع)
انتہائی مصیبت و آفت کے وقت عورتیں ۔
محاورہ بولتی ہیں ۔ کلیجہ پھٹ جانا۔
تڑپوں گی زمیں پر کہ جگر پھٹ گیا لوگو
بیکس مرے بھائی کا گلا کٹ گیا لوگو۔

جگر پھڑکنا۔ (ار ۔ ع)
دل کانپنا ۔ کلیجہ منہ کو آنا ۔
کیا دیکھتی مجھے تو کچھ آتا نہ تھا نظر
سنبھلا جو دل ذرا تو پھڑکنے لگا جگر

جگر تک اتر آنا ۔ (ار ۔ ع) شدید ۔ ۔ ۔ پہنچنا۔

دو تیغیں جگر تک اُتر آئی ہیں، غضب ہے
دو پہاڑوں کی لاشیں نظر آتی ہیں، غضب ہے۔

جگرداری۔ (ف) ۱۔ کلیجہ پیش کرنا۔ قربانی
۲۔ بہادری۔ شجاعت۔
لشکر تھا فرشتوں کا جگرداری کو حاضر
جبریل سے خود غا شبیر برادری کو حاضر۔

جگر جلنا۔ (استعارہ۔ ایہام۔ توریہ)
انتہائی صدمہ ہونا۔ سینے میں آگ لگی ہونا۔
(انتہائی غصہ کے وقت بھی بولتے ہیں۔)
جلتا تھا جگر، قلب پہ تھا صدمۂ جانکاہ۔

جگر سنبھلنا۔ (ار۔ ع۔) دل قابو میں رکھنا۔
فرقت میں مری طرح جگر کس سے سنبھلتا
میں گھر میں نہ ہوتی تو یہ گھر کس سے سنبھلتا۔

جگر سے خون ٹپکنا۔ (ار۔ ع) انتہائی صدمہ پہنچنا۔
بیتاب ہے دل خون ٹپکتا ہے جگر سے
میں جو کڑی بھولی ہوئی ہوں چار پہر سے۔

جگر شق ہونا۔ (ار)
کلیجہ پھٹا پڑنا۔ کلیجہ نکلا جانا۔
بانوئے زدِ عالم کا جگر سینے میں شق تھا۔
(بانو۔ دیکھیے ، ردیف.

جگر کباب۔ بلاؤں کا مارا۔ دل جلا۔ مصیبت۔
دکھا کے حاکم کوفہ کو شمر کہنے لگا
بہن حسین کی زینب جگر کباب یہ ہے۔ (س)

جگر کو برما دینا۔ (ار۔ ع)
تڑپا دینا۔ بے چین کر دینا۔
بر نالۂ دل، جگر کو برما جائے
ایسا رو کہ ابر شرما جائے۔ (ا)

جگر کو سردی دینا۔ جسم کو طراوت پہنچانا۔
جسم کو فرحت و سرور پہنچانا۔
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا۔

جگر منھ کو چلا آنا۔ (ار۔ ع)
ناقابل برداشت ہوتا جانا۔
انتہائی پریشانی کے سبب کلیجہ نکلا جانا۔
میرا تو جگر منھ کو چلا آتا ہے ہر بار
اصغر کو لیے کہتی تھی ماں نوحے دل افگار۔

جگر میں آگ بھڑکنا۔ (ار۔ ع)
کلیجہ پھنکنا۔ مارے گرمی کے کلیجہ میں آگ سی لگنا۔
مخفی تھے شرر شدت گرما سے حجر میں
چلتی تھی یہ لو، آگ بھڑکتی تھی جگر میں۔

جگر میں آگ بھڑکنا۔ (ار۔ ع)
انتہائی بخار ہونا۔ جسم میں آگ سی لگی ہونا۔
کیا تاب اگر منھ سے کہوں، درد ہے سر میں
اُف تک نہ کروں بھڑکے اگر آگ جگر میں۔

جگر میں آگ لگنا۔ (ار۔ ع)
انتہائی غصہ اور صدمے کے سبب طاقت برداشت
نہ ہونا۔
دل پھنک رہے تھے، آگ لگی تھی جگروں میں۔
فاقہ رہا دو روز کا معصوں کے گھروں میں۔

جگر میں آگ لگی ہونا۔ (ار۔ ع)
کلیجہ میں شدت پیاس سے گرمی کے شعلے نکلنا۔
افسوس کہ پانی کا تو قطرہ نہیں گھر میں
اور آگ لگی ہے مرے ننھے سے جگر میں۔

جگر میں درد ہونا۔ (ار۔ ع)
انتہائی صدمے کے وقت بولتے ہیں۔
دلی صدمہ اور رنج ہونا۔
صغرا کے بچھڑ جانے کا ہے درد جگر میں۔

جگر و قلب ٹھنڈا ہونا۔ (ار۔ بول چال)
جگر اور دل کی آگ کم ہونا۔ ٹھنڈک پڑ جانا۔

صدقے تمہارے اے لخت دل ساقی کوثر۔
ٹھنڈا جگر و قلب ہوا، روح معطر۔

جگہ پانا۔ (ار۔ روزمرہ) جگہ ملنا۔ موقع ملنا۔
ٹھیریں وہیں، گرگوہ کے دلہن میں جگہ پائیں۔

جگہ جھاڑنا۔ (ار۔ ر)
صفائی کرنا۔ کوڑا کرکٹ ہٹانا۔
گرے جب شاہ گھوڑے سے، ندا ہاتف کی یہ آئی
جگہ جھاڑی ہوئی ہے، فاطمہ زہرا کے بالوں کی۔

ج۔ ل

جلاجل۔ (ع) (باجوں کے نام) (دیکھیے تصاویر)
قرنا۔ طبل (ع)
دف۔ (ف)
ناگہ بجے جلاجل و قرنا و طبل و دف۔

جلال آجانا۔ (ار۔ روزمرہ)
دبدبہ اور رعب کا جذبہ اُبھر آنا۔
یہ کہتے تھے حضرت کہ جلال آگیا ناگاہ
خورشید ہوا غیظ سے روئے شہ ذیجاہ۔

جِلانا۔ (ار۔ ر)
لغوی معنی۔ زندہ کرنا (مجازاً) طاقت بخشدینا۔
مرجائیں گے جِلا دو ہمیں منھ سے بول کر
دو باتیں کر لو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر۔

جلا ہونا۔ (ار۔ م)
سبب روشنی ہونا۔ وجہ رونق ہونا۔
پیدا ہوئے دنیا میں اسی غم کے لیے
رونا ہی جلا ہے چشم پرنم کے لیے۔ (ر)

جلا ہونا۔ (ار۔ ر)
صفائی ہوجانا۔ دل صاف ہوجانا۔ توڑا جانا۔
باطل، شفاعت و حسد و کینہ ہوگیا۔
الہی جلا ہوئی کہ حق آئینہ ہوگیا۔

جلنا۔ (ار۔ رم) حسد کرنا۔
ذرّوں سے آفتاب بھی جلتا ہے دیکھ لو۔

جلوخانہ۔ (ف) نورانی مکان۔ مراد دنیا۔
ہر سو ہے تجلّی یہ جلوخانہ ہے کس کا۔

جلوخانہ۔ (ف) (داستان)
محل کے سامنے کا صحن جہاں شاہی سواری
کا جلوس ترتیب دیا جاتا ہے۔ (روح انیس ص ۵۱)
چوتھا فلک ضیا سے جلوخانہ ہوگیا
خورشید شمع حسن کا پروانہ ہوگیا۔ (تغزل)

جلودار۔ (ف) ساتھی۔ داہنے بائیں۔
شاہ تنہا ہیں، مددگار نہیں
بجزئی کوئی جلودار نہیں۔ (س)

جلودار۔ (ف)
ساتھی۔ دوست۔ داہنے بائیں رہنے والے۔
جلوت: (ت) گھوڑا۔
صبح عاشور تلک ساتھ تھے مولا کے رفیق
عصر کے وقت اکیلے تھے جلودار نہ تھے۔ (س)

جلوس کی جگہ۔ (ار) مقام کرنے کی جگہ۔ رہنے کی جگہ
اے خسرو زمیں یہ جگہ ہے جلوس کی
خوشبو ہے یاں کی خاک میں عطر عروس کی۔

جلّ وعلیٰ۔ (ع)
رعب و جلال والا۔ اعلیٰ ترین (مراد: خداوند عالم)
فرمایا حق جلّ وعلیٰ، بس کہ قبل ہے
کیا صف کشی کروں، مرا لشکر قلیل ہے۔

جلو میں ہونا۔ (ار۔ فقرہ)
ساتھ ساتھ ہونا۔ پہلو میں ہونا۔
سر کھولے ہوئے فاطمہ زہرا ہے جلو میں۔

جلوہ دینا۔ (ار۔ رم)

چمکانا۔ جنگ کے لیے بلند کرنا۔ غلاف سے نکالنا۔

فرما کے یہ جلوہ دیا تیغ دوزباں کو۔
عبرت ہوئی بجلی سے چمکنے سے جہاں کو۔

جلوہ گر۔ (ف) نورانی۔ روشن و منور۔

تجلّی سے حضرت کے رخسار کی
زمیں دور تک جلوہ گر ہو گئی۔ (س)

جلوہ گر ہونا۔ (ار۔ بول چال) بیٹھنا۔

گھوڑے پہ جلوہ گر ہوا فرزند بوتراب۔
(امام حسین مراد ہیں۔)

جلوہ فرما ہونا۔ (ار۔ بول چال۔)

رونق افروز ہونا۔ بیٹھنا۔

جلوہ فرما ہوئے گھوڑے پہ شہ عرش وقار۔

جلوہ گری ہونا۔ (ار۔ استعارہ)

تجلّیاں پھیل جانا۔ نور ساطع ہونا۔ کلام ایسی فصاحت و بلاغت، زبان و بیان سے آراستہ ہو، جس سے مجلس میں وہ نور ساطع ہو کہ جس سے آفتاب کی شعاعیں شرمندہ ہو جائیں۔

بزم غم شبیر میں وہ جلوہ گری ہو۔
خورشید جہانتاب، چراغ سحری ہو۔

جلوہ نما ہونا۔ (ار۔ ع)

جاہ و جلال کا مظاہرہ کرنا۔ رونق افروز ہونا۔

خورشید صفت جلوہ نما تھا علَم آگے
عباس تو پیچھے تھے سپاہ حشم آگے۔

جلوۂ نو۔ (ف)

عجیب و غریب حسن۔ نئی آراستگی۔

احمد کی آپ نے پہنی جو کفن پر
پیدا ہوا اک جلوۂ نو رخت کہن پر۔

جلی ہونا۔ (ار) آشکار ہونا۔ ظاہر ہونا۔

مرتبہ جلی ہے سب پہ امام جلیل کا۔
خدمت ہے جس کے گھر کی شرف جبرئیل کا۔

جَلی ہونا۔ (ار)

مسلّمہ ہونا۔ ظاہر ہونا۔ آشکار ہونا۔

دست حسین و پنجۂ مشکل کشا علی
دونوں کا مرتبہ بھی دو عالم پہ ہے جلی۔

ج ۔ م

جمّال۔ (ع۔ اسم مذکر) اونٹ چلانے والے۔

جمّالوں سے کہہ دو کہ الگ ناقوں کو بچائیں۔

جمانا۔ (ار) تیار کرنا۔ کھڑا کرنا۔

اعدا صفیں جمائے ہوئے جنگ پر بہم
ہنستے تھے سوگواروں کے رونے پہ دم بدم

جمدھر۔ (ہ) (دیکھیے، تصویر)

نہ ہاتھ میں لی ڈھال نہ جمدھر کو اٹھایا
مولا نے فقط تیغ دوپیکر کو اٹھایا
(تیغ دوپیکر، دیکھیے، تصویر)

جمعیّت۔ (ع) یکجائی۔ ہجوم۔ صفوف۔

جمعیت لشکر کو پریشاں کیا دم میں
جو فوج کی جاں تھے انھیں بے جاں کیا دم میں۔
(عون و محمد کی جنگ)

جنازہ اٹھانا۔ (ار۔ ر)

میت دفن کرنا۔ قبرستان کو میت لے جانا۔

اس دار فنا سے مری جاں تم تو سدھارے
اب کون اٹھائیگا جنازے کو ہمارے۔

جَنّتی۔ (ار)

جنت کا مکیں۔ بہشت کی طرف جانے والا۔

ڈیوڑھی پہ ہاتھ جوڑ کے کہتا ہے وہ جنّتی
امیدوار عفو جرائم ہے تم سے بھی۔

جنابِ احدی۔ (ار) بارگاہ الٰہی۔

تکبیریں ہوئیں، لشکر اللہ دنبی ہیں
سب محو ہوئے یاد جناب احدی میں۔

جناب امیر۔ (استعارہ)
حضرت علی۔ یہاں حضرت عباس مراد ہیں۔
تیغ اٹھا کے شیر کے منھ پر شریر آئے
گیتی ہلی، غضب میں جناب امیر آئے۔

جُنباں ہونا۔ (ار۔ فقرہ) ہلنا۔ چلنا۔
تحمید میں جنباں تھے لب لعل گہر بار
بھر کر نفس سرد یہ فرماتے تھے ہر بار۔

جنباں ہونا۔ (ار)
ڈگمگ ہونا۔ ہلنا۔ متزلزل ہونا۔
ع: جنباں تھی کربلا کی زمیں، صورت جہاز۔

جُند۔ (ع) لشکر۔ فوج۔
بڑھ کر جو دل بڑھانے لگے افسران جُند
آیا اُڑا کے رخش کو وہ مثل باد تند۔

جنس۔ (ع۔ اسم مونث)
چیز۔ معاملہ۔ مسئلہ۔ نوع۔ قسم۔ صنف۔
(بند) کھولے ہوئے پر کہتے ہیں شاہین ترازو۔
پلّے ہوں برابر کہ یہ عادل کا ہے اردو۔
سن لے جو فرد شدہ ہے سنجیدہ و خوشخو خاسر
ہے جو میزان میں ہوا فرق سر مو۔
اک فصل میں اس جنس کے عقدے بھی کھلیں گے
اعمال یونہیں عدل کی میزان میں تلیں گے
(منطقی اصطلاح) جنس کے ماتحت چند نوعیں
ہوتی ہیں اور نوع کے ماتحت چند اصناف۔
صنف وہ ہے جس کے نیچے افراد ہوتے ہیں۔ چنانچہ
حیوان جنس ہے (جو عام ہے) انسان اس کی
ایک نوع ہے۔ ہندوستانی اور یورپین اس
کے افراد ہیں۔ (میر انیس نے اس بند میں
اسی منطقی اصطلاح کو پیش نظر رکھا ہے۔)

جنس شہادت۔ (اضافت توصیفی)
شہادت۔ (تحفۂ شہادت)
آئے تھے بہر جنس شہادت پدر کے ساتھ۔
مٹھی میں جاں علی اصغر بے ہوئے۔ (اس)

جنس غم۔ (اضافت توصیفی)
(جنس: شے) غم و الم۔
اردو میں جنس غم کے سوا جنس ہے گراں۔
(جنس۔ جنس صفت تجنیس)

جنس کا خریدار۔ (ار) (خریدار: استعارہ)
نظم، کلام، مرثیہ، بیان۔ خواستگار۔
اس جنس کا گر آج نہیں کوئی خریدار
فیاض ہے لیکن شہ مظلوم کی سرکار۔
(مقطع انیس۔ دعائیہ۔)

جنگاہ۔ (ف) میدان جنگ۔
جنگاہ میں جا پہنچا وہ لخت دل شبّر۔

جنگ سے ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔ ر)
لڑائی بند کر دینا۔ دست بردار ہونا۔
ڈرتا ہے عبث، جنگ سے لے ہاتھ اٹھایا۔

جنگل میں باغ کھلنا۔ (ار)
بیہڑ جنگل میں چمن کھل جانا۔
جنگل میں کھلا باغ، یہ خوشبو ہوی ساری۔

جنود۔ (ع) لشکر۔ فوج۔
کیا ڈر۔ قشون روم ہے یا جنود شام
ہم اپنے کام میں ہیں، ہمیں کیا کسی سے کام۔

جنیو۔ (ہ)
گلے سے کمر تک ڈھیلا ڈھالا ڈورا پہنا جاتا ہے۔
عموماً بلوغت پر پہنچنے پر جنیو لڑکے کو پہناتے ہیں۔
ظالم شکار بن گیا

کافر وہ تھا تو باغ بھی مارا جینو کا ۔

ج ۔ و

جو خدا دکھائے ۔ (ار ۔ ر)

جو خدا کرے ۔ جو کچھ خدا کو منظور رہے ۔

دیکھیں گے صبر و شکر سے جو کچھ خدا دکھائے
کٹ جائے تن سے سر پہ نہ وعدے میں فرق آئے ۔

جو زندہ رہے گا دیکھے گا ۔ (ار ۔ بول چال)

جو آدمی جتنا رہے گا، وہ آنکھوں سے دیکھ لیگا ۔

یہ معرکہ دیکھے گا وہ، زندہ جو رہے گا ۔
خوں تا بہ کمر دار امارہ میں بہے گا ۔

جو کچھ ۔ (ار ۔ فقرہ)

ہر ایک ۔ ہر گوشہ ۔ ہر طریقہ ۔ تمام کے تمام ۔

کر لیجیے شمار اس کا محاسب نے یہ چاہا
جو کچھ تھا کا طریقہ وہ نبا ہا ۔

جو کچھ دیکھا ۔ (ار)

تمام زندگی میں جو کیا، اور جو دیکھتے رہے ۔
(تمام تجربات)

جب آنکھ بند ہوئی تو عقدہ یہ کھلا
جو کچھ دیکھا، سو خواب دیکھا ہم نے ۔

جو کہنا وہ کرنا ۔ (ار ۔ ر)

اپنی زبان کا پاس کرنا ۔ وعدے کا خیال رکھنا ۔
وعدہ پورا کرنا ۔

ہے بات کی پیچ، نام پہ مرتے ہیں بہادر
جو کہتے ہیں منہ سے وہی کرتے ہیں بہادر ۔

جو ہو سو ہو ۔ (ار ۔ ر)

خواہ کچھ بھی آفت آجائے ۔ چاہے کوئی بھی انجام ہو جائے ۔

راحت ہے گر گلوئے پدر پر چھری چلے
جو ہو، سو ہو، مگر نہ جگر پر چھری چلے ۔

جو ہو سو ہو ۔ خواہ کوئی بھی حشر ہو ۔ نتیجہ اب کچھ بھی ہو ۔

فرمایا، کدھر جاؤں میں، اے حُرّ وفادار
جو ہوئے سو ہوا اب تو ہیں آفت میں گرفتار ۔
(امام حسین اور حُر ۔ مکالمہ)

جواب دینا ۔ (ار ۔ ر) صفائی پیش کرنا ۔

اے نہر! مر گئے مرے بچے بغیر آب
دو دن سے خشک ہے چمنستان بو تراب
محشر میں دیگی ساقی کوثر کو کیا جواب
(امام حسین کا نہر فرات سے تخاطب)

جَوَاد ۔ (ع ۔ اسم صفت)

سخی ۔ بخشش کرنے والا ۔ جود و سخا والا ۔

ہے ذات تری جواد و غفار و غنی
امید تجھی سے ترے افضال کی ہے ۔ (فضل الٰہی)

جوار ۔ (ع) قریب ۔ ارد گرد ۔

محسوب ہوں زوار امام دو سرا میں
مر جاؤں تو مدفن ہو جوار شہدا میں ۔
(مقطع ۔ انیس کی دعا)

جوار ۔ (ع) پہلو ۔ قربت ۔ گوشہ ۔

خنداں خنداں جوار جد میں پہنچے ۔ (ر)

جوانب ۔ (ع) جانب کی جمع ۔ طرف سمت ۔

واں ہو چکے ہیں جمع کئی لاکھ ستمگر
اطراف و جوانب سے چلے آتے ہیں لشکر ۔

جوانوں سے حیا کرنا ۔ دوسرے سپاہیوں سے شرم کرنا ۔

دیکھو اپنے رسالے کے جوانوں سے حیا کر ۔

جوانی کو رونا ۔ (ار ۔ ر)

جوانی بیٹے یا بھائی کو یاد کرکے پیٹنا ۔
فریاد کرنا ۔

ع: جبتک جیونگی تیری جوانی کو روؤنگی ۔

جوانی کے لئے رونا۔ (ار۔ ر)

جوان مرگ پر آنسو بہانا۔

روئے امام اس کی جوانی کے واسطے
دریا پہ قتل ہوگیا، پانی کے واسطے۔ (جناب عباس)

جوانی نہ دیکھنا۔ جوان نہ ہوسکنا۔ جوانی سے پہلے مرجانا۔

افسوس کہ ان دونوں نے دیکھی نہ جوانی
میں کیا کہوں، کیا صاحب ہمت تھے یہ جانی۔
امام حسین کی گفتگو عون و محمد کے متعلق۔

جوانی نہ دیکھنا۔ (ار۔ ر)

جوانی نہ آنا۔ جواں عمر نہ ہوسکنا۔ شباب سے پہلے ہی مرجانا۔

پیدا ہوئے جس دن سے کبھی چین نہ پایا
دیکھی نہ جوانی کہ پیام اجل آیا۔

جوبن۔ (ار) (دیکھیے، ج ۱ ص ۲۷۰)

حسن۔ رونق۔ جوانی۔

جوبن ڈھلنا۔ حسن و جوانی گھٹنا۔ (زوال پذیر ہونا)

جوبن آج دن کا بھی ڈھلتا ہے دیکھ لو۔

جو بھر زیادہ یا کم ہونا۔ (ار۔ ر) بالکل برابر ہونا۔

سب ٹکڑے برابر تھے، عجب عدل و کرم تھا۔
تولا تو نہ جو بھر تھا زیادہ، نہ وہ کم تھا۔

جود۔ (ع) بخشش۔ سخا۔

ممکن نہیں ہے مثل ترا رے سپہر جود
ہے شکل ممتنع، قسم واجب الوجود۔

جودت و موزونی۔ (ار۔ شاعری کی اصطلاحات)

مزاج اور طبیعت میں روانی اور شعر کہنے کی صلاحیت۔

ہاں اگر ذہن میں جودت ہے کہ موزونی ہے
اس احاطے جو باہر ہے، وہ بیرونی ہے۔

جوش غضب۔ (ف۔ مرکب)

انتہائی غصے سے بے آپے ہونا۔

جوش غضب سے سرخ ہوئیں چشم نابکار
مثل تنور منہ سے نکلنے لگا بخار۔

جوشن۔ (ع) ایک زرہ کا نام۔ (دیکھیے، تصویر۔)

پھل اس کا نہ سپر نہ جوشن پہ رہ گیا
جس پر پڑی تڑپ کے وہ توسن پہ رہ گیا۔

جولاں کرنا۔ (فرس کو جولاں کرنا۔)

دوڑانا۔ آگے بڑھانا۔

دولھا کے نور رخ کی ضیا چرخ تک گئی۔
جولاں کیا فرس کو تو بجلی چمک گئی۔

جوں (ف۔ کلمہ۔ حرف تشبیہ) مثل۔ مانند

جوں قبلہ نما قصد جدھر کرتے ہیں شبیر
پھر پھر کے سوئے کعبہ نظر کرتے ہیں شبیر۔

جونہیں۔ (جوں ہی) جیسے ہی۔ فوراً۔

خالی ہوئے وہ محمل و ہودج جونہیں سارے
خیمے میں چھپے عرش معلّیٰ کے ستارے۔

جوہر (معرب)

۱۔ تلوار کے وہ داغ جو بہت قیمتی سمجھے جاتے ہیں
۲۔ پختہ پکّا۔ باقی رہنے والا۔

گرتا تھا لہو چھٹ کے نہ جوہر کے چمن کا
ابلی ہوئی مٹی، رنگ ٹپکتا تھا بدن کا۔

جوہر۔ (ع) ماہیت۔ اصلیت۔ حقیقت۔

چرخ سے بہر رسول اتری تھی بیشک ذوالفقار
آئی قبضے میں علی کے جب، تو جوہر کھل گئے۔

جوہر دکھا دینا۔ (ار۔ بول چال۔)

بہادری و شجاعت کے۔

ہر چند کہ طاقت نہیں ماتم میں سپر کے
جوہر دکھادوں تمہیں شمشیر دو سر کے

جوہر شمشیر دکھانا۔ (ار)

میدان جنگ میں داد شجاعت پانا۔
چھوٹے جو ہوں، جوہر شمشیر دکھائیں
ہم خاک بسر روتے ہوئے لاشوں پہ جائیں۔

جوہر شمشیر زباں۔ (ف - ترکیب)
نصیحت آمیز تقریر۔
حضرت کے سخن سن کے یہ بولی سپہ شام
کچھ جوہر شمشیر زباں کا نہیں یاں کام
ہم مستعد جنگ ہیں یاں کھینچے صمصام۔

جوہر مٹ جانا۔ (ار - مح)
سیکھا سکھایا خاک میں مل جانا۔
بچپن میں ہمیں آپ نے شمشیر عطا کی
مٹ جائیں گے جوہر جو ہمیں نے نہ دغا کی۔
(علی اکبر کے جذبات)

جوہر ہونا۔ (ار)
ہنر ہونا۔ اصل وحقیقت ہونا۔ بنیاد ہونا۔
مداحی شبیر ہے جوہر میرا
رتبہ نہ ہو کیوں نظم میں برتر میرا۔ (ر)

جوہریان سخن۔ (ف - ترکیب)
شاعری اور زباں کے عالم۔ قدر کرنے والے۔
کیا ہو گئے وہ جوہریان سخن اک بار
ہر وقت جو اس جنس کے رہتے تھے طلبگار۔

جویا۔ (ف) متلاشی۔ ڈھونڈنے والا۔
جویا پسر کا صورت یعقوب کون ہے
غلبہ ہے کس کی فوج کا، معلوم کون ہے۔ (پسر سعد)

جویا۔ (ف)
شناسا۔ جاننے والا۔
لغوی معنی، ڈھونڈنے والا۔
وہ غم ہے کہ آرام کا جویا نہیں کوئی
راتیں کئی گزری ہیں کہ سویا نہیں کوئی۔

ج - ہ

جہاد پر چڑھنا۔ (ف - مح) میدان جنگ میں آنا۔
غل تھا چڑھے ہیں شیر الٰہی جہاد پر۔

جہاں۔ (ار) جس طرف۔ جس جگہ۔
راہی ہوں کسی اور طرف امن جہاں پائیں
پھر جانے کا جھنجھلا کے زباں پر نہ سخن لائیں۔

جہاں تاب۔ (ف - مرکب) عالم کو روشنی پہنچانے والے
جیسے قمر اس برج جہاں تاب میں دیکھے
یوسف نے وہ کوکب نہ کبھی خواب میں دیکھے۔

جہاں تیرہ وتار ایک ہونا۔ (ار - مح)
ہر طرف اندھیر چھایا ہونا۔ روحانی صدمے کے سبب
کچھ نہ سوجھنا۔
ہے تیرہ وتار یک جہاں سب کی نظر میں
روتا ہوا اک ایک کو چھوڑ آیا ہوں گھر میں۔ (زعفر جن)

جہاں سے اٹھنا۔ (ار) دنیا سے جانا۔ مرجانا۔
اٹھوں جہاں سے دلبر شبر کے سامنے
عورت کی موت خوب ہے شوہر کے سامنے۔

جہاں سے جانے کی خبر آنا۔ (ار - بول چال)
موت کے وقت کی اطلاع ہونا۔
جانے کی جہاں سے خبر آتی ہے کسی کو
گرتی ہوئی ہوئی بجلی نظر آتی ہے کسی کو
(موت کے وقت کی کسی کو خبر نہیں)

جہاں سے گزر جانا۔ (ار - مح)
مرجانا دنیا سے رخصت ہو جانا۔
کیسی گھڑی ہے، ہائے یہ آناں کدھر گئیں
دشمن بیچھی ا جہاں سے کبرا گزر گئیں۔

جہاں کی خاک ہونا۔ (ار - مح)
خمیر ہونا۔ وہ مقام جہاں قبر بننا مقدر میں لکھا ہو۔

پائی نہ کہیں سب کو جگہ امن داماں کی
لائی وہیں تقدیر کہ تھی خاک جہاں کی۔

جہاں کی سیر کرنا۔ (ار) زندہ رہنا۔
بس اب خدا اٹھائے، بہت کی جہاں کی سیر
مانگو دعا کہ باپ کا ہو خاتمہ بخیر۔

جہل مرکب۔ (ف)
اللہ کو نہ پہچاننے والا سخت جاہل۔ کافر۔
سر تا بقدم عمرو بھی تھا جہل مرکب
ظلمت نہ رہی کفر وہ قتل ہوا جب۔

جہول۔ (ع) جاہل۔ جہلا۔
دو کرتے تھے وہ مجمع قوم جہول میں
گھوڑوں کو عرض ہیں تو سواروں کو طول ہیں۔

جہول۔ (ع) جاہل۔ گمراہ۔
مجھ کو برا کہے، تو کہے حاکم جہول
مرنا قبول، آگ میں جلنا نہیں قبول۔

جہول۔ (ع) نااہل۔ جاہل۔ نالائق۔
یوں روکتے تھے ڈھال پہ تیغ جہول کو
جس طرح روک لے کوئی شہ زور پھول کو۔

جھ۔

جھانجھ۔ (ہ۔ اسم مذکر)
دیکھیے تصویر۔ (ع۔ جلاجل)
تھرا کے جھانجھ بھی کف افسوس ملتے تھے۔

جھائیاں۔ (ہ) داغ دھبے۔ جھریاں۔ شکنیں۔
چہرہ اکبر کی کیا تشبیہ دوں
جھائیاں ہیں صاف روئے ماہ پر۔

جھپٹ کے جانا۔ (ار۔ ر)
حملہ کرنے کے لیے حریف پر تیزی کا سے گر پڑنا۔
جس غول پر جھپٹ کے گئے صورت اسد
بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے دشت ستم کی حد۔
(جوانانِ لشکرِ حسین)

جھپٹنا۔ (ار۔ روزمرہ)
یک لخت حملہ کرنا۔ مارنے کے لئے بڑھنا۔
یہ چند جو وحشی ہیں عرب کے ترے دنبال
جھپٹے گا جو اک شیر ہو جائیں گے پامال۔ (مکالمہ)

جھٹکے کھانا۔ (ار)
خفت ہوئی جھٹکے کئی ظالم نے جو کھائے
پیسے کبھی دانت اور کبھی ہونٹ چبائے۔

جھڑی رہنا۔ (ار۔ ع)
متواتر بارش ہوتی رہنا۔ بارش کی جھڑی لگ جانا۔
دونوں آنکھیں ہیں مری ساون بھادوں
یاں سارے برس ایک جھڑی رہتی ہے۔ (ر)

جھک کے ملنا۔ (ار۔ ع) تواضع اور خاکساری سے ملنا۔
کرتا ہے پاسداری
ملتے ہیں اس سے جھک کے جو آتا ہے اپنے گھر۔

جھکنا۔ (ار۔ روزمرہ) گرنا۔ حملہ کرنا۔ رخ کرنا۔
تلواریں پکڑ کر جو لعینوں پہ جھکیں گے
روکیں گے جو آقا بھی تو پھر ہم نہ رکیں گے۔

جھکنا۔ گرنا۔ حملہ کرنا۔
تلوار کر کے جو لشکر پہ جھکوں گا
جبریل بھی روکیں گے تو پھر میں نہ رکوں گا۔
(امام حسین اور میدان جنگ۔)

جھلانا۔ (ہ۔ مص) غصے میں آنا۔
جھلا کے چوب نیزہ کو لایا وہ فرق پر
قاسم نے ڈانڈ ڈانڈ پہ مارا بچا کے سر۔

جھلم۔ (ہ)
جنگ کے وقت چہرے پر پہننے والی لوہے کی جالی۔ (دیکھیے، تصویر)

جملے تو دیکھو۔ رخ جہلم کو اتار کر
اور دو سیاہ، آنکھ تو شیر دل چار کر۔
(ہ)
گھوڑے کی اچانک تھی کہ جھکڑا تھا پری کا۔

جھنڈولے بال۔ (ہ) گھونگرو والے بال۔
الجھتا رات کو جب دل تو کہتی تھی بانو
دکھا دے اے علی اصغر جھنڈولے بال مجھے۔ (س)

جھنڈولے بال۔ (ہ)
ماتھے پر بکھرے ہوئے بال۔ لٹکتے ہوئے بال۔
چھوٹا سا ایک سبز عمامہ تھا زیب سر۔
ماتھا جھنڈولے بالوں میں ہالے میں جوں
(علی اصغر)

جھنجھلا کے کہنا۔ (ار)
ذرا غصے اور شرمندگی سے کہنا۔
جھنجھلا کے کہا اس نے کہ یا شاہ سرفراز
سرہنگ نہ مجھ سا ہے نہ سرکش نہ سرانداز۔

جھنجھلانا۔ (ار۔ روزمرہ) غصے میں بے چین ہونا۔
جھنجھلائے ہوئے مسلم ذیجاہ کے دلدار
ایک ایک سے کرتے تھے یہی ہر بار۔

جھنجھلانا۔ (ہ۔ مص) قابو سے باہر ہو جانا۔
چھینکی شفق نے فرق پہ جھنجھلا کے پھر کمند۔

جھنکار۔ (ہ)
لوہے سے لوہا لڑنے کی جھن جھن آواز۔
میدان میں سنتی ہو یہ تلوار کی جھنکار۔
اور برچھیوں کے پھل وہ چمکتے ہیں جو ہر بار۔

جھولی۔ (ہ۔ مونث) یہاں جھولی سے مراد
نافۂ ہرن ہے جس میں مشک رہتا ہے۔
نافے سے جھولی میں نسیم ختن آئی۔

جھوم جھوم کے پھرنا۔ (ار۔ ع)
خوشی، لطف اور انانیت کے انداز میں ٹہلنا۔
(گھوڑے کے متعلق)
کیسے نہ یال، حور نے بکھرا دیے ہیں
پھرنے میں جھوم کے صدقے پری کی چال۔

جھیلنا۔ (ہ۔ ار۔ ر)
برداشت کرنا۔ جیتنا۔ محنت کر کے فتح پانا۔
خیبر کی لڑائی کی طرح جنگ کو جھیلو
بچے اسد اللہ کے ہو، جان پہ کھیلو۔
(ماں کی بیٹوں کو ہدایت۔)

جھیلوں میں پڑے رہنا۔
گرمی کی حدت سے بچنے کے لیے جھیلوں میں دن گزارنا
جھیلوں میں پڑے رہتے ہیں سب دشت کے ساکن

ج۔ ی۔ ے

جی بھر کے۔ (ار۔ ر) خاطر خواہ۔ مرضی کے مطابق۔
حسرت ہے کہ ہم باپ کو جی بھر کے نہ روئے (س)

جی بھر کے (ار۔ ر)
خواہش کے مطابق۔ جتنا جی چاہے۔ جب تک جی
چاہے۔
لاشے پہ میرے آہ و بکا کر کے روئیو
مر جائے جب حسین تو جی بھر کے روئیو۔

جی بھر کے دیکھنا۔ (ار۔ ع)
کچھ دیر ملاقات اور گفتگو میں مشغول رہنا تاکہ
دل بھر جائے۔
ہم پہلے داغ خویش و برادر کو دیکھ لیں
تو ہم کو دیکھ، ہم تجھے جی بھر کے دیکھ لیں۔
(امام اور حر کی گفتگو۔)

جی بہلنا۔ (ار۔ ر) دل لگنا۔
ع: کہتے ہیں کہ مکتب میں نہ جی بہلے کا تم بن۔

جی جانا۔ (ار۔ ر)
زندگی مل جانا۔ روح تازہ ہو جانا۔ خوش ہو جانا۔
جی جائیں جو مولا ہمیں مرنے کی رضا دیں
ایسا نہ ہو قاسم کو حضور اذن وغا دیں۔

جی چھوٹ جانا۔ (ار۔ ر) مایوسی چھا جانا۔
لڑنے سے خطا کاروں کے جی چھوٹ گئے تھے
فولادی کمانوں کے بھی دل ٹوٹ گئے تھے۔
(استعارہ)

جی چھوٹ جانا۔ (ار۔ مح) دل مردہ ہو جانا۔
بد دلی پیدا ہو جانا۔ مایوسی طاری ہو جانا۔
ہاتھ منہ کٹ گئے سر اڑ گئے، جی چھوٹ گئے
مورچے ہو گئے پامال، پرے ٹوٹ گئے۔

جی چھوٹا نظر آنا۔ (ار۔ مح)
دل اکتایا ہوا معلوم ہونا۔ بد دلی کے آثار نمایاں ہونا۔
دل ہل گئے، جی خوف سے چھوٹا نظر آیا
دیکھا تو ہر اک مورچہ ٹوٹا نظر آیا۔

جی سنسنا جانا۔ (ار۔ ر)
جسم سُن ہو جانا۔ سناٹا پھیل جانا۔
سَن سَن چلی جو تیغ تو جی سنسنا گئے
دریا کے چو کیدار لہو میں نہا گئے۔

جی سَنسنا جانا۔ (ار۔ مح)
سناٹا پیدا ہو جانا۔ سنسنی پھیل جانا۔
جب یہ سنے کلام تو جی سنسنا گیا۔
دل پر چھری چلی کہ جگر تھر تھرا گیا۔

جی سے گزرنا۔ (ار۔ ر) مر جانا۔
فرقت میں مجھ کو جی سے گزرنا قبول ہے
اچھا سدھارو گر مرا مرنا قبول ہے۔

جی کھونا۔ (ار۔ مح)
دل کو اذیت دینا۔ بلکھنا۔ جی تڑپانا۔

رونے بھی نہ دیتے تھے، سو جی کھوتے ہیں شبیر
صدقے گئی، تم سوتے ہو، اور روتے ہیں شبیر

جی میں سمجھنا۔ (ار۔ ر) دل سے سوچنا۔ صحیح طور پر غور کرنا۔
جی میں ذرا سمجھ! کہ یہ کس سے لڑائی ہے
وہ کون ہے رسول کا، یہ کس پر چڑھائی ہے۔
(حُر اور ابن سعد)

جی نڈھال ہونا۔ (ار۔ مح)
دل کمزور ہو جانا۔ دل بجھ جانا۔
غم سے کمر جھکی ہوئی، رخ زرد، جی نڈھال۔

جی ہار دینا۔ (ار۔ مح) ہمت ہار دینا۔ مایوس ہو جانا
جی ہار دیا فوج نے، عزت گئی سب کی
بے آب ہوئی آج سے تلوار عرب کی۔

جی ہونا۔ (ار۔ ر۔ استعارہ)
زندگی ہونا۔ جان ہونا۔
یوں تو وہ کلیجہ تھا مرا اور مرا جی تھا
میں اس لئے روتا ہوں کہ ہم شکل نبی تھا۔

جیب قبا۔ (ف۔ ع) قبا کا گریباں۔
جیب قبا کو مثل کفن پھاڑتا ہوا
نکلا پرے سے دیو سا چنگھاڑتا ہوا۔

جیتے پھرنا۔ (ار۔ مح) زندہ و سلامت واپس آنا۔
جیتے جو پھرے ہم، تو یہیں آکے رہیں گے۔

جیتا پکڑنا۔ (ار۔ ر)
زندہ گرفتار کرنا۔ (قتل کرنے کے مقابلے میں زندہ گرفتار کرنا زیادہ بیش قیمت سمجھا جاتا ہے۔)
جیتا پکڑ کے لاؤں گا شیروں کے شیر کو۔
(یزیدی لشکر کے عزائم۔ حضرت عباس کے متعلق۔)

جیتے جی تک ہونا۔ (ار۔ ر)
زندگی تک ہی کے ساتھی ہونا۔
سب جیتے ہی جی تک ہیں، برادر ہوں کہ فرزند

ہر شخص پہ کھل جائے گا جب آنکھ ہوئی بند۔

جیتے جی مرجانا۔ (ار۔ ع)

زندہ ہوتے ہوئے مردوں جیسا ہونا۔ زندگی موت سے بدتر ہوجانا۔ زندگی بیکار ہوجانا۔

جس دم وہ چھٹی، جیتے ہی جی مرگئے شبیر
کس درد سے روتے ہوئے باہر گئے شبیر

جیتی رہنا۔ (ار۔ ر) زندہ رہنا۔

ہے ہے کہیں گی بیبیاں جاؤ گی جب وطن
بھائی قتل ہوگیا، جیتی رہی بہن۔

جینا۔ (ار) زندگی کٹنا۔

حیرت اسی کی ہے کہ جیے کیونکر اتنے دن
گر موت آگئی تو جھجکنا نہ چاہیے۔ (س)

جینا پر مرنا۔ (ار۔ فقرہ)

زندگی بہت عزیز اور پیاری سمجھنا۔

ع: جینے پہ جو مرتے ہیں، غلام اُن کیا نہیں ہیں۔

جے۔ (ہ) جتنے۔ جس قدر۔

قادر ہے مثل حکم قضا یہ فجستہ پے
سرکائے اس نے تیر چلے اسطرف سے جے

ردیف۔ چ

چ۔ الف

چالکی۔ (ف۔ صفت) تیزی۔ سرعت، (تیز رفتار گھوڑا)

ہاں اے کمیت خامۂ مشکیں نواز بس
یہ شوخیاں، یہ چالکی و ترکتاز بس

چادر۔ (خاک کی چادر) (استعارہ)
جسم پر دھول اور ریت جم جانے کو چادر سے استعارہ کیا ہے۔

یہ جسم کہاں اور کہاں خاک کی چادر
مٹی میں چھپا جاتا ہے میرا مہ انور
(علی اکبر کے متعلق)

چادر تطہیر۔ (دیکھئے۔ تلمیح)

بھیجی ہے کہ انہیں چادر تطہیر خدا نے
امت کے گنہ ڈھانپ دیئے جن کی رِدا نے

چادر چھوٹنا۔ (ار۔ ع) خون کے ڈڑیڑے جسم سے نکل جانا۔

جو کہ سوتا ہے محمدؐ کی ردا پر افسوس
خون کی اس کے تن بجروح سے چادر چھوٹے

چادر سر سے خود بخود اتر آنا۔ (عو۔ شگون بد)
سوگواروں اور غمزدہ کے سر خود بخود چادر گر جانا۔

ناموس محمدؐ میں قیامت نظر آئی
خود سر سے کسی رانڈ کی چادر اتر آئی

بیوہ کے سر سے خود بخود چادر اتر جانا۔
کسی عورت کے سر سے خود بخود چادر اتر جانا عورتیں بدشگونی سمجھتی ہیں۔

چادریں اوڑھو۔ (ار۔ ر) عورتیں بن کے پردے میں بیٹھ جاؤ۔

دو لاکھ بھی مل کے نہ اک طفل کو مارا۔
اب چادریں اوڑھو کہ مٹا نام تمہارا۔

چار آئینہ۔ (ار) ایک قسم کی زرہ۔ (دیکھئے، تصویر)

ع۔ تھا اس کے ہاتھ سے دلِ چار آئینہ تو گار

چارا دیکھنا۔ راستہ دیکھنا۔ گوشہ دیکھنا۔ صورت نظر آنا۔

دنیا میں کسی کا نہ سہارا دیکھا
بچنے کا نہ غم سے کوئی چارا دیکھا (ر)

چار آئینہ ۔ (ف) ایک قسم کی زرہ ۔ (دیکھیے نفوریہ)

ے ٹکڑے ہوا چار آئینے پر جس کے پڑی تیغ ۔

چار پہر ۔ ایک دن ۔ صبح سے شام تک کا وقفہ ۔

ے میں چوکڑی بھول ہوئی ہوں چار پہر سے ۔

چاک گریباں ۔ (ف) پریشان و سرگردان ۔ گریبان چاک کیے ۔

ے سر ننگے نجف سے شہ مرداں نکل آئے ۔
مرقد سے نبی چاک گریباں نکل آئے ۔
(شہ مرداں: حضرت علی)

چال دکھانا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

(۱) صفات دکھانا ۔ (۲) رفتار دکھانا ۔

ے بھلا میں دوں قد اکبر سے کس طرح تشبیہ
چمن سرو دکھائے تو اپنی چال مجھے!
(س)

چال ڈھال ۔ (ہ ۔ اردو میں مستعمل)
رنگ ڈھنگ ۔ رفتار

ے ڈھالیں تو تھیں نڈھال، عجب چال ڈھال تھی
برپا تھا حشر ان میں قیامت کی چال تھی

چالے ۔ (ہ) شادی کے بعد دلہن اپنے میکے اور قریبی عزیزوں میں ایک ایک بار جاتی ہے جہاں اس کے شوہر کی دعوت ہوتی ہے ان کو لکھنؤ میں چالے اور دلی میں پھیرے کہتے ہیں (استعارہ)

ے کبھی مقتل، کبھی کوفہ، کبھی صحرا، کبھی زنداں
حقیقت کچھ نہ پوچھو فاطمہ کبریٰ کے چالوں کی (س)

چاند اور ستارے ۔ (استعارہ)
سترہ سے اعزا مراد ہیں ۔ ستاروں سے انصار مراد لیے ہیں ۔

ے زہرا کے جان و دل ہیں محمدؐ کے پیارے ہیں
سترہ تو چاند ہیں باقی ستارے ہیں
(ذوقی حسینی)

چاند گہن سے نکل جانا ۔ (ار ۔ ع)
چاند اپنی ــــ سے باہر آجانا ۔ ماندگی سے باہر آکر چمکنے لگنا ۔

ے "ہاں ہاں" کہا کیے پہ وہ سن سے نکل گیا ۔
آئی صدا کہ چاند گہن سے نکل گیا ۔ (احرؔ)

چاند لگنا ۔ (ار ۔ ع) رونق آجانا، مقدر کھل جانا ۔ بھاگ لگ جانا ۔

ے اس شان سے پہنچے سرِ میدان جو وہ جانباز
جنگل کو لگے چاند، زمیں ہو گئی ممتاز

چاہ ۔ (ہ) (۱) پیار، محبت، چاہت، (۲) خواہش، تمنا، حسرت،

ے بولی بلائیں لے کے وہ رخسار شان کی
مجھی میں آخری یہ نگاہیں ہیں چاہ کی

ے تھا جن کی چاہ میں دل یوسف بھی بے قرار ۔

چاہ ذقن ۔ (ف) ٹھڈی کے بیچ کا گڑھا ۔

ے پہلے ثنائے چاہ ذقن کو رقم کریں ۔
زمزم سے غسل کر کے طواف حرم کریں

چاہ کا پیاسے تک آنا ۔ (مقولہ) کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا ۔ پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے ۔

ے چاہ پیاسے تک نہیں آتا کبھی
دوڑ کر جاتا ہے پیاسا چاہ پر

چاہ ۔ (ف ۔ اسم مذکر) پریاں، سلیماں، حضرت یوسف، چاہ (مراعاۃ النظیر) کنواں ۔ بیر اعظم

ے کہتی تھیں پریاں سلیماں کی قسم
حضرت یوسف کھڑے ہیں چاہ پر (س)

چاہیے ۔ (ار ۔ کلمہ) ضروری، امید ہے، یقین ہے ۔ ایسا ہونا چاہیے ۔

ے رو دے جو ماتم شبیر میں دن رات انیسؔ
چاہیے حشر میں وہ قبر سے خنداں نکلے (س)

چاؤش۔ (دیکھئے، تلمیح) نوا دینے والے۔ پکار کرنے والے۔

؎ چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانوں کے
اڑنے لگے ہوا سے پھریرے نشانوں کے
(فوج یزید میں صف آرائی)

چاؤش۔ (ت۔ اسم مذکر) پکارنے والے، صدا دینے والا، فوج کو آگے بڑھنے کے لئے آواز لگانے والا۔

؎ چاؤش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سرباز و بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے

چ۔ پ

چپ رہ۔ (کلمہ تحقیر انکاری) خاموش رہو۔ بس خاموش۔

؎ حبیب ابن مظاہر تب پکارے، او شقی چپ رہ!
خدا لعنت کرے، بیدین ہے تو، نرتد ہے، کافر ہے
(س)

چپ رہ جانا۔ (ار۔ ر) مجبوراً صبر کر لینا۔ جبراً خاموش رہنا۔

؎ زینب مگر نہ روئی ادب سے امام کے
چپ رہ گئی کلیجے کو ہاتھ میں تھام کے

چ۔ ت

چتر پھرنا۔ (شاہی آداب) بادشاہ کی سواری کے وقت ایک خادم چتر زر لگاتا اور گردش دیا کرتا

؎ پھرتا تھا سر پہ چتر سلیماں جناب کے
سایہ تھا ایک پنج میں دو آفتاب کے

چتون بگڑ جانا۔ (ار۔ م) غصہ آ جانا، چہرے پر بل پڑ جانا۔

؎ چتون کسی کی شور دہلی سے بگڑ گئی
منہ سرخ ہو گیا، شکن ابرو پہ پڑ گئی

چ۔ ٹ

چٹ سے کھول دینا۔ (عو۔ ار۔ ر) فوراً پیچیدگی دور کر دینا۔ آناً فاناً آسان کر دینا۔

؎ یوں چٹ سے کھول دیتی تھی تیغ کے بند کو
آتش پہ ڈال دے کوئی جیسے سمند کو

چ۔ ر

چراغ بجھا دینا۔ (ار۔ م) بیٹے کو مار دینا۔

؎ غل تھا کہ روند ڈالا ہے لشکر کے باغ کو
ہاں غازیوں بجھا دو حسن کے چراغ کو

چراغ پا ہونا۔ (ار۔ م) بھڑکنا، بدکنا۔

؎ باہم طیور کہتے تھے کبک دری یہ ہے
گھوڑے چراغ پا تھے کہ بیشک پری یہ ہے

چراغ دودماں۔ (ف۔ مرکب)

؎ تا حشر رہیگا نام اسی سے روشن
ہر شعر چراغ دودماں ہے میرا (ر)

چراغ سحری ہو جانا۔ (استعارہ) ۱۔ ماند پڑ جانا روشنی پھیکی پڑ جانا۔ (۲) شرمندہ ہو جانا۔

؎ بزم غم شبیر میں وہ جلوہ گری ہو
خورشید جہانتاب، چراغ سحری ہو
(دیکھئے۔ جلوہ گری ہونا)

چراغ سحری ہونا۔ (ار۔ ر) زندگی کی آخری منزل میں ہونا۔ موت کے قریب ہونا۔

؎ ہر شام کو دس بیس چراغ سحری ہیں
آتے ہیں اور دس سفری ہیں

چراغ صبح گاہی ہونا۔ (ار۔ م)

(صبح کے وقت کا چراغ جو بجھ جانے کے قریب ہو)
جس انسان کا آخر وقت آجائے۔ اس کے متعلق
بولتے ہیں۔ ٹمٹماتا ہوا چراغ۔

ع جی بھر کے مجھے دیکھ لو زینب، شب قتل
واللہ، چراغ سحر گاہی ہوں میں سیا (ر)

چراغ کو بجھانا۔ (ار-ع) دیے روشنی گل کرنا۔
اولاد کو قتل کرنا۔ (گھر بے چراغ کرنا)

ع سرسبز ہونے دے نہ محمدؐ کے باغ کو
جلدی بجھا، مزار علی کے چراغ کو
(امام حسین مراد ہیں)

چراغ محفل۔ (استعارہ) بیٹا۔ قاسم کی طرف
اشارہ ہے (امام حسین کے بھتیجے)

ع اک سو چراغ محفل شبرّ تھا جلوہ گر
تیرہ برس کا تھا ابھی وہ غیرت قمر

چراگاہ۔ (ف- اسم مؤنث) چرنے والا مقام۔
چرنے کی جگہ، جہاں جانور گھاس چرتے ہیں۔

ع سوجھے مجھے کس طرح چراگاہ میں جانا۔
اندھیر ہے مولا میری آنکھوں میں زمانا

چرب زبانی۔ (ف- صفت) زبان چلانا۔
ڈینگیں مارنا۔

ع بس اے زبان یہ چرب زبانی ہے کیا ضرور
ہے بے نیاز وہن دوعمارے سے شمع طور

چرب زبانی۔ خوشامدی باتیں، تیز زبانی۔

ع اے بحر طبع بس یہ روانی کہاں تلک
ہاں اے زبان یہ چرب زبانی کہاں تلک

چرچا رہنا۔ (ار-ر) یاد رہنا۔ سبق ملنا۔

ع چرچا رہے اس کا بھی کہ مظلوم نے جان دی
طالب جو اماں کا ہے تو لے تجھ کو اماں دی

چرخ اخضری۔ (ف) نیلا آسمان۔

ع تھا چرخ اخضری پہ یہ رنگ آفتاب کا
کھلتا ہے جیسے پھول چمن میں گلاب کا

چرخ اخضری۔ (ف) آسمان۔ سبز سبز آسمان۔

ع وہ صبح اور وہ جلوۂ خورشید خاوری۔
وہ صاف صاف آئینۂ چرخ اخضری

چرخ پیر۔ (اضافت توصیفی) مراد آسمان۔

ع کیوں چرخ پیر پھر کہیں دیکھے ہیں آج تک
جیسے حسین جوان تھے شہ کربلا کے ساتھ (س)

چرخ زبرجدی۔ (ف- ترکیب) آسمان مراد ہے
(نیلا آسمان)

ع فوج خدا پہ سایۂ ابر کرم ہوا
چرخ زبرجدی پئے تسلیم خم ہوا

چرخ ہفتمیں۔ (ف- مرکب) ساتواں آسمان۔
عرش اعلیٰ۔

ع چکر ہیں اس کے دور سے تھا چرخ ہفتمیں
تھا در پہ باب گلشن فردوس کا یقیں!
(خیمے کی تعریف)

چ - ڑ

چڑھا ہونا۔ (ار) طوفان پر ہونا۔

ع فوجوں سے تا بہ صبح زمیں ان کی بھر گئی
اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اتر گئی

چڑھی ندی اتر جانا۔ (ار-ع)
(۱) دریا کا پانی کم ہو جانا۔ طوفان کم ہو جانا۔
(۲) غصہ کم ہو جانا۔

ع فوجوں سے تا بہ صبح زمیں ان کی بھر گئی۔
اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اتر گئی۔
(فوج یزید)

چ۔ش

چشمانِ حورِ عیں۔ (ع) عین کی جمع عین بمعنی آنکھ۔ (بڑی بڑی آنکھوں والیاں حوریں گوری گوری حوریں۔ بڑے بڑے بالوں والی حوریں)

ع۔ پردے تھے اشک پردۂ چشمانِ حورِ عیں۔

(خیمے کی تعریف)

چشمِ بد دور۔ (ف جملہ۔ ار۔ روزمرہ) خدا نظرِ بد سے بچائے۔

؎ ماشاء اللہ۔ چشمِ بد دور انیسؔ

کیا مجمع مومنیں ہے، کیا مجلس ہے (ر)

چشم بھر آنا۔ (ار۔ ع) آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگنا۔ کسی تصور سے غم و اندوہ طاری ہو جانا۔

؎ حضرت کو ستاروں کی جو گردش نظر آئی۔

دل یادِ خدا کرنے لگا، چشم بھر آئی۔

(عاشور کی رات)

چشم پتھرانا۔ (ار۔ ع) آنکھیں بے نور ہو جانا۔ پتلیاں جم جانا۔

؎ پتھرا گئے چشمِ اشک فشاں بند ہو گئی

پتھرا گئے دونوں ہونٹ، زباں بند ہو گئی

چشم پوشی۔ (ف۔ صفت) بچنا، پرہیز کرنا۔ آنکھ چرانا۔

؎ مجلس میں کیے جو اشک حضرت سے عزیز۔

ہے عین خطا یہ چشم پوشی تری۔ ا

(ر)

چشم زدن۔ (ف۔ اردو میں مستعمل) پلک مارتے، فوراً، اسی لمحے،

؎ سر کاٹنے کا اب بھی تمہارے جو گردوں جزم

ہو زیر و زبر چشم زدن میں یہ صف ازرم۔

چشمک۔ (ف) دشمنی۔

؎ چشمک ہے ان کو عیسی گردوں پناہ سے

مردے جلا دیے ہیں کرم کی نگاہ سے

چشم کے ساغر چھلک پڑنا۔ (بیان و زبان) آنکھوں سے آنسو ابل پڑنا۔

؎ تڑپا جو قلب، چشم کے ساغر چھلک پڑے۔

اٹھا دھواں جگر سے کہ آنسو نکل پڑے

چشم نمائی۔ (ف) آنکھ نکالنا۔ دیکھنا، نگاہ کرنا۔

ع۔ شیروں کو تپ آتی ہے دم چشم نمائی۔

چشم زنی کرنا۔ (ار) مذاق کے انداز میں دیکھنا۔ غمزے کرنا۔ مضحکہ اڑانا۔

؎ چشمک زنی ہلال پہ کرتی تھی ہر رکاب

حلقہ تھا نور مہر کا یا جلوہ گر رکاب

چشم نمناک کرنا۔ (ار۔ بول چال) مراد رونا، آنکھ آنسوؤں سے تر کرنا۔

؎ ہر دم غم شہ لولاک کہا

جب نام لیا چشم کو نمناک کیا (ر)

چشم و گوش ہو جانا۔ (ار۔ ع) سوجھ بوجھ والا ہونا۔ صاحب ادراک و ہوش ہو جانا۔

؎ انسان ذی عقل و ہوش ہو جاتا ہے۔

سرتاپا چشم و گوش ہو جاتا ہے (ر)

چشم پیاس سے تکنا۔ (ار۔ ر) حسرت بھری نگاہیں ڈالنا۔

؎ پانی کی جستجو تھی شہ خوش صفات کو

تکتے تھے چشم یاس سے نہر فرات کو

(علی اصغر کی پیاس کی شدت)

چ۔ک

چکارا سہ آہو جو کہوں اس کو، تو آہو ہے چکارا
ساتھ اس کے ہما کو ہنس پرواز کا پارا
(گھوڑے کے متعلق)

چکر میں ہونا ۔ (ار ۔ ع ۔ صنعت ایہام)
فکرمند ہونا ۔ محو حیرت ہونا، گھومنا ۔
سہ تھا وہ سپہر دیں تو ہر اک چوب رکن دیں
چکر میں اس کے دور سے تھا چرخ ہفتمیں

چکمہ دار ۔ (ف) چکمہ، موزہ ۔
(یہاں جوتے کے معنی میں آیا ہے)
سہ محبوب کبریا کا دل اور بر جبیوں کے دار
سینہ خدا کے نور کا اور پائے چکمہ دار

چ ۔ ل

چل کر ۔ (ار) نکل کر ۔ بڑھ کر، کاٹتی ہوئی ،
(تلوار کے متعلق)
ع ۔ چل کر سپر سے سر میں گئی اور سے صدر میں ۔

چل کے پھرنا ۔ (ار) آنا اور واپس ہونا ۔
سہ چمکی تھی کہاں تیغ، کدھر چل کے پھری تھی
مچھ پر بھی اس طرح کی بجلی نہ گری تھی

چل پھر ۔ (ار) آنا جانا ۔ دوڑنا بھاگنا ۔
کودنا پھاندنا ۔
سہ تلوار کا کھینچنا تھا کہ تھا فوج میں رہوار
رہوار کی چل پھر میں صفیں پس گئیں دو چار

چلتہ ۔ (ف) زرہ ۔ (دیکھئے ۔ تصویر)
سہ چلتے میں لی کمان کیانی بصد غضب
چلتے میں تیر جوڑ چکا جب وہ بے ادب

چلتے ہوئے ۔ (ار ۔ ر) راستے میں ۔
سہ چلتے ہوئے ملنا ہے ابھی قبر حسن سے ۔

چلن ۔ (ار) شاعری کا مرکز ۔ موضوع شاعری ۔
ع ۔ ہے مدح خوانی گل زہرا چلن مرا ۔

چلن (ہ) رفتار ۔ طریقہ ۔
سہ نقشہ جو کھینچتا ہے صف کا نو رار کا
خامہ دکھا رہا ہے چلن ذوالفقار کا

چلن (ہ) عادت ۔ خصلت ۔ رفتار ۔ مزاج ۔
سہ ہیں ذرہ پروری کے چلن آفتاب میں
آقا، یہ دیر کس لئے، خادم کے باب میں

چلن ۔ (ہ) اصول زندگی ۔ رفتار زندگی ۔
سہ ہاتھ آیا ہے غازی کو چلن شیر خدا کا
ثابت قدمی نام ہے نقش کف پا کا (علی اکبر)

چلن ۔ (ہ) طریقہ زندگی ۔ اصول حیات
سہ شاباش! حق دوستی و نجتنی ہے یہ
غربت بھی اب دکھا کہ ہمارا چلن ہے یہ
(امام، حرؓ سے فرما رہے ہیں)

چلن (ہ) دستور ۔ اصول ۔
ع ۔ بیاہی اک شب کی رنڈاپے کا چلن کیا جانے (س)

چلن (ہ) رفتار زندگی ۔ اصول زندگی ۔ مزاج ۔ طبیعت ۔
زندگی ۔
سہ زہرا کا جو چلن وہ اس کا چلن بھی ہے ۔ (س)

چلن جاری ہونا ۔ (ار) رسم و اصول کا عام ہونا ۔
سہ کانپا کیے خاقان جہاں ضرب سے اس کی
جاری ہو سکے کا چلن ضرب سے اس کی
(تلوار)
ع ۔ چلنا ہے دم تیغ دودم پر کوئی دم کو
نازک اور راہ دشوار گزار طے کرنا ہے
(منقبت و نعت اور واقعات کربلا کے
بیان کی طرف اشارہ ہے)

چلو سے پانی پی لینا ۔ اوک سے پانی پینا ۔
ع ۔ جھک کر کوئی چلو ہی سے پی لیتا تھا پانی ۔

چلی چلی ۔ (ار ۔ ۔) مری مری ۔ سنبھالو ۔ میں مری ۔
ے تن سے نکل کے روح پکاری ، چلی چلی ۔

چ ۔ م

چم خم ۔ (ف) چلت پھرت
ے چم خم وہ تیغ کا وہ لگاوٹ ، وہ آب و تاب
آتش کی جا کہیں بجلی ، کہیں سحاب

چم خم ۔ (ف ۔ صفت) چمک دمک ۔
ے وہ روپ ، وہ چم خم ، وہ دل اس کا وہ بر اس کا
محبوب تھی ہر خاطر تن میں تھا گھر اس کا

چمکارنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) گھوڑے یا پالتو جانور کو پیار کرنے کی آواز ۔
ع چمکار کے حضرت ہی جو روکیں تو رکے وہ ۔

چمکانا ۔ (ار) (گھوڑا چمکانا) بڑھانا ۔
ے کس غول میں رہوار کو چمکا کے در آؤں
خالق کا غضب آئے ادھر ، جدھر آؤں

چمن اجاڑ ہونا ۔ (ار ۔ ع) گھر برباد ہو جانا ۔ خزاں آجانا ۔
ے پھولا پھلا اجاڑ کسی کا چمن نہ ہو ۔

چمن چمن شہرہ ہونا ۔ (ار) دنیا کے گوشے گوشے میں شہرت ہونا ۔
ے ان سب گلوں میں اک علی اکبر سا گل بدن
تھا جس کی جا بجا تھی کا شہرہ چمن چمن !

چمن دہر ۔ (ف ۔ ترکیب) دنیا ۔
ے گلرو چمن دہر سے جانے کو چلے ہیں
گھر چھوڑ کے جنگل کے بسانے کو چلے ہیں

چمن لٹنا ۔ (استعارہ) خاندان تباہ ہونا ۔ بربادی آنا ۔ تباہی آنا ۔
ع ۔ کس کا وہ چمن ہے کہ جو اس بن میں لٹے گا ۔

چ ۔ ن

چن چن کر مارنا ۔ (ار) ایک ایک کو (ہر ایک کو) قتل کرنا ۔ منتخب اور سربرآوردہ پہلوانوں کو مارنا ۔
ے چن چن کے آج آل پیمبر کو مارے
برچھی سے لاکھ میں علی اکبر کو مارے
(فوج مخالف کے عزائم)

چند روزہ ۔ (ار ۔ ر) عارضی ۔
ع ۔ دنیائے چند روزہ کا کیا اعتبار ہے (س)

چن کر لانا ۔ (ار) منتخب کر کے لانا ۔ چھانٹ چھانٹ کر انتخاب کرنا ۔
ع چن کر حسین لائے ہیں کس کس حسین کو ۔
(حسین اور حَسین میں ، تجنیس محرف ہے)

چنگھاڑنا ۔ (ہ ۔) بے ڈھنگی آواز میں زور زور سے چیخنا ۔ ہاتھی کی آواز کو چنگھاڑنا بولتے ہیں ۔
ے جیب قبا کو مثل کفن پھاڑتا ہوا
نکلا پرے سے دیو سا چنگھاڑتا ہوا

چنور ۔ (دیکھئے ۔ تصویر) گھوڑے کا دم کو کھڑا کر لینا ۔
ع ۔ ہو تھی مل گئی سینے سے کیا دم کو چنور

چ ۔ و

چوبیس پہر ۔ دن رات کے ۸ پہر ۔ تین دن
ے چوبیس پہر گزرے ہیں پایا نہیں پانی ۔
پر آنکھ اٹھا کر سوئے دریا نہیں دیکھا (س)

چوتھی ۔ شادی کے بعد کی ایک رسم ۔
ے رات کو بیاہ ہو ۔ اور صبح کو ہو رانڈ بنی ۔
حیف چوتھی کے عوض شام کا چالا ہووے ۔

چوتھی ۔ (ہ ۔ رسم شادی)
شادی کے چوتھے دن کی رسم ۔

؎ رات کو بیاہ ہوا اور صبح بنے رانڈ بنی
حیف چوتھی کے عوض شام کا چالا ہوئے (س)

چوٹی کے ۔ (ار ۔ ر) بڑے بڑے نامور، شہرت یافتہ ۔ بلند ترین، مشہور ترین ۔

؎ تھے پیاسوں کے حملے، غضب حضرت قہار
چوٹی کے جواں بھاگ گئے پھینک کے تلوار

چوٹی کے جوان ۔ (ار) بڑے بڑے خانباز ۔ سب سے بڑے بہادر اور شجاع ۔

؎ تھے پیاسوں کے حملے غضب ایزد غفار
چوٹی کے جوان بھاگ گئے چھوڑ کے ہتھیار

چوٹیں ۔ (ہ) ضربیں ۔ مار، تلوار کی کاٹیں ۔
ع ۔ عفریت بھاگتے ہیں، وہ چوٹیں ہماری ہیں ۔

چوٹیں خالی جانا ۔ (ع) حملے بیکار ہو جانا ۔

؎ خالی گئیں سنبھی ہوئی چوٹیں جو اس کی
منہ کو بھرا بھرا کے شقی کاٹتا تھا لب

چوٹیں کڑی ہوتا ۔ (ار ۔ ع) ضرب سخت سے سخت لگانا ۔ مار کا ہاتھ سخت رہنا ۔

؎ ابرو پہ بل ہو، آنکھوں سے آنکھیں لڑی رہیں
بھاری زرہ وہ پہنے ہے چوٹیں کڑی رہیں

چوٹیں کھانا ۔ (فو ۔ ع) زک اٹھانا ۔ شکستیں اٹھانا ۔

؎ چوٹیں جو کئی کھا کے جھجکنے لگا غدار
نیزے کو اڑا لے گیا نیزے سے یہ جرار
(علی اکبر اور پہلوان مخالف)

چورنگ (ف) چاروں خانے چت (دعائیہ بند)

؎ اس گھر کے دعا کرنے کا سب ڈھنگ دکھا دے
جس طرح علی لڑتے تھے وہ جنگ دکھا دے
تلوار کی بجلی کو تہ تنگ دکھا دے
راکب کو بھی مرکب کو بھی چورنگ دکھا دے ۔

(یہ بند دعائیہ، مناجات اور ساقی نامہ کے کہے جا سکتے ہیں ۔ میر انیس بارگاہ الٰہی اور درگاہ امام میں دعا کر رہے ہیں ۔

چورنگ ۔ (ف) چاروں خانے چت ۔ قتل کرنا ۔
ع ۔ گویا پئے چورنگ انہیں مول لیا تھا ۔

چورنگ ۔ چاروں خانے چت ۔

؎ مارا جسے دوزخ کو، وہ راہی نظر آیا ۔
چورنگ سپاہی پہ سپاہی نظر آیا ۔!

چور ہو جانا ۔ (ار) بے ہوش ہو جانا ۔

؎ لاکھوں سے لڑ کے پیاس سے مجبور ہو گئے
حربے ہزار ہا جو چلے، چور ہو گئے

چور ہو جانا ۔ (ار ۔ ع) تمام جسم زخموں سے بھر جانا ۔ بھر جانا ۔

؎ سب کچھ تھا اختیار پہ مجبور ہو گئے
شبیر سر سے تا بقدم چور ہو گئے

چور ہونا ۔ (چور بر وزن کوہ طور) بھرا ہونا ۔ ہمہ تن ڈوبا ہونا ۔

؎ تیروں کی ہے شہ کے تن پہ بوچھار
تلواروں سے چور ہو رہے ہیں (س)

چوکڑی بھول جانا ۔ (ار ۔ ع) دنیا کا ہر کام فراموش کر دینا ۔ معمولات بھول جانا ۔ زندگی کی روش فراموش کر دینا ۔

؎ بیتاب ہے دل، خون ٹپکتا ہے جگر سے
میں چوکڑی بھولی ہوئی ہوں چار پہر سے

چوکی بٹھانا ۔ (ح ۔ ع) پہرہ لگانا ۔ پہرہ بٹھانا ۔

؎ کہتے تھے شاہ کی کیونکر بجھے کی پیاس
دریا پہ ظالموں نے تو چوکی بٹھائی ہے
(س)

چوگاں ۔ (ف) بلا، گیند کھیلنے والا بلا۔

جؔ: گو تھے سرِ کفّار، تو چوگاں تھی وہ شمشیر۔

چولیں ڈھیلی ہونا ۔ (ار۔ ع)

(۱) ٹوٹ جانا۔ تمام جوڑ بند الگ الگ ہو جانا۔

(۲) کوئی حیثیت و بساط نہ رہنا۔ بے حیثیت ہو جانا۔ متزلزل ہو جانا۔

ؔ کچھ چل نہ سکی مرحب و عنتر کی اسی سے
چولیں ہوئیں ڈھیلی درِ خیبر کی اسی سے

چونک چونک پڑنا ۔ (ار۔ ر) سوتے میں ڈر ڈر جانا۔

ؔ جا کر کہے کوئی کہ سکینہ ہے بے قرار
اور چونک چونک پڑتا ہے اصغر بھی بار بار

چونکنا ۔ (ہ) بچوں کا سوتے میں ڈرنا۔ اچھلنا۔

ؔ اصغر کبھی ساتھ آپ کے ابتک نہیں روئے
بہلا لیا اماں نے اگر چونک کے روئے

چونکنا ۔ (ہ۔ مص) سوتے میں ڈرنا۔

ؔ خدا کے واسطے مقتل میں مجھ کو رہنے دو
کہ شب کو چونک کے ڈھونڈے گا پیارا لال مجھے
(س)

چ ۔ ہ

چہچہے کرنا ۔ (استعارہ) بچوں کا بھولے لہجوں اور پیاری زبان میں بولنا۔

ؔ چہچہے جو کرتے تھے عباس نامدار
سنتے ہیں آپ، کہتے ہیں جو کچھ یہ جاں نثار

چہرہ کٹ جانا ۔ (ح۔ ع) فوجی رجسٹر، جس میں ہر سپاہی کا اعمال نامہ درج ہوتا ہے۔ اسے چہرہ کہتے ہیں۔ (اعمال نامے سے رجسٹر سے نام خارج ہو جانا)

ؔ دو زبانوں سے سدا کار قلم لیتی ہوں
چہرے کٹ جاتے ہیں لشکر کے تو دم لیتی ہوں

چہرہ اترنا ۔ (ار۔ ع) احساس شرمندگی ہونا۔ مایوس ہونا۔ جھینپنا۔

ؔ نقاش نے سو طرح کی خفت کھینچی
تصویر نہ کھینچ سکی تو چہرا اترا (ر)

چہرہ فق ہونا ۔ (ار۔ ع) استعارہ۔ اداسی چھا جانا۔ رنگ پھیکا پڑ جانا۔ رونق نہ رہنا۔

ؔ گردوں پہ رنگ چہرۂ مہتاب فق ہوا
سلطانِ غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا
(گردوں: آسمان۔ دیکھئے ردیف میں)

چہرہ فق ہونا ۔ (ار) بھونچکا ہونا۔ چہرہ اترا ہونا۔ رنگ پھیکا پڑ جانا۔

ؔ شش جہت میں رخ مولا سے ظہورِ حق تھا
صبح کا ذکر ہے کیا چاند کا چہرہ فق تھا

چہرے ۔ (ار) سرنوشت۔ دنیا کے اعمال۔ کیا دھرا نیکی بدی کا حساب، اتہ پتہ۔

ؔ کہہ دینگے ہم کو شاہ کے لشکر کے ساتھ ہیں
چہرے ہمارے مالک دفتر کے ساتھ ہیں

چہرے بگڑ جانا ۔ (ار۔ ع) (۱) (ق مع) فوجی ریکارڈ خراب ہو جانا۔ (۲) (ار۔ ع) مارے شرم کے چہرے زرد ہو جانا۔

ؔ سارے رسالدار تباہی میں پڑ گئے
اب منہ کے دکھائیں کہ چہرے بگڑ گئے

چہرے پر بحالی آنا ۔ (ار۔ بول چال) آثار تندرستی ظاہر ہونا۔

ؔ چہرے پہ کسی رنگ بحالی نہیں پاتا
سرعت سے کبھی نبض کو خالی نہیں پاتا

چہرے پر قلم کھینچنا ۔ (ار۔ ع) (۱) فرد، سپاہی،

چہرہ: وہ رجسٹر جس پر سپاہی کا ریکارڈ لکھا ہوتا ہے۔
سپاہی کا نام رجسٹر سے کاٹ دینا۔
(۲) سپاہی کی گردن۔ سپاہی کی گردن اڑا دینا۔
ع ہر فرد کے چہرے پہ قلم تیغ نے کھینچا۔
(صفت، ایہام، توریہ)

چہرے سیاہ ہونا۔ (ا ر) ۱۔ سیاہ بخت اور تیرہ بخت ہونا۔ ۲۔ حسد و بغض اور جلن کے سبب تیور بگڑے ہونا۔

ﻫ بدخواہ خاندان رسالت پناہ تھے
ایسے جلے ہوئے تھے کہ چہرے سیاہ تھے
(فوج یزید)

چہرے کا رنگ لال ہو جانا۔ (ا ر۔ ع) چہرہ مارے خوشی یا غصّے کے سرخ ہو جانا۔ خوشی کی لہریں دوڑ جانا۔ انتہائی غصّہ آ جانا۔

ﻫ ناگہ سنا جو زوجۂ عباس نے یہ حال
مارے خوشی کے ہو گیا چہرے کا رنگ لال

چہرے لالہ رنگ ہونا۔ (ا ر) چہروں پہ سرخیاں دوڑنا۔ جوش و ولولے میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

ع: جرأت کا تھا یہ جوش کہ چہرے تھے لالہ رنگ۔

چہرے نظری ہونا۔ (ح۔ ع) فوجی رجسٹر سے سپاہی کا نام کٹ جانا۔

ﻫ ہر طرف ہو گئے عدم کے سفری ہوتے ہیں
کٹتی ہیں، چہرے نظری ہوتے ہیں

چہکارنا۔ (ا ر) چہچہے کرنا۔ چہچہانا۔ گیت گانا۔ قلقاریاں بھرنا۔

ﻫ بے ذکر نہ غنچے نہ گل و خار رہے تھے۔
مرغان چمن وجد میں چہکار رہے تھے

چہلتہ۔ (دیکھئے، تصویر ۔)

ع۔ بکتر میں نہ الجھی، نہ چہلتہ میں اڑی تیغ۔

چہلتہ۔ (ف) (دیکھئے، تصویر)

ﻫ ڈالا تھا عجب نہلہ بجلی کی چمک نے
ڈھانپا تھا بدن ذرے کے چہلتہ میں سمک نے۔

چہل چراغ ہو جانا۔ (ا ر۔ فقرہ) چالیس چراغوں والا۔ جہاں چالیس چراغ روشن ہوں۔

ﻫ دل اہل عزا کا جلتے جلتے
"چہلم میں چہل چراغ ہو جاتا ہے (ر)

چھ۔ الف

چھاتی امنڈ آنا۔ (ا ر۔ ع) بے اختیار دل بھر آنا۔ رونے کو جی چاہنے لگنا۔

ﻫ دیکھا جو لہو بچوں کا چھاتی امنڈ آئی۔
نزدیک تھا مر جائے ید اللہ کی جائی۔

چھاتی امنڈ آنا۔ (ا ر۔ ع) دل بھر آنا۔ آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔

ﻫ یہ سنتے ہی بس ماں کو تو چھاتی امنڈ آئی۔
چلائی وہ ناشاد، کہ ہے ہے مرے بھائی

چھاتی پھٹنا۔ (عو۔ ع)

ﻫ کہو، نہ روؤ کہ زہرا کی چھاتی پھٹتی ہے
خدا رسول کی قسمیں دلاؤ زینب کو (دس)

چھاتی پہ چڑھنا۔ (ا ر۔ ر) اذیت دینا۔ سینے پر سوار ہونا۔

ﻫ چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں گا اس شاہ کا گلا
(امام حسین مراد ہیں)

چھاتی چھاتی سے لگا دینا۔ (ا ر۔ بول چال) گلے ملنا، سینے سے سینہ ملا رہنا۔

ﻫ چھاتی مری چھاتی سے لگا دے ترے صدقے۔
(امام حسین اور حضرت علی اکبر)

چھاتی سے سر لگانا۔ (ا ر) گلے لگا لینا۔

ے چھاتی سے سر لگا کے یہ بولے شہ امم
پیٹو نہ سر، تمہیں سر شبیر کی قسم

چھاتی سے لگانا - (ار۔ روزمرہ) ملنا۔ گلے لگانا، بغل گیر ہونا

ے شاہ شہدا خیمے میں جا کر نکل آئے
ہمشیر کو چھاتی سے لگا کر نکل آئے

چھاتی سے لگانا - سینے سے لگانا، بغل گیر ہونا، آغوش میں لینا۔ گلے لگانا۔

ع: میں پیار کروں گی اسے چھاتی سے لگا کے۔

چھاتی سے لگانا - (ار۔ ر) سینے سے چمٹا لینا۔

ے تیر مارا جو ستمگر نے علی اصغر کو!
شاہ روتے ہوئے چھاتی سے لگانے آئے (س)

چھاگل - (ہ۔ اسم مونث) مشکیں۔

ے قاسم سے کہا، چھاگلیں تم لینے کو جاؤ
اکبر سے کہا جلد پکھالوں کو منگاؤ

چھالا پڑ جانا - (ار۔ ع) آبلہ اٹھ آنا۔

ع: پڑ جاتا ہے چھالا کوئی آہن کو جو چھوے۔

چھالے قدمبوسی کو آنا - پیروں میں چھالے پڑ جانا۔

ے خار صحرا نہ ہوئے تھے شرف اندوز ہنوز
پہلے عابد کی قدم بوسی کو چھالے آئے (س)

چھایا ہونا - (ار۔ ع) اثر انداز ہونا۔ حاوی ہونا۔ سرایت کر جانا۔

ے چھایا ہے دلوں پہ ابر اندوہ و ملال
رونے کی ہے عشرۂ محرم ہیں بہار (ر)

چھاننا - (ہ) تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔ تحقیق کرنا۔

ع: چرخ نے عالم ایجاد کو چھانا کیا کیا (س)

چھ - ٹ

چھٹ جانا - (دلی۔ عوامی) چھوٹ جانا۔ شکنجے سے نکل جانا۔

ع چھٹ چھٹ گئے مرغانِ گرفتار ہزاروں

چھٹکا ہونا - ؟ ط ص ۲۲ ج ۱

(۱) بھرا ہونا۔ (۲) پاشاں ہونا۔ پھیلا ہونا۔

ے چھٹکا ہوا تھا سم، بدن اس کا ہرا نہ تھا
خوں سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا

چھدنا - (ہ۔ مص) زخمی ہونا۔

چھدے چھدے - (ار۔ ر) خواہ زخمی ہو جائے

ے عباس بولے تیروں سے چھاتی چھدے چھدے
سوراخ دار مشک سکینہ، مگر نہ ہو!
(س)

چھری چلنا - (ار۔ ر) (دل پر چھری چلنا) انتہائی صدمہ ہونا۔

ے خاموش انیس اب کہ چھری چلتی ہے دل پر
تا حشر نہ کم ہوگا غم سبطِ پیمبر!

چھری کے تلے - (ار۔ روزمرہ۔ ع) قتل کے وقت، ذبح کے وقت، جب قاتل سینے پر سوار ہو۔

ے نرے صبر کے ہیں فدا یا حسین
چھری کے تلے دم بھی مارا نہیں (س)

چھریاں پھیرنا - (ار۔ ع) انتہائی صدمات پہنچانا۔

ے چھریاں جگر پہ صدمہ فرقت نے پھیری ہیں۔
سنتی ہوں میں کہ راہ میں گلیاں اندھیری ہیں۔

چھڑانا - (ار) قبضے سے نکالنا۔ موت سے بچا لینا۔

ے کشتی نوح کو طوفان سے بچایا کس نے۔
پنجۂ شیر سے مسلمانوں کو چھڑایا کس نے۔

چھڑی - (ہ۔ اسم مونث) بید، پتلی لکڑی، سنٹی۔

ے چھڑی رکھ کے بولا یزید سیہ رو
خجل شہ کے ہونٹوں سے لعل یمن ہے (س)

چھل بل ۔ (ہ ، ا) چمک پھاند ۔ چلت پھرت
سہ تھی تھا کہ چھلاوے میں یہ چھل بل نہیں دیکھی
پھرتی ہوئی یوں آج تلک کل نہیں دیکھی

چھل بل ۔ (ہ) اچھل کود ۔ کلیلیں
سہ چھل بل ہرن تیز پری تھی پرند کی ۔
سرعت بلا کی تھی یہی تھی ہر جوڑ بند کی

چھلاوہ ۔ (ہ) بھوت پریت ۔
سہ آفت تھی ، قیامت تھی ، چھلاوہ تھی ، پری تھی
جوہر نہ کہو ، موتیوں سے مانگ بھری تھی

چھوٹنا ۔ (۱) (ہ ، ار ۔ روزمرہ) بچنا ۔ رہ جانا ، بچ جانا (چھوڑ دینا کا لازم) نظر انداز کر دینا ۔
سہ (۱) بانو کہتی تھی کہ ہاتھوں سے اجل کے بے مے
نہ تو اکبر ہی بچے اور نہ اصغر چھوٹے
(س)
(۲) ہائے اماں یہ نہ مرے کانوں کے گوہر چھوٹے ۔
(س)

چھوٹنا ۔ (۲) رہنا ۔ چھوٹے ۔ ... رہ جائے ۔
سہ قنبر کہتا تھا کہ یوں آل نبی کو لوٹو
نہ کسی پاس ردا چھوٹے نہ زیور چھوٹے (س)

چھوٹنا ۔ (۳) (ار ۔ ر) مل جانا ۔ (چھوٹے) مل جائے ۔ رہ جائے ۔
سہ بانو کہتی تھی کہ لاش پہ ... جاؤں شہ کے
ہاتھوں سے ظالموں کے گر مری چادر چھوٹے (س)

چھوٹنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) نظر انداز ہونا ، رہ جانا ۔
سہ ایذا سے نہ کوئی اس بن اصلا چھوٹا
ادنیٰ چھوٹا نہ کوئی اعلیٰ چھوٹا ہے (ر)

چھیڑ دینا ۔ (ار ۔ ر) چلنے کے لیے ذرا سا اشارہ کر دینا ۔ چھوڑ دینا "گھوڑے کے لیے" لگام چھو لینا ۔

سہ راکب جو ذرا چھیڑ دے اس برق شیم کو
سائے کو نہ وہ پائے نہ ہر گرد قدم کو

چھیڑنا ۔ (ار ۔ ر) بڑھانا ۔ باگ کھینچنا ۔ اٹھانا ۔
سہ وہ چھیڑ کے تازی کو سواروں میں در آیا
دم بھر میں پیادوں کو یہ پامال کر آیا
(عون محمد کی جنگ)

چھینٹیں پڑنا ۔ (ار ۔ ع) پانی کا قطرہ اڑ کر جسم پر آنا ۔
سہ پڑتی تھیں جو چھینٹیں تو غرا دیتا تھا پانی
جھک کر کے چلو ہی سے پی لیتا تھا پانی

چھینٹنا ۔ (ہ) جھپٹنا ۔ جھٹکا دیکر نکالنا ۔
سہ جس نے تھو چھینی تھی کبرا کی وہ کہتا تھا ۔
بیش قیمت مجھے یہ دونوں گہر ہاتھ لگے (س)

چ ۔ ی ۔ ے

چین اٹھ جانا ۔ (ار ۔ ع) آرام مفقود ہو جانا ۔
سہ گر بٹھاتا کوئی مسند پہ تو کہتے سجاد ۔!
اٹھ گیا چین ہی جب روضے سے سرور چھوٹے (س)

چین اٹھ جانا ۔ (ار ۔ ع) جس کی وجہ سے آرام و سکون تھا اس کا مر جانا ۔ (بیٹے کا مر جانا)
سہ خورشید مشرقین زمانے سے اٹھ گیا
زینب ، ہمارا چین زمانے سے اٹھ گیا

چین بہ جبیں ہونا ۔ (ار) پیشانی پر شکنیں پڑی ہونا ۔ ناراض ہونا ۔
سہ رخ پر پسینہ جسم میں رعشہ جبیں پہ چیں ۔

چین نہ پانا ۔ (ار ۔ ع) آرام و سکون نہ ملنا ۔
سہ جلادوں سے یاں بھی کوئی دم چین نہ پایا ۔!!

ردیف - ح

ح - الف

حاصل ملنا - (ار - ر)

بدلہ ملنا - فائدہ ملنا -

ے حاصل ملیگا حشر میں اسی کا رو کشت کا
روئے زمین پہ ہے یہی ٹکڑا بہشت کا

حاضر جواب - (ار - ر) فوراً جواب دینے والا -

ے زباں سوال نکیرین میں نہ بند ہوا
خموشی بھی کہیں حاضر جواب رہتا ہے - (ص م)

حاضر ہونا - (ار - ع) تیار ہونا - موجود ہونا -

ے گھر سا خفا نہ ہوئے اسد اللہ کی اولاد
حاضر تھا میں - گر سر بھی مرا کاٹتے جلاد -

حاضر ہے جو موجود ہے - (ار - فقرہ مدارات)

ماحضر کے معنی میں استعمال ہے -

ے حاضر ہے، جو موجود ہے محتاج کے گھر میں
مجھ سے بھی وطن دور ہے، ہم بھی ہیں سفر میں

حال بنانا - (ار - ر)

پریشان صورت بن جانا - [illegible] کر لینا -

ے فرمایا، بہن! تم نے بنایا ہے یہ کیا حال
نہ سر پہ عصابہ ہے نہ چادر ہے نہ رومال -
(عصابہ، رومال، دیکھیے، ردیف میں)

حال غیر ہو جانا - (ار - بول چال)

صدمے کے سبب حالت خراب ہو جانا -

ے صدمے سے حال [illegible] غیر ہو گیا
تا ظہر سب کا [illegible] بالخیر ہو گیا -

حال غیر ہونا - (ار - [illegible])

مرنے کی وجہ سے چہرے پر آثار تغیر نمایاں ہو جانا -

ے یہ سنتے سنتے غیر ہوا اس جری کا حال
زانوئے شاہ دیں پہ کیا حُر نے انتقال -

حالت عجیب ہونا - (ار) بری کیفیت ہونا -

برا حال ہونا -

ے بچوں کی مارے پیاس کے حالت عجیب ہے
خیمہ نہ سائے میں ہے نہ دریا قریب ہے -

حامل - (ع)

اٹھانے والا ۔ لینے والا ۔ محافظ ۔

؎ بالیدہ تھا پرچم تو پھریرا اڑتا ہوا خواہ
یعنی مرا حامل ہے نشان اسد اللہ ۔

پرچم ، پھریرا ۔ دیکھیے تھا دیر ۔

حامل ۔ (ع)

اٹھانے والا ۔ باربرداشت کرنے والا ۔ حاملِ علم ۔ علمدار ۔

؎ مشہور ہوں غلام شہنشاہ بحر و بر
ہیں اور حامل عَلَم سید البشر ۔

حامل علم ۔ (ع ۔ ع ۔ مرکب) علمدار ۔ علم بردار ۔
صلِّ علیٰ زہے عَلَمْ و حامل عَلَمْ ۔

ح ۔ ب

حباب آب ۔ پانی کا بلبلہ ۔ زندگی کو حباب آب سے تشبیہ دی ہے ۔

؎ طفلی دیکھی ، شباب دیکھا ہم نے
ہستی کو حباب آب دیکھا ہم نے ۔ (ر)

حُبِّ جاہ ۔ (ف ۔ مرکب)

عزت دینا ۔ ظاہر کروفر ۔

؎ شاہ کہتے تھے کہ فانی ہے جہاں
لوگ کیوں مرتے ہیں حُبِّ جاہ پر ۔

حبل المتین ۔ (ع) مضبوط رسی ۔ دین کا رہبر ۔
ع : حبل المتین جو ہو وہ رسن میں بندھا رہے (س)

ح ۔ ج

حجاب ۔ (ع) پردہ ۔ شرم ۔

؎ بولی نہ تھی حجاب سے تقصیروار ہوں
اب حکم ہو تو لاش پہ اٹھ کر نثار ہوں ۔

حجاب آنا ۔ (ار ۔ ع) شرم آنا ۔

؎ جاری یہ لب پہ تھا کہ نہ آیا تجھے حجاب
اے مر گئے مرے بچے بغیر آب ۔
(امام حسین کا تخاطب)

حجاب سے ۔ (ع)

شرم کے سبب ۔ شرمندگی کی وجہ سے ۔

؎ جاری ہیں اشک خون ، مرے چشم پر آب سے
زینب کے آگے جا نہیں سکتی حجاب سے ۔

حجاب ہونا ۔ (ار ۔ ر)

شرمندگی ہونا ۔ سامنے جانے سے شرم آنا ۔

؎ اب ہوں برا کسے کہ آگے خجالت سے آب آب
زہرا سے بھی حجاب ہے ، شبر سے بھی حجاب

حجت حق ۔ (ف ۔ مرکب)

اللہ کی نشانی ۔ وجود و ثبوت الٰہی کے امین ۔

ع : ہم حجت حق ہیں ، ہمیں سبقت نہیں زیبا ۔

حجت خدا ۔ (ع) فارسی اضافت

پیشوا ۔ امام ۔ ہادی ۔ وجود الٰہی کی علامت ۔

؎ فیاض آب کوثر و ساقی اولیا
نور خدا ، امین خدا ، حجت خدا ۔

حجلہ ۔ (ع)

وہ جگہ جو دلہن کے لیے آراستہ کریں ۔

؎ کاٹھی تھی ذوالفقار کی یا تھا اجل کا گھر
حجلہ تھا یا نقاب رخ لیلی ظفر ۔
(کاٹھی ۔ نیام)

ح ۔ د

حدت ۔ (ع ۔ صفت)

گرمی ۔ گرمی کی سختی ۔ تپش ۔ جلن ۔

؎ وہ کوس کڑے اور پہاڑوں کی وہ راہیں
یہ دھوپ میں حدت تھی کہ جلتی تھی نگاہیں ۔

حدّت ۔ (ع ۔ صفت) گرمی ۔ تپش ۔ جلن ۔

ے تھا مہر کی حدت سے یہ حال شہِ ابرار
ماتھے سے ٹپکتا تھا عرق، سرخ تھے رخسار

حد چھوڑنا ۔ (ار ۔ ر) میدانِ جنگ سے بھاگ جانا ۔

ع : بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے دشتِ ستم کی حد ۔
(یزیدی فوج ۔)

حدی خواں ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

وہ شخص، جو قافلے کے آگے آگے اشعار پڑھتا جاتا ہے ۔

ے اونٹوں کو بھی تھا وجد حدی خواں کی ہوا سے
گھوڑے بھی تراروں میں کچھ آگے تھے ہوا سے ۔

حدیثِ حسن ۔ ۱ ۔ معتبر اور راست حدیث ۔
۲ ۔ شیریں کلامی ۔

ے ہے سر بسر حدیثِ حسن اس کلام میں
لب ہیں خموش پر ہے زباں اپنے کام میں ۔

حدیقہ ۔ (ع)

وہ باغ، جس کے گرد چہار دیواری بنی ہو ۔

ے دنیائے نور کا دریکتا حسین ہے
رنگین گل حدیقۂ زہرا حسین ہے ۔

حدیقہ ۔ (ع) باغ ۔ چمن ۔

ے گل حدیقۂ زہرا نے آبرو دے کر
کلی سے بھول گیا، پھول سے گلاب مجھے ۔

حدیقۂ ایمان ۔ (ع)

ایمان کا باغ و چمن ۔ حدیقہ، وہ باغ جو چہار دیواری میں محدود ہو ۔

ے عطر گل حدیقۂ ایماں حسین ہے
تازہ ہے جس سے روح وریحاں حسین ہے ۔

ح ۔ ر

حرب ۔ (ع) جنگ ۔

ع : امیدوار حرب کی رخصت کا ہے علام ۔ (حر)

حربہ ۔ (ع) وار ۔

ع : حربے ہزار ہا جو چلے چور ہو گئے ۔

حربے ۔ (ار ۔ جمع)

یہاں ہر قسم کے ہتھیاروں سے مقصد ہے ۔

ع : حربوں کو میانوں سے ستمگاروں نے کھینچا ۔

حرف (کچھ حرف) (ار ۔ روز)

کوئی بات نہ کہنا ۔ کوئی شکوہ نہ کرنا ۔ بددعا نہ کرنا ۔

ے اس ظلم پہ کچھ حرف نہیں منھ سے نکالا ۔
میرا ہی تھا یہ کام کہ غصے کو سنبھالا ۔

حرف ثقیل گرا دینا ۔ (اص ۔ نظم)

۱ ۔ وہ حرف جو زبان سے بمشکل ادا ہو سکے ۔
۲ ۔ وزنِ شعر کا ایک طریقہ جو کوفیوں نے ایجاد کیا تھا ۔

ے کیا منہدم کیا رہ عصیاں کے میل کو ۔
لو کوفیو! گرا دیا حرفِ ثقیل کو ۔

حرف سخت ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل)

تہذیب سے گرا ہو جملہ ۔

ے لایا جو حرفِ سخت زباں پر وہ بدخصال
جھپٹا مثالِ شیرِ درندہ حسن کا لال ۔

حرف غلط ۔ (ف)

جھوٹ ۔ جھوٹی بیچی باتیں ۔ مکر ۔ ظاہر داری ۔

ے کس بات میں کہ کس میں تدبیر نہیں
جز حرفِ غلط زباں پہ تقریر نہیں ۔ (ر)

حرم ۔ (ع) اہلِ بیت ۔

ع : یاں ہو گا خیمۂ حرم بادشاہِ دیں ۔

حرمت ۔ (ع) عزت و وقار ۔

ے حرمت سے شریک تھے دکھیو یا رب!
تو حوصلۂ صبر عطا کیجیو یا رب! (دعا)

حرمت برباد ہونا۔ (ار۔ بول چال)
تقدس خاک میں مل جانا۔ پاکیزگی تباہ ہو جانا۔
؎ سوچا ہیں کہ یہاں مجھ پہ اگر کچھ ہوئی بیداد
حرمت حرم کعبہ کی ہو جائے گی برباد

حریم لم یزلی۔ خداوند عالم کا حرم۔ مراد خانۂ کعبہ۔
؎ شمع حریم لم یزلی تھا گلوئے شاہ
تاریک شب میں جیسے ہویدا ہو نور ماہ۔

ح ۔ س

حسام۔ (ع۔ اسم مونث)
تلوار۔ (دیکھیے، تصویر)
ع: بھیاّ! ہمارے سر کی قسم روک لو حسام۔

حسام کا پانی۔ (ار) تلوار کی کاٹ۔
حسام، (دیکھیے، تصویر۔)
ع۔ شعلے بجھائے دیتا تھا پانی حسام کا۔

حسرت برسنا۔ (ار۔ ع)
عالم یاس طاری ہونا۔ یاسیت طاری ہونا۔
؎ ہے کون جو مینھ اشکو کا برسائے گا
حسرت مری تربت پہ برستی ہوگی۔ (ر)

حسرت بھرا ہونا۔ دنیا کی خوشیاں، آرزوئیں
اور تمنائیں دل میں رہنا۔
؎ جہاں سے اٹھ گئے حسرت بھرے یہ قاسم
جہاں میں کوئی بھی دو طفلانہ ہو دلہن سے جدا۔

حسن بیاں۔ (ف۔ ار)
وہ کلام جو فصیح و بلیغ سے آراستہ ہو۔
الفاظ، مضامین تخیل اور ادائگی کی پاکیزگی
صفائی اور نفاست۔
؎ اے شمع زباں لمعۂ انوار دکھا دے
اے حسن بیاں خوبی گفتار دکھا دے۔

حسن کے دریا میں غرق ہونا۔ (استعارہ)
از سرتا پا حسن ہی حسن ہونا۔ انتہائی حسن ہونا۔
؎ ذرّہ نہ مہر و ماہ میں اور ان میں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا۔

حسن اعتقاد۔ (ف) عقیدے کے پختہ۔ تصورات
مذہبی و دینی میں پختہ اور پکے۔
؎ پیاسے تھے، پر دلوں میں شجاعت کے جوش تھے
کیا حسن اعتقاد تھے، کیا سر فروش تھے۔
(نوحۂ حسینی)

حُسن عقیدت۔ (ف۔ ع۔ ار)
اعتماد کلّی۔ یقین کامل۔ مذہبی بھروسہ۔
؎ کیا حسن عقیدت تھا عجب، دل کے جواں تھے
آقا پہ فدا ہونے کو سب ایک زباں تھے۔

حسنات۔ (ع۔ فارسی جمع۔) ثواب۔
؎ جو کچھ ہے اجر تذکرۂ لالہ میں
حاصل ہیں یاں وہ سب حسنات ایک آہ میں۔

حسود۔ (ع)
اہل حسد۔ حسد کرنے والے۔ (حاسد کی جمع۔)
؎ کٹ کٹ گئے جو خود تو میر مر گئے حسود
لاکھوں ہوں یا کروڑ مردوں ہوں گیا ان کی ست بود۔

ح ۔ ش

حشر بپا کرنا۔ (ار۔ د)
قیامت مچا دینا۔ لاشوں کے انبار لگا دینا۔
؎ جھکتی تھی جدھر حشر بپا کرتی تھی شمشیر
جب اٹھتا تھا سر تحمید خدا کرتی تھی شمشیر

حَشَم۔ (ع) عزت۔ مرتبہ۔ درجہ
(دعائیہ) یا شاہ نجف طبل و علم دیجیے مجھ کو
سرور نہ ہو لشکر وہ حشم دیجیے مجھ کو

میدان جو نہ چھوڑے وہ قلم دیجیے مجھ کو ۔
(شاعر کی ذاتی دعا ۔ جولانی طبع ۔ زبان و بیان کا مظاہرہ)

ح ۔ ص

حصول ۔ (ع) فائدہ ۔
اب سر مرا ہے اور قدم نائب رسول
بے دیں کی بے یقیں کی اطاعت سے کیا حصول ۔
(نائب رسول ۔ امام حسین)

حصول سعادت ۔ (ف ۔ ار)
بیٹا جو باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اس کو روزمرہ میں سعادت کہا جاتا ہے ۔ (سعادت ملنا)
ع: ہم کو تو اب حصول سعادت سے بھی ہے آس ۔

حصول ہونا ۔ (ار ۔ ر) میسر ہونا ۔ حاصل ہونا ۔
لب گویا تو ہے شیریں بہ تبسم نمکیں
نعمتیں سب ہیں حصول ان کے نمک خواروں کو ۔ (س)

حصیر ۔ (ع ۔ اسم مذکر) بوریا ۔ چٹائی ۔
تھا جس حصیر پہ وہ دو عالم کا بادشاہ
حسرت سے عرش کرتا تھا اس فرش پر نگاہ ۔
(نعت سرور کائنات)

ح ۔ ض

حضرت سے جدا ہو کے ۔ (ار ۔ فقرہ)
حضرت : اشارہ ہے رسول اسلام کی طرف ۔ نانا سے جدا ہونا ۔ قبر سے الگ ہونا ۔ وطن چھوڑنا ۔
مہلت نہیں اتنی کہ میں سائے میں کھڑا ہوں
حضرت سے جدا ہو کے تباہی میں پڑا ہوں ۔

حضور ۔ (ار) سامنے ۔ خدمت میں ۔
ع: پہلے چلو تو ابن ید اللہ کے حضور ۔
(پسر حُر، حُر سے کہہ رہا ہے)

حضور میں ۔ (ار ۔ ر) آگے ۔ خدمت میں ۔ سامنے ۔
بولے پسر سے جھک کے یہ عباس نیک نام
تم بھی تو کچھ حضور میں بیٹا! کرو کلام ۔

حضور میں آنا ۔ (ار ۔ ر)
سامنے آنا ۔ قریب آنا ۔
ع۔ آیا حضور سبط پیمبر وہ ذی وقار ۔

حضور میں آنا ۔ (ار ۔ ر)
قریب آنا ۔ سامنے آنا ۔ حاضر ہونا ۔
ہمراہ لیکے بیٹوں کو اپنے وہ خوش خصال
آئی حضور سرور ذی قدر و ذی کمال ۔

حضوری ۔ (ار ۔ روزمرہ) ہمیشگی ۔ حاضر ہونا ۔
خادم امیدوار حضوری ہے یا حسین
چاہیں اگر حضور تو پھر کیا نہ چاہیے ۔ (س)

حضوری حاصل ہو جانا ۔ (ار ۔ بول چال)
قربت مل جانا ۔ حاضری میں آ جانا ۔ سامنا ہو جانا ۔
حاصل جو شہ دیں کی حضوری ہو جائے
لاکھوں منزل سفر سے دوری ہو جائے (ر)

ح ۔ ظ

حظ ۔ (ع ۔ صفت) لطف ۔ مزہ ۔ لذت ۔
یہ لطف اٹھایا نہ کسی شادی میں
جو حظ غم شاہ بحر جد سے پایا ۔

حظِ جوانی ۔ (ار) جوانی کا لطف ۔
عباس کو لطف زندگانی نہ ملا
اکبر کو بھی کچھ حظِ جوانی نہ ملا ۔ (ر)

ح ۔ ف

حفظِ زر ۔ (ف) مال کی حفاظت ۔

ؔ زرداروں سے پوچھ حفظ زر کی تکلیف
شب کا سونا حرام ہو جاتا ہے۔ (ر)

ح - ق

حق - (ع) سچائی۔

حق مجھ سے ہے نزدیک تو میں حق سے قریں ہوں

حق بہ طرف ہونا - (ار - ر) حق ایک طرف ہونا۔

ؔ تو زینب بیکس کے تن زار کی جاں ہے
بانو کا تو "پھر حق بہ طرف" ہے کہ وہ ماماں ہے۔
(حضرت علی اکبر)

حق پژوہ - (ف) اللہ والے۔

ؔ ہاتھوں پہ سر دھرے تھے جواناں حق پژدہ
حقا کہ بادشاہ عجب تھا عجب گروہ۔

حق پژوہ - (ع - ف) معارف الٰہی۔

ؔ قربان احتشام علمدار حق پژوہ
لرزاں تھا جس جری کے تہور سے دشت و کوہ۔

حق آئینہ ہو جانا - (ار - ع)

سچائی سامنے آ جانا۔ صداقت کھل جانا۔

ؔ باطل، شقاعت و حسد و کینہ ہو گیا
ایسی جلد ہوئی کہ حق آئینہ ہو گیا۔

حلّال مشکلات - (ع)

مصائب اور مشکلات کا دور کرنے والا۔

ؔ ہر اک کی ہے معین و مددگار تری ذات
بے ریب و بے گماں ہے تو حلّالِ مشکلات۔
جناب زینب کی دعا۔

حق نمک ادا ہونا - (ار - ع)

بندگی اور غلامی کا فرض پورا ہونا۔
(بارگاہ خداوندی میں دعا)

ؔ فاقوں میں ہزاروں سے دغا ہو تو مزا ہے۔
کچھ حق نمک ہم سے ادا ہو تو مزا ہے

(کلمہ - ع -) حقیقتاً - سچ -

ع، حقا کہ سحر اور ہے اعجاز اور ہے۔

(کلمۂ عربی -)

دراصل - حقیقتاً - (حق یہ ہے - سچ تو یہ ہے -)

ؔ حقا کہ مثمار نعمت حق کے لیے
جو دانہ ہے تسبیح کا، اک دانہ ہے۔
(عطار الٰہی - ر)

حق گو - (ف)

ا- حق حق کی صدا لگانے والا - ۲- سچا - صادق -

ع: تھا بلبل حق گو کہ چہکتا تھا چمن میں۔

ح - ک

حکم سے باہر ہونا (ار - ع)

حکم نہ ماننا - فرمانبرداری نہ کرنا - سرتابی کرنا -

ع: باہر ہو کوئی حکم سے مولا کے یہ کیا تاب -

حکم میں نہ ہونا - (ار - ع)

فرمان بردار نہ ہونا - تابع نہ ہو -

ؔ بے دیں ہے جو حکم شہ خوشخو میں نہیں ہے
بس چپ ہو زباں کیا ترے قابو میں نہیں ہے -
(مکالمہ)

ح - ل

حلق - (ع - اسم مذکر)

منھ - تالو - زبان -

ؔ جب شہ کا حلق مجرئ پانی سے تر نہ ہو -
کس طرح آب آب صعف ہیں گھر نہ ہو - (م)

حلق سے شمشیر ملنا - (ار)

گلے پر تلوار چلنا - شہید ہونا -

ے گر حلق سے اس شہ کے شمشیر نہ ملتی
یہ اجر نہ ہاتھ آتا۔ یہ توقیر نہ ملتی۔

حلق میں پانی کی بوند ٹپکا دینا۔ (ار۔ع)
قدرے پانی پلا دے تاکہ جان بچ جائے۔
ے تجھ کو قسم ہے روح رسالت مآب کی
ٹپکا دے اس کے حلق میں اک بوند آب کی۔
(امام حسین، ابن سعد سے علی اصغر کے متعلق
فرما رہے ہیں۔)

حلقے میں لے لینا۔ (ار) چاروں طرف سے گھیر لینا۔
ے یہ ذکر تھا ابھی کہ بڑھی فوج اشقیا۔
دو لاکھ نے امام کو حلقے میں لے لیا۔

حلّال مہمات۔ (ع۔مرکب)
مشکلات کا حل کرنے والا۔
افزوں ہیں بیاں سے معجزات حیدر
حلّال مہمات ہے ذات حیدر (ر)

حُلّہ۔ جنت کا لباس۔
ے عریاں تھا کہ جبریل امیں عرش سے آئے
فردوس کے حُلّے مرے پہنانے کو لائے۔

حُلّہ۔ (ع۔اسم مذکر) لباس۔جنت کا لباس۔
ے حُر کو حُلّے بھی دیے حور بھی دی، جنت بھی
اُس مصیبت میں یہ تھی ہمت والائے حسین (س)

حُلّہ بہشت۔ (ف مرکب) جنت کا لباس۔
ع: دوڑو کہ لُٹ رہے ہیں اُدھر حُلّہ بہشت

حُلّے۔ (ع) جنت کے کپڑے۔لباس۔
ے قبروں میں جنت کے چمن ان کو ملیں گے
فردوس کے حُلّوں کے کفن ان کو ملیں گے۔

ح۔م

حمّال۔ (ع) مزدور۔
ع: حمالوں نے اونٹوں سے قناتوں کو اتارا۔

حمیّت۔ (ع) عزت۔آبرو۔
ع، ترکش کو پھینک دے جو حمیت کا جوش ہو۔

حمیّت۔ غیرت۔رکھ رکھاؤ۔
ے ہنستا ہے کیوں عرب کی حمیت کو، تو نہ کھو
پانی تو پی چکا ہے، بس اب آبرو نہ کھو۔

حمیّت۔ (ع) غیرت۔
ے بے دین کا ساتھ دے کے حمیت کو کھو دیا
تم نے تو آج نام عرب کا ڈبو دیا۔

ح۔و

حواس۔ (ع) سمجھ بوجھ۔
ے سینوں پہ زخم کھاتے تھے کس کس حواس سے
نہ بھوک سے ہراس انھیں تھا نہ پیاس سے۔

حور شمائل۔ (استعارہ) حسین وجمیل۔
ے فرزند وہ امداد کیا حور شمائل
تھی جس کی زیارت کی سبب روشنی دل

حوصلۂ صبر۔ (ار)
صبر کرنے کی طاقت۔جذبۂ صبر و سکون۔
ے حرمت سے شریک شہ، کیجیو یا رب!
تو حوصلۂ صبر عطا کیجیو یا رب! (دعا)

ح۔ی

حیات سے ہاتھ دھونا۔ (ار۔ع)
زندگی سے مایوس ہونا۔
ے ہر چند ہاتھ دھوئے ہوں اپنی حیات سے
مہلت ملے تو پی لوں میں پانی فرات سے۔

حیات تلخ کر دینا۔ (ار۔ع)
زندگی اجیرن کر دینا۔بے چین کر دینا۔

؎ اک شور تھا کہ تلخ کیا ہے حیات کو
لاشوں سے جل کے پاٹ دو نہرِ فرات کو۔

حَیَّ علیٰ خیرِ عمل ۔ (ع - فقرہ)
خدا کو یاد کرنا (نماز پڑھنا) سب سے بہتر و افضل کام ہے۔

؎ صحرا تھا دم ظہر کہ دامن تھا
غل ہوتا تھا اک حیِّ علیٰ خیرِ عمل کا

حیران ہونا ۔ (ا ر - ر) سرابیمہ و پریشان ہونا۔
؎ کہنے کو بنتر پر قد قامت کا بنیا ڈھنگ
حیران شبِ ظلمات ہو یہ تیرگی رنگ۔

ردیف ۔ خ

خ ۔ الف

خاتم پر نگیں چڑھنا۔ (ار۔ ع)

انگوٹھی پر نگینہ رکھا جانا۔

ے جب صدر زیں پہ دوش نبی کا مکیں چڑھا

خاتم پہ جیسے در نجف کا نگیں چڑھا۔

(تشبیہ ۔ امام حسین کا سوار ہونا۔)

خاتمِ دنیا۔ (ع۔ ع۔ مرکب)

دنیا کی انگوٹھی۔ عالم میں منتخب انتخاب زمانہ

دنیا کا سب سے بلند مرتبت مقام۔

شاہ زمانہ اس کا ہے کہ مختار، میں ہوں

کعبے کی طرح خاتمِ دنیا کا نگیں ہوں۔

(اس مصرع میں کعبۃ اللہ کو خاتم دنیا (دنیا کی انگوٹھی) اور امام حسین نے خود کو اس کا نگینہ کہا ہے۔)

خاتمہ بخیر ہونا۔ (ار۔ ر) نیکی پر مرجانا۔

۱۔ جس وقت خاتمہ رفقا کا ہوا بخیر

۲۔ جب خاتمہ بخیر ہوا نوح شاہ کا۔

خاتمہ بخیر ہونا۔ انجام نیک ہونا۔

اس کی ظفر ہے خاتمہ جس کا بخیر ہو۔

خاتون معظم۔ (ع۔ ف۔ ترکیب)

باعظمت عورت۔ محترمہ۔

اس وقت یہ راوی نے کسی شخص سے پوچھا

ہے کون یہ خاتون معظم مجھے بتلا۔

(حضرت زینب کے لئے)

خار چبھنا۔ (ار۔ ر) جسم کو تکلیف پہنچنا۔

غضب تھا جوان زخموں میں چبھتے خار۔

مجھے ترا بال بیکا گوارا نہیں۔ (س)

خاسر۔ (ع)

نقصان والا۔ نقصان میں رہنے والا خسارہ والا۔

ع: خاسر ہے جو میز ان میں ہو فرق، سر مو۔

خاصانِ رب۔ (ف مرکب)

اللہ کے بندگان مخصوص۔ (اللہ جن سے محبت کرتا ہے)

کس کس دلاوری سے وہ خاصانِ رب لڑے

اس شان سے کبھی نہ عجم نہ عرب لڑے

(فوج حسینی کے جوان)

خاصۂ باری۔ (ار)

خداوند عالم سے قربت رکھنے والا بندہ۔
مخصوص بندۂ اللہ۔

یہ کہہ کے روانا ہوا وہ خاصۂ باری۔

خاطر۔ (ار۔ر) لیے۔ واسطے۔

خولی نے تب کہ ہماری طرف ہے نہر
آئے تھے یاں اترنے کی خاطر امام دہر
(خولی۔ دیکھیے، تلمیح۔)

خاطر۔ (ار۔روزمرہ) لئے۔ واسطے۔

جگہ مول لی ہے مزاروں کی خاطر
زمیں پر نشاں کھینچتے ہیں۔ (س)

خاطر۔ (ع) (صفت تجنیس)

۱۔ واسطے۔ لیے۔ ۲۔ پیش نظر۔ محبت۔ سبب
۳۔ تواضع۔ حفاظت۔

تربت کی جگہ چاہیے بے جان کی خاطر
خاطر سے مری کیجیو مہمان کی خاطر۔

خاطر آنا۔ (ار۔روزمرہ) لیے آنا۔ واسطے آنا۔

باشاہ نجف! آؤ مدد کی خاطر
سر بھائی کا سجدے میں قلم ہوتا ہے۔ (ر)

خاطر اقدس برہم ہونا۔

طبیعت میں غصہ ہونا۔ مزاج مکدر رہونا۔

منھ سرخ ہے سب خاطر اقدس ہے جو برہم
رخساروں پہ بل کھا رہے ہیں گیسوئے پرخم۔

خاطر پر غبار ہونا۔ (ار۔ع)

دل میلا ہونا۔ تنفر ہونا۔ (صفت توریہ)
دل مرجھانا۔ مایوسی چھانا۔

یہ باد تند تیر سی ہوئی ہے دل کے پار
اس بن کی خاک سے مری خاطر پہ ہے غبار

(زمین کربلا)

خاطر پہ کدورت آنا۔ (ار۔بول چال) دل پر میل آنا۔

دشمنوں سے بھی نہ خاطر پہ کدورت آئی
نور کا آئینہ تھا قلب مصفائے حسین۔ (س)

خاطر حزیں۔ (ف) غمدیدہ دل۔ رنجیدہ۔

آغوش میں لیا تجھے با خاطر حزیں۔
زانو یہ تیرا سر رکھا اے حُر با یقیں۔

خاطر شکنی ہونا۔ (ار۔ع)

دل توڑ دینے کا عمل ہونا۔ دل نہ ٹوٹے۔ مایوس ہونا۔

لازم ہے مدارات، گدا ہو کہ غنی ہو
وہ کیجیے کہ دشمن کی نہ خاطر شکنی ہو۔

خاطر شگفتہ ہو جانا۔ (ار۔بول چال)

دل خوش ہو جانا۔ روح تازہ ہو جانا۔

خاطر شگفتہ ہوگئی اور دل ہے باغ باغ
طبقہ یہ حشر تک نہیں ہونے کا بے چراغ۔

خاطر ضرور ہونا۔ (ار۔بول چال) دل رکھنا۔ مروت کرنا۔

؎ دنیا میں دوستوں کی بھی خاطر ضرور ہونا
تم پاس ہو تو اوروں سے مرقد بھی اور ہے۔

خاطر کرنا۔ (ار۔ر) دل رکھنا۔ تواضع کرنا۔

اس امر میں خاطر نہ کریں اور کسی کی
ہیں خوش ہوں، بجا لائیں وصیت کو علی کی۔ (قصیدہ علم)

خاطر ملول ہونا۔ (ار۔بول چال)

دل میلا ہونا۔ بد دل ہونا۔

؎ ہنس کر کہا، دونوں ہیں میرے چمن کے پھول
میں چاہتا ہوں ایک کی خاطر نہ ہو ملول۔

خاطر ناشاد۔ (ف ترکیب)

رنجیدہ دل۔ غمگین دل۔

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ و زاد:
جاتی نہیں افسردگی خاطر ناشاد۔

خاطرنشاں نہ ہونا۔ (ار) قلب مطمئن ہونا۔

مدت کھینچے تو پھر کشش ان کی بیاں نہ ہو۔
قرباں ہو لاکھ بار تو خاطر نشاں نہ ہو۔

خاطرنشاں ہونا۔ (ار)

ذہن پراگندہ ہونا۔ یکسوئی نہ ہونا۔
نشانہ نہ تاک سکنا۔

ثابت ہو جس پہ زد کوئی ایسی کماں نہ تھی
تیر افگنوں کی خوف سے خاطر نشاں نہ تھی۔

خاطر نہ کرنا۔ (ار) تواضع نہ کرنا۔ خیال نہ کرنا۔

اس امر میں خاطر نہ کریں اور کسی کی
میں خوش ہوں، بجالائیں او وصیت کو علی کی

خاطر ہونا۔ (ار۔ ع)

خیال ہونا۔ محبت ہونا۔ پاس و لحاظ ہونا۔

آواز نبی آتی ہے امت کو نہ مارو
خاطر ہے جو بات حضرت شبیر ہماری۔ (س)

خاطف۔ (ع)

نکلیو نہ بدلی سے اے برق خاطف
حسینی آہ آتش منشاں کھینچتے ہیں۔ (س)

خاک اڑا دینا۔ (ار۔ ع)

تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔

ہنسی کے چراغوں کو ہوا دم میں بجھا دے
ہل ہل کے زمیں خاک نہ ملنے کی اڑا دے۔

خاک اڑانا۔ (ار۔ ع) فریاد کرنا۔ نالہ و آہ کرنا۔

زمیں پہ دیکھ تن شہ کو کہتے تھے رہرو
اڑاؤ خاک کہ فرزند بوتراب یہ ہے۔ (س)

خاک اڑانا۔ (ار۔ ع)

ہائے واویلا کرنا۔ ماتم میں سرگرداں رہنا۔
فریاد و فغاں کرنا۔

سنتا ہوں وہاں دن کو اڑاتا ہے کوئی خاک۔

خاک اڑاتے جانا۔ (ار۔ ع)

نالہ و فریاد کرتے ہوئے جانا۔ سراسیمہ اور
حیران و پریشان جانا۔

خیمے کو چلی خاک اڑاتی ہوتی زینب۔

خاک اڑنا۔ (ار۔ ع)

ویرانہ ہونا۔ اواسس نہ ہونا۔
آبدار خانہ اور خاک اڑنا میں،
(صفت تضاد اور مراعاۃ النظیر ہے۔)

خاک آبدار خانے میں اڑتی ہے صبح و شام۔

خاک اڑنا۔ (ار۔ ر)

برباد ہونا۔ گھر تنہا ہو جانا۔ سناٹا ہونا۔

حضور کے در دولت پہ خاک اڑتی ہے۔

خاک اس دنیا پر۔ (عو۔ ار۔ ع)

اظہار نفرت کے لئے بولتے ہیں۔

فرزند ابو تراب، محتاج لحد
تف اس دنیا پر۔ خاک اس دنیا پر (ر)

خاک بسر رونا۔ (ار)

سر پر خاک ڈال کر رونا۔ فریاد کرنا۔

چھوٹے جو ہوں وہ جوہر شمشیر دکھائیں
ہم خاک بسر روتے ہوئے لاشوں پہ جائیں۔

خاک بسر ہونا۔ (ار۔ ع)

حیران و پریشان ہونا۔ سرگرداں ہونا۔

پوچھو نہ خبر کہ بے خبر ہیں اب تو
آوارہ وطن خاک بسر ہیں اب تو۔ (ر)

خاک پڑے اس پر۔ (محو۔ کوسنا۔)

ناپید ہو جائے۔ مردود ہے وہ۔

خاک اُس پہ کہ سید سے جو دل صاف نہیں ہے
محسن سے بدی شیوۂ اشراف نہیں ہے
(مح)

خاک چھاننا۔ (ار۔ مع)

کوشش اور تگ و دو کرنا۔ دنیا جہان میں مارا مارا پھرنا۔

پایا در مراد بڑی خاک چھان کے۔

خاک چھاننا۔ (ار۔ مع) گھومنا۔ جانا۔ مارا مارا پھرنا۔

ملتا ہے قدم قدم دُرِ مقصود

چھانے تو نجف کی خاک جھانے کوئی۔ (ر)

خاک چھاننا۔ (ار۔ مع) اِدھر اُدھر پھرنا۔ مارا مارا پھرنا۔

اللہ جو نور ہوں، یوں خاک وہ چھانیں۔

خاک سے بھر جانا۔ (ار) مٹی میں اَٹ جانا۔

تن روح سے خالی ہوں، دہن خاک سے بھر جائیں۔

خاک سے پانی پیدا ہونا۔ زمین سے پانی نکل آنا۔

جب ٹاپ پڑی خاک سے پیدا ہوا پانی۔

خاک کا پشتارہ۔ (ار)

خاک کا ڈھیر۔ مٹی کا تودہ۔ مراد مٹی سے بنا ہوا۔

جھک جائے سوئے زمیں نہ کیونکر قدِ راست

اک روح پہ پر خاک کا پشتارہ ہے۔ (ر)

خاک کا پیوند ہونا۔ (ار۔ مع)

مرنا۔ مرنے کے بعد قبر میں دفن ہونا۔

پردیس میں ہونا تھا انھیں خاک کا پیوند

جو مرضیٔ حق، ہم ہیں بہرحال رضا مند۔

خاک کا طبقہ۔ (کلمۂ احساس کمتری)

خاک رنگ۔ خاک نشیں لوگ۔ حقیر لوگ۔

رکھے جو قدم ابد پہ امام دوسرا نے

بخشی برکت خاک کے طبقے کو خدا نے۔

خاک کے تلے۔ (ار) مرنے کے بعد۔ بعد مرگ۔

مٹی ہو یا کہ خُز ہو تن پاک کے تلے

اللہ آبرو کو رکھے خاک کے تلے۔

خاک میں صورت ملانا۔ (ار)

قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

ہرگز نہ ہوگا صاحب اولاد لعیں

جس نے یہ خاک میں تری صورت ملائی ہے۔ (س)

خاک میں ملانا۔ (ار۔ مع)

برباد کر دینا۔ مٹی میں ملا دینا۔ قتل کر دینا۔ مار دینا۔

کہتی تھی زینب دل خستہ میرے بغیر حسینؑ!

خاک میں کس نے ملائی تری تصویر حسیں۔ (س)

خاک نہ ملنا۔ (ار۔ عو۔ مع)

۱۔ کچھ ہاتھ نہ آنا۔ ۲۔ (لغوی معنی) مٹی نہ ملنا۔

(انیس کی خاک مراد ہے)

یوں خاک شفا میں مر کے مل جاؤں انیس

غربال سے چھانیں تو نہ کچھ خاک ملے۔ (ر)

خاک ہونا۔ (ار۔ ر) بیکار ہونا۔ اکارت ہونا۔

آقا کی تشنگی پہ جگر چاک چاک ہے

بے اُن کے آبِ خضر بھی گر ہو تو خاک ہے۔

خاک ہونا۔ (ار۔ مع)

مرنا۔ مٹی میں مل جانا۔ مٹی ہو جانا۔ قبر میں دفن ہو جانا۔

جا پہنچے نجف میں خاک ہو کر صد شکر

دربارِ ابوتراب دیکھا ہم نے۔ (ر)

خاک ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

مرنا۔ مٹی میں ملنا۔ مٹی ہو جانا۔

شام و سحر خدا سے دعا ہے یہی انیس

ہوں خاک روضۂ خلفِ بوتراب میں۔ (س)

خالق آباد رکھے۔ (دعائیہ)

خداوند عالم خوش رکھے۔ شاد و آباد رہو۔

ہمیشہ ہمیشہ اولاد سے آبادی باقی رہے۔

فرماتے تھے حضرت، تمھیں خالق رکھے آباد۔

خالق اکبر کا مکاں۔ مراد کعبۃ اللہ۔

چھٹتا ہے کہیں خالق اکبر کے مکاں سے۔

خالی۔ (ار۔ روزمرہ)

صرف - اکیلا - اکیلے - تنہا -

نہ ہوگی صفت خالی رخسارشہ کی
عبث خفتیں نکتہ داں کھینچتے ہیں - (س)

خالی دامن بھر دینا - (ار - مح)

غریب اور تنگدست کو بخشش کرنا -

خالی تھے جو دامن - انھیں بھر دیتے تھے حضرت -

خالی ظرف صدا دیتا ہے - (ار - مثل)

جاہل اور نادان آدمی ہی اپنی تعریفیں کیا کرتے ہیں -

کرتے ہیں معز شا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے - (ر)

خالی ہاتھ لیے جانا - (ار)

مال دنیا سے کوئی شے ساتھ نہ لیجانا -

عبرت کی ہے یہ جا کہ گیا جانب عدم
دنیا سے خالی ہاتھ سکندر لیے ہوے - (س)

خام ہونا - ناتجربہ کار ہونا - پختہ نہ ہونا -

اے وائے انیسؔ پختہ کاری پہ تری
سب بال تو پک گئے مگر خام ہے تو - (ر)

خامۂ اعجاز رقم - (ف - مرکب - صفت)

رموز و اسرار کا لکھنے والا قلم -

۱ - سحر نگار قلم -

۲ - اعجاز رقم، میر صاحب نے اپنے لیے کہا ہے -

؎ لرزاں ہے قدم، خامۂ اعجاز رقم کا
ہاں تیغ زباں! آج تو کر کام قلم کا -

(تو ضمیر حاضر اور تو بمعنی پس، دونوں تلفظ درست ہوں گے -)

خامہ سرافگندہ ہونا - (ار - بول چال)

قلم کا تعریف کرنے سے قاصر ہونا -

وہ زرد عبا نور کی وہ نور کا جامہ
وہ پھول سے رخسار گلابی وہ عمامہ -
تعریف ہیں جس کی سرافگندہ ہے خامہ -

(عبا، جامہ، عمامہ، دیکھیے، تصویریں)

خامۂ مشکیں طراز - (ف ترکیب -) عطر بیز قلم -

ہاں اے کمیت خامۂ مشکیں طراز بس
یہ سوخیاں، یہ چالاکی و ترکتاز بس -

خانماں خراب - (ف) بد طینت - کمیں - خصلت -

دریا پہ ہیں، مگر نہیں ملتا وضو کو آب -
سید کو تیر مارتے ہیں خانما خراب -

خانماں خراب - (ف - کوسنا -)

منحوس - جس کا انجام خراب ہونے والا ہو -

پیہم پکارتے تھے شہ آسماں جناب
نکلا پرے سے حرملۂ خانماں خراب -

خانہ برانداز - (ف - صفت)

خانہ بردوش - جس کا گھر نہ ہو - ٹھکانا نہ ہو گنے والا -

گوشے میں چھپا سہم کے ہر خانہ برانداز
رخ پھر گئے، بھاگے صفت دراندازہ -

خانہ بردوش ہونا - (ار - مح)

ہر وقت سامان سفر تیار رہنا - مستقل کوئی گھر نہ ہونا - سکون سے رہنے کا ٹھکانا نہ ہونا -

کیا پوچھتے ہو مقام و مسکن میرا
مانند حباب خانہ بردوش ہوں میں - (ر)

خانۂ تن سے کوچ کرنا - (استعارہ)

(روح) جسم سے نکل جانا -

اے روح، کوچ خانۂ تن سے ضرور ہے
الفت نہ اتنی چاہیے مہماں سرا کے ساتھ - (س)

خانۂ حق - اللہ کا گھر - کعبۃ اللہ -

سب کہتے تھے، اے احمد مختار کے جائے
کیوں خانۂ حق چھوڑ کے مولا ادھر آئے -

خانہ خراب - (ف) ذلیل لوگ - ناعاقبت شناس

ع، غلط ہے سب جو یہ خانہ خراب سمجھے ہیں۔ (س)

خانہ زادی۔ (ف۔ مرکب) گھر میں پیدا ہونا۔

واللہ کہ حق زادی یہ ہے
نکلے جو خدا کے گھر سے مر کر نکلے۔ (ر)

خانۂ زنبور۔ (ف)

بھڑوں کا چھتہ، جس میں سینکڑوں سوراخ ہوتے ہیں۔

تلواروں سے جسم شہ دیں چور ہوا
تیروں سے بدن خانۂ زنبور ہوا۔ (ر)

خانۂ زیں۔ (اضافت توصیفی) زین۔ زین کی جگہ۔

کیا بند کمر، خانۂ زین سے اتر آئی۔ (تلوار۔م)

خانۂ عناد۔ (ف) دشمنی کا بانی۔

ڈھایا ہے تم نے کفر کا گھر، خانۂ عناد۔

خانۂ غم ہونا۔ (ار۔ع) گھر سوگوار ہو جانا۔

تھا خانۂ غم، خیمۂ شاہنشہ والا۔
آندھی یہ پریشاں تھی کہ دل تھے تہ و بالا
(شاہنشہ والا: امام حسین۔)

خ۔ب

خبر آنا۔ (ار۔ع)

موت کی اطلاع ملنا۔ سناونی آنا۔

۱۔ چلاتی تھی کیوں حشر یہ برپا ہوا لوگو
کس کی خبر آئی ہے، ارے کیا ہوا لوگو۔
۲۔ ہر دل پہ جو اک غم کی گھٹا چھائی ہے لوگو
کیا کچھ مری بچی کی خبر آئی ہے لوگو۔

خبر پوچھنا۔ (ار۔ر) خبر گیری کرنا۔ پناہ دینا۔

دکھ پائی بہن آپ کی مظلومی واری
تم مر گئے، پوچھیگا خبر کون ہماری

خبرداری۔ (ف) مخبری۔

فوجوں کے طلائے تھے خبرداری کو حاضر
لشکر تھا فرشتوں کا جگرداری کو حاضر۔

خبر لانا۔ (ار۔ع) پوچھ کے آنا۔ اطلاع لانا۔

فضّہ نکل کے خیمے سے باہر خبر تو لا۔
آئے ہیں دیر کیوں ہوئی، یہ ماجرا ہے کیا۔

خبر لینا/خبر لیجیے۔ (ار۔ع)

امداد کرنا۔ فریاد کو پہنچیے۔

خبر لینا انیسؔ زار کی یا احمد مرسل
تمہاری آل کا مداح ہے، سینے ذاکر ہے۔ (س)

خبر لینا۔ (ار۔ر) نگہداشت کرنا۔

پہنچے گا قبر میں خبر آ کر غلام کی۔

خبر نہ لینا۔ (خبر لینا) (ار۔ر)

بات تک نہ کرنا۔ اچھی بری نہ پوچھنا۔

عاشق مرے مشہور ہیں، بھیا کے ہیں واری
دو دن سے خبر بھی نہیں لی آکے ہماری۔

خ۔ت

ختم ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

مکمل ہونا۔ آخری منزل پر ہونا۔ انتہا پر ہونا۔

بخشش و ہمت عطا و عدل و داد۔
ختم ہے آل رسول اللہ پر۔ (س)

ختم ہونا۔ (ار)

انتہا ہونا۔ (یا) انتہا کو پہنچنا۔

خلق و مروّت حسنی اُن پہ ختم تھی
حُسن اُن پہ ختم، گلبدنی اُن پہ ختم تھی۔

خ۔ج

خجالت۔ (ع) شرمندگی۔

سن کر یہ سخن کہنے لگا زعفر دیندار
ہے سخت خجالت مجھے یا سیّد ابرار۔

(زعفرہ دیکھیے تلمیح۔)

خجالت سے آب آب ہونا۔
شرم سے پانی پانی ہو جانا۔ (صفت توریہ)
تھی نہر علقمہ بھی خجالت سے آب آب
روتا تھا پھوٹ پھوٹ کے دریا میں حبابؔ۔

خجالت سے گڑ جانا۔ (ار۔مح) شرمندہ ہو جانا۔
صفات قد کا قیامت سے لڑ گیا۔
قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا۔

خجستہ پے۔ (ف) مبارک قدم۔
سرکو قدم کیسے وہ سعید خجستہ پے۔

خجستہ پے۔ (ف) مبارک قدم۔
قادر ہے مثل حکم قضا یہ خجستہ پے
سرکاٹے اس نے تیر چلے اس طرف سے جے۔

خجل کرنا۔ (ار۔مر) شرمندہ کرنا
ایسے نہیں کہ دوست کو اپنے خجل کریں
تو بھی اگر چلے تو خطائیں بحل کریں۔

خ۔د

خدا پر تکیہ ہونا۔ (ار۔مح)
اللہ پر بھروسہ ہونا۔ اس کا سہارا ہونا۔
بندہ وہی بندہ ہے جو راضی ہو رضا پر
اوروں سے اُسے کیا جسے تکیہ ہو خدا پر۔

خداداد۔ (ف) فطری۔ اللہ کی عنایت کردہ۔
گو قوت پرواز خداداد تھی اُن کو
روداد پہ روح امین یاد تھی اُن کو۔

خدا دشمن کو نہ دکھائے۔ (دعائیہ فقرہ)
کسی سخت ترین سانحے یا صدمے کے متعلق
بولتے ہیں۔
دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ۔
دل کو فگار کرتا ہے لخت جگر کا داغ۔

خدا دشمن کو اولاد کا داغ نہ دے۔ (ار۔ فقرہ دعائیہ)
اولاد کے مرنے کی تکلیف اتنی سخت ہوتی ہے کہ
دشمنی کے لیے بھی یہ بد دعا نہیں کی جاتی۔
دشمن کو بھی دے خدا نہ اولاد کا داغ
جاتا نہیں ہرگز دل ناشاد کا داغ۔ (ر)

خدارا۔ (ار)
خدا کے لئے۔ قسم کے موقع پر مستعمل ہے۔ تم کو خدا واسطہ
مری جان روٹھو خدارا نہیں۔ (س)

خدارا۔ (ف) اللہ کے واسطے۔ خدا کے لیے۔
عباس نے کی عرض یہ کہیے نہ خدارا
خادم نہ کرے گا کبھی دریا سے کنارا۔

خدا کا گھر۔ کعبے سے مراد ہے۔
مخفی ہوئے ہیں قافلۂ حاج میں آکے
پائیں تو ذبح کریں گھر میں خدا کے۔

خدا کی امانت۔ (ار)
اللہ کی عطا کردہ جان، جو اس کی خدمت میں پیش
کرنا ہے۔
اس دکھ میں ہوں صابر یہ عنایت ہے خدا کی
ایک اور مرے پاس امانت ہے خدا کی۔
(علی اصغر کے متعلق۔)

خدا کی عنایت۔ اللہ کی نظر۔
جوہر یہ ہیں کہ تیغ رشک لافتی کی ہے
تمغہ یہ اس کا ہے کہ عنایت خدا کی ہے۔

خدا ہاتھوں میں زور دے۔ (ار۔ دعائیہ فقرہ)
خدا قوت و طاقت عطا فرمائے۔
یہ وقت ہے امداد امام ازلی کا
دے چھوٹے سے ہاتھوں میں خدا زور علی کا۔
(بیٹوں کے لیے دعائے مغفرت زینب)

خدا ہونا۔ (ار۔ر) اللہ مددگار ہے۔

ہیں مالک کوثر ہوں تردد تمھیں کیا ہے

پیاس اُن کی بجھا دیجیے بچوں کا خدا ہے۔

خدائی سے جدا ہونا۔ (ار۔ر)

نرالا ہونا۔ مثال نہ ہونا۔

جو وار تھا صفدر کا خدائی سے جدا تھا

قبضے سے کمال ہاتھ کلائی سے جدا تھا۔

خدع۔ (ع) مکروحیلہ۔

اقلیم مکر و مملکت خدع کا خدیو۔

خدنگ۔ (ف) تیر۔ (گوشہ: دیکھیے، تصویر۔)

سرکش خدنگ مرگ سے کیونکر ہو گوشہ گیر

(صفت ایہام)

خدیو۔ (ف) بادشاہ۔

ع: ابر کرم، خدیو عجم، خسروِ عرب۔

خدیو۔ (ف) مجازاً: خداوند۔

جب صدر زیں پہ دوش نبی کا مکیں چڑھا۔

گویا کہ آسمان پہ خدیو زمیں چڑھا۔

خدیو۔ (ع) خداوند۔ مالک۔ آقا۔

اقلیم مکر و مملکت خدع کا خدیو۔

خدیو۔ (ف) بادشاہ۔

کس اوج سے خدیو زمین و زماں چلا۔

خ۔ ر

خرام۔ (ف) کھڑا ہونا۔ ٹہلنا۔

قوی ہے ضعف تفرّج کجا، خرام کجا

دو منزلہ کرو دو قدم مکاں سے چلے۔ (س)

خرد حیران ہونا۔ (ار۔ فقرہ)

عقل متحیّر ہونا۔ عقل میں نہ آنا۔ توسن فکر کا متعجب ہونا۔

لکھا ہے، چھٹی تک ہوئی یہ فوج فراہم

حیراں تھی خرد جس کے کم و کیف میں ہر دم۔

خرسند۔ (ف) خوش و خرم۔

ناموس مرے فاقہ کشی میں بھی ہیں خرسند

اک ایک ہے زہرا کی طرح صبر کا پابند۔

(امام حسین)

خرمن۔ (ع) ڈھیر۔ انبار۔ جمع شدہ اشیا۔

جو دل سے بھلا دیتا ہے حق آل نبی کے

بجلی بھی جو گرتی ہے تو خرمن پہ اسی کے۔

خ۔ ز

خزّ۔ (ع) ریشمی کپڑے کا نام۔

مٹی ہو یا کہ خز ہو تن پاک کے تلے

اللہ آبرو کو رکھے خاک کے تلے۔

خزاں دیدہ۔ (ف۔ صفت) ویران۔

گلزار خزاں دیدہ ہوا قتل کا میداں

بکھرے ہوئے تھے چار طرف غنچۂ پیکاں۔

خزاں دیدہ۔ (ف۔ صفت)

پت جھڑ۔ خزاں کے مارے ہوئے۔ جن پر خزاں آئی ہوئی ہو۔

اشجار خزاں دیدہ بھی ابتک نہیں پھولے۔

خزاں دیدہ۔ (ف)

جس پر خزاں آگئی ہو۔ خشک۔ برباد۔ تباہ۔

پژمردہ ہیں کل باغ خزاں دیدہ کی تمثال۔

خ۔ س

خسوف۔ (ع) گہن۔ گرہن۔

توفیق نیک آج ہوئی اس کی خضرِ راہ

یوں نکلا یہ خسوف سے جس طرح نکلے ماہ (حسا)

خ۔ش

خشم۔ (ف) غصّہ۔
ع ، مرجائے ڈر سے، شہر کو دیکھیں جو خشم سے

خشمگیں۔ (ف) غصّے سے۔ ناراضگی کے ساتھ۔
اٹھے حسین زانوئے احمد سے خشمگیں۔

خ۔ض

خضاب کھلا ہونا۔ (روزمرّہ) خضاب لگا ہوا نظر آنا۔
قرآن پڑھ رہا تھا سر ابن بوتراب
اور ریش میں کھلا ہوا تھا جابجا خضاب۔

خضرِ رہ گم شدگاں۔ (ف۔ فقرہ)
بھولے بھٹکوں کو راہ بتانے والے۔ گناہگاروں کے راہبر (مراد آں حضرت صلعم۔)

خ۔ط

خط بھرنا۔ (ار۔ر)
منھ پر داڑھی اچھی طرح بھر جانا۔
ع : خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا۔

خط شکست۔ (ف۔ اردو میں مستعمل) (صنعتِ ایہام)
مقدر میں ہار لکھی ہونا۔ شکست کھانا مقدر میں ہونا۔
خط شکست کے معنی نئے معلوم ہوتے ہیں۔
س جو نیزہ خطی تھا سواروں کا قلم تھا
یہ خط شکست ان کے مقدر میں رقم تھا۔
(نیزہ۔ قلم۔ خط شکست۔ مقدر میں رقم ہونا صنعت مراعاۃ النظیر۔)

خط عفو کھینچنا۔ (ار۔ع)
معاف کرنا۔ معافی کی حدود بنانا۔ (یہ بھی انیس کا ذاتی محاورہ ہے۔ اور کسی شاعر نے نظم نہیں کیا۔)
کیا جرم سے شہ نے گناہوں پہ تیرے
خط عفو اے میہماں کھینچتے ہیں۔ (س)

خط و خال۔ (ف)
۱۔ معشوق کا حُسن۔ صفات حُسن۔
۲۔ (کنایۃً) باریکیاں۔ نکتے۔
تحریر خط و خال کا اب دھیان نہیں ہے
ذرّوں کا یہ گننا ہے۔ کچھ آسان نہیں ہے۔

خطابخش عاصیاں۔ (ف)
گناہگاروں کے گناہ بخشنے والے۔
اے شاہ جرم پوش و خطابخش عاصیاں
بخشا نہ آپ نے تو ٹھکانا مرا کہاں۔

خطاکار۔ (ف) ۱۔ گناہ کار۔
۲۔ تیر چلانے والے جن کے نشانے خطا کر جائیں۔
(صفت توریہ)
لڑنے سے خطاکاروں کے جی چھوٹ گئے تھے
فولادی کمانوں کے بھی دل ٹوٹ گئے تھے۔

خطا ہونا۔ (ار۔ر)
گناہ سرزد ہونا۔ قصور ہونا۔ کمی ہونا۔
پیہم پکارتے تھے، شہ آسماں جناب
یہ کیا خطا ہے، روح نبی سے کرو حجاب۔

خطیر۔ (ع) بہت بڑی۔ عظیم۔
لازم ہے قدر عمر کہ جنس خطیر ہے
جس کی بہا نہیں ہے وہ دُرِّ بے نظیر ہے۔

خ۔ف

خفا ہونا۔ (ار۔ر) کم ہونا۔ گھٹنا۔
شاہ رو دیتے تھے، کہتی تھی سکینہ جس دم
پیاس سے سینے میں دم اب تو خفا ہوتا ہے۔ (س)

خفاش۔ (ف) چمگادڑ۔

کس طرح نقر بہر خفّاش اٹھائے۔

خفّت (ع) کمی

تپ کا بھی ہے شدت میں کئی روز سے خفّت۔

خفت کھینچنا۔ (ا۔ م) شرمندہ ہونا۔

نقاس نے سو طرح کی خفت کھینچی
تصویر نہ کھینچ سکی تو چہرا انزار (ر)

خفتگانِ مرقد۔ (ف۔ ترکیب)

قبروں میں سونے والے۔ مراد، مرجانے والے لوگ۔

بے رنج ہیں خفتگان مرقد
کیسی راحت سے سو رہے ہیں۔ (س)

خفتیں۔ (ع۔ اردو جمع) شرمندگی۔

عجب خفتیں نکتہ داں کھینچتے ہیں۔ (س)

خ۔ل

خلّاق انام۔ (ع۔ع)

عالم و عالمیان کا پیدا کرنے والا۔ (خداوند عالم)

خلاق انام، کبریا کو جانا۔
عالم کا رسول مصطفےٰ کو جانا۔ (ر)

خلل پڑنا۔ (ا۔۔) رکاوٹ ہونا۔ کمی ہونا۔

امت کی مغفرت میں نہ یارب خلل پڑے۔ (س)

خلف سیّد العرب۔ (ف۔ ترکیب)

امام حسین مراد ہیں۔

کی عرض اس نے اے خلف سیّد العرب۔

خلق۔ (ع۔ ا۔ روزمرہ) زندگی۔ دنیا۔

اللہ سے تو اس کی جزا خلق میں پائے۔

خلل۔ کمی۔

ہمت میں فرق کچھ، نہ شجاعت میں ہے خلل۔
غصے کو تھام تو یہ نہیں جنگ کا محل۔

خ۔م

خم ہونا۔ (ا۔ر) آنا۔ جھک کر دیکھنا۔

اک جلوہ گری نور کی جس دم ہوئی ان میں
اک بار صف فوج ملک خم ہوئی ان میں۔

خمیر بننا۔ (ا۔ر)

میم بننا۔ بنیاد بننا۔ فطرت کی بنیاد رکھی جانا۔

پانی ہے اور آتش سے خمیر اس کا بنا ہے
بجلی ہے کبھی اور کبھی سیل فنا ہے۔

خ۔ن

خنجر بُرّاں۔ (ف۔ صفت) تیز اور دھاردار خنجر۔

پکارا خنجر بُرّاں کہ الغیاث، اے شمر!
نہ کر نبی کے نواسے کے خون سے لال مجھے۔ (س)

(خنجر یا تلوار) کے نیچے گلا رکھ دینا۔ (ا۔ ع)

جان دیدینا۔ گلا کٹا دینا۔ بہادری و شجاعت سے جنگ کرنا۔

شیروں کے یہ ہیں کام کھنچے جس گھڑی تلوار
رکھ دیویں گلا، بڑھ کے تہہ خنجر خونخوار۔

خنداں خنداں۔ ہنستے ہوئے۔ مسکراتے مسکراتے۔ ہنستے ہنستے۔

خنداں خنداں جو ارجد میں پہنچے۔ (ر)

خنکی ہونا۔ (ا۔ ر)

"خنکی پہنچنا" بھی اردو روزمرہ ہے۔
ٹھنڈک ہونا طراوت ہونا۔

وہ رونق اور وہ سرد ہوا، وہ فضا، وہ نور۔
خنکی ہو جس سے چشم کو اور قلب کو سرور۔

خ۔و

خواب آنا۔ (ا۔ روزمرہ) نیند آنا۔

راتیں نہ وہ اب ہوں گی نہ خواب آئے گا۔

آیا کبھی تو زیست کو جواب آئے گا۔ (ر)

خواب دیکھنا۔ (استعارہ)

پوری زندگی محض خواب کی مثل ہے۔ جب آدمی دنیا سے جاتا ہے تو یہاں کے تمام اعمال اور رہن سہن خواب بن جاتے ہیں اور بے کار ہو جاتے ہیں)

جب آنکھ بند ہوں تو عقدہ یہ کھلا
جو کچھ دیکھا، سو خواب دیکھا ہم نے۔

خواب زشت۔ (ف) گناہوں کی غفلت۔

طالع نے خواب زشت سے اس کو جگا دیا
دل نے نفاق کفر کا پردہ اٹھا دیا۔

خواب کرنا۔ (ار۔ ر)

سونا۔ بے خبر سو جانا۔ کنایتہً مرجانا۔ ہمیشہ کی نیند سو جانا۔

دولھا کے خواب کرنے کا کیا تھا یہی محل
دریا پہ کس کی لاش پڑی ہے وہ منھ کے بل۔
(ابن سعد)

خواب میں دیکھنا۔ (ار۔ ع)

زندگی بھر آنکھ سے نہ دیکھ سکنا۔ خیال و گمان میں گزرنا۔

بارہا یہ جلد اور یہ ہیکل نہیں دیکھی
ایسی تو کبھی خواب میں محمل نہیں دیکھی۔
(محمل کو دلی میں عموماً، مذکر بولتے ہیں۔)

خواب میں دیکھنا۔ (ار۔ ع)

نگاہ سے بھی نہ گزرنا۔ میسر نہ آنا۔

جیسے قمر اس برج جہانتاب میں دیکھے
یوسف نے وہ کوکب نہ کبھی خواب میں دیکھے۔

خواب میں نہ دیکھنا۔ (ار۔ ع)

نایاب ہونا۔ نگاہوں سے بھی کبھی نہ دیکھنا۔

"جیسے" قمر اس برج جہانتاب میں دیکھے
یوسف نے وہ کوکب نہ کبھی خواب میں دیکھے۔

خوب ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

مناسب ہونا۔ بہتر ہونا۔ اچھا ہونا۔

حسین کہتے تھے، مرنا ہے خوب بیعت سے
ہم اس کو نیک، اسے ناصواب سمجھے ہیں۔ (س)
(لف و نشر مرتب)

خوب ہونا۔ (ار) مناسب ہونا۔ اچھا ہونا۔

اٹھوں جہاں سے دلبر شبر کے سامنے
عورت کی موت خوب ہے شوہر کے سامنے۔

خوب ہی۔ (ار۔ کلمہ تعجبیہ۔ روزمرہ)

واہ۔ کیا کہنا۔ (طعنہ آمیز لہجہ میں) کسی کام کے نہ ہونے پر۔

پیٹ کر سر کو یہی کہتی تھی سردم صغرا
یاد بابا نے کیا "خوب ہی" نانی مجھ کو۔ (س)
(بابا نے قطعی بھلا دیا۔ یاد نہ کیا۔)

خود بینی۔ (ف۔ ار) تکبر۔ غرور۔

خلق و تعظیم دولت دینی ہے
ہر عیب کا عین عیب خود بینی ہے۔

خود پسند۔ (ف) مغرور۔ متکبر۔

او جھڑ لگی کہ ہوش اڑے خود پسند کے
گھوڑے نے پاؤں رکھ دیے سر پر سمند کے۔

خود پسندی۔ (ار۔ روزمرہ)

تکبر۔ غرور۔ اکڑ۔

پستی میں ہے لطف ارجمندی مجھ کو
بھاتا نہیں عہد خود پسندی مجھ کو۔ (ر)

خود سر۔ (ف۔ اسم)

مغرور۔ متکبر۔ (لغوی معنی) سر والا۔ انسان۔

سر تن پہ کسی ظالم خود سر کے نہ چھوڑا۔

خود سر۔ (ف) مغرور۔ متکبر۔
ع: دل ہلنے لگے سینوں میں سب ہو گئے خود سر۔
خودسر۔ (ف) مغرور۔
لے تو بھی تو ہے ایلچی حاکم خود سر۔
کیا ہو جو تجھے قتل کرے سب مرا لشکر۔ (مکالمہ)
خود سری۔ (ف۔ ی، نسبتی ہے)
اکڑ۔ سر اٹھانا۔
دم میں نہ وہ غرور نہ وہ خود سری رہی۔
(دم۔ یعنی طاقت اور لمحہ بھر، دونوں لیے
جا سکتے ہیں۔ صفت ایہام)
خود سے آنا۔ (ا۔ ر)
ایسے موقع پر بولتے ہیں، جب کسی شے کو نہ لینے
یا کام نہ کرنے کا عہد کر لیا ہو۔
دریا جو خود آئے گا تو لب تر نہ کروں گا
احمد کا نواسہ ہوں، پیاسا ہی مروں گا۔
خود کا سر پٹکنا۔ (صفت توریہ)
خود الٹے سر کی مثل ہوتا ہے۔
عاجز ہے زرہ، خود بھی سر پٹکے ہوئے ہیں۔
خور۔ (ف) پانی پینا۔
حضرت نے کہا، پانی کا ملنا تو ہے دشوار
اب دور کرو خور سے کیا تم کو سروکار۔
خورشید خاوری۔ (غ۔ ف ترکیب)
روشن سورج۔ مشرق کا سورج۔ طلوع کے
کے وقت کا سورج۔
وہ صبح اور وہ جلوۂ خورشید خاوری
وہ صاف صاف آئینۂ چرخ اخضری۔
(چرخ اخضری: دیکھیے ردیف)
خورشید درخشانِ امامت۔ (ف ع، مرکب۔
استعارہ)

امامت کا آفتاب تاباں۔ مراد، امام حسین۔
خورشید درخشان امامت ہے سفر میں۔
گردش اسے آئی ہے نظر دور قمر میں۔
خورشید دوپہر سے غروب ہو جانا۔ (استعارہ)
۱۔ قیامت آجانا۔ (صفت ایہام)
۲۔ بیٹے کا مر جانا۔ (استعارہ)
آباد گھر حسین کا تاراج ہو گیا
خورشید دوپہر سے غروب آج ہو گیا۔
خورشید سروں کے برابر ہونا۔ (شدید گرمی ہونا)
روایت کے مطابق، روز محشر آفتاب سوا نیزے
پر آجائے گا۔ اصل اشارہ انیس کا اس طرف
ہے۔ ایسا معلوم ہو کہ آفتاب سروں پر آگیا
ہے۔
سو گئے تھے چاند سے منھ سیم پیروں کے
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے
خورشید صفت۔ (تشبیہ) آفتاب کی طرح۔
خورشید صفت جلوہ نما تھا علم آگے
عباس تو پیچھے تھے، سپاہ حشم آگے۔
خورشید مبیں۔ استعارہ ہے چہرۂ امام سے۔
قربان، رخ تاباں شہ جن و بشر کے
خورشید مبیں بیچ میں ہے شام و سحر کے۔
سپر آگے رہتی ہے۔ اس کو شام سے استعارہ
کیا ہے۔ تلوار کا وار کرنے کے لیے ہاتھ پیچھے
لے جاتے ہیں۔ اس کو سحر سے استعارہ کیا ہے۔
خورشید ہو جانا۔ (استعارہ)
جلال کے سبب چہرہ چمکنے لگنا۔
سورج کی طرح تمتمانے لگنا۔
یہ کہتے تھے حضرت کہ جلال آگیا ناگاہ
خورشید ہوا غیظ سے روئے شہ ذی جاہ

خورنق ۔ (قصر خورنق ۔) (دیکھیے، تلمیح)

قیصر کا وہ افسر ہے نہ وہ تاج کہاں ہے

نہ قصر خورنق کا مکیں ہے نہ مکاں ہے ۔

خوش آنا ۔ (ار ۔ ع)

اچھا معلوم ہونا ۔ خوشگوار لگنا ۔ (خوش نہ آنا ۔ بدمزہ معلوم ہونا ۔ اچھا نہ معلوم ہونا)

ملتا نہیں حضرت مرے بچے کا ٹھکانا ۔

پانی نہ بغیر اس کے خوش آتا ہے نہ دانا ۔

خوش اطوار ۔ (ف) نیک اصول اور طور طریق والے ۔

کیا جوانان خوش اطوار تھے سبحان اللہ ۔

خوش اطوار ۔ (ف) نیک طینت ۔ نیک سرشت ۔

یہ سنتے ہی تھرا گیا وہ مرد خوش اطوار

معصوموں کے قدموں پہ گرا دوڑ کے اک بار ۔

خوش اطوار ۔ (ار ۔ صفت) نیک ۔ نیک نفس ۔

اس بن میں چلے جاتے تھے مولائے خوش اطوار ۔

خوش الحان ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)

پیارا لحن رکھنے والے ۔ گیت گانے والے ۔

اچھی اور نازک آواز والے ۔ نغمے گانے والے ۔

چپ ہو گئے سب دشت کے مرغان خوش الحان ۔

خوش الحانی ۔ (ف)

نغمہ گانے کی آواز ۔ ترانے گانا ۔ چہچہے کرنا ۔

مرغان باغ کی وہ خوش الحانیاں بہم ۔

خوش اوقات ۔ (ار ۔ روزمرہ)

غربت کی جفائیں یونہی سہتے ہوئے دن رات

طے راہ خدا کرتے تھے شبیر خوش اوقات

خوش اوقات ۔ (ف ۔ صفت)

عہد حاضر کے بلند و اعلیٰ دنیا میں سے سب سے بلند مرتبے والے ۔

کیا حال کہوں نہر کا اے شاہ خوش اوقات

پانی تو نہیں شور، یہ مشہور ہے یہ بات ۔

خوش خرام ۔ (ف) (مراداً) گھوڑا ۔

جوں جوں قدم بڑھاتا تھا سرور کا خوش خرام

بنتے تھے نقش سے زمیں پر مہ تمام

خوشرو ۔ (ف ۔ مرکب) حسین چہرے والا ۔

خوش رو جواں، غریب جواں، مہ جبیں جواں

(علی اکبر)

خوش طریق (ف)

سلیقہ مند ۔ وفا شعار ۔ نیک ۔ سالکان راہ الٰہی ۔

پیر و امام کے تھے نہ کیوں خوش طریق ہوں

آقا حسین سا ہو تو ایسے رفیق ہوں

خوش فکرت ۔ (ف ۔ ار ۔ صفت)

بلند و اعلیٰ تخیل والا ۔ تفکر کی اعلیٰ قدروں کا مالک

بھائی خوش فکرت و خوش لہجہ و پاکیزہ خصال

جس کا سینہ گہر علم سے ہے مالا مال ۔

خوش قدم ۔ (ف ۔ اضافت توصیفی ۔)

خوبصورت چال والا ۔ (گھوڑا ۔)

چھیڑا فرس کو کہہ کے جو یا سیّد امم

طاؤس کی طرح سے اڑا مہ خوش قدم (حُر)

(سیّد امم ۔ امام حسین)

خوش کلامی ۔ (ف ۔ صفت)

بلند و بالا اور پسندیدہ شاعری ۔

شہرہ ہر سو جو خوش کلامی کا ہے

آقا، یہ شرف ایتری کا ہے (ر)

خوش نہاد ۔ (ف ۔ صفت) نیک سیرت ۔

بولے یہ رنگ دیکھ کے شبیر خوش نہاد

ہاں اے مجاہدو! رہ حق میں کرو جہاد ۔

خوش نہاد ۔ (ف)

خوش طبع ۔ مضبوط کردار کا ۔ اچھی عادت والا ۔

شان و شکوہ ختم تھی اس خوش نہاد پر
گویا کمر علی نے کسی تھی جہاد پر ۔
(حضرت عباس کی طرف اشارہ ہے)

خوشا ۔ (ف) زہے ۔ کیا کہنا ۔ واہ ۔

کہتی تھی ہر اک کہ خوشا میرے مقدر
ماں فاطمہ زہرا ہے، پدر ساقی کوثر ۔

خوشا ۔ (ف ۔ فجائیہ)

سبحان اللہ ۔ کیا کہنا ۔ واہ ۔

خوشا زہے معلیٰ رہے فضائے نجف
ریاض خلد بھی ہے شائق ہوائے نجف ۔ (س)

خوشا اوج ۔ (کلمہ فجائیہ، استعجابیہ اور تبریک اردو فارسی میں مستعمل)

سبحان اللہ کیا بلندی مرتبت ہے ۔

مسلم کا خوشا اوج، زہے بخت ۔ رائے
زندہ ہے وہی راہ محبت میں جو مر جائے

خوشا بحال ۔ (ف ۔ ار ۔ فجائیہ)

خدا خوش رکھے ۔ سبحان اللہ ۔

خوشا بحال، کہ آقا کی اک زیارت میں
ثواب حج کا علی کے غلام لیتے ہیں (س)

خوشا بخت، زہے شان ۔ (فجائیہ) (ر ۔ بول چال)

سبحان اللہ کیا اعلیٰ تقدیر ہے
اور کتنی ارفع شانی ہے ۔

کام آئے جو بابا تو خوشا بخت ۔ زہے شان ۔

خوشا حال ۔ (ف) سبحان اللہ ۔ تمہارا مال کتنا اچھا ہے ۔

بانو سے کہا رو کے خوشا حال تمہارا
صرف رہ معبود ہوا مال تمہارا ۔

خوشا نصیب ۔ (فجائیہ)

میرے نصیب پھرے ۔ خوش قسمتی ہے میری

آیا گلی ریاض محمد، خوشا نصیب ۔

خوشنودی کا جویا رہنا ۔ (ار ۔ بول چال)

خوشی کی تلاش میں رہنا ۔ محض رضائے الٰہی کی خواہش رہنا ۔

اک عمر کی دولت تھی، جسے ہاتھ سے کھویا
ہر وقت رہا میں تری خوشنودی کا جویا ۔

خوشی ۔ (ار)

اب متروک ہے ۔ جو "خوشی" بولتے ہیں ۔

ساتھ آپ کے سہوں گا نہ گر قتل کی جفا ۔
مجھ سے رسول پاک خوشی ہوں کے یا فضا ۔

خوشی ۔ (ار ۔ روزمرہ ۔ لکھنؤ)

خوشی بمعنی خوش ۔

عابد کو کبھی خوشی نہ ہوتے دیکھا
بے گریہ نہ جاگتے نہ سوتے دیکھا ۔ (ر)

خوشی گم ہونا ۔ (ار ۔ مح)

ہر شخص غمزدہ ہونا ۔ خوشی مفقود ہونا ۔

برہم ہے جہاں عجب تلاطم ہے آج
سب روتے ہیں دنیا میں خوشی گم ہے آج ۔ (ر)

خوف خدا ہونا ۔ (ار ۔ ر) اللہ سے ڈرنا ۔

یتیموں پہ خوف چاہیے ۔ (س)

خوف سے بھولنا ۔ (ار)

قاعدہ ہے کہ آدمی پر ڈر اور خوف ہوتا ہے تو یاد کی ہوئی باتیں بھی بھول جاتا ہے ۔

جو بند کہ تھے یاد، انھیں خوف سے بھولا ۔

خوگر ۔ (ف) عادی ۔

ے فرقت میں سکینہ کو قرار آئے گا کیوں کر
اس چاند سی چھاتی پہ وہ سونے کی ہے خوگر ۔

خوگر ۔ (ف) عادی ۔

ع ، ہم لوگ ہیں دشمن کی مدارات کے خوگر۔

خون اگلنا۔ (ا ر ۔ ع) منھ سے خون گرنا۔

خون ہچکیوں کے ساتھ اگلتا تھا دہن سے۔

خون پی جانا۔ (ا ر ۔ ع)

کاٹ دینا۔ قتل کر دینا۔ خون بہا دینا۔

خون سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا۔

خون پینا۔ (ا ر ۔ ع) ضبط کرنا۔ صبر کرنا۔

غم کھائیں گے، خون دل مجروح پیئیں گے

کیا زور ہے جب تک وہ چلائیگا جییں گے۔

خون تن اعدا۔ (ترکیب) دشمنوں کے جسموں کا خون

خون تن اعدا سے زمیں لال ہوئی تھی

تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی۔

خون جگر پینا۔ (ا ر ۔ ع) تکالیف برداشت کرنا۔

کھائے غم اور خون جگر عمر بھر پیے۔

خون سے بھرنا۔ (ا ر ۔ ع ۔)

خون میں لتھڑ جانا۔ خون میں نہانا۔

مراداً : قتل ہو جانا۔

بانو کہتی تھی بھرے خون سے ہے اکبر

انس تھا مجھ کو ترس زلف گرہ گیر کے ساتھ

خون کرنا۔ (ا ر ۔ ع)

قتل کرنا۔ شہید کرنا۔ مار دینا۔

تیرے پدر نے باپ کا میرے کیا ہے خون

کس طرح خستہ حال یہ تشنہ جگر نہ ہو۔

خون کی بو آنا۔ (ا ر)

دشمنی کا اندازہ ہونا۔ ہر چیز مخالف نظر آنا۔

کیا رنگ ہا آگے دیکھیے منت دکھاتی ہے

یاں کی زمیں سے خون کی بو مجھ کو آتی ہے۔

(زمین کربلا)

خون میں بھر جانا۔ (ا ر ۔ ع) زخمی ہو کر قتل ہو جانا

سقائی کر کے خون میں خود بھر گیا وہ شیر۔

خون میں بھرنا۔ (ا ر ۔ ع)

خون میں لتھڑنا۔ خون میں لت پت ہونا۔

انتہائی زخمی ہونا۔

ہے خوں میں اس طرح علی اکبر بھرے ہوئے (س)

خون میں بھرنا۔ (ا ر ۔ ع)

خون میں شرابور ہونا۔ قتل ہونا۔

وعدہ ہے خون میں بھرنے کا رب قدیر سے

للہ اب بچا نہ مجھے تیغ و تیر سے۔

خون میں ڈبانا۔ (ا ر) قتل کرنا۔

یہ چاند مجتبیٰ کا ہے خون میں اسے ڈباؤ

تلواریں مارو، ذبح کرو، برچھیاں لگاؤ

خون میں ڈوبنا۔ (ا ر ۔ ع)

قتل ہو جانا۔ شہید ہو جانا۔

قتل ساحل پہ ہوئے بھائی بھتیجے بیٹے۔

خوں میں سب ڈوب گئے گو ہر دریائے حسین (س)

خون میں نہانا۔ خون میں شور بور ہو جانا۔

تمام جسم خون میں تر ہو جانا۔

(خواہ اپنا خون ہو یا کسی دوسرے کا)

یہ ہم تمہارے لال کے خون میں نہائے ہیں۔

خون میں ہاتھ بھرنا۔ (ا ر ۔ ع)

قتل کرنا۔ کسی کا خون کر کے اس سے ہاتھ لال ہونا۔

بھرنا ہیں خون آل محمد میں آج ہاتھ۔

(فوج یزید کے عزائم)

خون ہونا۔ (ا ر ۔ ع)

ناحق قتل و غارت ہونا۔ بے جا قتل ہونا۔

تباہی ہونا۔ مارا جانا۔

پُر خون نہ مسلمانوں کا ہو یاں کی زمیں پر۔

خ ۔ ہ

خہے رائے ۔ کلمۂ تبریک و استعجابیہ اور فجائیہ (ار ۔ ف مستعمل) سبحان اللہ کیا مبارک مرضی ہے

مسلم کا خوشا اوج ، زہے بخت ، خہے رائے
زندہ ہے وہی راہِ محبت میں جو مر جائے ۔

خ ۔ ی ۔ ے

خیال شعرا دوڑنا ۔ (ار)
شعرا کے تخیل کی پرواز میں شعرا کے تفکر کی بلندیاں ۔

مالکا اس کے خیال شعرا دوڑ کے تھک جائے
چھوتن وہ کہ شیروں کی نگہ جس سے جھپک جائے ۔

خیال و خواب ہونا ۔ (ار ۔ ع)
محض گمان ہونا ۔ حقیقت کے خلاف ہونا ۔

سکینہ چونک کے روئی تو ہانو کہنے لگی
کہاں حسین ہیں بیٹی ، خیال و خواب ہے یہ ۔ (س)

خیبر ۔ (ع ۔ اسم مذکر) جنگ اسلام ۔ دیکھیے تلمیح

کربلا میں یہ تلاطم ہوا یا خیبر میں ۔

خیر ۔ (کلمہ ۔ ار)
مجبوراً کسی کام پر رضامندی کا اظہار کرنا ۔

ان سے منظور نہ تھی جنگ ، پر اب ہوں مجبور
خیر لڑلو کہ ستاتے ہیں یہ بے جرم قصور ۔

خیر کا عوض خیر ۔ (ار ۔ کلمۂ دعا)
نیکی کا بدلہ نیکی ۔

فرمایا عوض خیر کا ہے خیر جہاں میں
دیتی ہے دعائیں یہ بچے اپنی زباں میں ۔

خیر کی جزا پانا ۔ (ار ۔ ع) نیکی کا عوض ملنا ۔

ہم خوش ہوئے تو حق سے جزا خیر کی پائے ۔

خیر الانام ۔ (ع)
عالم و عالمیان میں نیکی کا نمونہ (آنحضرت صلعم)

مولا قسم ہے آپ کو خیر الانام کی
لیجیے گا قبر میں خبر آکر غلام کی ۔

خیر الوریٰ ۔ (ع) (مراد آں حضرت صلعم)

واللہ میرے سامنے بے دست و پا ہو تم
پر کیا کروں کہ امت خیر الوریٰ ہو تم ۔

خیرہ سر ۔ (ف) سر پھرا ۔ بد دماغ

کافی ہے بس ہمیں سپر خو ط کردگار
او خیرہ سر ، اجل تری گردن پہ ہے سوار ۔

خیرہ سر ۔ (ف) مغرور ۔ بے عقل ۔ بدگماں ۔

مرا قریب خیمہ ، فرس ہے وہ خیرہ سر
سر پہ لگا یا دوڑ کے خادم نے چتر زر
(سپہ سالار یزید ، ابن سعد کی سواری)

خیل ۔ (ف) گروہ ۔ جماعت ۔

نور خدا کی مدح ، بشر کی ہے کیا مجال
پہنچا کبھی نہ خیل ملک کا جہاں خیال ۔

خیبر شکن (ف) دیکھیے ، تلمیح ۔

پکڑ کے لائے ہیں خیبر شکن کی بیٹی کو ۔

خیبر گیر ۔ (ع ۔ ف) خیبر فتح کرنے والا ۔
(مراد ، حضرت علی) (دیکھیے ، تلمیح)

خیمہ استادہ ہونا ۔ (ار) خیمہ لگنا ۔

میدان میں استادہ ہوا خیمہ اقدس ۔

خیمہ بپا کرنا ۔ (ار ۔ ع) قیام و آرام کے لیے خیمہ لگانا ۔

اک خیمہ بپا کرنے کی بھی جا نہیں ملتی ۔

خیمہ زنگاری (ار ۔ ف) بلند مراتب خیمہ ۔

وہ دھوپ میں ہے خیمۂ زنگاری حسین
راحت نہ رات کو ہے کوئی نہ دن کو چین ۔

خیمہ کرنا ۔ (ار ۔ ع) خیمہ لگانا ۔

کی عرض اخیمہ نہر پہ کرتا ہے خاکسار ۔

خیمہ گاہ ۔ (اضافت توصیفی) خیمہ ۔

نکلے حسین روتے ہوئے خیمہ گاہ سے

خیمۂ ناموس ۔ (ع ۔ ف مرکب)

اہل بیت کا مخصوص خیمہ ۔

تم رہیو در خیمہ ناموس سے ہشیار ۔
ڈر ہے نہ کرے بے ادبی لشکر کفار ۔

خیمے برپا ہونا ۔ (ج ۔ ع)

خیمے لگ جانا ۔ قیام کے لیے خیام آراستہ ہو جانا ۔

اشک آنکھوں سے برسا کے کہا یرحمہ اللہ
برپا ہوئے خیمے وہیں اترے شہ ذیجاہ ۔

ردیف

د

د۔ الف

داب۔ (ف) خصلت۔ عادت۔

حاکم کا یہ جنگی ہے رسالہ مرے ہمراہ
نے داب سے واقف ہے نہ آداب سے آگاہ

دادرس۔ (ف)

حاجات اور مرادیں برلانے والے

اے خضرِ راہ گم شدگاں وقت مدد ہے
اے دادرس پیر و جواں وقت مدد ہے (نعت)

داد دینا۔ (ار۔ ع)

۲۔ رحم کرنا۔ فریاد کو پہنچنا۔

دیجئے میری داد یا حسین ابن علی (ر)

دادگر۔

انصاف دینے والا۔ مددگار۔

فریاد کس سے ہوں جو کوئی دادگر نہ ہو (س)

داد ملنا۔ (ار۔ ع)

انصاف ملنا۔ انصاف ہونا۔

ظالم کو سزائے شر و بیداد ملے گی
فریاد کو آئی ہے تو یاں داد ملے گی

داد ملنا۔ (ار۔ ع) حاجت روائی ہونا۔

مظلوم کو دنیا میں ملی داد اسی گھر سے
غمگیں بھی جو آیا، وہ گیا شاد اسی گھر سے

داد وغا دینا۔ (ع۔ ع)

جنگ میں نام پیدا کرنا۔

رستمو، داد وغا دو کہ یہ دن داد کا ہے
سامنا جیسے کمار کی اولاد کا ہے

دار السلام (ع) جنت۔ بہشت۔

زیور جو عرش کا ہے تو ہمارے ہی نام میں
ساقی حوض، قاسم دارالسلام ہیں (رجز)

دار امارہ۔ (ع۔ اسم مذکر)

دارالسلطنت۔ پایۂ تخت۔

بادشاہ کے رہنے والا شہر

(کوفہ مراد ہے، حضرت علی کا دار السلطنت تھا اور عہدِ یزید میں ابن زیاد گورنر کوفہ میں موجود تھا)

خون تا بہ کر دار امارہ میں بہے گا

دار محن۔ (ع)۔ غم و اندوہ کا گھر۔ دنیا۔

ساتھ آپ کے جاؤں گی جو اس دار محن سے
کوئی مرد گردن تو نہ

دارِ محن ۔ (استعارہ) دنیا ۔ غم و آلام کا گھر ۔
آخر تو سفر ہوتا ہے اس دارِ محن سے
دو باتیں تو کر لینے دے بھائی کو بہن سے

دارِ محن ۔ (ع) غم و اندوہ کا گھر ۔ مُراد ، دنیا
طے منزلیں ہوتی تھیں عجب رنج و محن سے

دار و گیر ۔ (ف)
جنگ ۔ سخت جنگ ۔ مار دھاڑ
پکڑ نا ، بھاگنا کی پکار ۔
ع ہیں اُن میں سات آٹھ تو لڑکے کئی صغیر
پس جائیں گے وہ ٹاپوں سے ہنگام دار و گیر
(نوحِ حسینی)

دار و مدار ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) بنیاد ہونا ۔ قرار ہونا
ایماں کا ہمارے اس پہ ہے دار و مدار
جانا جو علی کو تو خدا کو جانا

داغ اٹھانا ۔ (ار ۔ مح)
غم ہجر برداشت کرنا ۔ مفارقت کا صدمہ سہنا ۔
پُرسہ تمہیں شہیدوں کا ہم دینے آئے ہیں
کس کس کے داغ آج جگر پہ اٹھائے ہیں

داغ دکھانا ۔ (ار ۔ مح) رنج و تکلیف پہنچانا
ماں باپ کو سہرا ابھی نہ اکبر نے دکھایا
پیری میں عجب داغ مقدّر نے دکھایا

داغ دکھانا ۔ (ار ۔ مح)
داغ جدائی دینا ۔ مرجانا ۔
ع سب دکھ ہوں پہ خالق یہ جدائی نہ دکھائے
داغ اپنا کسی بھائی کو بھائی نہ دکھلائے

داغ دینا ۔ (ار ۔ مح)
"مرنے کا" صدمہ پہنچانا ۔
حضرت کو داغ دیکے سدھارا حسن کا لال

داغ ہرے ہونا ۔ (ار ۔ مح)
رنج ، تکالیف اور صدمے یاد آجانا ۔
دیرینہ صدمے تازہ ہو جانا ۔
خوشبو سے اُن گلوں کی ہوا دشت باغ باغ
غنچے کھلے ، ہرے ہوئے بلبل کے دل داغ

داغ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
تکلیف و اذیت ہونا ۔ صدمہ ہونا ۔
صدمے سے نہ پھر ضبط کا یارا ہوا مجھ کو
پھر داغ ید اللہ دوبارہ ہوا مجھ کو

داغ یتیمی دکھلانا ۔
یتیم ہونے کا صدمہ پہنچانا ۔
گر ذبح ہوئے وہ کدھر جاؤ گے لوگو !
کیا داغ یتیمی مجھے دکھلاؤ گے لوگو !

داغوں سے دل بھر جانا ۔
عزیزوں اور اولاد کے مرنے سے کلیجہ داغ دار ہو جانا ۔
کلیجہ چھلنی ہو جانا ۔
موت آئے کہ داغوں سے دل اب بھر گیا زینب
دولہوں یہ نہیں مر گئے ، میں مر گیا زینب

دافع ۔ (ع)
دور کرنے والا ۔ دفع کرنے والا ۔ (صفت الٰہی)
اے دافع ہر رنج و الم رحمت کر
اپنی تجھے رحمت کی قسم رحمت کر　　(دعا ۔ ر)

دافِع ۔ (ع) دفع کرنے والے ۔ کم کرنے والے ۔
(مرض کے ساتھ) اچھا کرنے والے
ہیں دافع امراض پھل اس باغ کے سارے
سو میں نے دیا وہ تجھے لے عرش کے پیارے

دام ۔ (ف) بندھے ہوئے بال ۔ چوٹیاں ۔
ہر دم جو گندھی چوٹیوں کا دام نہ الجھائے
منتر رکھ کے پر کھولے ہوئے چرخ پہ اڑ جائے　(گھوڑا)

دام کا الجھانا۔ (ار، ع)

(توریہ) جال کا رکاوٹ ڈالنا۔

جال کے پھندوں میں الجھ الجھ جانا۔

ہردم جو گندمی چوٹیوں کا دام نہ الجھائے

منتر اک کے پر کھولے ہوئے چرخ پہ اڑ جائے

داماں چھوٹنا۔ (ار ع۔ ح۔)

ساتھ چھوٹنا۔ علیحدہ ہونا۔

آرزو یہ ہے کہ ہنگامہ محشر میں انیس

ہاتھ سے تیرے نہ داماں پیمبر چھوٹے (س)

داماں شب۔ (اضافت توصیفی)

رات۔ رات کا ہنگامہ۔

دامن شب میں جیسے ہوں اختر بھرے ہوئے (س)

دامن کوہسار۔ (ف)

پہاڑوں کے میدان۔ حقیقتاً محض پہاڑ مراد ہے

شبنم کے وہ گلوں پہ گہرہائے آبدار

پھولوں سے سب بھرا ہوا داماں کوہسار

داماں مژہ۔ (اضافت توصیفی)

پلکوں کا دامن۔ پلکیں مراد ہیں۔

عابد کو سدا باپ کا غم رہتا تھا

داماں مژہ اشکوں سے نم رہتا تھا (ر)

داماں مژہ۔ (ف) اضافت توصیفی)

پلکوں کا دامن۔ پلکیں (مراداً: آنکھیں)

تم روتے ہو کس واسطے، ہیں تو نہیں روئی

داماں مژہ کبھی نہیں اشکوں سے بھگوئی

(حضرت زینب)

دامن پر "ہاتھ ہونا" (ار۔ ح)

دامن پکڑنا۔ سفارش کے لئے ساتھ ہونا۔

دامن ابن فاطمہ پر ہاتھ چاہیے

مشکل ہو جب تو عقدہ کشا ساتھ چاہیے

دامن جھاڑ کر کھڑا ہو جانا۔ (ار۔ ح)

مال دنیا سے اپنے پاس کچھ نہ ہونا۔

بیٹھے نہیں زمیں میں خزانے کو گاڑ کے

موت آئی اٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

دامن سپر۔ (ف)

سپر کا گول دائرہ۔ جس پر ضرب روکتے ہیں۔

کڑیاں زرہ کے پاس نہ دامن سپر کے پاس

دامن سے ہوا دینا۔ (ار۔ ح)

گرمی اور حبس کے سبب ہوا کے لیے پیراہن کے دامن کو ہلانا۔

دامن سے ہوا دیتا تھا منہ کو کوئی دھو کے

دامن کو تھام لینا۔ (ار۔ ح)

زیر سایہ چلا جانا۔

چل کر امام پاک کے دامن کو تھام لو

فردوس ہاتھ آئے، وہ ہاتھوں سے کام لو

(پسر حُر، حُر سے کہہ رہا ہے)

دامن نہ چھوڑنا۔ (ار۔ ح)

الگ نہ ہونا۔ ساتھ ترک نہ کرنا۔ مفارقت نہ کرنا۔

زن و فرزند سے فرقت ہوئی مسکن چھوڑا

مگر احمد کے نواسے کا نہ دامن چھوڑا

دامن ہونا۔ (استعارہ) ہوا دینے والا ہونا۔

وہ دامن جو چراغ کو بجھا دے۔ نقصان رساں۔

دامن ہے چراغ نکر کو جنبش لب

یہ شمع ضیا دیتی ہے خاموشی میں (ر)

دانت پیسنا۔ (ار۔ ح)

آدمی شدید غصے میں جب کچھ نہیں کر سکتا تو دانت پیسنے لگتا ہے۔

خفت ہوئی جھٹکے کی ظالم نے جو کھائے

پیسے کبھی دانت اور کبھی ہونٹ چبائے

دانتوں میں زبان دابنا۔ (ار۔ مح)

(دابنا۔ دلّی کے عوام، عموماً بولتے ہیں۔ صاحبان علم "دبانا" بولتے ہیں)

اشارے سے کسی کو روکنا۔ ڈرانا اور دھمکانا۔

مح: دانتوں میں زباں داب کے حضرت نے کہا، ہا
ہم حجّت حق ہیں، ہمیں سبقت نہیں زیبا

دانستہ۔ (ف) دار۔ روز مرّہ ہے۔ دانستہ اور دیدہ و دانستہ
جان بوجھ کر۔ سوچ سمجھ کر۔
دانستہ سرکشوں نے جو کار خطا کیا
تقدیر نے نشانۂ تیر قضا کیا

دانہ پانی میسر نہ ہونا۔ غذا کا فقدان ہونا۔
جس بن میں نہ پانی ہو نہ دانہ ہو میسّر

دانہ زد لوگ۔ (ار)
بخیل آدمی۔ مال کو چھپائے رکھنے والا
دانہ زد لوگوں سے پالا پڑ گیا
جنس راحت کی گرانی دیکھ لی (س)

دانہ نہ ملنا۔ (ار۔ مح) غذا نہ ملنا۔ کھانا میسّر نہ ہونا
پانی کہیں ملتا ہے تو دانہ نہیں ملتا۔

داور۔ (ع۔ اسم صفت)
مراد خداوند عالم۔ حاکم۔ انصاف والا۔
خلاّق جہاں ہے، ربّ اکبر تو ہے
ستّار ہے، رزّاق ہے، داور تو ہے (ذاتِ الٰہی۔ ر)

داور۔ (ف) عادل۔ صاحب انصاف (مراد، خداوند عالم)
: دل میں کہا مقبول ہے یہ بندۂ داور

داور۔ "خداوند عالم" سے مراد ہے۔
کہتے تھے بصد زور کہ اے کعبہ داور

دائی۔ (ار۔ اسم مونث)
پالنے والی۔ خدمتگار۔ ماں اپنے لیے محبّت و پیار میں لاڈ پیار سے بیٹے سے کہا کرتی ہے۔

اب رحم کیجئے کہ بہت شرمسار ہوں
دائی ہوں اُن کی، آپ کی خدمت گزار ہوں

د ۔ ب

دبایا ہونا۔ (ار۔ مح)
نیچا دکھانا، ہیچ کر دینا۔
تھا عرش کے تاروں پہ اسی خیمے کا سایا
فرش اس کا دبائے ہوئے تھا عرش کا پایا

دب جانا۔ (ار)
نیچے آجانا۔ ہیچ معلوم ہونے لگنا۔
اوج اس کا جو دیکھا تو دبا چرخ مقرنس

دبک جانا۔ (ار۔ مح)
ڈر کے ایک طرف ہٹ جانا۔ ڈر جانا۔
خال ایسے کہ اختر بھی شرمائے ہیں جن سے
آنکھیں وہ ہرن، شیر دبک جاتے ہیں جن سے

دبکنا۔ (ار۔ ر)
چھپنا۔ خوف سے منہ چھپا کر بیٹھ جانا۔
ہل چل ہوئی غضب کی صفِ کارزار میں
دبکے نکل کے شیر نیستاں کچھار میں

دبنا۔ سرکنا۔ سمٹنا۔ (ار)
۱۔ مارے ڈر کے پیچھے ہٹنا۔
۲۔ اپنی جگہ چھوڑ چھوڑ دینا۔
۳۔ جسم کے اعضا کو سکیڑ لینا
تینوں الفاظ تقریباً ہم معنی ہیں۔

دبتا ہے، سرکتا ہے، سمٹتا ہے وہ ظالم
گھوڑے کے قریب آکے پلٹتا ہے وہ ظالم
(پہلوان مخالف کا جنگ میں خوف و ہراس)

د ۔ خ

دختر ۔ (ف) جناب فاطمہ مراد ہیں

ع : آئی صدائے دخترِ محبوب ذوالمنن

د ۔ د

دَد و دام ۔ (ف) درندے اور چوپائے۔

پنہاں تھے زرہ میں جو سیہ کاروں کے اقدام
صاف اس سے عیاں ہوتے تھے معنی دردوام

دد و دام ۔ چوپائے ۔ جانور ۔ درندے ۔

جنّات ہوں اصرار ہوا ہوں کہ دد و دام
دَم بھرتے ہیں۔ مولا کی غلامی کا سحر و شام

د ۔ ر

درآمد برآمد ہونا ۔ (ار ۔ مح)

کاٹتے ہوئے داخل ہونا اور جسم سے باہر نکلنا ۔

سینے میں درآمد تھی، برآمد تھی جگر سے

(صنعت تضاد)

دردآمیز ۔ (ف ۔ روزمرہ) درد سے مملو ۔

پوچھیے اس سے کہ دردآمیز ہو جس کا کلام
بیت موزوں کوئی بے خونِ جگر ہوتی نہیں (س)

درآنا ۔ (ار ۔ بول چال) اندر آنا ۔ درمیان میں پہنچنا۔

کاٹتے ہوئے اندر پہنچنا ۔

ڈھالوں میں یوں درآتی تھی شمشیر شاہ دیں
جیسے چمک کے گرتی ہے بجلی سحاب میں

درآنا ۔ (ار) پیوست ہو جانا ۔

پھر روشِ اکبر نظر آئے تو نہ روؤں
برچھی کبھی کلیجے میں در آئے تو نہ روؤں

(مناجات بہ درگاہ قاضی الحاجات)

درآنا ۔ (ار ۔ و)

دھنس جانا ۔ اندر بیٹھ جانا ۔

گھوڑے کے چار پاؤں درآتے تھے ریت میں

درا ۔ (ف) گھنٹہ ۔

درا کی ہے یہ صدا، منزلیں ہیں سب پُر خوف
مسافرو کوئی بڑھ کر نہ کارواں سے چلے (س)

دَرا ۔ (ف ۔ اسم مذکر) گھنٹہ ۔ جرس ۔

صاف آتی تھی تکبیر کی آواز درا سے

درانداز ۔ (ف) تیر انداز

اندر رکھے ہوئے ۔ لگا ہوئے ۔

(کمان میں لگا ہوئے تیر)

رُخ پھر گئے، بھاگے، صفت تیر درانداز
انداز وفا بھول گئے سب قدرانداز

دربان کا روکنا ۔ (ار ۔ بول چال)

شاہوں، راجگان، امرا اور سرکار کی ڈیوڑھیوں پر ہر آدمی کو اندر جانے سے دربان اور پہرہ دار روک لیتے ہیں ۔ (اندر نہ جانے دینا)

دربان کوئی روکے، یہ وہ سرکار نہیں ہے
کافر ہے، جو اس گھر کا نمک خوار نہیں ہے

دربدر ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

مارا مارا پھرنا ۔ بے یار و مدگار ہو جانا ۔

سر شہ سے کہتی تھی زینب یہی
بہن آپ کی دَر بدر ہو گئی (س)

دَرپردہ صدا دینا ۔ (ار ۔)

حقیقت میں اُن سے یہ آواز آتی تھی
درپردہ صدا دیتی تھیں سائر کی قناتیں
یاں ملتی ہیں آزادی دوزخ کی براتیں

در پہ کھڑا رہنا ۔ (ار ۔ مح)

ہر وقت سامنے رہنا ۔ ہر گھڑی ساتھ رہنا

وہ شے ہے خوشی در پہ کھڑی رہتی ہے جس سے
وہ چین ہے راحت کی گھڑی رہتی ہے جس سے

درپے آزار ہونا۔
تکلیف دینے کی عادت ہونا۔ رنج و تکلیف دینا۔
یہ درپئے آزار ہیں راحت تو نہ دیجئے
پانی تو دیا اب انھیں مہلت تو نہ دیجئے

درپے ایذا۔ (ف) تکلیف پہنچانے پر آمادہ۔
اس صدمہ پہ بھی درپئے ایذا تھے اہل کیں

درپے ہونا۔ (ار۔ مح)
پیچھے پڑنا۔ خواہش کرنا۔
اب مرے قتل کے درپے ہے یہ سب لشکر شوم
ہاں جگا دو اُسے غش ہو جو سکینہ معصوم

درپے ہونا۔ (ار۔ ر)
پیچھے پڑنا۔ پریشان کرنا۔ ستانا
نانی ہے زمیں اس پہ ہمیشہ نہیں رہنا
درپے نہ ہو مظلوم کے مانو مرا کہنا

درپے ہونا۔ (ار۔ مح)
پیچھے پڑنا۔ آپڑنا۔ لپٹ جانا۔
یاں کونسی ایذا ہے جو درپے نہیں ہوتی
بے خار الم راہ خدا طے نہیں ہوتی

درپیش ہونا۔ (ار۔ بول۔ چال)
آئندہ ہونے والا عمل ہونا۔
درپیش ہے سختی کہ پہاڑوں کا سفر ہے
بستی ہے نہ رستے میں کہیں جا نہ شجر ہے

درپیش ہونا۔ (ار۔ ر)
اب خواہش ہے۔ کرنا ہے۔ چاہتا ہوں۔
درپیش ہے اب رخصت قدم ہائے مبارک
تعویذ شفا، نقش کف پائے مبارک

دردا۔ (فجائیہ)
افسوس صد افسوس۔ صدمے کے وقت بولتے ہیں۔
دردا و حسرتا علی اکبر بچھڑ گیا

دردا۔ (فجائیہ۔ کلمۂ افسوس)
حیف صد حیف۔ ہائے ہائے۔
دردا کہ فراق روح و تن میں ہوگا
پنہاں تن ناتواں کفن میں ہوگا (ر)

درد، دوا ہونا۔
آدمی پر اللہ کی طرف سے جو امتحاناً تکالیف پڑتی ہیں۔
وہ اُن تکالیف کے رنج سے محظوظ ہوتا ہے جس سے
اس کی معرفت کی اقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔
؎ جو اہلِ محبت ہیں بلا ان کے لئے ہے
صابر جو ہیں یہ درد، دوا انکے لئے ہے

در در پھرانا۔ (ار۔ ع)
تشہیر کرنا۔ بازاروں میں پھرانا۔
کھلے عام پھرانا۔
پکڑ کے لائے ہیں خیبر شکن کی پوتی کو
یہ کہہ کے شام میں در در پھراو زینب کو (سا)

درد تھم جا۔ (ار۔ روزمرہ) اے تکلیف ذرا تو تھم کو
(قوت برداشت پیدا ہونے کی دعا)
کہا رو کے اکبر نے اے درد تھم جا
کلیجے سے بابا سناں کھینچتے ہیں (س)

درد سر رکھنا۔ (ار۔ مح)
دنیا کے جھگڑے جھمیلے ساتھ ساتھ لگے رہنا
فارغ البالی ہونا۔
راحت دنیا میں کسی نے پائی ہے انیس
جو سر رکھتا ہے وہ درد سر رکھتا ہے (ر)

درد کی ماری۔ (ار) مصیبت و تکلیف میں مبتلا۔
کیونکر تمھیں چھوڑ کے جائے یہ ماں درد کی ماری

دردناک ۔ درد بھری ۔ درد بھرا ۔

اکبر نے دی اذاں جو بہ آواز دردناک

دردناک ۔ (ف)

درد و غم میں مبتلا ہونا ۔

غم ناک ۔

جو رات دن رہیں گے اسی غم میں دردناک

درکار ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

چاہیے ہونا ۔ ضرورت ہونا ۔ خواہش ہونا

درکار اگر ہے زاد راہ عقبیٰ

سب چھوڑ کے دنیا سے اٹھا لے اکو (ر)

درکار ہونا ۔ (ار ۔ مح)

ضرورت ہونا ۔ خواہش ہونا ۔

نوابی و شاہی نہیں درکار انیس

گر ستایہ رحمت ملے سکندر ہو جائیں (ر)

درکار نہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

ضرورت نہ ہونا ۔

رو کر کہا زعفر نے ، ہیں تھا لڑنے کو تیار

فرمایا ، مولا ابن علی کو نہیں درکار

(زعفر جن اور مادر زعفر)

درکار نہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) ضرورت نہ ہونا ۔

حاجت نہ ہونا ۔

ہے کون جو عصیاں ہیں گرفتار نہیں

خز تیرا کرم کچھ اور درکار نہیں

(رحمت پروردگار ۔ ر)

درکار ہونا ۔ (ار مح) ضرورت ہونا ۔ چاہیے ہونا

حاضر ہے جو پانی کسی بی بی کو ہو درکار

در کا فقیر ہونا ۔ (ار ۔ مح) دست نگر ہونا ۔ غلام یا بندہ ہونا ۔

مقبول بارگاہ خدائے قدیر ہیں

سلطان خلق سب اسی در کے فقیر ہیں

در کھول لینا ۔ (ار ۔ مح)

آسان بنا لینا ۔ راستہ بنا لینا ۔ اپنا لینا ۔

تلوار نے بھاگے ہوؤں کو رول لیا تھا

صفدر نے در فتح و ظفر کھول لیا تھا

درماں ۔ (ف) علاج کرنا ۔ مداوا کرنا ۔

دل میں ترا درد ہو تو درماں کیا ہے

تو پیش نظر ہو تو گلستاں کیا ہے (ر)

درماں ہونا ۔ (ار)

علاج ہونا ۔ مداوا ہونا ۔

صدقے گئی ، صحت کا بھی ہو جائیگا ساماں

مولا کی توجہ ہے ، ہر اک درد کا درماں

درنگ ۔ (ف)

دمدار ۔ سراج

نعل آئینہ رنگ ایسے کہ آئینہ بھی شرمائے

برہم ہوا گر شکل درنگ اس میں نظر آئے

دِرَو ۔ (ف)

کھیتی کٹنا ۔ قتل ہو جانا ۔

جب وہ بلند ہوتی تھی مانند مثل نو

کشت حیات اہل ستم ہو گئی درو

دروازۂ اجل کھلنا (ار ۔ مح)

پے در پے قتل ہونا ۔

متواتر قتل ہونا ۔

جانوں کا ابھی نرخ نہ زنہار کھلا تھا

دروازہ اجل کا پئے کفار کھلا تھا

دروازہ کھل جانا ۔ (ار ۔ ر)

راستہ صاف ہو جانا ۔ ابتدا ہو جانا ۔

حالات پیدا ہو جانا ۔

کیا ضرب تھی کہ فتح کا دروازہ کھل گیا

اجزائے جسم نحس کا شیرازہ کھل گیا

دروازے نہ کھولنا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ) گھروں کو محفوظ رکھنا ۔
اختراف میں جتنے ، وہ نکلتے نہیں گھر سے
دروازے نہیں کھولتے ، لٹ جانے کے ڈر سے

دُر و بَست ملنا ۔ (ا ر)
سب ملنا ۔ تمام کا تمام ملنا ۔ از اول تا آخر ملکیت میں آجانا ۔ (بغیر تصرف غیرے ہاتھ آنا)
رتبے سے علی کے عرش بھی پست ملا
سب اُن کو خدا کے گھر دروبست ملا
(منقبت علی ۔ ر)

درود ۔ (ع)
لغوی معنی ۔ حمد ۔ شکریہ ۔ رحمت ۔ برکت ۔
درود ، دیکھئے تلمیح
دونوں طرف کی فوج میں تھا غل درود کا

درود پڑھنا ۔ (ا ر ۔ ر)
آں حضرت صلعم اور آپ کی آل کے لئے دعا کرنا ۔
قدسی درود پڑھتے تھے چہرے کے نور پر
(درود پڑھنا ۔ تعریفیں کرنا)

درون بیرون ۔ (ف)
جسم کے اندرونی و بیرونی اعضا ۔ اندر اور باہر ۔
تھی شعلہ ور جو آتش شمشیر آبگوں
جل جل گئے تھے اہل دغا کے دروں بروں

درویش کا ہدیہ (ا ر)
غریب اور فقیر کا تحفہ ۔ غربت کا تحفہ ۔
درویش کا ہدیہ بھی نہ رد کرتے تھے مولا

درہم و برہم ہونا ۔ (ا ر ۔ ر)
الٹ پلٹ ہوجانا ۔ انقلاب آجانا ۔
قیامت آجانا ۔
گیتی ہو درہم و برہم تو خوب ہے
اُلٹے تمام دفتر عالم تو خوب ہے

دریا چڑھ کے اُترنا ۔ (ا ر ۔ مح)
طبیعت جوش پر آنے کے بعد پھر سکون ہوجانا ۔
جوش کم ہوجانا ۔
جب جوش پہ آ کے تھم گئی طبع انیس
ثابت یہ ہوا کہ چڑھ کے دریا اترا (ر)

دریا دریا ہونا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ) انتہا سے زائد ہونا ۔
(صحرا صحرا کے مقابلہ میں دریا دریا نظم کیا ہے)
صحرا صحرا ہیں گو کہ عصیاں میرے
دریا دریا مگر ہے رحمت میری (ر ۔ رحمت الٰہی)

دریائے تفکر ۔ (اضافت توصیفی)
فکر ۔ سوچ ۔ وچار ۔
دریائے تفکر میں رہے برسوں غرق
مانند حباب یہ معما نکلا (ر)

دُرِ ثمیں (ع) گراں مایہ موتی ۔
یاں اشک کا دانہ ہے تو واں دُرِ ثمیں ہے
یاں آب ہے ، واں غازہ کش چہرۂ دیں ہے
(دنیا و مافیہا کا ذکر ہے)

دُرج ۔ (ع)
زیورات اور جواہرات کا صندوقچہ ۔
کیا دُر آبدار ہیں اس دُرج میں نہاں
گویا کہ موتیوں کا خزانہ ہے یہ دہاں

دُرجہ ۔ (ع)
صندوقچہ ۔ جواہرات اور زیورات رکھنے کا ڈبہ ۔
یہ دنداں ہیں یا دُرِ شہوار گویا
دہن ہے کہ دُرجِ عقیقِ یمن ہے

دُرِ دریائے احمدی (ف ۔ ترکیب)
آں حضرت صلعم کا موتی (علی)
ہر خشک و تر پہ تھا کرم بحری سرمدی
یہ آب تھا مگر دُرِ دریائے احمدی

دُرریزی کرنا ۔ (ار)

موتی بکھیرنا۔ اشعار لکھنا۔ شاعری کرنا۔

گرتے جاتے ہیں یہ دنداں انیس

تا حال زباں کو شوق دُرریزی ہے (ر)

دُرگوش ۔ (ف)

کانوں کے دُر۔ بندے۔

ملتے تھے درگوش، کھلا تھا سر انور

اک دوش پہ، اک خاک پہ تھا گوشۂ چادر

(جناب زینب لاش علی اکبر پر)

دُرِ مدعا ملنا ۔ (ار۔ مج)

مراد ملنا۔ مقصود حاصل ہونا۔ حسرت پوری ہونا۔

کس شہر میں دُرِ مدعا ملتا ہے

سنتے ہیں نجف میں بارہا ملتا ہے (ر) (استعارہ)

دُرِ مقصود ملنا ۔ (ار۔ مج)

دلی مراد ملنا۔ خواہش پوری ہونا۔

ملتا ہے قدم قدم پہ دُرِ مقصود

چھانے تو نجف کی خاک چھانے کوئی (ر)

دُرِ یکتا کرنا ۔ (ار۔ بول چال)

انتہائی عزت بخش دینا۔

قیمتی اور بے بہا موتی بنا دینا۔

ذروں کو صدف کے دُرِ یکتا ابھی کر دے

جس ہاتھ کو چاہے یدِ بیضا ابھی کر دے

د ۔ س

دس بیس (ار۔ ر) کچھ۔ متعدد۔ بعض۔

ہر شام کو دس بیس چراغ سحری ہیں۔

دس بیس قدم ۔ (ار۔ ر) کچھ دور۔ چند قدم

کچھ دور۔ چند قدم

دس بیس قدم اور بھی ہمراہ چلیں گے

دست اندازی ۔ (ف۔ ار)

رکاوٹ ڈالنا۔

جنگ کرنا۔ لڑنا۔

اُڑ گیا ہاتھ، بڑھا جو پئے دست اندازی

دست اندازی کرنا ۔ (ار۔ مج)

بیجا ہاتھ ڈالنا۔ نامعقول عمل کرنا۔ (ظلم کرنا)

دسترس نہ ہونا ۔ (ار۔ ر)

قابو نہ ہونا۔ قدرت نہ ہونا۔

گو تھی نہر بھی قریب، مگر دسترس نہ تھا

تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا بس نہ تھا

دست کشادہ پانا ۔ (ار۔ فقرہ)

(صنعت ایہام)

سخاوت اور بخشش کی قوت ملنا۔

عمان کرم سب

دریا نے بھی یہ دست کشادہ نہیں پائے

دست کوتاہ کرنا ۔ (ار۔ مج)

ہاتھ کھینچ لینا۔ کمی کرنا۔

کوتاہ کرو دست تعدی و جفا کو

آزار نہ دو روح رسول دوسرا کو

دستگیر خلق ۔ (ف۔ مرکب)

مخلوق خدا کا محافظ۔

دنیا والوں کو پناہ دینے والا۔

میں دستگیر خلق کا مجرم ہوں اے لعیں!

تو کاٹ ڈال، ہاتھ مرے تیغ کھینچ کر (محر)

دست مژہ ۔ (مرکب اضافی)

پلکیں مراد ہیں۔

دست اضافی ہے

بیجا نہیں یہ دست مژہ میں جنبش

کرتی ہیں غم شاہ میں ماتم آنکھیں

دست و پا ٹھنڈے ہو جانا۔ (ار۔ مح)
(اردو میں محاورہ ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا)
جسم میں سنسنی پھیل جانا۔
دہشت کے سبب سناٹا آ جانا۔
ہتھکڑی اور بیڑیوں کو دیکھ کر
دست و پا عابد کے ٹھنڈے پڑ گئے		(س)

دستانہ۔ (ف)
فوجی سپاہی ہاتھ کی حفاظت کے دستانہ پہنتے ہیں۔
پہنچے کو بھی قلم کیا دستانہ کاٹ کے

دستانہ۔ (ف۔ اسم مذکر)
یہاں ہاتھ اور دستانہ دونوں مراد ہیں
لوہے کی سپر کاٹ کے دستانے میں پہنچی

دستانے۔ (ف)
پہلوان یا سپاہی حفاظت کے لیے ہاتھوں پر پہن لیتے ہیں		(دیکھیے۔ تصویر)
دستانوں کو بھی ہاتھ سے بے پیر نے کھویا
(پہلوان مخالف کا ذکر)

د ش

دشت۔ (ف)
مقام۔ جنگل۔ جگہ۔ بیابان۔
دکھلا دے مجھ کو لاش مرے نور عین کی
کس دشت میں پڑی ہے بضاعت حسین کی

دشت پُر آشوب (ف۔ ترکیب)
آفات سے بھرپور جنگل۔
لوں چلتی ہے، اس دھوپ میں عریاں نہ رہے تن
اے دشت پُر آشوب اٹھا لے اسے دامن
(زمین سے مخاطبہ)

دشت پُر آشوب۔ (ف۔ مرکب)
(آلام و مصائب کا جنگل)
دہشتناک اور ویران جنگل
ماتم کی صدا، دشت پُر آشوب سے آئی
چلّاتی تھیں پریاں کہ دہائی ہے دہائی

دست ستم بڑھانا۔ (ار۔ بول چال)
جنگ کرنا۔ جنگ کی ابتدا کرنا۔
دست و گریباں ہونا۔
گر دست ستم حج میں بڑھاتے وہ ستمگار
چلتی حرم حضرت معبود میں تلوار

دشت سے صدا آنا۔ (ار۔ بول چال)
مراد، نامعلوم مقام سے آواز پیدا ہونا۔
یہ کہہ کے بلکتی تھی، بیلا اللہ کی جائی
جو گریہ زہرا کی دشت سے آئی

دشت مصاف۔ (ف) میدان جنگ
چمکی علی کی تیغ جو دشت مصاف میں
پریاں چھپیں جزیروں میں سیمرغ قاف میں

دشت مَصافَ۔ (ف۔ مرکب)
مصاف۔ (ع) صف باندھنے کی جگہ۔ نماز کے لائق جگہ
(ف) مقام جنگ۔ جنگ کا میدان
۱۔ دشت مصاف: پاک و پاکیزہ
۲۔ دشت مصاف: میدان جنگ
دامن جو پاک صاف تھا دشت مصاف کا
احرام باندھا کعبے نے اس کے طواف کا

دشت نوردی۔ (ف۔ ار)
جنگلوں کا سفر۔
جنگلوں میں بھٹکتا پھرنا۔
وہ دشت نوردی، وہ غم و صدمہ و آلام
منزل پہ بھی ممکن نہیں راحت کا سرانجام

دشت و در ۔ (ف)

درّہ ۔ پہاڑ کا دامن ۔ وادی ۔

چرخ و نجوم و شمس و قمر شہر و دشت و در
سنگ و معادن صدف قطرۂ گہر

دشت ہولناک ۔ (ف ۔ مرکب)

ڈراؤنا جنگل ۔ بھیانک بن

یہ دشت ہولناک کہاں یہ چمن کہاں
جنگل کہاں ، بتول کے گل پیرہن کہاں

دشمن پامال ہونا ۔ (ار ۔ مح)

مخالفین کا برباد ہونا ۔

دنیا میں یہ زہرا کی زراعت رہے شاداب
پامال جو دشمن ہوں تو سیراب ہوں احباب

دشمن پر جانا ۔ (ار ۔ مح)

حملہ کرنا ۔ اک دم سخت حملہ کرنا ۔

وغا میں حضرت عباس یوں جاتے ہیں دشمن پر
گرسنہ شیر جیسے جانب آہو لپکتا ہے (س)

د ۔ ع

دعا پڑھ کر رخ پر نگاہ کرنا ۔ (ار)

مہینے کا پہلا چاند دیکھنے کے بعد کسی حسین کا چہرے سب سے پہلے دیکھتے ہیں ۔ اس طرف اشارہ ہے ۔

دیکھا جو چاند رونے لگے شاہ دیں پناہ
پڑھ کر دعا رخ علی اکبر پہ کی نگاہ

دعا پڑھ کے چڑھنا ۔ (ار ۔ فقرہ)

ہر اہم کام کے شروع کرتے وقت سلامتی کے لیے دعائے خیر پڑھ لیتے ہیں ۔

گھوڑے پہ چڑھے ، پڑھ کے دعا سید ابرار
پیدل ہوئے ہمراہ فرس یاور و انصار

دعا کی فوجیں چلنا ۔ (استعارہ)

دعاؤں پر دعائیں چلنا ۔
متواتر مناجاتیں ہونا ۔

فوجیں ادھر چلیں سوئے آسماں
بل کھا کے اس طرف یہ پکارا وہ بد زباں

دعائیں ۔ یہاں قنوت پڑھنا اور بعد نماز دعا کرنا دونوں مراد ہیں ۔

وہ تخشع ، وہ تضرع وہ قیام اور وہ قعود
وہ تذلل ، وہ دعائیں وہ رکوع اور وہ سجود

دعائیں پڑھنا ۔ (ار ۔ ر)

اجڑے ہوئے جنگل کی ڈراؤنی وہ صدائیں
تھراتا تھا کوئی ، کوئی پڑھتا تھا دعائیں

دعائیں پڑھنا ۔ (ار)

جب ماں کو بچے پر کسی وقت کے آنے کا دھڑکا ہوتا ہے تو وہ اس پر قرآنی آیات اور دعائیں پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہے ۔

دھڑکتا تھا کہ دہشت سے نہ جانیں کہیں جائیں
روتی تھی کوئی اور کوئی پڑھتی تھی دعائیں

دعائے نور ۔ ایک دعا کا نام ۔ (دیکھئے تلمیح)

ذکر دعائے نور سے پیشانیوں پہ نور

دعائیں دم کرنا ۔ (ار ۔ ر)

دعائیں پڑھ کر پھونکنا ۔

لوگو ! دعائیں اکبر مہرو پہ دم کرو

دعویٰ کرنا ۔ (ار ۔ ر)

یہاں ذکر اور اعلان کرنے کے معنی میں نظم کیا ہے ۔

ذکر غم عباس بھی نہیں کرتے
خون علی اکبر کا بھی دعویٰ نہیں کرتے

دعویٰ ہونا۔ (ار) اعلان ہونا۔

خالی کیے پرے، پہ نہ خوں میں کبھی بھری
دعویٰ یہ تھا کہ ہے مرے غصے میں صفدری

دعوائے سخن۔ (ف)

اعلیٰ شاعری کا مدعی
اپنی شاعری پر فخر و مباہات کا اعلان

دعویٰ نہ سخن کا ہے، نہ اعجاز بیاں ہوں
تو عالم و دانا ہے کہ میں ہیچمداں ہوں

د۔ف

دفتر اُلٹ دینا۔ (ف۔مح)

فوجی سپاہیوں کے ناموں کے دفتر کے دفتر درہم کر دیتے ہیں۔ یعنی فوجیں کی فوجیں نیست و نابود کر دیتی ہیں۔

ناصر ہیں بادشاہ فلک، بارگاہ کے
دفتر اُلٹ دیے ہیں عرب کی سپاہ کے

دفتر الٹ دینا۔ (ار۔مح)

ہر شے تلپٹ کر دینا۔
نظام درہم برہم کر دینا۔

اعدائے کائنات کا دفتر اُلٹ دیا
نیزوں سے لاش شہ کو زمیں پر اُلٹ دیا

دفترِ عالم۔ (اضافت توصیفی) دنیا۔ عالم۔

اک حملے میں تھا دفترِ عالم تہہ و بالا
میرا ہی تھا یہ کام کہ غصّے کو سنبھالا۔

دفتر کشا۔ (ف) استعارہ)

دفتر کا کام کاج کرنے والے۔

دفتر کشائے صبح۔ دن کے وقت کے کارندے۔

دن کے وقت کے عاملان دینا۔

انجم کی فرد فرد سے لے کر حسابِ شب
دفتر کشائے صبح نے الٹی نقابِ شب

دفتر کشائے صبح۔ (ف۔ استعارہ)

صبح کے دفتر کا انچارج۔
سورج بھی مُراد ہو سکتا ہے۔

دفتر کشائے صبح نے اُلٹی کتابِ شب

دفع ضرر۔ (ع + ف۔ ترکیب)

نقصان سے بچانے والا۔

چار آئینہ مردوں کے لئے دفع ضرر ہے
جو ہر ہیں زرہ، قبضۂ شمشیر سپر ہے

د۔ک

دکاندار۔ (ف) اُردو میں مستعمل)

مالکان دکان۔ دکان والے۔

ع: اُردو میں دکانیں جو لگاتے تھے دکاندار

دکانیں لگانا۔ (ار۔مح)

دکانیں کھولنا۔ سودا بیچنے کے لیے عارضی دکانیں لگانا۔

اردو میں دکانیں جو لگاتے تھے دکاندار
آراستہ ہو جاتا تھا اک چھوٹا سا بازار

دُکھ۔ (ہ)

تکلیف۔ غم و رنج و مصیبت۔

ہر دکھ میں خوش ہیں وہ جنھیں الفت خُدا سے ہے

دُکھ۔ (ہ) مصیبت۔ بے چینی۔ آفت و بلا۔

لونڈی کو دُکھ میں چھوڑ کے آقا چلے گئے (س)

دُکھ پائی۔ (عو۔ار۔ر) دکھیاری۔

سر دیکھ کے بھائی کا وہ بیکس یہ پُکاری
دکھ پائی بہن آپ کی مظلومی کے واری

دکھ پڑنا۔ (ار۔مح)

مصائب سے دوچار ہونا۔ تکالیف ہونا۔

کس طرح نہ تلخ زندگانی ہو جائے
پتھر پہ یہ دکھ پڑیں تو پانی ہو جائے (ر)

دکھ درد ۔ (ار ۔ ر)

تکالیف ۔ صدمہ و آلام

یہ یری ہیں یہ اندوہ، ضعیفی میں یہ دکھ درد

صدمے سے رُخ پاک کیسہ کی طرح زرد

دُکھ دکھانا ۔ (ار ۔ مح)

مصائب میں مبتلا کرنا ۔ تکالیف دینا ۔

پکّے ہے فلک نے تم کو بڑے دکھ دکھائے ہیں

صاحب، اٹھو ہم آخری رخصت کو آئے ہیں

دکھ میں کام آنا ۔ (ار ۔ ر)

تکالیف کے وقت ساتھ دینا ۔ امداد دینا ۔

ے گھر لٹ رہا ہے فاطمہ زہرا کا ہائے ہائے

دشمن، وہ دوست ہے جو اس دکھ میں کام آئے

دکھ ہونا ۔ (ار)

تکالیف پہنچنا ۔ رنج و غم پہنچنا ۔

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو

اور سب دکھ ہوں جہاں میں یہ یہ بیداد نہ ہو

دکھلا کے رہ جانا ۔ (ار ۔ ر)

کسمسا کے رہ جانا ۔ مجبور ہو جانا ۔

تن تن کے ہونٹ حباب کے تھرّا کے رہ گئے

تیروں کے زخم شاہ کو دکھلا کے رہ گئے

(لشکر حسینی)

دُکھیاری ۔ (ار ۔ ہ ۔ صفت) تکلیف زدہ ۔ غم اور دکھوں کی ستائی ۔

دکھیاری نہ ہو گی کوئی صغرا کے برابر (س)

د ۔ ل

دل آرام ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل) بیٹا ۔ لخت جگر ۔

فرمایا کہ یہ آنے کا ہے کون سا ہنگام

آرام میں ہے فاطمہ زہرا کا دل آرام

دل آرام ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

قلب و روح کے لئے آرام دہ ہونا ۔

جو قطرۂ اشک ہے دل آرام ہے یہ (ر)

دل آزردہ کرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) دل نہ دکھانا ۔

تکلیف نہ پہنچانا ۔ صدمہ نہ دینا ۔

ہم نے کبھی عصیاں سے کنارہ نہ کیا

پر تو نے دل، آزردہ ہمارا نہ کیا (ر)

دل آگاہ ۔ (ف) روشن دل

دیندار و حق پرست و دل آگاہ و باشعور (نمازی)

دل اٹھالینا ۔ (ار ۔ مح)

دل کو منحرف کر لینا ۔ نفرت کرنے لگنا ۔

زر کار اگر ہے زاد راہ عقبیٰ

سب چھوڑ کے دنیا سے ہٹالے دل کو (ر)

دل اٹھنا ۔ (ار ۔ مح)

رغبت چھوڑ دینا ۔ محبت چھوڑ دینا ۔

دل بُت سے اٹھا کے حق پرستی کیجے (ر)

دل اُچھلنا ۔ (ار ۔ ر)

بے قرار ہونا ۔ ڈرنا ۔ دھکنا ۔

صدقے گئی، سینے میں اچھلتا ہے مرا دل

بچے بھی ہیں سہمے ہوئے کیسی ہے یہ منزل

دل اداس ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

غمگین ہونا ۔

دل بجھے بجھے سے ہونا ۔

کیوں دل نہ اداس ہوں عزاداروں کے

شبیر انھیں دنوں میں گھر سے نکلے (ر)

دل افگار ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

دکھیاری ۔ دکھ زدی ۔

غم و رنج کے سبب جس کا دل زخمی ہو

اصغر کو لئے کہتی تھی بانوے دل فگار

دل الجھانا - (ار - مح)

دل کو اپنی طرف متوجہ رکھنا - بھلا لگنا۔

بلبلوں کی وہ صدائیں، وہ گلوں کی خوشبو
دل کو الجھائے تھے سنبل کے وہ پُرخم گیسو

دل الجھنا - (ار - مح)

الجھن ہونا - سوچ میں پڑنا -

الجھتا راتوں کو جب دل تو کہتی تھی بانو
دکھا دے اے علی اصغر جھنڈولے بال مجھے (س)

دل امنڈنا - (ار - مح)

دل بھر آنا - رونے کو جی چاہنا -

اُمڈا تھا دل جو سبطِ نبی کی جدائی سے
زینب لپٹ کے رونے لگی چھوٹے بھائی کو

دل امنڈنا - (ار - مح)

دل بھر آنا - رونے کا جوش پیدا ہو جانا -

تعظیم کو گھوڑوں سے جُھکے دونوں وہ گلرو
دل ماں کا یہ اُمڈا کہ ٹپکنے لگے آنسو

(عون و محمد اور جناب زینب)

دل باختہ ہونا - (ار - مح)

دل کی بازی ہار دینا -

جی چھوڑ دینا - بد دل ہو جانا -

مریخ بھی دل باختہ تھا سامنے اس کے
گردوں سپر اندوختہ تھا سامنے اس کے

دلبر - (ف) (کنایۃً) بیٹا

معشوق - جس سے انتہائی محبت ہو -

بچھڑے ہوئے دلبر سے مجھے جلد ملا دے
اصغر کا تصدق مرے بچے کو دلا دے

دل بڑھانا - (ار - ر) ہمت دلانا -

بڑھ کر جو دل بڑھانے لگے افسرانِ جُند
آیا اڑا کے رخش کو وہ مثلِ بادِ تُند

دل بڑھانا - (ار - مح)

ہمت دلانا - جرأت دلانا -

دل آپ بڑھائیں گے تو بڑھ بڑھ کے لڑوں گا
اس سے میں سورۂ جن پڑھ کے لڑوں گا

دلبند - (ف - ار - اسم مذکر)

بیٹا - نورِ چشم - لختِ جگر -

حیواں کو بھی دلبند کی ہوتی ہے بہت چاہ
للّٰہ مدد کر دی، اے ابنِ یداللّٰہ

دل بھر آنا - (ار - مح)

رونے کے لئے جی چاہنے لگنا -

آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آنا -

بھر آتا ہے دل دیکھ کے جام پُر آب
بانِ عطشِ شاہِ ہدا رکھتے ہیں

دل بھر آنا - (ار - مح)

دل پگھل جانا - آنسو امنڈنے لگنا)

دل دردِ محبت سے بھر آئے تو نہ روؤں
برچھی جو کلیجے میں در آئے تو نہ روؤں

دل بھرا ہونا - (ار - مح)

رونے کو جی چاہنا -

ہر دم رہے نہ کیوں دل زہرا بھرا ہوا
ہے آج تک لہو سے بھرا بھرا ہوا

دل بہلنا - (ار - ر)

دل کو ذرا سکون ہونا - سہولت سی ہو جانا -

سمجھانے سے کچھ دل جو بہلتا ہے میں قرباں
پھر جاتا ہے آنکھوں کے تلے موت کا ساماں)

دل پامال ہوا جانا - (ار - مح)

جی پست ہونا - مایوس ہو جانا - طبیعت پر میل آجانا -

پامال ہوا جاتا تھا دل کبک دری کا
گھوڑے کی اچانک تھی کہ جھپکا اٹھا پری کا

دل پُر اضطراب۔ (ف)

حیران و پریشان دل۔

تسکیں نہیں مرے دلِ پُر اضطراب کو
گھوڑے پہ تم چڑھو میں تھامو رکاب کو
(جناب زینب اور امام حسین)

دل تہ و بالا ہونا۔ (ار۔ مح)

طبیعت قابو سے باہر ہونا۔ دل دھڑکنا۔

تھا خسانۂ غم خیمہ شاہنشہ والا
آندھی یہ پریشاں تھی کہ دل تھے تہ و بالا

دل ٹھپکنا (ار۔ مح)

غصہ اور صدمہ سے بے قابو ہونا۔

دل ٹھپک رہے تھے آگ لگی تھی جگروں میں
فاقہ رہا دو روز کا محبوں کے گھروں میں

دل ٹھپکنے لگنا۔ (ار۔ مح)

دل کا گرمی کی شدت سے متاثر ہونا۔

گرمی کے سبب دل جلنے لگنا۔

جب ٹھپکنے لگا دل، تو سخن لب پہ یہ لائے
ربّ دو جہاں حشر کی گرمی سے بچائے

دل تنگ۔ (ف) چھوٹی سی جگہ۔ تنگ و ناچیز۔

باہر عالم سے ہے بزرگی تیری
کس طرح سمایا ہے دل تنگ میں تو (قدرت الٰہی۔ ر)

دل تنگ کرنا۔ (ار۔ مح) نیچا دکھانا۔ اذیت پہنچانا

نیچا دکھانا۔ اذیت پہنچانا۔ توہین کر کے دل تھوڑا کرنا۔

منظور اگر ہے جا دلوں میں اے دوست
بہتر ہے کہ دشمن کو بھی دل تنگ نہ کر (ر)

دل توڑ دینا۔ (ار۔ مح)

مایوس کر دینا۔ جوش و ولولہ ختم ہو جانا

بے مہری افلاک نے دل توڑ دیا ہے
شبیر کو سب ساتھیوں نے چھوڑ دیا ہے

دل توڑ دینا۔ (ار۔ مح) مایوس کر دینا۔

نیزے ستمگاروں کے دل توڑ دیے تھے
تلواروں نے تلواروں کے منہ موڑ دیے تھے

دل توڑنا (ار۔ مح) مایوس کرنا۔

ہمارے شیشۂ دل کو نہ توڑ اے گردوں
یہ ظرف وہ ہے کہ جس میں گلاب رہتا ہے (س)

دل بھر آجانا۔ (ار مح)

کلیجہ کانپنے لگنا (رنج و تکلیف کی انتہائی زیادتی کے وقت بولتے ہیں)

کیا تم نے کہا دل میرا بھر آگیا زینب
بھائی کی مناجات میں فرق آگیا زینب

دل ٹوٹ جانا۔ (ار۔ مح)

جی چھوٹ جانا۔ جی کھٹا ہو جانا

مایوس ہو جانا۔ دل ہٹ جانا۔

لڑنے سے خطا کاروں کے جی چھوٹ گئے تھے
فولادی کمانوں کے بھی دل ٹوٹ گئے تھے

دل چاک چاک ہو جانا۔ (ار۔ مح)

غم و اندوہ سے دل پھٹ جانا۔

دل پر انتہائی اثر ہونا۔

آنسو بھر آئے، ہو گئے دل غم سے چاک چاک

دل چاک چاک ہونا۔ (ار۔ مح)

انتہائی صدمہ اور غم ہونا

ع : دل جسکو دیکھ دیکھ کے ہوتے ہیں چاک چاک

دلِ حزیں۔ (ف) غمزدہ۔ پژمردہ خاطر

حیدر نے دی صدا کہ ادھر دل حزیں بھی ہے
زہرا بھی ہے رکاب میں روح الامیں بھی ہے

دلدار۔ (ف۔ اسم مذکر)

مراداً: بیٹے۔ بیٹا (معشوق) پیارا

جھنجھلائے ہوئے مسلم ذیجاہ کے دلدار

دل دوز۔ (ف)
دل میں اتر جانے والے۔
جگر میں پار ہو جانے والے۔
وہ ناوک دل دوز وہ چشم شہِ عالی
حلقہ کوئی جوشن کا نہیں تیر سے خالی
ناوک: تیر

دل دھڑکنا۔ (ار۔ مح)
حرکت قلب تیز ہو جانا۔
خوف کے سبب دل دھڑکنے لگنا۔
لحد کا دھیان جب آتا ہے، کیا کیا دل دھڑکتا ہے
(س)

دلدہی۔ (ار۔ ر) دلاسا۔ تسلّی۔
مرنا جوان بھائی کا اور اس پہ یہ ستم
پرسہ، نہ دلدہی، نہ تشفّی نہ دردِ غم

دل دہی۔ (ف + ار)
دل لگانے والی باتیں۔ تواضع۔ مدارات۔
الفت، نہ دل دہی، نہ تعارف، نہ رسم و راہ

دل رکھنا۔ (ار۔ ر)
دلیر ہونا۔ بہادر ہونا۔ دل والا ہونا۔
ناداں ہے تمیز حق و باطل نہیں رکھتا
تو اتنے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا

دل ریش۔ (ف)
زخمی دل۔ رنجیدہ دل۔ عزیزوں کے داغ اٹھائے ہوئے
فرزند علی ہے یہ جگر خستہ و دل ریش
سر کرتے ہیں، سر دیکھے مہم کو ظفر اندیش

دل سنبھلنا۔ (ار۔ ر)
برداشت ہونا۔ دل قابو میں ہونا۔
باتیں یہ کہیں سب سے، پہ سنبھلا نہ دلِ زار
تڑپا یہ کلیجہ کہ گری خاک پہ اک بار

دل سہمنا۔ (ار۔ ر) خوفزدہ ہو جانا۔
سہما یہ دل کہ بن گئی موذی کی جان پر

دل سے بھلا دینا۔ (ار۔ مح)
فراموش کر دینا۔ نظر انداز کر دینا۔
دل میں محبّت نہ رکھنا۔
جو دل سے بھلا دیتا ہے حق آلِ نبی کے
بجلی بھی جو گرتی ہے تو خرمن پہ اسی کے

دل سیر ہونا۔ (ار۔ ر)
سیر چشم ہونا۔ دل بھرے ہوئے ہونا۔
بے نیاز ہونا۔
خاتوں میں صبر و شکر سے دل ان کے سیر تھے
جانباز تھے، جری تھے، مجاہد تھے۔ شیر تھے

دل سینے میں اچھلنا۔ (ار۔ مح)
دل دھڑکنا۔
بچے بھی مارے ہول کے تر ہیں پسینے میں
میرا تو دل ابھی سے اُچھلتا ہے سینے میں
(ارض کربلا)

دل شاد ہونا۔ (ار۔ ر)
مسرور ہو جانا۔ خوش ہو جانا۔ روح تازہ ہو جانا۔
زینب نے کہا لیکے بلائیں کہ سدھارو
بس اب مرا دل شاد ہوا، اے مرے پیارو

دل صاف۔ (ف۔ ترکیب) مصفّی اور مخلص ضمیر۔
کینے کو دل صاف میں ہم جا نہیں دیتے
جو اپنے گھر آئے اُسے ایذا نہیں دیتے (مکالمہ)

دل صد پارہ ہونا۔ (ار۔ مح)
دل انتہائی رنجیدہ ہونا۔ رنجیدہ دل ہونا۔
غم و اندوہ کے سبب دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔
مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے
بس صبر علاج دل صد پارہ ہے (ر)

دل عالم کی اسیری۔ (ار)
اہل عالم کی گرویدگی۔
خالی اور خط شبیر، وہ دانا ہے تو یہ دام
ہے سب دل عالم کی اسیری کا سرانجام
(پہلے مصرعے میں صنعت لف ونشر مرتب ہے)

دل کا جوان ہونا۔ (ار + ر)
جوانمرد ہونا۔ بہادر اور نڈر ہونا۔
کیا حُسن عقیدت تھا، عجب دل کے جواں تھے
آقا پہ فدا ہونے کو سب ایک زباں تھے
(عمر میں چھوٹے تھے، لیکن دل سب کے جواں تھے)

دل کا کنول بجھانا۔ (ار۔ بول چال)
مایوس کرنا۔ امنگیں ختم کر دینا۔
امنگوں پر پانی پھیر دینا۔
سوز غم داری نے جلا رکھا ہے
آہوں نے کنول دل بجھا رکھا ہے (ر)

دل کو ستانا۔ (ار۔ روزمرہ) دل دکھانا۔
پریشان کرنا۔ دکھ دینا۔
دنیا میں بشر، دل کو کسی کے نہ ستائیے
لازم ہے، یا گ آیا ہے۔ یا کہ ہی جلائیے

دل کو سنگ کرنا۔ (ار، مح)
سنگدل ہو جانا۔
سخت رویّہ اختیار کر لینا۔
مٹی سے بنا ہے دل کو تو سنگ نہ کر
ہر بات پہ معترض نہ ہو جنگ نہ کر (ر)

دل ہاتھوں سے ملنا۔ (عو۔ ار فقرہ)
خود بخود دل بیٹھا جانا۔
اندرونی طور پر کوئی کانٹا سا چبھ جانا۔
ماں ہوں میں، کلیجہ نہیں سینے میں سنبھلتا
صاحب، مرے دل کو ہے کوئی ہاتھوں سے ملتا

دل کھول کے رونا۔ (ار۔ مح)
جی بھر کے رونا۔ جتنا چاہو رو لو۔
دل کھول کے رو لو کہ اولاد کا غم ہے
بانو تمھیں روح علی اکبر کی قسم ہے

دل کی کہنا۔ (ار)
جو کہنا چاہتا ہوں، اس کا اظہار کروں۔
کس طرح سنبھالوں کہ دل زار نہ تڑپے
کچھ دل کی کہوں قلب جو اک بار نہ تڑپے

دلگیر ہونا۔ غمزدہ ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔
حیرت زدہ و ششدر و دلگیر تھے آہو
اڑتا تھا یہ اور، آ ہوئے تصویر تھے آہو

دل لوٹ جانا۔ (ار۔ مح)
عاشق ہو جانا۔ لوٹ پوٹ ہو جانا۔
دل عرش کا بھی لوٹ گیا، اس کے فرش پر
(عرش و فرش۔ صنعت تضاد)

دل لہرانا۔ (ار۔ مح)
امنگیں اٹھنا۔ جوش پیدا ہونا۔ دل تڑپنے لگنا۔
دریا کو دیکھ دیکھ کے لہرا رہا ہے دل
پانی بھی خوشگوار ہوا بھی ہے معتدل
(علمدار لشکر امام)

دل مستقیم ہونا (ار) راہ راست پر ہونا۔
شبیر ہیں، علی ہیں، رسول کریم ہیں
کیا ڈر ہیں، صراط سے دل مستقیم ہے

دل مل جانا۔ (ار۔ مح) محبّت پیدا ہو جانا خلوص و یگانگت ہو جانا۔
ہر عکس ہے گر خاک میں مل مل جائے
اس طرح ملے بشر کہ دل مل جائے (ر)

دل میں جگہ ہونا۔ (ار۔ مح) عزت و توقیر ہونا خلوص و محبت ہونا۔
جگہ آنکھوں میں اور دل میں ہے ان سب مرنے والوں کی (س)

دل میں کہنا ۔ (ار) سوچنا ۔ خیال کرنا ۔

یہ دل میں اپنے کہتا گیا وہ عمر کے پاس
اُس نے کہا کہ کس لیئے آتا ہے بدحواس
(عمر سعد مراد ہے)

دل میں گزرنا ۔ (ار ۔ مح)

خیال آنا ۔ دل میں آنا ۔

آیا جو خواب، دل میں یہ گزرا سکینہ کے
اس خواب میں کہیں مرے بابا کا سر نہ ہو (س)

دل میں گھر ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

گنجائش ہو جانا ۔ دل میں خیال ہو جانا ۔
محبت و خلوص ہو جانا ۔

شاہ پر چھوڑ کے گھر بار فدا ہوں جو انیسؔ
اُن کا کیونکر دل زہرا میں نہ گھر ہو جائے (س)

دل ہل جانا ۔ (ار ۔ ر)

کلیجہ کانپ جانا ۔ دل تھرتھرا جانا ۔

دل دشمنوں کے ہل گئے، تھرا گئے جگر
رویا جھکا کے سر پسر سعد خیرہ سر

دل ہل جانا ۔ (ار ۔ مح)

کلیجے دہل جانا ۔ مارے خوف کے دل کا کانپنے لگنا

دل ہل گئے، رنگ اُڑ گئے کنار عرب کے

دل ہلنا ۔ (سینوں میں دل ہلنا)

دل دھڑکنا ۔ دل دہلنا ۔ خوف طاری ہونا ۔

ع : دل ہلنے لگے سینوں میں، سب تھم گئے خود سر

دلا ۔ (الف، ندائیہ) اے دل ۔ اے قلب

ع : دلا! درد کا اپنے چارا نہیں (س)

دَلُ ۔ (ع) بھیڑ ۔ ہجوم ۔ غول ۔

جنگی وہ روسیوں کے پرے، شامیوں کے دَل
خوف خدا نہ جن کو نہ اندیشۂ اجل
(فوج یزید)

دلق ۔ (ع) گدڑی ۔ معمولی لباس ۔

یہ اوج، یہ مرتبے، ہما کو نہ ملے
یہ دلق مرقع امرا کو نہ ملے (ر)

دلو ۔ (ف) ڈول ۔ بالٹی ۔

اب چاہ میں ہم گرتے ہیں صورت دلو
جب جب نکلے یہ آبرو نکلیں گے (ر)

د ۔ م

دم ۔ (ار ۔ روزمرہ) تک ۔ وقت ۔

شہ نے زینب سے گلے مل کے کہا وقت نزع
اے بہن! تم سے ہم اب تا دم محشر چھوٹے (س)

دم (ع) سانس ۔

پھر کر نہ آئیگا، وہ گزرتا ہے جو کہ دم
اُس دم کی احتیاط مناسب ہے دم بہ دم
(دم بہ دم ۔ برابر ۔ ہر وقت)

دم ۔ وقت ۔

ع : جلوہ دم صبح کا، وہ نور کا عالم

دم آراستہ کرنا ۔ (ار ۔ مح)

سانس ٹھیک کرنا ۔ آرام کی سانس لینا ۔ دم لینا ۔

بھاگیں کہ ان صفوں کو ہم آراستہ کریں
مہلت جو تیغ دے تو دم آراستہ کریں

دم اکھڑنا ۔ (ار ۔ مح)

سانس بے قابو ہو جانا ۔ سانس کی آمد و شد لگ جانا

گلوں سے جو اُتر گیا ایک ایک گھونٹ
تو اکھڑے ہوئے دم ٹھہر جائیں گے (س)

دم بدم ۔ (ف ۔ اُردو میں مستعمل)

ہر وقت ۔ ہر لحظہ ۔ ہر آن ۔

تیرا ہی انتظار میں کرتا تھا دم بدم
گنتی میں تیری فوج کی تھا ایک تو ہی کم (امام حسین اور حر)

دَمبَدَم۔ (ار۔ کلمہ)

ہر وقت۔ ہر لمحہ۔ برابر۔ متواتر۔

بندے کو خیال دمبدم تیرا ہے
یہ جسم ترا ہے اور یہ دم تیرا ہے (کرم الٰہی۔ ر)

دَم بہ دَم (ف) لگاتار۔ متواتر۔

چلنا وہ بادِ صبح کے جھونکوں کا دم بدم
مرغانِ باغ کی وہ خوش الحانیاں بہم

دم بدم صدا دینا۔ (ار۔ مح)

متواتر پکارتے رہنا۔ پکار کرتے رہنا
فوج کے پیچھے پیچھے منادی ندا دیتا رہتا ہے
بڑھے چلو بڑھے چلو۔

جاؤ ش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سر بازو بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے

دَم بَند ہونا۔ (ار۔ مح)

سانس کی آمد و شد ختم ہو جانا۔

دم بند ہوا باپ کو تکنے لگے اصغر
منہ کھول کے ہاتھوں پہ سسکنے لگے اصغر

دَم بند ہونا۔ (ار)

سانس کی آمد و شد بند ہونا۔

ع: دَم بند ہے ڈر سے کہ نفس قطع نہ ہو جائے

دَم بَند ہونا۔ (ار۔ مح)

سانس نیچے کی نیچے، اوپر کی اوپر ہونا۔
سکتہ ہو جانا۔ دم بخود ہو جانا۔

دے کون جواب اُن کا کہ دَم بند تھا سب کا
وان قافیہ تھا تنگ، شجاعانِ عرب کا

دَم بھر۔ (ار)

ذرا سی دیر۔ ایک نگاہ۔ ایک لمحہ۔

دم بھر بھی جو شکل اس کی نظر آئے گی مولا
تسکین تو کچھ قلب کو ہو جائے گی مولا

دَم بھرا نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

جی نہ بھرنا۔ سیر نہ ہونا۔

چھٹکا ہوا تھا سم، بدن اس کا ہرا نہ تھا
خوں سب کا پی گئی تھی مگر دم بھرا نہ تھا

دَم بھر دَم لے لینا۔ (ار۔ مح)

تھوڑی سی دیر کو آرام کر لینا۔
قدرے آرام لے لینا۔

دم بھر کہیں دم لے لیا جب دوپہر آئی
راہی ہوئے پھر دھوپ جو بالائے سر آئی

دَم بھرنا۔ (ار۔ مح)

دل میں جوش و ولولۂ خلوص ہونا

بھرتا ہوا دم عشق امامِ ازلی کے
داخل ہوا لشکر میں حسین ابنِ علی کے (حر)

دَم بھرنا۔ (ار۔ ر)

محبت میں سرشار ہونا۔

دم بھر رہا تھا عشق شہِ مشرقین کے
نعرہ تھا دم بدم کہ تصدق حسین کے

دَم بھرنا۔

استادہ نہیں قیام میں سرو فقط
قمری بھی ترے عشق کا دم بھرتی ہے (ر)

دَم بھرنا۔ (ار۔ مح) اظہار رضا کرنا۔

دَم بھرتے ہیں مولا کی غلامی کا سحر شام

دَم بھرنا۔ (ار۔ مح) خراٹے لینا۔ زیادہ تیز دوڑنے لگنا۔

تھا لعل نہ آتش، کہیں دم بھرتا تھا نہ آرام

دم بھی نہ مارنا۔ (ار۔ مح)

سانس تک نہ لینا۔ میں تعرض نہ کرنا۔
نہ تڑپنا۔ نہ سسکنا۔

ترے صبر کے ہیں فدا یا حسین
چھری کے تلے دَم بھی مارا نہیں (دس)

دَم پھولنا۔ (ار۔ مج)
ہانپنے لگنا۔ سانس اکھڑنا۔
(تھکن، پیاس اور گرمی محسوس کرنا)
وہ گرم ہوا آہ، وہ آندھی، وہ بگولے
اٹھے جو ترائی سے تو دم شیر کا پھولے

دَم پھولنا۔ (ار۔ مج)
سانس اُلٹ جانا۔ تنفّس پیدا ہو جانا۔
حضرت نے کہا، ہول سے دم اس کا جو پھولا
کافی ترے قتل کو اک تیغ کا ہولا

دَم تکبیر۔ (ار)
وقت شہادت۔ ذبح کے وقت
زخموں کو یہ سمجھے کہ کھلا گلشن توقیر
تکبیر کا نعرہ ہو زباں پر، دم تکبیر
(شب عاشورا امام حسین کے نصائح)

دَم توڑنا۔ (ار۔ مج)
آخری سانسیں لینا۔
عالم سکرات ہونا۔ تڑپنا۔
دم توڑتا تھا جھولے میں اصغر سا نازنین

دَم توڑنا۔ (ار۔ مج)
مرنے کے لیے تڑپنا۔ سسکیاں لینا۔
مقتل میں کوئی خاک پہ دم توڑ رہا تھا
باغی کوئی ہستی کا چمن چھوڑ رہا تھا

دَم توڑنا (ار۔ مج) سکرات کے عالم میں ہونا
فرزند جواں باپ سے منہ موڑ رہا ہے
چھوٹا جو ہے، گہوارے میں دم توڑ رہا ہے
(علی اکبر و علی اصغر)

دَم توڑنا۔ (ار۔ مج) روح نکلنے کیلیے تڑپنا۔ جان نکلنا۔
جو حملہ ور تھا تیغ دو دم تول تول کے
دم توڑتا ہے اب وہی منہ کھول کھول کے

دَم تیغ پر راہ ہونا۔ (ار۔ ر)
"روزمرہ ہے" تلوار کی دھار پر چلنا ہے)
انتہائی نزاکت سے موقع پر مستعمل ہے
لغزش یہاں خطا ہے تبّتی یہاں گناہ
ہوشیار اے قدم، کہ دم تیغ پر ہے راہ

دَم ٹھہر جانا۔ (ار۔ مج)
سکون مل جانا۔ ذرا جان آ جانا۔
گلوں سے جو اتر گیا ایک ایک گھونٹ
تو اکھڑے ہوئے دم ٹھہر جائینگے (س)

دَم چرانا۔ (ار۔ مج) ڈرنا۔ چھپنا۔
اُس جاہ کے اژدر بھی چراتے ہیں دم اب تک
مشہور ہے افسانہ بیر العلم اب تک
(بیر العلم: دیکھئے تلمیح)

دَم چڑھ جانا۔ (ار۔ مج)
سانس قابو سے باہر ہونا۔
دم چڑھ گیا ہے، خالق عالم گواہ ہے
جائیں کدھر کہ لشکر سدِّ راہ ہے

دَم چڑھنا۔ (ار۔ مج)
تیز تیز سانسیں چلنا۔ سانس چلنا۔
دم چڑھتا ہے، بستر سے اٹھاتی ہو اگر سر
بی بی کہو محمل میں، میں چڑھا جائے گا کیونکر

دم خفا ہونا۔ (ار۔ مج)
دم گھٹنا۔ سانس بند ہونے لگنا۔
دم خفا ہوتا تو کہتی تھی سکینہ رو رو
کب کٹے گی مری گردن سے رسن، کیا جانئے (س)

دم دھگدھگی میں ہونا۔ (ار۔ مج)
تیز تیز سانس چلنا۔ مرنے کے وقت کی سانس چلنا۔
چھیدیں نہ ہی گلا یہ لعینوں کے جی میں تھا
یاں کنٹھ بیٹھ جانے سے دم دھگدھگی میں تھا (علی اصغر)

دَم رُک جانا۔ (ار) سانس رک جانا۔

تلوار سے وقفہ نہ ملا ایک نفس کا
دم رک گیا، نیزہ جو لگا ابنِ انس کا
(ابنِ انسؔ : دیکھیے، تلمیح)

دَم رُک جانا۔ (ار)

سانس کی آمد و شد ختم ہو جانا۔ شدید تکلیف کے سبب یک لخت دل کی حرکت بند ہو جانا۔

بیٹھا گلے پہ تیر تو دم اس کا رک گیا
ہاتھوں سے دل کو تھام کے گھوڑے پہ جھک گیا

دَم رُکے ہونا۔ (ار۔ مح)

سانس گھٹنا۔ دل گھبرانا۔

کب سے عماریوں کے ہیں پردے چھٹے ہوئے
گرمی کے مارے دم ہیں سبھوں کے رکے ہوئے

دَم سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)

ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینا۔ لمبی لمبی سانسیں لینا۔ تاسف کی سانسیں لینا۔

بھرتا تھا دم سرد پریشاں کوئی ہو کے
دامن سے ہوا دیتا تھا منہ کو کوئی دھو کے

دَم سرد بھرنا۔

ٹھنڈی سانس لینا۔ تاسف اور مایوسی کی سانس لینا۔

سر کو نہوڑا کے بھرا سبطِ نبی نے دم سرد

دَم سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)

ٹھنڈی آہ کھینچنا۔

سر پیٹیں گے، روئیں گے، دم سرد بھریں گے
فرصت ہوئی ماتم سے تو کل کوچ کریں گے

دَم سے۔ (ار)

وجود سے۔ طاقت سے۔

راحت تھی جو سب کو شہ دیجاہ کے دم سے
اک سیٹی تھی ایک بیٹی تھی قدم سے

دَم ظہر۔ (ف۔ ع۔ مرکب)

ظہر کے وقت۔

صحرا تھا دم ظہر، کہ دامن تھا جبل کا
غل ہوتا تھا، اک علیِ خیبر "عمل" کا

دَم کھینچنا۔ (ار۔ مح)

۱۔ لمبی سانس لینا۔

کھچ آئیں صفیں کھچ کے جو دم تیغ نے کھینچا
سب فوج کو مابین شکم تیغ نے کھینچا
(صنعت تجنیس)

دَم کی آمد و شد ہونا۔

سانس آنا جانا۔

مردم کے نہال زندگی کے لیے
یہ آمد و شد دم کی نہیں آرہ ہے (ر)

دَم گزرنا۔ (ار۔ مح)

سانس لینا۔ سانس نکلنا۔

گزریگا ہر اک دم تپش دل سے حلق میں
سب ناپہ کرڈ دبے ہوئے ہونگے عرق میں

دَم گھبرانا۔ (ار۔ مح)

جی گھٹنا۔ سانس نہ لے سکنا۔

اندھیرے میں جو گھبراتا ہے دم، ایّام گرما میں
ہر ایک بچہ در زنداں پہ سر رے دے ٹیکتا ہے (س)

دَم گھٹا جانا۔ (ار۔ مح)

سانس نہ نکل سکنا۔ سانس کی آمد و شد میں تکلیف ہونا۔

حضرت کو سکینہ یہ صدا دیتی تھی پیہم
محمل میں گھٹا جاتا ہے گرمی میں مرا دم

دَم گھٹ جانا۔ (ار۔ مح)

سانس کی آمد و رفت میں کمی آجانا۔ سانس بند ہو جانا

گھٹ جائیگا دم، جان نکل جائیگی تن سے
ننھا سا گلا اس کا بچا لیجو رسن سے

دَم گھٹنا ۔ (ار ۔ ر) دل گھبرانا ۔ الجھن ہونا ۔

دم گھٹتا تو یہی کہتی تھی کبریٰ رو رو
کیوں مجھے چھوڑ گئے ابن حسن کیا جانے (س)

دَم گھٹنا ۔ (ار ۔ ع)

سینے میں سانس رک رک کر چلنا ۔

دم گھٹتا ہے محمل میں تو آجاؤ مرے پاس

دَم گھٹنا (ار ۔ ع)

شام سے کہتے تھے یہ شوقِ شہادت میں حسین
دم مرا گھٹتا ہے کیوں جلدی سحر ہوتی نہیں

دَم لے لے کے چلنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) رک رک کے چلنا ۔ ٹھہر ٹھہر کے چلنا ۔ آرام لے لے کے چلنا ۔

دم لے لے کے کیونکر نہ چلوں ، کہتے تھے
دل میں بھی بچھوائے ہیں کفِ پا کے برابر

دَم لے لینا ۔ (ار ۔ ع)

سستانا ۔

تھوڑی دیر آرام کر لینا ۔

دَم لینا ۔ (ار ۔ ر)

چین سے بیٹھنا ۔ آرام لینا ۔ سکون سے بیٹھنا ۔

دشمن ہیں بادشاہ دو عالم کی جان کے
دَم لیں گے جسمِ شاہ کو تیروں کی چھان کے

دَم لینا ۔ (ار ۔ ع) آرام لینا ۔

منہ دھوئیے ، دم لیجئے ، پوشاک بدلیے

دَم لینا ۔ (عم ۔ محاورہ)

آرام لینا ۔ سستانا ۔

ہیں ابرِ کرم آپ ، کرم کیجئے بابا
سایہ کہیں مل جائے تو دم لیجئے بابا

دَم لینا ۔ (ار ۔ ع)

رکنا ۔ ٹھیرنا ۔

مشرق میں یہاں دم لے مغرب سے جو چھوڑا

دَم لینا ۔ (ار ۔ ع)

سستانا ۔ آرام لینا ۔

اک بڑھ گیا ، گر ایک نے گھوڑے کو نکالا
دم اس نے لیا ، اس نے لڑائی کو سنبھالا
(میدان جنگ اور عون و محمد)

دَم لینا ۔ (ار ۔ ر) مطمئن ہونا ۔ سکون آنا ۔

دَم لیں گے لہو دیکھ کے اس بانیٔ شر کا
مرہم ہے یتیمی میں یہی خون جگر کا

دَم مارنا ۔ (ار ۔ ع)

سانس تک لینا ۔ جھجکنا

ترے صبر کے میں فدا ، یا حسین !
چھری کے تلے دَم بھی مارا نہیں (س)

دَم میں جان آجانا ۔

جسم میں تازہ روح آجانا ۔ طاقت پیدا ہو جانا ۔

فرزند علی گھر گیا تھا فوج ستم میں
اس وقت تو کیا آیا ، کہ جان آگئی دم میں
(جناب زینب اور زعفر جن)

دَم میں دَم ہونا ۔ (ار ۔ ع)

زندگی ہونا ۔ جسم میں سانس چلتی رہنا ۔

احسان یہ بھولوں گا جب تک دم میں دم
بے جرم و بے گناہ ہے ، وہ صاحبِ کرم
(صاحبِ کرم ۔ امام حسین کی طرف اشارہ ہے ۔

دَم نالہ و بکا ۔ (ف)

آہ و فریاد کا موقع اور وقت ۔

اے اہلِ بزم ! بیٹھنے رونے کی ہے یہ جا
اولاد والو ! ہے یہ دم نالہ و بکا

دَم ناورد ۔ (ف)

جنگ کے وقت ۔ درمیان جنگ ۔

پھرتا تھا تڑپتا ہوا ہر سو دمِ ناورد

دَم نہ بھرنا ۔ (ار ۔ مح) جی نہ بھرنا ۔ سیر نہ ہونا ۔

تلوار کی مانند نہ بھرتا تھا دَم اس کا
گردن وہ نوی، وہ منکے کا خم اس کا (گھوڑا)

دَم نہ لینا ۔ (ار ۔ مح)

نہ رکنا ۔ سانس نہ لینا ۔ نہ ٹھیرنا ۔

اکبر سے عرض کرتے تھے سینہ سپر کیے
یہ نیمچے نہ لیویں گے دم بے لہو پیے

دَم نہ لینا ۔ (ار ۔ مح) نہ ٹھیرنا ۔ نہ رکنا ۔ نہ ماننا ۔

حملہ کیا جس غول پہ ضرغام علی نے
بے ذبح لیا دم نہ گل اندام علی نے

دَم نہ مارنا ۔ (ار ۔ مح)

ٹھیر نہ سکنا ۔ مقابلہ نہ کر سکنا ۔
سسکاری تک نہ بھر سکنا ۔

جنّات کا لشکر تہ و بالا کیا سارا
آگے مرے لاکھوں نے کبھی دَم نہیں مارا (تلوار)

دَم وابستہ ہونا ۔ (ار)

زندگی کا دار و مدار ہونا ۔

وابستہ ہو دَم جس سے، وہ دَم بھر نہ جدا ہو

دمی ۔ (ار) دَم رکھنے والی ۔ طاقت والی ۔

لب پہ لہو سے پان کی لالی سی تھی جمی
آتش مزاج ۔ معرکہ آرا، کسی، دمی

دماغ فلک پر پہنچنا ۔ (ار ۔ مح) مغرور ہو جانا ۔

پہنچا سر فلک پہ ایک کوہ کا دماغ (صنعت ایہام)

د ۔ ن

دن بے آب ہونا ۔ (ار ۔ مح) میر انیسؔ نے مضاف، مضاف الیہ دن اور بے آب کو بنایا ہی بجائے مبتدا اور خبر کے

بے آب ہے شہ کا تیسرا دن
اعدا سیراب ہو رہے ہیں (س)

دن پھرنا ۔ (ار ۔ مح)

مقدر کھل جانا ۔ اچھے دن آ جانا ۔

دیکھو خدا کی شان کہ جنگل کے دن پھرے

دن تیسرا ۔ (ار ۔ ر) تین دن ہوئے ۔

دن تیسرا ہے آج کہ پانی پیا نہیں

دن چڑھنا ۔ (ار ۔ ر)

دن بڑھتا جانا ۔ دن کا وقت آگے ہوتا جانا ۔

دن چڑھتا تھا یاں، گرم تھا واں موت کا بازار
سر بیچتے تھے جنس شہادت کے طلبگار

دن دکھلانا ۔ (ار ۔ مح)

آرام و مصائب میں پھنس جانا ۔ مصیبت کا وقت آنا ۔ عجوبہ کھلانا ۔

ملتا ہے جو سر تو کہتے ہیں موے سفید
راتوں نے شباب کی یہ دن دکھلایا (ر)

دن دوپہر آنا ۔ (لکھنؤ ۔ زبان ۔ روزمرہ) دوپہر کا وقت ہو جانا ۔

دن دوپہر آیا تھا کہ عباس سدھارے

دن ڈھلنا ۔ (ار ۔ مح)

بعد زوال آفتاب (بعد دوپہر)
سہ پہر سے شام تک کا وقت ۔ سہ پہر ہونے لگنا ۔

صبح سے تھی یہ دعا، دن کہیں ڈھل جائے ابھی (س)

دن ڈھلنا ۔ (ار ۔ مح

دن ختم ہو جانا ۔

لو پانی پیو تم کو لگی ہو جو بہت پیاس
دم گھٹتا ہے محمل میں تو آ جاؤ مرے پاس

دن رات ۔ (ار ۔ روزمرہ) ہر وقت ۔ چوبیس گھڑی ۔

بانو، غم صغرا میں کہا کرتی ہے دن رات

دن کاٹنا ۔ (ار ۔ مح) دن گزارنا ۔

دن کاٹے سائے میں، کہیں رات کو چلیے

دن کٹنا ۔ دن گزرنا ۔ دن بیت جانا ۔ بمشکل تمام دن گزرنا

دن کٹ گیا تو ہوئیگی شب کس طرح بسر
لشکر میں غل رہیگا ۔ درندوں کا رات بھر

دن کٹنا ۔ (ار ۔ مح)

دن گزرنا ۔ دن ختم ہونا ۔
(بمشکل دن ختم ہونا)

وہ دن بھی کٹا، جب تو مصیبت کی شب آئی
کھولے ہوئے بالوں کو شہادت کی شب آئی

دن کم رہ جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

شام ہو جانا ۔
روز روشن کا آخر وقت ہونا ۔

رہ جائے گا دن کم، تو یہیں آج رہیں گے

دن گزرنا ۔ (ار)

وقت کٹنا ۔ برُے اوقات بیت جانا ۔

خدا بات رکھے جہاں میں انیسؔ
یہ دن ہر طرح سے گزر جائینگے (س)

دن نباہنا ۔ (ار ۔ مح)

وقت گزارنا ۔ وقت گزاری کرنا ۔

دکھ میں ہر شب کراہتا ہوں یارب
اب زیست کے دن نباہتا ہوں یارب

دنبال ۔ (ف) پیچھے ۔

مشہور ہے فرعونیوں کے غرق کا احوال
دیکھا بھی نہ اس کو کہ اجل آگئی دنبال

دنبال ۔ (ف + کلمۂ تحقیر) پیچھے ۔ دُم ۔ ساتھ ساتھ ۔

یہ چند جو وحشی ہیں عرب کے ترے دنبال
جھپٹے گا جو ایک شیر تو ہو جائیں گے پامال (مکالمہ)

دنداں بہ جگر ہونا ۔ (محاورہ) منہ پیاس سے خشک ہونا ۔

دنداں دہن پاک میں سب رشک گہر تھے
گزرے تھے کئی روز کہ دنداں بہ جگر تھے

دنداں ٹھنڈے ہونا ۔ (ار ۔ مح)

دانت ٹوٹ جانا ۔ دانت گِر جانا ۔

ٹھنڈے ہوئے دو گوہر دندان مبارک

دندان صف بستہ ۔ (ف ۔ فقرہ)

(دانتوں کا برابر ہونا)
تہذیب و اخلاق اور نرمی و درستی سے پیش آنا ۔

نرمی سے مطیع، سنگدل ہوتے ہیں
دنداں صف بستہ ہیں زباں کے آگے (ر)

دنگ ہونا ۔ (ار)

حیران و متعجب ہونا ۔ سراسیمہ ہونا ۔

وہ گورے گورے جسم، قبائیں وہ تنگ تنگ
جس کی صفا کو دیکھ کے ہو آئینہ بھی دنگ

دنگ ہونا ۔ (ار)

دیکھ کے یک لخت اُچھل پڑنا ۔ متعجب ہونا ۔

صاف حیرت زدہ مانی ہو بہزاد ہو دنگ

دنیا اندھیر ہونا ۔ (ار ۔ مح)

جوان بیٹے کے مرنے سے بینائی میں فرق آجانا ۔

ہے ہے علی اکبر اُدھر شور تھا گھر میں
اندھیر تھی دنیا شہ والا کی نظر میں

دنیا سے اٹھنا ۔ (ار ۔ مح) مرنا ۔ دنیا سے جانا ۔ رحلت کرنا

دنیا سے اُٹھا کے ہیں نام حیدر
جنّت کو چلا ۔ بہر سلام حیدر (ر)

دنیا سے کنارا ہونا ۔ (ار ۔ مح)

دنیا سے بددل ہونا ۔ دنیا داری سے الگ تھلگ رہنا ۔

؎ امّت جو کرے جبر تو یہ بھی ہے گوارا
غربت میں ہمیں آپ ہے دنیا سے کنارا

دنیا سے کھونا ۔ (ار ۔ مح) قتل کر دینا ۔ مار ڈالنا ۔ ناپید کر دینا ۔

دنیا سے اسے رشتۂ تقدیر نے کھویا
دستانوں کو بھی ہاتھ سے بیبر نے کھویا (تلوار کی تعریف)

دنیا سے گزر جانا۔ (ار۔ ر) مرجانا۔

یہ سنتے ہی دنیا سے گزر جائے گی زینب
رونا مجھے اس کا ہے کہ مرجائے گی زینب

(امام حسین اور علی اکبر)

دنیا سے گزرنا۔ (ار۔ مح)

مرنا۔ دنیا سے جانا۔ دنیا سے اٹھنا۔

تو باپ کو دنیا سے گزرتے ہوئے دیکھے
بابا تجھے مقتل میں نہ مرتے ہوئے دیکھے

(حضرت علی اکبر)

دنیا سے گزرنا۔ (ار۔ مح)

مرجانا۔ قتل ہوجانا۔ مارا جانا۔

دو بچوں کے دنیا سے گزرنے کی خبر ہے

دنیا کو نہ دیکھنا۔ (ار۔ ر)

زندگی کی خوشیاں نہ دیکھ سکنا۔

دنیا کو نہ دیکھا کہ اجل آگئی بچو
ہے ہے یہ تمھیں کس کی نظر کھا گئی بچو

دنیا کے مشاہیر شہنشاہوں کے نام۔

قیصر۔ سکندر۔ فغفور۔ نمرود۔ ضحاک۔ قارون۔ جمشید۔ داراب۔ کاؤس۔ قباد۔ فریدوں۔ دارا۔ پرویز خسرو۔ کسریٰ۔ شداد

(دیکھیے تلمیحات)

دنیا ہونا (دنیا ہو)

دنیا میں اگر میں زندہ ہوں۔

دنیا ہو اور فاطمہ کا نورِ عین ہو
دیکھوں انھیں صحیح و سلامت تو چین ہو

دنیائے دوں۔ (ف)

ذلیل دنیا۔ بری دنیا۔

ارے نہ آئیو دنیائے دوں کے دھوکے میں
سراب ہے یہ جسے موج آب سمجھے ہیں (س)

د۔ و

دو باتیں کر لینا۔ (ار۔ ر)

کچھ گفتگو کر لو۔ اپنی آواز سنا دو۔

(پہلے مصرعے میں) مرجائیں گے نظم کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اپنی آواز سنا کر طاقت عطا کرو۔

مرجائیں گے جلا دو ہمیں منھ سے بول کر
دو باتیں کر لو بھائی سے آنکھوں کو کھول کر

(صنعت: اضمار قبل الذکر)

دو باتیں کرنا۔ (ار۔ ر)

کچھ کہنا۔ کچھ سننا۔

آخر تو سفر ہوتا ہے اس دارِ محن سے
دو باتیں تو کر لینے دے بھائی کو بہن سے

دوپارہ۔ (ف) دو ٹکڑے۔

پہلے تو سلامت ستم آرا نظر آیا
گھوڑے سے گرا جب تو دوپارا نظر آیا

دوپارہ ہونا۔ (ار) دو ٹکڑے ہونا)

اک ضربِ تبر تھی کہ ہوا گرز دوپارا
لڑنے پہ تبر آہے تیرے او ستم آرا

دوپہر ڈھلنا۔ (ار۔ مح)

زوالِ آفتاب کے سہ پہر ہوتی جانا۔

بازارِ جنگ گرم ہے ڈھلتی ہے دوپہر

دوپہر ڈھلنا۔ (ار۔ مح) وقت ختم ہوجانا۔ وقت ہاتھ سے نکل جانا۔ پیمانۂ عمر لبریز ہوجانا۔

پیری کی بھی دوپہر ڈھلی آہ انیس
ہنگام غروبِ آفتاب آپہنچا (ر)

دوپارہ ہونا۔ دار۔ بول چال) دو ٹکڑے ہوجانا)

تلوار سے اک شقی کی سبحان اللہ
سجدے میں علی کا سر دوپارا ہوگا (ر)

دو تین نیزے ۔ (ار)

نیزہ بمعنی پیمانہ ۔ نیزے کی برابر ۔

۲ ۔ ۳ نیزوں کی بلندی کے برابر

ظالم پہ آسماں سے بلا ناگہاں گری
دو تین نیزے اڑ کے زمیں پر سناں گری

دو چار ۔ (ار ۔ ر) کچھ ۔ متعدّد

دو چار کے منہ کٹ گئے ، دو چار کی گردن

دو چار ۔ (ار ۔ ر) متعدد ۔ بہت سی ۔ چند ۔

رہوار کی چل پھر میں صفیں پس گئیں دو چار

دو چار ہونا ۔ (ار ۔ مح) مقابلہ کرنا ۔ سامنے آنا ۔

غل شش جہت میں تھا کہ نہ اس سے دوچار ہو
بھاگو کہیں یہ برق نہ پھر شعلہ بار ہو

دو چار ہونا ۔ (ار ۔ ع)

مقابلے پر آجانا ۔ سامنے آجانا ۔

دو چار ۔ چار (صنعت ایہام)

جو ادپچی دوچار ہوا ، صاف چار تھا
فولاد موم تھا ، سکینہ چنار تھا

دوچند ۔ (ف) زیادہ ۔ دو گنے ۔

نقش اس قدم کے چاند سے روشن دوچند ہیں

دُو دستہ نظر آنا ۔ (ار ۔ فقرہ)

دُو دُو ہاتھ اونچے ڈھیر لگ جانا ۔

انبار تن و سر کے دو دستہ نظر آئے
یا شیر خدا کہہ کے جب اعدا میں در آئے

دو دن ۔ (ار ۔ روزمرہ)

چند دن ۔ کچھ وقفے ۔

دو دن کی حیات پر عبث غرہ ہے
خورشید نہ بن خاک کا تو ذرّہ ہے (ر)

دو دو گر پینگے ۔ (ار ۔ مح) زخمی ہونا ۔ زخمی ہو کر زمین پر گرنا

دُو دُو ایک ایک (روزمرہ ہیں)

یاں سینکڑوں کمانیں ہیں فوج امیر میں
دو دو گریں گے خاک پہ ایک ایک تیر میں

دو دو گرنا ۔ (ار ۔ ر)

ایک ساتھ دُو دُو آدمی زمین پر زخمی ہو کر گر پڑنا ۔

دُو دُو گریں گے خاک پہ ایک ایک تیر میں

(ایک ایک سے دُو دُو) یہ بھی روزمرہ میں شامل ہے)

دودھ بھرا دہن ۔ (ار) منہ میں دودھ لگا ہونا ۔

شہ سونگھتے تھے دودھ بھرے اس دہن کی بو
گویا پھولوں سے آتی تھی نہر لبن کی بو
(علی اصغر)

دودھ سے پلا ہوا ۔ (ار) مراد ، امام حسین ۔

جو فاطمہ کے دودھ کی دھاروں سے ہے پلا
چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں اس شاہ کا گلا

دودھ بڑھانا ۔ (ار ۔ مح)

ماں کا دودھ جب بچے سے چھڑایا جاتا ہے اس دن خوشی کی رسم کی جاتی ہے " دودھ چھڑائی"

دودھ ان کا بڑھاتی یہ مرے دل میں ہوس ہے
خالق نے بلایا ہے تو پھر کیا مرا بس ہے

دودھ چھٹنا ۔ (ار ۔ ر)

ماں کا دودھ بچے کو پلانا بند ہو جانا ۔

اصغر کو دیکھو ، دودھ بھی جس کا چھٹا نہ تھا

دودھ کا رگ رگ میں اثر ہونا ۔

ماں کے دودھ کی تاثیر بیٹے میں آئی ہے ۔

شبیر اسی صاحب طاقت کا اثر ہے
اور دودھ کا زہرا کے بھی رگ رگ میں اثر ہے

(صاحب طاقت ۔ زور آور ۔ طاقت ور ۔ یہ ترکیب بھی نئی معلوم ہوتی ہے)

دودھ کی تاثیر دکھانا۔ (ار۔ مح)
خاندان کی بہادری و شجاعت کا مظاہرہ کرنا۔
اپنے اعمال اور افعال سے ماں کی فطرت و عادت کا اظہار کرنا۔
اعدا کو مرے دودھ کی تاثیر دکھاؤ
تن تن کے یہ اللہ کی تصویر دکھاؤ

دودھ کی دھاروں سے پلنا۔ (ار۔ مح)
دودھ پی کر پرورش پانا۔
دودھ سے پرورش پانا۔
جو فاطمہ کے دودھ کی دھاروں سے ہے پلا
چھاتی پہ چڑھ کے کاٹوں گا اس شاہ کا گلا
(مراد امام حسین)

دودھ گوارا ہونا۔ (ار۔ ر)
ماں کا دودھ بیٹوں کے حق میں قابلِ بخشش ہونا۔
جس وقت سنیوں گی کہ سر ان دونوں نے وارا
اس وقت تمھیں ہوگا، مرا دودھ گوارا
(جناب زینب کا تخاطب بیٹوں سے)

دودھ گھٹ جانا۔ (ار۔ مح)
بچے کو دودھ پلانے والی ماں دودھ کم ہو جانا۔
تھا قحط آب، گھر میں شہِ حق شناس کے
بانو کا دودھ گھٹ گیا شدت سے پیاس کے

دودھ گھٹ جانا۔
گرمی یا کسی بیماری کے سبب، ماں کا دودھ کم ہو جاتا ہے یا دودھ کی پیدائش بند ہو جاتی ہے
گرمی کے سبب دودھ جو گھٹ جائے تو کیا ہو

دورکابہ۔ (ف)
(دیکھئے، تصویر) دو رکابوں والا گھوڑا۔
اسپ دورکابہ تہمراں دیو سا پیکر
سہراب سے پُر زور تو رستم سے قوی تر

دورنگی۔ (ار)
تلون مزاجی۔ غیر مستقل مزاجی۔
رنگ بدلنے کی صفت۔
کھلا یہ دورنگی سے برگِ حنا کی
یہ رنگ حسین اور وہ رنگ حسن ہے (س)

دوسرا۔ (ف)
دنیا و ما فیہا۔ عالم و عالمیان۔
طالب ہوں رضامندیِ ربِّ دوسرا کا
صد شکر کہ وقت آگیا وعدے کی وفا کا

دو شیر۔ (استعارہ) عون و محمد کی طرف اشارہ ہے
شور یہ چاروں طرف تھا کہ خبردار رہو
لشکر شاہ سے دو شیر برابر چھوٹے (س)

دو کمان۔
اللہ اللہ قربِ معراجِ رسول
دو کماں سے فرق ادنیٰ رہ گیا
اٹھ گئے مابین سے سارے حجاب
بس فقط آنکھوں کا پردا رہ گیا (س)

دو کرنا۔ (ار)
درمیان سے کاٹ دینا۔
جسم کاٹ کر دو حصے کر دینا۔
دو کرتی تھی ہر کس و ناکس کو وہ کج تھا
کس، ناکس، کس (صنعت تجنیس)

دو کم پچاس۔
(قدیم لوگ اس طرح بولتے ہیں)۔
کسی زمانے میں اس قسم کے اعداد اردو روزمرہ میں شامل تھے
اڑتالیس۔ (زبان و بیان)
بتیس سب سوار شہِ دیں کے پاس ہیں
اب رہ گئے پیادے، سو دو کم پچاس ہیں
(فوجِ حسینی)

دوکمان کا فرق ہونا۔ (دیکھیے، تلمیح)
جب آں حضرت صلعم معراج پر تشریف لے گئے تو آپ میں اور ذات باری تعالیٰ میں دوکمان کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

جبریل کو یارا نہ پہنچنے کا جہاں تھا
واں احمد[1] و محمود[2] میں فرق دوکماں تھا (امام حسین کا سراپا)

[1] آنحضرت صلعم [2] خداوند عالم مراد ہے

دوگانہ ادا کرنا۔ (ار۔ ع)
دو رکعت نماز فرض ادا کرنا۔
صبح کی فرض نماز دو رکعت ہے
معبود یگانہ کا ادا کرکے دوگانہ (صنعت تجنیس)

دونوں طرف سے مقدار ہونا۔ (ار۔ بول چال)
دادا، نانا دونوں طرف سے وارث ہونا۔
واقف ہیں سبھی حیدر و جعفر کے شرف سے
حق پوچھو تو مقدار ہیں ہم دونوں طرف سے
(علم کے لیے عون و محمد کی باہمی گفتگو۔ حیدر و جعفر دیکھیے تلمیح)

دوتی۔ (عم۔ صفت) دوگنی۔ دوہری۔
راقم کے ہاتھ میں ہوئی دوتی قلم کی شان (س)

دو ہاتھ پیر کے اٹھنا۔ (ار۔ ر)
دو ہاتھ کی برابر جسم کاٹ کر نکلنا۔
مولا کے ہاتھ میں ہوں کہ قبضے میں غیر کے
دشمن کے سر سے اٹھتی ہوں دو ہاتھ پیر کے

دو ہو جانا۔ (ار۔ ر) ٹوٹ جانا۔ کٹ جانا۔
باقی تھا جو کچھ گرز وہ دو ہو گیا آخر
فتنہ جو اٹھا تھا وہ فرو ہو گیا آخر

دودِ آہ۔ (ف) آہوں کا دھواں۔
کالے علم نشان سیہ کاری سیاہ
گویا زمیں کے سینے سے اٹھتا تھا دودِ آہ

دورِ قمر۔ (ف۔ ع۔ مرکب)
چاند کی گردش۔ چلنا۔ گھومنا۔
خورشید درخشاں امامت ہے سفر میں
گردش اُسے آتی ہے نظر دورِ قمر میں

دور کرو۔ (ار۔ ر) خیال چھوڑ دو۔
حضرت نے کہا پانی کا ملنا تو ہے دشوار
اب دور کرو، خور سے کیا تم کو سروکار

دور نہ ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) عین ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے۔
تکلیف کسی کی شہ کو منظور نہیں
جنّت کی ہوا آئے تو کچھ دور نہیں (ر)

دور نہ ہونا۔ (ار۔ ر) عین ممکن ہونا۔
کفار ہیں وہ، بے ادبی اُن سے نہیں دور
ہے آل محمدؐ کی تباہی انھیں منظور

دور نہ ہونا۔ (ار۔ ع)
تعجب نہ ہونا۔ حیرانی اور تعجب کی بات نہ ہونا۔ بعید از قیاس نہ ہونا۔
راحت مری، امّت ہی کو منظور نہیں ہے
مٹّی بھی نہ دیں مجھ کو تو کچھ دور نہیں ہے

دور ہو۔ (کلمہ تنفّر۔ ار۔ روزمرہ) مرے سامنے سے چلا جا۔ لعنت ہے تجھ پر۔ تف ہے تجھ پر۔
حُر نے کہا کہ دور ہو اے دشمن خدا
تو مفتری کے ساتھ ہے میں مقتدا کیا تھا (س)

دور ہونا۔ (ار۔ ع) حکومت ہونا۔ قبضہ ہونا۔
حاکم ہیں آج زہر فلک ہے ہمارا دور
سر کاٹ لیں گے صلح کا ہوگا اگر نہ طور
(ابن سعد کہہ رہا ہے)

دَور ہونا۔ (ار۔ ع) حکومت ہونا۔ عہد ہونا۔
دوران کا ہے کچھ جن کو مروّت نہیں اصلا

دَوَر ہونا ۔ (ار ۔ ر)
حکومت ہونا ۔ دور دورہ ہونا ۔ زمانہ ہونا ۔
حاکم ہیں کہ ہے دور ہمارا تہِ افلاک

دوری نہ ہونا ۔ فاصلہ نہ ہونا ۔ دیر نہ ہونا ۔
دوری نہیں کچھ عمر سفر ہوتی ہے کوتاہ
ہمت ہو تو کٹ جاتی ہے نرمی سے کڑی راہ

دوری ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) قربت نہ رہنا ۔ بُعد ہونا ۔ علیحدگی ہونا ۔ دور چلانا ۔
دوری ہوئی اس گھر سے بس اب دل کو یقیں ہے
قربانیِ شبیر کا ہنگام قریں ہے
(یہاں گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے)

دوڑا جانا ۔ (دوڑا گیا) (ار ۔ روزمرہ)
بھاگا ہوا جانا ۔ بھاگ کر جانا ۔ الٹے پاؤں بھاگنا ۔ گھبرا کر دوڑنا ۔
دوڑا گیا اور گود میں بچے کو اٹھا کر
لایا تو اسے چھوڑ دیا ماں کے برابر

دوڑیں کرنا ۔ (قانونی ۔ اصطلاح)
دَرِش کرنا ۔ حکومت کے سپاہیوں کا چھاپہ مارنا
ٹوٹا ہے فلک ظلم کا مومن کے سروں پر
جب دیکھیے ، دوڑیں چلی آتی ہیں گھروں پر

دولت بچھڑ جانا ۔ (ار ۔ مح)
زندگی کا سرمایہ نکل جانا ۔
طاقت تھی جس سے دل کو وہ دولت بچھڑ گئی
میں تو یہ جانتا ہوں کہ دنیا اجڑ گئی
(تغزل)

دولت مٹنا ۔ (ار ۔ ر) استعارہ
خاندان تباہ ہونا ۔ کنبہ قتل ہو جانا ۔
دولت مٹے گی یاں کہ دگا رگی
بھیّا یہی جگہ ہے تمہارے مزار کی

دولت ہاتھ سے کھونا ۔ (ار ۔ مح)
(بیٹے کا دولت سے استعارہ کیا ہے)
تمام مال و متاع نکل جانا ۔ برباد کر دینا ۔
اک عمر کی دولت تھی ، جسے ہاتھ سے کھویا
ہر وقت رہا میں تری خوشنودی کا جویا

دولھا کا دلہن کو لینے آنا ۔
دولھا جب دلھن کے گھر میں اندر آتا ہے تو کوئی عورت ندا دیتی ہے کہ دولھا آرہا ہے جس کو چھپنا ہے پردہ کر لو ۔
چھپ جائے جس سے دور کا ناتا ہو صاحبو
دولھا دلھن کے لینے کو آتا ہے صاحبو!

دونگڑے ۔ (ہ ۔ اسم مذکر)
مجروح جو بھاگے تھے اُدھر فوج عدو کے
جنگل کی طرف دونگڑے پڑتے تھے لہو کے

د ۔ ہ

دِہ ۔ (ف) گاؤں ۔ دیہات ۔ قریہ ۔
فخر اس کا ہے ، رخ آپ کا جس دہ کی طرف ہو
عزت ہو جو مُردوں کی تو زندوں کا شرف ہو

دہاں ۔ (ف) دہن ۔ منہ ۔
دکھلا دے فیض چشمۂ کوثر دہاں پاک

دہائی ۔ (ہ) فریاد ۔ نام لے کے رونا ۔
تھاما کلیجہ تھم کے ، سنا جب دہائی کو
سمجھا کہ رو رہی ہے بہن اپنے بھائی کو
فریاد ۔ نالہ و بکا ۔
غل تھا کہ تلاطم کا دہائی کا دن آیا
زہرا کے بھرے گھر کی صفائی کا دن آیا

دہر کا غمکدہ ۔ (استعارہ) دنیا کو غمکدہ کہا ہے
اس غمکدے میں دہر کے شادی کہاں مگر
یاں اُس بنے پہ ٹوٹ پڑے لاکھ اہل شہر

دہشت ہونا۔ (ار) وسوسہ ہونا۔ ڈر ہونا۔

دیں جا تک ہے غصّے کو نہ گر ضبط کروں میں
دہشت مجھے اس کی ہے کہ کافر نہ مروں میں

دہکنا۔ (ہ -) جلنا۔ گرم ہونا۔

تپ غم سے بدن سجّاد کا ایسا دہکتا ہے (س)

دَہل جانا۔ (ار - ع) سہم جانا۔ ڈر جانا۔

دَہلنا، ایسے موقعوں پر مستعمل ہے جو ڈرنے سے زیادہ؟
جب خوف طاری ہو اور دل پر بھی اس خوف کا اثر ہو۔

شیر نعروں سے دَہل جاتے تھے صولت ایسی
اسد اللہ کی تصویر تھے، صورت ایسی

دُہل۔ (ف) ڈھول۔ نقارہ۔

(دیکھیے، تصویر)

قرنا پھنکی سپاہ عدو میں بجا دُہل

دہم۔ (ف) مہینے کی دسویں تاریخ۔

اس عشرۂ محرم میں نہ ہوئیں گے بہن ہم
تاریخ سفر ہے، دہم ماہ محرم

دہن سے پھول جھڑنا۔ (ار - مح)

تقریر میں فصاحت و بلاغت ہونا۔

کیا خلق حسن رکھتا تھا وہ صاحب توقیر
جھڑتے تھے عجب پھول دہن سے دم تقریر

دہن مار کا چھالا۔

سانپ کے منہ میں ایک چھالا ہوتا ہے جس کے اندر زہر بھرا ہوتا ہے، جب وہ کاٹتا ہے تو وہ چھالا خود بخود ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا زہر اس کے دانتوں سے کاٹے ہوئے زخم میں بھر جاتا ہے۔ اسی سے "کاٹا ہوا" مر جاتا ہے۔

دانتوں کی کبودی دہن مار کا چھالا
قد دیو کے قامت کی بلندی میں دوبالا

(مدرج بالنظم)

دہن میں بدبو ہونا۔

منہ سے بدبو نکلنا

فاسد تھی ہوا رن کی، یہ بدبو تھی دہن میں

د - ھ

دھار چھٹنا۔ (ار - مح)

بہنا۔ دھار بن کر نکلنا۔

رگ رگ سے حُر کی چھٹنے لگی جب لہو کی دھار
غش میں جھکا وہ گھوڑے کی گردن پہ ایک بار (حُر)

دھار چھوٹنا۔ (ار - مح)

تیزی کے ساتھ بہنا۔

اک تیر رنگ کے مشک پہ گزرا جگر کے پار
پانی کے ساتھ سینے سے چھوٹی لہو کی دھار

دھاک ہونا۔ (ار - مح)

رعب ہونا۔ دبدبہ ہونا۔

وہ شیر ہو کہ دھاک ہے ساری خدائی میں
دیکھو، کوئی تمہارے سوا ہے ترائی میں

دھانوں کو پانی ملنا۔ (ار - فقرہ)

(نئی تشبیہ اور مثال)

دھان کا پودا بغیر پانی سے خوب سیراب ہوئے ابھر نہیں سکتا۔ بخلاف اس کے، دوسرے درخت اور اناج بغیر پانی کے کچھ نہ کچھ اگ سکتے ہیں لیکن دھان کے کھیت میں ہر وقت پانی بھرا رہنا ضروری ہے اس لیے انیس نے اس کی مثال دی ہے۔

جان آگئی، جس وقت بجھی تشنہ دہانی
گویا کہ ملا سوکھے ہوئے دھانوں کو پانی

دھاوا۔ (ہ) یک لخت سفر۔ یک لخت حملہ۔

اُڑتے اسے دیکھا ہے یہ جیتے نہیں دیکھا
سو کوس کے دھاوے میں بھی تھکتے نہیں دیکھا

دھرا ہونا ۔ (ہ + ار ۔ ر)
رکھا ہونا ۔ جلوہ گر ہونا ۔
وہ ریش پاک اور رخ سردار انبیا
گویا دھرا تھا رحل پہ قرآں کھلا ہوا
(نعت سرور کائنات صلعم)

دھری ہونا ۔ (ہ) رکھی ہونا ۔ لگی ہونا ۔
خوشبوئے گلستان ارم اس میں بھری ہے
گویا ورق زر پہ کلی گل کی دھری ہے

دھڑکا ۔ (ہ) ڈر ۔ خوف (دل دھڑکنا)
بیکس پھپھی کو گھر میں تمہارا ہے انتظار
دھڑکے سے ماں کے دل کو نہیں ایکدم قرار

دھڑکا لگنا ۔ (ار ۔ مح)
خیال ہونا ۔ فکر ہونا ۔ ڈر ہونا ۔
کبھی بھائی کا الم تھا، کبھی بیٹے کا خیال
کبھی دھڑکا تھا کہ لاشیں نہ کہیں ہوں پامال

دھڑکا ہونا ۔ (ار ۔ ر)
خطرہ ہونا ۔ دل دھڑ دھڑ لرزنا ۔ خوف ہونا
دھڑکا تھا کہ دہشت سے نہ جائیں کہیں جائیں
روتی تھی کوئی اور کوئی پڑھتی تھی دعائیں

دھڑکا ہونا ۔ ڈر ہونا ۔ شبہات پیدا ہونا ۔
دھڑکا ہے کہ جب ہوں گے عیاں موت کے آثار
قبلے کی طرف کون کرے گا رخ بیمار

دھڑکا ہونا ۔ ڈر ہونا ۔ خوف ہونا ۔ وسوسہ ستانا ۔
ڈوبے تھے عرق میں اسد اللہ کے پیارے
دھڑکا تھا کہ لوں کسی بچے کو نہ مارے

دھنسنا ۔ (ہ) زبردستی داخل ہوجانا ۔
درآنا ۔ گھس جانا ۔
بیٹیاں بہوئیں علی کی ہوئیں سب بے چادر
جبکہ خیمے میں دھنسنے لوٹنے کو اعدائے حسین (س)

دھنسنا ۔ (ہ + ار ۔ ر) ۔
بیچ میں گھس جانا ۔
گھمسان میں جانا ۔
تیغوں میں دھنسو، چھاتیوں سے نیزوں کو ریلو
کوفے کو تہ تیغ کرو، شام کو لے لو
(جناب زینب اپنے بیٹوں کو شجاعت کی تلقین
کررہی ہیں)

دھنی ۔ (ہ ۔ صفت) ماہر ۔ تجربہ کار ۔
ہم سے زیادہ کون ہے تلوار کا دھنی
چلتے ہیں جنگ کے صورت شمشیر آہنی

دھنی ۔ (ہ) استاد
قبضے جوں کماں ہنر ناوک افگنی
جنگ آزما، ہنر بروغا تیغ کے دھنی

دھوپ اٹھانا ۔ (ار ۔ مح)
دھوپ کی تپش اور گرمی برداشت کرنا ۔
اس بزم میں دھوپ اٹھا کے آتے ہیں جو لوگ
ہنس کر طوبیٰ علی کہتے ہیں (ر)
(محاورہ)

دھوپ چھاؤں ۔ (ہ)
ا ۔ روشنی اور سایہ ۔
ایک کپڑے کا نام جو زرد تاروں سے بنایا جاتا ہے
اس کو جب مختلف رخوں سے دیکھتے ہیں تو رنگ
بھی مختلف نظر آتے ہیں ۔
جلوے دکھا رہی تھی ضیا ہاتھ پاؤں کی
اک چاندنی بچھی ہوئی تھی دھوپ چھاؤں کی

دھوپ زرد ہوجانا ۔ (ار ۔ مح) دھوپ کی گرمی اور تپش کم
ہوجانا ۔ دھوپ ٹھہر جانا ۔ دھوپ کا اثر کم ہوجانا ۔
یاں آکے دھوپ بھی زرد ہوجاتی ہے
آندھی آئے تو گرد ہوجاتی ہے (ر) سے تاریخی رباعیٔ

دھوپ میں حدّت ہونا۔ (ار۔ فقرہ)

دھوپ میں تپش اور جلن ہونا۔

یہ دھوپ میں حدّت تھی کہ جلتی تھیں نگاہیں

دھوپ میں ہونا۔ (ار۔ مح)

یہاں دھوپ میں ہونے سے مراد، دن رات دھوپ میں صعوبات سفر برداشت کرنا ہے۔

(دھوپ اور سایہ : صنعت تضاد)

جلّادوں سے یاں بھی کوئی دم چین نہ پایا
میں دھوپ میں ہوں جب سے اٹھا باپ کا سایا

دھوم ہونا۔ (ار۔ مح)

شور ہونا۔ شہرہ ہونا۔ ہنگامہ مچنا۔

ع : اس نے کہا میں واں سے چلا تھا، تو یہ بھی دھوم

دھواں اٹھنا۔ (استعارہ)

سینے سے آہ و فریاد نکلنا۔

تکلیف اور صدمے سے گرم گرم آہیں نکلنا۔

فرماتے تھے، سوزش ہے عجب داغ پسر میں
اٹھتا ہے دھواں، آگ بھڑکتی ہے جگر میں

دھواں اٹھنا۔ (ار۔ مح)

انتہائی گرمی کے سبب سانس بھی گرم گرم نکلنا۔
گرم گرم سانسیں نکلنا۔ آہیں نکلنا۔

اٹھتا تھا دھواں، دل سے نکل جاتی تھیں آہیں
(رنگ تغزل)

دھیان۔ خیال۔ محبّت۔

سجاد کہتے تھے رخ اکبر کے دھیان میں
دل کو برابر قبلہ نما اضطراب ہے (س)

دھیان میں لانا۔ (ار۔ مح)

اہمیت دینا۔

موجود تھیں نعمتیں برائے حیدر
دنیا کو نہ کچھ دھیان میں لائے حیدر (ر)

دھیان میں لانا۔ (ار۔ مح)

اہمیت دینا۔ نظر میں لانا۔

فرمایا، یہ کیا ہیں، جنھیں ہم دھیان میں لائیں
جاتے ہیں تو جائیں، ادھر آتے ہیں تو آئیں

دھیان نہ لانا۔ (ار۔ مح)

پرواہ نہ کرنا۔ خیال نہ کرنا۔

آئے نہ گر، تو دھیان نہ پردے کا لاؤں گی
خیمے سے نکل کے سپر ہونے آؤں گی

د۔ ی، ے

دیار۔ (ع) وطن۔ شہر

تیری طرح لٹے ہیں یہیں چھوڑ کر دیار

دیت۔ (ع) قصاص۔ خون کا بدلہ۔

خوں بھی اُسے حلال دیت بھی معاف تھی
کاٹا تھا سو گلوں کو، مگر پاک صاف تھی

دیدار دیکھنا۔ (ار) ایک نگاہ کر لینا۔

دیدار دیکھ لے تو مسافر روانہ ہو
(مسافر سے یہاں "مسافر عدم" مراد ہے)

دیدۂ بے نور۔ (ف)

نہ دیکھ سکنے والی آنکھیں۔ نابینا آنکھ۔

اختر بھی بنے مردمکِ دیدۂ پُرنور

دیدۂ خونبار۔ (ف) مرکب توصیفی

خون کے آنسو رونے والی آنکھیں۔

نکہ ہی شکر نکلتا تھا لہو کے بدلے
دہن زخم بدن، دیدۂ خونبار نہ تھے (س)

دے دے پٹکنا۔ (ار۔ مح)

ٹکرانا۔ کسی چیز سے ٹکر مارنا۔ کرب و درد کی بے چینی میں آدمی اپنے اعضا دے دے مارتا ہے

ہر اک بچہ وہ زنداں پہ سر دے دے پٹکتا ہے (س)

دیر نہ لگنا۔ (ار۔ ر) فوراً کام ہو جانا۔

گل ہونے میں شمعوں کے نہ لگتی تھی ذرا نہ دیر
کرتی تھی اندھیرے میں ہوا اور بھی اندھیر

دیکھ بھال کے۔ (ار۔ ر)

سوچ سمجھ کے۔ سنبھال سنبھال کے۔

ضیغم ہیں بیشۂ رشد ذوالجلال کے
کیجیو سناں کے وار ذرا دیکھ بھال کے

دیکھ بھال کے۔ (ار) سوچ سمجھ کے۔

بھاگے تھے خود اپنی بلا سر پہ ٹال کے
بھالے چھپے تھے امن کی جا دیکھ بھال کے

دیکھ کر رہ جانا۔ (ار۔ مح)

حسرت و یاس کی نظر کر کے صبر کر لینا۔

قلب تھرا گیا ہرگز نہ رہی ضبط کی تاب
دیکھ کر رہ گئے گردوں کو شہ عرش جناب

دیکھ لینا۔ (دیکھ لی) (ار۔ ر)

بار برداشت کر لینا۔ آزما لینا۔ تجربہ کر لینا۔

طوق کا بھی بوجھ اٹھایا، شکر ہے
بیڑیوں کی بھی گرانی دیکھ لی (س)

دیکھا نہ سنا۔ (ار۔ ر)

جب انتہا سے زیادہ تکالیف اور ظلم و ستم ہوتا ہے، یا کوئی نئی بات رونما ہوتی ہے۔ اس وقت عموماً عورتیں بولتی ہیں۔

دیکھا نہ سنا، یہ جو ستم آج ہے لوگو!
ناز وں کا پلا پانی کو محتاج ہے لوگو!

دیکھا نہیں۔ (ار۔ ر)

آج تک نہ ایسا ہوا، نہ سنا ہے، نہ دیکھا ہے۔

ہم اور خوف جاں سے لڑائی کو چھوڑ دیں
دیکھا نہیں کہ شیر ترائی کو چھوڑ دیں

دیکھنے کا۔ (ار۔ ر)

صرف دکھاوے کا۔ بیکار کا۔ جس کی کوئی اصل نہ ہو۔

گو بیلی ہے یہ، ہم تو سمجھتے ہیں اس کو مور
دیکھو گے، دیکھنے کا فقط ہے یہ زور شور

دیکھنے کو۔ (ار۔ ر) میسر ہونا ناممکن۔

خیمے میں ابن ساقی کوثر کے ہے غضب
جز اشک دیکھنے کو میسر نہ آب تھا

دیکھو۔ (کلمہ تنبیہ) یاد رکھو۔ سمجھ لو۔

دیکھو! فساد ہو گا، بڑھو گے اگر ادھر
شیروں کا یاں عمل ہے تمہیں کیا نہیں خبر

مصرع: دیکھو، کہے دیتی ہوں، خبردار، خبردار

یہ مصرعہ مکمل روزمرہ ہے
ماں اپنے بیٹوں سے کسی کام کے کرنے پر زور دینے کے لیے، یہی الفاظ کہتی ہے۔

دیکھو، کہے دیتی ہوں، خبردار خبردار!!
جیتے جو رہے، دودھ نہ بخشوں گی میں زنہار

دیکھو دیکھو۔ (ار۔ روزمرہ) تکرار کے ساتھ کہنے میں زیادہ ہوشیار کرنا مقصود ہے۔

اٹھو اٹھو یہ خواب غفلت کب تک
دیکھو دیکھو اجل کمین گاہ میں ہے (ر)

دیکھو تو یہ کیا ہوتا ہے۔ (ار۔ روزمرہ۔ زبان و بیان)

پھیر دیں آنکھیں جو اصغر نے، پکاریں بانو
دوڑو اے بیبیو، دیکھو تو یہ کیا ہوتا ہے (س)

دیکھوں۔ (ار۔ روزمرہ)

اب دیکھنا یہ ہے۔ اب قابل غور بات یہ ہے۔ اب سوچنا یہ ہے۔

اب راہ پہاڑوں کی بھی اصلا نہیں ملتی
دیکھوں تجھے ملتی ہے لحد یا نہیں ملتی

دیکھیں ۔ (ار ۔ کلمہ)

تنبیہ کے وقت بولتے ہیں ۔ ہم سمجھیں گے ۔ سمجھ لیں گے

دیکھیں، ہٹا تو دو، نہیں ہٹنے کے یاں سے ہم
برپا کریں گے اب تو یہیں خیمہ حرم
(قیامِ نہرِ فرات)

دَین ادا کرنا ۔ (ار ۔ مع) قرض پورا کرنا ۔

یہ کہہ کے خود سوار کیا نورِ عین کو
کس صبر سے ادا کیا خالق کے دَین کو

دَین ادا ہونا ۔ (ار ۔ مع)

قرض کی ادائیگی ہونا ۔ قرضہ ادا ہونا ۔

کٹ جائیں پیاسے حلق، ادا سر سے دَین ہو
اب سلسبیل پر کہیں پہنچیں تو چین ہو

سلسبیل : دیکھیے : تلمیح

دیو دیوانے ہو جانا ۔ دیو، جن بھی اپنے حواسوں میں نہ رہنا ۔

جب چمکی ہے یہ دیو بھی دیوانے ہوئے ہیں
(رجز)

دیوزاد ۔ (ف)

دیو کی اولاد ۔

قدآور ۔

فرمایا، جانِ عم! یہ بشر تھا کہ دیوزاد
ڈھایا ہے تم نے کفر کا گھر خانۂ عناد

دیوے ۔ (قدیم زبان ۔ دتی)

دے ۔

ادا جو آپ سے دیوے نہ دخترِ زہرا
برہنہ تیغ دکھا کر ڈراؤ زینب کو (س)

ردیف

ڈ

ڈ۔ ا

ڈار۔ (د) ہرنوں کی قطار۔

ﮯ یوں حملہ ور تھے تیغ زنوں کی قطار پر
جاتا ہے شیر جیسے غزالوں کی ڈار پر

ڈانڈ ڈانڈ پر آنا۔ (ف۔ رس) نیزے کا عموداً عمودی لڑنا۔

ع: ڈانڈ آئی ڈانڈ پر تو سناں سے لڑی سناں

ڈ۔ پ

ڈپٹنا۔ (ہ مص) ڈانٹنا۔ ذرا سخت آواز میں کہنا۔

ﮯ شبیر قریب آگئے گھوڑے کو ڈپٹ کے
شبدیز اُدھر سے اِدھر آتا تھا پلٹ کے
(شبدیز: دیکھیے تلمیح)

ڈ۔ ر

ڈرانی۔ (ہ) بھیانک۔ ڈراونی۔

ﮯ اجڑے ہوئے جنگل کی ڈرانی وہ صدائیں
تھراتا تھا کوئی، کوئی پڑھتا تھا دعائیں

(نوٹ:۔ "ڈرانی" سے جو خوف و ہراس کی زیادتی آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے، وہ بات ڈراؤنی میں نہیں۔)

ڈر سے زرد ہونا۔ (ار)
مارے ڈر کے پیلا پڑ جانا۔
خون خشک ہو جانا۔

ﮯ اس کثرت سپاہ پہ تو ڈر سے زرد ہے
تھوڑوں کا جو شریک ہو جا کر وہ مرد ہے (حر)

ڈر ہے تو یہ ڈر ہے۔ (ار۔ فقرہ)
صرف اسی بات کا خوف ہے۔

ﮯ تکرار نہ کچھ ہو، مجھے ڈر ہے تو یہ ڈر ہے
شب سے پسر سعد کے آنے کی خبر ہے

ڈریڑے۔ (ہ) پانی کا بڑے زور سے گرنا اور بہنا۔

ع: بوچھار ہے سروں کی ڈریڑے لہو کے ہیں

ڈ۔ س

ڈس لینا۔ (ہ۔ ار) کاٹ لینا۔
ناگن کی مناسبت سے ڈسنا نظم کیا گیا ہے۔
ناگن (استعارہ، تیغ کے لیے)

ﮯ جس طرف آئی وہ ناگن اُسے ڈستے دیکھا
منہ سروں کا صفِ دشمن میں برستے دیکھا
(ناگن کا ڈسنا۔ تلوار کا کاٹنا)

ڈسنا۔ (ہ) کاٹنا۔
خصوصیت سے سانپ کے کاٹنے کے لیے "ڈسنا" بولتے ہیں۔
ع: ناگن کی طرح فوج کو ڈستی چلی گئی (تلوار)

ڈ۔ک

ڈکارنا۔ (ار)
شیر کے بولنے کی آواز۔ شیر کا بولنا۔
ع: نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

ڈ۔گ

ڈگنا۔ (پاؤں ڈگنا) (ہ)
لغزش آجانا۔ لرزنا۔ لڑکھڑانا۔ متزلزل ہوجانا۔
خوف و دہشت یا مصیبت و تکلیف کو برداشت نہ کرسکنا۔
ء بے وارثوں کا وارث و والی الاہ ہے
دیکھو ڈگیں نہ پاؤں کہ مشکل یہ راہ ہے
ڈگنا۔
ء پھر راہ میں کس طرح ڈگے پاؤں کسی کا
جب قافلہ سالار نواسا ہو نبی کا

ڈ۔ن

ڈنکا۔ (ہ۔ اسم مذکر) دیکھیے، تصویر)
وہ موگری جس سے نقارہ بجایا جاتا ہے
ع: ڈنکے کی دہشت ظلم سے کوسوں صدا گئی
ڈنکا بجنا۔ (ار۔ ع)
شہرت ہونا۔ چار دانگ میں مشہور ہونا۔
ڈنکا بجے جہاں میں نہ کیوں دم بدم مرا
ہے مصر کے میں رستم و دستاں قلم مرا

ڈنکہ ہونا۔ (ار)
شہرت ہونا۔ رعب و داب ہونا۔
ع: حیدر کی ذوالفقار کا ڈنکہ کہاں نہ تھا
ڈنکے پر چوب لگنا۔ (فو۔ مح)
آغازِ جنگ کا اعلان ہونا۔
سپاہیوں کو جنگ کے لیے متنبہ کرنے کا اشارہ
ء آغاز تھا ذکر شرفِ حضرتِ شبیر
ڈنکے پہ ادھر چوب لگی، چلنے لگے تیر

ڈ۔و

ڈوب کر نکلنا۔ (ار۔ ر)
فوجوں کے ہجوم کے اندر سے باہر آنا۔
ء یوں ڈوب کر نکلتا تھا وہ آسماں مقام
ظاہر ہو جیسے ابر میں چھپ کر مہِ تمام
ڈوب کے نکلنا۔ (ار۔ ع)
غوطہ کھا کر ابھرنا۔ گہرائی میں جا کر باہر آنا،
(تلوار کے لیے) راکب، مرکب کاٹ کر زمین میں دو بالشت دھنس کر باہر نکلے۔
ء ٹھہرے نہ کہیں زیں سے جوشن کے نکلے
ڈو تین وجب خاک میں پھل ڈوب کے نکلے
(تلوار کے متعلق)
ڈوب ہونا۔ (ار۔ ر)
نرغے میں ہونا چھپے ہونا۔ درمیان میں ہونا۔
ء ڈوبے ہوئے تھے شام کے بادل میں وہ دو ماہ
پردے سے کھڑی تکتی تھی زینب سوئے جنگاہ
ڈورے کھلے ہونا۔ آمادۂ جنگ ہونا،
ڈورے (دیکھیے، تصویر)
ء مثل علی ہیں جنگ و جدل پہ تلے ہوئے
دونوں کے نیچوں کے ڈورے کھلے ہوئے

ڈ ۔ ڈھ

ڈھارس ۔ (ہ)

سہارا ۔ اطمینان ۔ سکون ۔

ڈھارس تھی بڑی آپ کی یا سید ذیجاہ
چھوڑا مجھے جنگل میں یہ کیا قہر کیا آہ

ڈھال ۔ (ہ)

سپر کی وسعت کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

زہ ڈھال کہ جو سینۂ رستم کو چھپالے
تلوار کا منھ ایسا کہ فولاد کو کھالے

(مدح بالضم)

ڈھال ۔ (ہ) سپر ۔

پیدل ۔ فوج کے وہ سپاہی جو پاپیادہ ہوں ۔
کماندار (ف) تیر کمان سے لڑنے والے ۔
ترکش ۔
سوفار ۔

کبھی ڈھالوں پہ گری اور کبھی تلواروں پر
پیدلوں پر کبھی آئی کبھی اسواروں پر
کبھی ترکش پہ رکھا منھ، کبھی سوفاروں پر
کبھی سر کاٹ کے آپہنچی کمانداروں پر

ڈھالوں کے پھول ۔ استعارہ ۔

۱۔ ڈھالیں جب بلند ہوئیں تو ان پر بنے ہوئے چمکدار پھول چمکنے لگے ۔
۲۔ سپر پہ تلوار کی ضرب لگنے سے چنگاریاں نکلتی ہیں ان چنگاریوں کو بھی پھول کہتے ہیں ۔

پھول ڈھالوں کے چمکنے لگے، تلواروں کے پھل
مرنے والوں کو نظر آنے لگی شکل اجل

ڈھالیں روکنا ۔ (ا ر ۔ مح)

دھوپ سے بچنے کے لیے سپر، چہرے کے سامنے کرلینا ۔

چہروں پہ علی جوانان علی رو کے تھے ڈھالیں
توڑ دیتی تھیں نیزوں کی چمکتی ہوئی بھالیں

ڈھانپنا ۔ (ہ) ڈھکنا ۔ ڈھانپ لینا ۔ بند کرنا ۔

گھر اپنا اجاڑ کر بسایا تجھ کو
ڈھانپا جو کفن سے منھ، دکھایا تجھ کو (ر)

ڈھانپنا ۔

مح : کرتوں سے منھ کو ڈھانپ کے بچے بھی روتے ہیں

ڈھنپ جانا ۔ (ہ ۔ بول چال)

چھپ جانا ۔ ڈھک جانا ۔ نیچے آجانا ۔ (کفارہ ہوجانا)

علی کی قبر کے زوار پاک دامن ہیں
گناہ ڈھنپ گئے جب اوڑھ لی ادائے کفن (س)

ڈھنگ بگڑنا ۔ (ف ۔ رص) داؤں کا توڑ نہ سکنا ۔ داؤں خالی جانا ۔ رنگ دگرگوں ہونا ۔

قاسم نے زور سے جوانی پر رکھی آنی
بگڑا جو ڈھنگ جان پہ ظالم کے آبنی

ڈھونڈ کر لے آنا ۔ عورتوں کے بین میں یہ جملہ بھی شامل ہے بچے کے بچھڑنے پر روتے وقت یہ جملہ بھی زبان سے بے اختیاری میں نکلتا ہے ۔

چلاتی ہے برسا کے لہو دیدۂ تر سے
بچے میں تجھے ڈھونڈ کے لے آؤں کدھر سے

پہلو میں تری پاتی ہوں خوشبو نہیں صغرا
افسوس کے سب ساتھ ہیں پر تو نہیں صغرا

ڈھیر ہونا ۔ (ا ر ۔ مح) مرجانا ۔ بے جان ہوجانا ۔

ٹکڑے ہے بدن کشتۂ شمشیر ہیں اکبر
دیکھو گی کسے خاک پہ اب ڈھیر ہیں اکبر

ردیف

ذ

ذ - ا

ذات الرّفاع - (ع)

صاحب رفعت - اعلیٰ وارفع -

میں نور چشم ناتج ذات الرفاع ہوں
پایا مرا رفیع ہے عرش ارتفاع ہوں (رجز)

ذالک (غیر ذالک) (ع - ضمیر بعید)

اُن - وہ (دے)

(اپنوں کے علاوہ دوسرے)

اپنوں کا گنہ، نہ غیر ذالک کا ہے
کیوں سعی نہ کی قصور سالک کا ہے

(اختیارات الٰہی - ر)

ذائقہ چکھنا - (ا ر - ع)

ہم کنار ہونا - مزہ چکھنا -

موت آنا -

چکھے گی آہ، ذائقۂ موت ہر زباں
تھا گنج شائگاں کہ ہوا رائگاں

(شائیگاں! دیکھیے ردیف)

ذ - ب

ذبیح ماریہ ونینوا -

ذبیح (ع) ذبح کیا ہوا - مقتول -

(ماریہ ونینوا - دیکھیے، تلمیح - کربلا کے نام)

ع : ہے ہے ذبیح ماریہ ونینوا حسین

ذ - خ

ذخیرہ - (ع) مجموعہ - خزانہ - مخزن -

حق جن کا ہے جامع وہ ذخیرہ ہیں تو ہم ہیں
افضل ہیں تو ہم، عالم و دانا ہیں تو ہم ہیں (س)

ذ - ر

ذرّہ - بالکل - ذرا سا - قطعی - ذرّہ برابر -

ذرّہ نہ مہر و ماہ میں اور اُن میں فرق تھا
اک اک جوان حُسن کے دریا میں غرق تھا

ذرہ نوازی - (ف - ا ر - ر)

نوازش - کرم - مہربانی -

ع : اے آفتاب! ذرہ نوازی ہے اب ضرور

ذرّے ۔ (ار۔ جمع) زمین کے چمکتے ہوئے ذرّے

ع حیرت سے حاملانِ فلک ان کو تکتے ہیں
ذرّے ہیں زمیں پہ ستارے چمکتے ہیں

ذرّے کو آفتاب سمجھنا ۔ (ار۔ مح)
ہر ایک کی عزت کرنا۔ ہر چھوٹے بڑے کو باعزت جاننا

ع کبھی برا نہیں جانا کسی کو اپنے سوا
ہر ایک ذرّے کو ہم آفتاب سمجھے ہیں (س)

ذرّے کو انجم کرنا ۔ (ار) استعارہ۔
زبان و بیان سے ادنیٰ شے کو اعلیٰ بنا دینا۔

ع ماہ کو مہر کروں ذرّے کو انجم کردوں
گنگ کو ماہرِ اندازِ تکلم کردوں

(ع) امّت۔ اولاد۔

ع ناناتو دیا اشرف ذرّیت آدم
بابا شہ مرداں سا دیا، فخرِ دو عالم

ذ ۔ ک

ذکر رہنا ۔ (ار۔ روزمرہ)
آئندہ کے لئے ہر ایک کا کہتے رہنا۔

ع: یہ ذکر رہے، فرض ادا کرکے قضا کی
ادا قضا۔ (صنعت تضاد)

ذ ۔ و

ذوالجلال ۔ (ع۔ اسم صفت)
صفت باری تعالیٰ۔
جاہ و جلال والا۔ رعب داب والا۔

ع: فرمایا شہ نے حافظ و حامی ہے ذوالجلال

ذوالجناح ۔ (ع)
آں حضرت صلعم کا گھوڑا۔ (دیکھیے۔ تلمیح)

ع: یہ سُن کے ذوالجناح تو روتا تھا یار بار

ذوالفضل ۔ (ع۔ صفت)
افضال و کرم والا۔

ع: اے خالق ذوالفضل و کرم، رحمت کر (دعا۔ ر)

ذوالاکرام ۔ (ع۔ صفت)
باعزت۔ بزرگ۔

ع: غلماں ہیں غلاماں شہنشاہ ذوالاکرام

ذوالمن ۔ (ع۔ کلمہ)
بزرگ۔ برتر و اعلیٰ۔

ع: پیری پہ مری رحم کر اے خالق ذوالمن

ذوالمتن ۔ (ع)
احسانات کرنے والا۔ مراد خداوند عالم۔

(۱) اُڑھا نپے اس کو چادرِ رحمت سے ذوالمنن

ذوالمنن ۔ (ع) مراد، خداوند عالم۔

(۲) کہا حال زچی نے سر جھکا کر
یونہی مرضی حضرت ذوالمنن ہے (س)

ذوی القدر ۔ (ع) کلمۂ عربی۔ باعزت۔ معزز۔

ع کیا بیکس و مظلوم ذوی القدر ہوئے ہیں
امّت میں محمدؐ کے عجب غدر ہوئے ہیں

(غدر: دیکھیے، ردیف میں)

ذ ۔ ہ

ذہن رسا ۔ (ف۔ صفت)
ذہانت۔ دانائی۔ فراست۔

کرتا ہے دم میں ذہن رسا، تنو جگہ قصور
قصرِ ثنائے آلِ محمدؐ بہت ہے دُور

ذ ۔ ی

ذیجاہ ۔ (ف) بزرگ۔ بڑے مرتبے والا۔ جاہ و مرتبہ والا۔

ع: جھنجلائے ہوئے مسلم ذیجاہ کے دلدار

ذی قدر۔ (ع)
مرتبہ والا۔ با عزت و توقیر۔
ع : ذی قدر برادر، مرے ذی شان برادر
(علی اکبر)

ذی کمال۔ (ع)
صاحب فن۔
ع : کیا آزمودہ کار تھی، کیا ذی کمال تھی
(تلوار)

ذی مرتبہ۔ (ف) اعلیٰ مراتب والے۔
ہ "ذی مرتبہ" سیدانیوں کے گود کے پالے
غنچہ تھا وہ سب، اکبر مہرو کے حوالے
(بچّوں کا گروہ)

ذی ہوش ہونا۔ (ار)
عقلمند ہونا۔ سمجھدار ہونا۔
ہ ذی ہوش تھا، سمجھ کے خطا و صواب کو
تھا ماسوا روش نبی کی رکاب کو (حُر)

ردیف

ر

ر ۔ الف

رات بسے کا رستہ ۔ (ار ۔ ر)

ایک رات کی منزل ۔ رات بھر کا راستہ ۔

ع : راستہ ہے یاں سے رات بسے کا بخت کو جا

رات پہاڑ ہونا (ار ۔ م) طولانی راتیں ہونا ۔ سخت راتیں ہونا

ے راتیں پہاڑ سی ہیں برادر کا دھیان ہے
اب آج ہم ہیں اور اکیلا مکان ہے

رات تڑپنے میں کٹنا ۔ (ار م)

رات انتہائی بے چینی سے گزرنا ۔

ے بیکل ہوں طبیعت مری جینے سے ہٹی ہے
آقا، مجھے یہ رات تڑپنے میں کٹی ہے

راتیں نہ ہونا ۔ (ار ۔ م)

تاریکی نہ آنا ۔ اندھیرا نہ چھانا ۔ تاریک نہ ہونا ۔

ع شمع پہ تھا یہ نور کہ ہوئی تھیں نہ راتیں ۔

راج لُٹ جانا (ار ۔ م) تخت اُلٹ جانا ۔ سرتاج مارا جانا ۔ بیوہ ہو جانا ۔ لاوارث ہو جانا ۔

ے مرجاؤنگی میں ساتھ جو وارث چھُٹ گیا ۔
آگے قدم بڑھا تو مرا راج لُٹ گیا ۔

راج ۔ (ع) خوشبو

صدیوں میں علاج دل مجروح یہی ہے (بیٹا)
ریحاں ہے یہی، راج یہی، لروح یہی ہے ۔

راحت دل ۔ (رضاقت توصیفی)

آرام و آسائش کی کیفیت

جذبۂ آسائش

غم چھا گیا ۔ راحت دل، عالم سے ہوئی دور
تصویر الم بن گئی جنت میں ہر ایک حور

راحت بنا ۔ (ار ۔ ر)

راحت و آرام کے اسباب

تپ کیا مجھے آئی کہ پیام اجل آیا ۔
ہے ہے مری راحت کی بنا میں خلل آیا ۔

(تپ ۔ لکھنؤ مذکر ۔ دلّی مونث)

راحت میسر ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

آرام ملنا ۔ آرام ملنا ۔

کعبے میں بھی مولا نہ میسر ہوئی راحت ۔

راحلہ ۔ (ع) سواری کا اونٹ

طاقت گزار، نیک عقیدت، وفا شعار
نہ راحلہ، نہ زاد نہ ہمدم نہ غمگسار

راحلہ (ع)

سفر کے راستے کا سامان

(کھانا پینا اور دوسرا سامان)

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ و زاد
جاتی نہیں افسردگی خاطر نا شاد

راحم۔ (ع)

رحم کرنے والا۔ (خداوند عالم)

ہم ہیں ترے محبوب کے پیارے کے مددگار (دعا)
کر رحم، کہ ہے ذات تری "راحم و غفار"

راز نہانی۔ (ف)

منجانب اللہ اسرار۔ بھید۔

واقف نہیں تو اس سے، یہ ہے راز نہانی۔
سہنی ہے ہمیں بھی کئی دن تشنہ دہانی

راس کام آنا۔ (ار)

سیکھا ہوا عمل میں آجانا

کام آئے کیوں نہ راس، جو استاد پاس ہو

راضیہ۔ (ع۔ مؤنث)

خوش۔ شاد۔ احکامات الٰہی کی پابند۔
مرضی خدا سے خوش ہونے والی

ہیں روشنی عرش خدا آپ کی مادر
صدیقہ و راضیہ و مرضیہ و اطہر

جناب سیدہ مراد ہیں۔

راکع۔ (ع) رکوع کرنے والے۔ غازی

سب ساجد و راکع تھے شہنشاہ کے ہمراہ
تاباں تھے بہتر مہ نو، ماہ کے ہمراہ

(مہ نو، سے انصاران حسین ماہ سے امام حسین مراد ہیں)

(ستارہ)

رانڈ۔ (عم۔ عو۔ ہ) جس کا شوہر مرگیا ہو۔ بیوہ

سہتے ہیں یوں جہاں میں جفا رانڈ ہونے میں۔

رانڈ ہونا۔

بیوہ ہو جانا۔ بغیر شوہر کے رہ جانا۔

ہوں رانڈ ہم سی لاکھ کنیزیں اگر تو کیا۔

راہ سے بھٹک کر رہ جانا۔

راستہ بھول کر قافلہ سے پیچھے رہ جانا

ـــہ

بھٹک کر راہ سے پیچھے کہیں نہ رہ جاؤ
اٹھو انیس اٹھو کارواں روانہ ہوا (س)

راہ پر

میر انیس عموماً ایسے محل پر "راہ میں"
نظم کرتے ہیں لیکن یہاں "راہ پر" نظم کیا ہے

خدا کے لئے۔ خدا کے واسطے
مال کیا ہے۔ گر کوئی مانگے تو ہم
جان دیتے ہیں خدا کی راہ پر

راہ پر آنا (ار۔ ع)

نیکی کے راستے پر لگنا۔
ایمان قبول کرنا۔

مدتوں حر یونہی بھٹکا پھرا
مل گئی جنت جب آیا راہ پر (س)

راہ پر آنا۔ (ار۔ ر)

نیک ہو جانا۔ راہ راست پر لگ جانا

(وفادار ہونا)

فرمایا، کہ ہے مکر و شر آیا ہے بلالو
گمراہ تھا، اب راہ پہ آیا ہے بلالو

راہ پُر قلَب (ف۔ ع۔ مرکب)

خطرناک راستہ۔ خوفناک راستہ
پُر خطر راہ۔

کی عرض طرماح نے "اے فاطمہ کے ماہ
ہاں راہ ہے پُر قلب، میں اس سے ہوں آگاہ

راہ تکنا۔ (ار۔مع)
منتظر رہنا۔ انتظار کرنا۔
شہ دیں دیکھتے ہیں شوقِ حُر میں یوں سوئے میداں (س)
کہ جیسے کوئی آنے کی کسی کے راہ تکتا ہے

راہ درپیش ہونا۔ (ار۔مع)
مصائب و مشکلات کا سامنا ہونا
تکالیف کا پیش نظر ہونا
درپیش ہے وہ راہ، کہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔
بے کنج لحد اب میں کہیں رہ نہیں سکتا۔

راہ درپیش ہونا۔ مسئلہ سامنے ہونا۔ سامنا ہونا
کیا کیا نہ ستم سہہ کے وہ دغا سے گیا آہ
درپیش ہمیں بھی کوئی دن میں ہے یہی راہ

راہ روکنا۔ (ار۔مع)
سدِ باب کرنا۔ مناہی کرنا۔
وہ نہر، جس کو خلق میں جاری کرے اللہ
روکی ہے تم نے ظلم کی تیغوں سے اس کی راہ

راہ رکھنا۔ (ار۔مع)
۱۔ حاجت رکھنا۔
۲۔ تعلق رکھنا۔ (۳) پیش نگاہ رکھنا۔
کب شاہ و گدا سے راہ رکھتا ہوں
تیری ہی طرف نگاہ رکھتا ہوں (دعائیہ۔ر)

راہ سفر۔ (ار)
مرنے کا راستہ۔ مرنے کا ذریعہ
یہ گرز، مثل راہ سفر ہے ترے لئے
دست اجل ترا، یہ بہتر ہے ترے لئے

راہ سے ماہر ہونا۔ (ار۔ بول چال)
راستوں کی پیچیدگیوں سے واقف ہونا
جنگل سے نہ واقف، نہ کوئی راہ سے ماہر
غل تھا کہ بس اب عمر کی مدت ہوئی آخر

راہ ضلالت۔ (ع + ف مرکب) گمراہی۔
قسمت نے اس کو راہ ضلالت سے دی نجات
بے فضل حق کسی کو نہیں سوجھتی یہ بات
(امام حسین اور حُر)

راہ کاٹنا۔ (ار۔مع)
سفر طے کرنا۔
گھیرے ہے فوج حُر، شہ عالم پناہ کو
کاٹا ہے سختیوں سے پہاڑوں کی راہ کو

راہ کٹ جانا۔ (ار۔مع)
منزل طے ہو جانا۔
دوری نہیں کچھ، عمر سفر ہوتی ہے کوتاہ۔
ہمت ہو تو کٹ جاتی ہے نرمی سے کڑی راہ۔

راہ کٹنا۔ (ار۔مع)
راستہ گزرنا۔ راستہ طے ہونا
مشہور یہ ہے عمر سفر ہوئی ہے کوتاہ
پر کٹتی تھی حضرت پہ عجب رنج سے وہ راہ

راہ کرنا۔ (ار۔ر)
جگہ بنانا۔ گنجائش پیدا کرنا۔
ہمدردی پیدا کرنا۔
عزت دو چند کیوں نہ ہو اس خیر خواہ کی
تو نے تو دل میں فاطمہ زہرا کے راہ کی (حُر)

راہ گیر ہونا۔ (ار)
سفر کرنا۔ راستہ چلنا۔
شب کو کہیں اُترے تو سحر کو ہوئے راہ گیر
جلدی تھی کہ ہو جائے شہادت میں نہ تاخیر

راہ لینا۔ (ار۔مع)
راستہ پر لگ جانا۔ راستہ اختیار کرنا۔
نکل کے فوج سے حُر نے کہا کہ او غافل
جناح کی راہ علی کے غلام لیتے ہیں (س)

راہ لینا۔ (ار۔ مح)

چلا جانا۔ راستہ اختیار۔

فرمایا کہ لو راہ بس اب ملک عدم کی

راہ محبت میں مرنے والا زندہ ہے۔ (ار۔ فقرہ)

(تغزل) (مسئلہ تصوف)

زندہ ہے وہی راہ محبت میں جو مر جائے

(راہ الٰہی یا محبت خدا میں جو مر گیا، وہ زندۂ جاوید ہے۔)

نفر

راہ نہ ملنا۔ (ار۔ مح)

ہر طرف کے راستے مسدود ہونا۔

اک فیصلہ بپا کرنے کی بھی جا نہیں ملتی۔
اب راہ پہاڑوں کی اصلا نہیں ملتی۔

راہ نہ ہونا۔ (ار۔ مح)

دخل نہ ہونا۔ لا اصل ہونا۔

باریک ہے ذکر قرب معراج، انیس
خاموش کہ یاں سخن کو بھی راہ نہیں (معراج۔ ر)

راہ ہموار ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

راستہ اچھا ہونا۔ راستہ صاف ہونا۔
راہ بے خوف ہونا۔

بے راہ بہشت کتنی ہموار انیس
بند آنکھیں کئے لوگ چلے جاتے ہیں (ر)

راہی۔ (ف)

سفر میں رہنے والا۔

روتا ہوا رخصت ہو شہ سے جو دیں دار
راہی ہوئے عجلت میں وہاں سے شہ ابرار

راہی کرنا۔ (ار۔ روزمرہ)

بھیج دینا۔ روانہ کر دینا۔ راستہ بتا دینا

اے بخت رسا! سوئے نجف راہی کر
مجھ زار کو زائر ید اللّٰہی کر۔

راہی ہونا۔ (ار۔ بول چال)

چلا جانا۔ راستہ لینا۔ واپس ہونا۔

آنکھوں سے لگا کر قدم سید ابرار۔
بچھڑے لئے راہی ہوئی ہرنی سوئے کہسار۔

راہی ہونا۔

ہر وقت سفر میں رہنا۔

(سانس کی آمد و شد، ہر لمحہ رہتی ہے)

سینے میں یہ دم شمع سحر گاہی ہے
جو ہے اس کارواں میں، وہ راہی ہے (ر)

راہی ہونا۔

روانہ ہونا۔ سفر شروع کر دینا۔

دم بھر کہیں دم لے لیا جب دوپہر آئی
راہی ہوئے پھر دھوپ جو بالائے سر آئی

("دھوپ بالائے سر آنا" سائے کے بعد جسم پر دھوپ پڑنے لگا)

راہی ہونا۔

عازم سفر ہونا۔ (مر جانا)

جب ظہر تلک لٹ گئی سرکار حسینی
راہی سوئے جنت ہوئے انصار حسینی

رایت۔ (ع۔ اسم مذکر)

جھنڈے۔ علَم۔

رایت سیاہ و سرخ نظر آئے تین چار

ر ۔ ب

رباعی

چار مصرعے۔ چار حصے۔
چار کتب مدح۔

توریت، انجیل اور زبور و فرقان
ہیں ایک رباعی، صفات حیدر (ر)

ربط نہ رہنا۔ (ار)

تسلسل ختم ہو جانا۔

شناخت جاتی رہنا۔

کوچے بھی اجڑ جانے سے بے ربط ہوئے تھے۔
جو بھاگ گئے تھے اُن سب کے مکاں ضبط ہوئے تھے۔

ر۔ت

رُتبہ۔ (ف)

مرتبہ۔ عزت۔ منزل۔ قدریں

ہیں آپ کی ماں، نورِ خدا، اے شہ والا۔
حوا کا نہ اوج نہ مریم کا یہ رُتبا (مکالمہ)
(حوا، مریم، دیکھئے۔ تلمیح)

رُتبہ۔ (ف)

بلندیاں۔

ہے رتبۂ مدح چمن فاطمہؑ عالی۔
ہاں باندھ لو گلدستۂ مضمون خیالی۔

ر۔ج

رجز۔ (ع)

وہ فخریہ اشعار جو سپاہی میدان جنگ میں پڑھتے ہیں۔

باتیں رجز سے کم نہیں، اطمور رے خوش بیان

رجس (ع)

ناپاکی۔ نجاست۔

ہر رجس سے میں پاک ہوں، طاہر مجھے سمجھو
عالم ہوں ہر ایک علم کا، ماہر مجھے سمجھو

رجعت خورشید مبیں۔

شق القمر و رجعتِ خورشید مبیں
احمد کے ہے وہ، اور یہ حیدر کیلئے

ر۔ح

رحلت (ع)

مرنا۔ سفر آخرت

جینے کا یقیں رحلت عباس میں کب تھا۔
مرجانا برادر کا قیامت تھا غضب تھا۔

رحم، طریقہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

سلوک کرنا۔ بخشش کرنا ہے

اصول اور مذہب میں شامل ہونا

رحم اُن کا طریقہ ہے جو ڈرتے ہیں خدا سے

رحم کا مقام (ار)

رحم کرنے کا موقع۔

بولے یہ ابن سعد سے سوار فوج شام
واللہ رے امیر یہ ہے وحم کا مقام
(ابن سعد، دیکھئے، تلمیح)

رحمت ربانی۔

منجانب اللہ مرحمت

(رحمت ربانی کی ترکیب یوں ہی کی ہے)

اپنے موقع پہ جسے دیکھئے لاثانی ہے۔
لطف حضرت کا یہ ہے، رحمت ربانی ہے۔

ر۔خ

رخ ادھر دیکھنا۔ (ار۔ ع)

اس طرف کو آنے کا انداز ہونا۔

رُخ ایک رسالے کا تو دیکھا ہے ادھر بھی۔

رخ زرد ہونا۔ (ار۔ ع)

خوف و ہراس غالب ہونا۔

رخ زرد تھا ہراس سے اس ہرزہ گرد کا
یاں ٹھاٹھ تھا علی ولی کی نبرد کا

رخساروں سے رنگ اڑجانا۔ (ار۔ ع)

منہ فق ہوجانا۔ چہرہ زرد ہوجانا۔

رنگ اڑ گیا رخساروں سے تھرانے لگے شاہ

اشک آنکھوں سے برسا کے کہا "یرحمہ" اللہ۔

رخ سے نقاب اُٹھ جانا (ار)

چھپی ہوئی شئے سامنے آجانا۔ روشن ہوجانا چہرہ نظر آنے لگنا۔

خورشید نے جو رخ سے اٹھائی نقاب شب

در کھل گیا سحر کا، ہوا بند باب شب (دن نکل آیا)

رخ کا رنگ اڑجانا۔ (ار۔ ع)

چہرہ فق ہوجانا۔ چہرہ زرد پڑجانا۔

اڑجانے میں رنگ رُخ عاشق سے سبک خیز

کاکل وہ کہ زلف سریلی سے دل آویز۔

رخ ماہ کا رنگ کافور ہونا۔ (ار۔ ع)

۱۔ کافور سفید رنگ ہوتا ہے۔

۲۔ کافور ہونا۔ اڑجانا۔ اردو روزمرہ ہے

(دیکھئے ر ردیف میں)

چاند سے سفیدی جاتی رہنا۔ چاند کثیف ہوجانا۔

صدمے سے ہوا رنگ رخ ماہ جو کافور

اختر بھی بنے مردمک دیدۂ پر نور

رخ مستور (ف) (پوشیدہ چہرہ)

اسرار۔ وہ مطالب و معانی جو پوشیدہ ہوں

اے بحر طبیعت گہر نور دکھاوے۔

اے شاہد معنی رخ مستور دکھاوے۔

رخ موڑ دینا۔ (ار۔ ل)

اس سمت کو نہ جانے دینا۔

جانے کی سمت بدل دینا۔

منہ دوسری طرف کر دینا۔

رخ اس جری کا خیمے کی جانب سے موڑ دو۔

ہاں برچھیوں سے شیر کے سینے کو توڑ دو۔

رخ ہونا۔ (ار۔ ع)

ارادہ ہونا۔ توجہ ہونا۔

مرے لشکر کی طرف ہے رخ جرّ ذی جاہ۔

سب سے کہہ دو کہ نہ روکے کوئی اس کی راہ۔

رخت۔ (ف) لباس۔ پوشاک

جنگل میں بن گیا شجر طور پر ہر درخت

بالیدگی سے ہو گئے ٹکڑے گلوں کے رخت

رخت کہن۔ (ف)

بوسیدہ لباس

احمد کی قباہ آپ نے پہنی جو کفن پر۔

پیدا ہوا اک جلوۂ "نو" رخت کہن پر۔

رخت کھینچنا۔ (ار۔ ع)

ساز و سامان اٹھانا۔

دُنیا سے سامان زندگی لے جانا۔

بہت بلغ دُنیا کے کانٹوں سے الجھے۔

بس اب رقت سوئے جناں کھینچتے ہیں۔ (س)

رخساروں سے رنگ اڑجانا۔ (ار۔ نقرہ)

چہرہ زرد ہوجانا۔

رنگ اڑ گیا رخساروں سے۔ تھرانے لگے شاہ۔

اشک آنکھوں سے برسائے کہا "یرحمہ" اللہ۔

رخش۔ (ع) گھوڑا

رخش، وہ رخش کہ سب برق کی سرعت جس میں۔

رخش گرمانا۔ (ع)

گھوڑا بڑھانا۔ گھوڑے کو بھگانا۔

گرمائے رخش کو جو حرارت کسی میں ہو۔

آئے جو حرب ضرب کی قدرت کسی میں ہو

رخصت۔ (ار) اجازت

پھر قبر محمدؐ کی طرف بڑھ کے زیارت۔

کی عرض، مسافر کی دوبارہ ہے یہ رخصت۔

ر ۔ د

رد کرنا ۔ (ار ۔ مح)

واپس کرنا ۔ لوٹا دینا ۔

درویش کا ہدیہ بھی نہ رد کرتے تھے مولا ۔

رَدّ و بدل ۔ (ع)

حملہ اور جواب حملہ ۔ داؤں اور داؤں کا توڑ ۔

ہاں، بعد علی کم ہوئی جنگ و جدل ایسی ۔
غل تھا کبھی دیکھی نہیں رَدّ و بدل ایسی ۔
(حریف سے علی اکبر کی جنگ)

رَدّ و بدل ۔ (ف ۔ ترکیب)

بحث بحثی ۔ تکرار

(دیکھئے ۔ تلمیح "حرؑ")

کچھ دل میں اس کے رَدّ و بدل کا نہیں خیال ۔
مانند گل شگفتہ ہے زہرا کا نونہال ۔

رَدّ و بدل ہونا ۔ (ار ۔ مح)

سوال و جواب ہونا ۔ تکرار ہونا ۔

یہ محاورہ، جھگڑے اور بدلی کی تکرار کے وقت بولتے ہیں ۔

یہ رَدّ و بدل جب ہوئی آپس میں کئی بار ۔
پاس آئے یہ کہتے ہوئے عباس علمدار ۔

رَدّ و بدل ہونا ۔

حملہ اور جواب حملہ ۔

تابڑ توڑ حملے ہونا اور رد ہو کر دوسری طرف سے حملہ ہونا ۔

غل تھا کبھی دیکھی نہیں رد و بدل ایسی
چلتی نہیں تلوار کبھی بر محل ایسی

رَدّ و بدل ہونا ۔

سوال و جواب ہونا ۔ تکرار ہونا ۔ مقابلہ کی گفتگو ہونا

اس قوم سے نہ رَدّ و بدل چاہیئے تمہیں
غصہ، نہ برہمی، نہ جدل چاہیئے تمہیں

ر ۔ س

رسالہ ۔ (ف) فوجی دستہ ۔

دہنی طرف گیا تو رسالے قلم کیے ۔ (حرؑ)
ترکش سے جس نے تیر نکالے، قلم کیے ۔

رسائی ہونا ۔ (ار ۔ مح)

پہنچ ہونا ۔ شناسائی ہونا ۔

مداح ہے جو سبط پیمبر کا اے انیس
بے شبہ اس کی خلد بریں تک رسائی ہے (س)

رستگار ۔ (ف) نکھرا ہوا ۔ پاک ۔ منزّا

مجرم بھی اس کے فیض سے اٹھے گا رستگا

رستگار ۔ (ف) آفات سے آزاد ۔ گناہوں سے آزاد

ہاتف نے دی صدا کہ ہوا اب یہ رستگار
باندھے ہے پسر نے دست پدر ہو کے بے قرار
(حرؑ کے ہاتھ باندھے)

رستم دستاں ۔ (اضافت معتوب)

رستم جیسے مضبوط ہاتھ والا ۔

ڈنکہ بجے جہاں میں نہ کیوں دم بدم مرا
ہے معرکے میں رستم دستاں قلم مرا

رستہ نہ ملنا ۔ (ار م)

کچھ نظر نہ آنا ۔ آگے بڑھنے کی جگہ نہ ہونا ۔ راستہ معلوم نہ ہونا ۔

بھیا! مجھے رستہ نہیں ملتا، کدھر آؤں
بھیا تمہیں اس بھیڑ میں کس طرح سے پاؤں

رستہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

یہ راہ گزر ہے ۔ یہاں ہر آدمی آ جا سکتا ہے

رستہ ہے، یہ فوجیں ہوں کہ لشکر ہو، ہمیں کیا ۔
رہ گیر ہیں، آتے ہیں تو خیر آنے دو ان کو
تم روک لو باگوں کو نکل جانے دو ان کو

"رستہ ہے" اس روزمرہ میں محض بیان کا لطف ہے

رستے پر آ رہنا۔ (ار۔ ع)

راہِ راست پر آجانا۔

بھٹکے جناب حُر بھی بہت راہِ راست سے
ہر پھر کے پر نجات کے رستے پہ آرہے (دس)

رستے پہ لگنا۔ (ار۔ مح)

کسی مخصوص ڈھنگ پر جانا۔ چلنا۔ مخصوص راستہ یا طریقہ اختیار کرنا۔ کسی مقام کو جانے کے لئے کسی سیدھی سڑک پر چلنا۔

زخم اُن کو زبس تیغ شررِ دم کے لگے تھے
ناری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے

رسم و راہ۔ (ف۔ ار۔ ر)

ملاقات۔ تعلقات۔ آنا جانا۔ ملنا جلنا۔

الفت نہ دل دہی، نہ تعارف، نہ رسم و راہ

رسول دوسرا۔ (ہا۔ ف۔ مرکب)

عالم دو عالمیان کے رسول۔

(آں حضرت صلعم)

اللہ رے شرف سبط رسول دوسرا کے
مالک تو خدائی کے ہیں بندے ہیں خدا کے

رسولانِ سلف۔ (ف)

گزرے ہوئے تمام رسول اور پیغمبر

فریاد کا تھا شور رسولان سلف میں
یثرب میں تزلزل تھا، اداسی تھی نجف میں

ر۔ ش

رشتہ۔ (ع)

اولاد وراثت۔ لڑی۔ تعلق

ہاتھ آئیگا ایسا نہ تجھے پھر گہرِ پاک
رشتہ میں یہ اُس کے ہے جو ہے سیدِ لولاک

(سید لولاک: آں حضرت صلعم)

رشتۂ تقدیر۔ (اضافت توصیفی)

جو عمر تقدیر میں لکھی تھی۔ تقدیر کا تعلق۔

دُنیا سے اُسنے رشتۂ تقدیر نے کھویا
دستانوں کو بھی ہاتھ سے بے پیر نے کھویا

رشتۂ جان۔ (ف) سببِ زندگی۔

زلفیں وہ، جنھیں سونگھتی تھی فاطمہ ہر شب
کہتے تھے جنھیں فاطمہ کا رشتۂ جاں سب

رشتۂ نفس ٹوٹ جانا۔ (ار۔ فقرہ)

موت آجانا۔

شکر خدا کہ موت نے دی مہلت اس برس
اک دم میں ٹوٹ جاتا ہے یہ رشتۂ نفس

رشید۔ (ع)

ہدایت دینے والا۔ ہدایت یافتہ

ہے ہے میرے سعید، رشید و متیں جواں
خوش رو جواں، غریب جواں، مہ جبیں جواں

(حضرت علی اکبر)

ر۔ ض

رضا پانا۔ (ار۔ ر)

رخصت ملنا۔ اجازت ملنا۔

ع:۔ ارشاد اگر ہو، تو رضا آنے کی پائیے۔

رضا جو۔ (ف۔ ترکیب)

راضی بہ رضا۔

ہر حال میں وہ لوگ رضائے جوئے شاہ تھے
رخ اُن کے مثل قبلہ نما سوئے شاہ تھے

(انصاران حسین)

رضائے خدا پر راضی ہونا۔ (ار۔ بول چال)

خداوند عالم کی مرضی کے آگے گردن جھکا لینا۔

کچھ غم نہیں دکھ ہو کہ بلا آئے بلا پر
راضی ہوں خداوند دو عالم کی رضا پر

رضوان ۔ (ع)

مکیں جنت ۔ جنہائے جنت کی دیکھ بھال کرنے والا ۔

لبریز لطافت سے ہو رنگین سخن ایسا
رضواں بھی پکارے نہیں دیکھا چمن ایسا

(پہلے مصرع میں فصاحت کی وضاحت کی ہے)

ر ۔ ط

رطب اللسان ہونا (ع)

(استعارہ) اشعار کہنا ۔ مدح میں شیریں زبانی کرنا ۔

رطب اللساں ہوں مدح شہ خاص و عام میں
اب ہیں خموش پر ہے زباں اپنے کام میں

(شہ خاص و عام ۔ امام حسین مراد ہیں)

ر ۔ غ

رغبت ۔ (ع)

ضرورت ۔ توجہ ۔

پانی کی بھی خواہش ہے ۔ غذا رغبت سے بھی ہے

ر ۔ ف

رفاہ ہونا ۔ (ا ر ۔ م)

سربلندی ہونا ۔ آگے بڑھنا ۔ جیت ہونا ۔

تلوار میں لاکھوں کو رفاہ ان سے نہیں ہے
گردوں پر بھی سپر ہو تو پناہ ان سے نہیں ہے ۔

(مقالہ)

رفتہ رفتہ ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل)

آہستہ آہستہ ۔ بتدریج

بلبلیاں کہتی تھیں ۔ صبر آئیگا ۔ رفتہ رفتہ
باپ سے بچھڑی ہے ، کس طرح بہل جائے گی (س)

رفرف ۔ (ع)

وہ سواری جس پر آنحضرت صلعم شب معراج سدرۃ المنتہیٰ سے بارگاہ ایزدی تک تشریف لے گئے ۔

س وہ تیغ کی چمک ، وہ تڑپ راہوار کی
رفرف کی ایک شبیہہ تو اک ذوالفقار کی

(صنعت لف و نشر غیر مرتب)

رفعت (ع) بلندی

وہ شان ، وہ شکوہ ، وہ رفعت ، وہ آب تاب
شمسے سے جس کے آنکھ چراتا تھا آفتاب

(آنکھ چرانا ۔ (ا ر ۔ م) دیکھئے ، ردیف س)

رفیع المکاں ۔ (ع)

اعلیٰ قدروں والی ۔ اعلیٰ و ارفع ۔

سب ارض پاک غیرت باغ جناں ہوئی
ایسا مکیں ملا کہ رفیع المکاں ہوئی

ر ۔ ق

رقّت ۔ (ع) رونا

رقّت سے یہ احوال تھا تیغ دو زباں کا
جس طرح کہ مرجاتا ہے بچہ کسی ماں کا

رقّت آنا ۔ (ا ر ۔ ر)

رونا آنا ۔ رونے لگنا ۔

باعث تھا یہ لاشے پہ جو رقّت مجھے آئی
مولا ! مجھے یاد آگئی بابا کی جدائی

(مولا ! مراد سے)

رقّت ہونا ۔ (ا ر)

رونا پیٹنا پڑنا ۔

آہ و زاری ہونا ۔

ہشتم کو مصیبت تھی ، قیامت تھی ہم کو
اک حشر تھا خیمے میں ، یہ رقّت تھی ہم کو

رقم ۔ (ع)

استعارہ (بیٹے سے)

مجازاً! یادگار ۔

دلبند ہوا چلو میں تو پاس نہیں ہے
کچھ پاس نہیں، گر یہ رقم پاس نہیں ہے

ر ۔ ک

رک رک کے دیکھنا ۔ (ار)

بار بار دیکھنا ۔ جھک جھک کے دیکھنا ۔

میری طرف حضور نہ رک رک کے دیکھیے
مولا! مرے قدم کی طرف جھک کے دیکھیے
(گھوڑا)

رکاب تھام لینا (ار ۔ مح)

سائے میں چلے جانا ۔ امداد میں پہنچ جانا ۔
ساتھیوں میں شامل ہو جانا ۔ قریب پہنچ جانا ۔

کوئی گھڑی میں ہوا کی طرح اڑ کے فرس
رکاب شاہ کو اب چل کے تھام لیتے ہیں
(س)

رکاب لینا ۔ (آداب سواری ۔ ار مح)

رکاب تھامنا ۔ سوار کے گھوڑے پر چڑھتے وقت ایک شخص رکاب پکڑ لیا کرتا ہے کہ سوار کو چڑھنے میں دقت نہ ہو ۔

زینب نے پکارا مرے ماں جائے برادر
ناشاد بہن لینے رکاب آئے برادر

رکن (ع)

کعبے کے جنوبی گوشے کی دیوار
(دیکھیے، تلمیح)

رکن۱ و مقام۲ و باب۳ و منا۴ زمزم۵ و حجر۶
بقیہ مقامات، دیکھیے تلمیحات ۔

رکن دیں ۔ (ف ۔ ترکیب)

دین کا پیشوا ۔

تھا وہ سپہر دیں تو ہر اک چوب رکن دیں
(خیمے کی تعریف)

رکن و مقام ۔

دیکھیے، تلمیحات ۔

اے رکن و مقام اب ہے مرا کوچ جہاں سے
چمکتا ہے مکیں خالق اکبر کے مکاں سے
(کعبۃ اللہ سے مخاطب ہو کر امام حسین فرما رہے ہیں)

رُکنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

باز رہنا ۔ باز رہے

خاموش ہونا ۔

بپھرے ہوئے ضیغم کہیں افواج سے رُکتے
نہ مجھ سے نہ یہ قافلۂ حارج سے رُکتے

دوسرے مصرع میں، اردو بول چال کا جملہ نظم کیا ہے ۔
(یعنی کسی سے نہ مانتے ۔
کسی کے قابو میں نہ آتے

رُکنا ۔ (ار)

ٹھیرنا ۔

سینے پہ نہ بکتر پہ، نہ جوشن پہ رُکی وہ

رکیک ہونا ۔ (ار)

چھچھورا ہونا ۔ فضول ہونا ۔

کام اس سے کیا زباں کو، جو باتیں رکیک ہوں ۔

ر ۔ گ

رگ ابر (ف)

بادل کا جوہر

ڈوبے گا زمانہ کہ رگ ابر ہے خونبار

رگِ جاں (ا ر)
شہ رگ ۔ وہ رگ جو ہر ذی رُوح کی جان کا
دار و مدار ہوتی ہے ۔
قربت رگ جاں سے اور پھر اُس پہ یہ بعد
اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو
(قدرت الٰہی ۔ ر)

رگِ سحاب (اضافت توصیفی)
بادل ۔ رگ اس لئے کہا ہے کہ جس طرح خون
صرف رگوں میں ہوتا ہے ۔
اسی طرح بادل میں پانی کا زور جہاں زیادہ ہوتا ہے
وہ حصہ اولہ بن کر گر پڑتا ہے ۔ اس کو رگ
سے استعارہ کیا ہے ۔
ع ۔ جیسے رگ سحاب کبھی ہو تگرگ بار

رگ رگ سے جان کھینچنا
(ار ۔ بول چال)
جسم کے ہر ایک عضو سے رُوح قبض کرنا ۔
یہ عالم ہے فرقت میں، کہتی تھی صغرا ۔ (س)
کہ رگ رگ سے جس طرح جاں کھینچتے ہیں ۔

رگ رگ میں زور ہونا ۔
(ار ۔ ر)
خون، گوشت پوست وہی ہونا ۔
رگ رگ میں یہی زور ہے خالق کے ولی کا
میں اور نہیں ہوں کوئی بیٹا ہوں علی کا

ر ۔ م

رَمَدْ
(ع)
آشوب چشم ۔ سرخی چشم
نعرہ ہے کہ حیدر نے رسولوں کی مدد کی
توڑا در قلعہ کو شدت میں رَمَدْ کی

رمز کو سمجھنا ۔ (ار ۔ بول چال)
اسرار کو سمجھنا ۔ بھید کا معارف ہونا ۔
معرفت والا ہونا ۔
سمجھے وہی اس رمز کو، جو حق کی طرف ہے ۔
حج سے بھی سوا میری زیارت کا شرف ہے ۔

رم نہ کرنا ۔
نہ بھاگنا ۔ ہرن کے لیئے رم کرنا،
مخصوص محاورہ ہے ۔
رم کرتی نہ تھی خلق کے سرتاج کو پا کے

ر ۔ ن

رن بولنا ۔ (ار)
میدان جنگ میں ہر طرف لاشوں کے پڑے
رہنے سے اندازہ ہو رہا تھا ۔
رونے کی چار سو تھی صدا، بولتا تھا رن
غل تھا خدا پرستوں کے لاشے ہیں بے کفن

رن کی گرمی ۔ میدان جنگ کی گرمی
گرمی سے رن کی ہوش اڑے وحش و طیر کے
شیر اُس طرف اُتر گئے دریا کو پیر کے

رنج سے چھوٹ جانا ۔ (ار ۔ مح)
تکلیف مرض جاتی رہنا ۔
مصائب سے چھٹکارا مل جانا ۔
مروں تو رنج سے چھوٹ جاؤں، کہتی تھی صغرا
بدن سے جان نکلتی نہیں عذاب یہ ہے
(س)

رنج کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)
تکالیف اور ایذا برداشت کرنا ۔
کیا رنج جفائے اشقیا سے کھینچا
لیکن نہ قدم راہ رضا سے کھینچا (م)

رنجور تن ۔ (ف)

آلام و مصائب میں پھنسا ہوا رنجیدہ بدن ۔

مجرا، اُسے جو لاغر و رنجور تن بھی ہے
محبوس طوق بھی ہے، اسیر رسن بھی ہے (س)

رنڈاپا سا چھا جانا ۔ (ار)

بیوگی کے آثار پیدا ہو جانا ۔

دل پر چھری چلی کہ جگر تھرتھرا گیا ۔
منہ پر دلہن کے صاف رنڈاپا سا چھا گیا ۔

رنڈاپے کی خبر دینا ۔ (ار)

شوہر کے مر جانے کی اطلاع دینا ۔

سجاد کو آگاہ مرے حال سے کر دے
جا، بانوئے بیکس کو رنڈاپے کی خبر دے

رنگ ۔ (ار ۔ ر)

صورت حال ۔ تیور ۔

بولے یہ رنگ دیکھ کے شبیر خوش نہاد
ہاں اے مجاہدو! رہ حق میں کرو جہاد

رنگ اڑ جانا ۔ (ار ۔ ع)

پژمردگی چھا جانا ۔ منہ فق ہو جانا ۔

اکبر کا رنگ اڑ گیا سنتے ہی یہ کلام
کی عرض ہاتھ جوڑ کے شہ سے کہ امام

رنگ اڑ جانا ۔ (ار ۔ ع)

بے رونق ہو جانا ۔ اداس ہو جانا ۔

کھیتی سب ان کے مرنے سے بے غور ہو گئی
رنگ اڑ گیا گلوں کا ہوا دور ہو گئی

رنگ اڑ جانا ۔

چہرے پر پژمردگی یا مردنی چھا جانا

ہر بی بی کا رنگ سنتے ہی تقریر یہ
ثابت ہوا سب پر چلے مرنے کو شبیر

رنگ اڑ جانا ۔

۱ ۔ ڈر کے مارے زرد پڑ جانا ۔ سہم جانا ۔
۲ ۔ جن کفار کا سکہ بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کا اثر نہ رہا ۔

چونک اٹھے وہ سوتے تھے جو جاگے ہوئے شب کے
دل ہل گئے، رنگ اڑ گئے، کفار عرب کے

رنگ اڑ جانا ۔ (ار ۔ ع)

سہم جانا ۔ زردی چھا جانا ۔
سراسیمہ ہو جانا ۔

دن میں اصغر پہ چلا تیر، ادھر بانو کا
رنگ رخ اڑ گیا آواز پر تیر کے ساتھ
(س)

رنگ اڑنا ۔ (ار ۔ ع)

چہرے اتر جانا ۔ رنگ پھیکے پڑ جانا
شرمندگی کے آثار ظاہر ہو جانا ۔

رنگ اڑتے ہیں ۔ وہ رنگین ہے عبارت میری
شور جس کا ہے وہ دریا ہے طبیعت میری

رنگ اڑنا ۔ (ار ۔ ع)

چہرہ فق ہو جانا ۔ خوف چھا جانا

خنجر وہ کہ مریخ کا رنگ اُڑتا تھا جس سے
ڈھال ایسی کہ تلوار کا منہ مڑ جاتا تھا جس سے
(مخالف پہلوان کے ہتھیار)

رنگ اور ہونا (ار ۔ ع)

معاملہ دگرگوں ہونا ۔ گڑبڑ ہونا ۔

مڑ کر کہا حبیب نے کچھ رنگ اور ہے
بولا کوئی، یہ شام کے لشکر کا طور ہے

رنگ بدلنا ۔

۱ ۔ مزاج بدل جانا ۔ طبیعت بدل جانا ۔
۲ ۔ رنگ روپ بدلتے رہنا ۔

پی پی کے لہو، رنگ بدلنے لگی تلوار

رنگ بدلنا ۔ (ار ۔ مح)

عادت پلٹ جانا ۔ کیفیات بدل جانا ۔

مزاج دوسرا ہو جانا ۔

غل تھا ۔ فلک کا رنگ بدلتا ہے دیکھ لو
ذروں سے آفتاب بھی جلتا ہے دیکھ لو

رنگ بدلنا ۔ (ار ۔ مح)

یہاں انیس نے اُن شعرا کے لئے یہ محاورہ نظم کیا ہے جو اپنا اسلوب چھوڑ کر، دوسرے شعرا کا رنگ اختیار کرنا چاہتے ہیں ۔

کٹ جاتے ہیں خود رنگ بدلنے والے
کب جمتے ہیں، جو اشک ہیں ہلنے والے

(ر)

رنگ دکھانا ۔ (ار ۔ ر)

کرتب دکھانا ۔

جوہر کا مظاہرہ کرنا ۔

جنگ اسد اللہ کے سب ڈھنگ دکھائے
تیغ علی اکبر نے عجب رنگ دکھائے

رنگ فق ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

چہرے پر اُداسی چھا جانا ۔

فرزند فاطمہ کو نہایت ہوا قلق
صدمے سے ہو گیا، رُخ انور کا رنگ فق

رنگ فق ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

چہرہ اتر جانا ۔ متفکر ہو جانا ۔

ع ! یہ بات سن کے ہو گیا چہرے کا رنگ فق

رنگ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

ڈھنگ اور طور طریقے ہونا

پھرتی اور چلت پھرت ہونا

ضربت سے چار آئینے والے بھی دنگ تھے
کہنے کو تھی وہ تیغ، یہ بجلی کے رنگ تھے

رنگ ہونا ۔

حال ہونا ۔ بدرنگی ہونا

رنگ پھیکا ہونا

یہ رنگ تھا اس پہ فلک مہر شرف کا
جس طرح کہ مہتاب پہ دھبہ ہے کلف کا

(فلک مہر شرف ! اضافت مقلوب

رنگت ۔ (عو ۔ صفت)

رنگ ۔

کہ رنگت ہو گئی تھی سوسنی اُن گل کے گالوں کی

(س)

رنگین بیان ۔ (ار ۔ بول چال)

اعلیٰ وارفع اشعار کہنے والے

رنگا رنگ مضامین میں اشعار کہنے والے

(مراد شاعر)

جسے دیکھ کر ہوئے مانی کو حیرت
وہ تصویر رنگیں کھینچتے ہیں (س)

ر ۔ و

رو (ف) چہرہ

جب سر پہ پیر العلم آئے علی
طعنہ زن تھا روئے روشن ماہ پہ

روا رو (ف)

بھاگم بھاگ ۔ ادھر ادھری

گرتے ہیں کانپ کانپ کے سو سو ادھر اُدھر
لشکر میں وغا ہے روا رو ادھر اُدھر

رواروی (ف ۔ اردو میں مستعمل)

چلا چلی ۔ یکے بعد دیگرے جلدی جلدی جا جنگ پر جانا ۔

ایسی روا روی میں ٹھیرنے کی کب ہے تاب
کہتی ہے موت گور کی جانب چلو شتاب

روبراہ (ف)

نیکی کے راستے پر۔ نیک دل نیک راہ

گمراہ آگے تھا وہ، پر اب روبراہ ہے

حُر سے بدی نہ ہو گی، مرا خیر خواہ ہے

(آگے! دیکھئے، ردیف)

روانیِ طبیعت

جوش اور جوانی۔ زورِ طبع

اٹھ گیا لو، شعر پڑھ کر انیس

کیوں طبیعت کی روانی دیکھ لی (س)

روبرو نگاہ (فوجی۔ قانون)

ہوشیار، خبردار۔ سامنے نگاہ رکھو۔

فوج میں دشمن کے حملے کے وقت

منادی یہ ندا دیتا ہے۔

بڑھ کر صدا نہیب نے دی۔ روبرو نگاہ

رُوپ (ہ۔ اسم مذکر)

حُلیہ۔ رنگ ڈھنگ۔ شکل و صورت۔

وہ روپ، وہ چم خم، وہ دل اس کا، وہ بر اس کا

محبوب تھی، ہر خانۂ من میں تھا گھر اس کا

روٹھنا (ہ۔ ار۔ روزمرہ)

ناراض ہونا۔

مری جان روٹھو خدارا نہیں۔ (س)

روح ہونا۔ (ار۔ ر)

جان ہونا۔ باعثِ زندگی ہونا۔

صدموں میں علاجِ دلِ مجروح یہی ہے

ریحاں ہے یہی، راح یہی، روح یہی ہے

(بیٹا)

رُوحنا فداک (عربی)

میری روح آپ پر قربان ہوجائے۔

لے بدرِ آسمانِ شرف "روحنا فداک"

رُوحی بغداک (عربی۔ فقرہ)

میری روح آپ پر قربان ہو جائے (اور میں آپ پر قربان ہو جاؤں)

"روحی بغداک" یا حسین ابن علی

نکلے تو محبت میں تری دم نکلے (ر)

روحی فداک (کلمۂ عربی)

میری جان تجھ پر قربان

تڑپا جو دل تو لختِ جگر سے لپٹ گئے

"روحی فداک" کہہ کے پسر سے لپٹ گئے

روداد سننا (ار۔ روزمرہ)

روداد، خصوصاً، تکلیف دہ اور رنجیدہ واقعات کے

لئے بولتے ہیں۔ ورنہ کہانی۔ داستان۔ واقعات مستعمل ہے

لیکن روداد، بھی ہر موقع پر بولا جاتا ہے۔

روؤگے مفصل جو سنوگے مری روداد

رو دینا (ار۔ عم۔ مح)

لاچار ہو کر تھک کر بیٹھ جانا۔ پریشان ہو جانا نہ کرسکنے پر یا یوں ہی

کے آنسو ابھر آنا۔

سہ اللہ ری ترے سخن کی تاثیر انیس

رو دیتے ہیں مثلِ شمع جلنے والے (س)

روزِ فراغت دیکھنا (ار۔ بول۔ چال)

فرصت نصیب ہونا۔ آرام نصیب ہونا۔

دنیا میں نہ چین ایک ساعت دیکھا

برسوں نہ کبھی روزِ فراغت دیکھا (س)

روزمرّا (روزمرّہ) (ار)

وہ الفاظ۔ مرکبات یا جملے جو اہلِ زبان اپنے خاص معنی

کے علاوہ دوسرے معنوں میں استعمال کرتے ہوں۔

(۱) مرجاتے ہیں سن کے روزمرہ میرا

مرغانِ خوش الحانِ چمن بولیں کیا (س)

(۲) کیا فصاحت بحثیگی بھلا بلبل سے

صاف اپنا وہ پہلے روزمرہ تو کہے

روزمرّہ

(دیکھئے تعریف)

روزمرہ شرفا کا ہو۔ سلاست ہو وہی
لب و لہجہ وہی سارا ہو متانت ہو وہی

روزوں (روز کی اردو جمع)

دِنوں (دن کی جمع)

رونے کے لئے حق نے بنائے ہیں یہ دس دن
ان روزوں خوشی ہو یہ کسی کو نہیں ممکن

رَوِش (ف)

طرح۔ مثل۔ رفتار

ہر چند باغ دہر کو کیا کیا ملا نہیں
اب تک تو اس روش کوئی گل کھلا نہیں

روش سے جانا۔ (ار۔ روزمرہ)

طور اور طریقے سے جانا۔ ڈھنگ سے جانا۔

پیادہ گئے شام تک اس روش سے
شتر جس طرح ساربان کھینچتے ہیں (س)

روش ہونا (ار۔ ر)

طور طریقہ ہونا۔ طرزِ عمل ہونا۔
رفتار ہونا۔

فلک! میں سبزہ بیگانہ اس چمن میں نہیں
یہ کیا روش ہے جو کرتا ہے پائمال مجھے (س)

روش ہونا۔ (ار۔ ر)

معلوم ہونا۔ کھلی بات ہونا۔ سمجھ میں آنے والی
بات ہونا۔

سہ شبدیز کو ملی ہے اندھیری میں ابا جواب
روشن یہ ہے کہ منہ یہ ہے معشوق کے نقاب

روشنی خانۂ زہرا

فاطمہ کے گھر کی روشنی (اجالا)

وع: اے روشنیٔ خانۂ زہرا ترے صدقے

روشنی عرش خدا۔ (ف۔ ع۔ رکیب۔ صفت)

عرش الٰہی کے لئے باعث زینت
بارگاہ الٰہی میں معزز۔

ہیں روشنی عرش خدا آپ کی مادر
صدیقہ و راضیہ و مرضیہ و اطہر
(جناب سیّدہ مراد ہیں)

روضہ خواں۔ (ف)

مراد: مدح خواں۔

ہیں پست اوج پایۂ منبر سے لرز فلک
منبر پہ روضہ خواں ہے کہ ہے عرش ملک

روکش (ف)

شرمندہ کرنے والا۔ شرما دینے والا

ہے روکش فضائے ارم؛ وادیٔ نبرد
اُٹھتا ہے خاک سے تتق نور جائے گرد
(تتق دیکھئے ردیف میں)

رول کا بھاگنا (ار۔ ع)

سروں کے اوپر نکل جانا
پھاند پھاند کے بھاگ جانا

بھاگے سوار پھر تو پیادوں کو رول کے
پہنچا وہ شیر بیچ میں اعدا کے غول کے

رُول لینا (ار۔ ع)

۱۔ اوپر اوپر سے سمیٹ لینا
۲۔ چاروں طرف سے اچھی اچھی چیز سمیٹ لینا
۳۔ اکٹھا کر لینا۔ گھیر لینا۔ بمنتشر سے گروہ کو ہانک کے اکٹھا کر لینا

تلوار نے بھاگے ہوؤں کو رول لیا تھا
صفدر نے در فتح و ظفر کھول لیا تھا

روم و شام

ملکوں کے نام۔ دیکھئے، تلمیحات۔

دخل اس میں روم کا ہے نہ سلطان شام کا

رونا ہونا ۔ (ار ۔ ر)

(رونا تو یہی ہے)

تکلیف دہ بات یا عمل ہونا ۔

رونا مجھے اس کا ہے، کہ مرجائیگی زینب
یہ سنتے ہی دنیا سے گزر جائیگی زینب

(امام حسین اور علی اکبر)

رونق چمنستان روزگار (ف ۔ ترکیب)

دُنیا کے لئے سبب زینت

رونق بخشنے والا ۔

جانباز ۔ سرفروش ۔ بہادر ۔ وفا شعار
اک ایک رونق چمنستان روزگار

رونق فزا ہونا (ار ۔ بول چال)

آنا تشریف لانا ۔

رونق فزا ہوئے طرف خیمۂ حرم
ڈیوڑھی تک آئے رفیقان ذی حشم

رونمائی (ف ۔ اردو میں مستعمل)

منہ دکھائی

دکھلائی سب کو منہ کی صفائی لڑائی میں
جانیں ہزار وجہ سے لیں رونمائی میں

رونے کو منہ ڈھانپنا (محو ۔ ار ۔ ر)

عورتوں کے پاس جب کوئی عورت تعزیت کو آتی ہے تو وہ ڈھانپ کر روتی ہے ۔

محاورے میں اس کو صرف "صرف منہ ڈھانپنا" بولتے ہیں ۔

منہ رونے کو ڈھانپو، صف ماتم کو بچھاؤ
پُرسہ مجھے دو، بین کرو، خاک اُڑاؤ

رونے والے ۔ (ار)

غم منانے والے

جگہ آنکھوں میں اور دل میں ہے ۔ ان سب رونے والوں کی (س)

روئے شب تار

تاریک رات کا چہرہ ۔ مراد، رات

پنہاں نظر سے روئے شب تار ہوگیا
عالم تمام مطلع انوار ہوگیا!

(رات ختم ہوئی ۔ صبح نمودار ہوگئی)

ر ۔ ہ

رہ جانا (ار ۔ ر)

مجبوراً صبر کر لینا ۔ ہل نہ سکنا ۔

گھوڑے یہ یا علی ولی کہا کہ کے رہ گئے

رہ جانا

زندہ بچ جانا ۔ دُنیا میں باقی ہونا ۔

ع: اے وائے، ہمیں رہ گئے ۔ سب خلد میں پہنچے ۔

(علی اکبر)

رہ راست پانا ۔ (ار ۔ ر)

راہ دین الٰہی

اسلام قبول کرنا ۔

پایا ہے رہ راست کو تلوار کے خم سے
بت اس نے نکالے ہیں اشارے میں حرم سے

رہ عصیاں (ع ۔ ف)

گناہوں کا سبب ۔

کیا منہدم کیا رہ عصیاں کے سیل کو
لو کوفیوں! گرا دیا حرف ثقیل کو

رہ رہ کے (ار ۔ روزمرہ)

بار بار ۔ مجبوراً رک رک کے
خود بخود ۔ بے اختیاری میں ۔

سلامی چشم سے رہ رہ کے خون دل ٹپکتا ہے
غم سجاد بیکس کے، دل میں کانٹا سا کھٹکتا ہے ۔

(س)

رہ رہ کے چلنا (ار - ر)

رُک رُک کے چلنا - آہستہ آہستہ چلنا

چلنا نسیم صبح کا رہ رہ کے بار بار

رہ رہ کے دیکھنا (ار - مح)

۱- بار بار دیکھنا (پیار و محبت سے)

۲- حسرت سے دیکھنا (دم آخر) بار بار دیکھنا -

سب سے جدا تھی شوکت عباس نوجواں

رہ رہ کے دیکھتے تھے شہنشاہ دوجہاں

(شہنشاہ دوجہاں، امام حسین)

رہگزار - (ف) راستہ - راہ

سرمہ ہے غبار رہگزار حیدر

مردم نہ ہوں کس طرح نثار حیدر

(مردم، ذومعنی ہے بمعنی آدمی اور بمعنی آنکھ پتلی)

رہ گیر ہونا (ار - بول چال)

روانہ ہونا - روانگی اختیار کرنا

گو شام کو ٹھہرے تو سحر کو ہوئے رہ گیر

رہنے نہ پانا (ار - بول چال)

قیام نہ کر سکنا - زندگی نہ گزار سکنا - مکین نہ ہو سکنا -

فرماتے تھے شبیر کہ ہم رہنے نہ پائے

یوں کوئی مسلماں نہ مسلماں کو ستائے

رہوار چمکایا - (ار - مح)

گھوڑا اڑانا - گھوڑا دوڑانا -

میدان میں حُر پہنچ گیا چمکا کے راہوار

ر - ی

ریاضِ ارم (ع + ف ترکیب)

ریاض معنی یہاں باغ کے ہیں - جنت کا باغ - چمن بہشت -

فتح و ظفر ادب سے قدم باقدم چلی

بدلی ہوا - شبیر ریاض ارم چلی

ریاضت (ع)

کمائی - محنت (مجازاً) پرورش کردہ -

صدمہ مجھے یہ ہے کہ ریاضت نہیں کی ہے -

ریاضت (ع)

محنت - عبادت سے متعلق تکالیف کی برداشت -

یہ زہد، یہ تقویٰ، یہ اطاعت، یہ ریاضت (نماز)

ریاضت برباد ہونا (ار)

محنت رائیگاں ہونا - زندگی بھر کی کمائی خاک میں مل جانا -

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو

اور سب دکھ ہوں جہاں میں پہ یہ بیداد نہ ہو

ریتی (ار - اسم مؤنث) ریت - ریگستان

یکساں ہے مسافر کو یہ ریتی، وہ ترائی -

ریحان - (ع)

خوشبو

عطر گل صدیقہ ایماں حسین ہے -

تازہ ہے جس سے روح وہ ریحاں حسین ہے

ریسمان (ف)

رسی

سرا جس کے بازو میں ہے ریسماں کا

یہ زہرا کی بیٹی ہے، شہ کی بہن ہے (س)

ریگ (ف)

ریتا - ریگستان کی زمین -

وہ زخمی لوٹتا تھا پڑا ریگ گرم پہ - (حُر)

ریلنا - (کا - مص)

۱- (لغوی معنی) سینے یا ہاتھ سے کسی کو دھکیلنا -

۲- روزمرہ کے طور پر: پیل دینا، پیچھے ہٹا دینا، مقابلہ کرکے بھگانا

تیغوں میں دھنسو، چھاتیوں سے پرّوں کو ریلو!

کوفہ کو تہ تیغ کرو، شام کو لے لو -

(جناب زینب اپنے بیٹوں کو بہادری کی تلقین کر رہی ہیں -)

ردیف

ز

ز - ا

زاد ۔ (ف) سامان سفر۔ راستے کی غذا وغیرہ
ع : نہ زر ، نہ زاد، نہ ہمدم نہ غمگسار

زاد ۔ (ف) سامان ۔ آذوقہ ۔
ے توشہ مسافروں کا یہی، اور یہی ہے زاد
یہ خاک آب خضر سے رہتے ہیں ہے زیاد

زاد ۔ (ف)
مسافرت میں راستے کا سامان ۔
ے گو راہ میں ہمراہ بھی زاد
جاتی نہیں افسردگی خاطر ناشاد

زار ۔ (ف ۔ صفت)
نحیف ۔ کمزور ۔ رونے والا ۔ فریادی ۔
ے اے بخت رسا! سوئے نجف راہی ہو
مجھ زار کو زائر بدالٰہی ہو

زار و حزیں ۔
غمگین و غمزدہ ۔
ے ٹوٹا تھا مصیبت کا فلک زار و حزیں پر
تھی نصف ردا دوش پہ، اور نصف زمیں پر

زاری ۔
ے مومنو! یہ مقام زاری ہے
روؤ اب وقت اشک باری ہے

زاری ۔ (ف)
رونا، پیٹنا ۔ فریاد و آہ ۔
ے شہ نے جو سُنی زاری زینب تہ خنجر
گھبرا کے صدا دی کہ ادھر آؤ نہ خواہر

زاری ۔
ع: اللہ رے مسلم کے جگر بندوں کی زاری

زانو بدلنا ۔ (ار ۔ ر) نشست ادھر سے اُدھر کر لینا ۔
ع : کیوں آپ جھکے جاتے ہیں، زانو تو بدلیے

زائران ۔ (ف، جمع)
زائر ۔ زیارت کرنے والے ۔
ے یہ زائران امام زمن کا رتبہ ہے
کہ جن کے سبطِ محمدؐ سلام لیتے ہیں (س)

ز - ب

زبان ۔ (سنان کی زبان) (ف) برچھی ۔ بوڑی
ع : دیکھا جو غور سے تو سناں کی زبان نہ تھی (سناں، دیکھیے تصویر)

زبان آشنا نہ ہونا ۔ (ار۔ ر)

قطعی ناواقف ہونا ۔

ؔ سوکھے تھے ہونٹ ، پیاس کی کچھ انتہا نہ تھی
لیکن طلب سے اس کی زباں آشنا نہ تھی

زباں آوری ۔ (ف)

زبان بڑی ہونا ۔

بہت بولنے کی طاقت ۔

زبان درازی ۔

زباں آوری (ف)

زباں دانی ۔

ؔ دعویٰ نہیں ، غرور زباں آوری نہیں
جوہر تو لاکھ ہیں پہ کوئی جوہری نہیں

زباں اینٹھنا ۔ (ار۔ ع)

زبان چمڑے کی طرح سخت ہوجانا ۔

زبان سوکھ جانا ۔

ع : اینٹھی تھی زباں پیاس سے پھکتا دل زار

زباں اینٹھی جانا ۔ (ار۔ ع)

بالکل سوکھ کر چمڑے کی طرح زبان سخت ہوجانا

حلق سوکھ جانا ۔

ؔ بن پانی اینٹھی جاتی ہے اب تو مری زباں
ہونٹوں پہ دم ہے ہوں کو ساعت کی میہماں

زباں پر لانا ۔ (ار۔ ع)

بات کہنا ۔ ذکر کرنا ۔

ؔ اک برق سی گرتی تھی ہر اک دشمن جاں پر
کس طرح بھلا ذکر پرستش لاؤں زباں پر

زباں پہ سخن لانا ۔

اظہار کرنا ۔

ؔ راحتی ہوں کسی اور طرف ، امن جہاں پائیں
پھر جانے کا جھنجھلا کے زباں پر نہ سخن لائیں

زباں تالو سے لگ جانا ۔ (ار ع)

۱۔ شدت تشنگی سے زباں خشک ہوکر اوپر کے
حصہ میں چپک جاتی ہے ۔

زبان کے اوپر کا حصہ تالو کہلاتا ہے ۔

۲۔ (ع) خاموش ہوجانا ۔ چُپ لگ جانا ۔

ؔ تھی نازکی بہا اس پہ خزاں مارے پیاس کے
تالو سے لگ گئی تھی زباں مارے پیاس کے
(علی اصغر)

زباں چلنا ۔ (ار ع)

بولنا ۔ طاقت گویائی ہونا ۔

ؔ چلتی ہے زباں دہن میں کچھ عذر تو کر
رولے کہ ابھی تک ہیں سلامت آنکھیں (ر)

زباں دھو کے نام لینا ۔ (ار۔ ع)

مودّب ہوکر ذکر کرنا ۔

مہذب طریقے سے نام لینا ۔

ؔ خلق میں مثل خلیق اور تھا خوشگو کوئی کب
نام لے ، دھولے زباں کوثر و تسنیم سے
(میر خلیق ۔ میر انیس کے والد)

زباں سے جو کہنا وہی کرنا ۔ (ار۔ بول چال)

جو عہد کرلیتے ، اس پر اٹل رہتے تھے ۔

ؔ ڈرتے ہیں نہ تیروں سے نہ شمشیر و سناں سے
بس ہم وہی کرتے ہیں ، جو کہتے ہیں زباں سے

زباں سے حرف نکالنا ۔ (ار۔ ع)

ایک آہ نہ کرنا ۔ مخالفت یا تکلیف کا ایک لفظ
نہ کہنا ۔ کوئی شکایت نہ کرنا ۔

ؔ وہ مر گئے ، اٹھارہ برس تک جنھیں پالا
روئی ، پہ زباں سے نہیں کچھ حرف نکالا

زباں قابو میں نہ ہونا ۔ (ار۔ ع)

ؔ بیداد یہ ہے جو حکم شہ خوش سخن میں نہیں ہے
بس چپ ہو ، زباں کیا ترے قابو میں نہیں ہے

زبان کام میں ہونا۔ (ار) صنعتِ ایہام۔
۱. کام: بمعنی تالا۔ (مقصد۔ خاموشی)
۲. کام میں ہونا۔ زبان کا مدح رہنا کا مقصد ادا کرتے رہنا کہتے ہیں۔

لب ہیں خموش پڑے ہے زباں اپنے کام میں
گویا کہ ذوالفقارِ علی ہے نیام میں

زبان کا ہونٹ چاٹنا (ار۔ مح)
(ہونٹوں کا زبان کو چاٹنا) چٹخارے لینا، محظوظ ہونا۔ لطف لینا۔

کرتا ہوں جو وصفِ لبِ اعجاز بیاں کو
ہونٹوں کو زباں چاٹتی ہے ہونٹ زباں کو

زباں کو اس سے کیا کام (ار۔ بول چال)
کوئی واسطہ نہیں۔
بھلا کیا فائدہ۔

کام اس سے کیا زباں کو جو باتیں رکیک ہوں
لیکن یہ شرط ہے کہ چھپی بھی شریک ہوں

زباں کو لکنت ہونا۔ (ار)
الفاظ، صاف صاف زباں سے نہ نکلنا۔
ٹھیر ٹھیر کر بول سکنا۔

میدال سے ہٹاتے نہیں اس فوج گراں کو
ایسا ہے مرا رعب کہ لکنت ہے زباں کو

زباں کھینچنا۔ (ار)
۱. زباں بند کرنا۔ خاموش ہو جانا۔
۲. زباں کو زبردستی بند کر دینا۔ زبان نکال لینا۔

سخن ہے اگر باعثِ تلخ کامی
تو ہم آپ اپنی زباں کھینچتے ہیں
(س)

(انیس نے اپنی زبان بند کر لینے کے معنی میں محاورہ استعمال کیا ہے)

زبان گدّی سے کھینچ لینا۔ (ار۔ مح)
منہہ سے زبان نکال لینا۔

آگے ہمارے دعویٰ جرات، خدا کی شان
گدّی سے کھینچ لوں ابھی بڑھ کر تری زباں

زباں لال ہونا۔ (ار۔ مح) زباں گنگ ہونا۔

اوصاف آل میں فصحا کی زباں ہے لال
ناقص کو ہاں اگر وہی چاہے تو دے کمال

زباں لڑکھڑانا۔ (ار۔ مح)
بولتے میں زباں چل بے چل ہونا
صاف بولا نہ جانا۔

ع: طاری ہے ضعف یہ کہ زباں لڑکھڑاتی ہے۔

زباں منہہ سے نکل آنا۔ (ار۔ مح)
شدتِ پیاس کے سبب زباں اور تالو خشک ہو جانا۔

اب بات کسی سے نہیں کی جاتی ہے مولا
ہر بار زباں منہہ سے نکل آتی ہے مولا

زبانیں نکالنا۔ (ار)
مارے پیاس کے زبانیں سوکھ کر باہر آجانا۔

ع: یاں سب نکلِ زہر اٹھے زبانوں کو نکالے (پیاس)

زبان ہلا دینا۔ (ار۔ ر)
سفارش کا ایک لفظ کہہ دینا۔

بن جائے گا زباں کے ہلا دینے سے میرا کام

زبانیں ہونٹوں پر آجانا۔ (ار۔ مح)
انتہائی پیاس کے سبب زبان باہر نکل آنا۔

پھنکتا تھا جگر، آنکھ نہ کھل سکتی تھی غش سے
ہونٹوں پہ زبانیں نکل آئی تھیں عطش سے

زبانہ۔ (ع)
آگ کا شعلہ۔

دوزخ کے زبانہ سے زبانوں کو جلا دوں
انداز قیامت کے تلاطم کو دکھا دوں (امام حسین)

زبردستی ۔ (ف)
طاقت ۔ زور ۔
انیس نے، زبردستیاں، نئے معنی میں نظم کیا ہے ۔
ع سرکش ہیں سب ہماری زبردستیوں سے زیر
داد شجاع: باپ اولوالعزم ہ ہم دلیر

زبردستیاں (ار)
طاقتیں ۔ زور ۔
ع تھا روم وشام جن کی زبردستیوں سے زیر
اب آپ کی مدد کو نہیں آتے وہ دلیر (ابن سعد)

زبس ۔ (کلمہ ۔ ف)
بہت ۔ زیادہ ۔ ازبس ۔ چنانچہ ۔
ع تھے پیاس کی گرمی سے زبس جان کے لالے
ساحل پہ گرا جا کے زباں منہہ کو نکالے

زبس ۔ (ف ۔ کلمہ)
ازبسکہ ۔ اتفاق سے ۔ خوش قسمتی سے ۔
ع پایا تھا زبس عقدہ کشا، اہلِ عبا کو
ہونٹوں سے پکڑ لیتی تھی دامان قبا کو

زبس ۔ (ف ۔ کلمہ) بہت ۔ بیشتر ۔
ع ملتا تھا ذبح میں رگ رگ کے زبس خنجر شمر
حلق سرور سے صدا آتی تھی، ہاتا پانی (س)

زبس ۔ (ف) کلمہ)
ہر طرف ۔ صرف ۔ انتہائی ۔
ع زخم ان کو زبس تیغ شررِدم کے لگے تھے
ناری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے

زبوں شعار ۔ (ف ۔ ع)
بدکار ۔ بد طینت ۔
ع ہے دیکھنے کا تن و توش اور زبوں شعار
گینڈے کی ڈھال کاٹتی ہے تیغ آبدار

ز ۔ خ

زخم خنداں ہونا ۔ (ار) (صنعت ایہام) (استعارہ) جسم کے زخم کھلے ہوئے ہونا ۔ اُن سے خون بہتا رہنا ۔
ع "الحق" تھے شیر بیشہ، ہیجا، وہ صف شکن
مرنے کی یہ خوشی تھی کہ خنداں تھے زخم تن
(لشکر حسینی کے سپاہی)

زخم کا مرہم ۔ (استعارہ)
تسکین بخشنے والا ۔
ع یہ مرض وہ ہے کہ دنیا میں نہیں جس کی دوا
یہ ہے وہ زخم کہ مرہم نہیں جس کا بخدا

زخم لگنا ۔ (ار ۔ ر) زخمی ہونا ۔
ع: زخم اُن کو زبس تیغ شررِدم کے لگے تھے

زخموں سے فوّارے چھوٹنا ۔
تیزی سے خون نکلنا ۔
ع اصغر دشنہ کے لگا گردن و بازو پہ جو تیر
خوں کے دو زخموں سے فوّارے برابر چھوٹے
(س)

ز ۔ د

زد ۔ (ف)
چُٹکی ۔ کمان میں تیر رکھنے کی جگہ ۔
ع ثابت ہو جس پہ زد کوئی ایسی کماں نہ تھی
تیر افگنوں کی خوف سے خاطر نشاں نہ تھی

زدوکُشت ۔ (ف)
مار پیٹ ۔ قتل وغارتگری ۔
ع گیتی نہیں پھر، گر یہ زد و کُشت رہے گی
شاخیں نہ مری ماہوں گی نہ مری پشت رہے گی

زردکشت ۔ (ف) قتل و خون ۔

ے یہ سُن کے قدم سب نے زردکشت پہ مارا
نیزہ بن اشعث نے ادھر پشت پہ مارا

ز ۔ ر

زرد رو ۔ (ف ۔ صفت)
گنہگار چہرہ ۔ شرمندہ چہرہ ۔ مایوس ۔
(کنایۃً) عاشق (شعرا نے عاشق کے عموماً زرد رخ نظم کیا ہے)

ے کرتا ہے جو مجھ سے زرد رو کو سرسبز
اے ابر کرم، یہ کرم تیرا ہے (افضال الٰہی ر)

زردار ۔ (ف) مالدار ۔ مال جمع کرنے والے

ے زرداروں سے پوچھ حفظ زر کی تکلیف
شب کا سونا حرام ہو جاتا ہے (ر)

زردار ۔ (ف) مالدار ۔

ے اس باغ میں بے زر ہے کوئی اور کوئی زردار
صحت سے کوئی صورت نرگس کوئی بیمار
(باغ : استعارہ دنیا سے)

زرریز ۔ (ف) سنہری ۔ سنہری شعاعوں والا ۔

مصرع : وہ شمسۂ زرریز کا اوج اور وہ تنویر

زرریز ۔ نورانی ۔ چمکیلی ۔ نورانی شعاعوں والی ۔

ے کیا فیض سواری تھا کہ زرریز تھی راہ
طالع تھا اِدھر مہر، اُدھر تھا عالم شاہ

زرنثار ۔ (ار)
سونا اور روپیہ، صدقہ اُتارنا ۔
زرانجم نثار کرنا ۔ ستارے چھپنے سے استعارہ کیا ہے ۔
رات ختم ہوئی اور ستارے چھپنے لگے ۔

مصرع کرنے لگا فلک زرانجم نثار صبح

زرق ۔ (اہلِ زرق)
مکر و فریب ۔

ے چشمک پہ دم بدم تھی ہر اک اہل زرق سے
آتی ہوں میں سروں پہ ذرا فرق فرق سے
(سروں ۔ فرق ۔ فرق ۔ ایہام تناسب)

زرق برق ہونا ۔ (ار)
چمک دمک ہونا ۔ انتہائی

ے بجلی کی زرق برق تھی ساز و یراق پہ
غُل تھا چڑھے ہیں احمد مرسل براق پہ
(احمد مرسل ۔ استعارہ ہے)

زری ۔ ذرا (ار ۔ ر)
لکھنؤ میں ذرا کی جگہ بعض اہلِ زبان "زری" بولتے ہیں ۔

ے اس پر بھی تشنگی میں نہ تسکین زری ہوئی
گویا تھی آگ پیٹ میں اس کے بھری ہوئی

ز ۔ ش

زشت ۔ (ف ۔ صفت)
گنہگار ۔ عاصی ۔ خاطی ۔

ے صالح بھی ترا ہے زشت بھی تیرا ہے
کعبہ بھی ترا کنشت بھی تیرا ہے
(مختار کل ۔ ر)

ز ۔ غ

زِغال ۔ (ع)
کوئلہ ۔

ے ہیرالالم کی آگ کا روشن ہے سب پہ حال
وہ شخص جل کے رہ گئے تھے صورت زغال
(ہیرالالم ۔ دیکھیے تلمیح)

ز ۔ ل

زلفِ سمن سا ۔ (ف ۔ مرکب)
پھول کی سی خوشبو رکھنے والی زلف ۔
زلفِ معطر ۔
ع : ہائے نیزے سے بندھی زلفِ سمن سائے حسین (س)

زلفِ شکن در شکن ۔ (ف)
پیچدار زلف ۔ گھونگر والے بالوں کی زلف ۔
ع : ڈوبی لہو میں زلفِ شکن در شکن بھی ہے (س)

زُلف کھولنا ۔ (ار)
زلف کالی ہوتی ہیں، اس کی مناسبت سے رات کی تاریکی پھیلنے کو زلف کے کھلنے سے استعارہ کیا ہے
یعنی : سیاہی پھیل جانا ۔
؎ جب زلف کو کھولے ہوئے لیلائے شب آئی
پردیس میں سادات پہ آفت عجب آئی

ز ۔ م

زمام ۔ (ع) لجام ۔ لگام ۔ یہاں اونٹوں کی نکیل مراد ہے ۔
ع : بیٹھلائے اونٹ خیمے کے سب کھینچ کر زمام
(زمین کربلا پر قیام امام)
ع : بیٹھلائے اونٹ خیمے کے سب کھینچ کر زمام
(زمین کربلا پر قیام امام)

؎ یوں سپر سے تیغ کہ تجھ میں پناہ ہے
اس نے کہا کہ بھاگ زمانہ سیاہ ہے

زمانہ سے گزرنا ۔ (ار ۔ بول چال)
دنیا سے رخصت ہونا ۔ مرنا ۔
؎ جیتے بھی تو آخر علی اکبر کبھی مرتے
گر بیاہ بھی ہوتا تو زمانے سے گزرتے

زمانے کا پھر جانا ۔ (ار ۔ ر)
ہر ایک کا مخالف ہو جانا ۔
دنیا کا دشمن بن جانا ۔
؎ کہنا کہ بہن، پھر گیا بابا سے زمانا
وعدہ تو کیا تھا پہ نہ تم تک ہوا آنا

زمانے کو آگ لگنا ۔ (عو ۔ کوسنا ۔ ار ۔ ر)
؎ گرمی سے فرس میں نہ وہ تیزی تگی تھی
پیاسے تھے حسین آگ زمانے کو لگی تھی

زمانے کی گردش ۔ (ار)
دنیا کا انقلاب ۔
؎ انداز زمانے کی یہ گردش کے نئے ہیں
جو میرے شناسا تھے، وہی بھول گئے ہیں

زمیں اور ہو جانا ۔ (ار ۔ ع)
حالات بدل جانا ۔ معاملات بگڑ جانا ۔
حالت پلٹ جانا ۔ حالت بگڑ جانا ۔
؎ اب یاں سے کہیں اور چلو جلد انیس
اب یاں کی زمیں اور فلک اور ہوا (ر)

زمین بھر جانا ۔ (ار ۔ ع)
لاشوں سے زمین پٹ جانا ۔
؎ بھر جائے دشمنوں سے جو روئے زمیں تمام
کیا منہ کوئی جو دیکھ سکے جانب امام

زمیں پر سُلا دینا ۔ (ار ۔ ع)
دفن کر دینا ۔
؎ چادر بھی نہیں لاشۂ فرزند حسین کو
کس عرش کے تارے کو سلا آئے زمیں پر

زمیں پر قدم رکھنا ۔ (ار ۔ ع)
غرور کرنا ۔ تکبر کرنا ۔
؎ دیکھنا، کل ٹھوکریں کھاتے پھریں گے انکے سر
آج نخوت سے زمیں پر جو قدم رکھتے نہیں (س)

زمین تھرانا ۔ (ار) زلزلہ آنا۔
تھراتی تھی زمیں کوئی دل تھا نہ چین سے
سب وحش و طیر روتے تھے زینب کے بین سے

زمین زلزلہ میں ہونا ۔ (ار) (زمین ہلنا)
قہر برپا ہونا۔
ے ہے زلزلہ زمین کو گہن میں ہے آفتاب
بارش ہے خوں کی چشم فلک اشکبار ہے (س)

زمین کا سر ۔ (سر پہ زمین)
سرزمین۔ سطح زمین (سرزمین کا نیا ترجمہ کیا ہے)
ے واں آتے ہیں سجدے کو ملک عرش بریں کے
احساں یہ انھیں پاؤں کے ہیں سر پہ زمیں کے

زمین کا گز بن جانا ۔ (ار۔ مح)
ہر وقت چلتا رہنا۔ منزل در منزل طے کرنا۔
ے ان جنگلوں میں بادیہ پیما تھا دین کا
گز بن گیا تھا راہ خدا کی زمین کا

زمین کا ورق الٹ جانا ۔ (ار۔ فقرہ)
طبقہ زمین تلپٹ ہو جانا۔
مراد: قیامت آجانا۔
ے خنجر سے وہ گلوئے مبارک جو کٹ گیا
حیرت ہے کیوں ورق نہ زمیں کا الٹ گیا

زمین لال ہونا ۔ (ار۔ مح)
زیادتی اور شرارت دکھانے کیلئے مستعمل ہے
ے خون تن اعدا سے زمیں لال ہوئی تھی
تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی

زمین ہلنا ۔ (ار۔ مح)
انتہائی کود پھاند مچنا۔
بہت ہجوم ہونا۔ انتہائی شور شغب ہونا۔
ے گھوڑوں سے زمیں ہلتی ہے، اک شور بپا ہے
آوازیں یہ زرہوں کی ہیں، ٹاپوں کی صدا ہے

زمزمہ کرنا ۔ (ار)
نغمہ گانا۔ گیت گا۔ چہکنا۔
ع: زمزمہ کرنے لگے یاد الٰہی میں طیور

زمزمہ پردازی طیور ۔ (ف)
پرندوں کا گیت گانا۔ نغمہ گانا۔
حمد الٰہی میں چہچہانا۔
ے چھپنا وہ مہتاب کا، وہ صبح کا ظہور
یاد خدا میں زمزمہ پردازی طیور

ز ۔ ن

زُنّار ۔ (ع۔ اسم مونث) جینؤ۔ بالا۔
ع: زنار گردنوں پہ تمہاری سوار تھی
(روح انیس۔ زنّار۔ مونث)

زنجیر رکھنا ۔ (ار۔ مح)
پابندی لگانا۔ بند رکھنا۔ بند کر دینا۔
ے بلا قید آئیں، تھا یہ حکم حیدر صفدر
سخی جو ہیں، وہ دروازے میں کب زنجیر رکھتے ہیں (س)

زنجیر قدم رہنا ۔ (ار۔ مح)
قدموں میں لپٹا رہنا۔
اثرات باقی رہنا۔
ے زنجیر قدم ضعف رہا برسوں تک
آزاد ہوئے، پر بھی اسیری نہ گئی (ر)

زنخداں ۔ (ف) ٹھوڑی۔
ے بہ آیا لہو تا بہ زنخدان مبارک
ٹھنڈے ہوئے دو گوہر دندان مبارک

زندگی کا سہارا ہونا ۔ (ار۔ مح)
جس کی وجہ سے آدمی زندہ رہ سکے۔ مراد، بیٹا۔
ے کنبے کی جان، آنکھوں کا تارا یہی تو تھا
بابا کی زندگی کا سہارا یہی تو تھا

زندگی کا مزا ساتھ لے جانا ۔ (ار ۔ فقرہ)

لطف زندگی ساتھ ساتھ چلا جانا ۔

ع ساتھ اپنے مزا زیست کا لیتے گئے واری
ہے ہے مجھے مٹی بھی نہ دیتے گئے واری

(مٹی دینا ۔ دیکھیے ردیف)

زندگیٔ مستعار ۔ (ف)

مراد : ناپائدار زندگی ۔ حیات ناپائدار ۔

تکرار کیا ہے ، زندگیٔ مستعار میں
اے موت ، بار بار تقاضا نہ چاہیے (سا)

زندگی ہونا ۔ (ار ۔ ر)

باحصل ہونا ۔ باعث حیات ہونا ۔

ع تم زندگی ہو ، دختر الله کی
کہیں رہنا ، وہاں تو میں ، دعائیں بیاہ کی

زندۂ جاوید ہونا ۔ (ار)

مرنے کے بعد بھی ، ہمیشہ زندہ رہنا ۔

ع اس خاک کا ذرہ ہو تو خورشید وہی ہے
جو آج مرے زندۂ جاوید رہا ہے

زنگاری ۔ (خیمۂ زنگاری) (ف) اعلیٰ قسم کا خیمہ

ع برپا جو ہوا خیمۂ زنگاری شبیر
اس ارض مقدس کی دو بالا ہوئی توقیر

زنگ کا کھا جانا ۔ (ار ۔ مح)

(تلوار کو زنگ کا کھا جانا)

زنگ آلود ہو جانا ۔

زنگ کے سبب بیکار ہو جانا ۔

ع مشہور ہے تلوار کو کھا جاتا ہے زنگ
وہ تیغ تو مورچہ کو کھا جاتی ہے (ر)

زنہار ۔ (ف ۔ کلمہ) قطعی ۔ بالکل ۔

ع سب ایک ہزار اس مرے لشکر میں ہیں اسوار
پر پیاس سے اب تاب کسی میں نہیں زنہار

زنہار ۔ (ف) کوئی ۔ ابھی ۔ قطعی ۔

ع جانوں کا ابھی نرخ نہ زنہار کھلا تھا
سرِ بک رہے تھے موت کا بازار کھلا تھا

زن و فرزند ۔ (ار ۔ ر)

بیوی بچے ۔ گھر بار ۔

ع زن و فرزند سے فرقت ہوئی مسکن چھوڑا
پر احمد کے نواسے کا نہ دامن چھوڑا

زن و مرد ۔ (ف)

سب عورتیں اور مرد ۔

ع : اس دہ زن (زن و مرد حیا دار ہیں مولا

ز ۔ و

زواجبات ۔ (ف)

ضرورت شعری "از" کو تخفیف کر کے "ز" نظم کیا ہے ۔

یعنی واجبات سے ۔ واجب ہے ۔

ع میت روکنا ، ہے خاطر مہماں ز واجبات
دشمن سمجھ کے کوئی اٹھا دے نہ اس پہ ہات

زوّار ۔ (ع ۔ زائر کی جمع)

جمع ۔ زیارت کرنے والے ۔

لیکن اردو میں واحد بھی مستعمل ہے

ع زوّار جن کا ہوں میں ، انھیں کی مجھے قسم
سر بھی کٹے گا اب تو نہ چھوڑوں گا یہ قدم

زوّار ۔

ع کربلا چاہیے شبیر کے زوّاروں کو
باغ پھولوں کو مبارک ہو فلک تاروں کو

زوال آجانا ۔ (ار)

تباہی آجانا ۔

ع جب دولت سرور پہ زوال آگیا رن میں
جس گل پہ تصدق تھے ، وہ مرجھا گیا رن میں

زوج ۔ (ع) شوہر ۔
نرغے میں بے قرار تھا شاہ زناں کا زوج

زور ۔ (ع)
غرور و نخوت ۔
میر انیس نے، بحر و زور کی ترکیب ایک جگہ مزید نظم
کی ہے ۔ دیکھیے، مرثیہ غیر مطبوعہ رسالہ آجکل انیس نمبر
؎ آمد میں نہ شکوہ نہ تعلّی نہ وہ بحر و زور
گرجا تھا اس قدر تو برسا بھی تھا مزور

زور آوران فوج ۔ (ف)
فوج کے تجربہ کار پہلوان ۔
ع : زور آوران فوج ہیں سب اس سے زیر

زور چلنا ۔ (ار)
(بس چلنا) (ار) قابو ہونا ۔
ع : نہ مجھ پہ کسی کا زور چلا اور نہ میرا بس

زور میں آکر آنا ۔ (ار ۔ ع)
عام طور پر "زور میں بھرا ہوا آنا" محاورہ بولتے ہیں
کندھے پھیلائے ہوئے آنا ۔ فخر کرتا ہوا آنا ۔
اپنے پر گھمنڈ کر کے آنا ۔
؎ آیا کوئی شہ زور اگر زور میں آکر
ضرب اپنی نہ کی شاہ نے وار اسکا بچا کر

زور نہ چلنا ۔ (ار ۔ ع)
بس سے باہر ہونا ۔
قابو سے باہر ہونا ۔
؎ ہجر علی اکبر تھا کسی کو بھی گوارا
وہ مر گئے اور کچھ نہ چلا زور ہمارا

زور ہارنا ۔ (ار ۔ ع)
طاقت جواب دے جانا ۔
نیزے کو ہلانے میں بھی تو زور کو ہارا
کیوں میں نے کماں چھین لی اور تیر تمھارا

ز ۔ ہ

زہر اگلنا ۔ (ار ۔ ع)
۱۔ کالے سانپ کی طرح زہر پھیلا دینا ۔
سانپ جب کاٹتا ہے، تو اپنا زہر بھی نکال دیتا
ہے، اور وہی موت کا سبب ہو جاتا ہے ۔
۲۔ انتہائی سخت و سست باتیں کرنا ۔ سخت مخالفت
پر اتر آنا ۔
؎ افعی کی طرح زہر اگلنے لگی تلوار
پی پی کے لہو رنگ بدلنے لگی تلوار

زہر اگلنا ۔ زہر اگلنا ۔ (ار ۔ ع) قتل کرنا
؎ لو زہر یہ ناگن اب اگلتی ہے خبردار
لو تیغ علی رنگ بدلتی ہے خبردار

زہر چڑھنا ۔ (ار ۔ ع)
زہر کا اثر سرایت کرنا ۔
(یہاں تلوار کی کاٹ کو زہر سے استعارہ کیا ہے)
؎ زہر اس کا چڑھا جس پہ، وہ بسمل نظر آیا
فولاد کا جوہر سمِ قاتل نظر آیا

زہر کشندہ ۔ (ف) زہریلا ۔ زہریلی ۔
؎ کہتے تھے شاہ، زہر کشندہ ہے انکی چاہ
مومن کو حبِّ دولت دنیا نہ چاہیے (س)

زہر میں سر ڈوب ۔ زہر کے پانی میں بجھی ہوئی ۔
؎ تلواریں کھنچیں زہر میں سرڈوب یکایک
لشکر سے بڑھے، فوج کے سرکوب یکایک

زہر میں بجھانا ۔ (نو ۔ ع)
زخم لگنے پر جانبر نہ ہو سکنے کے لئے ہتھیار پر زہر کا
پانی لگا لیتے ہیں ۔
ع : تلوار آج زہر میں، میں نے بجھائی ہے
(فوج یزید)

زہر ہونا ۔ (ار۔ر) برا ہونا ۔

ہ ماں کا پھپھی کا پیار ہے اب حق میں مرے زہر
امداد کا ہنگام ہے اب یا امام دہر

زہرا ۔ (ع ۔ اسم مونث)

لقب جناب سیّدہ بنت آں حضرت صلعم

زہرا ۔ (ع ۔ اسم مونث)

(لغوی معنی) شگوفہ ۔ خوبی ۔ آرائش ۔ تازگی ۔

زہرہ ۔ (ع ۔ اسم مذکر) پتا ۔

شجاعت ۔ دلیری ۔ قوت

(صنعت تجنیس لفظی و معنوی)

ہ فضّہ کے غلاموں کا بھی رتبہ نہیں رکھتا
زہرا کیوں زہرا یہ زہرہ نہیں رکھتا (مکالمہ)

زہرا ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

پتّہ ۔ جگر طاقت ۔

ہ صدیقۂ جناب سیّدۂ بنت رسول
زہرا کہے، زہرا کو، یہ زہرا کس کا (تجنیس لفظی)

زہرا کی بیٹیاں ۔ حضرت زینب وام کلثوم

(دیکھیے، تلمیح)

ہ حیدر کا باغ ہوتا ہے جنگل میں پائمال
زہرا کی دونوں بیٹیاں کھولے ہوئی تھیں بال

زہرا کی زراعت ۔ (استعارہ)

اولاد فاطمہ ۔ خاندان بنی فاطمہ

زہرا ۔ آنحضرت صلعم کی بیٹی کا نام
حضرت فاطمہ کی گودی کے پلے

ع : دنیا میں یہ زہرا کی زراعت رہے شاداب

زہرہ آب ہونا ۔ (ار۔ع)

پتّہ پانی ہو جانا ۔

مارے خوف کے مرجانا ۔

ع : آب ہو شیر کا زہرہ ہے وہ للکار بپا

زہرہ آب آب ہونا ۔ (ار۔ع)

پتّہ پھٹ کر پانی پانی ہو جانا ۔

انتہائی خوف غالب ہو جانا ۔

ع : وہ رعب حق کہ شیر کا زہرہ ہو آب آب

زہرے پانی ہو جانا ۔ (ار۔ع)

پتّے پھٹ پھٹ جانا ۔

ع : زہرے جسے سُن سُن کے ہوئے جاتے تھے پانی

زہ گیر ۔ (ف)

انگشتانہ، جو تیر انداز انگوٹھے میں حفاظت کے لیے پہن لیتے ہیں ۔ عموماً ہڈی کا ہوتا ہے ۔

(دیکھیے، تصویر)

ہ ترکش دو نیم ہو گئے زہ گیر کیا کرے
چلّہ نہ ہو کماں پہ تو پھر تیر کیا کرے

(ترکش ۔ زہ گیر ۔ چلّہ ۔ تیر ۔ دیکھیے تصاویر)

زہے ۔ (مجازیہ) سبحان اللہ ۔ خوب ۔ واہ واہ ۔

ہ کو شانزمین معلّیٰ زہے فضائے نجف
ریاض خلد بھی شائق ہوئے نجف

زہے بخت ۔ (ف ۔ ار ۔ مستعمل)

(کلمہ تبریک، استعجابیہ اور مجازیہ)

کیا مقدر ہے ۔ سبحان اللہ ۔

ہ مسلم کا خوشا اوج، زہے بخت رائے
زندہ ہے وہی، راہ محبت میں جو مرجائے

زہے نصیب ۔ (ار۔ر) کیا اچھا مقدر ہے ۔ کس کا مقدر ۔

ہ فدیہ ہو فاطمہ کے پسر کے زہے نصیب
جنّت بھی اب قریب ہے مقتل بھی ہے قریب

زہیر متین ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

جلیب ۔ (ع ۔ اسم مذکر) دیکھیے، تلمیحات

بولے زہیر متین کہ حاضر ہیں سب غلام
بڑھ کر جلیب بھی ہوئے مصروف اہتمام

ز - ی

زیارت ۔ (ع)

یہاں زیارت کے معنی دیکھنے اور ملنے کے ہیں ۔

ع : سب حج کے مراتب ہیں زیارت میں ہماری

زیارت پڑھنا ۔ (ار ۔ ع)

اُن مخصوص کلمات کا مجموعہ جو رسول صلعم ائمہ اور مقدس ہستیوں کے لیے الگ الگ متعین کر دیے گیے ہیں ۔ اور جس کی قبر پر جاتے ہیں ، اسی سے متعلق کلمات پڑھے جاتے ہیں ۔

ہ پھر قبر محمدؐ کی طرف پڑھ کے زیارت
کی عرض مسافر کی دوبارہ سے رخصت

زیب سر ہونا ۔ (ار)

سر پہ پہنا ہونا ۔ زینتِ سر ہونا ۔

ہ چھوٹا سا اک سبز عمامہ تھا زیب سر
ماتھا جھنڈولے بالوں میں ، ہالے میں جوں قمر
(عمامہ دیکھیے تصویر) (علی اصغر)

زیب کمر ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

کمر میں آراستہ ہونا ۔ کمروں میں (تلواریں لگی ہونا)

ع : تلواریں تو ہیں زیب کمر ہاتھوں میں بھالے

زیب و زیں ۔ (ف ۔ ع)

آراستگی ۔ سجاوٹ ۔

ہ وہ زیب زین ، زین کی وہ ساز کی پھبن
زیور سے جیسے ہوتی ہے آراستہ دلہن
(زین اور زین میں صنعت تجنیس نام ہے)

زیبا نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

مناسب نہ ہونا ۔ اچھا نہ لگنا ۔

ہ پھر تم کو کیا ، بزرگ تھے گر فخر روزگار
زیبا نہیں ہے وصف اضافی پہ افتخار

زیبا نہ ہونا ۔ (ار)

مناسب نہ ہونا ۔ زیب نہ دینا ۔ شان کے خلاف ہونا ۔

ع : ہم حجت حق ہیں ، ہمیں سبقت نہیں زیبا

زیبا ہونا ۔ (زیبا ہے)

مناسب ہونا ۔ مناسب ہے ۔

ع : زیبا ہے ، جو کہیے کہ ہوا کا تھا ، وہ گھوڑا

زیر دست ۔ (ف)

۱ ۔ ماتحت ۲ ۔ کم فہم ۔

ہ لالچ میں آئے سُن کے یہ باتیں وہ زیر دست
سمجھے کہ اس طرف ہے ظفر اُس طرف شکست

زیر دست ہونا ۔ (ار)

مطیع ہونا ۔ یہاں اوپر کے مقابلے میں نیچے کے معنی میں مستعمل ہے ۔

ہ تھے صاحب معراج کے کاندھوں پہ قدم
عرش اعلیٰ تھا زیر دست حیدر ۔ (منقبت ۔ ر)
(حضرت علی کعبے کے بُت توڑتے وقت آں حضرت صلعم کے کاندھوں پر سوار تھے ۔

زیر زمین ہونا ۔ (قبر میں دفن ہونا)

ہ وہ تخت کدھر ہیں اور کہاں تاج ہیں وہ
جو اوج پہ تھے زیر زمیں آج ہیں وہ (ر)

زیر نگیں ۔ (ف)

زیر اثر ۔ ماتحت ۔ محکوم ۔

میں شیر بیشۂ اسد کردگار ہوں
زیر نگیں زمانہ ہے ، نامدار ہوں

زیر و زبر ہونا ۔ (ار ۔ ع)

تلپٹ ہونا ۔ آثار حشر نمایاں ہونا ۔

ہ در پیش ہے وہ غم کہ جہاں زیر و زبر ہے
گل چاک گریباں ہیں صبا خاک بسر ہے

زیروبم ۔ (ف)
باجوں کی سُریلی، مدھم اور تیز آوازیں ۔
پردۂ موسیقی کا ایک نام ۔
کوس و دف و جلاجل و قرنا بجے بہم
تا گنبد فلک گئی آواز زیروبم
(فوج یزید میں تیاری جنگ)

زیست باقی ہونا ۔ (اردو روزمرہ)
"اگر زندگی ہے"
؎ باقی ہے اگر زیست تو پھر آئیں گے دونوں
غم کس لیے کیا ہوگا؟ جو مر جائیں گے دونوں

زیست تلخ ہونا ۔ (ار ۔ ع)
؎ اک ایک پہ اندوہ و غم و رنج ہے کاری
کہتے ہیں کہ اب تلخ ہوئی زیست ہماری

زیست سے سیر ہونا ۔ (ار ۔ ع)
زندگی سے دلچسپی نہ رہنا ۔
زندہ رہنے کی حاجت نہ رہ جانا ۔
؎ چھوڑا یہ غضب تیغ دو پیکر نے جو مسکن
تولا جو اسے، سیر ہوئے زیست سے دشمن

زیست سے ہاتھ دھونا ۔ (ار ۔ ع)
زندگی سے مایوس ہو جانا ۔
زندگی سے بے پروا ہو جانا ۔
؎ تھے زیست سے اپنی ہاتھ دھوئے سجاد
شب کو بھی راحت سے نہ سوئے سجاد (ر)

زیست کا سہارا ہونا ۔ (ار)
زندگی کی ٹیکن، زندگی کا ساتھی ہونا ۔
بھائی ہے مگر زیست کا بھائی کی سہارا

زیست کا وفا کرنا ۔ (ار ۔ ع)
زندگی باقی رہنا ۔ زندہ رہ جانا ۔
ع : پھر آئیں گے گر زیست نے اس سال وفا کی

زیست کا مشکل ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
اُردو محاورہ "زندگی مشکل ہونا" بولتے ہیں ۔
انیس نے ضرورت شعری کی بنا پر "زیست مشکل ہونا" نظم کیا ہے ۔
؎ اس وقت گر خضر و مسیحا ہوتے
دو چار گھڑی بھی زیست مشکل ہوتی (ر)

زینت پہلو ۔ (ف) (مجازاً) بھائی ۔
ع : اے زینت پہلو تجھے پاؤں گا کہاں سے

زیور جنگی ۔ (ف)
جنگی ہتھیار ۔ زرہ اور دوسرا سامان جنگ ۔
؎ ایک ایک جواں زیور جنگی کو سنوارے
نیزوں کی چمک اور وہ سمندوں کے طرارے

زیور عروس سخن ۔ (استعارہ)
(کلام کی دلھن کا زیور)
کلام یا نظم کا حُسن ۔
؎ ہے زیور عروس سخن منقبت کی مدح
زینت کلام کی ہے رسول زمن کی مدح

ژ

ژیاں ۔ (ف)
غصہ ور ۔ خوفناک ۔
؎ سب چاہیں جس کی زیست وہ شیر ژیاں مرے
افسوس نیم جاں جسے جانِ جہاں مرے

ردیف

س

س - الف

ساتھ چھٹنا - (ار - ع)
الگ الگ ہوجانا۔ کسی ایک مرجانا۔
کیا غل ہے، بہن بھائی کا کیوں ساتھ چھٹے گا
کس کا وہ چمن ہے کہ جو اس بن میں لٹے گا

ساجد و راکع - (ع)
سجدہ اور رکوع کرنے والے۔ نمازی۔
سب ساجد و راکع تھے شہنشاہ کے ہمراہ
تاباں تھے بہتر مہ نو، ماہ کے ہمراہ
(استعارہ۔ مہ نو اور ماہ، امام حسین اور ان کے ساتھی)

ساحل نظر آئے - (دعائیہ فقرہ) مُراد مل جائے
کشتی مری طوفاں میں ہے ساحل نظر آئے
مشتاق ہے دل جس کا، وہ منزل نظر آئے
(ساحل۔ کشتی۔ طوفان۔ میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے)

ساختہ رو - (ف) مضحکہ خیز۔ مصنوعی
بے رنگ ہے گلاب کی بُو ان کے سامنے
باغِ بہشت ساختہ رو اُن کے سامنے

سارا (ار۔ عوامی) سب تمام۔ از اوّل تا آخر۔
شر اپنی طرف سے نہ ہو مطلب ہے یہ سارا
است جو کرے جبر تو یہ بھی ہے گوارا

ساری - (ار) سب۔ تمام۔ ہر طرف۔
جنگل میں کھلا باغ یہ خوشبو ہوئی ساری

ساری - (ار) (سارا کی تانیث)
سب۔ اوّل سے آخر تک۔
اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمہاری
فردیں عمل زشت کی اب چاک ہیں ساری

ساری خدائی - (ار۔ ر) کثیر تعداد۔ لاتعداد لوگ
درپیش ہے کل فوج ستمگر سے لڑائی
یاں تھوڑے سے پیاسے ہیں، ادھر ساری خدائی
(فوجِ حسینی اور فوجِ یزید)

ساز - (ف) گھوڑے کا زیور۔ زین اور باگ وغیرہ
بجلی کی زرق برق تھی ساز و براق۔

ساز و سامان میں رہنا - (ار۔ بول چال)
دنیا داری میں پھنسے رہنا۔
دن رات یہیں کے ساز و سامان میں رہے
جاتا ہے کہاں، کچھ اس کی تدبیر نہ کی (ر)

سال ہونا۔ (ا ر۔ ر)
برس کی عمر میں ہونا۔ عمر ہونا۔ سن ہونا۔
اٹکل مصطفےٰ کو تو اٹھارواں ہے سال
نو دس برس کے ہوئینگے زینب کے دونوں لال
(فوج حسینی)

سالک۔ (ع)
راستہ چلنے والا۔ معرفت کی منزلیں طے کرنے والا۔
(اصطلاح تصوف) عارف باللہ۔
کیوں سعی نہ کی، تصور سالک کا ہے
اپنوں کا گزر نہ غیر ذالک کا ہے
(اختیار الٰہی۔ ر)

سالک۔ (ع) راستہ چلنے والا۔
(اصطلاح تصوف) راہ معرفت کا راہرو
اے سالک منہاج علی، راہ دکھا دے
دروازۂ رحمت مجھے اللہ دکھا دے (علی اکبر)

سالک۔ (ع)
(اصطلاح تصوف) معرفت کا آخری درجہ طے کرنے والا۔
اس راہ میں سالک کوئی دم تھم نہیں سکتے
کہتے ہیں تک بھی کہ ہم تھم نہیں سکتے

سالی کا مہندی لگانا۔ (رسم۔ لکھنوی)
شادی میں دولھا کی سالیاں اس کے مہندی لگاتی ہیں۔
اب سالی کس کے ہاتھ میں مہندی لگائے گی
ماں بیاہے بیٹے کو دھوم سے اب کس کی جائیگی

سامان سو برس کا ہونا۔
انسان اپنے آرام کے لیے بہت کچھ انتظامات کر لیتا ہے۔
آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں

سامنا۔ (ا ر) مقابلہ۔
تم غازیوں کو آج ہے شیروں کا سامنا
پیچھے ہٹے نہ پاؤں کسی کا دم وغا
(فوج یزید کی تیاری جنگ)

سامنا۔ (ا ر۔ ر) مقابلہ
رستمو، داد وغا دو کہ یہ دن داد کا ہے
سامنا حیدر کرار کی اولاد کا ہے

سامنا ہونا۔ (ا ر۔ ع) مقابلہ ہونا۔
ہر دم مجھے سامنا صعوبات کا ہے
اندیشہ و اضطراب دن رات کا ہے (ر)

سامنا ہونا۔ (ا ر۔ ر) مقابلہ ہونا۔
ہیں سیف خدا عرش سے تیغ اتری ہے ان کو
جائیں وہی، ان شیروں سے ہو سامنا جن کو

سامنے سے ہٹنا۔ (ا ر۔ ر)
آنکھوں سے اوجھل ہو جانا۔ چلا جانا۔ واپس ہو جانا۔
یہ کہہ کے ابن سعد کے کچھ کان میں کہا
حضرت کے سامنے کو ہٹا تب وہ بے حیا
(شمر اور ابن سعد)

سان۔ (ف) ایک بڑا پہیا ہوتا ہے جو گھماتے ہیں ہتھیاروں کی دھار تیز کی جاتی ہے۔
ع: ہوتے تھے تیز دھار پہ واں خنجر و تبر

سانچے میں ڈھالنا۔ (ا ر۔ ع)
بہت خوبصورت، حسین اور سڈول جسم یا چیز کے متعلق بولتے ہیں۔
ہیں صانع قدرت نے کفل سانچے میں ڈھالے
ہیں پیارے گردن میں عناں ہاتھوں کو ڈالے

سانس الٹنا۔ دم اکھڑنا۔ سانس اکھڑنا۔
فق ہو گیا سکینہ کا منہہ، سانس الٹ گئی
پھیلا کے ننھے ہاتھ، علم سے لپٹ گئی

سانس اکھڑنا۔ (ار۔ع)
وقت نزع کرنا۔ دم لگنا۔ سانس کی آمد و شد ہونا۔
سانس اکھڑے گی جس وقت، تو فریاد کروں گی
میں ہچکیاں لے لے تمھیں یاد کروں گی

ساونت۔ (ہ) بہادر، شجاع۔
تنہا جو وہ ساونت ہزاروں سے لڑا ہے
مارا ہوا اک شیر ترائی میں پڑا ہے

ساونت۔ (ہ) بہادر۔ پہلوان۔
افلاک سے گذر گئی ساونت کی صدا
آئی خدا کے عرش سے کی صدا

سائر۔ (ع) باقی۔ تمام۔ سیر کرنے والا۔
اللہ رے شرف خیمۂ افلاک حشم کا
سائر کو قناتیں کہ احاطہ تھا کرم کا

سائر۔
در پردہ صدا دیتی تھیں سائر کی قناتیں
ہاں ملتی ہیں آزادی دوزخ کی براتیں

سائف سیّاف۔ (ع)
تلوار کا دھنی۔ تلوار چلانے والا
صف کون سی ایسی ہے کہ جو صاف نہیں ہے
مولا سا کوئی سائف و سیاف نہیں ہے

سایا ہرن ہو جانا۔ (ار۔ع)
سایہ نظر نہ آنا۔ (تیز رفتاری کی انتہا)
نظر کیا کہ ہوا نے بھی نہ پایا
اللہ ری سرعت کہ ہرن ہوگیا سایا

سائے سے وحشت ہونا۔ (ار۔ع)
دنیا والوں سے ربط ضبط سے تنفر ہونا۔
(علیحدگی پسندگی)
سائے سے بھی وحشت ہے، وہ دیوانا ہوں
جو دام سے بھاگتا ہے، وہ دیوانا ہوں

سائے میں دن کاٹیے۔ (ار۔ بول چال)
دن کو آرام کیجیے۔
دن سائے میں رہ کر گزار دیے۔
دن کاٹیے سائے میں کہیں رات کو چلیے

سائے میں کھڑا ہونا۔ (ار۔ بول چال)
سکون نصیب ہونا۔ اطمینان سے ٹھیرنا۔
کہیں قیام کرنا۔
مہلت نہیں اتنی کہ میں سائے میں کھڑا ہوں
حضرت سے جدا ہو کے تباہی میں پڑا ہوں

س۔ب

سب۔ (ار۔ کلمہ)
اظہار کا طریقہ۔ اول سے آخر تک۔ سب ملاکر۔
سب ایک ہزار اس مرے لشکر میں ہیں سوار

سب آتے ہیں۔
حاجت روائی کے لیے حاضر ہونا۔
مور و ملخ و گرگ و غزال و فرس و شیر
سب آتے ہیں، جب ہوتا ہے، کچھ خلق میں اندھیر

سب اچھے ہیں، میری تقدیر بری ہے۔
اُردو میں یہ فقرہ عام طور پر بولا جاتا ہے۔
فرقت کا الم میرے کلیجے کو چھری ہے
سب اچھے ہیں لوگو، مری تقدیر بری ہے

سب کچھ خاک ہونا۔ (ار۔ ر)
مال دنیا، بالکل بیکار ہونا۔ مٹی کی مثل ہونا۔
مُردوں کو نہ رہتی ہے ہوس اور نہ طلب کچھ
جب جا کے ملے خاک میں پھر خاک ہی سب کچھ

سب کی سن لینا۔ (ار۔ع) ہر بات برداشت کرلینا۔
نافہم سے کب دادِ سخن لیتا ہوں
دشمن ہو کہ دوست، سب کی سن لیتا ہوں (ر)

سب مر گئے یہ نہ مر گئی ۔ (عو۔ زبان)
کسی پر شدید آفات اور مصائب پڑنے کے بعد
بھی زندہ رہ جانے پر عورتیں یہ روزمرہ بولتی ہیں۔
بعض عورتیں اپنے لیے بھی کہہ دیتی ہیں۔
کیا کیا جوان مر گئے، یہ نہ مر گئی
وحشت بلا سے شام تلک ننگے سر گئی

سبحہ ۔ (ع) تسبیح۔
دانا تھے مثل سبحہ مطیع امام تھے
(دانا۔ سبحہ، امام۔ تینوں میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے)

سبحۂ گوہر ۔ (استعارہ)
موتیوں کی مالا (تسبیح)
آنسوؤں کی قطار
مجلس بہا بہر نذر شہنشاہ کربلا
دست مژہ ہے سبحۂ گوہر لیے ہوئے (س)

سبز خام ۔ سبز رنگ کا
گلزار فاطمہ کا ہے جو سرو سبز ام

سبز قدم ۔ (ف + ار۔ صفت)
منحوس قدم والا۔ بدبخت۔ مشوم۔
ے ایک ایک قدم زور تہمتیں شکوہ تھا
رہن رکاب سبز قدم سر گروہ تھا

سبزۂ بیگانہ ۔ (ف) خودرو گھاس (مراد: منت د مراد
بڑھنے والا)
ے بہ رنگ سبزۂ بیگانہ باغ دہر میں تھا
ترے سحاب کرم نے کیا نہال مجھے (س)

سبزہ رنگ ۔ (ف) سبزے کا آغاز جس کے چہرے پر ہو۔ نوجوان
مصرع: لڑکوں میں سبزہ رنگ کوئی، کوئی گل عذار

سبزہ رنگ ۔ حسین صورت۔
مطلب کھلا ہوا ہے خط سبزہ رنگ کا
یہ حاشیہ لکھا ہے اس متن تنگ کا

سبزہ نکلنا ۔ (ار)
جوانی کے آثار چہرے پر ظاہر ہونا۔
مصرع: سبزے کے نکلتے ہی چلے اے علی اکبر

سبط ۔ (ع۔ اسم مذکر)
بیٹا بیٹی کی اولاد۔ پوتا۔ نواسہ
ہر دم غم سبط شہ لولاک کیا
جب نام لیا، چشم کو غمناک کیا (ر)

سبطین نبی ۔ (ع)
آں حضرت صلعم کے دونوں نواسے، امام حسن، امام حسین۔
بن باپ کے سبطین نبی ہوتے ہیں (ر)

سبق یاد کرنا ۔ (ار)
سیکھنا، پڑھنا۔ صبح اور وقت کے عین مطابق کا سبق
درد سر ہوتا ہے بے رنگ نہ فریاد کریں
بلبلیں مجھ سے گلستاں کا سبق یاد کریں

سبق یاد نہ ہونا ۔ (ار۔ ر)
انیس اپنے رنگ کلام اور زبان و بیان کے متعلق کہہ
رہے ہیں کہ میری شاعری کی اگر کوئی کرنا چاہے
تو برسوں بھی نہ ہو سکے گی۔
ے ہے سہل ممتنع یہ کلام ادق مرا
برسوں پڑھیں تو یاد نہ ہوے سبق مرا

سَبَقَت ۔ (ع) پہل۔ ابتدا۔
مصرع: ہم محبت حق ہیں ہمیں سبقت نہیں زیبا

سبقت ہونا ۔ (ار۔ روزمرہ)
اولیت ہونا۔ پہل ہونا۔
زیادہ ہونا۔ افضلیت ہونا۔
ے سبقت ہے سدا غضب پہ رحمت کو تری
اپنی تجھے رحمت کی قسم، رحمت کر (رحمت الٰہی، ر)

سبکبار ۔ (ف) فرض سے ادا۔
رخصت ہو کر سر اترے تو ہم بھی ہوں سبک بار

سبکبار۔ (ف) ہلکا پھلکا۔ بے گناہ۔

ے افسوس یہاں سے نہ سبکبار چلے
ایذا و مصیبت بھی گرفتار چلے (ر)

(ف)

بوجھ اتار کے ہلکا ہو جانا۔
فرض کا بار اتر جانا۔

ے فرمایا کہ منزل پہ یہ پہنچا ترا اسوار
رخصت ہو کہ سر اترے تو ہم بھی ہو سبکبار

سبک بار ہونا۔ (ار)

فرض سے ادا ہونا۔ ذمہ داری سے بری ہونا۔

ے کس طرح ابھی جنگ پہ تیار ہو شبیر
پہنچا لے اسے بھی تو سبک بار ہو شبیر
(علی اصغر کی طرف اشارہ ہے)

سبک پے۔ (ف) تیز بھاگنے والا۔

ے وقفہ کہیں یہ اسپ سبک پے نہیں کرتا
خورشید بھی منزل کوئی یوں طے نہیں کرتا

سبکدوشی۔ (ف)

بار کم کرنا۔ چھٹکارا۔ کمی

ے سبک دوشی امت خاطر
ضعیفی میں بار گراں کھینچتے ہیں (س)

سبک خیز۔ (ف) زیادہ تیز اڑنے والا (جانے والا)

ے اڑ جانے میں رنگ رخ عاشق سے سبک خیز
بوٹی میں غزالوں کے سے کہیں تیز

سبک سیر (ف) تیز رفتار۔

ے دلدل رخش سے جو نکلا اسد اللہ کا جایا
رہوار سبک سیر کو روتا ہوا پایا

سبک گام۔ (ع۔ ف)

تیز رفتار۔ تیز قدم۔ بہت تیز بھاگنے والا۔

ے گر سد کو مدد گردش ایام کو پہنچے
کب سرعت شبدیز سبک گام کو پہنچے

سبک ہونا۔ (ار۔ مح)

ہلکا ہونا۔ وقار میں کم ہونا۔ اوصاف میں کم ہونا۔

ہے کون و مکاں میں اختیار حیدر
گردوں ہے سبک پیش وقار حیدر
(منقبت علی۔ ر)

سبھوں۔ (ار۔ جمع)

ہر ایک۔ جو جو۔ جن جن۔

ے وطن سے جن سبھوں نے شاہ کو مہمان بلایا ہے
وہ تلواریں پہ باڑھیں، ترکشوں میں تیر رکھتے ہیں (س)

سبیل جاری۔ (سبیلیں) (ع)

آتے جاتے لوگوں کو پانی پلانے کا سامان۔

(ار ۳ انیس)

ع: جاری سبیلیں رکھیں گے رستوں پہ خاص و عام

س۔ پ

سپر انداختہ ہونا۔ (ار۔ مح)

ہارا ہونا۔ ہار مانے ہونا۔

ے مریخ بھی دل باختہ تھا سامنے اس کے
گردوں سپر انداختہ تھا سامنے اس کے

سپرداری۔ (ف)

۱۔ سپر اٹھانا۔
۲۔ امداد کرنا۔ سایا کرنا۔

ے جبریل و سرافیل سپرداری کو آئے
اقبال و حشم غاشیہ برداری کو آئے

سپر ہو جانا۔ (ار۔ مح)

سایہ بن جانا۔ پناہ بن جانا۔
ملجا و ماوٰی بن جانا۔

ے ہمیں کچھ نہیں تیغ عصیاں کا ڈر
علی کی معیت سپر ہو گئی (س)

سپر ہونا۔ (ار۔ ع)

مصیبت سے بچا لینا۔ پناہ میں لینا۔

ع: مادر بھی سپر ہونے کو ہمراہ چلے گی

سپردِ لحد کرنا۔ (ار)

میّت دفن کرنا۔

؎ یہ کہہ کے ذوالفقار سے کھودی وہیں زمیں
ہاتھوں سے کی سپردِ لحد لاشِ نازنیں

سپند۔ (ف)

کالا دانہ، جسکو جلا کر نظر بد اتارتے ہیں۔

؎ نقش اس قدم کے چاند سے روشن دو چند ہیں
مجمر ہے آسماں تو ستارے سپند ہیں

سپہر حشم۔ (ف۔ صفت)

اعلیٰ قدر و مراتب۔

ع: خادم، سپہر حشم، عرش بارگاہ

س۔ ستا

ستّار۔ (ع)

چھپانے والا۔ پردہ پوش۔

ع: چھن جائے ادا سے تو ستّار خدا ہے

ستارہ چمک جانا۔ (ار۔ مح)

مقدر جاگ جانا۔

؎ رفعت کا اس کی فرش سے غل عرش تک گیا
دو آج خاک کا بھی ستارہ چمک گیا

ستارا گردش میں ہونا۔ (ار۔ مح)

بدبختی اور بدقسمتی کے متعلق بولتے ہیں۔

؎ کچھ بخت ہمارے ہی نہیں سرگشتہ
گردش میں فلک کا بھی ستارا دیکھا (ر)

اس مصرعے میں حقیقی معنی بھی لیے جا سکتے ہیں، یعنی تمام سیارے گردش میں رہتے ہیں۔

ستاروں کا چھٹکنا۔ (ار۔ مح)

اِدھر اُدھر ستاروں کا چمکنا۔

؎ چھٹکے ہوئے ستاروں کا ذروں پہ تھا گماں
نہرِ فرات بیچ میں تھی مثلِ کہکشاں

(کہکشاں: دیکھیے، ردیف میں)

ستاروں کی گردش نظر آنا۔ (ار۔ بول چال اور محاورہ) (بول چال) رات کو آسمان پر ستاروں کی گردش سے وقت کا تعین ہو سکتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ (محاورہ) مقدرات کے سیاروں کی بدبختی کا اندازہ ہونا۔

؎ حضرت کو ستاروں کی جو گردش نظر آئی
دل یادِ خدا کرنے لگا چشم بھر آئی

ستارے اور آفتاب۔ (استعارے)

ستارے: اعزا و انصارانِ حسین
آفتاب: استعارہ: امام حسین

؎ صدقے سواری شہِ گردوں رکاب کے
گویا ستارے جاتے تھے ساتھ آفتاب کے

ستم آرا۔ (ف)

ظالم۔ شقی۔ ظلم کرنے والا۔

؎ حُر نے کہا کہ او ستم آرا زباں کو تھام
سبطِ رسول ہے مرا محسن، مرا امام

ستم ایجاد۔ (ف۔ ع)

ظالم۔ ظلم و ستم کرنے والے۔
بیجا اور بے گناہ ظلم کرنے والے۔

ع: مارا ظلم ایجادوں نے تنہا انھیں پا کر

ستم ایجاد۔ (ف) نئے نئے مصائب توڑنے والا۔

انتہائی ظالم۔ ایذائیں پہنچانے والا۔

؎ دشمن جو یزید ستم ایجاد ہوا
محبوبِ خدا کا باغ برباد ہوا (ر)

ستم ایجاد ۔ (ف ۔ مرکب)
نئے نئے ظلم کرنے والا۔
سخت ظالم۔
ع پانی کو نہ شمر ستم ایجاد سے کہنا
بے جا ہے اس کا کسی صاحب اولاد کو کہنا

ستم کش ۔ (ف) مظلوم ۔ آفتوں کا مارا۔
ع اللہ کس قدر ہے پُر آشوب یہ مقام
مرتا ہے اجل پہ ستم کش یہ تشنہ کام

ستم کش ۔ (ف) مظلوم ستائے ہوئے
ع : لڑکے ہیں، ستم کش ہیں غریب الغربا ہیں

سقّوں کا چلّانا ۔ (ار ۔ ع)
عموماً سڑکوں پر پانی پلانے والے سقّے چلّا چلّا کر پانی پلانے کی آواز لگایا کرتے ہیں۔
ع : چلّاتے تھے سقّے کہ جو پیاسا ہو وہ آئے
ٹھنڈا کرے گرمی میں جگر پیاس بجھائے

ستیز ۔ (ف) جنگ ۔ لڑائی۔
ع سب لوگ جا بجا پئے قتل و ستیز ہیں
تیغیں بھی ہیں اُپی ہوئی خنجر بھی تیز ہیں

س ۔ ج

سجّادہ ۔ (ع) مصلّا ۔ جس پر نماز پڑھی جاتی ہے۔
ع : سجّادے سب نے لاکے بچھائے بروئے خاک

سجّادۂ طاعت ۔ (ف + ار)
جائے نماز ۔ نماز پڑھنے کا مصلّا۔
ع آئے سجادۂ طاعت پہ امام دو جہاں
اُس طرف طبل بجے، یاں ہوئی لشکر میں اذاں

سجدہ کرنا ۔ (ار ۔ ر) اللہ کا شکر ادا کرنا۔
ع سجدہ کرو کہ نذر تمہاری قبول ہے
رونا قبول، تعزیہ داری قبول ہے

سجدے کرنا ۔ (ار ۔ ع)
شکر ادا کرنا ۔ شکر گزار ہونا۔
سجدۂ خدا بجا لانا۔
ع : سب کرتے ہیں سجدے کہ بلا ٹل گئی سر سے

سجنا ۔ (ار) آراستہ کرنا ۔ لگانا۔
ع : خنجر سجا کمر میں کسی نے چڑھا کے سنگ
(تیاری جنگ)

سجو ۔ (ار) آراستہ کرو ۔ باندھو ۔ لگاؤ۔
(جنگ کے ہتھیار)
ع فرمانے لگے حضرت عباس علمدار
ہاں غازیو! اب تم بھی سجو جنگ کے ہتھیار

س ۔ چ

ع : سچ ہے کہ نہیں کوئی زمانے میں کسی کا
(ار ۔ مقولہ)
دنیا میں کوئی کسی کے کام نہیں آتا

س ۔ ح

سحر ۔ (ع) جادو۔
اعجاز ۔ (ع) معجزہ۔
معجزہ : اللہ کی طرف سے، کوئی رسول، امام یا ولی دکھاتا ہے۔
سحر : جادوگر اپنے کرتبوں سے ظاہر کرتا ہے۔
ع : کیا جانیے یہ سحر تھا یا آپ کا اعجاز

سحر بیانی ۔ (ف)
بیان کا زور ۔ کلام کا زور ۔ بلندی۔
ع : اے نطق آج سحر بیانی دکھا مجھے

سحر حلال ۔ (ع + ف) اچھا جادو
ع : ساحر بھی ہیں تو ساحر سحر حلال ہیں

سحر حلال۔ (ع۔ف ترکیب)
حلال جادو۔ جائز بات۔
؎ خنجر تھی نیمچہ تھی کٹاری تھی بھال تھی
اعدا کے ذبح کرنے کو سحر حلال تھی
(نیمچہ۔ کٹاری۔ بھال۔ دیکھیے۔ تصاویر)

سحر سے شام ہوجانا۔ (ار۔ مح)
سارا دن گزر جانا۔ خیریت کے ساتھ دن بیت جانا۔
؎ ہوجاتی ہے جب شام تردد میں سحر سے
سب کرتے ہیں سجدے کہ بلا ٹل گئی سر سے

سحر کا در کھل جانا۔ (استعارہ)
صبح ہوجانا۔
سحر کے دروازے وا ہوجانا۔
روشنی پیدا ہوجانا۔
مع: در کھل گیا سحر کا، ہوا بند باب شب
(رات ختم ہوگئی، دن روشن ہوگیا)

سحر کا فریضہ (ار) نماز صبح۔
مع: فارغ ہوئے حضرت جعفر لیفنے سے سحر کے

سحر و شام۔ (ار۔ مستعمل)
ہر وقت۔ ہر گھڑی۔
دن رات۔
مع: دم بھرتے ہیں مولا کی غلامی کا سحر و شام

سحر و شام اک ہوجانا۔
تیغ اور سپر سے استعارہ کیا ہے۔
تیغ چمکتی ہوئی سحر ہے۔ سپر سیاہ ہوتی ہے وہ شام کی مثل ہے۔
؎ تیغ و سپر شاہ خوش انجام کو دیکھو
اعجاز ہے اک جا سحر و شام کو دیکھو
(سحر و شام، متضاد ہیں لیکن یہاں دونوں مل گئے ہیں۔)

س۔خ

سخت جان ہونا۔ (ار۔ مح)
وہ شخص جس کی روح کسی طرح نہ نکلتی ہو۔
باوجود مصائب کے بھی زندہ رہنا۔
؎ بھائی کو کھو کے آئی ہے اجڑے مکان میں
ایسا نہ سخت جان کوئی ہوگا جہان میں

سخت جان ہونا۔ (ار۔ مح)
کسی طرح موت نہ آنا۔
؎ سخت جان مجھ سے نہ ہوگا کوئی بانو نے کہا
علی اکبر تو مریں اور نہ مری جان نکلے (س)

سختی ہونا۔ ظلم ہونا۔
؎ گر ہاتھ بھی تھامے، تو قدم تھم نہیں سکتے
سختی ہے کہ ارباب ہمم تھم نہیں سکتے

سختی ہے۔ (ار۔ بول چال۔ زبان اور لہجہ)
ایسا اندھیر مچا ہوا ہے۔
ایسی اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔
ایسا شدید ظلم ہو رہا ہے۔
اس راہ میں سالک کوئی دم تھم نہیں سکتے
کہتے ہیں ملائک بھی کہ ہم تھم نہیں سکتے
گر ہاتھ بھی تھامے تو قدم تھم نہیں سکتے
"سختی ہے" کہ ارباب ہمم تھم نہیں سکتے

سختیاں کھینچنا۔ (ار۔ مح) تکالیف برداشت کرنا مصیبت اٹھانا
؎ تپ غم شدت میں کہتے تھے عابد
عجب سختیاں استخواں کھینچتے ہیں (س)

سخن کرنا۔ (ار۔ ر) گفتگو کرنا۔ باتیں کرنا۔ سمجھانا۔
؎ شبیر محبت سے سخن کرتے تھے سب سے
عباس علی سامنے بیٹھے تھے ادب سے
(امام حسین کی سب اعزا سے گفتگو)

سخن کرنا۔ (ا ر۔ روزمرہ)
بات کہنا۔ بدتمیزی کرنا۔
ے کرتا ہے کس سے سخن بے ادبانہ
حیدر کا پسر، احمد مرسل کا یگانہ

سخن لب پہ لانا۔ (ا ر۔ فقرہ)
بولنا۔ کہنا۔
ع: پھر جوڑ کے ہاتھوں کو سخن لب پہ لائے

سخن معرفت حق۔ (ف۔ ترکیب)
اللہ کی معرفت کے اسرار۔
شہ نے سخن معرفت حق جو
اشک آنکھوں میں ہر عاشق صادق کے نکل آئے

سخنور۔ (ف) شاعر۔ نظم کرنے والا۔
ے تیزی یوں نہیں زباں میں سخنور کو چاہیئے
پاس آبرو کا صاحب جوہر کو چاہیئے

س۔ د

سد راہ ہونا۔ (ا ر۔ ع)
آمد و رفت میں حائل ہونا۔
جانے کا راستہ روک دینا۔
ے: عصیاں ہوئے سد راہ تو رضواں نے کہا
آنے دو اسے، یہ ہے غلام حیدر (ر)

سدِ رمق۔ (ع۔ مرکب) ذرہ برابر بھی۔ تھوڑا سا بھی
ے نوابی و شاہی نہیں درکار انیس
گر سدِ رمق ملے سکندر ہو جائیں (ر)

سد سکندر۔ (ف۔ ع۔ مرکب)
(دیکھیے، تلمیح)
ع: یہ کیا ہے، تم تو سد سکندر کو توڑ دو

سدھارنا۔ (مص۔ ا ر۔ ر)
عالم سے عجب جان جہاں آج سدھارا

س۔ ر

سر۔ (ف) کنارے
جب سر بیر العلم آئے علی
طعنہ زن تھا لعل روشن ملا پر (س)

سر اتارنا۔ (ا ر۔ ر)
سر قربان کرنا۔ صدقے کرنا۔
حملہ جو بیدلوں نے کیا شہ سامنے
ڈر ڈر کے سب قدم پہ لگے سر اتارنے

سر اٹھا کے چلنا۔ (ا ر۔ ع)
ا۔ تکبر اور غرور کی رفتار سے چلنا۔
اکڑ اکڑ کر چلنا۔
(لغوی معنی) بغیر زمین کی طرف دیکھے چلنا۔ اندھے ہو کر چلنا۔
ے جنھیں ملا، انھیں افتادگی سے اوج ملا
انھوں نے کھائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے (۔۔)

سر اٹھانا۔ (ا ر۔ ع)
غرور کرنا۔ اکڑنا۔ شورش برپا کرنا۔
ے بحر جہاں میں قطروں نے کیا سر اٹھائے ہیں
دیکھیں کہاں حبابوں کی کب تک ہوا رہے (ر)

سر بار دوش ہونا۔ (ا ر۔ بول چال)
زندگی بوجھ ہو جانا۔
زندگی اجیرن ہو جانا۔
ع: سر بار دوش ہے، ہمیں رخصت کرو بہن

سر برسنا۔ (ا ر۔ ع)
متواتر سر کٹ کٹ کر زمین پر گرنا۔
ے امداد رسولوں کی مرے باپ نے کی ہے
سر برسے ہیں جب تیغ علی میان سے لی ہے (وجہ)
(پہلے مصرع میں حضرت علی کی طرف اشارہ ہے)

سر بکنا ۔ (ار ۔ مح)

قتل و غارتگری کا بازار گرم ہونا ۔

جسم پر سے سر کٹ کٹ کے گرنا ۔

؎ سر بک رہے تھے ، موت کا بازار کھلا تھا
دروازہ اجل کا پئے کفار کھلا تھا

سر بیچنا ۔ (ار ۔ مح)

اپنی جان کسی کے نام پر ہبہ کر دینا ۔

کسی کے لئے جان دینے کا عہد کر لینا ۔

؎ وہ اور کسی سے نہ جھکیں گے ، نہ جھکے ہیں
عزت میں نہ فرق آئے کہ سر بیچ چکے ہیں

سر پٹک دینا ۔ (ار ۔ مح)

سر زمین پر رکھ دینا ۔ ہمت ہار جانا ۔

؎ جب خاک پہ جنگل میں قدم رکھتا تھا تن کے
سر اپنا پٹک دیتے تھے ، اطرادس چمن کے

سر پٹکنا (ار ۔ مح)

سر دھننا ۔ انتہائی بے چینی کے سبب بے قرار رہنا ۔

؎ اس رات کو باپ اس کا سحر تک نہیں سویا
پٹکا کبھی سر کو کبھی تڑپا کبھی رو دیا

سر پٹکنا ۔ (ار ۔ مح)

آدمی کو جب نیند نہیں آتی تو ادھر ادھر متواتر کروٹیں بدلتا رہتا ہے ۔

؎ نیند آتی ہے کب ، لاکھ جو پٹکے سر اپنا
یاد آتا ہے منزل پہ مسافر کو گھر اپنا

سر پٹکنا ۔ (ار ۔ مح)

تڑپنا ۔ بے چین ہونا ۔

مع : بچے بھی سر پٹکتے تھے لے لے کے شہ کا نام

سر پہ (ار) اوپر ۔ جسم پر

؎ سر پہ ملک صفات تکس تھے دو عرب
جبریل تہ کیے ہوئے تھے زانوے ادب (نعت سرورِ کائنات)

سر پر آسمان گرنا ۔ (ار ۔ مح)

قہر نازل ہونا ۔ انتہائی مصائب کا سامنا ہونا ۔

مع : چھوڑیں نہ یہ زمیں جو گرے سر پہ آسماں

سر پہ قائم رہیں ۔ (دعائیہ فقرہ)

آپ کے سائے میں ہمیشہ ہمیشہ رہوں ۔

؎ یہ ابرو سے سر پہ ، یہ طوبیٰ مرے سر پہ
قائم رہیں لاکھوں برس آقا مرے سر پہ

سر پہ گردوں کو اٹھا لینا ۔ (ار ۔ مح)

(محاورہ ہے ، آسماں سر پہ اٹھا لینا)

انتہائی شور و غل ہونا ۔ شور سے کان پڑی آواز سنائی نہ دینا ۔

مع : وہ شور ڈہل سر پہ جو گردوں کو اٹھا لے

سر پہ موت آنا ۔ (ار ۔ مح)

موت سوار ہونا ۔ موت کا انتظار ہونا ۔

؎ کیا سر پہ موت آئی ہے ، بس سامنے سے جاؤ
فوجوں کا ذکر کر کے کسی اور کو ڈراؤ

سر پہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)

سرپرست ہونا ۔ نگہباں کا موجود ہونا ،

محافظ کا وجود ہونا ۔

؎ تکیہ نہ برادر پہ مجھے تھا نہ پسر پہ
کچھ غم نہیں ، اللہ تو موجود ہے سر پہ

سر پھرنا ۔ (ار ۔ مح)

۱ ۔ سر میں سودا سمانا ۔ دیوانگی طاری ہونا ۔

۲ ۔ سوچنا ، غور کرنا ۔ دماغ سے کام لینا ۔

؎ اللہ ری پیری میں ہوس دنیا کی
تھک جاتے ہیں جب پاؤں تو سر پھرتا ہے

سرتا بقدم ۔ (ف) سر سے پیر تک ۔ از سرتا پا ۔

؎ بھروں میں تلاطم ہوا لگنے لگے کہسار
مجروح تھے سرتا بہ قدم سید ابرار (شہادت امام)

سر تسلیم جھکانا۔ (ف۔ ار)

وفاداری اور خلوص کے ساتھ سر خم کرنا۔

ے مجرا کیا حُر نے سر تسلیم جھکا کر
آنکھوں سے لگا کے قدم سبطِ پیمبر

سر ٹکرانا۔ (ار۔ ر)

سر کو کسی چیز سے پٹک پٹک دینا۔

ے ٹکراتی تھیں جو رو رو کے سر اپنی بیبیاں
تھے خوں سے قید خانہ میں زیرِ جگر ہوئے (س)

سر ٹکرانا۔ (ار۔ مح)

مارا مارا پھرنا۔ دیوانوں کی طرح گھومتا رہنا۔

ے چھوڑا تجھے جنگل سے الگ جا کے مروں گا
اب سر کو پہاڑوں سے میں ٹکرا کے مروں گا

سر جھکا کر کہنا۔ (ار۔ مح)

لجاجت اور کسرِ نفسی سے کہنا۔ بے ریائی سے کہنا

ے فرمانے لگے سر کو جھکا کر شہِ عالم
میں کیا ہوں، یہ سب ہے کرم خالقِ اکبر

سر جھکانا۔ (ار۔ مح)

عبادت کرنا۔ احکام کی تعمیل کرنا۔

ے توقیر ترے ہی آستانے سے ملی
عزت ترے در پہ سر جھکانے سے ملی (عطاء الٰہی۔۔)

سر جھکائے رہنا۔ (ار۔ مح)

شرم و لحاظ سے نگاہیں نیچی رکھنا۔

مح: اس پردے پہ بھی سر کو جھکائے تھی وہ ذی جاہ

سر جھکائے ہونا۔

سر تسلیم خم کیے ہونا۔ ضرورت اور حاجت براری کے لیے کمتری کے احساس کے ساتھ عاجزی سے پیش آنا۔

ے سب اس درِ دولت پہ جھکائے ہوئے سر ہیں
دنیا میں اگر ہیں تو بشر ہیں

سر چڑھنا۔ (ار۔ ر۔ صنعت توریہ) مغرور ہونا۔

قتل کرنے کے لیے سر پڑھ جانا۔

ے اتری ادھر کر خون کی ندی اُدھر چڑھی
یہ گردنوں پہ سر کے لیے سب کے سر چڑھی

سر خاک پہ لوٹنا۔ (ف۔ مح)

۱۔ سر کٹ کٹ کے زمین پر گرنا۔
۲۔ سر ادھر اُدھر لڑھکتے پھرنا۔

ے اک حشر بپا ہوگا جو یہ شبیر لڑے گا
سر خاک پہ لوٹیں گے، بڑا کھیت پڑے گا

سر سے اٹھ جانا۔ (ار۔ مح)

ختم ہو جانا۔ چلا جانا۔ جاتا رہنا۔

ے جب اٹھ گیا سایۂ جوانی سر سے
پھر ہوگی جدا نہ سرگرانی سر سے (ر)

سر سے بلا ٹلنا۔ (ار۔ مح)

مصیبت کم ہونا۔ رنج و تکلیف جاتی رہنا۔

ے کب دیکھیے، یہ سر سے بلا ٹلتی ہے آقا
میرے تو کلیجے پہ چھری چلتی ہے آقا

سر سے پانی گزر جانا۔ (ار۔ مح)

وقت نکل جانا۔

معاملہ ہاتھ سے جاتا رہنا۔

ے کچھ ہوگا نہ ہاتھ پاؤں مارے سے انیس
جس وقت گزر جائے گا پانی سر سے (ر)

سر سے ٹلنا۔ (ار۔ مح)

دور ہونا۔ ہٹ جانا۔ ادھر اُدھر ہو جانا۔

مح: ساعت وہ اجل کی ہے کہ ٹلتی نہیں سر سے

سر سے چلنا۔ (ار۔ مح)

سر کے بل چلنا۔ عاجزی و انکساری سے راہ معرفت طے کرنا۔

مح: چلتے ہیں جہاں لوگ سر سے مجاہد، یہ وہ ہے راہ

سر کو قدم کرنا۔ (ار، ع)

۱۔ معرفتِ الٰہی کی منزلوں میں سر کے بل جانا۔

۲۔ یہاں "اللہ کے نام پر سر کٹا دینا" مقصد ہے۔

ہ جب سر کو قدم کیا تو سر کی رہِ عشق
حقّا کہ شہیدوں میں سر آمد ہیں حسین (ر)

سر کو قدم کرنا۔ (ار، ع)

سر کے بل چلنا۔ انتہائی خلوص و احترام سے راہ طے کرنا۔

ع: سر کو قدم کیے وہ سعید خجستہ پے

سر کھولے ہونا۔ (ار۔ بول چال)

بال پریشان ہونا۔ بال بکھرائے ہونا۔ مراد پریشان حال ہونا۔

(سر کے بال پریشاں ہونے کے سبب گرد نہ اڑنے کی پہلے مصرع میں تاکید ہے تاکہ بال گرد آلودہ نہ ہوں)

ہ گرد اڑنے نہ پائے فرسوں کی تگ و دو میں
سر کھولے ہوئے فاطمہ زہرا ہے جلو میں

سر کھینچنا۔ (ار، ع)

اکڑ دکھانا۔ غصّہ اور برتری کا اظہار کرنا۔

ہ سر کھینچ نہ شمشیر کشیدہ کی طرح
ہر ایک سے جھک قوسِ خمیدہ کی طرح (ر)

سر کھینچنا۔ (ار، ع)

جوش پر ہونا۔ فراوانی پر آجانا۔

بلند ہو جانا۔

ہ دریا تری رحمت کا اگر سر کھینچے
جنّت کبھی مجھ کو، کبھی کوثر کھینچے (دعائیہ۔ ر)

سر گرم ہونا۔ (ار، روزمرہ)

مشغول ہونا۔ محو ہونا۔

ہ سرگرم تھا بخشش میں جو وہ خاصۂ باری
بحر سے تھا باران کرم ابر بہاری

سر لوٹتے پھرنا۔ (ار، ع)

سر کٹ کر زمین پر لڑھکنا۔

ع: سر لوٹتے پھریں گے بڑھایا اگر قدم
(سر کاٹ لینے کی طرف اشارہ ہے)

سر میں سودا ہونا۔ (ار، ع)

دماغ میں کوئی ایسی خواہش سما جانا جو ناممکن ہو۔

سر پھرا ہونا۔

ہ سر کاٹیے سردار کا سودا تھا یہ سر میں
غرّہ کہ تہمتن نہ سماتا تھا نظر میں

سر کو قدم کرنا۔ (ار، ع)

سر کے بل چلنا۔ انتہائی عاجزی سے خدمت میں جانا۔

ہ یہ سُن کے بے قرار ہوئی علقمہ کی نہر
سر کو قدم کیے ہوئے دوڑی ہر اک لہر
(ایہام تناسب)

سر کے بل چلنا۔ (ار، ع)

بجائے پیروں کے سر سے چلنا۔

جھک کر چلنا۔ سجدے کرتے ہوئے جانا۔

ہ رہِ حسین میں لازم ہے سر کے بل چلنا
پسند آئی کمیت قلم کی چال مجھے (س)

سر کھولنا۔ (عو۔ ار، ع)

کسی کے مرنے پر واویلا اور فریاد کرنا۔ سر کھول کر بیٹھنا۔ رونا۔

سر اپنے نہ کھولو کہ مجھے آتا ہے وسواس
اک شب کی دلہن گھر میں ہے اسکا بھی نہیں پاس

سر کے ساتھ ہونا۔ (ار، ر)

عام طور پر انتہائی غصّے میں بولتے ہیں،
"ہر شے ہماری جان کے ساتھ ساتھ ہے ہمیں مار کر ہی لے سکتے ہو۔" زندگی میں ناممکن ہے۔

عباس سا غلام، برادر کے ساتھ ہے
لاکھوں تو لے سکیں، بند میں سر کے ساتھ ہے

سرِ نذر ہونا۔ (ا ر) سر دینا بھی گوارہ ہے۔

س نذر رہ معبود تن و سر ہے ہمارا
زیور ہے یہی اور یہی زر ہے ہمارا (رجز)

سر نہوڑنا۔ (ا ر۔ مح)

سر جھکانا۔ نگاہیں نیچی کرنا۔

مصرع: سر شرم سے نہوڑا کے یہ بولا وہ ذیجاہ

سر ہلانا۔ (ا ر۔ ر) منع کرنا۔

مصرع: بولے ہلا کے سر کو شہ آسماں جناب

سروں پہ خاک ہونا۔ (بد دعا)

تمہارے منہ پہ خاک پڑے۔ برباد ہو جاؤ۔

مصرع: شر اس قدر زمیں پہ، تمہارے سروں پہ خاک

سروں کا مُنہ پہ برسنا۔ (ا ر۔ مح)

سر کٹ کٹ کرانتہا سے زیادہ گرنا۔

س ملتا تھا نشاں ان میں صفوں کا نہ پروں کا
تھا شور کہ منہ آج برستا ہے سروں کا

(ف) اوپر۔

برہنہ سرو سر اشتر بٹھاؤ زینب کو (س)

سرِ آب ہونا۔ (ا ر۔ مح)

س صاحب بھلا عدم کے مسافر سے کیا حجاب
ہم یوں ہیں، جس طرح کہ سرِ آب ہو حباب

سراپا میں خوبیاں بھری ہونا۔

مکمل خوبیاں کے مالک، مجسمہ خوبی و حسن۔

س یہ طور میں یہ نور نہ خورشید میں یہ ضو
تھیں ایک سراپا میں بھری خوبیاں تو تو

سر آمد۔ (ف)

سردار۔ بلند اعلیٰ۔ بلند ترین۔ سب سے آگے۔ سب سے بلند۔

س جب سر کو قدم کیا تو سر کی رہ عشق
حقا کہ شہیدوں میں سر آمد ہیں حسین

سراپا۔ (ف) جسم۔ پورا جسم۔
از سر تا پا کا مخفف۔

مصرع: کیا محمدؐ سے مشابہ تھا سراپائے حسین (س)

سراپا سے عیاں ہونا۔

پورے جسم سے ظاہر ہونا۔

س تصویر غم و درد سراپا سے عیاں تھی
منہ زرد تھا نیلے تھے لب اور خشک زباں تھی

سراج امم۔ (ع)

تمام امتوں کو نور معرفت بخشنے والا۔

کہف الوریٰ، امام امم، معدن التقیٰ
مصباح دیں، سراج امم، ہادی ہدا

سراسر۔ (ا ر)

لبالب۔ اوّل سے آخر تک۔ ظاہر بظاہر۔

س ۱۔ چشموں میں اشک ہیں جو سراسر بھرے ہوئے
دامن میں مجرئی کے ہیں گوہر بھرے ہوئے (س)

۲۔ عابد کو لے گئے جو ظالم برہنہ پا
تھے آبلوں میں خار سراسر بھرے ہوئے (س)

سراسیمہ۔ (ف۔ صفت)

حیران و پریشان۔ سرگرداں۔

س ملتی نہیں سیّد کو اماں وائے مقدّر
جاتا ہوں سوئے گو

سرافراز۔ (ف)

سربلند۔ باتوقیر۔

مصرع: جھنجلا کے ۔۔۔ سرافراز

سرافراز کرنا۔ (ا ر۔ بول چال۔ فصیح و بلیغ)

عزت بخشنا۔ عزت بڑھانا۔

س بندوں کو سرافراز کریں سرورِ عالی
مہماں ہوں غریبوں کے یہ انصار و موالی

(ہمارے یہاں قیام فرما کر سرافراز فرمائیں)

سرافیل ۔ (ع۔ اسم مذکر)

دیکھیے، تلمیح ۔ ایک فرشتے کا نام۔

ے ہے عنقریب پھونکے سرافیل صور کو
لیکن حکم کبریا کا فقط انتظار ہے (س)

سرانجام ۔ (ف)

آخری نتیجہ ۔ انتظام ۔

ع ہے سب دلِ عالم کی اسیری کا سرانجام

سرانجام ۔ (ف) امکان ۔ انتظام

ے وہ دشت نوردی، وہ غم و صدمہ و آلام
منزل پہ بھی ممکن نہیں راحت کا سرانجام

سرانجام ہونا ۔ (ار۔ ع)

مکمل ہونا ۔ اختتام پانا ۔ پورا ہونا ۔

ے آتی تھی یہ شہ کے تن بے سر سے صدا
اب بخشش امت کا سرانجام ہوا (ر)

سراندانہ ۔ (ف ۔ صفت)

سروں کو کاٹنے والی ۔

ع : چمکی صفت برق جو شمشیر سرانداز

سرانداز ۔ (ف)

بے خوف ۔ نڈر ۔ آگے بڑھنے والا، پیش قدمی کرنیوالا ۔

ع : سرہنگ نہ مجھ سا ہے نہ سرکش نہ سرانداز

سرانداز ۔ (ف)

سروں کو اُتار کر پھینک دینے والی ۔

ے چمکی صفت برق جو شمشیر سرانداز
انداز وغا بھول گئے سب قدر انداز

سرافرازی ۔ (ف ۔ صفت)

سربلندی ۔ عزت و افتخار ۔
قربِ الٰہی کے لائق ۔

لائق مداح و سزاوار سرافرازی تھے
گو بہت کم تھے، آمادہ جانبازی تھے

سرباز ۔ (ف ۔ صفت)

بہادر ۔ شجاع ۔ نوجوان ۔ سورما ۔
بہادر سپاہی ۔ جانباز سپاہی ۔

ے چاؤش یہ دیتے تھے صدا دم بدم آگے
سربازو بڑھے جاؤ قدم با قدم آگے

سر بر نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

فتح نہ پانا ۔ اونچا نہ ہونا ۔

دعائیہ : یا شیر خدا سیف دودم دیجئے مجھ کو
یا شاہ نجف طبل و علم دیجئے مجھ کو
سر بر نہ ہو لشکر و حشم دیجئے مجھ کو

(دیکھیے : ۔ حشم، دوسرے مصرعے، دعائیہ)

سر بر نہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

فتح یاب نہ ہوسکنا ۔ فتح نہ پانا ۔

ے اعدا رفقائے شہ سے سر بر نہ ہوئے
لڑتے رہے جب تلک کہ بے سر نہ ہوئے (ر)

سر بر ہونا ۔ (ار۔ روزمرہ) فتح یاب ہونا ۔ جیتنا ۔

ے حسین ضرب ہے تیری، ہمارے ہاتھ کی ضرب
علی کے لال سے سر بر ہو کس میں تاب یہ ہے (س)

سربسر ۔ (ف) از سرتاپا ۔ تمام جسم پر ۔

ے یہ کہہ کے پھر کیا کمر آہنی کو چست
آلات حرب تن پہ کیے سربسر درست

سربسر ۔ (ف) از سرتاپا ۔ صاف ۔ بالکل ۔

ع : رخ پر جلالت شہ مرداں تھی سربسر

سربسر ۔ (ف) اردو میں مستعمل)

از اول تا آخر ۔

ع : ہے سربسر حدیث حسن اس کلام میں

سربسر ۔ (ف) بالکل قطعی ۔ از اول تا آخر ۔

ے یہ قاسم پہ میداں میں تیغیں چلیں
کہ ٹکڑے قبا سربسر ہوگئی (س)

سرپٹ ہونا ۔ (ار ۔ ع)
انتہائی تیزی سے بھاگنا ۔
ایک دم بھاگنا ۔ بھاگنے میں کہیں نہ رکنا ۔
ع سرپٹ ہے رواں، حال یہ ہے رخش قلم کا
تھی قیامت کی، طرارہ تھا ستم کا

سرتیز ۔ (ف)
جس کی برچھی بہت تیز دھار دار ہو ۔
(سروہی : دیکھیے ردیف جلد ۲ تصویر)
ع : ابرو ہیں کہ سرتیز سروہی کا ہے مالا (سراپا)

سرجوشی ۔ (ف)
امنگ سے معمور ہونا ۔ ولولہ، سرخوشیاں ۔
ترنگ ۔
ع لالے سے عیاں بہار سرجوشی ہے
نرگس کو جو دیکھیے تو مدہوشی ہے (ر)

سرخرو ہونا ۔ (ار ۔ ع) صنعت ایہام
(قتل ہو کر خون میں لال ہو جانا)
عزت پانا ۔ توقیر ملنا ۔
ع خوں میں نہا کے گر نہ ہوا آج سرخرو
پھر کس کو منہ دکھائے گا یا شاہ نیک خو

سرِ خفی ۔ (ف + ع ۔ مرکب) اسرار و رموز ۔
ع سرِ خفی جہاں کے ہیں سب آپ پر جلی
جانتا ہے ظالموں میں یہ کومین کا ولی

سِرِّ خفی ۔ (ع) اسرار الٰہی ۔
ع سِرِّ خفی حق انھیں بندوں پہ ہے جلی
محبوب ہے خدا کا کوئی اور کوئی ولی

سرد ۔ (ار) ٹھنڈا ۔ مرنے کے بعد کی حالت ۔
ع رنگ زرد، دل میں درد، بدن سرد تشنہ کام
طاقت نہ قلب میں، نہ بدن میں لہو کا نام
(پہلے مصرعے میں صنعت تضمین المزدوج ہے)

سردار پیشہ ۔ (ف) مکاری ۔ ہنر ۔ فریب ۔
ع پشتی پہ ہوائیں تو بیشک دغا کریں
سردار پیشہ ہی نہ کرے گا تو کیا کریں

سردست ۔ (ف ۔ اُردو میں مستعمل)
فوراً ۔ اسی وقت ۔ ہاتھ کے ہاتھ ۔
ع قبضہ ہے وہی اور وہی تیغ دوسرہ ہے
جب ہاتھ اُٹھایا تو سردست ظفر ہے

سردست ملنا ۔ (ار ۔ ع)
ہاتھ کے ہاتھ، ہاتھ آنا ۔ فوراً مل جانا ۔
ع کعبے میں نبی کے دوش اور ان کے قدم
یہ اوج کسی کو کب سردست ملا
(منقبت علی ۔ ر)

سرد وگرم ۔ (ار ۔ روزمرہ)
۱ ۔ نیکی بدی ۔ اچھائی برائی ۔
۲ ۔ سرد و خشک ۔ گرم و سرد ۔
۳ ۔ نظام عالم
ع مختار ہیں سرد وگرم عالم کے علی
چاہیں تو ابھی آگ کو پانی کر دیں
(منقبت حضرت علی ۔ ر)

سرد ہونا ۔ (ار ۔ ر) ٹھنڈا ہو جانا ۔ مرجانا ۔
ع تھے تیغ کی دہشت سے سیہ کاروں کے منہ زرد
گرم اس کی ہوا لگ گئی جس کو وہ ہوا سرد

سرد ہونا ۔ (ار ۔ ع) پھیکا پڑ جانا ۔ نہ ہونا ۔ جذبہ نہ رہنا ۔ سرگرمی ختم ہو جانا ۔
ع گرم ہے مجلس ماتم ہر جا
سرد ہوئے، یہ وہ بازار نہیں (س)

سرراہ ۔ (ار ۔ ف) راستوں پر ۔ سڑک پر ۔
ع یہ سنتے ہی دوڑے شہ والا کے ہوا خواہ
مجمع ہوا سرکار کے سقوں کا سرِراہ

سرراہ ہونا۔ (ار۔ مح)

موت کے راستے پر لگا ہونا۔ موت قریب ہونا۔

ے ان تینوں سے اے لال، بچائے تمہیں اللہ
لو خیمے میں اب جاؤ کہ عمو ہے سرراہ

سرسبز کرنا۔ (ار) پروان چڑھانا۔

ے سرسبز کیا گلشن اسلام اسی نے
کعبے سے جدا کر دیے اصنام اسی نے (تلوار)

سرسبز نہ ہونے دینا۔ (ار۔ مح)

پروان نہ چڑھنے دینا۔

ے سرسبز ہونے دے نہ محمد کے باغ کو
جلدی بجھا، مزار علی کے چراغ کو

سرسبز ہونا۔ (ار۔ مح)

جیتنا۔ پروان چڑھنا۔

ے سرسبز تھی لاکھوں میں یہ اقبال تھا اس کا
تھا جسم کبودہ اور دہن لال تھا اس کا (تلوار)

سرسبز ہونا۔ (ار۔ بول۔ چال)

ہرا بھرا ہونا۔ شاداب ہونا۔ تر و تازہ۔

ے سرسبز زراعت بھی جھیلیں بھی ہیں پُر آب
سے بھی تر و تازہ ہیں گلشن بھی ہیں شاداب

سرسے گزرنا۔ (ار۔ ر)

۱۔ برداشت ہوجانا۔ وقت بیت جانا۔
۲۔ سر دینا۔ قتل ہونا۔ شہید ہونا۔

ے تو چاہے تو مشکل نہیں کچھ سر سے گزرنا
اے کل کے مددگار، مدد جنگ میں کرنا

(مناجات انصار حسین)

سرشام (ار۔ روزمرہ)

دن چھپے۔ اول شام۔

مع: باندھے رہے تا صبح، سرشام سے ہتھیار

سرفروش۔ (ف)

بلند اقبال۔ سر کو قربان کروانے والے۔

آفت میں مبتلا ہیں مگر باحواس ہیں
غازی ہیں، سرفروش ہیں اور حق شناس ہیں

(نوحہ حسینی)

سرفرزش۔ (ف)

سربرآوردہ۔ بلند اقدار کے۔

ے غازی ہیں، سرفرزش ہیں، کیا خرد کیا کلاں
وہ حملہ ور ہوئے تو یہ انبوہ پھر کہاں

سرفرزش۔ (ف) بہادر، سربلند۔

ے جانباز، سرفرزش، بہادر، وفا شعار
ایک ایک رونق چمنستان روزگار

سرک۔ (ار)

اپنی جگہ سے ہٹ۔ پیچھے ہٹ جا۔
۲ ہوشیار ہوجا۔ کہیں تجھ پہ آفت نہ آجائے۔

ے نیزہ زمیں پہ آپ نے گاڑا جو یک بیک
ماہی سے دب کے گاؤ زمیں نے کہا سرک

سرکادینا۔ (ار۔ ر)

چپکے سے ادھر ادھر کردینا۔ ہٹا دینا۔ چھپا دینا۔

ے ڈھالوں میں بھر کے لائیو لعل و زر و گہر
ایسا نہ ہو کہ رات کو سرکا دیں مال و زر

سرکار چھوڑنا۔ (ار۔ ر)

حضوری ترک کرنا۔ بندگی چھوڑ دینا
ساتھ ترک کردینا۔

ے پھر منہ کسے دکھلائیں جو سردار کو چھوڑیں
کیونکر تیرے مقبول کی سرکار کو چھوڑیں

سرکار سے۔ (ار۔ روزمرہ)

(کنایتہً) مرکز سے۔ دربار سے۔ حضور سے۔ جناب سے

مع: فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

سرکار شہنشاہ ۔ (ف ۔ مرکب)
حضور کے دربار سے ۔ حضور کی طرف سے ۔
(مراد امام حسین)
ع : سرکار شہنشاہ سے عزت کا ہوں خواہاں

سرکار میں طلب ہونا ۔ (ار)
بارگاہ میں حاضری کے لیے بلایا جانا ۔
ہ شبیر طلب رضامندی رب ہے
سرکار خدا میں علی اصغر کی طلب ہے

سرک جانا ۔ (ار ۔ ر)
اپنی جگہ سے ہٹ جانا ، بچ جانا ۔
ہ چلنے میں گر کبھی کمر اس کی لچک گئی
اڑنے لگیں جو خوں کی چھینٹیں سرک گئی

سرک جانا ۔ (ار) جگہ سے ہٹ جانا ۔
ہ جل کر کبھی بڑھا کبھی پیچھے سرک گیا
شعلہ تھا آگ کا کہ بجھا اور بھڑک گیا (گھوڑا)

سرکردہ ۔ (ف) سپہ سالار ۔ کمانڈر ۔
ع : سرکردہ افواج تسلیم ہے عمر شوم
(عمر سے ابن سعد مراد ہے)

سرکردۂ لشکر ۔ (ف) فوج کا سردار ۔ سربراہ لشکر
ہ کس پیار سے شبیر پکارے کہ برادر
پوچھو تو ذرا کون ہے سرکردۂ لشکر

سر کر دینا ۔ (ار ۔ مح) فتح کر لینا ۔ جیت لینا ۔
فتح کے ساتھ جنگ کا خاتمہ کر دینا ۔
ہ ہو جاتی ہے ملک تن میں ہر طرف کی صفائی
کر دیتے ہیں سر ، کون سی ایسی ہے لڑائی
(صنعت مراعاۃ النظیر)

سر کرنا ۔ (ار) جیتنا ۔ فتح کرنا ۔
ہ مر جائیں گے یا جنگ کو سر کر کے پھریں گے
کوفے کی زمیں خون سے تر کر کے پھریں گے

سر کرنا ۔ (ار ۔ مح) جیتنا ۔ فتح کرنا ۔
ہ فرزند علی ہے یہ جگر خستہ و دل ریش
سر کرتے ہیں ، سر دیکے مہم کو ظفر اندیش

سرکش ۔ (ف ۔ صفت)
باغی ۔ سر اٹھانے والے ۔ ظالم ۔
ع : ہر غول میں گردن کو جھکا لیتے تھے سرکش

سرکش ۔ (ف) سر پھرا ۔ مغرور ۔ متکبر ۔
ع : سرہنگ نہ مجھ سا ہے ، نہ سرکش نہ سرانداز

سرکوب ۔ (ف)
(مرزا سودا نے بھی نظم کیا ہے ۔)
ع : لشکر سے بڑھے فوج کے سرکوب یکایک

سر کھینچنا ۔ (ار ۔ مح) غرور کرنا ۔ تکبر کرنا ۔
ہ زمیں کے تلے جن کو جانا ہے اک دن
وہ کیوں سر کو تا آسماں کھینچتے ہیں (س)

سرگرم ۔ (ف) ہمہ تن مشغول ۔ مصروف ۔
ہ ہاں بیٹھ کے سر روئیں وہ ، جو اہل عزا ہیں
ہاں احمد مختار بھی سرگرم بکا ہیں

سرگرم رہنا ۔ (ار ۔ مح) مشغول رہنا ۔ منہمک رہنا ۔
ہ سرگرم رہوں نبی کی مداحی میں
کام آئے زباں ولی کی مداحی میں (ر)

سرگروہ ۔ (ف) سردار ۔
ہ سردار صفدروں کا ، دلیروں کا سرگروہ
حمزہ کا دبدبہ اسد اللہ کا شکوہ

سرگروہ ۔ (ف) سردار ۔ سپہ سالار لشکر ۔
ہ اک ایک پہلوان زور تہمتن شکوہ تھا
ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا

سرگشتہ ۔ (ف)
سرگرداں ۔ سراسیمہ ۔ حیران و پریشان
ع : سرگشتہ ہے مہتاب یہ پروانہ ہے کس کا

سرو سیم بر۔ (ف۔ استعارہ)
حسین سرو قد حسین۔
منھ چاہیے وصف رخ اکبر کے لیے
تھا حسن اُسی سرو سیمبر کے لیے (ر)

سرّ و علن۔ (ع۔ ع)
لغوی معنیٰ: ظاہر و باطن۔ خفیہ اور اعلانیہ۔
(مجازاً) ہر وقت۔ علانیہ اور خاموشی سے۔
فرمایا شہ نے صبر، بہن چاہیے تمھیں
خالق کی یاد سرّ و علن چاہیے تمھیں

سرو گلستان اعتدال۔ (ف)
نہ بہت طویل نہ بہت پستہ قد۔ معتدل قد والے
قد چھوٹے چھوٹے سرو گلستان اعتدال
شمشاد جن کے سایۂ قامت سے پائمال
(فوج حسینی)

سِروہی۔ (ف) (دیکھیے، تصویر)
پلکوں کی تیزیوں سے کلیجے فگار تھے
جنبش بھووں کی تھی کہ سروہی کے وار تھے

سروہا۔ (ف) (دیکھیے، تصویر)
چھوٹی تلوار۔
کہتی تھی تیغ، گو کہ سروہی نما ہاتھ ہوں
تو میرے دم کے ساتھ ہوں میں تیر ساتھ ہوں

سرہنگ۔ (ف)
بڑا پہلوان۔ تسلیم شدہ استاد پہلوان۔ طاقتور۔
عیّار و سلح شور و جفا پیشہ و سرہنگ
کھینچے کو بشر پر قد و قامت کا نیا ڈھنگ (مدح باقنم)

سریع التاثیر۔ (ع۔ صفت)
بہت جلد اثر کرنے والا۔ بہت جلدی اثر کرنے والا۔
ہر درد کے واسطے سریع التاثیر
دیکھا تو فقط خاک شفا کو دیکھا

س ۔ ز

سزا کو پہنچنا۔ (ار۔ مح)
اپنے کیے کے پاس بیٹھنا۔
کیے کا انجام بھگتنا۔ سزا مل جانا۔
آواز بنی آئی کہ دلدار، اماں دو!
بس پہنچے سزا کو ستمگار، اماں دو!

سزاوار۔ (ف) لائق۔ قابل۔
ع: لائق مدح و سزاوار سرافرازی تھے

سزاوار ہونا۔ (ار۔ ر)
سزا کے لائق ہونا۔
پانی کے نہ دینے کا سزاوار تو میں ہوں
تقصیر ہے کیا اس کی، گنہگار تو میں ہوں

س ۔ ع

سعادت عقبیٰ حصول کی۔ (ار۔ بول چال)
مرنے کے بعد کی نیکی حاصل کرنا۔
عاقبت کی نیکیاں حاصل کرنا۔
ایک ایک نے سعادت عقبیٰ حصول کی
دم نکلے سب کے گود میں سبط رسول کی

سعی۔ (ع)
۱۔ کوشش ۲۔ چلنا۔
لازم ہے تم کو سعی کہ یہ ہے وہ ثواب
احسان میرے سر پہ تمھارا چلو شتاب

سعید ازلی۔ (ار۔ صفت)
ہمیشہ کے نیک عادات والے۔
نیک صفات۔
الفت ہو جسے۔ اُسے ولی کہتے ہیں
الیوں کو سعید ازلی کہتے ہیں

سرگشتہ ۔ سر پھرا ۔ اُلٹا ۔ پھرا ہوا ۔

کچھ بخت ہمارے ہی نہیں سرگشتہ
گردش میں فلک کا بھی ستارا دیکھا (ر)

سرگوشی ۔ (ار ۔ ف)

چپکے چپکے ۔ اشاروں میں ۔

ے کہدے کوئی عیب جو سے سرگوشی میں
ڈھنپ جاتے ہیں سب عیب خطاپوشی میں (ر)

سرِ مو ۔ (ف)

بال برابر ۔ قطعی ۔ ذرہ برابر ۔

ے سب ریش سفید ہوگئی آہ انیس
پر ایک سر مو دل کی سیاہی نہ گئی (ر)

سرمو ۔ (ف) قطعی ۔ بالکل ۔ ہو بہو ۔

ے مانند شانہ گر ہمہ تن ہو کوئی زباں
تو بھی مژہ کا وصف سر مو نہ ہو بیاں

سَرِ مُو ۔ (ف) بال برابر ۔ قطعی ۔ بالکل ۔

ع : خاصہ ہے جو میزاں میں ہوا فرق سر مو

سرمہ دینا ۔ (ار ۔ ع) سرمہ لگانا ۔

ے کہہ شانہ کیا زلفوں میں سر زانو پہ رکھ کے
سرمہ کبھی آنکھوں میں دیا نور نظر کے

(میر انیس کا ذاتی محاورہ اور کہیں نظر نہیں آیا ۔)

سرِ میداں ۔ (ف)

میدان جنگ میں ۔ میدان جنگ پر ۔

ے اس شان سے پہنچے سر میداں جو وہ جانباز
جنگل کو لگے چاند، زمیں ہوگئی ممتاز

سُرنگ ۔ سُرخ گھوڑا ۔

(دیکھیے ، تصویر)

ع : برچھی ہلا کے فوج نے جولاں کیے سُرنگ ،

سرنگوں ہونا ۔ (ار) گرنا ۔ الٹنا ۔

ع : جب لشکر خدا کا علم سرنگوں ہوا

سرنوشت ۔ (ف) مقدر کا لکھا ۔

ے جاؤں گا، دو ہیں اگر سرنوشت میں
رستے میں موت آئی تو پہنچا بہشت میں

سرنوشتہ ۔ (ف)

حکم ازلی ۔ نصیب ۔ قسمت کا لکھا ۔

ے مرنا لکھا ہوا ہے یہیں سرنوشت میں
جائیگا ہاتھوں ہاتھ یہ طبقہ بہشت میں

سرنوشت ۔ (ف)

حکم ازلی ۔ خمیر ۔ مقدر ۔ قسمت ۔

ے اور لکھدیا تھا روز ازل سرنوشت میں
پہنچیں گے یہ حسین سے پہلے بہشت میں

سروِ بوستاں ۔ (ف)

بیٹا ۔ چشم و چراغ ۔

ے کی سرو بوستان حسن نے یہ گفتگو
آتی ہے اس زمیں کے گلوں دلہن کی بو

(صنعت ایہام)

سروِ رواں ۔ (تشبیہ)

امام حسین سے مراد ہے ۔ راہ طے کرنے والا سرو ۔

ے جس وقت میں اس سرو رواں کے قدم آئے
پابوس کو خار و گل ریحاں بہم آئے

سروِ ریاضِ حسن ۔ (اسم مذکر)

(قاسم ابن امام حسن مراد ہیں)

امام حسن کے باغ کے سرو ۔

ے وہ سوتے ہیں دریا پہ عباس غازی
یہ پامال سرو ریاض حسن ہے (س)

سروِ سہی بالا ۔ (ف)

گلرو ۔ (ف) (دیکھیے ، تلمیحات)

ع : کوئی گلرو، تو کوئی سرو سہی بالا تھا

س ۔ ف

سفاک ۔ (ع ۔ صفت)
ظالم ۔ بدکردار ۔ موذی ۔
ے جس گھر کو بتوں سے اسدحق نے کیا پاک
جانے نہیں دیتے اسی گھر میں ہمیں سفّاک
(اسدحق، حضرت علی کی طرف اشارہ ہے)

سفّاک ۔ (ع)
بیدردی سے قتل کرنے والا ۔ خونریز ۔
ے امت نبی کی آہ بر سفّاک ہوگئی
بس آج آبروے فلک خاک ہوگئی

سفاہت ۔ (ع) ذلّت ۔ ذلیل ہونا ۔
ے ہے طول عمل، نیزۂ خطی کا ہلانا
کرتی ہے کہاں تیر سفاہت کا نشانا

سفاہت ۔ (ع) کمین پن ۔ اوچھاپن ۔
ع : تعریف اپنی خود، یہ سفاہت کی ہے دلیل

سفر ہو کہ حضر ۔ (ار ۔ ر)
گھر ہو یا پردیس ۔ وطن ہو یا بے وطنی ۔
ے نام اس کا رہے ورد، سفر ہو کہ حضر ہو
سوچو سمجھ لے اسے جنگل ہو کہ گھر ہو
(شب عاشورا امام کے نصائح)

سفر ہونا ۔ مرنا
ے برہم ہے مرقّع چمنستان جہاں کا
ہوتا ہے سفر خلق سے سلطان جہاں کا

سفری ۔ جانے والے ۔ مرنے والے ۔ مرنے پر تیار ۔
ع : ہر صبح کو دس آتے ہیں اور دس سفری ہیں

سفری ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) سفر کرنے کے قریب ہونا ۔
(مجازاً) مرنے کے قریب ۔
ے کیا دم کا بھروسا کہ چراغ سحری ہیں
تم آج مسافر ہو تو ہم کل سفری ہیں

سفیہہ ۔ (ع ۔ اسم صفت)
کمین ۔ ذلیل ۔
ے نہ کچھ خبر ہے حدیثوں کی ان کمینوں کو
نہ یہ معانی ام الکتاب سمجھے سفیہہ (س)

س ۔ ق

سقر ۔ (ع ۔ اسم مذکر) دوزخ ۔ زخم ۔
ے حاصل جو شہ دیں کی حضوری ہو جائے
لاکھوں منزل، سقر سے دوری ہو جائے
(ع) دوزخ ۔
ع : بس سر کے بل سقر میں سپاہ عدو چلی

سقط ہونا ۔ (ار ۔ ع)
۱ ۔ اوندھے منہ گر جانا ۔
۲ ۔ گھوڑے کا دوڑنے سے سست ہو جانا ۔
۳ ۔ حمل گر جانا ۔
۴ ۔ کچا خرمہ جو شاخ سے گر پڑے ۔
ے کچھ رہ گئے، کچھ سقط ہوئے راہ میں رہوار
پیاسوں میں تلاطم ہے عجب یا شہ ابرار
(اس مصرعے میں معنی (۱ ۔ ۲) لیے گئے ہیں)

سکتا ۔ (ار ۔ اص ۔ عروض)
شعر میں وہ لفظ، جو بحر سے کم و بیش ہو اور پڑھنے میں زبان کو بُرا معلوم ہوتا ہو ۔
ے نثر بے سجع نہیں، نظم معلّیٰ موزوں
کہیں سکتا نہیں آ سکتا کجا ناموزوں

سکتا ہونا ۔ (ار)
خاموشی طاری ہو جانا ۔ بھونچکا ہو جانا ۔
کچھ بول نہ سکنا ۔ آنکھیں کھلی ہو جانا مگر بول نہ سکنا ۔
ع : لگی ہے غم سے ہچکی ماں کو اور زینب کو سکتا ہے

سکندری کھانا۔ (ار۔ ع)

ٹھوکر کھانا۔ دھوکہ کھانا۔ دھکّا لگنا۔

ع طاقت یہ کس میں ہے جو لکھے زورِ حیدری
دوڑے یکیت خامہ تو کھائے سکندری

سکیلہ خیار ہونا۔

سکیلہ: فولاد سخت۔

خیار: ککڑی۔

فولادِ سخت بھی ککڑی کی شکل ہو گیا تھا۔

ع جو اونچی دو چار ہوا، صاف چار تھا
فولاد موم خام، سکیلہ خیار تھا

س۔گ

سگ زرد۔ (ف)

ع ہم شیر ہیں صحرا کے، وہ نامرد ہے ظالم
ہے ایک شغال، ایک سگِ زرد ہے ظالم (مکالمہ)

س۔ل

سِل چھاتی پہ رکھ لینا۔ (عو۔ ار۔ م) مجبوراً صبر کر لینا

ع چھاتی پہ رکھیے صبر کی سِل بہر کردگار
لے چلیے مجھ کو پیشِ شہنشاہِ نامدار

سلاح جنگ سجنا۔ (ج۔ م)

جنگی ہتھیار جسم پر لگانا۔

ع سجنے لگا، یہ کہہ کے وہ صفدر سلاحِ جنگ
رکھا جو خود، سرخ ہوا اور رخ کا رنگ

سُلا دینا۔ (ار۔ روزمرہ) قتل کر کے لٹا دینا۔

مجھ کو بھی سُلا دو، مرے بھیّا کے برابر (س)

سلام۔ (ار۔ ر) ہم باز آئے۔ ہم دُور ہیں۔

ع اسلام اگر یہی ہے اسلام کو سلام
کھل جائے گا کھنچے کی جو کل تیغِ انتقام

سلام پھیرنا۔ (ار۔ ر)

نماز کے آخر میں سلام پڑھ کر نماز ختم کرنا۔

ع یہ ذکر تھا کہ شاہ نے پھیرا اُدھر سلام
وہ آخری نماز جماعت ہوئی تمام

سلامت اترنا۔ (ار۔ ع)

نیک رہنا۔ بے گناہ رہنا۔

ع تھا کشتیِ احمد سے علاقہ جس کو
دریا سے سلامت وہی بیڑا اترا

سلامت ہونا۔ (ار۔ ر)

باقی ہونا۔ سالم ہونا۔ وجود ہونا۔

ع جب تک کہ سلامت ہے یہ ہاتھ اور یہ تلوار
دبنے کا نہیں لختِ دلِ حیدرِ کرّار

سلامی کے باجے۔ (فوجی۔ اصطلاح)

میدانِ جنگ میں اعلانِ جنگ کا پہلا باجا۔

میدانِ جنگ میں فوج کے اترتے وقت کا پہلا باجا سلامی کا باجہ کہلاتا ہے۔

ع تلواریں کھینچے بڑھ کے جمے دو طرف سوار
غُل ہو گیا، سلامی کے باجوں کا ایک بار
(فوجِ یزید)

سلح شور۔ (ف۔ صفت)

وہ شخص جو رزم اور ہتھیاروں کی مشق زیادہ سے زیادہ کرنے والا۔

ع سر طبلک معکوس جبیں حد سے فزوں تنگ
غدّاروں سلحشور و جفا پیشہ و سرہنگ (مدح بالعکس)

سلطانِ غرب و شرق۔ (ف)

مراد سورج۔

مغرب و مشرق کا بادشاہ۔ شاہِ خاور۔

ع گردوں پہ رنگ چہرۂ مہتاب فق ہوا
سلطانِ غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا

سلکِ گہر ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)
موتیوں کا ہار ۔ (مراد نظم)
ع ہے سلکِ گہر یہ رشتۂ نظم
کیا کیا موتی پرو رہے ہیں (ش)

سلمان ۔ ابوذر ۔ (اباذر) (ع ۔ اسمائے مذ)
عمار ۔ حمزہ ۔ مالک اشتر ۔ (دیکھیے، تلمیحات میں)
ع زہد میں حضرتِ سلماں کے برابر تھا کوئی
دولت فقر و قناعت میں اباذر تھا کوئی
صدقِ گفتار میں عمار کا ہمسر تھا کوئی
حمزۂ عصر کوئی مالکِ اشتر تھا کوئی

سَلَمَکَ اللہ ۔ (ع ۔ کلمہ) خدا تم کو زندہ و سلامت رکھے
ع تم سا نہیں صفدر کوئی واللہ برادر
کیا خوب لڑے "سلمک اللہ" برادر

س ۔ م

سما جانا ۔ ۱۔ چھپ جانا ۔
۲۔ بند ہو جانا ۔ دب جانا ۔
ع کروٹ میں اگر ہوں تو ابھی زلزلہ آجائے
تنق ہوں تو ابھی مجھ میں یہ سب فوج سما جائے
(زمین)

سماجت ۔ (ع) خوشامد ۔ چاپلوسی ۔
ع خط بھیج کے منت سے سماجت سے بلانا
جب آئے تو یہ مکر، یہ کید اور یہ بہانا (مکالمہ)

سماں پھرنا ۔ (ار ۔ مح)
تصویر سامنے آجانا ۔ نقشہ کھنچ جانا ۔
ع: آنکھوں میں سماں پھر گیا معراج کی شب کا

سمانا ۔ (ار)
حیثیت نہ جاننا ۔
ع: غرّہ کہ تہمتیں نہ سماتا تھا نظر میں

سمائی ۔ (ع) کھپت ۔ گنجائش ۔
ع: اس ارض پر نہ ہو جو سمائی، تو کیا ہو

سمجھانا ۔ (ار ۔ ر) غصہ ٹھنڈا کرنا ۔
ع عباس مستعد تھے سبھوں سے لڑائی کو
شبیر پھیر لے گئے سمجھا کے بھائی کو

سمجھے ہیں ۔ (ار ۔ روزمرہ) جانتے ہیں ۔ علم میں ہے ۔
ع لحد میں آئیں نکیرین، آئیں بسم اللہ
ہر ایک سوال کا ہم بھی جواب سمجھے ہیں (س)

سُمرن ۔ (ع) ہار ۔
ع کہتے تھے دیکھ کر لب و دندان شہ کو لوگ
سُمرن دُرِ عدن کی ہے لعلِ یمن کے پاس (س)

سُمِ قاتل ۔ (اضافت مقلوب)
مار دینے والا زہر ۔
ع زہر اس کا چڑھا جس پہ، وہ بسمل نظر آیا ۔
فولاد کا جوہر سمِ قاتل نظر آیا ۔

سمعاً و طاعتاً ۔ (ع ۔ کلمہ ۔ روزمرہ)
(دل و جان سے حاضر ہوں)
ع سمعاً و طاعتاً نہیں طاقت کہ دوں جواب
ذرّے کو تاب کیا ہے بھلا پیش آفتاب

سمندِ براق سیر (ف)
براق کی طرح اڑنے والا ۔
براق ۔ دیکھیے تلمیح)
آیا سجا ہوا وہ سمندِ براق سیر

سمندِ طبع چھیڑنا ۔ (ار ۔ مح)
(لغوی معنی) طبیعت کے گھوڑے کو ایڑ دینا ۔
شعر گوئی کے جذبے کو ابھارنا ۔
جذبہ شعر گوئی کو بروئے کار لانا ۔
ع چھیڑا سمندِ طبع کو تعریف شہ میں جب
مضمون خود آیا سامنے لشکر لیے ہوئے (س)

سمندر ۔ (ع) ایک جانور، جو چوہے کی سی شکل کا ہوتا ہے اور آگ میں پیدا ہوتا ہے۔

م اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات میں
رتی پہ مچھلیاں تھیں سمند رفرات میں

سمند ڈالنا ۔ (ار ۔ مح)
(گھوڑا ڈالنا، بھی محاورہ ہے)
گھوڑا پانی میں ڈال دینا۔

م فرما کے یہ سمند کو ڈالا فرات میں
گویا خضر اتر گئے آب حیات میں

سموم ۔ (ع) زہریلی ہوا۔
عرب میں لوں کی طرح باد سموم چلتی ہے۔ جس کے اثر سے آدمی فوراً مر جاتا ہے۔

مع : گویا سموم قہر خدا چار سو چلی

س ۔ ن

سنان ۔ (ع ۔ ہتھیار) (دیکھیے تصویر)
برچھی کی انی ۔ نیزے کی انی ۔

مع : سنانیں شوق سے ہم کھائیں گے سینوں پہ بھالوں کی (س)

سنبھالنا ۔ (ار ۔ ر)
تیار کرنا ۔ اٹھانا ۔ تاننا ۔

مع : یہ سنتے ہی سفاک نے بھالے کو سنبھالا

سنبھالنا ۔ (ار ۔ ر) روکنا ۔ برداشت کرنا ۔

م اک بڑھ گیا، گر ایک نے گھوڑے کو نکالا
دم اس نے لیا، اس نے لڑائی کو سنبھالا
(عون و محمدؑ کی جنگ)

سنبھالنا ۔ (ار ۔ ر) اٹھانا ۔ برداشت کرنا ۔

م کیا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی طاقت دکھائیں گے
اُن سے تو یہ بھی سنبھالے نہ جائیں گے

سنبھل سنبھل ۔ (ار)
ہوش میں آ ۔ ذرا دیکھ ۔
جنگ کے وقت فریق کو ہوشیار کرنے کے لیے کہتے ہیں ۔ اچھا ہشیار ہو جا ۔ ہوشیار ہو جا ۔

مع : دولہا نے مسکرا کے صدا دی سنبھل سنبھل

سنجیدہ و خوشخو ۔ (ف ۔ ف)
لائق اور نیک ۔

مع : سُن لے جو فرزند شنندہ ہے سنجیدہ و خوشخو

سند ہونا ۔ (ار ۔ ر)
صحیح و درست ہونا ۔

م دریائے قہر حق انھیں کہنا سند ہوا
گھٹے بڑھے تو عجب جزر و مد ہوا

سنسان ہونا ۔ (ار ۔ روزمرّہ)
اداس ہونا ۔ خاموشی چھا جانا ۔
ویران ہو جانا ۔ بے رونق ہو جانا ۔

م ہو جائیں گے سب تعزیہ خانے سنسان
آج اور ہے مہمان تمہارا شبیر (ر)

سنگ چٹانا ۔ (ار ۔ مح) پتھر پر گھس کر دھار تیز کرنا ۔

مع : خنجر رکھے کمر میں دو دھار چٹا کے سنگ

سنگ چٹانا ۔ (ار ۔ مح) پتھر پر گھس کر دھار تیز کرنا

مع : خنجر سجا، کمر میں کس نے چٹا کے سنگ (تیاری جنگ)

سنگ خارا ۔ (ف)

م سنگ خارا ہے جو اس غم سے نہ ہو دل پانی
مجرئی شہ نے نہ پایا دم بسمل پانی (س)

سنگر ۔ (ف ۔ اسم معرفت)
چھوٹی برچھی ۔ چھوٹا نیزہ ۔
انیس نے چھوٹے نیزے کے معنی میں نظم کیا ہے ۔

م اسد اللہ کے نواسوں کی جو آمد دیکھی
مارے دہشت کے ستمگاروں کے رنگ چھوٹے (س)

سنگر چھوٹنا ۔ (ار ۔ مح)

مارے خوف کے برچھیاں ہاتھوں سے گر جانا ۔

؎ اسداللہ کے نواسوں کی جو آمد دیکھی
مارے دہشت کے ستمگاروں کی سنگر چھوٹے (س)

سنگ کے دل میں اثر کرنا ۔ (ار)

پتھر کے اندر پیوست ہو جانا ۔

بوریاں : برچھیاں ۔ نیزے کا پھل ۔

اَنیاں : دیکھیے ، تصویر)

وہ بوریاں جو سنگ کے دل میں کریں اثر
اَنیاں وہ ، توڑ ڈالیں جو فولاد کا جگر

سنگر ۔ (ف)

چھوٹی برچھی ۔ (دیکھیے ، تصویر)

؎ اسداللہ کے نواسوں کی آمد دیکھی
مارے دہشت کے ستمگاروں کی سنگر چھوٹے (س)

سنگ ریزہ ۔ (ف) ذرات ۔ ذرّے ۔

ذرّوں کا اُس زمیں کے فلک پر دماغ تھا
ہر سنگ ریزہ رشک وہ شب چراغ تھا

سو ۔ (ار ۔ کلمۂ ربط)

لیکن ۔ مگر ۔

؎ مرے حسین کی فکر زینب کو ہے
سو قتل میں اس کا گزارا نہیں (س)

سِوا ۔ (ار)

زائد ۔ زیادہ ۔ بیش ۔

ع : حج سے بھی سوا میری زیارت کا شرف ہے

سُن لے ۔ (ار ۔ روزمرہ) اچھی طرح یاد رکھے ۔

متوجہ ہو جائے ۔

ع : سُن لے ، جو فرزند شہ ہے سنجیدہ و خوشخو

س ۔ و

سواد ۔ (ع)

سیاہی : اطراف شہر میں شام کے وقت کی سیاہی ۔

سواد خط : خط کی سیاہ لکیر ۔

؎ روشن تھا رخ سواد خط مشکبار میں
تھا فرق بال بھر کا حلب اور قتار میں

سوادِ شب ۔ (ف) رات کی تاریکی ۔

ع : نکلا ہے آفتاب میان سواد شب

سواری جانا ۔ (صنعت ایہام)

روح جانا ۔ مرنے کے بعد پہنچنا ۔

ع : کوفے سے گئی خلد کو بابا کی سواری

سواری ہونا ۔ (ار ۔ لکھنؤ)

سوار ہونا ۔ اونٹ گھوڑے پر بیٹھنا ۔

؎ ہر بار رفیقوں کے قریب آتے ہیں عباس
اب جلد سواری ہو یہ فرماتے ہیں عباس

سوتیں نہ آنا ۔ (ار ۔ مح) سوت کو مونث نظم کیا ہے)

کنوؤں میں تہ زمین سوتوں سے پانی جمع ہوتا رہتا ہے ۔ لیکن اُن سے پانی آنا بند ہو گیا ہو ۔

؎ پایاب تھے گرمی سے وہ دریا جو بڑے تھے
سوتیں بھی نہ آتی تھیں ، کنوئیں خشک پڑے تھے

سوجھنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) خیال آنا ۔ دل چاہنا ۔ یاد آنا ۔

؎ سوجھے ، مجھے کس طرح چراگاہ میں جانا ۔
اندھیر ہے مولا مری آنکھوں میں زمانہ

سوجھنا ۔ (ہ ۔ مص)

سمجھ میں آئے ۔ خیال میں آئے ۔ نظر آئے ۔

؎ سوفار کو چلّے سے ملانا کسے سوجھے
رخ پھر گئے ہوں جب تو نشانہ کسے سوجھے

سوجھے ۔ یاد آئے ۔ خیال میں آسکے ۔ ضرورت محسوس ہو ۔
؎ سوجھے مجھے کس طرح چراگاہ میں جانا
اندھیر ہے مولا مری آنکھوں میں زمانا

سودا ۔ (ف) بدلہ ۔ عوض ۔ بات وغیرہ
؎ لیں پہلے ہم ایک ایک کی جاں اس پہ لڑی تھی
عقبیٰ کا جو سودا تھا تو قیمت بھی کڑی تھی

سورۂ الحمد کا محتاج ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
قبر پر فاتحہ پڑھنے والا بھی نہ ہونا ۔
؎ قرآن لکھ لکھ کے وقف جو کرتے تھے
اک سورۂ الحمد کے محتاج ہیں وہ (ر)

سورۂ کوثر ۔ (ع)
قرآن کا سورہ ۔ انا اعطینا کا لکوثر (دیکھیے تلمیح)
ع : جو کس کا ہے ، سورۂ کوثر جسے آیا

سورۂ والّیل ۔
ع : جب سورۂ والّیل میں گردوں نے سحر کی

سوزنِ عیسیٰ ۔ (ف ۔ ترکیب)
؎ موسیٰ کا عصا بھی ہاتھ آجائے اگر
قسمت ہو مری سوزنِ عیسیٰ ہو جائے (ر)

سوز و گداز ۔
؎ موم فولاد ہو ، آوازوں میں وہ سوز و گداز
اپنے معبود سے سجدوں میں عجب راز و نیاز

سوسنی ۔ (ی ، نسبتی ہے) سوسن کی سی ۔
ایک پھول کا نام جو زردی مائل ہوتا ہے ۔ شعرا عموماً سوسن کو زبان سے تشبیہ دیتے ہیں ۔
ع : کہ رنگت ہو گئی تھی سوسنی اُن گل کے گالوں کی (س)

سوغات ۔ (ت) تحفہ ۔ ہدیہ
؎ اصغر کا طوق اپنے پسر کو پنھاؤں گا
سوغات کربلا سے یہی لے کے جاؤں گا
(فوجِ یزید کے سپاہی کا عزم) پنھانا : عوامی زبان ہے

فصحا پہنانا بولتے ہیں ۔

سوفار ۔ (ف) تیر ۔
؎ آواز دی کماں سا زہے شان بے نیاز
سوفار نے صدا دی کہ سر کس ہے حیلہ ساز
(دیکھیے ، تصویر)

سوفار ۔ (تیر) دیکھیے ، تصویر)
سوفار جس کا تر نہ ہو خونِ حسین سے
ایسا نہ تیر تھا کسی ناوک فگن کا پاس (س)
(سوفار ، تیر ، خون ، ناوک فگن ، پاس مراعاۃ النظیر ہے)

سوکھے لب چاٹنا ۔ (ار ۔ مح)
خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنا تاکہ پیاس کم ہو جائے ۔
؎ سوکھے ہوئے لب چاٹ کے دم لیتے تھے اکبر
دو چار صفیں کاٹ کے دم لیتے تھے اکبر

سوگ رکھنا ۔ (ار ۔ ر)
عموماً "سوگ کرنا" بولتے ہیں ۔
میّت کے غم میں ماتم کا ماحول بنا لینا ۔
؎ پُرسے کے لیے جمع ہوئے لوگ تو پھر کیا
پردیس میں کتنے نے رکھا سوگ تو پھر کیا

سولہ پہر ۔ (ار ۔ ر)
اُردو روزمرہ میں رات اور دن ملا کر "سولہ پہر" بولتے ہیں ۔
سولہ پہر حسین کو گزرے جو پیاس میں
طاقت نہ تھی کلام کی اس حق شناس میں

سوَم ۔ (ف)
لکھنؤ میں سیُم اور سُو ، اُم مستعمل ہے ۔
دلّی میں سویم یا سوم یا تیجہ بولتے ہیں ۔ مرنے والے مرنے کے تیسرے دن ، فاتحہ اور قرآن خوانی وغیرہ کی رسم ہوتی ہے
؎ بھائی کا سُوم کر کے روانہ ہوئے وہاں سے
فرصت نہ ملی نالہ و فریاد و فغاں سے

سَتّو میں دُو رہنا۔ (ار۔ روزمرہ) اٹھانوے فی صدی
ایک سو میں دو باقی رہ جانا۔

ؔ جس کو نہ کہا ہو چار پارہ
ایسے کہیں سَتّو میں دُو رہے ہیں (س)

سَتّو میں نہ ہونا۔ (ار۔ مح)
سینکڑوں میں ایک بھی نہ ہونا۔
مثل و مانند نہ ہونا۔

ؔ کس دن فرسِ خامہ تک و دو میں نہیں
مجھ سا بھی سیہ بخت کوئی سَتّو میں نہیں (ر)

سونا حرام ہوجانا۔ (ار۔ مح)
کرب و بے چینی سے رات کو نیند نہ آنا۔ تفکرات کے سبب رات کروٹیں بدل کر گزر جانا۔ ایک منٹ نہ سو سکنا۔

زر داروں سے پوچھ حفظ زر کی تکلیف
شب کا سونا حرام ہوجاتا ہے (ر)

سونلا جانا۔ (ار۔ مح)
کمھلا جانا۔ مرجھا جانا۔ پیلا پڑجانا۔

ؔ سونلا گئے تھے چاند سے منہ سیم بروں کے
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے

سونلا جانا۔ (ار۔ مح)
مرجھا جانا۔ کمھلا جانا۔ زرد ہوجانا۔
ؑ: فریاد بہن دھوپ میں سونلا گئے بھائی

سونلا جانا۔ (ار)
پژمردگی۔ مرجھا جانا۔

ؔ اس دھوپ میں بستانِ محمدؐ کا یہ تھا حال
سونلائے ہوئے رنگ تھے لالے کی طرح لال

سونپنا۔ (ار۔ ر)
شادی کرنا۔ عقد کرکے سپرد کردینا۔

ؔ نہ باپ، نہ بھائی، اور نہ چچا کی آس
سونپا تھا آپ کو، سو رہے آپ بھی نہ پاس

سونا ہوگا۔ (ار۔ استعارہ)
مرنے کے بعد قبر میں دفنایا جانا۔

ؔ آغوشِ لحد میں جبکہ سونا ہوگا
جُز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا

سَونپنا۔ (ار۔ ر)
دیدینا۔ سائے میں دیدینا۔ سپرد کردینا۔
ؑ سَونپا تمھیں خدا و نبی کی پناہ

سو نفعوں سے ضرر بہتر ہونا۔ (ار۔ مح)
بعض نقصانات نفعوں سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔

ؔ سو نفع سے بہتر ہے ضرر راہِ خدا میں
آبادی ہے، لُٹ جائے جو گھر راہِ خدا میں (علی واکبر)

سونلا جانا۔ (ار۔ مح)
مرجھا جانا۔ پژمردہ ہوجانا۔

ؔ حدّت تو یہ خورشید کی تھی اور پیاس کا وہ حال
لب خشک تھے، سونلا گیا تھا فاطمہ کا لال

سوئے شرق نظر کرنا۔ (ع)
مشرق کی طرف سپیدیٔ صبح کا دیکھنا۔

ؔ حضرت نے یہ فرما کے سوئے شرق نظر کی
یہ رات بھی لو اس کی عنایت سے بسر کی

سوئے گور جانا۔ (ار۔ مح)
اپنی قبر کی طرف جانا۔ اپنے مقتل کی طرف جانا۔

ؔ ملتی نہیں سید کو اماں وائے مقدر
جاتا ہوں سوئے گور سراسیمہ و مضطر

س۔ ہ

سہارا۔ (ار۔ روزمرہ)
بھروسہ۔ آسرا۔ امید۔

ؔ عجب منزل بیکسی ہے لحد
کسی کو کسی کا سہارا نہیں (س)

سہارا ہونا۔ (ار۔ ع)

آسرا ہونا۔ امید ہونا۔

ع
اب ہے تو اسی بحرِ کرم کا ہے سہارا
اے ساقیِ کوثر کے پسر، پیاس نے مارا

سہاگن (ہ) جس عورت کا شوہر زندہ ہو۔

ع
ہوں رانڈ، ہم سی لاکھ کنیزیں اگر تو کیا
بانوے دو جہاں کو سہاگن رکھے خدا

سہرا بندھنا۔ (ار۔ روزمرہ)

برات جانے سے پہلے دولھا کے سر پر پھولوں کے ہاروں کی مخصوص لڑیاں باندھ کر ڈال لینا۔

ع
جب بندھا سہرا تو قاسم نے کہا
موت ہنستی ہے ہمارے بیاہ پر (س)

سہہ سہہ جانا۔ (ار۔ ر)

برداشت کر کر کے مر جانا۔

غم ہے ہمارے واسطے، ہم ہیں برائے غم
سب اپنے اپنے عہد میں سہہ سہہ گئے ستم

سہ شعبہ تیر۔ (ف)

تین پھلوں کا تیر۔ (دیکھیے تصویر)

اک تیر سہ شعبہ جو لگا سینے پہ ناگاہ
گھوڑے سے گرا خاک پہ فرزندِ ید اللہ

سہل ممتنع ۔ (اصطلاح علم معانی)

وہ کلام جو بظاہر الفاظ مشکل، لیکن معانی و مطالب کے لحاظ سے آسان ہو۔

ع
ہے سہل ممتنع یہ کلام ادق مرا
برسوں پڑھیں تو یاد نہ ہووے سبق مرا

سہم ۔ (ع۔ اسم مذکر)

تیر۔ (دیکھیے تصویر)

ع
نشانے سے ہے دور سہم مزاحف
خطا ہے جو اتری کماں کھینچتے ہیں (س)

سہمنا۔ (سہم جانا) (ار) سُہُم (ف۔ ہ۔ م ساکن)

ڈرنا۔ خوف کرنا۔

ع
سہمی ہے سکینہ بہت اے قبلۂ حاجات
رو دیتی ہے، مجھ سے بھی جو کرتی ہے کوئی بات

سہنا۔ (ار) برداشت کرنا۔

داغِ پدر سہنا۔ باپ کی موت برداشت کرنا۔

ع
ہم نے وہ سہے رنج کہ کچھ کہہ نہیں سکتے
اللہ! تم اک داغِ پدر سہہ نہیں سکتے

س۔ ی، ے

سی۔ (حرفِ تمثیل) طرح مثل۔

ع
بجلی سی گرے جس پہ، لہو چاٹ کے اُٹھے
ہر غول سے دس بیس کے سر کاٹ کے اُٹھے

سیّاحی۔ (ع۔ ی، اردو، نسبتی)

لغوی معنی: سیر

شغل۔ دیکھ بھال۔

اسی دشت کی سیّاحی، شاعری کی طرف اشارہ ہے۔

عمر گزری ہے اسی دشت کی سیّاحی میں
پانچویں پشت ہے شبیر کی مدّاحی میں

سیّاف۔ (ع) تلوار کا دھنی۔

سیّاف ہو مرحب سا تو شمشیر سے ماریں
ارجن سے کماندار کو اک تیر سے ماریں

سیاق۔ (ع) ابتدا۔ شروع۔

سیاقِ رحمتِ معبود ہے قیامت و حشر
ہم اس کو کرم بے حساب سمجھے ہیں (س)

سیاق داں۔ (ف)

زندگی میں اعمال کرنے والا۔

ع
کھلی ہیں مالک دفتر کے سامنے فردیں
سیاق داں سے حساب کتاب ہوتا ہے (س)

سیاہا ۔ (ف ۔ اسم مذکر)
حساب کتاب کا بہی کھاتا ۔
حساب لکھنے والا رجسٹر ۔
؎ دی کلک نے آواز کہ ہاں عقل بیناہا
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہا

سیاہ کار ۔ (ف) گنہ گار ۔ خاطی ۔
؎ تقصیر دار ہے یہ غلام سیاہ کار
تعزیر میں ہے بندے کی آقا کو اختیار
(تعزیر ۔ دیکھیے ردیف)

سیاہی سی چھا جانا ۔ (ار ۔ مح)
چاروں طرف ہجوم ہو جانا ۔
یہ ذکر تھا کہ بن میں سیاہی سی چھا گئی
ڈنکے کی دشت ظلم سے کوسوں صدا گئی
ڈنکہ ۔ کوسوں ۔ صنعت مراعاۃ النظیر

سیّد ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
یہاں امام حسین کی اپنے سے مراد ہے ۔
سیّدہ کا لال (سیّد)
ع : ملتی نہیں سیّد کو اماں وائے مقدر

سیّدِ ابرار ۔ (ع ۔ ع ۔ مرکب) مراد امام حسین ۔
؎ گھوڑے پہ چڑھے پڑھ کے دعا سیّدِ ابرار
پیدل ہوئے ہمراہ فرس یاور و انصار

سیّدِ جلیل ۔ (ع + ف مرکب)
مراد ، امام حسین ۔
؎ اس نظم کو قبول کریں سیّد جلیل
مداح جن کا تو ہے ، وہی ہیں ترے کفیل

سیّدِ خوشخو ۔ (مراد ، امام حسین)
ع : تکتے تھے ، حسرت طرفِ سیّدِ خوشخو

سیّدِ عرب ۔ (ع) آنحضرت صلعم
ع : جھک جھک کے چومتے تھے گلا سیّدِ عرب

سیّد البشر ۔ (ع) آں حضرت صلعم
ع : کرسی نشیں ہے لختِ دل سیّد البشر
لختِ دل سے امام حسین مراد ہیں

سیّدِ لولاک ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
آں حضرت صلعم
ع : شاید میں نہیں لختِ دل سیّد لولاک

سیّد والا ۔ (ار)
بلند مرتبہ سردار ۔ مراد ، امام حسین (روح انیس)
ع : تھا ظل فرس پہ سیّد والا آئے

سیدھے ۔
سیدھے کبھی الف کی طرح تھے وہ خوشخصال (قعود)
جھک جاتے تھے رکوع میں گاہے بشکل دال (رکوع)
خم ہو گئے سجود میں گہ صورتِ ہلال (سجدہ)
پیشانیوں سے صاف عیاں نور ذوالجلال (پیشانی سجدہ کا نور)
حق سے دعا قنوت میں کوثر کے جام کی (دعائے قنوت)
طاعت خدا کی تھی تو اطاعت امام کی (عبادت خدا)

سیدھے ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) تن جانا ۔ تن کر بیٹھنا
غصے میں ہوشیار ہونا ۔ تیار ہو جانا ۔
؎ سیدھے جو ہوئے تنگ زرہ ہو گئی بر میں
ہاتھوں میں وہ رعشہ تھا ، نہ وہ خم تھا کمر میں

سیر دیکھنا ۔ (ار ۔ مح)
۱ ۔ سیر کرنا ۔ گھومنا ۔
۲ ۔ مطالعہ کرنا ۔
؎ گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں (ر)
یا معدن کوہ و دشت و دریا دیکھوں (حمد باری تعالیٰ)

سیری نہ ہونا ۔ (ار)
دل کی خواہش پوری ہونا ۔ مراد بر آنا ۔
؎ ہرگز تسلی جینے سے میری نہ ہوئے گی
بے زخم کھائے ، اب مری سیری نہ ہوئے گی

سیر - (ف) (دیکھیے - تصویر)

سیر اُدھر اٹھی تھی کہ چمکی اِدھر سناں
بھالے کی نوک جھونک نئی تھی، نئی تکاں

سیکڑوں خاک میں مل گئے (مقولہ)

ایسے لاتعداد آدمی، قبروں میں دفن ہو چکے ہیں۔

ﻫ سو مل گئے ہیں خاک میں ایسے گہر پاک
حاکم ہیں کہ ہے دور ہمارا تہ افلاک

سیف یداللہ - (ع)

حضرت علی کی تلوار (دیکھیے، تلمیح)

ﻫ اے سیف یداللہ! صفائی مجھے دکھلا
خیبر میں جو گزری تھی لڑائی، مجھے دکھلا

(شاعر اپنی جولانیٔ طبع سے جنگ میں امام حسین کی فتح کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔)

سیل فنا - (ف - اضافت توصیفی)

فنا کرنے والا طوفان۔

موت کے گھاٹ اتار دینے والا۔

ﻫ پڑھتا تھا یوں رجز خلف مرتضیٰ علی
یہ تیغ وہ ہے، سیل فنا جسکی تاب ہے (س)

سیلی - (ف)

ﻫ چادر کوئی زینب کے نہ سر پر سے اُتارے
سیلی کوئی نادان سکینہ کو نہ مارے

سیما - (ع - اسم مونث) پیشانی۔

ﻫ شمر نے گردن اقدس کو قفا سے کاٹا
پر ہٹی سجدۂ خالق سے نہ سیمائے حسین (س)

سیم بر - (ف) (صنعت)

چاندی جیسے چمکتے ہوئے جسم۔
حسین و جمیل۔

سونلا گئے تھے چاند سے منہ سیم بروں کے
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے

سیم و زر - (ف - ار - روزمرہ) روپیہ پیسہ - سونا چاندی۔ مال، سامان)

سیم و زر شبیر کے اہل حرم رکھتے نہیں

سینہ سپر ہونا - (ار - مح)

کسی کے بدلے اپنے اوپر حملہ لے لینا۔ حمایتی ہونا۔
آگے ہو جانا۔ سامنے آ جانا۔

ﻫ گھر جتنے ہیں، مولا کے غلاموں کے وہ گھر ہیں
کھینچے کوئی تلوار تو ہم سینہ سپر ہیں

("غلاموں کی ضمیر" سے متکلمین مراد ہیں)

سینہ سپر ہونا - (ار - فقرہ)

امداد کے لیے آگے آگے ہونا۔

ﻫ ہوتے ہیں الم آگے جب اٹھتی ہے ضریح
عباس علی سینہ سپر ہیں اب تک (ر)

سینہ صد چاک - (ف - مرکب)

زخموں سے بھرپور سینہ - زخمی سینہ۔

ﻫ زانوئے سینۂ صد چاک پہ ہوتا
سر نیزے پہ ہوتا تو بدن خاک پہ ہوتا

(مادر زعفر جن - امام حسین کے متعلق کہہ رہی ہیں)

سینے چُرا لینا - (ار - مح)

چھپ جانا۔ مارے خوف کے دب جانا۔

(میرے خیال میں یہ محاورہ نیا ہے)

ڈھالوں نے چُرا لیے ہیں سینے
تلواروں کے سر فرو ہو رہے ہیں (س)

سینے میں دل اچھلنا - (دل اچھلنا) (ار - مح)

۱- خوف و ہراس طاری ہونا۔

۲- بیقرار ہو جانا۔ بے چین ہو جانا۔

ﻫ یہ ماجرا جو دیکھا تو حُر کو قلق ہوا
سینے میں دل اچھلنے لگا، رنگ فق ہوا

(فوج یزید کی صف آرائی اور حُر)

سینے میں دل دھڑکنا ۔ (ار)

ڈرنا ۔ سہمنا ۔

ہول دلی ہونا ۔

م سینے میں مارے ڈر کے دھڑکتا ہے دل مرا
یہ کس خطا پہ تیر لگاتے ہیں

سیوتی ۔

گل سیوتی ۔ ایک قسم کا پھول ۔

ع : رنگت ہے سیوتی کی تو خوشبو گلاب کی

سیہ پوش ہونا ۔ (ار)

کسی غم میں سیاہ لباس پہن لینا ۔
سیہ پوشش ڈال دینا

م شمع طرب محفل عالم تھی جو خاموش
تھی رات بھی شبیر کے ماتم میں سیہ پوش

(صنعت ایہام)

سیہ رو ۔ (ف ۔ صفت)

کالے منہ والا ۔ بزدل ۔

بدبخت ۔

م منہ ڈھانپا تھا ہر ایک سیہ رو نے پیر سے
آنکھوں میں چکا چوند تھی اس برق دو سر سے

سیہ رو ۔ بدبخت ۔ کم بخت ۔

م چھڑی رکھ کے بولا یزید سیہ رو
خجل شہ کے ہونٹوں سے لعل یمن ہو (س)

ردیف

ش

ش۔الف

شاداب ہونا ۔ (ار)

پُر بہار ہونا ۔ تروتازہ ہونا ۔ ہرے بھرے ہونا ۔ سرسبز ہونا ۔

ے سرسبز زراعت بھی ہے جھیلیں بھی ہیں پُر آب
میوے بھی تروتازہ ہیں، گلشن بھی ہیں شاداب

شاد شاد ہونا ۔ (ار۔ر)

بہت خوش ہونا ۔ مسرور ہونا ۔

ے جو غنچے کھل گئے وہ جواں ہو کے شاد شاد
سُرخی لبوں پہ آگئی، پا با گل مراد

(جوانان لشکر حسین)

شاداں ہونا ۔ (ار) مسرور ہونا ۔ خوش ہونا ۔

ے کعبے میں ہوا جو بندہ بست حیدر
شاداں تھا دل خدا پرست حیدر

شاداں ہونا ۔ (ار)

بہت مسرور ہونا ۔ شاداں و فرحاں ہونا ۔

رتبہ یہ اپنا دیکھ کے حُر شادماں ہوا
تحسین کا غل زمین سے تا آسماں ہوا

شادی ۔ (ار) خوشی ۔ مسرت

ع : غنچے فرودس کے شادی سے کِھلے جاتے تھے

شادی ۔ (ار۔ر) بیاہ

ع : شادی میں بلائیں ۔ مجھے یہ بھی نہیں باور

شادیاں ۔ (ار) (فتح کی) خوشیاں ۔

ع : لشکر میں شادیاں تھیں اُدھر، غم تھا اس طرف

شاخیں ۔ (ف) گائے کے سینگ

گاؤ زمین ۔ ماہی پشت ۔ (دیکھیے، تلمیحات)

ماہی سے کہا گاؤ زمیں نے کہ خبردار
گیتی نہیں پھر، گر یہ زدوگشت رہیگی
شاخیں مری ہونگی، نہ تری پشت رہیگی

شاق ۔ (ع) تکلیف دہ ۔ ناگوار ۔

ے اے موت جلد آکہ لبِ اب زندگی ہے شاق
خنجر کی آرزو ہے، شہادت کا اشتیاق

شاق ہونا ۔ (ار) ناگوار ہونا ۔

(شاق (ع) مشکل ۔ مشکل ہونا)

ے ہے شاق مجھ کو خلق میں جینا حسین کو
کیا شاد ہوں، ہدف ہو جو سینہ حسین کو

شالوں میں شانہ کرنا۔ (ار۔ر)
زلفوں میں، سر کے بالوں میں کنگھا کرنا۔
ع : شانہ بتول شالوں میں کرتی نہ عمر بھر

شانہ کرنا۔ (ار۔ر)
کنگھا کرنا۔ سنگار کرنا۔
ے شانہ بتول شالوں میں کرتی نہ عمر بھر
چادر سیاہ سر سے اُترتی نہ عمر بھر

شاہد۔ (ع) گواہ (عینی گواہ)
ع: شاہد فلک اس کا ہے مختار زمیں ہوں
(فلک اور زمین میں صنعت تضاد ہے)

شاہ زماں۔ (ف)
عورتوں میں سب سے برگزیدہ۔
حضرت شہر بانو کا شوہر۔ امام حسین
ے آمادہ نبرد تھی دونوں طرف کی فوج
نرغے میں بے قرار تھا شاہ زماں کی زوج

شاہ شہدا۔ (ار)
مراد امام حسین۔ (دیکھیے، س)
ع : شاہ شہدا خیمے میں جاکر نکل آئے

شاہِ فلک جاہ۔ (ع۔ف۔مرکب)
آسمان مرتبہ بادشاہ
(مراد امام حسین)

شاہد معنی۔ (استعارہ)
حقیقت و معرفت۔ ذہنی جذبات۔
ے اے بحر طبیعت گہر نور دکھا دے
اے شاہد معنی، رخ مستور دکھا دے

شاہین۔ (ع۔اسم مذکر) ایک پرندے کا نام۔
شاہین کی فطرت یہ ہے کہ چڑیا کو فوراً پکڑ لیتا ہے۔
ے کھولے ہوئے پر کہتے تھے، شاہین ترازو
پلّے ہوں برابر، کہ یہ عادل کا ہے اردو

شائق۔ (ع) مشتاق۔ چاہنے والا۔
خوشا زمین معلیٰ، زہے فضائے نجف
ریاض خلد بھی ہے شائق ہوائے نجف (س)

شائیگاں۔ (ف)
فراخ۔ کشادہ۔ لائق۔
(خسرو بادشاہ کے خزانوں سے ایک خزانہ گنج شائیگاں)
چکھے گی آہ ذائقہ موت ہر زباں
تھا گنج شائیگاں کہ ہوا مفت رائیگاں
(ذائقہ، موت چکھنا! دیکھیے، ردیف)

ع : **شاید ہماری خاک، اسی بن کی خاک ہو**۔
خمیر ہمیں کی مٹی سے بنا ہو۔
(امام حسین، زمین کربلا کے لیے فرما رہے ہیں۔)
ے انساں کو چاہیے کہ گناہوں سے پاک ہو
شاید ہماری خاک، اسی بن کی خاک ہو

شاید۔ (ار۔ روزمرہ) غالباً۔ ان کے خیال میں۔
ان کی نظر میں۔
ے بدعت سے لعینوں کی کلیجہ ہے مرا چاک
شاید یہ نہیں لخت دل سید لولاک

ش۔ب

شب چراغ۔ (استعارہ)
شمع روشن۔ روشن ستارہ۔
ے مردم کہتے ہیں جس کو یاں دانہ رشک
واں گوہر شب چراغ ہو جاتا ہے (ر)

شب چراغ۔ (استعارہ)
روشن چراغ۔
رات کو روشنی دینے والا۔
ع : ہر سنگ ریزہ رشک در شب چراغ تھا
(زمین کربلا)

شبخون ۔ (ف)
رات کی تاریکی میں یک لخت حملہ، مخالف ۔
ـہ بیدینوں کو راحت مری منظور نہیں ہے
شب خوں جو اُدھر سے ہو تو کچھ دور نہیں ہے

شب دوپہر آنا ۔ (ار ۔ ع)
آدھی رات چڑھ آنا ۔ رات کے بارہ بج جانا ۔
ع : اے چاند ید اللہ کے! شب دوپہر آئی
(امام حسین کی توجہ دلائی گئی)

شب دیجور ۔ (ف)
تاریک رات ۔ چاند کے مہینے کی آخری راتیں شب دیجور کہلاتی ہیں ۔
ع : دختر سیاہ ہوں، شب دیجور کی مثال

شب دیجور ۔
ـہ ڈھالیں اٹھیں کہ دن شب دیجور ہو گیا
لامع جو برق تیغ ہوئی، نور ہو گیا

شبستاں ۔ (ف)
سردار خلق شمع شبستانِ عز و جاہ
تھا جس کی روشنی سے خجل نور مہر و ماہ

شب سے آنے کی خبر ہے ۔ (ار ۔ بول چال)
آج رات کو آنے کی (پہنچنے کی) اطلاع ہے ۔
تم لو رنہ کچھ ہو، مجھے ڈر ہے تو یہ ڈر ہے
شب سے پسر سعد کے آنے کی خبر ہے

شب ظلمات ۔ (ف) تاریک رات ۔
حیران شب ظلمات ہو، یہ تیرگی رنگ

شب عسرت و ملال ۔ (ف)
رنج و غم کی رات ۔
(مراد : شب عاشور)
ـہ ہوتی ہے جب عیاں وہ شب عسرت و ملال
جس کی سحر کو قتل ہو فاطمہ کا لال

شب قدر ۔ (ف) دیکھیے، تلمیح ۔
مخفی ہے آج تک شب قدر اس حجاب سے
(صنعت ایہام)

شب مہتاب ۔ (ف ۔ صفت)
چاندنی رات ۔ چودھویں کے چاند کی رات
ـہ تھی دشت کربلا کی زمیں رشک آسماں
تھا دور دور تک شب مہتاب کا سماں

شبدیز ۔ (ف) سیاہ رنگ کا گھوڑا ۔
اعلیٰ نسل کا گھوڑا ۔ (دیکھیے، تلمیح)
ع : شبدیز کیا چلا کہ نسیم سحر چلی

شبدیز ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
عام گھوڑے کے معنی میں نظم کیا ہے ۔
ـہ پیاسے نہ اب اشتر ہیں نہ شبدیز ہیں مولا
دو چار پھالیں ابھی لبریز ہیں مولا

شبدیز طبع ۔ (اضافت توصیفی)
(لغوی معنی) طبیعت کا گھوڑا ۔
روانی طبع ۔ جودت طبع ۔
ـہ شبدیز طبع کا یہ اشارہ ہے اب کہ ہاں
مولا کا کچھ جلوس سواری کرو بیاں
(شبدیز : دیکھیے ۔ ردیف)

شبنم کا رخ گل کو اشکوں سے دھونا ۔ (استعارہ)
پھولوں پہ شبنم کے قطرات گرنا ۔
ـہ اشکوں سے رخ گل کو سدا دھوتی ہے شبنم
غنچے تو ہنس دیتے ہیں اور روتی ہے شبنم

شبنم کا رونا ۔ (استعارہ) اوس کے قطرات کا ٹپکنا ۔ گرنا ۔
(اوس گرنا) (شبنم گرنے کو رونے سے استعارہ کیا ہے، کیونکہ صبح عاشور کی شبنم تھی)
ـہ اس دشت میں روتی تھی جو شبنم شہ دیں پر
تھا موتیوں کا فرش زمرد کی زمیں پر

شبنم کے گہر ہائے آبدار ۔ (استعارہ)
اوس کے چمکدار موتی ۔ شبنم کے قطرے جو موتی کی شکل نظر آتے تھے ۔

ع وہ بادود درخت، وہ صحرا، وہ سبزہ زار
شبنم کے وہ گلوں پہ گہر ہائے آبدار

ش ۔ ج

شجاع ازلی ۔ (ع + ف)
فطری بہادر ۔ نسلی شجاع ۔

ع فرزند یداللہ شجاع ازلی ہے
یہ تیغ وہ ہی جو سر پہ چلی ہے

شجاعت سے دور ہونا ۔ (ار)
بہادری کے خلاف ہونا ۔

ع ہے دور شجاعت سے اگر یوں انہیں مارا
یہ امر مروّت نہیں کرتی ہے گوارا

شجر قد ۔ (استعارہ)
قد کو شجر سے استعارہ کیا ہے ۔ چونکہ چنار سے تشبیہ دینا تھی (رعایت لفظی)

ع سوزاں شجر قد تھے چناروں کی طرح سے
اڑتا تھا لہو تن کا شراروں کی طرح سے
(شرارے ۔ اڑنا ۔ چنار ۔ شجر ۔ مراعاۃ النظیر)

ش ۔ ح

شحنہ ۔ (ع)
کوتوال (معزز)

ع جد ہے مرا عرب، شحنۂ عرب
ضرغام دیں معین رسولان ما سلف

ش ۔ د

شدّتِ گرما ۔ (ف ۔ ع ۔ ترکیب)
گرمی کی زیادتی اور سختی ۔

ع مخفی تھے شرر شدتِ گرما سے حجر میں
چلتی تھی یہ لو آگ بھڑکتی تھی جگر میں

ش ۔ ر

شر ۔ (ار ۔ روزمرہ ۔ مونث)
مفسدہ پردازی شرارت ۔

ع خیر ہوتی ہے طبیعت میں تو شر ہوتی نہیں
جمع ہونا ایک جا ضدین کا دشوار ہے (مس)

شرارت ۔ آگ ۔ گرمی ۔ حدّت ۔
یہاں شریر کی صفت کے طور پر شرارت نظم نہیں کیا گیا بلکہ "شرر" بمعنی چنگاری سے "شرارت" نظم کیا ہے

ع سب جسم بھبھوکا تھا ۔ حرارت تھی غضب کی
کنار کو پھونکا تھا، شرارت تھی غضب کی

شُربہ ۔ (ع)
صراحی ۔ چھوٹی مشک ۔

ع مولا سے ہاتھ جوڑ کے بولا وہ دل کباب
لے آؤں دوڑ کر مرے شربے میں کچھ ہی آب

شُربے سیراب ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
مشکیں پانی سے بھری ہونا ۔ (شُربہ ۔ چھوٹی مشک)

ع عباس سے فرمایا کہ سقّوں کو بلاؤ
ناقوں پہ جو سیراب ہو شربے انھیں لاؤ

شرر اڑنا ۔ (ار) چنگاریاں اڑنا) لوہے کی دو چیزیں جب آپس میں لڑتی ہیں تو شرارے اڑتے نظر آتے ہیں ۔

ع اڑتے ہوئے دیکھا جو ہوا میں شراروں کو
سمٹا لیا تھرا کے فرشتوں نے پروں کو

شرر بار۔ (استعارہ۔ تلوار کا)
شعلے برسانے والی۔
سے سُن کر یہ صدا آپ نے تلوار کو روکا
تلوار کو کیا برق شرر بار کو روکا
(امام حسین کی طرف اشارہ ہے)

شرر کا حجر میں مخفی ہونا۔ (ار۔ فقرہ)
(صنعت ایہام)
گرمی کی شدت سے چنگاریاں بھی پناہ مانگتی تھیں،
اور پتھروں میں پوشیدہ تھیں۔
سے مخفی تھے شرر شدت گرما سے حجر میں
چلتی تھی یہ لوں آگ بھڑکتی تھی جگر میں

شرر دم۔ (ف۔ صفت)
شعلہ فشاں۔ جس کی ہر سانس سے چنگاریاں نکلتی ہوں
سے زخم اُن کو بس تیغ شرر دم کے لگے تھے
ناری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے

شرط ہونا۔ (ار۔ ر)
ضروری ہونا، عہد ہونا۔ لازم و ملزوم ہونا۔
سے کچھ شرم بھی ہے شرط مسلماں کے واسطے
دے حکم آب اصغر ناداں کے واسطے

شرف پاجانا۔ (ار۔ بول چال)
بارگاہ الٰہی میں طلبی ہوجانا۔
سے کس کس کی نہ دولت پہ زوال آگیا زینب
پابند رضا تھا، تو شرف پاگیا زینب

شرف کم ہونا۔ عزت و آبرو میں کمی ہونا۔
سے جعفر کے ورثہ ہیں دارؤں میں تم لا کلام ہو
پھر کیا شرف یہ کم ہے کہ شہ کا غلام ہو

شرف ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) عزت کا دو بالا ہونا۔
ع: عزت ہو جو مُردوں کی تو زندوں کا شرف ہو
"یہ روزمرہ ہے" قدم رنجہ فرمانا میرے لئے باعث شرف ہوگا۔

شرف ہونا۔ ثواب ہونا۔
ع: حج سے بھی سوا میری زیارت کا شرف ہے

شرق۔ (ع) سورج طلوع ہونا۔
برق و شرق۔ چمکنا۔ دمکنا۔
سے قل تھا فرس پہ سیّد والا کو دیکھ لو
ہاں برق و شرق طور تجلّا کو دیکھ لو

شرق۔ (ع) روشنی۔ چمک۔
سے دندان صاف گوہر دنداں مصطفےٰ
نہ برق میں یہ شرق، نہ موتی میں یہ صفا (تشبیہ)

شرم سے پانی پانی ہونا۔ (ار۔ ع)
شرمندگی ہونا۔
سے بولے شہ، شرم سے کیونکر نہ ہوں پانی پانی
زخم کھانے کو جو رَن میں مرا مہماں نکلے (س)

شرمانا۔ (ار۔ ر)
ماند کر دینا۔ نیچا دکھا دینا۔
سے نسبت ہے نہ خورشید کو نہ بدر کی ضو کو
شرماتے ہیں نقش سم توسن، مہ نو کو

شرمسار۔ (ف) شرمندہ۔
ع: مظلوم باپ تم سے نہایت ہے شرمسار

شرمسار۔
سے اب رحم کیجئے کہ بہت شرمسار ہوں
دائی ہوں اُنکی، آپکی خدمت گذار ہوں

شریکِ حال۔ (ف + ار۔ ر) غمگسار، ساتھی۔
سے فرمایا شہ نے، حافظ و ہے ذوالجلال
زہرا کی بیٹیوں کی رہو تم شریکِ حال

ش۔ ش

شش جہت۔ (ف) چھ سمتیں۔ مغرب۔ مشرق۔ شمال
جنوب۔ فوق۔ تحت۔ یہاں ہر طرف، چاروں طرف مراد ہے
ششش جہت میں رخ مولا سے ظہور حق تھا
صبح کا ذکر ہے کیا چاند کا چہرہ فق تھا

ششدر۔

ع: صیاد ہوا شہ کی طرف دیکھ کے ششدر

ششدر۔ (ف) حیران۔ سراسیمہ۔

ے ششدر نہ ہوں کیوں، چار طرف جلوہ گری ہے
یہ بزمِ عزا آج ستاروں سے بھری ہے

شش ماہہ۔ (ف)

چھ مہینے کا بچّہ۔ (مراد علی اصغر)

ع: شش ماہہ پسر قتل ہوا تیر سے کس کا

ش۔ط

شَطّ۔ (ع) دریا۔ ندی۔

ے منہ وہ ہے کہ دم سے شَطِّ خوں بہتی ہے جس کے
قبضہ وہ ہے قبضے میں ظفر رہتی ہے جس کے

شط فرات۔ (ع) شط۔ لمبی نہر۔
فرات، دیکھیے، تلمیح۔

ے تو جس کی ماں کے مہر میں ہوا ہے شطِّ فرات
کیا قہر ہے کہ پانی سے حلق اس کا تر نہ ہو (س)

ش۔ع

شعبدہ بازی۔ (ار)

بازی گری۔ اور تیر چلانے کے ہُنر۔ استادی۔

ع: باز آئے اپنی شعبدہ بازی سے نیزہ باز

شعلہ بار ہونا۔ (ار، ع) (مجازاً) قیامت مچا دینے والا۔ تلوار کی کاٹ کو شعلہ بار کہا ہے۔

ع: بھاگو کہیں یہ برق نہ پھر شعلہ بار ہو

ش۔غ

شغب ناک۔ فرزش۔ فتنہ برپا کرنے والا۔ فسادی

ے ناگاہ بجا طبل، بڑھا لشکرِ سفاک
تا چرخ گیا غلغلۂ کوسِ شغب ناک

ش۔ف

شفا بخشنا۔ اچھا کرنا۔ تندرست کرنا۔

ے حال پوچھا جو کسی نے تو کہا بشکرِ خدا
جس نے بیمار کیا ہے وہی بخشے گا شفا

شفیق۔ (ع)

مہربان۔ سرپرست۔ محبّت کرنے والا۔

ے جب مر گئے علی تو مدینے میں شور تھا
آج اُٹھ گیا شفیق یتیم و لیسیر کا (س)

ش۔ق

شقّ القمر۔ (ع) آں حضرت صلعم کا معجزہ۔ آں حضرت صلعم کے حکم سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

ے شقّ القمر و رجعتِ خورشید مبیں
احمد کے لیے وہ اور یہ حیدر کے لئے (ر)

شُقّہ۔ (ع) کونا۔ پلّو۔ کنارہ۔

ے باہر حرم آتے ہیں رسول دوسرا کے
شُقّہ کوئی جھک جائے نہ جھونکے سے ہوا کے

شُقّہ کشا۔ (ف)

علم کی رعایت سے "شُقّہ" نظم کیا ہے۔
مراد: پھریرا کھلنا۔ عام ہونا۔ شہرت پانا۔

ع: فوجِ سخن میں شُقّہ کشا ہے علم مرا

ش۔ک

شکر ہی شکر نکلنا۔ (ار۔ بول چال)

خدا کا شکر ہی زبان پر جاری ہونا۔

ے شکر ہی شکر نکلتا تھا لہو کے بدلے
دہن زخم بدن دیدۂ خونبار نہ تھے (س)

شکل مٹانا۔ (ار)
قتل کرنا۔ مار دینا۔ ناپید کر دینا۔
؎ سب کو دکھلا کے سناں، ابن انس کہتا تھا
شکل ہے اس سے پیمبر کی مٹانی مجھ کو (س)

شکل و شمائل۔ (ف۔ ع۔ مرکب)
صورت و سیرت۔
؎ کس کس جری کے شکل و شمائل کو دیکھیے
واللہ ایک ایک جواں انتخاب ہے (س)

شکوۂ بیداد۔ (ف) ظلم کی شکایت۔
؎ ڈرتے نہیں، جو شکوۂ بیداد کرو گے
کیا ہوگا جو اللہ سے فریاد کرو گے

شکیبائی۔ (ف) صبر و تحمل۔
؎ آقا تری اس صبر و شکیبائی کے صدقے
اے سبط پیمبر! تری تنہائی کے صدقے (زعفر جن)

شکیل۔ (ع) حسین۔ رعنا۔
ع: صفدر جواں شکیل جواں، نازنین جواں
(حضرت علی اکبر)

ش ۔ ل

شلوکا۔ (ف)
بنیان کی قسم کا ایک لباس۔
ع کرتا بھی ہنسلیاں بھی، شلوکا بھی خوں میں تر

ش ۔ م

شمر۔ (ع۔ اسم مذکر) (دیکھیے، تلمیح)
؎ فوج سے شمر و عمر و کہتے تھے، ہوشیار رہو
ہیں جوانان عرب حضرت شبیر کے ساتھ (س)

شمس الضحیٰ (ع) روشن سورج۔
؎ شمس الضحیٰ علی ہیں تو بدر الدجیٰ ہوں میں
قرآں گواہ ہے کہ زبان خدا ہوں میں
(نعت سرور کائنات)

شمس الضحیٰ (ع) انتہائی حسین۔
ع: بدر الدجیٰ حسین ہیں، شمس الضحیٰ علی

شمسہ۔ (ع۔ اسم مذکر)
خیمہ کے اوپر کی برجی۔
؎ اوج اس کا جو دیکھا تو دبا چرخ مقرنس
خورشید نے رخساروں کو شمسے سے کیا مس
(ع)
؎ سر جا ملا جو شمسۂ کیوں جناب کا
سونا اتر گیا، ورق آفتاب کا
(صنعت ایہام)

شمشاد۔ (ف)
نہایت خوشنما اور خوبصورت درخت۔ یہ درخت سیدھا چلا جاتا ہے اور بہت حسین ہوتا ہے۔ اسی لیے معشوق سے اس کو تشبیہ دیتے ہیں۔
؎ جب صرف خزاں گلشن اولاد کو دیکھے
برچھی اسے لگتی ہے، جو شمشاد کو دیکھے

شمشیر تولنا۔ (ج۔ ح)
تلوار چمکانا۔ ننگی تلوار، دشمن کو مارنے کے لیے دکھانا۔
ع: کہتے تھے یہ شمشیر دو دم تول کے ہر بار

شمشیر چمکنا۔ (ج۔ ع)
تلوار چلنا۔ جنگ ہونا۔
ع: اب کوفے میں چمکے گی ید اللہ کی شمشیر

شمشیر دودم۔ (ف)
وہ تلوار جس کی دو زبانیں ہوں۔ (دیکھیے، تصویر)
؎ کہتے یہ شمشیر دو دم تول کے ہر بار
شیروں کے پسر بھی کہیں ہوتے ہیں گرفتار

شمشیر دوسر۔ دو نوکوں والی تلوار
(دیکھیے، تصویر)

شمشیر زباں سے کٹے جانا۔ (استعارہ)
زبان و بیان سُن سُن کر جل جل کر مرے جانا۔
ؔ ناحق ہے عداوت انھیں اس ہیچداں سے
بے تیغ کٹے جاتے ہیں شمشیر زباں سے

شمشیر کا منھ۔ (استعارہ)
تلوار کی باڑھ۔ دھار۔
ع تیزی نہ رہی خوف سے شمشیروں کے منھ پر

شمع بجھانا۔ (ار۔ مح)
قتل کرنا۔ مار دینا۔ اندھیرا کر دینا۔
ؔ نام زہرا و محمّد کا تھا جس سے روشن
آج اس شمع ہدایت کو بجھایا میں نے (س)

شمع زباں۔ (اضافت توصیفی)
ادب۔ بیان۔ ادائیگی الفاظ۔ کلام۔
لمعۂ انوار کی مناسبت سے شمع کہا ہے۔
اے زباں! جو شمع کی مثل روشنی پہنچانے والی ہے، ادبی شہ پاروں سے سامعین و قارئین کا دل روشن کر دے۔
ؔ اے شمع زباں، لمعۂ انوار دکھا دے
اے حُسن بیاں خوبی گفتار دکھا دے
(دیکھیے "لمعۂ انوار" ردیف میں)

شمع سحر گاہی۔ (ف)
صبح کے وقت کی روشنی (جو بجھنے کے قریب ہو)
سینے میں یہ دم شمع سحر گاہی ہے
جو ہے اس کارواں میں، وہ راہی ہے (ر)

شمعِ طربِ محفلِ عالم۔ (استعارے) اضافت توصیفی
دنیا کی خوشیاں اور آرام (لغوی معنی) دنیا کی محفل کی خوشی کی روشن شمع۔ مراد: دنیوی خوشیاں۔
ؔ شمع طرب محفل عالم تھی جو خاموش
تھی رات بھی شبیر کے ماتم میں سیہ پوش

شمع قلم۔ (استعارہ۔ اضافت توصیفی)
قلم
ؔ اے شمع قلم روشنی طور دکھا دے
اے لوح تجلّی رخ حور دکھا دے

شملہ چھٹنا۔ عمامے کا پلّو نیچے پڑا ہونا۔
(دیکھیے، تصویر)
ع: شملے چھٹے تھے، دوش پہ گیسو لٹکتے تھے

شملہ چھٹے ہونا۔ (ار)
پگڑے کے چھور نیچے پڑے ہونا۔
(شملہ: دیکھیے، تصویر)
ؔ شملے چھٹے، جہاد پہ کمریں کسے ہوئے
خوشبو سے تن کی عطر میں کپڑے بسے ہوئے
(لشکر حسین)

ش۔ن

شناسا۔ (ف۔ ار۔ مستعمل)
دوست۔ جان پہچان والے۔
ؔ انداز زمانے کی یہ گردش کے نئے ہیں
جو میرے شناسا تھے وہی بھول گئے ہیں

شناسائی کرنا۔ (عم۔ مح)
مراتب سمجھنا۔ پہچاننا۔ معرفت ہونا۔
ؔ تیرے رتبے کی کمی نے یہ شناسائی کی
یہ سمجھے کہ ہے قرآن کی تفسیر حسین (س)

ش۔و

شور بختی۔ (ف)
بد قسمتی۔
ؔ انیسؔ اس قدر شور بختی کا شکوہ
یہ دولت ہی تھوڑی ہے، کہ شیریں سخن ہے (س)

شور پڑنا ۔ (ار ۔ ر)

آوازیں بلند ہونا ۔

ع: صحرا میں تلاطم ہوا ، دریا میں پڑا شور

شور و شین ۔ (ف ۔ ترکیب)

رونے اور فریاد کرنے کا شور و غوغا ۔

ے خیمے کے در پہ بیبیاں روتی تھیں کر کے بین
چلاتی تھی یہ فاطمہ زہرا بہ شور شین

شور و شین ۔ آہ و فغاں ۔ نالہ و فریاد ۔

(کل شادی کی خوشی تھی آج شہادت کے سبب شور و شین ہے)

ع: کل وہ خوشی تھی ، آج یہ برپا ہے شور و شین

شَوط ۔ (ع) ہفت شوط سات گنا ۔

شَوط : دوڑ ۔ گنا ۔ گشت ۔

ے کعبہ ہے روئے اقدس فرزند بوتراب
ہیں ہفت شوط بجتنی کو یہاں ثواب

شوق ۔ (ار ۔ روزمرہ)

چاہت ۔ عشق ۔ خواہش ۔

ے یہ شوق ہے کہ نہ بیدار ہوں قیامت تک
جو خواب میں کبھی نقشہ مجھے دکھائے بخت (س)

شومی و شامت ۔ (ع) بدبختی اور

ے دیکھو تو ذرا شامیوں کی شومی و شامت
تیر اس پہ لگائے ، نہ کیا خوف قیامت (سراپا امام)

(شامی ، شومی ، شامت : صنعت مراعاۃ النظیر)

ش ۔ ہ

شہ خاور ۔ (ف)

سورج ۔ مراد آں حضرت صلعم

ے ذرّے سے ثنائے شہ خاور نہیں ممکن
جبریل سے تعریف پیمبر نہیں ممکن

شہ زور ۔ (ف ۔ ص)

انتہائی طاقتور ۔

ے یوں روکتے تھے ڈھال پہ تیغ جہول کو
جس طرح روک لے کوئی شہ زور چول کو

شہ زور ۔

تناور پہلوان ۔ طاقت ور ۔

ے آیا کوئی شہ زور اگر زور میں آکر
ضرب اپنی نہ کی شاہ نے وار اسکا بچا کر

شہ لولاک ۔ مراد آں حضرت صلعم ۔

(دیکھیے ، تلمیح ۔ ص)

حدیث کی طرف اشارہ ۔ (حدیث قدسی)

لولاک لما خلقت الافلاک ۔ ۔ ۔ ۔ !

ے ہر دم غم سبط شہ لولاک کیا
جب نام لیا چشم کو غمناک کیا (ر)

شہ والا ۔ دیکھیے ، تلمیح ۔ مراد امام حسین ۔

ع: سب رک گئے وہ ، جب آپ بڑھے سید والا

شہانی پوشاک ۔ (ف)

دلھن ، دولھا کا لباس (لباس عروسی)

کہا کبریٰ نے کہ ہو جاؤں گی آخر بیوہ
لوگو پہناؤ نہ پوشاک شہانی مجھ کو (س)

شہانی پوشاک ۔

شادی کے وقت دولھا کا عباس ۔

(ایک مخصوص پوشاک ہوئی ہے)

ہے ہے مجھے پوشاک شہانی نہ دکھائی

شہباز اجل ۔ (اضافت)

موت کا شہباز ۔ موت کے گھاٹ اتارنے والا ۔

"شہباز" پر کھولنے کی رعایت سے نظم کیا ہے ۔

ے شہباز اجل صید پہ پر کھول کے آیا
اڑتا ہوا سر بیچ میں اس غول کے آیا

شہپر ۔ (ف ۔ اسم مذکر) بڑے بڑے پر

ط ۔ ایران کربلا و نینوا
سایہ شہپر کیے ہیں شاہ پر (س)

شہر شہر ۔ (ا ر) ہر جگہ ۔ جگہ جگہ ۔

ہوا سخن کے سبب شہر شہر میں شہرہ
جدھر قلم کی طرح ہم چلے، زباں سے چلے (س)

شہر شہر شور ہونا ۔ (ا ر ۔ ع)

ہر جگہ شہرت ہونا ۔
گوشے گوشے میں عزت ہونا ۔

ع : دریا دلی کا ہوگا تری شور شہر شہر

شہر شہر شہرہ ہونا ۔ (ا ر ۔ ر)

دنیا کے گوشے گوشے میں مشہور ہونا ۔

محروم ابن ساقی کوثر یہ کیا ہے قہر
شہرہ ہے تازیوں کی تواضع کا شہر شہر

شہر شہر شہرہ ہونا ۔

ہر طرف شہرت ہونا ۔

بُت بیں نے ایک ضرب میں توڑے ہیں دیر کے
شہرے ہیں شہر شہر مرے امر خیبر کے

شہر میں آشوب ہونا ۔ (ا ر ۔ ع)

شہر کے اندر افراتفری ہونا ۔ غوغا ۔

آشوب ہے اُس شہر میں اے خلق کے سرتاج
جو دیں کے ستون تھے، وہ مکاں ہو گئے تاراج

شہد ناب ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب) اصلی شہد

وہ زہر ہے جسے ہم شہد ناب سمجھے ہیں (س)

شہرہ ۔ (ا ر ۔ ع)

آوازہ ۔ شہرت ۔ چرچا ۔

شہرہ ہر سو جو خوش کلامی کا ہے
باعث مدح امام نامی کا ہے (ر)

شہنا ۔ (ع)

ایک باجے کا نام (دیکھیے تصویر)

ہاں جلد حکم دے کہ بجیں طفل جا بجا
ہو سب صفوں میں نالۂ شہنا کی غل بپا

نالۂ شہنا ۔ شہنا کی آواز کو نالہ سے استعارہ کیا ہے
نالۂ شہنا ۔

شہود ۔ (ع)

شہادتیں ۔ گواہیاں ۔ ثبوت و دلائل ۔

کیا امر صدق میں ہے بھلا حاجت شہود
ایسے بشر کی مدح کرے کیا، بجز درود

ش ۔ ی

شیب ۔ (ع ۔ صفت)

ضعیفی ۔ بڑھاپا ۔ بزرگی ۔

ع : معصوم ہے طفلی سے جو تا شیب، وہ میں ہوں

شیدا ۔ عاشق ۔ ساکتی ۔ جان دینے والا ۔

ایک شیدا ابن مظاہر سا ولی ہے
("ابن مظاہر" دیکھیے، تلمیح)

شیر ۔ (استعارہ) بہادر شجاع

عامر سا جواں یا در فرزند نبی ہے
اک شیر مرا ابن مظاہر سا ولی ہے
(ابن مظاہر اور عامر، دیکھیے تلمیحات)

شیر آسماں ۔ برج سرطان (آسماں کے ۱۲ برجوں میں کا ایک برج، جو شیر کی شکل کا ہوتا ہے)

اٹھا جو ہاتھ، کانپ گیا، شیر آسماں
گردش جو دی تو سب تہ و بالا ہوا جہاں

شیر ذوالجلال ۔ (ف ۔ ترکیب) مراد حضرت علی

اے شیر ذوالجلال کے زوّار الوداع
(زوّار، دیکھیے، ردیف میں)

شیر ثریاں ۔ (استعارہ) بہادر۔ نورِما۔
؎ عاشق مرے شفیق مرے مہرباں مرے
مہرو مرے، حسین مرے، شیر ثریاں مرے

شیر ثریاں ۔ (استعارہ)
(شیر ببر) بہادر، شیر، شجاع۔
مراد حضرت علی (دیکھیے، ص۔)
ع : بھیجوں کسے، اب شیر ثریاں کوئی نہیں ہے

شیر شہاب ۔ (ع۔ ف)
شہاب ثاقب۔
(جو رات کو ستارہ ٹوٹتا نظر آتا ہے)
؎ اڑ کر گری زمیں پہ سناں اس تکان سے
گرتا ہے جیسے شیر شہاب آسمان سے

شیر صف جنگاں ۔ میدان جنگ کے شیر
ع : شیر صف جنگاں تھا ایک ایک نمازی
(انصاران حسین)

شیر نرینہ ۔ (ف)
بہادر شیر۔ شجاع۔
یہ سُن کے بڑھا جنگ کو وہ شیر نرینہ
پہنچا تھا جسے زورِ علی سینہ بہ سینہ
(علی اکبر)

شیر نیستاں کارزار ۔ (ار)
جنگ کا مجاہد۔ میدان جنگ کا نورما
؎ اک اک دلیر شیر نیستاں کارزار
رستم کی روح خوف سے جنکے کرے فرار

شیروں کا شیر ۔ (ار۔ ر)
بہت بڑا بہادر۔ بہادروں کا بہادر (استعارہ)
؎ ہر گز نہ دوں گا مہلت جنگ اس دلیر کو
جیتا پکڑ کے لاؤں گا شیروں کے شیر کو
(یزیدی سپاہی کا عزم، جناب عباسؑ کے متعلق)

شیروں کا لرز جانا ۔ (ار)
شیروں کا مارے خوف کے کانپ جانا۔
؎ شیر اس کی صدا سُن کے لرز جاتے تھے بن میں
فاسد تھی ہوا ان کی، یہ بدبو تھی دہن میں

شیرازہ ۔ (ف) وجہ وجود۔ یکجائی۔ حیات۔
ع : شیرازہ صحیفہ کون و مکاں ہیں آپ
کون و مکان کو "صحیفہ" کہا ہے۔ اسی کی نسبت سے "شیرازہ" نظم کیا ہے۔

شیرازہ کھل جانا ۔ (ار۔ مح)
عموماً یہ محاورہ "شیرازہ بکھر جانا" بولتے ہیں۔
یکجا چیزیں منتشر ہو جانا۔ انتشار پیدا ہو جانا۔
تتر بتر ہو جانا۔
؎ کیا ضرب تھی کہ فتح کا دروازہ کھل گیا
اجزائے جسم نحس کا شیرازہ کھل گیا
(جسم کا ایک ایک عضو ٹوٹ ٹوٹ کر الگ ہو گیا۔)

شیریں سخنی ۔ (ف)
لہجہ اور زبان کی مٹھاس۔
؎ شیریں سخنی ختم تھی ہمشکل نبی پر
غنچہ دہنی ختم تھی ہمشکل نبی پر

شیرینیٔ دنیا ۔ (ف) دنیا کا عیش و آرام۔
؎ ویراں وہ نظر آتے ہیں آباد تھے جو شہر
شیرینیٔ دنیا ہے مسافر کے لئے زہر

شیشۂ دل ۔ (اضافت توصیفی) دل۔ نازک دلی۔
؎ ہمارے شیشۂ دل کو نہ توڑ اے گردوں
یہ ظرف وہ ہے کہ جس میں گلاب رہتا ہے (س)

شیشۂ دل چور ہو جانا ۔ (ار)
بیکار ہو جانا۔ مایوس ہو جانا۔
غزل میں شعرا دل کو شیشے سے استعارہ کرتے ہیں۔
ع : چار آئینوں کے شیشۂ دل چور ہو گئے

شیشہ ساعت - (ف - مرکب)
گھنٹہ - وقت بتانے والا۔
ہے چرخ کہن شیشہ ساعت گویا
ہے خاک اِدھر اور اُدھر خالی ہے (ر)

شِیَمُ - (برق شیم) ع
عادت - سرشت -
راکب جو ذرا چھیڑ دے اس برق شیم کو
سائے کو نہ وہ پائے نہ یہ گرد قدم کو

شیوہ - اصول - طریقہ -
کیا ہو جو تجھے قتل کرے سب مرا لشکر
لیکن یہ نہیں شیوہ اولاد پیمبر
(مکالمہ)

شیوۂ اشراف - (ف)
شریفوں کا فعل -
ع : محسن سے بدی شیوۂ اشراف نہیں ہے

ردیف

ص

ص۔ا

صابون میں تار رُکنا۔ (ا ر۔ ر)

تار لگتے ہی صابن کٹنے لگتا ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے۔

ع: تھا شور کہ صابن میں رُکتا ہے کہیں تار

صاحب۔ (ع) مراد۔ اللہ سے۔

؎ سب اس پہ فدا ہیں علی اکبر ہوں کہ سجاد
بندہ وہ ہے، صاحب کی جو بھولے نہ کبھی یاد

صاحب۔ (ع) (شوہر کے معنی میں)

صاحب! بتا دو تمھیں روتے میں کیا کہوں
بے کس کہوں کہ فدیۂ راہ خدا کہوں

صاحب۔ استعارہ۔ (شوہر سے)

مراد: امام حسین

؎ بچالو واسطہ زہرا کا صاحب میرے اصغر کو
نہ بچہ دودھ پیتا ہے، نہ اب آنکھیں جھپکتا ہے (س)

صاحب آزار۔ (ف۔ آر) بیمار۔

؎ جس صاحب آزار کا یہ حال ہو گھر میں
دانستہ میں کیونکر اُسے لے جاؤں سفر میں

صاحب اولاد۔ (ا ر۔ ر)

اولاد والا ہونا۔

؎ ہرگز نہ ہوگا صاحب اولاد وہ لعیں
جس نے یہ خاک میں تری صورت ملائی ہے (س)

صاحب اقبال ہونا۔ (ا ر)

بارعب ہونا۔ دبدبہ والا ہونا۔

؎ کرار کے دلبند ہیں سب صاحب اقبال
کر دیتے ہیں دم بھر میں زمیں خوں سے لال (مکالمہ)

صاحب توقیر۔ (ف) باعزت۔

؎ یاران وطن گرد تھے افسردۂ دلگیر
فرمایا تھا ایک ایک سے وہ صاحب توقیر

صاحب جرات۔ (ع: مرکب)

بہادر۔ ہمت والا۔

ع: قائم قدم صاحب جرات نہیں رہتا

صاحب جوہر۔ (استعارہ کیا ہے، صاحب کمال شاعر سے)

خوبیاں رکھنے والا۔ حامل صفات اعلیٰ۔

؎ گر صاحب جوہر نہ چلے جھک کے تو صد حیف
خارج ہے رسالت سے وہ، کستی نہیں جو سیف

صاحب شمشیر۔ (ف۔ مرکب)
تلوار کا مالک۔ امام حسین سے کنایہ ہے۔
۵ تو دیکھ لو اس صاحبِ شمشیر کی آنکھیں
غصّے میں نہ دیکھی ہوں اگر شیر کی آنکھیں

صاحب ضو۔ (ع۔ ف۔ مرکب)
نورانی۔ صاحب جلوہ۔
۵ تھی صاحبِ ضو، کیوں نہ اُجالا نظر آئے
اک دو مہہ نو داں تہہ و بالا نظر آئے

صاحب فوج۔ (ف۔ ار)
سردار۔ مالک لشکر۔ مراد امام حسین۔
صاحبِ فوج پہ طاری تھا عجب حزن و ملال
زرد تھا رنگ تو آنکھیں بھی تھیں لہو رونے سے لال

صاحب لولاک۔ (آں حضرت صلعم)
ع: عمّو جبین، صاحب لولاک کا خلف (رجز)

صاحب معراج۔ (ع۔ مرکب۔ اسم مذکر)
آنحضرت صلعم سے استعارہ ہے۔
۵ بیت الشرف صاحبِ معراج لٹے گا
محبوب الٰہی کا چمن آج لٹے گا

صاحب ہمت۔ (ف۔ مرکب)
بہادر۔ شجاع۔ ہمت والے۔
۵ افسوس کہ ان دونوں کی دیکھی نہ جوانی
میں کیا کہوں، کیا صاحبِ ہمّت تھی یہ جانی
(عون و محمد سے متعلق امام حسین کی گفتگو)

صادر۔ (وارد و صادر) (ع)
آنے والا۔ شہر میں داخل ہونیوالا۔
ع: سنتے ہیں یہ ہر وارد و صادر کی زبانی

صادر الاقرار۔ (ع) وعدے کے سچے۔ عہد کے پکّے۔
۵ بچّے تھے، مگر صادق الاقرار تھے دونوں
حیدر کی طرح صادق الاقرار تھے دونوں

صادق الاقرار۔ (ع)
وعدے کے سچّے۔
۵ سر نذر کرو، صادق الاقرار ہو تم تو
امّت کی شفاعت کے طلبگار ہو تم تو

صاعقہ کردار۔ (ع۔ ف)
جلد دینے کی عادی۔ ہلاک کر دینے کی عادی۔
(تلوار کے متعلق ہے)
۵ یوں موت تھی اس صاعقہ کردار کے آگے
جس طرح پیادہ چلے اسوار کے آگے

ص۔ ب

صباحت۔ (ع)
گورے رنگ کے ساتھ خوبصورتی۔
۵ اس میں کئی بچّے تھے کہ نکلے نہ تھے گھر سے
نازک ہیں صباحت میں زیادہ گل تر سے
(ملاحت اس کا برعکس ہے)

صباحت۔
سفید و شفاف رنگ کا حُسن۔
ملاحت کی ضد۔
۵ کرسی میں یہ صفا، نہ صباحت یہ عرش پر
دل عرش کا بھی لوٹ گیا، اسکے فرش پر (خیمہ)
(کرسی: دیکھیے، تلمیح)

صبح کا ظہور۔ طلوع صبح۔ طلوع سورج۔
ع: چھپنا وہ ماہتاب کا، وہ صبح کا ظہور

صبح ہوتے۔ (ار۔ روزمرہ)
صبح کے وقت۔ صبح ہوتے ہوتے۔
ہر صبح۔
۵ عابد تھے ہر دم صبح ہوتے روتے
جب جاگتے روتے، جبکہ سوتے روتے (ر)

ص ۔ ح

صحبت برہم ہونا ۔ (ار)
باہمی میل جول ٹوٹ جانا (زندگی یا موت کے سبب)
ع : برہم نہ ہوئی ہو کوئی ایسی نہیں صحبت

صحرا صحرا ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
انتہا سے زائد ہونا ۔
ہ صحرا صحرا ہیں گو کہ عصیاں میرے
دریا دریا مگر ہے رحمت تیری (رحمت الٰہی ۔ ر)
(صحرا ۔ دریا ۔ عصیاں ۔ رحمت صنعت تضاد اور توریہ)

صحرائے بلا ۔ (ف)
آفات و مصائب کا جنگل ۔ (میدان)
ہ ناگاہ زمین رن کی ہوئی وادیٔ ایمن
صحرائے بلا دور تلک ہو گیا روشن
("وادیٔ ایمن" دیکھیے تلمیح)

صحرائے بلا ۔ (ف)
قہر و آفت کا جنگل ۔
ہ سب گرترا ہو جائیگا اس چاند سے روشن
بن جائے گا صحرائے بلا ، وادیٔ ایمن
(زمین سے مخاطبہ)

ص ۔ د

صد حیف (ار ۔ ر)
افسوس صد افسوس ۔
اس کے حال اور اس کی رفتار و گفتار پر افسوس ہے
ہ گر صاحب جوہر نہ چلے جھک کے تو صد حیف
خارج ہے اصالت سے وہ کستی نہیں جو سیف

صدا دینا ۔ (ار)
باجے کی آواز سے استعارہ کیا ہے ۔
ہ رو رو کے یہ پُر درد صدا دیتی تھی شہنا
اچھا نہیں سیّد کا لہو خاک پہ بہنا

صدر (ع) سینہ ۔
ع : باران تیر ظلم کہاں اور کہاں وہ صدر

صدر ۔
ہ گر فرق پہ چمکی تو کبھی دوش پہ آئی
آفت کمر و صدر و تن و توش پہ آئی (تلوار)

صدر ۔
ع : جلّاد نے صدر شہ ذیشان کو دبایا

صدر زیں ۔ (ف ۔ ع)
زین کا درمیانی حصّہ ، جس پر سوار بیٹھتا ہے ۔
(دیکھیے ، تصویر)
ہ بخشی جو صدر زیں کو ضیا خوش جمال نے
دم کو چنور کیا ۔ فرس بے مثال نے
(دم کو چنور کرنا ، دیکھیے ، ردیف میں)

صَدَف ۔ (ع)
سیپ ۔ جس میں موتی پیدا ہوتا ہے
ہ ہے ہے صدف قبر کہاں اور یہ گوہر
اب تک نو اُلٹ جاتی ہیں یا سبط پیمبر (زینب)

صدقے اتارنا ۔
قربان کرنا ۔ وارنا ۔ صدقے کرنا ۔
ہ تارے بھی وہ تارے کہ جو اللہ کو پیارے
جن تاروں پہ انجم کو فلک صدقے اتارے

صدقے کرنا ۔ (ار ۔ ر)
قربان کر دینا ۔ نچھاور کر دینا ۔
ہ چلتی ہے چھری شیر الٰہی کے پسر پر
میں نے تجھے صدقے کیا زہرا کے پسر پر (زعفر جن اور مادر کی گفتگو)

صدقے گئی ۔
پیار اور محبت کے وقت عورتوں کا تکیہ کلام
میں قربان ہو جاؤں ۔ صدقے ہو جاؤں ۔
ے صدقے گئی جنگل کی یہ اب دھوپ میں چلیے
دن کاٹیے سائے میں کہیں رات کو چلیے

صدقے میں کھانا ۔ (ار ۔ بول چال)
سبب سے کھانا ۔ بدولت کھانا ۔ وجہ سے کھانا ۔
ے خادم انھیں قدموں سے شرف پاتے ہیں مولا
سب آپ کا صدقہ ہے جو ہم کھاتے ہیں مولا

صدمہ سہنا ۔ (ار ۔ ر)
رنج اٹھانا ۔ داغ مفارقت برداشت کرنا ۔
ے صدمے سہوں کلیجے پہ کس کس کے داغ کے
افسوس پھول جھڑ گئے سب میرے باغ کے

صدمے سے رنگ کافور ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)
مح : صدمے کے سبب انسان اور ہر شے کا اصلی
رنگ اُڑ جاتا ہے ۔
"کافور" سفیدی کی رعایت کے پیش نظر نظم کیا ہے
ع : صدمے سے ہوا رنگ رخ ماہ کا کافور

ص ۔ ر

صرف خزاں ۔ (ف)
موت ۔ بربادی ۔ تباہی ۔
ے جب صرف خزاں گلشن اولاد کو دیکھے
برچھی اُسے لگتی ہے، جو شمشاد کو دیکھے

صرف خزاں ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
برباد ہو جانا ۔ تباہ ہو جانا ۔
صرف خزاں ہوا جو گلزار فاطمہ
جھونکی میں بھے اجل کی گل تر بھرے ہوئے
(س)

صرف رہ معبود ہونا ۔ (ار)
اللہ کی راہ میں جانا ۔
راہ میں صرف ہونا ۔
ے بانو سے کہا رو کے، خوشا حال تمہارا
صرف رہ معبود ہوا مال تمہارا

صرفہ نہ کرنا ۔ (ار ۔ مح)
اصراف نہ سمجھنا ۔ کوتاہی نہ سمجھنا ۔
ے جیتے ہیں تو حضرت کی غلامی میں مریں گے
ہم جان بھی دیدینے میں صرفہ نہ کریں گے

صُرّہ ۔ (ع) تسبیح ۔
(آنسوؤں کو تسبیح کے دانوں سے تشبیہ دی ہے)
ے کس کو فشار قبر کی دہشت ہے قبر میں
آنسو ہمارے ساتھ ہیں صرّہ کفن کی یاں (س)

صریر کلک ۔ صریر بمعنی آواز ۔ کلک بمعنی قلم ۔
قلم ۔ تیز لکھنے والا قلم ۔ قلم کی آواز ۔
ع : صریر کلک ہے یا باغ میں بلبل چہکتا ہے
(س)

ص ۔ ع

صَعْب ۔ (ع) سخت ۔ کٹھن ۔
ے ایسا سفر صعب، اور اسطرح کا بیمار
ڈر ہے کہ نہ بڑھ جائے کہیں راہ میں آزار

صعوبات سفر ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)
سفر کی تکالیف ۔ سفر کی سختیاں ۔
ے تا شام یوں چلتی ہے جنگل میں سحر سے
کم زود دھ ہے بانو کا صعوبات سفر سے

صعوبات سفر ۔
سفر کی تکالیف ۔ سفر کی مشکلات ۔ سفر کی دشواریاں ۔
ع : تم کیا، ابھی واقف ہو صعوبات سفر سے

صعوبت۔ (ع)

تکالیف۔ پریشانی۔

ہ معبود زمانے کی صعوبت سے نکالے
دیندار کو اشرار کی صحبت سے نکالے

ص۔ف

صف آرائی کرنا۔ (ار)

جنگ کے لیے صفیں کھڑی کرنا۔

ع: باندھی تھی فوج کیں نے صف آرائی پر کمر

صف باندھے کھڑا ہونا۔ (بول چال)

استقبال، اشتیاق ملاقات یا خوش آمدید کہنے کے لیے باادب، تہذیب اور شائستگی سے قطار باندھ کر برابر کھڑا ہونا۔

ہ حُر آیا جو ملنے کو تو انصار کھڑے تھے
صف باندھے ہوئے مولا کے برابر (س)

صف باندھے کھڑے ہونا۔

سر جھکا کر باادب سامنے کھڑے رہنا۔

ہ صف باندھے بھائی بند کھڑے تھے جھکائے سر
کوئی تو رشک مہر، کوئی غیرت قمر

صف بچھا دینا۔ (ار۔ مح)

فوجی لشکر کی صفیں کی صفیں منتشر کر دینا۔
قتل کر دینا۔

ہ بجلی گری اُدھر، یہ جدھر کو پلٹ کے آئے
صف کو بچھا کے آئے، پرے کو اُلٹ کے آئے

صفیں جمانا۔ (ار۔ ر)

قطاریں باندھنا۔ نماز کے لیے صفیں باندھنا۔

ہ آگے سبھوں کے شاہ حجازی کھڑے ہوئے
پیچھے صفیں جما کے نمازی کھڑے ہوئے (نماز صبح)
(شاہ حجازی۔ امام حسین)

صف شکنو۔ (ف)

بہادرو۔ جنگ کے شورماؤں۔

ہ ہاں صف شکنو! وقت ہے نصرت کی دعا کا
کھلتا ہے پھریرا، علم فوج خدا کا
(پھریرا، دیکھیے، ردیف)

صف ماتم بچھانا۔

کسی کے مرنے کے بعد، گھر میں ایک جگہ بیٹھ کر رونے کے لیے فرش کر لینا یا مقام کا تعین کر لینا۔

ہ پوچھا، کہ ہوا کیا، صف ماتم جو بچھائی
زعفر نے کہا کٹ گئی زہرا کی کمائی

(زعفر جن اور مادر زعفر)

صفا۔ (ع)

چمک دمک۔ حُسن و رونق۔

ہ وہ گورے گورے جسم قبائیں وہ تنگ تنگ
جس کی صفا کو دیکھ کے ہو آئینہ بھی دنگ

صفیں بچھ جانا۔ (ار۔ مح)

ستھراؤ ہو جانا۔ فوجیوں کی صفیں قتل ہو کر زمین پر گر پڑنا۔

ہ ادھر تھا شور کہ بچھ جائیں گی صفیں دس بیس
جو دو ہی ہاتھ ادھر سیف مرتضیٰ کے چلے (س)

صفیں توڑنا۔ (ار۔ مح)

میدان جنگ میں دشمن کی صفیں درہم و برہم کر دینا۔
صفیں کی صفیں اُلٹ دینا۔ بھگا دینا۔

ہ توڑی ہیں صفیں، جنگ میں جب کھیت پڑے ہیں
جنات کے لشکر سے علی یونہی لڑے ہیں

صفیں جمانا۔ (ار۔ مح)

لشکر کی صفیں آراستہ کرنا۔

ہ تھا لشکر یزید میں سامان قتل شاہ
ہر سو جما رہا تھا صفیں شمر رو سیاہ

صفائی کا دن آنا ۔ (ار ۔ مح ۔ صنعت ایہام)
بربادی اور تباہی کا دن نکلنا ۔
قتل و شہادت کا دن نکلنا ۔
ع غل تھا کہ تلاطم کا دہائی کا دن آیا
زہرا کے بھرے گھر کی صفائی کا دن آیا

صفائی ہونا ۔ (ار ۔ ر) بربادی ہونا ۔ تباہی ہونا ۔
ع اب کوئی دم میں گھر کی حسن کے صفائی ہے
تلوار آج زہر میں ، میں نے بجھائی ہے
(فوج یزید)

صفت گل ۔ پھول کی طرح ۔ مثل پھول کے ۔
ع مارے گئے کس ظلم سے اس شاہ کے اطفال
نازک کئی بچے "صفت گل" ہوئے پامال

صفحۂ ہستی ۔ (اضافت فارسی)
وجود ۔ زندگی ۔

صفحۂ ہستی سے مٹانا ۔
دنیا سے نیست و نابود کرنا ۔ قتل کرنا ۔
ع باپ آج ترا ہوتا تو چین اس کو نہ آتا
اعدا کا نشاں صفحۂ ہستی سے مٹاتا
(زعفر جن اور مادر زعفر)

صفحۂ ہستی سے نام مٹنا ۔ (ار ۔ مح)
نام پر بٹہ لگ جانا ۔
ع اب صفحۂ ہستی سے مٹا نام ہمارا
الفت میں بگڑتا ہے ، بنا کام ہمارا

صفدر ۔ (ع ۔ صفت)
فوجی صفیں درہم برہم کرنے والا ۔ شجاع ۔
ع : دنیا سے گیا آٹھویں تاریخ وہ صفدر

صفدر ۔
ع تلوار نے بھلے ہوؤں کو رول لیا تھا
صفدر نے در فتح و ظفر کھول لیا تھا

صفدری ۔ (ی ، نسبتی)
صفوں کو چیر دینا ۔ پھاڑ دینا ۔
ع خالی کیے پرے ، پہ نہ خوں میں کبھی بھری
دعویٰ یہ تھا کہ ہے مرے حصّے میں صفدری

صفّین } حضرت علی کی لڑائیاں ۔
حُنین } دیکھیے ، تلمیحات
ع پسر فاتح صفین و حنین آتا ہے
لو صفیں باندھ کے روکو تو یہ حسین آتا ہے

ص ۔ ل

صلا دینا ۔ (ار ۔ روزمرہ) مشورہ دینا ۔
ع ہر بند یہ ذاکر کو صلا دیتے ہیں
ہر شعر کی داد جا بجا دیتے ہیں

صُلب ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
لغوی معنی : پیٹھ ۔ ریڑھ گرماں ۔
قوت ۔ طاقت
ع یوں نور تھا رسول کا آدم کے صُلب میں
ہوتی ہے جس طرح سے خبر مبتدا کے ساتھ (س)

صلّ علیٰ ۔ (ع ۔ کلمۂ فجائیہ)
(اردو کا ایک جزوی حصہ)
کیا کہنا ۔ سبحان اللہ ۔ درود ہو اس پر
ع ۱ ۔ کیا کہیے بجز صلّ علیٰ اور زباں سے
یوسف بہ تجمل ، بہ نمک لائے کہاں سے
ع : ۲ ۔ صلّ علیٰ علم کی چمک ہے کہ برق طور (مصرعہ)
مدح و تعریف ۔ صنعت تشبیہ

صلّ علیٰ آل محمدؐ ۔ (ع)
درود ۔ دیکھیے تفصیل و تلمیح ۔
ع کیا مرتبہ ہے "صلّ علیٰ آل محمدؐ"
شوکت جو علی کی ہے تو اجلال محمدؐ

صلوات سحری ۔ (ع) نماز فجر

ؔ فارغ جو صلوٰۃ سحری سے ہوئے دیں دار
پوشاک پہننے کو اٹھے سیدِ ابرار

(امام حسین مراد ہیں)

صلاح صلح ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

صلح کی تدبیر ۔ صلح کا نیک کام

ؔ ہاتھوں کو جوڑتی ہے یہ کہنیا اسیر غم
کیجیو صلاح صلح کہ لشکر بہت ہے کم

ص ۔ م

صمصام ۔ (ع ۔ اسم مونث) شمشیر ۔ تلوار ۔
(دیکھیے، تصویر)

ع : سر خاک پہ برسا دیے صمصام علی نے

صمصام تولنا ۔ (ع ۔ اسم ۔ مونث)

لڑنے کے لیے تلوار سیدھی کرنا ۔

تلوار اٹھا لینا ۔

ؔ زینب کے پسر کہتے تھے تولے ہوئے صمصام
اب کعبے سے لڑتے ہی چلے جائیں گے تا شام

ص ۔ ن

صنعت صانع ۔ (ف ۔ ار)

دست قدرت کی صناعی ۔

ؔ غل ہو یہ ہے کشش مو قلم طرۂ حور
ایک ایک حرف ہو صنعت صانع کا ظہور

ص ۔ و

صورت ۔ (حرفِ تشبیہ) طرح ۔ مثل ۔ جیسے ۔

ؔ گرمی سے یہ تھا حضرت عباس کا عالم
منہ سرخ تھا اور ہانپتے تھے صورت ضیغم

صورت آئینہ ۔ (ف ۔ ترکیب)

بالکل صاف شفاف ۔

ؔ صورت آئینہ استغنا کے جوہر کھل گئے
ایک در، ہم پہ ہوا گر بند، سو در کھل گئے

صورت بتانا ۔ (ار ۔ مح)

تدبیر کرنا ۔ تدبیر بتانا ۔

ؔ زلیخا کو اتنی بات سنا کر اک آہ کی
صورت بتلاتے جاؤ ہمارے نباہ کی

صورت بنانا ۔

ظاہری طور پر دکھانا ۔

ؔ چھل بل دکھائی فوج کو دوڑا، تھما، اڑا
صورت بنائی جست کی سمٹا، جما، اڑا

صورت نظر نہ آنا ۔ (ار ۔ مح)

تدبیر نہ بن پڑنا ۔ تدبیر نہ ہو سکنا ۔

ؔ لیکن تمہیں راحت کی نہ صورت نظر آئی
جب آئی خبر راہ میں، وحشت اتر آئی

صورت نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

وجود نہ ہونا ۔ کوئی شکل نہ ہونا ۔ ذریعہ نہ ہونا ۔

ؔ یوں تو کئی راتوں سے ہیں وہ مضطر و بیتاب
راحت کی نہ صورت ہے نہ آرام کا اسباب

(جناب زینب کا حال)

صورت نہ ہونا ۔

امکان نہ ہونا ۔ وجود نہ ہونا ۔

ؔ آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر بھی بھٹکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

صور سرافیل (ع) دیکھیے، تلمیح ۔

ؔ غل تھا کہ نہ یہ صاعقہ رو کے سے رکے گا
اب صور سرافیل کوئی دم میں پھنکے گا

(صاعقہ، دیکھیے ردیف)

صولت - (ع) دبدبہ۔ اقبال۔
حمزہ۔ جعفر۔ ہاشم۔ دیکھیے تلمیح

ہ حمزہ کا رعب صولت جعفر، علی کی شان
ہاشم کا دل، حسین کا بازو حسن کی شان

صولت - شان و شوکت۔

کو اسلام کا لشکر بہم آیا
کس صولت و اقبال و حشم سے علم آیا

ص - ہ

صہبائے طہور (ع۔ع مرکب)
پاک شراب۔ شراباً طہورہ

ہ نہرِ فرس پہ ہو دورۂ صہبائے طہور
اے خدا جلد دکھا، ساغر و مینائے حسین (س)

ص - ی، ے

صیحہ - (ع)
آوازِ تند۔ سخت آواز۔
ابلق۔ فرس۔ سرنگ۔
(دیکھیے، تلمیحات)

ع: وہ صور صیحۂ فرس و ابلق و سرنگ

صیحہ -

ع: صیحہ کیا جبریلِ امیں نے کہ خبردار

ردیف

ض

ض ۔ ا

ضال۔ (ع)

گمراہ۔ راہ سے بھٹکا ہوا۔

○ اکبر جو مقابل ہوئے اس ضال و مُضل سے
شبیر قریب آگئے بیتابیٔ دل سے

ض ۔ ب

ضبط کا یارا نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

تاب ضبط باقی نہ رہنا۔

○ صدمے سے نہ پھر ضبط کا یارا ہوا مجھ کو
پھر داغ ید اللہ دوبارہ ہوا مجھ کو

ضبط کی تاب نہ رہنا۔ (ار۔ بول چال)

(تاب ضبط نہ رہنا)

ضبط و تحمّل کی طاقت نہ رہنا۔

قوت برداشت سے باہر ہو جانا۔

○ قلب تھرا گیا ہرگز نہ رہی ضبط کی تاب
دیکھ کر رہ گئے گردوں کو شہ عرش جناب

ضبط کی طاقت نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

برداشت نہ ہو سکنا۔

برداشت سے باہر ہونا۔

○ اک ایک کا صدمے سے کلیجہ تھا دوپارا
نہ ضبط کی طاقت تھی، نہ فریاد کا یارا

ض ۔ ر

ضرب چلنا۔

وار ہونا۔ حملہ کرنا۔

ع : لو ضرب مری فوج پہ چلتی ہے خبردار

ضربت۔ (ع)

چوٹ۔ حملہ۔

○ ہر چند بچاتا رہا ضربت کو وہ ہٹ کے
پر کالے گرز اڑنے لگے تیغ سے کٹ کے

ضرر ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

نقصان پہنچنا۔

صدمے میں گرفتار ہونا۔

○ بہتر ہے جو اس طور سے یہ مرحلہ سر ہو
پھر میں ہوں نہ بدنام نہ مولا کا ضرر ہو

ضرغام ۔ (ع ۔ صفت ۔ باضافت اوّل درست ہے)

ضیغم ۔ (〃)

غضنفر ۔ (〃)

جرّار ۔ (〃)

کرّار ۔ (〃)

صفدر ۔ (〃)

؎ جرّار ہو، کرّار ہو، صفدر ہو دلیر ہو
ضرغام ہو، ضیغم ہو، غضنفر ہو دلیر ہو

ضریح ۔ (ع ۔ مونث)

اونچا بنا ہوا وہ تخت جس پر مینار یا گنبد بنا ہوتا ہے اور محرم میں اماباڑوں میں رکھی رہتی ہے ۔ کسی ایک تاریخ کو جلوس کے ساتھ نکالتے ہیں

؎ حرمت ضریح کی ہے، علَم کا ہے احترام
سو سو طرح کا نذر میں کرتے ہیں اہتمام

ض ۔ ع

ضعیفی کا سفر ۔ (غربت و بیکسی میں مرنا)
(صنعت توریہ)

؎ تم اور نہ بھائی نہ بھتیجا نہ پسر ہے
روتے ہیں ہم اس پر کہ ضعیفی کا سفر ہے

ض ۔ غ

ضغطہ ۔ (ع) دغدغہ ۔ فکر و ہراس ۔

؎ اندیشۂ فشار سے ضغطے میں ہے یہ جاں
نکلے دماغ پانو کے ناخن سے الاماں

ض ۔ ل

ضلالت ۔ (ع) گمراہی ۔

؎ دین نبیں سے کفر کی بدعت جدا ہوئی
ایماں کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی

ضلالت ۔ (فوج ضلالت)

یہاں گمراہ کے معنی میں نظم کیا ہے ۔

؎ اللہ تجھے فوج ضلالت سے نکالے
دیندار اشرار کی صحبت سے نکالے

(حر کے لیے امام کی دعا)

ض ۔ و

ضَوء ۔ (ع) چھوٹ ۔ عکس ۔ شعاع ۔ روشنی ۔

؎ حسن خم ابرو تھا دو بالا مہ نو سے
چہرے میں زیادہ تھی ضیا ماہ نو سے

ضَو ۔ (ع) سایا

ع : تھا جس کی ضو سے وجد میں طاؤس آسماں

ض ۔ ی

ضیائے سرکوہ طور ۔ (ف ۔ ترکیب)

طور کی تجلّی ۔ طور کا سا جلوہ ۔ نور

؎ ہر نخل پہ ضیائے سرکوہ طور تھی
گویا فلک سے بارش باران نور تھی

ضیغم ۔ (ع) شیر درندہ ۔

کنایتہً : بہادر شجاع

ع : نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے

ضیغم الٰہ ۔ (ع)

اللہ کے شیر ۔ حضرت علی کا لقب ہے "شیر خدا"

ع : ہاں کاٹ لو سر پسر ضیغم الٰہ

ضیف ۔ (ع) مہمان

ع : ہے فاتۂ دنیا میں ہر اک پیر و جواں ضیف

ضعیفی کا عصا ۔ (ار ۔ ع)

بڑھاپے میں سنبھالنے والا

ع : بیٹا، تمھیں بابا کی ضعیفی کا عصا ہو

ردیف

ط

ط - ا

طاری ہونا - (ار) مسلّط ہونا - اثر ہونا -

ع : اک ایک پہ اندوہ و غم و رنج ہے طاری

طاعت - اطاعت الٰہی - عبادت -

ے بیزار علی کو مال و زر سے پایا
طاعت ہی میں شام تک سحر کو پایا (ر)

طاعت گزار - (ف)

اطاعت الٰہی کرنے والا - غازی -

ع سرگرم ذکر حق ہوئے طاعت گزار صبح

طاق ہونا - (ار - ر)

یکتا ہونا - باکمال ہونا - تجربہ کار ہونا -

ے وہ قصر آسماں پہ بھی جاتے ہیں طاق تھا
زور پر خدا اسے دیتا ، براق تھا

براق : (دیکھیے تلمیح)

طاقت دکھانا - (ار - ر)

مقابلے پر جمنا - زور کرنا - لڑنا - جنگ کرنا -

ے کیا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی طاقت دکھائیں گے
ان سے تو نیمچے بھی سنبھالے نہ جائیں گے

طاقتِ قرار - (ف - ترکیب)

ٹھیرنے کی ہمت - مقابلے کی جرأت -

ے تھرّا گیا بدن ، نہ رہی طاقت قرار
گھوڑے کی باگ پھیر کے بھاگا وہ نابکار

طالب رضا - (ف - ار)

رضامندی کے خواہاں - جنگ کی رخصت کے طلبگار

ع : سنتی ہوں میں کہ شاہ سے ہیں آپ طالب رضا

طالع - (ع) طلوع کرنے والا -

نکلنے والا - روشن ہونے والا -

طالع تھا ادھر مہر ، اُدھر تھا علم شاہ
پنجے پہ تجلی کہ اللہ رے اللہ

طالع بیدار - (ف) خوش قسمتی - نیک بختی -

ے پیدا ہوئی آواز کہ اے خلق کے سردار
لال آپ کا یاں سوئے زہے طالع بیدار

(زمین کا تخاطب امام سے)

طالع کو اوج ہونا - (ار) مقدر چمکنا - خوش قسمتی ہونا -

ے خم ہو گیا پیر فلک شرم کے مارے
کہتی تھی زمیں ، اوج ہے طالع کو ہمارے

(فلک کا خم ہونا صنعت توریہ ہے)

طاؤس آسماں ۔
(اضافتِ توصیفی۔ استعارہ)

ع : تھا جس کی ضو سے وجد میں طاؤس آسماں

طاؤس بن جانا ۔ (ار)

لہو لہان ہو جانا۔

مور کے جسم پر مختلف رنگوں کے دھبے ہوتے ہیں

اسلئے اس سے گھوڑے کو استعارہ کیا ہے۔

ہ باران تیر ظلم سے سب جسم چھن گیا

جانباز کا سمند بھی طاؤس بن گیا　　(حر)

ط ۔ ب

طبع برہم ہونا ۔ (ار۔ مح)

غصّہ ہونا۔ مزاج چڑچڑا ہونا۔ مزاج میں برہمی ہونا۔

ع : چہرہ بھی غضبناک تھا، اور طبع بھی برہم

طبع خداداد ۔ (ف۔ ار)

فطری مزاج۔ پیدائشی طبیعت۔

ہ غلامے سے نہ کچھ طبع خداداد سے ہوگا

یہ مرحلہ طے، آپ کی امداد سے ہوگا

طبع رسا ۔ (استعارہ)

شعرگوئی کے جذبے کی جولانی۔

جولانی مزاج۔ جولانی طبع۔

ہ اے طبع رسا، خُلد کا بازار دکھا دے

اے باغ سخن، گلشن بے خار دکھا دے

طبقہ ۔ (ع) حصّۂ زمین۔

طبقہ یہ حشر تک نہیں ہونے کا بے چراغ

(زمین کربلا)

طبلق ۔ (دیکھیے، تصویر)

ہ ہر طرف ہو کے عدم کے سفری ہوتے ہیں

طبلقیں کتنی ہیں چہرے نظری ہوتے ہیں

طبلک معکوس ۔ (ع)

چھوٹا۔ طبل۔ ڈھول۔

طبل کی اسم تصغیر بنائی ہے، بنظر تضحیک الٹا

ڈھول۔ سر کے لیے کہا ہے۔

(اتنا بڑا سر، جیسے چھوٹا ڈھول الٹا ہوا ہے)

ہ سر طبلک معکوس، جبیں حد سے فزوں تنگ

غدار و سلح شور و جفا پیشہ و سرہنگ

(مدح بالضم)

طبل و علم ملنا ۔ (ار۔ بول چال)

عزت و مرتبہ ملنا۔

توقیر و حشم ملنا۔

ہ مال و زر و افسر و حشم ملتا ہے

ممکن ہے نگیں طبل و علم ملتا ہے　　(ر)

طبع موزوں ہونا ۔

مذاق، مزاج اور طبیعت کا شاعری سے مناسبت

رکھنا۔

ہ طبع ہر ایک کی موزوں قد زیبا موزوں

صورت سرو، ازل سے ہیں سراپا موزوں

طبیعت جوش پہ آنا ۔ (ار، بول چال)

دلولہ پیدا ہونا۔ امنگیں ابھرنا۔

جذبات ابھرنا۔ دل کی سوزش ابھرنا۔

طبیعت میں اُبال آنا۔

ہ مولا کی طبیعت جو ذرا جوش پہ آئی

تلوار اجل بن کے زرہ پوش پہ آئی

طبیعت جینے سے ہٹ جانا ۔

زندہ رہنے کو جی نہ چاہنا۔

زندگی سے متنفر ہو جانا۔

ہ بیکل ہوں، طبیعت مری جینے سے ہٹی ہے

آقا، مجھے یہ رات تڑپنے میں کٹی ہے

ط ۔ ر

طرارہ ۔ (ع)

گھوڑے کا یک لخت چمک کر اُچھلنا ۔ کودنا ۔ بھاگنا ۔

ع : پونی تھی قیامت کی طرارہ تھا غضب

طرارے ۔ (ار)

جستیں ۔ (تیز بھاگنا)

تیزیاں ۔ پھرتیاں ۔

ع پونی میں غزالوں کے طراروں سے کہیں تیز
آقا کے ارادے کو سمجھتا تھا وہ مہمیز

طرارے ۔ (ار)

چھلانگیں ۔ چوکڑی ۔ کود پھاند ۔

ع : دُلدل کی تیزیاں ہیں طرارے براق کے

طرارے کرنا ۔ (ار ۔ ع)

تیز اڑنا ۔ فرّاٹے بھرنا ۔

محاورہ ہے ۔ طرارے بھرنا ۔

(میر انیس نے نیا محاورہ نظم کیا ہے)

ع جاتا ہے کیوں فلک پہ طرارے کیے ہوئے
آداب کا مقام ہے باگیں لیے ہوئے

طَرَب ۔ (ع) مسرت ۔ خوشی ۔ آرام ۔

ع برپا ہے مدینے میں تلاطم کئی دن سے
ہے راحت و آرام طرب گم کئی دن سے

طرزِ غلامانہ ۔ (ع ۔ مرکب)

بندگی اور غلامی کا طریقہ اور عمل ۔

ع رعب شہ ذیجاہ سے تھراتے ہیں
سب طرز غلامانہ بجا لاتے ہیں (ر)

طرفہ مزا ۔ (ار) عجیب و غریب لطف ۔

ع جنگ میں کہتے تھے ہنس ہنس کے نمک خوار حسین
زخم کھانے میں بھی اک طرفہ مزا ہوتا ہے

طرفہ ۔ تعجب خیز بات ۔

ع شیرینی میں ہے نمک حلاوت دیکھو
ہے طرفہ مزا نمک میں شیرینی ہے (ر)

طِرِمّاح ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

امام حسین کے ایک ساتھی ۔

(دیکھیے ۔ مں)

ع : کی عرض طرمّاح نے اے فاطمہ کے ماہ

طُرّہ ۔ (ع)

امتیازی نشان ۔ گُل سر

ع بولی وہ عندلیب چمن پرور بتول
طُرّہ وہی ہے سب پہ جو سر پہ چڑھے جو پھول

(عندلیب سے یہاں، حضرت زینب مراد ہیں)

طُرّہ حور ۔ (ع + ار)

طُرّہ : زلف ۔ پیشانی کے بال ۔ مقیش کا پھندنا ۔

حوروں کی زلفیں اور مقیش کا پھندنا ، مراد ہو سکتا ہے ۔

ع غُل ہو ، یہ ہے کشش مو قلم طرّہ حور
ایک ایک حرف میں ہو صنعت صانع کا ظہور

طریقہ نباہنا ۔ (ار ۔ ع)

قاعدہ برتنا ۔ قاعدوں اور ذریعوں پر حتی الامکان عمل کرنا ۔

ع کریجیے شمار اس کا ، محاسب نے یہ چاہا
جو کچھ تھا مہندس کا طریقہ وہ نباہا

ط ۔ ع

طعنہ زن ہونا ۔ (ار ۔ ع)

شرمانا ۔ شرمندہ کرنا ۔ (شرم کر شرم کر)

ع جب سر بیرالعلم آئے علی
طعنہ زن تھا روئے روشن ماہ پر (س)

طعنہ زن ہونا ۔ (ار)

شرمانا ۔

ہیچ اور حقیر سمجھ کر نگاہ میں نہ لانا ۔

ے جب سر بیر العلم آئے علی

طعنہ زن تھا روئے روشن ماہ پر

ط ۔ ف

طفیلی ہونا ۔ (ار ۔ مح)

سبب سے ہونا ۔ سبب کرم ہونا ۔ بدلے میں ہونا

ے نور آپ جو بخشیں تو ستارے بھی قمر ہوں

اس گھر کے طفیلی ہیں، ملک ہوں کہ بشر ہوں

ط ۔ ل

طلاقت ۔ (ع) زبان کا زور ۔

ے یہ شرط ہے کہ نہ دعویٰ کروں طلاقت کا

کسی کی تیغ جو بڑھ کر مری زباں سے چلے (س)

طلایہ ۔ (ع)

پہرے دار ۔ رات کو حفاظت کرنیوالا ۔ فوجی دستے ۔

ے تھی توم نبی جان بھی سرداری کو حاضر

فوجوں کے طلائے تھے خبرداری کو حاضر

(داستان میں بھی متعدد جگہ یہ لفظ آیا ہے)

طلب کرنا ۔ (ار)

ڈھونڈنا ۔ بلانا ۔

رکھتا ہے بڑا اجر اسیروں کو چھڑانا

بھوکوں کو طلب کر کے سخی دیتے ہیں کھانا

طلبگار رضامندی رب ۔ (ف ۔ ترکیب)

اللہ کے حکم کا مطیع ۔

ے شبیر طلبگار رضا مندی رب ہے

سرکار خدا میں علی اصغر کی طلب ہے

طلب ہونا ۔ (ار ۔ ر)

بلاوا آجانا ۔ مدعو ہو جانا ۔ بلا لیا جانا ۔

ے ورنہ یہ پہنچو گے تم بھی انیس

طلب اُس طرف سے اگر ہو گئی (س)

طلب ہونا ۔ (ار ۔ ر)

خدا کی بارگاہ میں بلایا جانا ۔

مرنے کا وقت آجانا ۔

ع : جس دم طلب ہوئی تو اکیلے چلے گئے

ط ۔ م

طمّاع (ع)

حریص ۔ لالچی ۔

ے بدعہد ہیں، طمّاع ہیں، بے درد ہیں ظالم

مظلوم کو بے سر کیا نامرد ہیں ظالم

ط ۔ ن

طناب ۔ (ع)

خیمے کی رسّی ۔ جس سے خیمہ کسا اور باندھا جاتا ہے ۔

ع : گیسوئے حور خلد کی ہمسر اک طناب

(گیسو بھی لمبے ہوتے ہیں ۔ خیمے کی طنابیں بھی لمبی لمبی ہوتی ہیں اس نسبت سے استعارہ کیا ہے)

ط ۔ و

طوبیٰ ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

بہشت کا عظیم الشان درخت ۔

پھر ہرا (دیکھیے، تصویر)

ے ہر لہر آبدار تھی کوثر کی موج سے

طوبیٰ بھی دب گیا تھا پھریرے کی لوچ سے

طوبی الکم ۔ (عربی کلمہ)

تمہارے لیے جنت ہے ۔

ہ اس بزم میں دھوپ اٹھا کے آتے ہیں جو لوگ
ہنس کر طوبی لکم علی کہتے ہیں

طور بن جانا ۔ (ار ۔ ر)

صورت نکل آنا ۔

ہ شاید انھیں سے صلح کا بن جائے کوئی طور
ہے تین دن سے بھائی یہ ظلم و جفا و جور

طور تجلّا ۔ (ع)

طور سینا، پہاڑ ۔

ع : ہاں برق دشرق طور تجلّا کو دیکھ لو

طور نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

صورت نہ نکلنا ۔ طے نہ ہونا ۔

ہ حاکم ہیں، آج زیر فلک ہے ہمارا دور
سر کاٹ لیں گے صلح کا ہوگا اگر نہ طور

(تصورات فوج یزید)

طور ہونا ۔ (ار ۔ ر)

انداز ۔ رنگ ڈھنگ ۔

ہ ہنس کر کہا حبیب نے کچھ رنگ اور ہے
بولا کوئی یہ شام کے لشکر کا طور ہے

طور ہونا ۔ (ار ۔ ر)

سامان ہونا ۔ صورتیں ظہور میں آنا ۔
رنگ ڈھنگ ہونا ۔

ع : بستی اجڑ کے، تخت الٹنے کا طور ہے

طوف ۔ (ع ۔ مذکر)

طواف ۔ گھومنا ۔ خانہ کعبہ کا طواف ۔
(مراداً) حج خانہ کعبہ (طواف حرم)

ع : جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی

طوق بڑھانا ۔ (عو ۔ ار ۔ مح)

طوق گلے سے اتار دینا ۔
زیور اتار کے رکھ دینا ۔

ہ بندے اتار دو، طوق بڑھاؤ، پدر نثار
چھپنا کہیں، جو لوٹنے آئیں ستم شعار

طول عمل ۔ (ف ۔ ترکیب)

خواہ مخواہ کی محنت ۔

ہ ہے طول عمل نیزۂ خطی کا ہلانا
کرتی ہے کماں تیر سفاہت کا نشانا

طومار ۔ (ع)

کاغذ کی بڑی لمبی پٹی جس پر لکھتے جاتے اور لپیٹتے جاتے ہیں ۔

ہ تیغ کشیدہ دست شہ بحر و بر میں ہے
طومار ہاتھ میں ہے لفافہ کمر میں ہے

ط ۔ ی

طیر ۔ (ع)

پرندہ ۔ پردار جانور ۔

ہ آیا سجا ہوا وہ سمند براق سیر
تھا جو فلک پہ اڑنے کو تیار مثل طیر

ردیف

ظ

ظ - ا

ظاہرہ - (ار - ر)

بے حقیقت - بے بنیاد -

ہ منکر نے کہیں یہ مکر کی باتیں جو ظاہرہ
دریا سے مثل موج بڑھی فوج قاہرہ

ظاہر ہونا - (ار)

معلوم ہونا - مثل و مانند ہونا ۔
ٹپکنا -

ہ بچے پہلوئے حسین میں زینب کے دونوں لال
ظاہر تھا چتونوں سے یداللہ کا جلال

ظ - ف

ظفر - (ع)

فتح - جیت -

مرجائے بہ عزت یہ بہادر کی ظفر ہے (رجز)
(عزت کی موت، ذلت کی زندگی سے بہتر ہے)

ظفر - کامیابی -

ع: فتح و ظفر، ادب سے قدم باقدم چلی

ظفر اندیش - (ف)

فتح کا ارادہ رکھنے والے -
فتح کے ولولے اور جوش رکھنے والے

ع: سر کرتے ہیں، سر دیکھے ہمکو ظفر اندیش

ظ - ل

ظِلّ - (ع)

سایہ -

ہ بالیدہ ہوں، وہ اوج مجھے آج ملا
ظلِّ علم صاحبِ معراج ملا

ظلِّ خدا - (استعارہ)

اللہ کا سایا - سایۂ الٰہی -
(مراد امام حسین)

ع: سایہ بھی درختوں کا نہیں ظلِّ خدا پر

ظلم شعار - (ف - ع)

فطری ظالم -

ہ اللہ رے مولا کی ہزاروں سے لڑائی
فوجوں سے وغا، ظلم شعاروں سے لڑائی

ظلم کی ہوا چلنا۔ (ار)
ظلم ہونے لگنا۔
چاروں طرف سے ظالموں میں گھر جانا۔
؎ کیا ہوگا، ہوا ظلم کی جب آہ چلے گی
مادر بھی پسر ہونے کو ہمراہ چلے گی

ظلمات۔ (ع۔ جمع)
تاریکیاں۔
(دیکھیے، تلمیح)
؎ حضرت پہ وہ اُس تین پہر رات میں گزری
تکلیف سکندر کو جو ظلمات میں گزری

ظلمت نہاں ہونا۔
تاریکی چھپ جانا۔
روشنی پیدا ہو جانا۔
(نئی ترکیب ہے)
؎ مشرق سے صبح کی جو سپیدی عیاں ہوئی
اور پردۂ حجاب میں ظلمت نہاں ہوئی

ردیف

ع

ع ۔ ا

عاجز و بیکس ۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)
حاجتمند ۔
مجبور و لاچار ۔ بے یار و مددگار
ہر عاجز و بیکس کی مدد کرتے تھے مولا
درویش کا ہدیہ بھی نہ رد کرتے تھے مولا

عاد ۔ (ع) دشمنی ۔
مطلب سے عاد ہے اللہ کے فقیروں کو
کبھی جو ہو گیا پھیرا، صدا سُنا کے چلے (س)

عاربت سرا ۔ (استعارہ ۔ کنایۃً : دنیائے فانی
ہے عمر بے ثبات، زمانہ ہے بے وفا
آرام کا محل نہیں یہ عاربت سرا

عازم ۔ (ع) ارادہ کرنا ۔ تیاری کرنا ۔
ع : جب ہوئے عازم گلگشت شہادت تا شام

عازم سفر ہونا ۔ (ار)
مرنے کے لیے تیار ہونا ۔ وقت مرگ آپہنچنا
ہم عازم سفر ہیں بتاؤ مسافرو
کیا اس سفر میں چاہیے اور کیا نہ چاہیے (س)

عازم وغا ۔ (ف ۔ ترکیب)
ارادۂ جنگ کرنے والا ۔
مقابلہ کرنے والا ۔
سُن کر صدائے پکارا وہ بزدلا
کیا انکے ساتھ آپ بھی ہیں عازم سفر

عاقبت نکو ہونا ۔ (ار ۔ ع)
انجام نیک ہونا ۔
رونے کی جو غم میں شہ کے خو ہوویگی
واللہ کہ عاقبت نکو ہوویگی (ر)

عالم ایجاد ۔ (ف ۔ ترکیب)
مراد ۔ دنیا ۔
چرخ نے عالم ایجاد کو چھانا کیا کیا
جز حسن اور نہ پایا کوئی ہمپائے حسین (س)

عالم ایجاد ۔
ع : آج تک عالم ایجاد میں نام اُن کے ہیں

عالم ایجاد زشت ہونا ۔ (ار ۔ نقرہ) دنیا ۔
زشت : برا ۔ بد ۔ گنہگار ۔
سنتے ہیں ہم کہ عالم ایجاد زشت ہے
ایسے چمن کھلے ہیں تو دنیا بہشت ہے

عالم ہونا۔ (ار، ع)

کیفیت ہونا۔ حال ہونا۔ حالت ہونا۔

ع: گرمی سے یہ تھا حضرت عباس کا عالم

عالم ہونا۔ (ار، ع)

حالت ہونا۔ کیفیت ہونا۔

ع: سب ڈوب گئی ہوں، یہ پسینے کا ہے عالم

عالم سے دور ہونا۔ (ار)

مفقود ہو جانا۔ گم ہو جانا۔

ے غم چھا گیا، راحت دل عالم سے ہوئی دور
تصویر الم بن گئی، جنت میں ہر اک حور
(شب عاشور کی تاریکی)

عالم و دانا ہونا۔ (ف)

دانندۂ علوم و فنون اور علم و فنون کے سمجھنے والے۔

ے حق جن کا ہے جامع، وہ ذخیرہ ہیں تو ہم ہیں
افضل ہیں تو ہم، عالم و دانا ہیں تو ہم ہیں

عالم ہونا۔ (ار۔ بول چال)

با خبر ہونا۔ دانندہ ہونا۔ جاننے والے ہونا۔

ے عالم ہے سب اس کے کہ میں خود کعبۂ دیں ہوں
حق مجھ سے ہے نزدیک تو میں حق کے قریں ہوں

عالی ہمم۔ (ع)

بڑی ہمتوں والا۔ نہایت شجاع۔

ے روکا تھا میں نے اس شہ عالی ہمم کو جب
اس دن تھا میں بھی اور مرا لشکر بھی تشنہ لب

عام ہو جانا۔ (ار۔ ع)

شہرت ہو جانا۔ ڈنکا پٹ جانا۔

ے یہ عمر یونہی تمام ہو جائے گی
مرنے کی خبر بھی عام ہو جائے گی (ر)

عامر۔ (ع۔ اسم مذکر)

امام حسین کے ایک ساتھی، جو شہید ہوئے۔

ع: عامر سا جواں یاور فرزند نبی ہے

عاملان سحر۔ (ف۔ استعارہ)

صبح کے وقت حکومت کرنے والے
جو صبح پر عامل ہیں
عبادت گزار۔ بندگان سحر۔

ے پہنچا جو مُہر مہر سے فرمان عزل شب
گرزوں پہ عاملان سحر کا ہوا نصیب

ع۔ ب

عبا روک کے کھڑا ہونا۔ (ار۔ ر)

جب کوئی پردہ دار عورت گزرنا چاہتی ہے تو پردے کے لیے چادر یا کوئی بڑا کپڑا آگے روک لیتے ہیں۔ (یہاں عبا کا دامن نظم کیا ہے)

ے رایت لیے عباس فلک جاہ کھڑے تھے
خود اپنی عبا روکے ہوئے شاہ کھڑے تھے

عبث ملول ہونا۔ (ار۔ بول چال)

خواہ مخواہ رنجیدہ اور غمگین ہونا۔

ے فرمایا، اب خوش ہو، عبث تو ملول ہے
واللہ یہی حق تھا تری توبہ قبول ہے

عبد نیک نام (ار۔ بول چال)

بندۂ مومن۔ بندۂ نیک۔

ع: واحد ہے، جو عبد نیک نام اس کا ہوں
(ر)

عبرت۔ (ع) سبق۔

ے عبرت کی یہ جگہ کہ ہم اور سوال آب
سقہ بنے ہیں دیکھ کے بچوں کا اضطراب

عبرت کی جگہ ۔ (ع)
سبق لینے کا مقام۔
نہ بھولنے والا موقع۔
خوفزدہ مقام۔
؎ شاہ کہتے تھے یہ دنیا بھی ہے عبرت کی جگہ
مرگیا بیٹا جواں اور باپ رہ سکتا نہیں

ع۔ت

عتابانہ گفتار کرنا ۔ (ار)
ناراض ہونا۔ ڈانٹنا۔
غصے سے باتیں کرنا۔
؎ زینب نے عتابانہ جو کی اُن سے یہ گفتار
یوں کہنے لگے جوڑ کے ہاتھوں کو وہ دلدار (تفہیم علم)
(حضرت زینب اور عون و محمد)

ع۔ج

عجب ۔ میر اور انیس نے کلمۂ تعریف و توصیف کے طور پر نظم کیا ہے۔ اس سے اعلیٰ نیز مجمل تعریف کے الفاظ کیا ہو سکتے ہیں۔
؎ اللہ اللہ عجب فوج، عجب غازی تھے
عجب اسوار تھے بے مثل عجب تازی تھے

عجب ۔ (ار، روزمرہ)
انتہائی۔ عجیب و غریب۔ نیا انداز۔
زیادتی کے معنوں میں۔ حیرت و استعجاب کے معنوں میں۔
؎ مشہور یہ ہے عمر سفر ہوتی ہے کوتاہ
پر کٹتی تھی حضرت پہ عجب رنج کی وہ راہ

عجب ہونا ۔ (ار)
حیرانی ہونا۔ تعجب ہونا۔
مع: میں سچ کہوں، یہ سُن کے مجھے بھی ہوا عجب

عجز ۔ (ع) انکساری، عاجزی۔
؎ کس عجز سے آگے مرے حاضر ہیں یہ بندے
دیکھو مرے محبوب کے ناصر ہیں یہ بندے

عجز و نیاز ۔ (ع) انکساری۔ عاجزی۔
؎ اے شہسوارِ طبع فصاحت نواز بس
اے　　فسحتِ عجز و نیاز بس

ع۔ذ

عذاب ہونا ۔ (ار۔ر)
اہم بات ہونا۔ مصیبت ہونا۔
مشکل ہونا۔
؎ مروں تو رنج سے چھوٹ جاؤں کہتی تھی صغرا
بدن سے جان نکلتی نہیں، عذاب یہ ہے (س)

عذر کرنا ۔ (ار)
توبہ کرنا۔ معافی مانگ لینا۔
؎ چلتی ہے زباں ذہن میں کچھ عذر تو کر
رو لے کہ ابھی تک ہیں سلامت آنکھیں (ر)

ع۔ر

عرب کے وحشی ۔ جاہل۔ کندۂ ناتراش، جن کو نیک و بد کی تمیز نہ ہو۔
؎ یہ چند جو وحشی ہیں عرب کے ترے دنبالی
جھپٹے گا جو اک شیر تو ہو جائیں گے پامال (مکالمہ)

عربدہ جو (ع+ف) دھوکہ باز۔ مکّار۔
؎ گردن ہے تہِ تیغ آب اس عربدہ جو کی
چھینٹیں نہ پڑیں قبلۂ عالم پہ لہو کی
(امام حسین اور علی اکبر)

عربی باجے ۔ دیکھیے، تلمیح اور تصویر۔
مع: وہ غل عربی باجوں کا وہ بوق کے نالے

عرصہ ۔ (ع) میدان ۔ جگہ ۔ کشادگی ۔

ہ عرصہ ہے جہاں کا اس قدر تنگ و حقیر
خم ہو کے زمیں پہ آسماں پھرتا ہے
(صنعت توریہ)

عرصہ ۔ (ع) دیر ۔ انتظار ۔

ع : عرصہ ہے کیا ، سوار ہوں اب قبلۂ امم

عرصۂ قتال ۔ (ف ۔ ترکیب)

میدان جنگ ۔ خونریزی کا میدان ۔

ع : یا رب ! الٹ دے آج یہ سب عرصۂ قتال

عرصۂ قتال ۔ (ف ۔ ترکیب)

میدان جنگ ۔

ع : نعرہ ابھی کریں تو ہلے عرصۂ قتال

عرصہ ہو جانا ۔ (ار) دیر ہونا ۔

عرصہ ہو تو خط لکھ کے طلب کیجیو بھائی
اب یہاں میں مجھ کو نہ بھلا دیجیو بھائی

عرشِ اعظم ہلانا ۔ (ار)

ساتویں آسمان تک دعاؤں کی آواز پہنچنا اور دعاؤں سے اس کا متاثر ہونا ۔

ہ عرشِ اعظم کو ہلاتی تھیں دعائیں ان کی
زجار کرتے تھے ملک سُن کے صدائیں ان کی

عرصہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

وقفہ ہونا ۔ وقت باقی ہونا ۔

ہ عرصہ فقط ہے چند نفس کا اخیر ہوں
اکبر سا جواں نہ رہا میں تو پیر ہوں

عرصہ نہ ہونا ۔ (ار)

دیر نہ لگنا ۔

ہ ہاں جلد ، کہ عرصہ مرے مرنے میں نہ ہووے
دیر اب کہیں دنیا سے گزرنے میں نہ ہووے

عرفان ۔ (ع)

(منزل تصوف) ۔ معرفت کا آخری درجہ

ہ عرفان ، تصدیق محبت حیدر ہے
ایمان ، نور محبت حیدر ہے
(منقبت حضرت علی ۔ ر)

عرقِ انفعال ۔ (ف ۔ ترکیب)

شرمندگی کا پسینہ ۔ شرمندگی ۔

ہ تایل کیا جو مصحف ناطق کے
تر کر دیا اسے عرق انفعال نے

عرق ریزی ۔ (ار ۔ روزمرہ)

۱ ۔ تلاش ۔ تحقیق ۔ شعر سمجھنے کی جستجو ۔
۲ ۔ پسینہ بہانا ۔ پسینے پسینے ہونا ۔

ہ اس گرمی میں معروف عرق ریزی ہوں
اک جام شراب حوض کوثر کیلئے (ر)

عرق میں ڈوبا ہونا ۔ (ار ۔ ع)

پسینے میں تر بتر ہونا ۔ شور بشور ہونا ۔

ع : ڈوبے تھے عرق میں اسد اللہ کے پیارے

عرق آنا ۔ (ار ۔ ع)

پسینہ آنا ۔ پسینہ میں شرابور ہونا ۔

ع : جیسے تپ محرق میں جواں کو عرق آئے

عرقناک ہونا ۔ (ار)

پسینے میں شور بور ہونا ۔ پسینے میں ہونا ۔

ع : چہرہ بھی عرقناک تھا اور طبع بھی برہم

عروسِ اجل ۔ (اضافت توصیفی) موت ۔

ہ صاحب ، ہمیں سپرد عروس اجل کرو
مشکل کشا کی پوتی ہو ، مشکل کو حل کرو

عروسِ سخن ۔ (استعارہ) سخن ۔ شاعری ۔ کلام ۔ زبان و بیان ۔ کو دلہن سے استعارہ کیا ہے ۔)

ہ عروس سخن کو سنوارا نہیں
کسی نے تری طرح سے اے انیس (س)

عروس سنوارنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
دولھن کو آراستہ کرنا) گہنا پاتا پہنانا ۔ ہار پھول
پہنانا ۔ نفیس لباس سے آراستہ کرنا ۔ خوشبوئیں لگانا ۔
(یہ سب امور دولھن کو سنوارنے میں شامل ہیں)
ے کسی نے تری طرح سے اے انیس
عروس سخن کو سنوارا نہیں

ع ۔ ز

عزت تیرے ہاتھ ہے ۔ (ار ۔ ر)
خداوند عالم سے مخاطب ! ہماری سرخروئی تیرے ہی
قبضہ قدرت میں ہے کہ ہم ثابت قدم رہیں ۔
ے کرتا تھا کوئی عرض، کہ یا حضرت باری
اب صبح کو عزت تیرے ہاتھ ہماری
(صبح عاشور کی دعائیں)

عزلِ شب ۔ (ف ۔ مرکب) استعارہ
عزل (ع) بیکار کرنا ۔ الگ کرنا ۔ بیکاری ۔
رات کی معزولی ۔ معزولی شب ۔
ے پہنچا جو مُہر مہر سے فرمان عزل شب
گردوں پہ عاملان سحر کا ہوا نصیب
(رات معزول کر دی گئی، دن کا پہرہ شروع ہوا)

عزم نبرد کرنا ۔ (ار ۔ فقرہ)
جنگ کا ارادہ کرنا ۔ جنگ کے لیے آمادہ ہونا ۔
ع : بعد غیروں کے عزیزوں نے کیا عزم نبرد

عَزَّ وجَلَّ ۔ (ع ۔ کلمہ) صیغۂ ماضی کے کلمات ہیں لیکن یہاں
دوامی معنی میں مستعمل ہے ۔
غالب و بزرگ ۔ عزت و جلال
مراد، خداوند عالم
ے اے حُر! خدائے عزّ و جل کی مجھے قسم
تمہارے ہی انتظار میں کرتا تھا دم بدم (امام حسین)

عزیز رکھنا ۔ (ار ۔ ر)
دوست سمجھنا ۔
ے امام کہتے تھے کیونکر رکھوں نہ حُر کو عزیز
خدا گواہ کہ لاکھوں میں انتخاب یہ ہے (ص)

عزیز نہ کرنا ۔ (عزیز کرنا) (ار ۔ ع)
اپنا نہ سمجھنا ۔ گوارہ نہ کرنا ۔
ے مٹی نے بھی عزیز نہ اُن کا لہو کیا
دم بھر میں ذوالفقار نے بے آبرو کیا

ع ۔ س

عسکر ۔ (ع) فوج ۔
ے مقتل کو جو پُر نور کیا عسکر دیں نے
دیکھا طرف چرخ حقارت سے زمیں نے

عسکر دیں ۔ (ع + ع ۔ ف ۔ مرکب)
دین کی فوج ۔
(امام حسین کا لشکر مراد ہے)
ے مقتل کو جو پُر نور کیا عسکر دیں نے
دیکھا طرف چرخ، حقارت سے زمیں نے

ع ۔ ش

عشرۂ اول ۔ (ف ۔ ار)
مہینے کے پہلے دس دن ۔ دسویں تاریخ ۔
ے اس عشرۂ اول میں نہ ہوئیں گے بہن ہم
تاریخ سفر ہے دہم ماہ محرم

عشق کا دم بھرنا ۔ (ار ۔ ع)
یاد الٰہی کرنا ۔ عبادت کرنا ۔
نمازیں پڑھنا ۔
ے وقت تسبیح کا تھا، عشق کا دم بھرتے تھے
اپنے معبود کی سب حمد و ثنا کرتے تھے

عشق کا دم بھرنا۔
خدا کی محبت اور عشق میں مشغول رہنا۔
ع دم عشق کا بھرتا رہے، زیر دم شمشیر
زخموں کو یہ سمجھے کہ کھلا گلشن توقیر

عشق کی مہم سر ہونا۔ (تصوف)
عشق الٰہی میں کامیابی ہونا۔
معارف کی آخری منزل یہ ہے کہ وہ اپنی اصل سے جا کر مل جائے "کل شیٔ یرجع الا اصلہٗ"
ع بہنوں کی نہ ہو فکر، نہ بچوں کی خبر ہو
اس صبر سے سر زوں کہ مہم عشق کی سر ہو

ع ۔ ص

عصابہ۔ (ع۔ اسم مذکر)
رومال۔ منہ ڈھانپنے والا رومال۔
ع: سر پہ نہ عصابہ ہے نہ مقنعہ ہے، نہ چادر

عصارہ۔ (ع)
بتی۔ فتیلہ۔
ع بس اے زباں، یہ چرب زبانی ہے کیا ضرور
ہے بے نیاز دہن و عصارے سے شمع طور

عصفور (ع) چڑیا۔
ع: عصفور شاہباز کے پنجے میں آ گیا

ع ۔ ف

عفریت۔ (ع) دیو۔
عفریت جس کے ڈر سے کرے دشت میں عز بو

عفو و ترحم۔ (ع)
معافی اور رحم
ع ہے عفو و ترحم کا رواج آپ کے گھر سے
تقصیر بھی ہو جاتی ہے دنیا میں بشر سے

ع ۔ ق

عقاب۔ (ع۔ اسم) گھوڑا۔
ع سوار دیکھ کے اکبر کو کہتے تھے اعدا
رسول چڑھتے تھے جس پر وہی عقاب یہ ہے (دس)

عقاب تیر۔ (اضافت توصیفی)
مراد: تیر۔ اڑنے والا تیر۔
ع: ظالم عقاب تیر کے بھی اڑ گئے ہیں پر

عَقَب۔ (ع) پیچھے
ع: اور مقتدی تھے سب عقب شاہ کربلا (نماز صبح کی جماعت)
(شاہ کربلا، مراد امام حسین)

عقب پردہ۔ (ف)
پردے کے پیچھے۔ خیمے میں قناعت کے پیچھے۔
ع سمجھے نہ یہ کہ مادر عقب پردہ کھڑی ہے
گھر لٹتا ہے میرا انھیں منصب کی پڑی ہے
(عون و محمد اور تفہیہ علم)

عقبیٰ کا سودا۔ (ار)
بدلے میں جنت ملنے کا وعدہ
ع بس پہلے ہم ایک ایک کی جاں اس پر لڑی تھی
عقبیٰ کا جو سودا تھا، تو قیمت بھی کڑی تھی

عقد ثریا۔ (ع۔ اسم مذکر)
ثریا وہ چھوٹے چھوٹے ستارے جو ایک جگہ بہت سے نظر آتے ہیں۔
ع کہتا تھا ہر اک دیکھ سرشتہ کو، سروں میں
نکلا ہے قمر عقد ثریا کے برابر

عقدہ کھلنا۔ (ار)
بھید معلوم ہونا۔ حقیقت معلوم ہونا۔
ع جب آنکھ کھلی تو عقدہ یہ کھلا
جو کچھ دیکھا، سو خواب دیکھا ہم نے

عُقدے ۔ (ع ۔ ار جمع) مشکلات ۔ گتھیاں ۔

ع: عُقدے جو ہزاروں ہوں تو کھُل جاتے ہیں (ر)

عُقدے حل کرنا ۔

مشکلات کو رفع کرنا ۔

ضروریات پوری کرنا ۔

؎ عقدے تھے اگر، حل انھیں کر دیتے تھے حضرت
خالی تھے جو دامن انھیں بھر دیتے تھے حضرت

عُقدے کھُلنا ۔ (ار ۔ مح)

چھُپے ہوئے گوشے ظاہر ہونا ۔

پوشیدہ نیکی بدی اجاگر ہو جانا ۔

؎ اک فصل میں اس ظن کے عقدے بھی کھُلیں گے
اعمال یونہیں عدل کی میزاں میں تلیں گے

عقل حکما دنگ ہونا ۔

بڑے بڑے داناؤں اور مبصّروں کی سمجھ سے بالا ہونا ۔

بڑے استاد بھی نہ سمجھ پا سکیں ۔

؎ مشرق سے جو اُسے ہاں، کہہ کے اڑائے
عقل حکما دنگ ہو، سرعت وہ دکھائے

(مشرق اور حکما کی باہمی رعایت لفظی کے ماتحت دونوں نام نظم کیے ہیں)

عقل رسا ۔ (ف ۔ اُردو میں مستعمل)

سمجھ اور ادراک جہاں تک پرواز کر سکے

؎ یہ تا حدِ امکاں صفت عقل رسا جائے
بالائے فلک صورت شبدیز دعا جائے

(شبدیز دعا: دعا کو شبدیز سے استعارہ کیا ہے)

عقل کی میزان میں تولنا ۔ (ار ۔ بول چال)

سوچنے اور غور کرنے کا موقع ملنا ۔

حقیقت تک پہنچنا ۔ سوچنا اور غور کرنا ۔

؎ کچھ عقل کی میزاں میں بھی تولا نہ گیا
چُپ ہو گئے اسطرح کہ بولا نہ گیا (ر)

عقیدت رکھنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

دین وایمان کے ماتحت دل میں خلوص اور بھروسہ رکھنا ۔ ماننا ۔

؎ حُر نے کہا، میں بھی ہی رکھتا ہوں عقیدت
پر جس کا ملازم ہوں وہ ہے بانیٔ بدعت

عقیق لب ۔

عقیق (ع) ایک نگینہ کا نام ۔ جو انگوٹھی میں جڑوا کر پہنا جاتا ہے عموماً سُرخ ہوتا ہے ۔ شعرا دانتوں کو استعارہ کرتے ہیں ۔

؎ صدقے عقیق لب پہ ترے فاطمہ کا لال
معلوم ہے حسین کو بی بی تمھارا حال

عکس سے توا بن جانا ۔ (ار ۔ نقرہ)

چہرے کی سیاہی کے سبب اگر اس کا سایہ بھی حلب کے آئینے پر پڑ جائے تو وہ بھی روٹی پکانے والے توے کی مثل کالا ہو جائے ۔

؎ پہلے سے یہ کالا تھا منھ اس دشمن رب کا
بن جائے توا عکس سے آئینہ حلب کا

ع ۔ ل

علاقہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

تندرست ہو جانا ۔ بیماری دور ہو جانا ۔

؎ راحت سے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا
فاقہ جو کروں گی تو افاقہ مجھے ہوگا

علاقہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

ماتحت یا ساتھی ہونا ۔

مطلب ہونا ۔

؎ اس نے کہا کہ ہاں! یہی ہوئیگا لا کلام
ہم سے تجھے علاقہ ہے یا دشمنوں سے کام
حُر نے کہا کہ او ستم آرا، زباں کو تھام

علاقہ ہونا ۔ تعلق اور لگاؤ ہونا ۔

مصرع اقلیم ستمگار سے خود ہے ہمیں اکراہ
کیا اس سے علاقہ جو ہے سادات کا بدخواہ
(مکالمہ)

علّام ۔ (ع)

عالم کا صیغۂ افعل التفضیل بہت بڑا عالم و دانا ۔

مصرع کم ہے، ترے سجدے میں رہوں اگر سحر و شام
قاصر ہے زباں شکر میں اے خالق علام

علقمہ ۔ (ع)

نہر فرات کا نام ۔ دیکھیے، تلمیح ۔

ع: یہ سُن کے بے قرار ہوئی علقمہ کی نہر

علم سیاہ ۔ (ف)

بنی امیہ (فوج یزید) کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا ۔

مصرع نہ وہ علم سیاہ، نہ وہ رو سیاہ تھے
تیغ و سپر کبھی پاس نہ تھی بے پناہ تھے

علم کرنا ۔ (ار ۔ مح)

بلند کرنا ۔ مارنے کے لیے تیار رکھنا ۔

ع: نیزے علم کیے تھے نیزہ دار سب

عَلَم کرنا ۔ جنگ شروع کرنا ۔

ع یہ گویا ہوئی شاہ سے ذوالفقار
کہ اعدا کا طعنہ گوارا نہیں
علی کی قسم کیجیے اب بلند
تحمل کا اب مجھ کو یارا نہیں

عَلَم ہونا ۔

ظاہر ہونا ۔ آشکار ہونا ۔

مصرع شامل ہوا، افضال محمدؐ، کرم اب
ہوئے ہیں عَلَم نوح مضامین کے نشاں اب

ع ۔ م

عمّ ذیقدر ۔ (ف ۔ ترکیب)

اعلیٰ قدر چچا ۔

ع: عمّ ذیقدر ثنا خوانوں میں یکتا مدّاح

عمامے ۔ قبائیں ۔ عبائیں ۔ (ع ۔ اسما)

(دیکھیے، تصویر)

ع: وہ عمامے، وہ قبائیں، وہ عبائیں ان کی

عمّان کرم ۔ (ع ۔ ع ۔ ترکیب)

کرم اور بخشش کے سمندر ۔

(اضافت توصیفی)

مصرع عمّان کرم سب ہیں ید اللہ کے جائے
زر بانٹے کبھی یہ دست کشادہ نہیں پائے

عمر ۔ (عمر بن سعد) (ع ۔ اسم مذکر)

میر انیسؔ نے متعدد جگہ عمر بن سعد کی جگہ ضرورت شعری کے ماتحت صرف "عمر" نظم کیا ہے ۔ عمر سے ہر جگہ عمر و بن سعد مراد ہے ۔

مصرع فوج سے شمر و عمر کہتے تھے ہوشیار رہو
ہیں جوانان عرب حضرت شبیر کے ساتھ (س)

عمر پھرنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

عمر واپس آنا ۔
زندگی واپس آنا ۔

مصرع اٹھو اب انتظار کس کا ہے انیسؔ
نہ عمر پھرے گی نہ شباب آئے گا (ر)

عمر پھرنا ۔ (ار ۔ مح)

دوبارہ شباب آ جانا ۔

مصرع کیا ہوگا، لاکھ روئیں گے یا خاک اڑائیں گے
نہ عمر اب پھرے گی نہ وہ دوست آئیں گے

عمر کاٹنا ۔ (ار۔ مع

زندگی گزارنا ۔

فلاکت یا مجبوری میں زندگی گزارنا ۔

ے یوں آہیں کرکے ہم نے جوانی میں کاٹی عمر
جس طرح پیر راہ کرے طے عصا کے ساتھ (س)

عمر سفر کوتاہ ہونا ۔ (مقولہ)

مسافرت کی عمر مختصر ہوتی ہے ۔

راستہ جلدی طے ہو جایا کرتا ہے

ے شعور یہ ہے عمر سفر ہوتی ہے کوتاہ
پر کٹتی تھی حضرت پہ عجب رنج سے وہ راہ

عمل زشت ۔ (ع۔ ف۔ ترکیب)

اعمال بد۔ برے کام۔ گناہ ۔

ے اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمھاری
فرزیں عمل زشت کی اب چاک ہیں ساری

عمل کرنا ۔ (ار۔ مع)

دخل لے لینا ۔ رہنا ۔ قبضے میں لے لینا ۔

ے جس سرزمیں پہ دلبر زہرا عمل کرے
زہرہ کسی کا کیا ہے کہ رد و بدل کرے

عمر کوتاہ ملنا ۔ (ار۔ مع)

بہت تھوڑی عمر ہونا ۔

ے اماں صدقے ہو تم برس دن نہ جیے
اصغر تمہیں عمر ایسی کوتاہ ملی (ر)

عمر گزرنا ۔ (ار۔ مع)

زندگی کٹ جانا ۔ زندگی بیت جانا ۔

ے عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں
پانچویں پشت ہے شبیر کی مداحی میں

عمر گنوانا ۔ (ار۔ مع) زندگی گزارنا۔ عمر کھونا ۔

ے عمر اس نے گنوائی ہے محبت میں تمہاری
سب ہیں یہ وہ عاشق ہیں حقیقت میں تمہاری

عمر گھٹنا ۔ (ار۔ ر)

عمر آگے بڑھتی جانا ۔ ضعیفی کی طرف اشارہ جمع ۔

ع: گھٹتی ہے عمر بڑھتے چلے جاتے ہیں گناہ

(انیس اپنے لیے کہہ رہے ہیں)

عمل بیٹھنا ۔ (ار۔ ر)

بزلبوں پر سکہ بیٹھنا ۔ دبدبہ ہونا ۔ اقبال ہونا ۔

ے اقبال چمکتا ہے سپاہی کا اسی سے
بیٹھا ہے عمل شیر الٰہی کا اسی سے (تلوار)

عمل ہونا ۔ (ار۔ ر) تسلط ہونا۔ قبضہ ہونا ۔

ے خیمہ ہے کس طرف گوشہ خوشخصال کا
دریا پہ تو عمل نہیں زہرا کے لال کا

عمل ہونا ۔ دخل ہونا ۔

ے کیوں کانپتے ہو غیظ سے، ابرو پہ کیوں ہے بل
مالک ہو تم، تمھارا ہی دریا پہ ہے عمل

(امام حسین اور جناب عباس)

عمل ہونا ۔ حکومت ہونا ۔

ع: شیروں کا یاں عمل ہے، تمہیں کیا نہیں خبر

عمود ۔ (ع)، نیزے کی لمبی لکڑی ۔

(دیکھیے، تصویر)

ے نیزے کٹے ہوئے تھے تو ٹوٹے ہوئے عمود
خالی تھا رن، بھری تھی سروں سے اجل کی گود

عناد ۔ (ع) دشمنی ۔ کینہ ۔

ازبسکہ نسل فاطمہ سے تھا انھیں عناد
بس مستعد وہ ہوگئے سب، بر سر فساد

ع ۔ ن

عناں کھینچنا ۔ (ار۔ مع) رک جانا ۔ تھم جانا ۔ ختم کر دینا ۔

ے انیس اس زمیں میں بہت کم ہے وسعت
قلم کی عناں کھینچتے ہیں (س)

عنایات ۔ (ف ۔ جمع)
مہربانیاں ۔
انیس نے نظم کیا ہے ۔
؎ یہ عقدہ نہ کھلتا کبھی حشر تک
عنایات مشکل کشا ہو گئی (س)

عنبر سارا ۔ (ف)
خوشبو دار شے کا نام ۔
ع: صدقے ہے عود، عنبر سارا نثار ہے

عنبر سرشت ۔ (ف ۔ ع ۔ مرکب)
(تشبیہہ) عنبر کی سی خوشبو رکھنے والا ۔
؎ اللہ رے حسن طبقہ عنبر سرشت کا
میدان کربلا ہے نمونہ بہشت کا

عنقریب ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
بہت نزدیک آجانا ۔
؎ سر بار دوش ہے، ہمیں رخصت کرو بہن
اب عنقریب خیمہ، عصمت ہے تیغ زن

ع ۔ و

عورات ۔ (ع ۔ جمع فارسی) عورت کی جمع ۔
ع: عورات بھی ہیں فاطمہ کے نام پہ قرباں

ع ۔ ہ

عہد ۔ وقت ۔ زمانہ ۔
؎ گرم اس عہد میں ہے حسن کا کس کے بازار
لاؤ تو مصر سے یوسف کے خریداروں کو (س)

ع ۔ ی

عیال دار ۔ (ف)
صاحب اولاد ۔ بال بچوں دار ۔
؎ سیدہ، عیالدار، غریب الوطن، امام
فاقے میں تین روز کے، دو دن سے تشنہ کام
(امام حسین)

عیاں نہ ہونا ۔ (ار)
نمود نہ ہونا ۔ ظاہر نہ ہونا ۔ نہ کھلنا
نظر نہ آنا ۔
ع: خط اک طرف، ہمیں بھی کسی کی عیاں نہیں

عید ہو جانا ۔ (ار ۔ ر)
انتہائی مسرت ہو جانا ۔
بہت خوشی کا سبب بن جانا ۔
؎ الفت جو، واں کی خاک سے تھی اُس جناب کو
اک عید ہو گئی خلف بوتراب کو

عیسیِ دوراں ۔ (ع + ف) (در نعت)
تمام عالم و عالمیاں کو حیات ابدی بخشنے
والے ۔
ع: اے عیسیِ دوراں، مرض دل کی دوا کر

عین شرف ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
باعث عزت ہونا ۔
باعث فخر ہونا ۔
؎ آنکھیں تری جانب ہیں، تو دل تیری طرف ہے
گر تو اسے مقبول کرے عین شرف ہے

ردیف غ

غ - الف

غاضریہ - (ع ، اسم مونث) مراد کربلا - (دیکھئے تلمیح)

ے ہے لیٹنے کی جا یہ زمین فلک مقام
مشہور غاضریہ ہے شائد اسی کا نام

غازہ - (ع - اسم مذکر) چہرے کا نور

غ آنسو رخ مومن کے لیے غازہ ہے (ر)

غازہ کش - (ف) گلگوں نہ لگانا - چہرے کی سرخیاں
مراد : سرخرو کرنے والے

ے یاں اب ہے ، واں غازہ کش چہرۂ دیں ہے
یاں آنسوؤں کا تار ہے ، واں حبلِ متیں ہے

غاشیہ (ف) (غاشیہ (ع) گھوڑے کا زین پوش ، پالان
غاشیہ برداری ، پہلو میں ساتھ ساتھ رہنے کی خدمت

ے لشکر تھا فرشتوں کا جگرداری کو حاضر
جبریل تھے خود غاشیہ برداری کو حاضر

غاشیہ برداری - (ف) زین پوش سنبھالنا -

ے جبریل دسرا فیل سپرداری کو آئے
اقبال و حشم غاشیہ برداری کو آئے

غاصب - (ع) زبردستی قبضہ کرلینے والے - ضبط کرلینے والے

غ کیوں غاصبو! یہ نہر نہیں ، فاطمہ کا مہر -

غبار - (ف) خاک - مٹی -

غ کفن میں ہم غبار تربت شبیر رکھتے ہیں (س)

غبار پاک کرنا - (ار - ع) گرد و غبار صاف کرنا - پونچھنا

ے آؤ چادر سے کروں پاک میں چہرے کا غبار
شہ نے فرمایا بہن مر گئے سب مونس و یار

غبار شیب - (ف - مرکب) بڑھاپے کے اثرات

ے بالوں پہ غبار شیب ظاہر ہے اب
ہشیار انیس! تو مسافر ہے اب (ر)

غبار ہونا - (ار - ر) کدورت ہونا - بد دلی ہونا

غ خاک اس کے دل میں ہو جسے اس خاک سے غبار

غدر ہونا - (ار - ع) نافرمانی کا بازار گرم ہونا - فتنہ و فساد برپا ہونا - غداری برپا ہونا -

ے وہ کہتا تھا ، کوفے میں عجب غدر ہے مولا
ہر سمت ہیں قصّے تو فساد اٹھتے ہیں ہر جا

غرّا - (ار) غرور تکبر - بد کار جہاں ، حسن لیاقت سے معرّا

غ رستم کی طرح اپنے تن و توش پہ غرّا
(اصل لفظ غرّہ ہے ، جس کے معنی غرور کرنا ہیں -
(پہلوان مخالف کا سراپا)

غرب - (ع) مغرب - پچھم

ے آندھی ہوئی اک غرب کی جانب سے ہویدا
تھرّانے لگے کوہ - اُبلنے لگے دریا

غربال ہونا - (ار - ع) چھلنی ہونا - چھن جانا - زخموں سے بدن چھلنی ہو جانا -

ے تیروں سے ہوں غربال کہ تیغوں سے بدن چور
احمد کے نواسے سے جدائی نہیں منظور
(انصاران حسین کا جلوہ)

غربت - ۱ - بیکسی - ۲ - مسافرت ۳ - عالم مسافرت

ع ۱. ناشاد نہیں آپ کی غربت پہ فدا ہیں۔
ع ۲. غربت کی جفائیں یوں ہی سہتے ہوئے دن رات ۔
غربت میں مرجانا۔ (ار) عالم مسافرت میں مرجانا۔
ع یہ مرگئی غربت میں تو رہ جاؤں گا میں بھی۔
غربت میں لٹ جانا۔ (ار۔ مح) مسافرت میں اولاد کا
قتل ہو جانا۔ اس مصرع میں "منزل" استعارہ کیا
ہے گھروں میں رہنے والوں کا۔
ے بسمل کے لوٹنے کی کسی دل کو کیا خبر
غربت میں کون لٹ گیا منزل کو کیا خبر
غرب و شرق۔ (ع) مغرب و مشرق۔ اِدھر اُدھر چاروں
طرف۔ ہر طرف۔
ع گہ غرب کی جانب تو سوئے شرق کبھی تھی۔
غرّہ۔ (ع) غرور۔
ع غرّہ ہمیں نہیں، تجھے دعویٰ ہے گر تو آ۔
غرّہ ہونا۔ (ار۔ روزمرّہ) غرور و تمکنت ہونا۔ اکڑ ہونا
ص ۱۵۱ رباعیات
ے دو دن کی حیات پر عبث غرّہ ہے۔
خورشید نہ بن خاک کا تو ذرہ ہے۔ (ر)
غریب الدّیار۔ (ع) مسافر۔ بے وطن۔
ے دشمن ہیں سب امام غریب الدّیار کے
رکھوا دو ماں کے پاس یہ بندے اتار کے

غریب الدّیار۔ (ع) مسافر۔ وطن چھوڑا ہوا۔
ے عرض اس نے کی غلام شہ ذوالفقار ہوں
بیکس ہوں بے نوا ہوں، غریب الدّیار ہوں
غریب الدّیار۔ (ع) اجنبی۔ وطن سے دور۔
ے بیٹیا، پکار لو کہ بہت بے قرار ہوں۔
بیکس ہوں، بیوطن ہوں، غریب الدّیار ہوں۔
غریب الزبا۔ (ع۔ ترکیب۔ اردو میں مستعمل)
انتہائی غریب۔ مسافروں کے سردار۔ مراد۔ امام حسین
ے لشکر پہ ادا سی تھی غریب الزبا کے
سب روتے تھے رونے پہ امام دوسرا کے
غریب الزبا۔
ع محتاج ہوں، بیکس ہوں، غریب الزباں ہوں۔
غزلو۔ (ف) شور۔ غوغا۔ فریاد کی چیخ پکار
ع عفریت جس کے ڈر سے کرے دشت میں غزلو

غ ۔ ز

غزال رشک۔ (اردو اضافت مقلوب) رشک غزال۔ جس پر
ہرن کو رشک ہو۔
ع آنکھیں غزال رشک، مگر شیر کی نگاہ۔

غ ۔ ص

غصّہ اٹھانا۔ (ار۔ مح) غصّہ برداشت کرنا۔
ے یا للہ نے کہا لو انھیں یوں کون منائے
غصہ بھی اٹھائے وہی جو ناز اٹھائے
(نادر علی اکبر)
غصّہ سنبھالنا۔ (ار۔ ر) غیظ و غضب کو ضبط کرنا۔ غصّہ ضبط کرنا
میرا ہی تھا یہ کام کہ غصّے کو سنبھالا۔
لڑتے میں تو تھا کون روکنے والا۔
غصّہ کھانا۔ (ار۔ مح) غصّہ کرنا۔ ناراض ہونا۔
ے شبیرؑ سے پھر اشارہ کیا ہو کے بے قرار
غصّہ نہ کھاؤ پہلے ہمیں کو کریں گے پیار

غ - ض

غضب۔ (ع) قہر۔ ظلم۔

ے بندوں کا اختیار ہے کیا جو رضائے رب
دونوں یتیم بھی نہ بچے اس کے ہے پر غضب

غضب بھاری ہونا۔ (اد۔ روزمرہ) انتہائی مشکل ہونا
نازک ترین ہونا۔

ے مر مر کے پہنچتے ہیں مسافر واں تک
یہ قبر کی منزل بھی غضب بھاری ہے (ز)

غضب تلوار چلانا۔ (اد۔ ر) انتہائی قتل ہونا۔
بے پناہ تلوار چلنا۔

ے لشکر میں تلاطم تھا، غضب چلتی تھی تلوار
بیتاب تھے یاں۔ زینب ناشاد کے دلدار

غضب سرخ ہونا۔ (اد۔ بول چال) انتہائی لال ہونا۔
انتہائی غصہ میں ہونا۔

ے غصے سے غضب سرخ تھیں خونخوار کی آنکھیں
بجلی سے جھپکتی نہ تھیں غدار کی آنکھیں
(مدح بالضم)

غضب کی نشانی۔ غصے کے آثار۔

ع کف منہ سے گرانا، یہ غضب کی تھی نشانی۔
(گھوڑا)

غضب کی ہونا۔ (اد۔ ر) زیادتی کی بہتات کے موقع
پر بولتے ہیں۔

ع بس کیا کہوں حضور، ترائی غضب کی ہے۔

غضب اللہ علیہم۔ (زیر قرآنی) قہر الٰہی ان پر نازل
ہو رہا تھا۔ دیکھئے، تلمیح۔

ع غضب اللہ علیہم کے عیاں تھے آثار

غضب لڑنا۔ (اد۔ ع) قیامت کی جنگ کرنا۔ خونریزی
کرنا۔ ے دریا کی سمت رخ نہ کیا، تشنہ لب لڑے
پیاسے تھے تین روز کے لیکن غضب لڑے
(لشکر حسین)

غضب لڑنا۔ خوب خوب لڑنا۔

ع جانبازیاں غضب کی دکھائیں، غضب لڑے۔

غضب ہو جانا۔ (اد۔ روزمرہ) کوئی سخت واقعہ
پیش آ جانے کے وقت بولتے ہیں۔
سانحہ یا حادثہ رونما ہو جانے کے وقت۔
یک لخت کسی حادثہ کی اطلاع پانے پر بولتے ہیں

ع کہتی تھی، غضب ہو گیا، اے شاہ کی خواہر

غ - ف

غفار۔ (ع) خداوند عالم۔ بخشنے والا۔ معاف کرنے والا

ے یاس اس کا نہ ہو گا کہ یہ ہے خانہ غفار
کر دو ابھی تا کوہ صفا لاشوں کے انبار

غ - ل

غِل۔ ؟

ے عمر بھر جس نے نہ دیکھی غل و زنجیر کی شکل
وہ بھلا سلسلہ طوق و رسن کیا جانے (س)

غل اٹھنا۔ (اد۔ روزمرہ) آوازیں آنا۔ چیخ پکار
ہونا۔ شور و غل ہونا۔

ے غل اٹھتے تھے فوجوں سے مبارز طلبی کے
دو لاکھ کا نرغہ تھا نواسے پہ نبی کے

غل ہونا۔ (اد) چیخ پکار ہونا۔ آوازیں بلند ہونا

ع غل تھا کہ زلزلے میں زمیں آج ان کی ہے۔ انیں

غلاف کرنا۔ (2-ع) تلوار کو نیام میں رکھ لینا۔
تلوار رکھ لینا۔

ے حیدر کی ذوالفقار کو جلدی غلاف کر
ورنہ بنائے ہستی عالم خراب ہے (س)

غلام زادی (ف۔ ار) مجھ خادم کی بیٹی۔

ے للہ چشم پاک کو پرنم نہ کیجئے
آپ اس غلام زادی کا کچھ غم نہ کیجئے

غلام نوازی۔ (ف۔ لغوی معنی) بندہ پروری (مجازاً) امداد سرپرستی۔

ے اب شفقت امام حجازی کا وقت ہے
آقا یہی غلام نوازی کا وقت ہے

امام حجازی، کنایہ ہے امام حسین کی طرف تحریر کر رہا ہے۔

غلطاں۔ (ف) لوٹتا ہوا۔ آلودہ۔ لتھڑا ہوا۔

ے غلطاں تھے تن زمیں پہ جدا اور سر جدا
زخمی ادھر پڑے تھے جدا اور ادھر جدا

غلطاں۔ (ف) لوٹ پوٹ

ع لاشے بھی ادھر آچکے سب خون میں غلطاں

غلطاں ہونا۔ (ار۔ بول چال) لتھڑ جانا۔ مل جانا۔

ے غلطاں ہیں خاک و خون میں یہ رخسار چاند سے
ڈوبی ہوئی ہیں زلف شکن در شکن بھی ہے (س)

غلّہ بٹنا۔ (ار) کھانا تقسیم ہونا۔ کھانے کی جنس تقسیم ہونا

ے واں بٹتا ہے غلّہ، قحط ہے اب ورانے کا
ادھر فاقہ ہے اور کھانا ادھر لشکر میں پکتا ہے (س)

غ۔ م

غم اٹھانا۔ (ار۔ ع) رنج سہنا۔ تکلیف برداشت کرنا۔

ے پیری میں غم اکبر کی جوانی کا اٹھایا
جو باقی ہے وقت اس کی طلب کا نہیں آیا

غم۔ (ع) سوگ۔ یاد۔

ے جو غم میں شہ کے اشکوں سے دامن کو تر رکھے
نار جہیم کا کبھی اس پر اثر نہ ہو (س)

غم انگیز۔ (ف) غم واندوہ سے بھری ہوئی۔

ے سنتے ہوتے مادر کی غم انگیز یہ تقریر
روتے ہوئے گھوڑے پہ چلے جاتے تھے شبیر

غم پاس نہ ہونا۔ (ار۔ فقرہ) کوئی تکلیف نہ ہونا۔

ے دلبند ہو پہلو میں تو غم پاس نہیں ہے
کچھ پاس نہیں، گریہ رقم پاس نہیں ہے

غم چھا جانا۔ (ار۔ ر) غم کے اثرات بیٹھ جانا۔

ے غم چھا گیا، راحتِ دل، عالم سے ہوئی دور
تصویرِ الم بن گئی جنت میں ہر اک حور

غم کھانا۔ (ار۔ ع) فکر کرنا۔

ے جب ضامن روزی ہے خداوند کریم
پھر کس لیے تو رزق کا غم کھاتا ہے (ر)

غم کھانا۔ رنج برداشت کرنا۔

ے پھر زیست کیا کرے وہ جو بعد آپ کے جیئے
کھائے غم اور خونِ جگر عمر بھر پیئے

غم کھانا۔ (ار۔ ع) صدمہ ہونا۔

ے خود رو دوں گی پر شاہ کو غم کھانے نہ دونگی
لاشے بھی اٹھانے کو تمہیں جانے نہ دونگی

غم نہانی۔ (ف) وہ صدمات جو دل پر پڑ چکے تھے۔ روحانی تکالیف۔

راحت کا مزہ عاد دے جانی نکلا
دل سے نہ کبھی غم نہانی نکلا (ر)

غم کھانا۔ (ار۔ ع) تکلیف برداشت کرنا۔

ے سب ساتھ ہیں روؤنگی نہ غم کھاؤنگی بابا
لپٹی ہوئی محمل سے چلی جاؤں گی بابا

غم کی گھٹا چھا جانا۔ (ار۔ ع) سوگوار ہو جانا۔ غم واندوہ کا گھیر لینا۔

ے ہر دل پہ جو اک غم کی گھٹا چھائی ہے لوگو
کیا کچھ مری بچی کی خبر آتی ہے لوگو

غم کی گھٹا چھا جانا۔ (ار۔ ع) غم واندوہ کا چاروں طرف سے گھیر لینا۔

گھٹا چھا جانا۔ غم کا مسلّط ہو جانا۔

ے جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی
اس کعبۂ ایماں پہ گھٹا چھا گئی غم کی

غم نہ کھاؤ۔ (ار۔ ر) فکر نہ کرو۔ پروا نہ کرو۔

ع بنھ جائیگا، ہمارے رنڈاپے کا غم نہ کھاؤ۔

غم والم کی گھٹا چھانا۔ (ار۔ ع) ہر بات سے تکلیف واذیت پہنچنا۔

ے رنج وغم والم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے
اماں کے پیٹنے کی صدا مجھ کو آتی ہے
(زینب کربلا)

غمکدہ۔ (ف) مجازاً۔ دنیا۔ مصیبت و آلام کی جگہ

ے ہیں مورد بلا و مصیبت ازل سے ہم
اس غمکدے میں چین سے گزرا نہ ایک دم

غم کدۂ دہر۔ (استعارہ) دنیا۔ غم کا گھر۔

ے آرام کی جگہ نہیں یہ غمکدۂ دہر۔
گھر سینکڑوں ڈوبے ہیں یہ دریا ہے وہ پُرغم

غ۔ ن

غنچہ چٹکنا (صنعتِ حسن تعلیل) غنچہ کھل کر پھول کھلنا۔

غنچے کا جب پھول کھلتا ہے، اس کو غنچہ چٹکنا سے تعبیر کیا جاتا ہے اور شعراء اس میں سے آواز نکلنا تصوّر کرتے ہیں۔

ے گلی زہرا کے غم میں نوحہ خواں ہیں بلبلیں ساری
صدا فریاد کی آتی ہے، جب غنچہ چٹکتا ہے
(س)

غنچۂ امید کھلنا۔ امید پوری ہونا۔ حسرت پوری ہونا۔

ے افسردہ نہ غنچۂ امید کھلے گا۔
کھل جائیں گی آنکھیں وہ سحر تجھ کو ملیگا

غنچۂ خاطر۔ (اضافت توضیحی) جذبہ فطرت۔ پرواز تخیل۔ قوت فکر۔ افکار تفکر۔ دل۔

ساقی نامہ:۔

ے کوثر کا بھرا جام پلا دیجئے مولا۔!
بالائے ولا اور ولا دیجئے مولا۔!
پھر غنچۂ خاطر کو کھلا دیجئے مولا۔!
شمشیر فصاحت کو جلا دیجئے مولا۔!

(شمشیر فصاحت۔ فصاحت زبان کو شمشیر سے تشبیہ دی ہے۔)

غنچہ کا چٹکنا۔ (ار۔ ع) غنچوں کا کھلنا۔ غنچوں کا کھل کر پھول ہو جانا۔

ے دشت سے جھوم کے جب بادِ صبا آتی تھی۔
صاف غنچوں کے چٹکنے کی صدا آتی تھی۔

غ۔ و

غول۔ فوجی دستے، فوجی اژدہام
لغوی معنی: غول۔ ہجوم۔

مع بھلا کس نے رکھ لیا کا قدم پہ جھوم کے
ے بولا کوئی یہ غول ہیں کیا شام روم کے
لڑکے الگ کھڑے ہوئے غول اپنا باندھ کر

غول۔ (ث) گروہ۔ جتھا۔

مع تھے طائروں کے غول درختوں پہ بے شمار۔

غول باندھنا۔ (ار) چو طرف ہجوم کر لینا۔ بھوتوں کی طرح چو طرف جمع ہو جانا۔

مع باندھے تھے ایک غول ضلالت شعار سب۔

غ۔ ی

غیب سے مدد ہونا۔ (ار۔ بول چال)
من جانب اللہ امداد ہونا۔

ے مانگو یہ دعا، غیب سے بے کس کی مدد ہو
صدقے کرو مجھ کو کہ بلا بھائی کی رد ہو

غیر دوسرا۔ سوائے۔

مع جانے کوئی کیا، غیر دل و جان و ضمیر

غیرتِ باغِ جناں۔ جنت کو شرما دینے والی۔
جس سے جنت بھی شرما جائے

ے سب ارضِ پاک غیرتِ باغِ جناں ہوئی
ایسا کہیں علا کرم رفیع امکاں ہوئی

غیر خدا۔ (ف) سوائے خدا کے۔ خدا کے علاوہ۔

ے اس عالم فانی سے بزرگ اٹھ گئے سارے
اب غیر خدا، کوئی نہیں پاس ہمارے
(امام حسینؓ میدان جنگ میں)

غیر کف (ار) (ع۔ غیر کفو)
جو اپنے خاندان، قوم قبیلے اور طبقہ کا رہو۔
(ار ہے انیس)

ے ہاں مال غیر کف میں تصرف نہ چاہیئے۔
آپس میں دوستوں کو تکلف نہ چاہیئے۔

غیظ۔ (ع) غصّہ
ع بھر آرہا تھا غیظ سے قاسم کا بھی اندام۔

غیظ میں لانا۔ (ار۔ ع) غصّہ بھڑکانا۔ غضب دلانا۔
ع بیٹا رحیم کا ہوں مجھے غیظ میں نہ لاؤ۔

ردیف

ف

ف ۔ ا

فاتحہ خوانی ۔ (ار ۔ ر)
مرنے کے سویم کے دن شام کھانے پر فاتحہ ہوتی ہے۔
سوم، سویم ۔ سیوم ۔ (لکھنؤ کے اہلِ زبان سیوم بولتے ہیں ۔

ے غم کرتے ہیں، سب فاتحہ خوانی میں سیوم کو
شیدا ہیں یہ، اور شرم نہیں آتی ہے تم کو

فارس ۔ (ف) سوار ۔
ع: اک ہاتھ میں فارس تھا، نہ زیں تھا نہ فرس تھا

فارغ البال ہونا ۔ (ار ۔ مح)
آسایش میں ہونا ۔ آرام سے ہونا ۔

ے اندیشۂ آشیاں و خوف صیّاد
مرغانِ چمن کبھی فارغ البال نہیں (ر)

فاسق کا تابع ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)
بدکار کی بیعت میں آجانا ۔
کہتے تھے حضرت گلا کٹ جائے یا لُٹ جائے گھر
حاکم فاسق کا تابع ہوں، یہ ہو سکتا نہیں (س)

فاطر ۔ (ع) خالق ۔ پیدا کرنے والا ۔

ے فاطر سے فاطمہ ہے اور اعلیٰ سے ہے علی
محسن سے ہے حسن، یہ شرافت ہے منجلی

فاقوں میں کاٹنا ۔ (ار ۔ مح)
عسرت و تنگی سے زندگی کاٹنا ۔

ے فاقوں میں کاٹتی ہوں مصیبت جہان کی
کیوں بابا جان، خیر تو ہے اکی جان کی

ف ۔ ت

فتح و ظفر ۔ (ع) جیت ۔
ع: صفدر نے درِ فتح و ظفر کھول لیا تھا

فتراک ۔ (ف)
شکار بند ۔ زین کے دو طرفہ تسمے ۔
(دیکھیے، تصویر)

ے فتراک بھی کھولے ہوئے تھا عقاب پر
زیں پر تھا اگر دپوش کہ ابر آفتاب پر

فتنہ فرو ہونا ۔ (ار ۔ مح) شرارت دب جانا ۔ فساد دب جانا

ے باقی تھا جو کچھ گرز، وہ دور ہو گیا آخر
فتنہ جو اٹھا تھا، وہ فرو ہو گیا آخر

ف ۔ خ

فخر ۔ (ع)
عزّت ۔ باعث عزت ۔
ع: فخر حمزہ سے نمودار تھا جعفر کا مشرب

فخرِ روزگار ۔ (ف)
زمانے کے لیے باعث فخر و مباہات ۔
منتخب ۔ چُنے ہوئے ۔
ع: پھر تم کو کیا، بزرگ تھے گو فخر روزگار

فخر و مباہات ۔ (ف + ع + ار)
ناز ۔ دل بڑھنا ۔
ؔ بیٹوں کو نہ کیوں فخر و مباہات کی جا ہو
آزاد وہ بندہ ہے جو آقا پہ فدا ہو

فخر و ناز ہونا ۔ (ار)
انفرادیت کا تصور اور غرور و تکبّر ہونا ۔
ؔ سرہنگ نہ مجھ سا ہے نہ سرکش نہ سرانداز
طاقت پہ مجھے فخر تھا، نیزے پہ مجھے ناز

ف ۔ د

فدک ۔ (ع) اسم مذکر ۔
ایک باغ کا نام ۔ (دیکھیے، تلمیح)
ع: منزل مسافروں کی یہ ہے، کچھ فدک نہیں

ف ۔ ر

فرار کرنا ۔ (ار ۔ ع) بچنا ۔ بھاگنا ۔ گھبرانا ۔
ع: سائے سے اس کے آتش دوزخ کرے فرار

فرار کرنا ۔ بھاگنا ۔
ؔ اک اک دلیر، شیر کارزار
رستم کی روح خوف کے جلکے کرے فرار

فراری ۔ (ار)
بھگوڑے ۔ پیٹھ دکھانے والے ۔
ؔ کیوں، وہ فراریوں کی زبانی بھی یاد ہے
صفین میں صفوں کی صفائی بھی یاد ہے

فراست شعار ۔ (ف)
عقلمند ۔ تجربہ کار ۔
ؔ تھمتا ہے کب سوار فراست شعار سے
گردن میں ہاتھ، باگ نے ڈالے ہیں پیار سے

فرّاش ۔ (ف)
فرش کرنے والے ۔
سامان اُتارنے والے ۔
ؔ عباس سے بولے شہ شریف و بطحا
فراشوں سے کہہ دو یہیں خیمے کرو برپا

فراموش ہونا ۔ (ار ۔ ر)
طاق نسیاں ہو جانا ۔
ؔ کیا غم تھا کہ شادی تھی ہر اک دل کو فراموش
ہر چشم کو تھا غم میں سمندر کی طرح جوش

فراہم ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
جمع ہونا ۔ آنا ۔
ؔ لکھا ہے چھٹی تک ہوئی یہ اوج فراہم
حیراں تھی خرد، جس کے کم و کیف میں ہر دم

فرحناک ۔ (ف ۔ صفت)
خوشگوار ۔ تسکین بخش ۔
ع: دلچسپ مکاں، قبر فرحناک ملے

فرح ناک ۔ (ف) خوش ۔ مسرور ۔
ؔ منہ اشکوں سے دھویا تو گناہوں سے ہوئے پاک
ہو جاتی ہے کیا بعد بکا، طبع فرحناک

فرد و زوج ۔ (ف ۔ ع) ہر ایک ۔
ع: ہر صورت حباب نمایاں تھے فرد و زوج

فرد کا چہرہ ۔ (ف)
فوجی سپاہی کا اتہ پتہ اور چِٹّھا ۔
؎ جو صاحب دفتر تھا، وہ مقتل سے ہٹا تھا
جس فرد کے چہرے پہ نظر کی وہ جُدا تھا
فرد چہرہ اور نظر میں مناسبت پائی جاتی ہے
(سپاہی کا چہرہ نظری ہو جانا)

فردیں ۔ (ار)
وہ رجسٹر جس میں بندوں کے گناہ اور نیکیاں نیز
اعمال لکھے جاتے ہیں ۔
؎ اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمھاری
فردیں عمل زشت کی اب چاک ہیں ساری

فردیں ۔ فہرستیں ۔
؎ کھلی ہیں مالک دفتر کے سامنے فردیں
سیاق داں سے حساب کتاب رہتا ہے (س)

فردیں چاک ہونا ۔ (ار)
اعمال اور حساب کتاب کے کاغذ تلف ہو جانا ۔
؎ اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمھاری
فردیں عمل زشت کی اب چاک ہیں ساری

فرد فرد میں بیگانگی ہونا ۔
ہر شے میں جُدائی ہو جانا ۔
ہر چیز الگ الگ ہو جانا ۔
؎ تا صبح فرد فرد میں بیگانگی ہوئی
برخاست کی چراغوں کی پروانگی ہوئی

فرزانہ ۔ (ف) عقلمند ۔ سمجھدار ۔
ع: کر عجز اگر عاقل و فرزانہ ہے (ر)

فرزدق ۔ حسان ۔ حمیری ۔
دیکھیے ، تلیمحات ۔
؎ کیونکر بیاں ہو شوکت شان پیمبری
عاجز ہیں یاں فرزدق و حسان و حمیری

فرس اڑانا ۔ (ح ۔ مح)
گھوڑا تیز دوڑانا ۔
؎ کوئی گھڑی میں ہوا کی طرح اُڑا کے فرس
رکاب شاہ کو اب چل کے تھام لیتے تھے (س)

فرس خوش قدم ۔ (ف)
تیز رفتار گھوڑا ۔
ع: پیدل جو تھے، انھیں فرس خوش قدم دیے
(فوج یزید میں ہتھیاروں کی تقسیم)

فرس کو چمکانا ۔ (ح ۔ مح) گھوڑے کی باگ کو بار بار
کھینچنا تاکہ گھوڑا ہوشیار ہو جائے ۔
؎ چمکا کے فرس کو یہ پکارے شہ والا
ہاں، کون ہے لاکھوں میں مرا روکنے والا

فرس کو چھیڑنا ۔ (ار ۔ مح)
گھوڑے کی باگ کھینچنا ۔
؎ چھیڑا فرس کو کہہ کے یا سید امم
طاؤس کی طرح سے اڑا اسپ خوش قدم (حر)

فرستادہ ۔ (ف ۔ اُردو میں مستعمل)
بھیجا ہوا ۔ سفیر ۔ پیغامبر ۔
؎ سر شرم سے نہوڑا کے یہ بولا حُر ذیجاہ
میں حاکم کوفہ کا فرستادہ ہوں یا شاہ

فرش چیں بجبیں ہونا ۔ (استعارہ)
(انیس نے اُردو کا محاورہ بنایا ہے)
فرش کے سکڑنے سے سلوٹیں پڑ جاتی ہیں انکی طرف اشارہ کیا ہے ۔
؎ خاک اڑتی تھی منھ پر حرم شیر خدا کے
تھا چیں بہ جبیں فرش بھی جھونکوں سے ہوا کے

فرش کرنا ۔ (ار ۔ مح) ۔ بچھانا ۔
؎ سرتاج عرش تھا جو صدر زمین پر
قدسی پروں کو فرش کیے تھے زمین پر
(قدسی : دیکھیے ردیف میں)

فرصت پانا۔ (ار۔ ر)

اطمینان ہونا۔ چھٹی مل جانا۔

آرام ملنا۔

ے مرنے والے نہیں جیتے جو سنا ہیں کھائیں
کاٹ لیں آپ کا سر تن سے تو فرصت پائیں

فرصت ملنا۔ (ار۔ مح)

آرام سے بیٹھنا۔ فکروں سے نجات ملنا۔

دنیا داری سے فراغت پانا۔

ے فرصت کوئی ساعت نہ زمانے سے ملی
بیگانے سے راحت نہ یگانے سے ملی

فرصت نہ دینا۔ (ار۔ مح)

مہلت نہ دینا۔

موقع نہ دینا۔ وقت نہ دینا۔

ے تلواروں سے دم لینے کی فرصت نہیں دیتے
سجدہ بھی مجھے کرنے کی مہلت نہیں دیتے

فرصت نہ دینا۔

مخ: فرصت اب ایک دم کی نہ "ہاں" دو حسین کو
(لفظ "ہاں" روزمرہ کی زبان میں بات پر زور دینے کے لیے بولتے ہیں۔)

فرض ادا کرنا۔ (ار۔ مح)

(فقہ) نماز فرض پڑھنا۔

مخ: یہ ذکر رہے، فرض ادا کر کے قضا کی

فرضِ عین۔ (ع۔ مرکب) قطعی فرض۔ بالکل واجب۔

ے آ گر بزم عزائے شہ میں رونا
ہر چشم کو فرضِ عین ہو جاتا ہے　(ر)

فرطِ خوشی۔ (ف)

مارے خوشی کے۔ انتہائی مسرت میں۔

ے فرطِ خوشی سے سر کو اٹھا کر وہ ذی وقار
ہمشیر کے قدم پہ گرا با صد افتخار

فرطِ عطش (ع۔ ترکیب)

پیاس کی زیادتی۔ تونس۔

ے ہے فرطِ عطش سے غش سکینہ
اصغر جھولے میں پارو رہے ہیں　(س)

فرطِ غش (ع۔ ف ترکیب)

غفلت کی زیادتی۔

غش پر غش آنا۔

ے تھا فرطِ غش سے ننھا سا منکا ڈھلا ہوا
باندھے ہوئے ننھی مٹھیاں منہ تھا کھلا ہوا　(علی اصغر)

فرفر ہوا آنا۔ (ار۔ مح)

تیز تیز ہوا آنا۔ ہوا کے فراٹے آنا۔

ے گرمی میں پسینے سے جو ہوتا تھا بدن تر
جنت کے دریچوں سے ہوا آتی تھی فرفر

فرفر نفس کی صدا آنا۔ (ار)

گھوڑے کی سانس کی آواز فرفر نکلنا۔

ے فرفر نفس کی آتی تھی نتھنوں سے جب صدا
کہتے تھے لوگ سب کہ زہے فرف یہ با دپا

فرق۔ (ع۔ اسم مذکر) سر۔

ے فرق پر گرز لگا ہاتھ کٹے شانوں سے
ہائے عباسِ علی عاشق و شیدائے حسین　(س)

فرق۔

ے تلوار اجل بن کے زرہ پوش پہ آئی
گر فرق پہ چمکی، تو کبھی دوش پہ آئی

فرق پر چمکنا۔ (ار) سر پر گرنا۔ سر کاٹنا۔

مخ: گر فرق پہ چمکی تو کبھی دوش پہ آئی　(تلوار)

فرق پر قدم ہونا۔ (ار۔ ر)

خوش آمدید۔ زہے خوش قسمتی

سر پر قدم رکھوں۔

مخ: آنکھوں پہ، فرق پر قدم قبلۂ انام

فرقت ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)
جدائی ہونا ۔ علیحدگی ہونا ۔ مفارقت ہونا ۔
یہاں ، موت آنا ، مقصد ہے ۔
ع فرقت تن وجاں میں بھی غضب ہوتی ہے
مومن پہ مگر رحمت رب ہوتی ہے (رحمت الٰہی ۔ ر)

فرمانِ طلب ۔ (ف ۔ مرکب)
بلاوا ۔ طلبی (مرنے کا حکم)
ع باندھو کمر آداب بجالا کے انیس
فرمان طلب حضور سے آیا ہے (ر)

فروتن ۔ (ف) چھوٹا سا ۔ کم جثہ ۔
ع آفاق میں یوں فیض نگیں عام نہ ہوتا
ہوتا نہ فروتن تو کبھی نام نہ ہوتا

فروتنی ۔ (ف) عاجزی ۔
ع مقدور پر بھی کرتے ہیں عاقل فروتنی

فروشندہ ۔ (ف)
بیچنے والا ۔ فروخت کرنے والا ۔
ع اللہ ہے مشتری ، فروشندہ رسول
کیا جنس ہے کیا بہا ہے ، کیا سودا ہے (ر)

فروشندہ ۔
ع ہمت بھی فروشندوں کے ثابت قدمی تھی
پانی کا نہ تھا قحط ، نہ غلّے کی کمی تھی

فروغِ حسن ۔ (ف) حسن کی روشنی ۔
ع رخسار آفتاب ، تو مہتاب تھی جبیں
کوسوں فروغ حسن سے روشن ہوئی زمیں

فریاد کا یارا نہ ہونا ۔ (ار ۔ مح)
تکالیف کو زبان پر لانے یا کہنے کا موقع نہ ہونا ۔
(مناسب نہ ہونا)
ع اک ایک کا صدمہ سے کلیجہ تھا دوپارا
نہ ضبط کی طاقت تھی ، نہ فریاد کا یارا

فریاد کناں ۔ (ف)
ہائے واویلا کرنے والا ۔ مانگنے والا ۔
بے صبرے لوگ ۔ ہاتھ پھیلانے والے ۔
ع فریاد کناں برائے ہر دانۂ رزق
یوں پھرتے ہیں جیسے آسیا پھرتا ہے (ر)

فریاد کناں ۔ (ف)
فریاد کرتی ہوئی ۔ فریادی ہوکر ۔
ع پردیس میں سادات پہ آفت عجب آئی
فریاد کناں روح امیر عرب آئی

فریادی ہونا ۔
غمزدہ ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔
نالے اور آہیں کرنے والا ہونا ۔
ع ویراں ہے کوئی گھر تو کہیں شادی ہے
راحت سے کوئی اور کوئی فریادی ہے (ر)

فریادی ہونا ۔ (ار ۔ مح)
"انصاف چاہنے والا" ہونا ۔
دادرسی کا خواہاں ہونا ۔
ع زینب یہ رو رو کہتی تھی جز ذات کبریا
فریادی کس سے ہوں جو کوئی دادگر نہ ہو (س)

فریادی ہونا ۔ (ار ۔ ر)
بارگاہ الٰہی میں فریاد کرنا ۔ داد مانگنا ۔
ع کیا فاطمہ کے رتبے کی اُن کو نہیں خبر
فریادی ہونگی عرش کے نیچے وہ ننگے سر

ف ۔ ز

فزوں تر ۔ (ف)
زیادہ ۔ بیشتر ۔
ع دنیا کی مذمت میں ہے ارشاد پیمبر
ہیں تین مصائب کہ نہیں اُن سے فزوں تر

فزوں تر ۔ (ف)

بڑھا چڑھا ۔

ع : ہانی کے لیے روئے عزیزوں سے فزوں تر

ف ۔ س

فساد اٹھنا ۔ (ار ۔ مح)

فتنے برپا ہونا ۔ فتنے اٹھنا ۔ شر برپا ہونا ۔

ع : ہر سمت ہیں تفنے تو فساد اٹھتے ہیں ہر جا

فساد پھیلنا ۔ (ار ۔ مح)

شر برپا ہونا ۔ ہنگامہ برپا ہونا ۔

پھیلے جو فساد ، آہ ، ادھر سے نہ نکلتا
مر کر بھی بس اللہ کے گھر سے نہ نکلتا

فسحت ۔ (ع)

وسعت ۔ کشادگی ۔ پہنائی ۔

اے شہ سوار طبع فصاحت نواز بس
اے یکہ تاز فسحت عجز و نیاز بس

فسق و فجور ۔ (ع ۔ ف) گناہ ۔

چرچا تھا کفر و فسق و فجور گناہ کا
یہ شور کب تھا "اشہد ان لا الٰہ" کا

فسوں ساز ۔ (ف)

جادوگر ۔ مہارتی ۔ تجربہ کار ۔ آزمودہ

ع : آفت کا نشانہ ہیں ، فسوں ساز کریں کیا

ف ۔ ش

فشاں ہونا ۔ (ار)

عام ہونا ۔ بکھرنا ۔ ظاہر ہونا ۔

پاشاں ہونا ۔

شامل ہوا افضال محمد ، کرم اب
ہوتے ہیں علم فوج مضامیں کے فشاں اب

ف ۔ ص

فصاحت ۔ بلاغت ۔ سلاست ۔

حاشیے پر ملاحظہ فرمایئے ۔

یہ فصاحت یہ بلاغت یہ سلاست یہ کمال
معجزہ گر اسے کہیے نہ ، تو ہے سحر حلال

فصاحت نواز ۔ (ف ، ترکیب)

فصیح (فصاحت کو سرمانے والا) ۔

اے شہ سوار طبع فصاحت نواز بس
اے یکہ تاز فسحت عجز و نیاز بس

فصاحت ۔

وہ کلام جس میں ثقیل اور مشکل ترین الفاظ نہ ہوں ۔
تعقید نہ ہو ، جملوں کی ترکیبیں غیر مانوس نہ ہوں ۔
بلاغت ۔ کلام یا گفتگو با موقع و محل ہو ۔
حسب موقع حسب حال اور ماحول کے مطابق ہو ۔

فصل ۔ (ع ۔ اسم مونث) وقت ۔ موسم ۔

اک فصل میں اس جنس کے عقدے یہ کھلیں گے
اعمال یوہیں عادل کی میزاں میں تلیں گے

فصل اور ہونا ۔ (ار ۔ مح)

زمانہ بدلا ہوا ہونا ۔ برِ وقت آ جانا ۔

راحت کے دن گزر گئے ، یہ فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو جو یتیموں کا طور ہے

فصل بہاری ۔ (استعارہ)

شباب کے دن ۔ جوانی کا عہد ۔

ہے ہے چمن دہر میں پھولے نہ پھلے تم
جب فصل بہاری کے دن آئے ، تو چلے تم

ف ۔ ع

فعل زشت ۔ (ف) گناہ ۔

لازم ہے عاقلوں کے لیے ترک فعل زشت

فعل زشت ۔ (ف) برا فعالیاں ۔

ے جتنے کیے تھے آج تلک اس نے فعل زشت
وہ سب صواب ہو گئے اللہ ری سر نوشت

ف ۔ ق

فقر ۔ (ع) فقیری ۔

ے یارب مری فریاد میں تاثیر عطا کر
دولت کے عوض فقر کی جاگیر عطا کر

فقر (ع) بے نیازی ۔
حدیث کی طرف اشارہ ہے! الفقر فخری

ے کریم ، مجھ کو عطا کر وہ فقر دنیا میں
کہ جس کو فخر رسالت مآب سمجھے ہیں (س)

فقر و فاقہ ۔ (ف) (ار ۔ روزمرہ)
غریبی ۔ تنگدستی ۔

ے فقر و فاقہ میں ہمیشہ ہو گئی سب کی بسر
ان اداؤں کے سوا کچھ اور ہم رکھتے ہیں (س)

فقرے ۔ طعن آمیز جملے ۔ پھبتیاں ۔

ے کیونکر جواب دے کوئی دم بند سب کے ہیں
غل تھا کہ ذوالفقار کے فقرے غضب کے ہیں

فقرے چلنا ۔ (ار ۔ مح)

ے جن ، بیر الم میں انھیں شعلوں سے چلے تھے
فقرے یہ وہی ہیں جو شریروں پہ چلے تھے

فقرے چھوڑنا ۔ (ن و ۔ مح)
انداز دکھانا ۔ تیر کی تیزی ۔ کاٹ دینا ۔

فقرہ ۔ (ع)

پیٹھ کی ریڑھ کی ہڈی کی ایک گرہ یہ

ے چلوں میں جو ناوک کوئی سر جوڑ کے نکلی
فقرے یہ قیامت اُدھر چھوڑ کے نکلی
(تلوار)

ف ۔ ک

فکر ۔ (ار) تلاش ۔ جستجو ۔

ے اب گرم خبر موت کے آنے کی ہے
غافل تجھے فکر آب و دانے کی ہے (ر)

فکر رسا ہونا ۔ (ار)
عقل پہنچ سکنا ۔ سوچنے کی صلاحت ہونا ۔

ے فکریں رسا ہیں جن کی یہاں وہ بھی ہیچ ہیں
رستہ تو بال بھر کا ہے اور لاکھ پیچ ہیں

فکر منجم ۔ (استعارہ)
انجوم دیکھنے والے کا تخیل ۔
آسمانوں سے اوپر پہنچ جانے والا تخیل

ے کیجئے جو خیال آنکھوں میں بجلی سی چمک جائے
یوں فکر منجم بھی نہ بالائے فلک جائے

ف ۔ گ

فگار ہو جانا ۔ (ار)
زخمی ہو جانا ۔

ے تیغوں سے ہاتھ کٹ گئے ، سر ہو گیا فگار
تیورا گیا ، وہ فاطمہ زہرا کا یادگار
(امام حسین)

ف ۔ ل

فلک اساس ۔ (ف ۔ ترکیب)
انتہائی اعلیٰ قدروں والے ۔
(روح رسول فلک اساس)

ے نالاں ہے تجھ سے روح رسول فلک اساس
اتنا بھی دل سخت نہ کر اے ناخدا شناس
(ابن سعد سے امام کی گفتگو)

فلک پر دماغ ہونا ۔ (ار ۔ ع)
(محاورہ ہے) دماغ آسمان پر ہونا ۔
آسمان پر دماغ ہونا ۔
تصورات بلند اور اعلیٰ ہو جانا ۔
ہ زرّوں کا اس زمیں کے فلک پر دماغ تھا
ہر سنگ ریزہ رشک دہ شب چراغ تھا

فلک ٹوٹ پڑنا ۔ (ار ۔ ع) استعارہ ۔
مصائب و آلام کی انتہا ہو جانا ۔
ہ بیٹی پہ فلک ٹوٹا ہے ، مادر نہیں ہے ہے
شبیر مصیبت میں ہے ، شبرّ نہیں ہے ہے

فلک ٹوٹنا ۔ (ار ۔ ع)
انتہائی مصیبت پڑنا ۔
ہ ٹوٹا ہے فلک ظلم کا مومن کے سروں پر
جب دیکھیے ، دوڑے ہیں چلی آتی ہیں گھروں پر

فلک جاہ ۔ (ف)
آسماں رفعت ۔ اعلیٰ عزت و جاہ والا ۔
ع : دربار شہنشاہ فلک جاہ دکھا دے
(مراد ، آں حضرت صلعم)

فلک جناب ہو جانا ۔ (ار ۔ بول چال)
بلند و اعلیٰ مرتبت ہو جانا ۔
ذی عزت و والا شان ہو جانا ۔
ہ ناکام بھی کامیاب ہو جاتا ہے
بے قدر فلک جناب ہو جاتا ہے

فلک کو دیکھنا ۔ (ار ۔ ع)
انسان انتہائی فکر و رنج میں بے بس ہو کر آسمان کی طرف تکنے لگتا ہے گویا کہ خدا سے فریاد کر رہا ہے ۔
ہ صدمے سے پیاس کے رخ معصوم تھا جو زرد
حضرت فلک کو دیکھتے تھے ، بھر کے آہ سرد
(علی اصغر)

فلک نیلوفری ۔ (اضافت توصیفی)
نیلا آسماں ۔ آسماں ۔
ع : غائب ہوئے تارے فلک نیلوفری سے

ف ۔ ن

فنا فی اللہ ۔ (ع)
راہ خدا میں جان دے دینا ۔
(مسئلہ تصوّف)
ہ جنھیں حصول ہوا ابتدا فنا فی اللہ
حیات و موت کو وہ ایک خواب سمجھے ہیں (س)

ف ۔ و

فوّارے چھٹنا ۔ (ار ۔ ع)
تیزی سے بہنا ۔ دھاریں نکلنا ۔
ہ کپڑے ہوئے سب سرخ شہ تشنہ گلو کے
ہر زخم سے چھٹنے لگے فوّارے لہو کے

فوج اٹھ جانا ۔ (ار ۔ ع)
عمل دخل ختم ہو جانا ۔ پہرہ ختم ہو جانا ۔
ہ منشی آسماں مع دفتر ہوا طلب
بس جا بجا سے اٹھ گئی انجم کی فوج سب

فوج رنج و لقب ۔ (ار)
۱ ۔ (استعارہ) تکالیف کی یلغار
۲ ۔ لشکر کا ورود ۔
ہ شب آئی کہ فوج رنج و لقب آئی
تھا شور کہ بس موت غریبوں کی اب آئی

فوج سخن ۔ (استعارہ) دنیائے شاعری ۔ شاعری
ہ فوج سخن میں شقہ کشا ہے علم مرا
پڑھتا ہے سب سے "مدح میں" بڑھ کر قدم مرا

فوج کا دل توڑنا ۔ (ج ۔ مح)

نظم و نسق تہ و بالا کرنا ۔
فوج کی صفوف منتشر کر دینا ۔

؎ دل فوج کا سلطان فلک جاہ نے توڑا
سر ہر متمرّد کا شہنشاہ نے توڑا

فوج کے بادل گرجنا ۔ (ج ۔ مح)

فوجی ۔ باجے بجنے لگنا ۔

؎ یک بیک طبل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ تھرائے، زمیں ہل گئی گونجا جنگل

فوج میں ڈوبنا ۔ (اد ۔ مح)

جنگ میں فوجی سپاہیوں کے درمیان غائب ہو جانا ۔ قلب فوج میں پہنچ جانا ۔

؎ ڈوب کر فوج میں یوں ہوتے تھے اکبر ظاہر
جس طرح ابر میں چھپ کر ماہ تاباں نکلے (س)

فولاد کو کھا لینا ۔ (اد ۔ مح)

فولاد کو بھی کاٹ پھینکنا ۔

ع : تلوار کا منہ ایسا کہ فولاد کو کھالے
(پہلوان مخالف کا ہتھیار)

فولاد موم ہو جانا ۔ (اد ۔ مح)

سخت سے سخت سنگدل آدمی کو رحم آجانا ۔

؎ کر دیا جھکا کے سر پسر سعد خیرہ سر
فولاد موم ہو گیا، اللہ رے اثر

فولاد موم ہو جانا ۔

ظالم و خونخوار آدمی کو رحم آجانا ۔

؎ خم کر کے گردنیں عمر و شمر ٹل گئے
فولاد موم ہو گیا، پتھر پگھل گئے
(عمر سے عمر و سعد مراد ہے)

ف ۔ ہ

فہم کامل ۔ (ف + اد)

ادراک مکمل ۔
شعر سمجھنے کی پوری صلاحیت ۔

؎ فہم کامل ہو تو ہر نامے کا عنواں ہے جدا
مختصر پڑھ کے رُلا دینے کا ساماں ہے جدا

ف ۔ ی

فیاض ۔ (ع)

بخشش کرنے والا ۔
(مراد امام حسین)

؎ جنگل میں کھلا باغ یہ خوشبو ہوئی ساری
فیاض نے صحرا کی بھی کی کار برآری

فی الفور ۔ (کلمہ ۔ ع)

وقت کے وقت ۔ فوراً ۔ اسی وقت ۔

؎ فی الفور خلل زیست کے اسباب میں آیا
جو آ گیا کاوے میں وہ گرداب میں آیا

فی النّار والسقر ۔ (ع ۔ فقرہ)

"نار اور جہنم میں" گیا ۔

؎ جھٹکے میں ہاتھ ڈال کے پٹکا زمین پر
آواز دی زمیں نے کہ "فی النّار والسقر"

فی الواقعی ۔ (کلمہ ۔ ع)

(طنزاً) حقیقتاً ۔ واقعی ۔ صحیح ہے ۔

؎ مرحبا ہیں وہ، جو ساتھ کئی شیر خوار ہیں
فی الواقعی ہم ایسے تقصیر وار ہیں

(ردیف)

ق

ق-ا

قابو میں کرنا (ار - ر)
فتح کرنا - جیتنا - مسخر کرنا - قبضے میں لینا
دوا اور چلا، آئینۂ تیغ عرب کو
لو روم کو قبضے، تو قابو میں حلب کو

قاسم روزی - (ع + ف مرکب)
رزق تقسیم کرنے والے
خود قاسم روزی دو عالم تھے مگر
تھی نان جویں فقط غذائے حیدر (س)

قاصر - (ع)
مجبور - کمی کرنے والا -
حضرت نے کہا، خیر خدا حافظ و ناصر
جرأت میں نہ تم کم ہو نہ میں صبر میں قاصر
(امام حسین اور علی اکبر)

قاضیٔ شہباز و کبوتر - لقب، حضرت علی کا .
دیکھئے ۔ تلمیحات ص .
اے لخت دل قاضیٔ شہباز و کبوتر
حیوانوں کے قضیئے یہیں فیصل ہوئے اکثر

قاطر - (ع - رس مذکر)
خچر
جتنے تھے الاغ و شتر و قاطر و رہوار
سیراب ہوئے سب تو بھرے سید ابرار

قاف سے تا بہ قاف - (ار)
تمام دنیا میں مشرق سے مغرب تک
جرأت کا ان کی قاف سے شہرہ ہے تا بہ قاف
سو سو صفوں کو صاف کیا ہے دم مصاف

قافلۂ حاج - حاج - حاجی
قافلہ - گروہ
حاجیوں کا قافلہ - حاجیوں کی جماعت
مخفی ہوئے ہیں قافلۂ حاج میں آکے

قافیہ تنگ ہونا - (ار - ع)
عاجز ہونا - بدحال ہونا -
پریشان ہونا - کچھ کر سکنا نہ ہونا -
دے کون جواب اُن کا کہ دم بند تھا سب کا
واں قافیہ تھا تنگ، شجاعان عرب کا

قاقم و حریر - ریشمی کپڑوں کے نام ہیں
باریک جلد وہ کہ خجل قاقم و حریر -

قاقم وسنجاب

اعلیٰ ریشمین کپڑوں کے نام

محتاج ہوں گھر میں زر زیور نہیں رکھتا
میں قاقم وسنجاب کا بستر نہیں رکھتا

قامت ۔ (ع ۔ اسم مذکر ۔)

جسم ۔ بدن ۔

ہے غضب، خاک پہ ہے قامت رعنائے حسین

(س)

قامت ۔ (صفت)

لمبائی ۔ طول ۔

دو کر دیا عمرو کے قامت کو طول میں

(ابن سعد مراد ہے)

قامت کی بلندی (ار)

قد کی لمبائی ۔ لمبا ہونا ۔

قد دیو کی قامت سے بلندی میں دو بالا

(مارح بالضم)

قاہرہ (ع)

۱ ۔ ٹنڈی دل فوج ۔ قہر کی فوج
۲ ۔ قاہرہ کی فوج ۔ تمام ممالک کی افواج

گر فوج قاہرہ کی ہے آمد تو کیا ہے غم

قائدِ خیر ۔ (ف ع ۔ مرکب)

نیکی کا پیشوا ۔ نیکی کا مخزن ۔

اے قائدِ خیر و پیشوائے امت
کچھ غم نہیں گر جہاں میں حامی تو ہے

(منقبت علی ۔ ما)

قائل کرنا ۔ (ار ۔ ر)

معقول کرنا ۔ دلیل وثبوت سے چپ کر دینا

قائل کیا جو مصحف ناطق کے لال نے
تر کر دیا اسے عرق انفعال سے

قائل رویت ہونا ۔ (ار ۔ مجول ۔ چال)

ظہور کے قائل ہونا ۔ دیکھنے کے خواہشمند ہونا ۔

دیکھا جو حضور کو، خدا کو دیکھا
اس وجہ سے ہم بھی قائل رویت ہیں

(دیدار رسول دیدار خدا ہے ۔ ر)

قائمۂ عرش ۔ (ع ۔ ف مرکب)

آسمان کا پایہ
آسمان کے ستون

لو کھینچی تیغ دو سر فوج پہ آفت آئی
لو ہلا قائمۂ عرش، قیامت آئی

ق ۔ ب

قبا (ع ۔ اسم مونث)

گلے سے پیروں تک کی ڈھیلی ڈھالی ایک پوشاک جو اچکن اور شیروانی سے نیچی ہوتی ہے ۔

(دیکھئے تصویر ــــــ)

قبا کی کلیاں ۔ (صنعت ایہام)

قبا ۔ ایک قسم کا لباس (دیکھئے تصویر ۔)
کلیاں ! کرتے اور قبا کے پہلوؤں میں چھوٹے چھوٹے کپڑے اس کی کلیاں کہلاتے ہیں ۔
(۲) پھول کے غنچے ۔

ہ اللہ ری خوشبو تن محبوب خدا کی
پھولوں کی مہک آگئی کلیوں سے قبا کی

(تن محبوب خدا سے، قبائے آں حضرت صلعم مراد ہے)

قباحت نہ ہونا ۔ (ار)

برا نہ ہونا ۔

حرج نہ ہونا ۔

کافر ہیں یہ، کچھ ترک مروت نہیں اس میں
خادم بھی لڑا گر تو قباحت نہیں اس میں

قبالہ - (ع)

سند - سرٹیفکٹ - مکان ملکیت کا کاغذ شرعی

خیف جاگیر میں ملیگی سب کو
نامے اعمال کے قبالے ہونگے (س)

قبالہ (قبالے)

عہدنامہ

اُدھر نقلیں لکھی جاتی ہیں جنت کے قبالوں کی (س)

قبر کا گوشہ پانا (ار - ع)

قبر کے گوشے سے بہتر کوئی جائے امن نہیں ہوتی
وہاں کسی شے کے ستانے اور ظلم کرنے کا خوف نہیں
انتہائی مجبوری کے عالم میں جائے امن کا انتخاب
(قبر میں دفن ہو جانا)

سیدانیوں کو کون سے پردے میں چھپاؤں
مخفی ہوں اگر قبر کا گوشہ کہیں پاؤں

قبر کے زوّار - (ار) زیارت کرنے والے

علی کی قبر کے زوّار پاک دامن ہیں (س)
گناہ دھنپ گئے - جب اوڑھ لی ردائے نجف

قبضہ (ع)

دستہ

قبر
کڑیاں } دیکھئے تصاویر -
زرہ

قبضے کے پاس تیغ نہ دستہ تبر کے پاس
کڑیاں زرہ کے پاس نہ دامن سپر کے پاس

قبلۂ حاجات (ع - ع مرکب)

(آنحضرت صلعم مراد ہیں) حاجات کا مرکز
قبلۂ حاجات کہہ کر "حاجات کے پورا کرنے والا" مراد لیا ہے۔

سہمی ہے سکینہ بہت اے قبلۂ حاجات
رو دیتی ہے مجھ سے بھی جو کرتی ہے کوئی بات

قبلۂ کونین (ع + ف مرکب)

عالم و عالمیان کا مرکز و مرجع
آنحضرت صلعم مراد ہیں (در لغت)
اے قبلۂ کونین، اعانت کی طلب ہے۔

قبلہ نما - (ع - ف)

جس طرح قطب نما کی سوئی قطب کی طرف ہی رہتی ہے
اسی طرح امام حسین کو انیس نے قبلہ نما سے تشبیہ دی ہے
امام حسین خواہ جس سمت بھی سفر کریں لیکن وہ ہر جگہ
قبلہ نما ہی ہیں -

جوں قبلہ نما قصد جدھر کرتے ہیں شبیر
پھر پھر کے سوئے کعبہ نظر کرتے ہیں شبیر

قبلہ نما

مومن مسلمان - معارف راہ حقیقت

ہر حال میں وہ لوگ رضا جو تھے شاہ کے۔
رُخ اُن کے قبلہ نما، سوئے شاہ تھے

قبلہ نما

سجاد کہتے تھے رخ اکبر کے دھیان میں
دل کو یہاں قبلہ نما اضطراب ہے

قبول ہونا منظور ہونا -

عباس شہ سے کہتے تھے - بھائی قبول ہے
گر مجھ پہ لاکھ تیغ تمہارے بدن پڑے (س)

قُبّہ (ع)

گنبد - گول عمارت کا بلند حصہ

وہ اوج اور وہ قبۂ پُرنور کی جھلک

ق - ت

قتیل - (ع) قتل شدہ - مقتول -

دونوں تبسم حضرت مسلم تھے کیا عقیل
آپس میں کہتے تھے کہ پدر تو ہوئے قتیل

ق - د

قدبالا (ف - اسم مذکر)

طویل قد - خوبصورت قد و قامت
حسین قد - اونچا -

لاکھوں ہی اُدھر تھے، پر نہ تھا ایک جواں بھی
عباس علی کے قد بالا کے برابر

قدرانداز - (ف جمع میں مستعمل)

تیر چلانے والا

ع : یہ کمان کٹ کے گری، وہ قدرانداز گرا
(کمان دیکھئے، تصویر)

قدرانداز (ف - واحد میں مستعمل)

تیر چلانے والے

سارے قدراندازوں کے منہ موڑ کے نکلی (تلوار)
سر کاٹ کے، خون چاٹ کے دل توڑ کے نکلی

قدردانوں کا کھینچنا (ار - بول چال)

بلانا - ملنا ملانا - راغب کرنا -

محبت کا رشتہ نہایت ہے نازک
مجھے کس لئے قدرداں کھینچتے ہیں (س)

قدر نہ سمجھنا (ار)

عزت نہ کرنا - مرتبہ اور قدر یں نہ جاننا

افلاک امامت کا کبھی بدر نہ سمجھے
بے قدر ہیں ظالم کہ تیری قدر نہ سمجھے

قدرت سے کیا دور ہے - (ار - بول چال)

اللہ سب کچھ کر سکتا ہے -

ہو سکتا ہے کہ وہ قتل سے بچا لے
ہر چند کہ ساعت نہیں ٹلتی ہے قضا کی
بچ جاؤں تو کیا دور ہے قدرت سے خدا کی
(امام حسین، اپنی بہن کو سمجھا رہے ہیں)

قدرت کا تماشہ نظر آنا (ار - بول چال)

نمونۂ قدرت کے نظارے نظر آنا -
صانع حقیقی کی صناعی کے نمونے سامنے آجانا -

بہتا ہوا اک نور کا دریا نظر آئے
اللہ کی قدرت کا تماشہ نظر آئے

قدسی - (ع)

مقدس ہستیاں - عالم بالا کے رہنے والے - ملائکہ و مقربین

پر قدسیوں کی صف تھی برابر اِدھر اُدھر

قدغن (ف)

تاکید - پابندی -

قدغن تھا کہ قیدی کوئی غل کر کے نہ روئے - (س)

قدقامتِ الصلوٰۃ - (ع)

نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ
اقامت نماز کا آخری فقرہ

ے مصروف حق کی یاد میں سب ارجمند تھے
"قدقامتِ الصلوٰۃ" کے نعرے بلند تھے

قدم آنا - (ار - اور سرہ)

پہنچنا - آنا -

جس دشت میں اس سرو رواں کے قدم آئے
پابوس کو خار و گل و ریحاں بہم آئے

قدم اُٹھ جانا (ار - مح)

بھاگ جانا - مقابلہ نہ کر سکنا - پیٹھ دکھانا - قدم اکھڑ جانا

تن و سر لوٹتے رہتی پہ نظر آتے تھے
ایک حملے میں قدم فوج کے اٹھ جاتے تھے

قدم اُٹھ جانا (ار - مح)

بھاگڑ پڑ جانا - قدم اکھڑ جانا - بھاگنے لگنا -

کون آنکھ ملا سکتا تھا شیروں سے عرب کے
جب کرتے تھے نعرے قدم اٹھ جاتے تھے سب کے
(آنکھ ملانا ! دیکھئے ردیف میں)

قدم باقدم آگے بڑھنا (ج - اص)

انگریزی کے لغت رائٹ کا اردو ترجمہ)

باضابطہ طور پر آہستہ آہستہ بڑھتے جانا۔

چاؤنون یہ دیتے تھے صدا، دم بدم آگے
سر بازو بڑھے جاؤ قدم باقدم آگے

قدم باقدم چلنا (ر - ع)

(اصول لشکر)

۱- ساتھیوں میں ہر ایک کے قدم ساتھ ساتھ بڑھنا۔ رکنا
۲- آہستہ آہستہ چلنا۔

ہاں خادمو، ادب سے قدم باقدم چلو

قدم بڑھانا (ار - ر) آگے بڑھنا۔

کہتے تھے سر نہ ہوگا۔ بڑھایا اگر قدم

قدم بوس ہونا۔

یہاں محض استعارۃً نظم کیا ہے۔ ملنا بلگنا چھنلا

اک ایک قدم رنج والم و حسرت وافسوس
ہوتا نہیں جز خار کوئی آ کے قدم بوس

(صنعت توریہ)

قدم بہ قدم ہونا۔ (ار - ع)

مرضی پر عامل ہونا۔ ہر حال میں تابعدار ہونا۔ ساتھ ساتھ ہونا۔

بیٹا وہ ہے، قدم بہ قدم ہو جو باپ کے

قدم پر بوسہ دینا (ار - ع)

پیر چومنا۔ پیروں پر سر رکھنا
اطاعت وفرمانبرداری کا اظہار کرنا

بوسہ دیا نصرت نے قریب آ کے قدم پر
اقبال نے سر رکھ دیا مولا کے قدم پر

قدم پڑنا - (ار - ع) اقدام ہونا۔ آگے بڑھنا۔

(مراد:) شاعری میں لفظوں اور بیانیہ زبان کا انداز محکم ہونا۔

پڑتا ہے سب سے "مدح میں" بڑھ کر قدم مرا
ڈنکا بجے جہاں میں نہ کیوں دم بدم مرا

قدم پکڑنا۔ (ار - ع)

روکنا۔ دل چاہتا ہے کہ یہیں رہ جاؤں
یہاں سے قدم آگے نہ بڑھنا۔

مولا قدم پکڑتی ہے کچھ یاں کی آب و گل
بہتر ہے گر خیام ہوں ساحل کے متصل

(علمدار لشکر امام)

قدم پیچھے رکھنا۔ (ار - ع)

ڈرنا۔ ہٹنا۔ پیٹھ دکھانا۔ عہد پر قائم رہنا۔

ع: جب بڑھ جاتے ہیں تو پھر پیچھے قدم رکھتے نہیں (س)

قدم تھمنا۔ (ار - ر)

سکون قلب ہونا۔ لغزش نہ ہونا۔

اُن کے قدم تھمیں جو کوئی دستگیر ہو
ایسا نہ ہو کہ دختر زہرا اسیر ہو

قدم ٹھہرنا۔ (ار - ر)

لغزش نہ ہونا۔ استقلال ہونا۔

اعجاز ہے فقط، جو کرو منصفی سے غور
ہرگز قدم ٹھہرتے نہ، ہوتا کوئی جو اور

(یزیدی لشکر کے تصورات امام کے متعلق)

قدم کوتاہ ہونا۔ (ار ع)

قدم بے جان ہونا۔ قدموں میں چلنے کی طاقت نہ ہونا۔

کیا اُن سے عداوت جو گئے دار فنا سے
کوتاہ ہیں چلنے سے قدم۔ ہاتھ دعا سے

(مر جانے والوں کی طرف اشارہ ہے)

قدم کھینچنا۔ (ار - ع)

آگے چلنا۔ آگے بڑھنا۔ قدم آگے رکھنا۔
پاؤں بڑھانا۔

قلم یوں ہے کاغذ پہ رک رک کے چلتا
قدم جس طرح ناتواں کھینچتے ہیں

(س)

قدم کھینچنا (ار۔ مع)

بچنا۔ پیچھے ہٹنا۔ منہ موڑنا۔

کیا رنج جفائے اشقیا سے کھینچا
لیکن نہ قدم راہ رضا سے کھینچا (رُبا)

قدم گاڑ دینا (ار۔ مع)

بہادری سے میدان میں ٹکے رہنا۔

سر بھی کٹیں تو رن میں قدم گاڑ دیجئے
کوفہ کے در پہ جا کے علم گاڑ دیجئے

قدم گڑنا (ار۔ ر)

جم جانا

سرکٹے نہ پھر جو بڑھ کے دغا میں قدم گڑے

قدم لرزاں ہونا (ار۔ استعارہ)

بہکنا۔ چھٹکنا۔ لرزنا۔

ممدوح کی مدح میں قلم آگے بڑھتے ہوئے کانپ رہا ہے۔ چنانچہ زبان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے زباں تو قلم کے فرائض انجام دے۔

لرزاں ہے قدم، نامۂ اعجاز رقم کا
ہاں تیغ زباں آج تو کر کام قلم کا

تو، ضمیر، تو حرف علت دونوں طرح مصرعہ پڑھا جاسکتا ہے۔

قدم لڑکھڑانا (ار۔ مع)

چلنے میں پاؤں ڈگمگانا۔

پیروں کا ادھر اُدھر پڑنا۔

اٹھنا تھا درد دل تو قدم لڑکھڑاتے تھے
فرما کے "یا علی ولی" بیٹھ جاتے تھے۔

قدم لغزش میں ہونا (ار۔ مع)

خیالات بہکنا۔ تصورات غلط ہونا

لغزش میں تھا قدم مرا لیکن سنبھل گیا
بیڑا مرا تباہی سے باہر نکل گیا
(حُر)

قدم لینا۔ (ار مع)

شکریہ ادا کرنے کے لئے پیروں پر گر جانا۔

ٹالے یہ بلا سر سے جو کوئی تو قدم لیں
اتنی بھی تو مہلت نہیں ملتی ہے کہ دم لیں

قدم لینا (ار۔ مع)

ساتھی ہونا۔ ہمراہی ہونا

جرأت نے بڑھ کے بوسۂ تیغ دودم لئے
نصرت نے چومے ہاتھ، ظفر نے قدم لئے

قدم مارنا (ار۔ مع)

قدم اٹھانا۔ قدم ڈالنا۔ ارادہ کرنا۔

طے کر کے آگے بڑھنا۔

یہ سن کے قدم سب نے زرو گشت پہ مارا
نیزہ بن اشعث نے ادھر پشت پہ مارا

قدم نہ چھوڑنا (ار۔ مع)

ساتھ نہ چھوڑنا۔ الگ نہ ہونا۔

ساتھ ساتھ رہنا۔

بولا یہ کانپ کانپ کے وہ اسپ خوش قدم
قدموں کو میں نہ چھوڑوں گا جب تک ہے دم میں دم
(گھوڑا)

قدم نہ تھمنا (ار۔ مع)

قدم اکھڑ جانا۔

پیر لڑکھڑا جانا۔

گر ہاتھ نہ بھی تھامے تو قدم تھم نہیں سکتے
سختی ہے کہ ارباب الم تھم نہیں سکتے

قدموں سے شرف پانا (ار مع)

قربت یا غلامی و محبت کے سبب عزت ملنا۔

خادم انھیں قدموں سے شرف پاتے ہیں مولا
سب آپ کا صدقہ ہے جو ہم کھاتے ہیں مولا

ق ۔ ر

قرآن کی ہوا دینا۔

شدید بیمار، بنظر صحت قرآن مجید کے اوراق جلدی جلدی الٹ الٹ کر اس کی ہوا دیتے ہیں۔

گہوارۂ اصغر پہ کبھی گرتی ہیں آکر
قرآن کی ہوا دیتی ہیں، غش میں کبھی آکر

قرآن قمر و مہر۔ (ع ۔ ف ۔ مرکب)

سورج اور چاند ایک برج میں جمع ہو جانا۔

سب کہتے تھے شان قمر و مہر کو دیکھو
لو دن کو قرآن قمر و مہر کو دیکھو

قرآن مہ و مہر آشکار ہونا۔ (ار ۔ فقرہ)

(استعارہ) آفتاب و ماہتاب کا ایک برج میں آجانا۔

دن کو ہوا قرآن مہ و مہر آشکار
مرجھا گیا تھا پیاس سے لیکن وہ گلعذار

(علی اصغر)

قُرب ڈھونڈنا۔ (ار ۔ ع)

قربت چاہنا۔ نزدیکی کی خواہش کرنا۔

ڈھونڈھیں گے سبھی ہنر کا قرب اے شہ ابرار

قربوس۔ (ع)

ہرنا۔ زین کی اگلی بلندی

ع: قربوس پہ تھرا کے گرے سید والا۔

قُرص آفتاب۔ (اضافت توصیفی)

لغوی معنی: قرص۔ ٹکیا۔ (آفتاب کا گولا)

گردوں میں تھرتھرا کے چھپے قرص آفتاب۔

قُرص سپر۔ (ف ۔ مرکب)

سپر کو قرص اس لئے کہا ہے کہ قرص گول ٹکیا کہتے ہیں۔ اور سپر قرص کا ہم شکل مگر اس سے بڑی ہوتی ہے۔

پرکالۂ قرص سپر اڑتے ہیں ہوا میں

فرض ادا کرنا۔ (ار ۔ روزمرہ)

نماز فرض ادا کرنا۔ صبح کی نماز ادا کرنا۔

تیار جماعت ہے، نماز آپ آئیں گے
اب فرض ادا کر کے لڑائی پہ چڑھیں گے

قرنا پھنکنا۔ (ار) فوجی باجہ بجنا

قرنا (دیکھئے، تصویر۔)

قرنا پھنکی سپاہ عدو میں، بجا دُہل

قریں۔ (ع) قریب۔ نزدیک۔

کہتے تھے قریں ناقوں کے آکر شہ ابرار

قریں۔

آپہنچا تھا، سینے کے قریں ظلم کا بھالا۔

قریہ (ع ۔ اسم مذکر)

شہر۔ گاؤں

قریوں سے زیارت کو جو آجاتی تھی خلقت
کرسی پہ نکل بیٹھتے تھے خیمے سے حضرت

ق ۔ س

قسمت الٹنا۔ (ار ۔ مح)

بُرے دن آجانا۔ مقدر خراب ہو جانا۔

یوں باپ کی قسمت کو الٹتے نہیں دیکھا
اس طرح مقدر کو پلٹتے نہیں دیکھا

قسمت بگاڑ پر آنا۔ (ار ۔ مح)

نحوست و بدنصیبی کے دن آنا

بنتی نہیں جب آتی ہے قسمت بگاڑ پر
ٹکڑے ہو کر پڑے یہ مصیبت پہاڑ پر

قسمت بگڑ جانا (ار)

یہاں بیٹے کا مرجانا مراد ہے

ماں باپ سے قسمت کے بگڑ جانے کو پوچھو
یعقوب سے یوسف کے بچھڑ جانے کو پوچھو

قسمت کا رنگ دکھانا۔ (ار۔ ع)

مقدر کی نیرنگیاں دکھانا۔

نصیب کے انقلابات دکھانا۔

کیا رنگ آگے دیکھئے، قسمت دکھاتی ہے
یاں کی زمیں سے خون کی بو مجھ کو آتی ہے

(زمین کربلا)

قسمت کا یاوری کرنا۔ (ار۔ ر)

خوش قسمت ہونا۔ قسمت کا ساتھ دینا۔

قسمت نے یاوری کی تو سن لیجیو انیس
اک روز کربلائے معلیٰ چلے گئے (س)

قسمت میں لکھا ہونا۔ (عو۔ ر)

مقدر میں ہونا۔

غم دیکھوں بڑے بھائی کا، ماں باپ کو رووٴں
قسمت میں یہ لکھا تھا کہ میں آپ کو رووٴں

قسمت یاور ہونا۔ (ار۔ ع)

خوش قسمتی ساتھ ہونا۔

قسمت جو ہے یاور تو شرف پائیگا خادم
آقا نہ بلائیں گے تو پھر جائے گا خادم

ق۔ ش

قشون۔ (ت)

فوجی دستے۔ رسالے

ہے چار طرف قتل بنی فاطمہ کی دھوم
اترے ہیں پہاڑوں میں قشون عرب و روم

ق۔ ص

قصد۔ (ع) ارادہ

کہا ماں نے جاتے ہو اصغر کہاں تم
اشارہ کیا قصد نہر نہیں ہے (س)

قصرِ جناں۔ (ع۔ مرکب) جنت کا محل۔

دکھ ہاتھوں کو اپنے شغل ماتم میں سدا
پھر قصر جناں انیس مرکے لے تو (س)

قصور۔ (ع) قصر کی جمع۔ محل۔

جنات عدن و گلشن فردوس، رفئے حور
وہ گوہر و زبرجد و یاقوت کے قصور

قصہ پاک کرنا۔ (ار۔ ع)

برباد کرنا۔ صفحہ ہستی سے مٹا دینا۔ ختم کر دینا۔

کچھ عرض کو تب آئی ہوا، اڑنے لگی خاک
ہو حکم تو اس فوج کا قصہ ہی کروں پاک

قصے ہونا۔ (ار۔ روزمرہ)

لڑائی جھگڑے برپا ہونا۔

وہ ہر سمت ہیں قصے تو فساد رکھتے ہیں ہر جا

ق۔ ض

قضا لوٹ جانا۔ (ار۔ ع)

قضا کا لے جانا۔ موت کا چھڑا لے جانا۔

(محاورہ نیا ہے)

جب دولت علی کو قضا لوٹ جائیگی
فرزند فاطمہ کی کمر ٹوٹ جائے گی

(دولت علی: امراؤ جناب عباس۔ فرزند فاطمہ: امام حسین)

قضارا۔ (ف۔ فجائیہ)

ایک دم۔ (حکم الٰہی سے) اتفاقاً

تازی کی عناں چھوڑ کے اک ہاتھ جو مارا
چاروں سم رہوار کٹے صاف قضارا

قضا کا بہانہ ہونا۔ (عو۔ ار۔ ع)

کسی کے بدلے میں نہ کسی کی موت آجانا

جیتے رہیں وہ، میری قضا کا بہانہ ہو
بھائی کے بدلے سینۂ زینب نشانہ ہو

قضا کا پنجہ (ار)

موت کے قبضے میں ہونا ۔ موت سر پر ہونا

دیکھو گی کسے، ہم تو ہیں پنجے میں قضا کے

قضا کا طمانچہ ۔ (ار)

موت کا دھکا ۔ موت کا تھپڑ ۔ موت کا پیغام

دشمن کو اپنی ضرب طمانچہ قضا کا ہے

آکوئی وار کو، جو ارادہ دغا کا ہے

قضا کا کھینچ لانا ۔ (ار ۔ مح)

موت آنے کے سبب، موت کے مقام خود بخود پہنچ جانا ۔

کیا جانے دل میں سوچے تھے کیا شاہ کربلا

مقتل میں کھینچ کر انھیں لے آئی ہے قضا

قضا و قدر (ع)

تقدیر و قسمت

اللہ کی طرف سے مقسوم کیا ہوا ۔

حاکم ہوں میں، سب خلق خدا ہے مرے تابع

مختار قدر ہوں میں، قضا ہے مرے تابع

قضا و قدر ۔ (ع)

احکامات الٰہی

ہم آج ہیں عالم میں قضا فہم و قدر داں

حق بین و حق آگاہ سخن سنج و ہنر داں

قضائے کار ۔ (ف ۔ اُردو میں مستعمل ۔ فجائیہ)

مجبوراً ۔ اتفاقاً ۔

نیزہ کسی نے آکے جو مارا قضائے کار

تب "یا حسین" کہہ کے گرا حرّ نامدار

قضیے ۔ (ع ۔ اُردو جمع)

باہمی معاملات ۔ اختلافات ۔

واقعات ۔ قصے ۔

اے لخت دل قاضی شہباز و کبوتر

حیوانوں کے قضیے نہیں فیصل ہوئے اکثر

ق ۔ ط

قُطّاعِ طریق (ع ۔ ف، ترکیب)

رہزن ۔ لٹیرا ۔ راستوں میں لوٹنے والا

قُطّاعِ طریق آئے تو وہ خوف سے ہٹ جائے

کیسی ہی کڑی راہ ہو، اک آن میں کٹ جائے

قطب ۔ (ع)

۱ ۔ ایک ستارہ، جس کے گرد دوسرے سیارے چکر لگاتے ہیں

۲ ۔ پہیے کا دھرا جس پر پہیا گھومتا ہے ۔

یعنی وہ ذات جس پر دین کی گاڑی کا پہیا گھومتا ہے

سرکی زمیں مگر نہ امام زماں ہٹے

سچ ہے کہ قطب دائرہ دیں کہاں ہٹے

قطرے کو دریا کر دینا ۔ (ار ۔ مح)

مراتب اعلیٰ بخشش فرما دینا ۔

ادنیٰ جو ابھی تھا، اُسے اعلیٰ کیا مولا!

قطرے کو ترے فیض نے دریا کیا مولا!

قطع مسافت ہونا ۔ (ار)

راستہ طے ہو جانا ۔ زندگی کی منزلیں ختم ہو جانا ۔ زندگی آخر ہو جانا

کہتے تھے کبھی دل سے، نہ گھبرائیو اے دل

اب قطع مسافت ہوئی، نزدیک ہے منزل

قطعی دلیل (ار) پختہ ثبوت ۔ آخری ثبوت ۔

یکتا تھی ذوالفقار، یہ قطعی دلیل ہے

جو تیغ دو نوں یا کسی کے، وہ اصیل ہے

ق ۔ ع

قعرِ جہنم (ع ۔ ف، ترکیب)

دوزخ کا گڑھا

جز موت کچھ شقی کو نہ اس دم نظر پڑا

آنکھیں کھلیں تو قعرِ جہنم نظر پڑا

قعود ۔ (ع) بیٹھنا ۔ دیکھئے ۔ قعدہ

ے استادہ تھا قیام اطاعت میں روز و شب
واں خود قعود نہ کیے کیا تھا زانوئے ادب

قعرِ جہنم ۔ (ع ۔ ع)

استعارہ: جہنم ۔ جہنم کا گڑھا ۔ (گہرائی)

ے مارا جو زمیں پر تو زمیں سے نہ اٹھی گرد
مقتل سے گیا قعرِ جہنم کو وہ نامرد

ق ۔ ف

قِفا ۔ (ع ۔ اسم مونث) گردن ۔ گلے کا پچھلا حصہ

شمر نے گردن اقدس کو قفا سے کاٹا (س)
پہ ہٹی سجدہ، خالق سے نہ سہما حسین

قِفا ۔ پچھلا حصہ

ع: کھل کر قفا سے بندھ گئے بازو کمان کے

ق ۔ ل

قُلّاب ۔ (ع ۔ اسم مذکر)

حلقہ ۔ مچھلی پکڑنے کا کانٹا ۔ عام طور پر قلابہ بولتے ہیں یعنی قلاّ

جو سایۂ شمشیر ظفریاب میں آیا
ماہی کی طرح موت کے قلاب میں آیا

قلب ۔ (ع)

فوج کا درمیانی حصہ

(اجناح ۔ میمنہ ۔ میسرہ ۔ دیکھئے تصویر ۔)

قلب و جناح کے جو دلاور ہوئے تلف

قلب پتھر ہو جانا ۔ (ار ۔ مح)

بے حس و حرکت ہو جانا ۔ احساس جاتا رہنا ۔

اشک کیا نکلیں کڑے احوال پر
سنتے سنتے قلب پتھر ہو گئے
(س)

قلب تڑپانا ۔ (ار ۔ مح)

دل بے قابو کر دینا
دل بے چین کر دینا ۔

تڑپا رہا تھا قلب کو موجوں کا پیچ و تاب

قلب تھرّانا ۔ (ار ۔ ر)

دل ہل جانا ۔ دل منقلب ہو جانا ۔ دل کانپنے لگنا ۔
(انتہائی غصے اور خوف کی جگہ مستعمل ہے ۔

قلب تھرّا گیا، ہرگز نہ رہی دل ضبط کی تاب
دیکھ کر رہ گئے گردوں کو شہ عرش جناب

قلب کرنا ۔ (ار ۔ بول چال) الٹا کرنا ۔ عکس کرنا ۔

ناداں کبھی جہل سے نہیں پھرنے کا
ناداں کو اگر قلب کرو ناداں ہے (س)

ناداں ۔ ن ادان ۔ کا الٹا بھی نادان ہی بنتا ہے ۔

قلب مکدّر ۔ (ف ۔ ار) اور منقبت)

وہ دل، جو دنیاداری کی کثافتوں سے گرد آلود ہو گیا ہے

اے دست خدا، قلب مکدّر کی صفا کر
اے نور حق ۔ آئینہ خاطر کی جلا کر

قِلّت ۔ (ع) کمی ۔ نایابی

ہے اک علَم، یہ قلّت لشکر کا ہے نشاں
یہ حال ہے لٹا ہوا جیسے ہو کارواں

(علم اور نشان میں صنعت ایہام ہے)

قلعی کھل جانا ۔ (ار ۔ مح)

اصل حالت سامنے آ جانا
حقیقت سامنے آ جانا

گر کیجئے امتحاں تو قلعی کھل جائے
یاں سب کے دلوں کا حال آئینہ ہے

قَلَق (ع) صدمہ ۔ رنج ۔ رنجیدہ ۔ تکلیف زدہ

یہ ہے غم شبیر کی تاثیر انیس
آواز قلق سوگ نشیں ہوتی ہے (س)

قلق ۔ (ع)

ع: گرمی وہ روزِ جنگ کی وہ پیاس کا قلق

قلزم ۔ سمندر ۔ بحر ۔

اک قطرے کو جو دوں بط تو قلزم کر دوں

بحرِ مواج فصاحت کا تلاطم کر دوں

قلعۂ آہن ۔ (استعارہ)

جنگی ہتھیار اور زرہیں وغیرہ لوہے کی ہوتی ہیں

اُن کو قلعۂ آہن سے استعارہ کیا ہے ۔

ہ خنجر وہ کلیجے پہ جو زہر اکے بھرے ہیں

نشانِ شہدا قلعۂ آہنی میں گھرے ہیں

قلم چھوٹ پڑنا ۔ (ار)

گھبراہٹ یا رنج و افسوس کے قلم گر پڑنا ۔

ہاتھوں سے عطارد کے قلم چھوٹ پڑا ہے

ہر فرد پہ اک غم کا فلک ٹوٹ پڑا ہے

(عطارد منشیِ فلک کہلاتی ہے)

قلم کھینچنا ۔ (ار ع)

کاٹ دینا ۔ قلم سے کاٹ دینا ۔

دھو ڈالیں کو کاتبانِ اعمال

گر تو قلم عفو خطا پر کھینچے

(رحمت الٰہی ۔ ر)

قلمرو میں نہ ہونا (ار ۔ ع)

پاس نہ ہونا ۔ قبضے میں نہ ہونا ۔ دستیاب نہ ہونا ۔

ہر چند کہ ہوں خسروِ اقلیمِ سخن

پر غیر دوات ۔ کچھ قلمرو میں نہیں (سا)

ق ۔ م

قمر رکاب (ت)

چاند کی جیسی رکاب

آیا عجب شکوہ سے اسپ قمر رکاب ۔

قمر کو شق کرنا ۔

آں حضرت صلعم کا معجزہ (دیکھیے تلمیح)

انگلی سے قمر کو دوے نانا نے کیا شق

ق ۔ ن

قنات ۔ (ت) ۔ اسم مؤنث)

خیموں کے چاروں طرف یا پردے کیلئے کپڑے کی دیوار

سائے کے بدلے نور قناتوں کے گرد تھا ۔

قنبر ۔ (قمبر) (ع ۔ اسم مذکر)

حضرت علی کے صحابی ۔ دیکھیے تلمیح ۔

قنبر کا جو مولا ہے ۔ غلام اس کا ہوں (سا)

قندیل ۔ قندیلی (ع)

فانوس ۔ روشن کرنے والا ۔

ع: قندیل سرِ عرشِ بریں حیدر ہے (سا)

ق ۔ و

قویٰ (قوا) (ع)

طاقتیں ۔ قوتیں ۔

نکلا سیاہ شام سے بل کھا کے ایک گیو

قامت میں عمرو، زور میں مرحب، قوی میں دیو

قوتِ بازو ۔ (ف)

انیس نے عام طور پر بھائی کے لئے نظم کیا ہے لیکن

معدودے چند اشعار میں بیٹے کے لئے

بھی لکھا ہے (دیکھیے ردیف)

شاباش میرے شیر، مرے قوتِ بازو

پہچان کے اکبر کو پکارے شہِ خوشخو ۔

قوس ۔ (ت) رنگ برنگی آسمانی کمان

حیران ہے نظر ۔ دوشِ مبارک پہ کماں ہے

یا قوس میں خورشیدِ جہانتاب نہاں ہے

قوس۔ (ع) (استعارہ) کمان

جس نے خدنگ قوس میں جوڑا وہ رد ہوا

(قوس اور خدنگ :۔ دیکھئے تصاویر)

ق۔ ہ

قہر۔ (ع) جنگ۔ جبر۔

قہر اُن پہ جہنم سے جنھیں دوگے رہائی

ق۔ ی۔ ے

قیام، قعود، رکوع، سجود۔

ارکان نماز۔ کھڑا ہونا۔ بیٹھنا۔ رکوع کیلئے جھکنا۔ سجدہ کرنا۔

وہ تخشع، وہ تضرّع، وہ قیام اور وہ قعود

وہ تذلّل، وہ دعائیں، وہ رکوع اور وہ سجود

قیامت سے لڑ جانا۔ (ار) انتہائی بلند و بالا ہو جانا۔

مضمون صفات قد کا قیامت سے لڑ گیا

قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا

قیامت کی ہونا۔ قیامت کا ہونا۔ قیامت ہونا۔

(ار۔مح) بیشمار ہونا۔ لاتعداد ہونا۔

کیا کوئی لڑ سکے گا قیامت کی فوج ہے

لشکر کی ہیں صفیں کہ سمندر کی موج ہے

(لشکر یزید)

قیامت ہونا۔ (ار۔مح)

انتہائی مصیبت و بلا آپڑنا۔

جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلین

خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج (س)

قیامت کڑی ہونا۔ (ار) بہت گراں ہونا۔ قیمت سخت ہونا

عقبیٰ جو سودا تھا، تو قیمت بھی کڑی تھی

قیر۔ (ف) تارکول

لال آنکھیں وہ ظالم کی، وہ منہ قیر سے کالا

شب ایک طرف، دن کو ڈرے دیکھنے والا

ردیف ک

ک ۔ الف

کاٹ نرالے ہونا ۔ (ا ر مع)

تعجب خیز وار ہونا ۔ تلوار کی ضربوں، نئے قسم کا ہونا ۔

ع اُن چھوٹی سی تلواروں کے تھے کاٹ نرالے
تھیں کہنیاں پہنچوں سے جدا ہاتھوں سے بھالے
(عون و محمدؑ میدان جنگ میں)

کاٹ وہی ہونا ۔ (ا ر ۔ ۔)

پہلی جیسی تیزی اور صفائی زبان ہونا ۔

ع جوہر ہیں وہی باڑھ وہی گھاٹ وہی ہے
کہنہ تو ہے شمشیر مگر کاٹ وہی ہے ۔
(جوہر، باڑھ، گھاٹ شمشیر۔ کاٹ ۔ انیس نے اپنے اور اپنے کلام کے لیے کہا ہے ۔)

کاٹا ۔ (ہ) ذبح کیا ۔

ع زہرا سے ڈرا وہ، نہ علی سے نہ خدا سے
کاٹا اسی گردن کو ستمگر نے قفا سے ۔

کاٹنا ۔ (ا ر) گزارنا ۔ بسر کرنا ۔

ع اٹھارہ برس کاٹے ہیں الفت میں تمہاری
کیوں کر اُسے صبر آئے گا فرقت میں تمہاری ۔

کاٹھی ۔ (ہ) تلوار کا نیام ۔

سیف : (دیکھیے تصویر ۔)

ع گھوڑا اڑا پروں کو سواروں کے توڑ کے
لپکی صفوں پہ سیف بھی کاٹھی کو چھوڑ کے ۔

کارگاہ ۔ (ف) جگہ ۔ مقام ۔ عمل کرنے کی جگہ ۔

ع مقام یوں ہوا اس کارگاہ دنیا میں
کہ جیسے مسافرون کو مسافر سرا میں آ کے چلے ۔

کار براری کرنا ۔ (ا ر)

کام نکالنا ۔ فائدہ پہنچانا ۔ سرسبز و شاداب کر دینا ۔

ع جنگل میں کھلا باغ، یہ خوشبو ہوئی ساری
فیاض نے صحرا کی بھی کی کار برآری

کاروان صبح ۔ (اضافت توصیفی)

صبح کا کارواں ۔ صبح ۔ دن ۔
(منزل کی رعایت سے کارواں کہا ہے)

ع طے کر چکا جو منزل سب کاروان صبح
ہونے لگے افق سے ہویدا نشان صبح

کاروبار کے لوگ۔ (ار)
کام کرنے والے ۔ مزدور
ع: جلد اُن کو بھیجو لوگ ہیں جو کاروبار کے۔

کارِ وکشت۔ (ف) اعمال دنیا۔
ے حاصل ملے گا حشر میں اس کارو کشت کا
روئے زمین پہ ہے یہی ٹکڑا بہشت کا۔

کارہ۔ (ع) کراہت کرنے والے۔
ع، کارہ مکیں مکاں سے مکاں تھے مکیں سے دور۔

کاری زخم۔ (ار) سخت اور گہرے زخم۔
ے زخم تیروں کے یہ کاری تن شبیر میں تھے
لاش کے گرد نظر خون کے تھالے آتے۔ (س)

کاسر۔ (ع) توڑنے والا۔ تباہ کرنے والا۔
ے ہے کون گل سر سبد گلشن اسلام
آباد کعبۂ حق اس کا سر اصنام

کاشانہ۔ (ف) رہنے کی جگہ۔ مکان۔ دولت کدہ
ع، عرش جہاں، فرش یہ کاشانہ ہے کس کا۔

کاشانہ۔ (ف) ایوان۔ مراد، امام باڑہ۔
ع: آباد بچوں سے یہ کاشانہ ہے۔ (ر)

کاشانہ۔ (ف) گھر۔ خاندان۔
ع: آبادی کاشانۂ انساں ہے اس سے (بیٹا)

کاشانہ۔ (ف) اسم ظرف (وصف اضافی)
اندر۔ رہنے کی جگہ۔
شانے سے بڑھی روح کے کاشانے میں پہنچی۔
(صفت تجنیس)

کافر سے پیار نہ کرنا۔ (ار۔ بول چال)
کافر کی پیاس کے مقابل میں بھی پانی کو
ترجیح نہیں دیتے۔
ہم دوست کی تکلیف گوارا نہیں کرتے
پانی کو تو کافر سے بھی پیارا نہیں کرتے۔

کافور ہو جانا۔ (ار۔ع) اُڑ جانا۔ فق ہو جانا۔
ے حیراں ہر ایک ظالم و مقہور ہو گیا
چہروں کا رنگ خوف سے کافور ہو گیا۔

کافور ہونا۔ (ار۔ع)
اڑ جانا۔ جاتا رہنا۔ اوجھل ہو جانا۔
ے صدمے سے ہوا رنگ رخ ماہ جو کافور
اختر بھی بنے مردمک دیدۂ بے نور۔

کالا لہرا جانا۔ (استعارہ، تلوار)
سانپ کی طرح بل کھائی ہوئی نکلنا۔
ے کاٹھی سے کھینچی تیغ کہ لہرا گیا کالا
غل تھا کہ وہ منھ ناگ نے بانبی سے نکالا

کالی گھٹا امڈنا۔ فوجوں کی یلغار کو استعارہ کیا ہے
ع، اک چاند پہ اُمڈی یہ گھٹا ظلم کی کالی
(چاند استعارہ ہے، امام حسین سے)

کالے سے کالے کا گردن لڑنا۔ (استعارہ)
سانپ کی گردن میں سانپ گردن ڈالے
لڑ رہے تھے۔
ے اژدر تھے زبانوں کو نکالے تہہ و بالا۔
گردن کو لڑائے ہوئے تھا کالے سے کالا۔

کام آنا۔ (ار۔ر) ضرورت ہونا۔
ے اک مرد سپاہی ہوں دغا سے نہیں آگاہ
کام آئے مرا سر تو ہے نذر شہ ذیجاہ۔

کام آنا۔ (ار۔ع) قتل ہو جانا۔
ع: کام آئے ان میں جعفر و مسلم کے نونہال۔

کام بن جانا۔ (ار۔ع) مقصد پورا ہو جانا۔
ے چپ ہو رہیں گی سن کے پھپھی آپ کے کلام
بن جائے گا زبان ہلانے سے میرا کام

کام نہ لینا۔ (ار۔ر) امداد نہ چاہنا۔
خدمت نہ لینا۔

ع کچھ کام نہ مجھ سے لیا اے سبطِ پیمبر
حضرت نے کہا اب ترا پھر جانا ہے بہتر
(امام حسین اور زعفر جن ۔)

کام ہونا ۔ (ا ر ۔ ر) غرض ہونا ۔ زندگی کا مقصد ہونا ۔

ع نہ مال سے غرض ہے نہ اب زر سے کام ہے
خوشنودیٔ خدا و محمد سے کام ہے ۔

کام نہ ہونا ۔ (ا ر ۔ ر)
تعلق نہ ہونا ۔ کوئی غرض نہ ہونا ۔

ع مطلب نہ علم سے، نہ حشم ہمیں کچھ کام
مٹ جائیں نشاں، بس یہی عہدہ، یہی کام ۔
(قضیہ علم اور عون و محمد)

کان دبا کے بھاگنا ۔ (ا ر ۔ ح)
چپکے چپکے نکل جانا ۔ خاموشی سے سامنے سے ہٹ جانا ۔

ع بن سے سیاگوش بھی بھاگے دبا کے کان
غل تھا یہ دام در دہیں کہ کیونکر بچے گی جان

کانٹا کھینچنا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ) کانٹا نکالنا ۔
ع : کانٹا بھی نہ جھک کر کفِ پا سے کھینچنا ۔ (ر)

کانٹا نکل جانا ۔ (ا ر ۔ ح)
خلش دور ہو جانا ۔ خوف جاتا رہنا ۔
فکر و تردد جاتا رہنا ۔

ع دل کو مجروح کیا جان کے کھٹکے نے انیس
پھول ہو جائیں، یہ کانٹا جو نکل جائے ابھی ۔ (س)

کانٹوں سے الجھنا ۔ (ا ر ۔ ح)
دشمنوں سے مقابلہ کرنا ۔ اچھی بری برداشت کرنا
مصائب سے مقابلہ کرنا ۔ دل لگانا ۔ الجھنا ۔

ع بہت باغِ دنیا کے کانٹوں سے الجھے
بس اب وقت سوئے جناں کھینچتے ہیں ۔ (س)
(یہاں آلائشِ دنیا سے ملوث ہونا ۔ اور
بہت زمانے دنیا میں زندگی گذارنا مراد ہے ۔)

کانٹوں کو ہٹا کے پھول چن لینا (ا ر ۔ فقرہ)
دشمنوں کو نظر انداز کر کے دوستوں کو اپنا لینا ۔

ع چھینٹی نہیں بوئے بوستاں یکرنگ
کانٹوں کو ہٹا کے پھول چن لیتا ہوں ۔ (ر)

کانٹے بونا ۔ (کسی کے حق میں کانٹے بونا ۔)
برا چاہنا ۔ کسی کے لئے برائی کا خواستگار ہونا
دشمنی کرنا ۔

ع کیں چمن پہ ریاضتیں وہی گل
کانٹے مرے حق میں بو رہے ہیں ۔ (س)
(دنیا والوں کی شکایت عزیزوں کا شکوہ)

کاندھے (کندھے) (ا ر ۔ جمع)
تھے صاحبِ معراج کے کاندھوں پہ قدم
عرشِ اعلیٰ تھا زیرِ دستِ حیدر ۔

کاواک ۔ (ف) کھوکھلا ۔ خالی ۔
کوئی ناظر جو یہ نایاب نظیریں سمجھے
نقشِ ارژنگ کو کاواک لکیریں سمجھیں

کاواک ۔ (ف) بے مغز ۔ کھوکھلا ۔ بے ڈھنگا ۔

ع اے سخن نور کا سانچا ہے طبیعت میری
کوئی کاواک بھی مضمون ہو ڈھل جائے ابھی ۔ (س)

کاوے پر لگانا ۔ (ا ر ۔ ح)
گھوڑے کو میدان میں چکر لگوانا ۔
ع : یزد کو اکبر نے بھی کاوے پہ لگایا ۔

کاوے میں آجانا ۔ (ا ر)
دائرے میں یا حلقے میں آجانا ۔ زد میں آجانا ۔

ع فی الفور دخل زیست کے اسباب میں آیا
جو آگیا کاوے میں وہ گرداب میں آیا ۔

کاہشِ جاں ۔ (ف) سخت محنت ۔ جانفشانی ۔
ع ملتا نہیں نام نیک بے کاہشِ جاں

کٹتا ہے عقیق تب نگیں ہوتا ہے۔ (ر)

کاہے کو۔ (روزمرہ) کیوں۔ خواہ مخواہ۔

سہ سو بار دن میں ہم تو منھ اشکوں سے دھوتے ہیں
حضرت ہمارے رونے پہ کاہے کو روتے ہیں

ک۔ب

کب۔ (ار) ہمیشہ۔ کس روز۔

سہ کب ان میں کئی بار اُسے عشق نہیں آتا
زینب کا ہے وہ حال کہ دیکھا نہیں آتا۔
(صفت اضمار قبل الذکر)

کبادہ۔ (دوتا نک کی کمان۔)
دیکھیے، تصاویر۔

سہ دوتا نک کی کمان کو کبادہ بنا دیا
ہر جزو تن کو لا یتجزّیٰ بنا دیا۔

کبدؔ۔ دگبدؔ۔ (ع۔ اسم مذکر)
کلیجہ۔ جگر۔ سینے میں داہنی طرف کے اعضائے رئیسہ۔

سہ ٹکڑے ہے کبد کے خون کے ڈربڑوں میں بہہ گئے
گھوڑے پہ "یا علی ولی" کہہ کے رہ گئے۔

کبک۔ (ف) چکور۔

ع: طاؤس و کبک دیکھتے تھے جلوۂ خرام۔

کبک دری۔ (ف)
پہاڑی چکور (دیکھیے ج ۱ ص ۳۹۵)

ع: باہم طیور کہتے تھے کبک دری یہ ہے۔

کبود۔ (ع) نیلا۔ نیلگوں۔
یہاں نیل پڑے ہو نامراد لیا ہے۔

ع: سینے تو ہیں کبود اگر یہاں چاک ہیں۔

کبودی۔ (ار) سفیدی

ع: دانتوں کی کبودی دہن یار کا چھالا۔

کبھی یہ دن بھی آئے گا۔ (ار۔ ر)
ان مصائب کا سامنا بھی ہوگا۔

سہ گر جانتی دنیا میں کبھی آئے گا یہ دن
زنہار نہ پانی پہ کبھی ہوتی میں ساکن۔
(زمین کا تخاطب امام سے۔)

ک۔پ

کپڑوں کی ہوا دینا۔ دامن یا کپڑے کو پنکھے کی طرح ہلانا۔ کپڑے سے ہوا کھانا۔

ع: کپڑوں کی ہوا دینے لگے شاہ کے انصار۔

ک۔ت

کتاب الٹنا۔ (ار۔ ر)
کتاب بند کر دینا۔ حساب کتاب بند کر دینا دفتری کاروبار ختم کر دینا۔ کتاب شب الٹنا۔ (استعارہ) رات ختم کر دینا۔

سہ انجم کی فرد فرد سے لیکر حساب شب
دفتر کشائے صبح نے الٹی کتاب سب۔

کتابی مضمون۔ تاریخی باتیں۔
خیالی مضمون۔ تخیل کی پروازیں۔

سہ تاثیر ہر اک بند کی خالی نہ سمجھنا
مضمون کتابی ہے خیالی نہ سمجھنا۔ مقطع

کتاں۔ (ع) ایک ریشمی بہت باریک کپڑا۔

سہ عمامہ وہ چھوٹا سا وہ گیسو وہ رخ پاک
دیکھے سے جسے ہوئے قمر مثل کتاں چاک۔
(حضرت علی اکبر کا سراپا۔)

ک۔ٹ

کٹاری۔ (ہ) چھوٹی برچھی۔ (دیکھیے تصویر)

سہ اس زور سے وہ دھاری نہیں چلتی

چلتے ہیں قدم یوں کہ کٹاری نہیں چلتی ۔

کٹاریاں ۔ (ہ) (کٹاری کی جمع) چھوٹا خنجر ۔

ے دشمن کو کیا خبر دیں بچنے کی آس ہو
لڑلے کٹاریاں یہ فرس جب کے پاس ہو ۔

کٹ جانا ۔ (ار ۔ عم ۔ ع) احساس شرمندگی
میں چپ ہوجانا ۔ گردن جھک جانا ۔

ے کٹ جاتے ہیں خود رنگ بدلنے والے
کب ٹکتے ہیں، جو اشک ہیں ڈھلنے والے ۔ (س)

کٹ جانا ۔ (ار ۔ ع) گزر جانا ۔ نکل جانا ۔

ے طفلی یہ نشاط و شادمانی کٹ جائے
یا عیش میں موسم جوانی کٹ جائے ۔

کٹ کٹ کے ۔ (ار ۔ ر) شرما شرما کے ۔

ے کٹ کٹ کے وار کرتا تھا بیہم وہ روسیاہ
پر ان کی تیغ سے کہیں ملتی نہیں پناہ

کٹنا ۔ (ار ۔ ر)
شرمندہ ہونا ۔ مایوس ہونا ۔ جھینپنا ۔

ے بڑھ آتے ہیں جب آپ تو ہٹتا ہے وہ ظالم
رد ہوتا ہے جب وار تو کٹتا ہے وہ ظالم ۔

کڑھنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) تڑپنا ۔ حسد کرنا ۔

ے ناحق ہے عداوت انہیں اس ہیچمداں سے
بے تیغ کٹے جاتے ہیں شمشیر زباں سے ۔

کٹورے بجا کر چلانا ۔ (ار ۔ نقرہ)
آج کل بھی دلّی اور لکھنؤ میں سقّے پانی پلانے
کے لیے کٹورے بجا کر پانی پلانے کا اعلان
کرتے ہیں ۔

ے چلاتے تھے سقے یہ کٹوروں کو بجا کر
جو فوج میں پیاسا ہو وہ پانی پیے آکر ۔

ک ۔ ث

کثرت ہلال ۔ گھوڑے کے نال کے نشانات
زمین جا بجا بنے ہونا ۔ (استعارہ)

ہے کثرت ہلال سے رشک فلک زمیں
دیکھو سمند شاہ کے نقش قدم کی شان (س)

کثیر البکا ۔ (ع) بہت آہ و فریاد کرنے والے ۔

ع : مظلوم کے ہیں دوست کثیر البکا ہیں سب
(مظلوم سے مراد : امام حسین

ک ۔ ج

کج باز ۔ (ف) بانکا ۔ نیزہ باز ۔

ے کج باز نے سیدھا جو کیا نیزۂ خونخوار
تلوار سے دو کر دیا شہ نے اُسے اک بار

کج مج ۔ (ہ) معمولی ۔ یونہی سا ۔

ے بھلا ان کی ثنا کو نکر کرے کج مج بیاں مجھ سا
دُرشتوں کی زباں، مداحِ حیدر ہیں قلم جس کا ۔

کج طبع ۔ (ف) الٹی کھوپڑی کا ۔
جس میں سمجھ نہ ہو ۔

ے کج طبع کا سر جائے پہ کینے کو نہ چھوڑے
خنجر وہ کہ سالم کبھی سینے کو نہ چھوڑے
(پہلوان مخالف کی مدح بالعنم)

کج نہار ۔ (ف ۔ صفت) بد طینت

ے بد کیش و کج نہاد و خطا پیشہ و شریر
پلّے پہ توڑ جاتا تھا دشمن کو جس کا تیر ۔

کجاوہ ۔ (ف)
اونٹ کی دو نشستوں کی کاٹھی، جس پر
بالمقابل دو آدمی بیٹھ سکتے ہیں ۔

ے ہودج تھا نہ محمل نہ کجاوہ، نہ عماری
بے پردہ تھی خاتون قیامت کی وہ پیاری ۔

کجایہ کجاوہ ۔ (ار ۔ ر)

کوئی مقابلہ نہ ہونا ۔ زمین آسمان کا فرق ہونا ۔

قسمت سے مل گیا اسے آقا حسین سا
ورنہ کجا یہ اور، پسر فاطمہ کجا ۔

کجکول ۔ (ف ۔ اسم مذکر) کاسۂ گدائی ۔

ے کجکول کو تاج خسروال کر دیں
درویش کو اسکندر شاہی کر دیں ۔ (منقبت)

ک ۔ چ

کچل جانا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

نیچے آکر پس جانا ۔ چھد جانا ۔

ع : شیر گردوں مری ٹاپوں سے کچل جائے ابھی ۔

کچھ ۔ (ار ۔ کلمہ) کوئی ۔ ذرا سی ۔

ے اللہ سے تو اس کی جزا خلق میں پائے
غربت میں بلا کچھ ترے بچوں پہ نہ آئے ۔

کچھ (ار) بالکل ۔ قطعی ۔

ے میں تو جلتی رہی اور اٹھ گئے وہ دنیا سے
ان کی تقصیر نہیں کچھ، ہے مقدر میرا ۔

کچھ ایسا ہو یارب ۔ (دعائیہ فقرہ)

یا اللہ! کوئی ایسی صورت نکل آئے ۔
کسی طرح ایسا ہو جائے ۔

ع : کچھ ایسا ہو یارب کہ یہ مظلوم نہ جائے ۔

کچھ پاس نہ ہونا ۔ (ار)

دنیا کی ہر شے ہوتے ہوئے بھی کچھ نہ ہونا ۔

ے دلبند ہو پہلو میں تو غم پاس نہیں ہے
کچھ پاس نہیں گر یہ رقم پاس نہیں ہے ۔

کچھ دور نہ ہونا ۔ (ار ۔ ر)

بعید نہ ہونا ۔ خلاف قیاس نہ ہونا ۔

ے بے دینوں کو راحت مری منظور نہیں ہے
شب خوں جو ادھر سے ہو تو کچھ دور نہیں ہے ۔

(خیام امام پر فوج مخالف کے اشب خوں کا خطرہ ۔)

کچھ رہ جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

قدرے بچ جانا ۔ چند باقی ہونا ۔

ے کچھ رہ گئے، کچھ مسیط ہوئے راہ میں رہوار
پر پیاس سے اب تاب کسی میں نہیں اسوار

کچھ عرض ضرور ہے ۔ (ار ۔ بول چال)

(بہت ضروری بات عرض کرنا ہے ۔)

ے کر دیجیے خبر ابن شہنشاہ عرب کو
کچھ عرض ضروری ہے کہ میں آیا ہوں شب کو ۔

کچھ غم نہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

کوئی تکلیف یا دکھ نہ ہونا ۔ کوئی فکر نہ ہونا ۔

ے کچھ غم نہیں دکھ ہو کہ بلا آئے بلا پر
راضی ہوں خداوند دو عالم کی رضا پر

کچھ کام لے ۔ (ار ۔ ر) کوئی تو خدمت لے لیجیے ۔

ے کچھ کام تو لے اے اسد اللہ کے جانی
فرمایا کہ مطلق نہیں اب تشنہ دہانی ۔

کچھ کہنا ہے ۔ (ار ۔ ر) خاص گفتگو کرنا ہے ۔

ے کچھ کہنا ہے، سن لیں اسے، فرصت انھیں گر ہو
عباس نہ دیکھیں، نہ سرشتہ دیں کو خبر ہو ۔

(حضرت زینب عون و محمد کو بلوا رہی ہیں ۔)

کچھ کہہ نہ سکنا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

اظہار کا موقع نہ ہونا ۔ آنے والے وہ واقعات جن کو ظاہر کرنا مناسب نہ ہو ۔

ے درپیش ہے وہ راہ کہ کچھ کہہ نہیں سکتا
بے منجھے لحد اب میں کہیں رہ نہیں سکتا

کچھ کہنے پہ ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ)

کچھ کہنے والا ہونا ۔ کچھ بولنے کا ارادہ کرنا ۔ بولنا ہی چاہتا تھا ۔

کچھ کہنے پہ تھا حُر کہ پکارے شہِ ذیشان
کیا کہتا ہے؟ بیٹھے ترے ماتم میں ترے ہاں (مکالمہ)

کچھار۔ (ہ) شیروں کے رہنے کی جگہ۔
دریاؤں کی ترائی جہاں شیر رہتے ہیں۔
ع: نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے۔

کچھار۔ (ہ) دریا کے ساحل کی وہ ترائی جہاں سبزہ اُگا ہو (عموماً شیروں کے رہنے کی جگہ)
ـــ دھوتا تھا دل کے داغ چمن لالہ زار کا
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا۔

ک ۔ ح

کحل ۔ (ع) سرمہ ۔
ـــ ہے کحلِ چشمِ حور و ملک اس مکاں کی خاک
اے بدرِ آسمانِ شرف! "روحنا فداک"۔

کحلِ بصرِ اہلِ بصیرت ۔ (ف ۔ ترکیب)
عارفوں کی آنکھوں کا سرمہ۔
ـــ جس جا پہ رکھے پاؤں شبیہِ شہِ لولاک
کحلِ بصرِ اہلِ بصیرت ہے وہی خاک۔
(شہِ لولاک: آنحضرت صلعم)

ک ۔ د

کد کرنا۔ (ار) کوشش و کاوش کرنا۔
ـــ صدقے گئی! بسر کے بچانے میں کد کرو
فرزندِ فاطمہ کی بلاؤں کو رد کرو۔

ک ۔ ر

کر۔ (ت) بہرا۔
ـــ گرجا جو طبلِ رعد پکارا کہ الحذر

قرنا کے غل نے کر دیا گوشِ سپہر کر
(میدانِ جنگ)

کرب ۔ (ع) بے چینی۔ تڑپ۔ شدید تکلیف
ـــ غم سے کمر جھکی ہوئی، رخ زرد، جی نڈھال
یہ کرب ہے کہ ہوتا ہے جو وقتِ انتقال۔

کرب ہونا۔ (ار ۔ ر)
شدید تکلیف و اذیت ہونا۔
ـــ اک کرب تھا بسمل کی طرح جانِ حزیں پر
اٹھتی تھی کبھی اور کبھی گرتی تھی زمیں پر۔
(حضرت زینب)

کرب و بلا ۔ (ع ۔ ف مرکب)
بے چینی اور مصیبت۔ آفات اور بلائیں۔
ـــ اس کربلا میں کونسی کرب و بلا نہیں
کٹتا ہے وہ نہال جو پھولا پھلا نہیں۔

کرمِ بحرِ سرمدی۔ (ف ۔ ترکیب)
عنایتِ خداوندِ عالم۔
ـــ کوسوں تھا سبزہ زار سے صحرا زمردی
ہر خشک و تر پہ تھا کرمِ بحرِ سرمدی۔

کرن میں خورشید (استعارہ)
شعاعوں کے درمیان سورج۔
ـــ فرمایا کہ "اللہ" بڑی جنگ ہے ان میں
نیزوں میں یہ اکبر ہے کہ خورشید کرن میں۔

کروٹ نہ بدلنا۔ (ار) ہلنے کی طاقت نہ ہونا۔
ع: وہ آٹھ پہر ضعف سے کروٹ نہ بدلنا۔

کرّوفر۔ دبدبہ، شان و شوکت۔
دیکھا کہ ایک جواں ہے فرس پر بہ کرّوفر۔

کرّوفر۔ مراتبِ اعلیٰ۔
ـــ یہ دبدبہ، یہ اوج، یہ حشمت، یہ کرّوفر
مولا کی اک نگاہِ عنایت کا ہے اثر۔

کرّوفر۔ اکڑ۔ ٹھاٹھ باٹھ۔

ـ نکلی بغل سے تیغ عجب کرّ و فر کے ساتھ
اک ہاتھ تن کے ساتھ گرا ایک سر کے ساتھ

ک۔ڑ

کڑا احوال۔ (ہ۔ع) سخت حال۔ انتہائی مصیبتوں کا حال۔

ـ اشک کیا نکلیں کڑے احوال پر۔
سنتے سنتے قلب پتھر ہو گئے۔ (س)

کڑا سودا ہونا۔ (ار) (سودا کڑا ہونا) بہت سخت اور کٹھن ہونا۔

ـ رستے کی وہ سختی، وہ سفر رنج و بلا کا۔
یہ کہتے ہیں سودا ہے کڑا راہ خدا کا۔

کڑکیتوں کا کڑکا۔ تیر کمان چلانے والے اور تیروں کی آوازیں۔

ـ واں شامیوں میں شب تھی اِدھر نور کا تڑکا۔
قرنا کی وہ آواز، وہ کڑکیتوں کا کڑکا۔!

کڑھنا۔ (ہ۔معی) غمگین ہونا۔

ـ تو دل میں نہ کڑھنا کہ مری عرض نہ مانی۔
بیزار ہے دنیا سے اسد اللہ کا جانی۔
(امام حسین اور زعفر)

کڑھنا۔ دل چھوٹا کرنا۔

ع:۔ کڑھیے نہ، ہونگے اکبر مہرو پدر کے پاس۔

کڑی پڑنا۔ (ار۔ر) مشکل آجانا۔ مشکل پڑ جانا۔

ـ کاٹی زرہ کڑی بھی پڑی جو وہ سہہ گئی۔
بھالا کا کوئی شقی تو لہو پی کے رہ گئی۔
(زرہ اور کڑی میں صنعت ایہام تناسب ہے)

کڑیاں۔ (ہ) سختیاں۔ کٹھنائیاں۔

ـ کڑیاں شہ ذیجاہ پہ یوں راہ میں گزریں۔
جس طرح کہ یوسف پہ شبیں چاہ میں گزریں۔

کڑیاں پڑنا۔ (ار) سخت چوٹیں لگنا۔ شدید ضربات لگنا۔ (جوشن میں کڑیاں ہوتی ہیں، اس کی رعایت بھی مدنظر ہے)

ـ تھیں کمند سنانیں بھی، جو نیزے میں گڑی تھیں۔
جوشن پہ بھی ایسی کبھی کڑیاں نہ پڑی تھیں۔

کڑیل جوان۔ (ہ۔ار) تندرست نوجوان۔

ع:۔ غل تھا کہ دم نکلتا ہے کڑیل جوان کا۔

کڑے کوس۔ (ار) کٹھن منزلیں۔

ـ وہ صعب پہاڑوں کا سفر اور وہ کڑے کوس۔
دن رات مسافر پہ کبھی دھوپ کبھی اوس۔

ک۔س

کس۔ (ار) طاقت۔ بوتا۔ بل۔

ـ ولولے سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے۔
اسکا نہیں پھر کہ جو نفس جاتا ہے۔ (ر)

کس۔ اندرونی طاقت۔ دیرپا طاقت۔

ع:۔ بل جسم میں، کس ہاتھ میں، تلوار میں حس ہے۔

کس بل۔ (ار) طاقت۔

ع:۔ یہ کاٹ، یہ کس بل، یہ کشاکش نہیں دیکھی۔

کسی پاس۔ (زبان) دلی:۔ کسی کے پاس۔
لکھنؤ: کسی پاس۔ لکھنؤ میں: اماں پاس۔ ابا پاس۔ بولتے ہیں۔ دلی میں اماں کے پاس۔

ـ شر کہتا تھا کہ یوں آل نبی کو لوٹو۔
نہ کسی پاس ردا چھوٹے نہ لہو چھوٹے۔ (س)

کس دن کے لیے۔ (ار۔ر) کاہے کے لیے۔
اب کس وقت کام کیجئے گا۔

ـ میں پاس ہوں اور آپ پہ منہ تیر دوں کا ہے
کس دن کے لئے پھر مجھے باندھا ہے کمر سے
(تلوار کی زبان)

کس طرح ۔ (ار۔ر) کیوں نہ۔ کیسے نہ۔

؎ کس طرح نہ تیغ زندگانی ہو جائے۔
پتھر پہ یہ دکھ پڑیں تو پانی ہو جائے۔ (ر)

کس قطار میں ۔ (ار۔ر) کس گنتی میں۔ کیا حیثیت ہے۔ کس شمار میں نہیں۔

؎ پیدل تو اس قطار کے تھے۔ کس قطار میں۔
دو دو سوار کٹ گئے اک ایک وار میں۔

ع؛ کس کام کے وہ لال جو کام آئیں نہ ماں کے۔

یہ مصرع بھی "اردو روزمرہ" ہے
وہ بیٹا کس کام کا جو برے وقت ماں کے کام نہ آیا
(جناب زینب اپنے بیٹوں سے خاطب ہیں)

کسی کے لئے ہونا ۔ (ار۔ر) کسی کے لئے مخصوص ہونا۔ نامزد ہونا۔

؎ یہ اوج یہ رتبہ یہ حشم، اس کے لیے ہے
زیب اس سے علم کی ہے علم اس کے لیے ہے
(علمداری کا عہدہ اور جناب عباس)

کس منہ سے ۔ (ار۔ر) کس طرح۔ کیسے۔ میرا منہ اس لائق کہا۔ میں اس قابل نہ تھا۔

؎ کس منہ سے شکر بندہ نوازی کروں ادا۔
مدنظر رہا ہے مری پرورش صدا۔

کس منہ سے کہوں ۔ (ار۔روزمرہ) کس طرح اظہار کروں۔ اپنے منہ سے کہنا مناسب نہیں۔

؎ کس منہ سے کہوں لائق تحسین ہوں میں۔
کیا لطف جو گل کہے کہ رنگین ہوں میں۔ (ر)

کسنا ۔ (کستی نہیں) (ار) کسوٹی پر پوری اترنا۔

؎ خارج ہے اصالت سے وہ کستی نہیں جو سیف
گر صاحب جوہر نہ چلے جنگ کے تو صد حیف

کسنا ۔ (ار۔روزمرہ) امتحان لینا۔ کسی سے جانچنا۔ پرکھنا۔

؎ جنگ کے دشمن سے بھی ملتا ہے انیس
نہ کسے جو، یہ وہ تلوار نہیں (س)

کسوت ۔ (ف) چادر۔ غلاف۔

؎ کسوت خانۂ کعبہ ہے سیاہ۔
کون حضرت کا عزادار نہیں (س)
(صنعت ایہام تناسب)

کسی کا کسی کی نہ سننا ۔ (ار۔ع) افراتفری کا عالم۔ غدر کا عالم۔ انارکی پھیلانا۔

؎ اور ان کا ہے کچھ جن کو مروت نہیں اصلا۔
ہوتے ہیں ستم کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

کسی کے آگے جھکنا ۔ (کسی سے جھکنا (ار۔ر) دبنا۔ جھکنا۔ شرمندہ ہونا۔ داب کھانا۔

؎ وہ اور کسی سے نہ جھکیں گے نہ جھکے ہیں۔
عزت میں نہ فرق آئے کہ سر بیچ چکے ہیں
(جناب زینب اور عون و محمد کی گفتگو)

کس کے لیے رونا ۔ (ار۔روزمرہ) مرنے کے بعد کسی مردے کو یاد کرکے آہ و زاری کرنا۔

دو بھائیوں کو روئیں کہ مظلوم پدر کو۔

ک۔ش

کشادہ مو ۔ (ف) کھلے سر۔

؎ اماں تڑپ رہی ہیں زمیں پر کشادہ مو۔
بولے یہ آنکھ کھول کے شبیر نیک خو۔

کشادہ مو ۔ چہرہ کھولے۔

ع۔ منبر کے پاس روتی ہے زہرا کشادہ رو۔

کشاکش ۔ (ف) گھما گھمی۔ کھینچ تان۔ گتھم گتھا۔

؎ غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھی۔
یہ کاٹ، یہ کس بل، یہ کشاکش نہیں دیکھی

کشاکش ۔ (ف) ہنگامۂ جنگ۔

؎ تیر افگنوں کو غم شام و عراق و رے
چلاتے تھے ، رہیگی کشاکش یہ تا بہ کے
(کوفہ ۔ شام ۔ عراق ۔ رے ۔ دیکھئے اسما)

کِشت ۔ (ع) کھیتی ۔ اعمال کی کھیتی ۔
؎ سرسبزیاں نہ ہونگی عاقبت کی کشت ۔

کُشتوں ۔ کُشتے ۔ (ف) قتل شدہ ۔
؎ لڑنے کے لئے خاصۂ قیوم سے نکلا ۔
کشتوں کا عوض لینے کو معصوم سے نکلا ۔
(خاصۂ قیوم کا اشارہ ، امام حسین کی طرف ہے)

کُشتہ ۔ (ف) مرا ہوا ۔
؎ کیا تاب ، جو کشتے کی کوئی لاش اٹھائے
پر نے ہو وہ خود جو تن صد پاش اٹھائے
(صنعت توریہ)

کشتہ کی لاش اٹھانا ۔ (فوجی ۔ فقرہ)
قاعدہ ہے کہ میدان جنگ میں جو سپاہی مرجاتا ہے
اس کی لاش ، اس کے ساتھی میدان سے اٹھالے
جاتے ہیں ۔
؎ کیا تاب جو کشتے کی کوئی لاش اٹھائے ۔
پر نے ہو وہ خود جو تن پاس اٹھائے ۔

کُشتے ۔ (ف) کشتوں ۔ (ار ۔ جمع) مارے جانے
والوں ۔ قتل شدہ ۔
؎ ، مستقین کے کشتوں کے عوض لینے کا دن ہے
(مستقین : دیکھئے ۔ تلمیح)

کشش مو قلم ۔ (ف) کشش ۔ جذب کرنا کھینچنا ۔
قلم کی کشش تحریر ۔ قلم کی نب کے لکھے ہوئے الفاظ ۔
؎ غل ہو ، یہ ہے کشش مو قلم قدرت
ایک ایک حرف میں ہو صفت صانع کا ظہور ۔

کشکول کرنا ۔ (ار ۔ مح) ہاتھ پھیلانا ۔ ہاتھوں کو
ملاکر ہتھیلیاں ملالینا ۔ اور کسی کے آگے دونوں
ہاتھ پھیلانا ۔
؎ اک نان ہے انیسؔ دست دو ناں سوال
خالی ہاتھوں کو اپنے کشکول نہ کر ۔ (ر)

کشود کار ۔ (ف) کام کا حل ۔ سخت مشکل کا وقت
نکالنا ۔ عقدہ کھولنا ۔
؎ امید کشود کار اسفل سے نہ رکھ
کس روز گرہ ناخن پا نے کھولی

ک ۔ ع

کعبۂ ایماں ۔ (استعارہ) امام حسین مراد ہیں ۔
ایمان کا کعبہ ۔ مرکز ایمان ۔
؎ جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی
اس کعبۂ ایماں پہ گھٹا چھا گئی غم کی ۔!

کعبۂ دین ہونا ۔ (استعارہ) دین و ایمان کا رہبر
اور ملجا و ماوی ہونا ۔ احکامات الٰہی کا مرکز ہونا ۔
؎ عالم ہیں سب اس کے کہ میں کعبۂ دیں ہوں
حق مجھ سے ہے نزدیک تو میں حق کے قریب ہوں

ک ۔ ف

کف پا ۔ (ف) تلوے ۔
؎ کانٹوں پہ وہ شہزادہ پیادہ چلے افسوس
جس کے کف پا ہوں ید بیضا کے برابر (س)

کف خاک ۔ (ف ۔ صفت) مٹی بھر خاک ۔ مراد
انسان جو مٹی جیسی حقیر چیز سے بنایا گیا ۔
؎ عقل و ہنر و تیز و جان و ایمان
اس ایک کف خاک کو کیا کیا بخشا
(عطائے الٰہی ۔ ر)

کف خاک ۔ (اضافت مقلوب) پیروں کے تلووں
کی خاک ۔

؎ بیٹا مرا ہم شکل رسول دوسرا ہے۔
تم ہو تو کفِ خاک ہو، یہ نور خدا ہے۔
(حضرت علی اکبر)

کف گرانا۔ (ار) جھاگ نکلنا۔ گھوڑا جب زیادہ
بھاگتا ہے تو اس کے منہ سے جھاگ نکلنے
لگتے ہیں۔
مصرع:۔ کف منہ سے گراتا، یہ غضب کی تھی نشاتی۔

کفر پیدا ہونا۔ (ار۔ ر) پیدا ہونا، دلوں میں بیٹھا ہونا
ابھرنا۔ ظاہر ہونا۔
؎ پیدا تھا کفر، شرم وحیا ناپدید تھی۔!
سادات ذبح ہوئے تھے اور انکو عید تھی

کفش کن۔ (ف۔ مرکب)
کفش (ف) بمعنی جوتا (مکسور)
کن (ف) گرد (بفتح)
؎ بیٹھے پہ بعد مرگ رہیں زائروں کے بادل
یارب طرا انیسؔ کی ہو کفش کن کے پاس (س)

کفش کن۔ (ف) جوتے رکھنے کی جگہ۔
؎ مرنے کو ہم بھی آ گئے ہیں جلد اے مجاورو
تعریف کفش کن کے ہماری بھی جارہے ہے (س)

کفیل۔ (ع) سرپرست۔ کفالت کرنے والے۔
؎ اس نظم کو قبول کر، اے سیدہ جلیل
مداح جن کا تو ہے، وہی ہیں ترے کفیل

کفیل۔ (ع) محافظ۔
؎ زہرا کا نور عین تمہارا کفیل ہے
پیاسو چلو کہ چشمۂ کوثر سبیل ہے

کفیل ہونا۔ (ار) حامی و مددگار ہونا۔
؎ فرمایا حق جل و علیٰ بس کفیل ہے
کیا صف کشی کروں مرا لشکر قلیل ہے
(امام حسین)

کفیل ہونا۔ (ار۔ ع) سرپرست ہونا۔ اخراجات کا
بار سر لے لینا۔
؎ جس شخص کو شوق کربلا ہوتا ہے
غربت میں کفیل اس کا خدا ہوتا ہے (ر)

ک۔ ل

کل پڑنا۔ (عو۔ ر۔ ع) سکون ہونا۔
؎ اکبر گلے سے لپٹو تو بابا کو کل پڑے۔
اب ہے یقین کہ منہ سے کلیجہ نکل پڑے۔

کل پڑنا۔ آرام ملنا۔ چین ملنا۔
؎ کب بزم غم میں شہ کے سلامی کو کل پڑے
جب تک نہ آہ سرد کے ساتھ اشک ڈھل پڑے (س)

کل پھرنا۔ (ار) شین کی کل ادھر سے ادھر ہو جانا۔
مصرع:۔ رہوار یوں پھرا کہ اشارے میں کل پھری۔

کل کی خبر نہیں۔ کچھ نہیں معلوم کہ آج کے بعد زندہ
ہوں یا نہ ہوں۔
؎ آگا اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
ساماں سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں

کل نہ آنا۔ (ار۔ ع) قرار نہ ملنا۔ پریشانی کے سبب
چین نہ ملنا، تڑپ ہونا۔ بے کلی ہونا۔
؎ آواز حزیں سنکے دلوں کو نہ کل آئی۔
بلبل بھی گلستاں سے پھڑک کر نکل آئی

کلام اَدَق۔ (ف۔ ترکیب) مشکل اشکار۔
؎ سہل ممتنع ہے کلام ادق مرا۔۔۔۔
برسوں پڑھیں تو یاد نہ ہوئے یہ ماجرا۔
سہل ممتنع (دیکھئے ردیف)

کلب۔ (ع) کتا۔
؎ چھپتے نہیں ہزار میں تیور دلیر کے
یہ تو نہیں ہے کلب ہے برقع میں شیر کے

کلس ۔ (ف) میناری برجی ۔ خیمے کے اوپر کی برجی ۔
ع:۔ روشن ہوئے کلس کی تجلّی سے دشت و در ۔

کلس ۔ برجی ۔
؎ اوج ایسا کہ گردوں سے کلس کرتا تھا باتیں
یہ تھا یہ نور کہ ہوتی تھیں نہ راتیں ۔

کلف ۔ (ف) داغ ۔ دھبہ ۔
ع:۔ کس طرح چاند کہوں، چاند میں ہے عیب کلف

کلک ۔ (ع ۔ اسم مذکر) قلم ۔
؎ دی کلک نے آواز کہ ہاں عقل پناہ
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہ

کلف کا دھبّہ ۔ چاند پر جو نشان نظر آتا ہے ۔
؎ یہ رنگ تھا اس پہ فلک مہر شرف کا
جس طرح کہ مہتاب پہ دھبّا ہے کلف کا
(فلک ۔ مہر ۔ مہتاب ۔ دھبّا ۔ شرف ۔ کلف)
(مراعاۃ النظیر)

کلمۂ حق ۔ (ع ۔ ف مرکب)
مراد :۔ سچی بات ۔ حقیقت ۔
؎ حاکم سے جو ہو تجھے اس سے کام کیا
اس نے کہا جو کلمۂ حق تھا سو کہہ دیا
(ابن سعد او رحُر)

کلیجہ آب آب ہونا ۔ (ار ۔ مح) سینہ پھنکا جانا ۔
؎ گرمی میں تشنگی سے کلیجہ تھا آب آب
تڑپا رہا تھا قلب کو موجوں کا پیچ و تاب

کلیجہ الٹنا ۔ (ار ۔ ر) دل قابو میں نہ رہنا ۔
؎ جس دم سنی حسین نے یہ جانگداز صدا
صابر اگرچہ تھے، کلیجہ الٹ گیا

کلیجہ بر میں نہ ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ) آرام نہ ہونا
دل کو چین نصیب نہ ہوتا ۔
؎ بستی بھی ہے جنگل، جو کلیجہ نہ ہو بر میں

ڈھونڈیگی وہ چھوڑیں گے اکیلا جسے گھر میں ۔

کلیجہ پھٹ کر منہ سے نکلنا ۔ (ار ۔ ع) انتہائی
تکلیف کے سبب دل پھٹا جانا ۔
؎ اب منہ سے نکلتا ہے کلیجہ مرا پھٹ کر ۔
روئیگا حسین، اپنے بھتیجے سے لپٹ کر ۔

کلیجہ چاک ہونا ۔ (ار ۔ ع) انتہائی ایذا پہنچنا ۔
ع:۔ بدعت سے لعینوں کی کلیجہ ہے مرا چاک ۔

کلیجہ دو پارہ ہونا ۔ (ار ۔ ع) انتہائی صدمے
روح پر اثر ہونا ۔ تکلیف کے سبب دل پھٹ جانا ۔
؎ اک ایک کا صدمے سے کلیجہ تھا دو پارا
نہ ضبط کی طاقت تھی ۔ نہ فریاد کا یارا

کلیجہ ہونا ۔ (استعارہ) لخت جگر ہونا ۔ (بیٹے کے لئے)
ع:۔ یوں تو وہ کلیجہ تھا مرا اور مرا جی تھا ۔

کلیجے پر چھری چلنا ۔ (ار ۔ مع) انتہائی تکلیف اور
صدمہ پہنچنا ۔ صدمے کے سبب دل پر کاری
ضرب لگنا ۔
؎ کب دیکھیے، یہ سر سے بلا ٹلتی ہے آقا ۔
مرے تو کلیجے پہ چھری چلتی ہے آقا ۔

کلیجے پہ چھری چلنا ۔
؎ ماں کہتی تھی، مختار ہیں بی بی اشہ عالم
میرے تو کلیجے پہ چھری چلتی ہے اس دم

کلیجے پہ تلوار چلنا ۔ (ار ۔ بول چال) انتہائی صدمات
پڑ جانا ۔
؎ مژگاں سے رخ پاک پہ تھی بارش خو
تلوار کلیجے پہ چلے "تو کہاں تاب

کلیجے کو تھام تھام کے ۔ (ار ۔ بول چال)
دل کو قابو میں کر کے ۔
؎ زینب نے جب یہ سرور دیں سے سنا کلام
محمل سے یوں پکاری کلیجے کو تھام تھام

کلیجے کو چھری ہونا۔ (ع) (کلیجے کے لیے چھری ہونا) انتہائی صدمے کا سبب ہونا۔
ے فرقت کا الم میرے کلیجے کو چھری ہے
سب اچھے ہیں لوگو مری تقدیر بری ہے

کلید۔ (ف) (استعارہ) (کنجی) راستہ۔ ذریعہ۔ سبب۔ سبب حصول۔
ے خون تن اعدا سے زمیں لال ہوئی تھی۔
تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی۔!

کلیدِ قفل۔ (ف) لغوی معنی: تالے کی کنجی۔ ذریعہ۔ راستہ۔
ے کلید قفل جنت ہے ولا آل محمدؐ کی۔!
خدا کو جس نے پہچانا ہے وہ ان سے بھی ماہر ہے (س)

ک۔م

کم التفاتی کا گلہ ہونا۔ (ار۔ بول چال) بے توجہی کا شکایت ہونا۔ عدم قدر دانی کی شکایت ہونا۔
ے پرساں کوئی کب جو ہر ذاتی کا ہے
ہر گل کو گلہ کم التفاتی کا ہے (ر)

کم جراتی۔ (ار۔ ر) بزدلی۔ تھڑدلی۔
ع: دشمن کو پا کے واہ یہ کم جراتی، یہ دیر۔

کم گو۔ (ق۔ ار دو میں مستعمل) (کم بولنے والے۔ چپ رہنے والے۔
ع: ہے ہے مرے کم گو علی اکبر۔ علی اکبر

کم وکیف۔ (ف) ۱ کمی بیشی۔ ۲ شمار۔ گنتی۔
ے لکھا ہے، چھپی تنگ ہوئی یہ فوج فراہم
حیران تھی خرد جس کے کم وکیف میں ہر دم

کمال آرزو ہونا۔ (ار۔ بول چال) انتہائی حسرت و تمنا ہونا۔
ع: ان کو بھی صدقے ہونے کی ہے آرزو کمال۔

کمال اداس تھا۔ (ار۔ ر) بہت زیادہ اداسی چھائی ہوئی تھی۔ یہاں کمال کے معنی زیادتی کے ہیں۔
ے ہر سو ہجوم حسرت واندوہ و یاس تھا۔
مولا! کمال روضۂ انور اداس تھا۔

کمال خوش ہونا۔ (ار۔ بول چال) بہت زیادہ مسرور ہونا
ع: سبزے سے واں کے ابن حسن خوش ہوئے کمال۔

کمال نادم ہونا۔ (ار۔ بول چال) انتہائی شرمندہ ہونا کیے پر پچھتانا۔
ے مل مل کے ہاتھ کہتا تھا نادم ہوں میں کمال
تدبیر کیا کروں کہ بچے فاطمہ کا لال۔! (حر)

کمال ہونا۔ (ار) انتہا ہونا۔ بہت زیادہ ہونا۔ (موصوف کے ساتھ، صفت کے طور پر بولتے ہیں)
ے معلوم ہے حسین کو بی بی تمہارا حال
کیونکر نہ روؤں میں کہ قلق ہے مجھے کمال

کمان چڑھانا۔ (ار۔ مح) کمان میں تیر لگانا۔ کمان اٹھانا۔
ع: دعویٰ ہے کچھ ابھی تو چڑھائے کمان کو

کمان سے تیر ملانا۔ (ف۔ مح) مارنے کے لئے تیر کو کمان میں رکھنا۔
ع: بڑھ کر کسی نے تیر ملایا کمان سے۔

کمانیں زہ ہونا۔ (ار۔ تو۔ مح) تیر برسنا۔
ے اک بار دس ہزار کمانیں ہوئیں جو زہ
تیر آئے اس طرح کہ برستا ہے جیسے مینہ

کمانیں کڑکنا۔ (ار۔ مح) کمانیں بولنے لگنا۔ کمانوں سے تیر چلنے لگنا۔
ے کڑکیں کمانیں آنے لگے ناوک اجل
شیروں کے تیوروں پہ پڑے اس طرف بھی بل

کمان کڑکنا۔ کمان سے تیر نکلتے وقت ایک آواز نکلتی جو ہے، وہ کمان کا کڑکن کہلاتا ہے۔

ــــہ کتنا بچا یا شہ نے ، اجل سے نہ بس چلا
پر کی اُدھر کمان ، اِدھر چھد گیا گلا

کمانیں کھینچنا ۔ (خوجی ۔ مج) تیر مارنا ۔ تیروں کی بوچھار کرنا ۔ تیر چلنا مراد ہے ۔

ــــہ کھینچی ہیں کیوں کمانیں ، یہ کس پر چلیں گے تیر
زخمی محمدؐ عربی ہوگا اے امیر ۔ !
(حر اور عمر سعد)

کمائی لٹنا ۔ (ار ۔ مج) زندگی کا ماحصل تباہ ہونا ۔ زندگی بھر کی جمع جتا برباد ہو جانا ۔

ــــہ بانو پکاری شاہ کو ڈیوڑھی پہ آن کر
میری تمام عمر کی لٹتی کمائی ہے (س)

کمائی نیک لگنا ۔ (ار ۔ مج) زندگی کا سرمایہ راہِ خدا میں صرف ہونا ۔ محنت کا انجام نیک ہونا ۔

ــــہ سب سے یہ کہا ۔ نیک لگی میری کمائی
(جناب زینب ۔ عونؑ و محمدؑ کے متعلق کہہ رہی ہیں)

کمتی ۔ (ــ ہ) کم ہونا ۔ کمی ہونا ۔

ــــہ کمتی تھی بس اسی کی ہماری سپاہ میں
پہلے یہی شہید ہوگا ہی حق کی راہ میں
(حرؑ کے متعلق)

کمر باندھنا ۔ (ار ۔ مج) تیاری کر لینا ۔ آمادہ ہو جانا ۔

ــــہ باندھو کمر آؤ امر بجا لاکے انیسؔ ۔
فرمان طلب حضور سے آیا ہے (ر)

کمر باندھنا ۔ عزم کرنا ۔

ع :۔ آزار پہ باندھے ہیں کمر اہلِ ضلالت ۔

کمر باندھنا ۔ (ار ۔ مج) طے کر لینا ۔

ع :۔ باندھے ہے سرکشی پہ کمر لشکر شریر

کمر بند کھل جانا ۔ (ار ۔ مج) انتہائی دہشت اور ہراس و خوف کے عالم بند کمر ڈھیلے ہو جاتے ہیں اس کی طرف اشارہ ہے ۔

ــــہ سر دار قدم گاڑے تھے ۔ ہر چند زمیں پر
گر گر گئے کھل کھل کے کمر بند زمیں پر

کمر پر مشکیزہ رکھ لینا ۔ (ار ۔ بول چال) پانی پلانے کا عزم کرنا ۔

ــــہ کی جبکہ نظر الحفِ شہِ جن و بشر
خود رکھ لیا مشکیزہ بہشتی نے کمر پر

کمر ٹوٹ جانا ۔ (ار ۔ مج) طاقت کا جواب دے دینا ۔ طاقت نہ رہنا ۔

ــــہ دریا پہ جو عباس نے جان اپنی گنوائی ۔
خادم کی کمر ٹوٹ گئی ، مر گیا بھائی ۔

کمر جھک جانا ، بازو ٹوٹنا ۔ (ار ۔ مج) جوان بیٹے مرنے کی طرف اشارہ ہے ۔
بازو ٹوٹنا ۔ بھائی کے شہید ہو جانے کی طرف اشارہ ہے ۔

ــــہ باپ بیٹے سے چھٹا ، بھائی سے بھائی چھوٹا
ابنِ زہرا کی کمر جھک گئی ۔ بازو ٹوٹا ۔ !
(پہلے مصرعے میں ہی اشارہ کیا گیا ہے)

کمر کا بند ۔ (ف) (بند کمر) پٹکا ۔ (دیکھئے ۔ تصویر)

ــــہ سینہ جو بچا اس سے کی بائی خنجر کا
تھی عقدہ کشا ، کھول دیا بند کمر کا

کمر کسنا ۔ (ار ۔ مج) تہیہ کر لینا ۔ عہد کر لینا ۔ تیار ہو جانا ۔

ــــہ کپڑے تن گلرنگ کی خوشبو سے بسے تھے
لونگی کمر امت کی شفاعت پہ کسے تھے ۔
(لونگی اور کسنا ۔ صنعت ایہام)

کمریں کسنا ۔ (ار ۔ مج) جنگ کے لیے تیار ہو جانا ۔

ع :۔ کس کسکے کمریں کو بعد شوق دکھائے ہتھیار ۔

کمک ۔ (ع) امداد ۔ مدد ۔

ع :۔ شنید تو ہیں کس نے کی ، اسد اللہ کی کمک ۔

کمندیں پھینکی ہوتا ۔ (خو ۔ مج) دشمن کے پکڑنے

کے لئے میدان جنگ میں جال بچھا دینا۔

مع :۔ ہر جا بچھی ہوئی ہیں کمندیں ادھر ادھر۔

(خروج یزید کا انتظام)

کمیت قلم۔ (اضافت توصیفی) قلم کا گھوڑا، مراد ہے قلم۔

(عنان کی رعایت سے کمیت نظم کیا گیا ہے)

س انیس اس زمین میں بہت کم ہے وسعت

کمیت قلم کی عناں کھنچتے ہیں ـــ! (س)

(اگرچہ اس زمین میں انیس کے ۲۹ اشعار موجود ہیں)

کمین گاہ میں ہونا۔ (ار) تلاش میں ہونا۔ گھات لگائے ہونا۔ پیچھے پیچھے لگا ہونا۔

س اٹھو اٹھو یہ خواب غفلت کب تک۔

دیکھو دیکھو اجل کمین گاہ میں ہے۔ (ر)

کمین میں ہونا۔ (خو۔ مح) گھات میں بیٹھے ہونا۔

س سب لوگ فکر قتل شہنشاہ دیں میں ہیں

کھینچے ہوئے کمانوں کو سرکش کمیں میں ہیں

(لشکر یزید)

ک ۔ ن

کنارا۔ (ار) ۱ علحدگی۔ جدائی۔ تنہائی۔ ۲ اجتناب۔

۱ شبیر کو منظور ہے خود سب سے کنارا۔

پھر شہر سے کیا۔ جب نہ رہا کوئی ہمارا۔

(امام حسین)

۲ زینب کی تباہی جو نہیں تم کو گوارا

پھر کس لئے ہے بیعت حاکم سے کنارا

کنارا۔ ۱ (ار) باڑھ۔ دھار۔

کنارا۔ ۲ (ساحل) ٹھہراؤ۔ رکنے کی جگہ۔

س وہ دریا ہوں جس میں دو عالم ہوں غرق

کنارا[۱] ہے کا میرے کنارا[۲] نہیں (س)

کنارا۔ (ار۔ روزمرہ) علحدگی۔ دوری۔ چھوڑ دینا۔

(فرار) (کسی حال میں چھوڑ کر ہٹ جانا۔ گوارا نہ ہونے کے معنی ہیں)

(۱) س نذلا آئی، واری تردد ہے کیا۔

کہیں ماں کو تم سے کنارا نہیں۔ (س)

(۲) کیا شہر نے حرب سے ہنگام جنگ

شجاعوں کو لازم کنارہ نہیں

کنارہ کرنا۔ (ار۔ مح) علحدگی اختیار کرنا۔ چھوڑ دینا۔

س راحت نے کنارہ کیا زہرا کے پسر سے

پانی بھی ہوا بند اس شب کی سحر سے

کنارہ کرنا۔ اپنا بچاؤ کرنا۔

س اس وقت میں آقا کی رفاقت سے کنارا

یہ امر غلاموں کو نہ ہو مریگا گوارا

کنارا کرنا۔ ہٹنا۔

س عباس نے کی عرض یہ کہئے نہ خدارا

خادم نہ کریگا کبھی دریا سے کنارا

کنارا کرنا۔ علحدگی اختیار کرنا۔ چھوڑ دینا۔

س کنارہ کیا شہ نے دریا سے جب

ہمیں کیوں مناسب کنارا نہیں (س)

کنارہ کرنا۔ الگ ہو جانا۔ کسی طرف کو بھاگنا۔

مع :۔ شیروں نے ترائی سے کنارا کیا دب کے۔

کنارہ کرنا۔ چھوڑ دینا۔

س راحت نے کنارہ کیا زہرا کے پسر سے

پانی بھی ہوا بند۔ اسی شب کی سحر سے

کنارا کش ہونا۔ (ار) علحدگی اختیار کرنا۔

س ہیں بیعت یزید سے حضرت کنارہ کش

دو دن سے اہل بیت میں ہے شور العطش

("حضرت" سے امام حسین مراد ہیں)

کنارہ کش ہونا۔ (ار۔ بول چال) الگ ہو جانا۔ تعلق نہ رکھنا۔ دوسری جگہ چلا جانا۔

؎ موسم وہ ہے کہ اتریں گے سب نہر کے قریں۔
جلدی کنارہ کش ہوں کنارے سے شاہ دیں۔
(زمین کربلا)

کنارے ہو جانا۔ (ار۔ مح) محفوظ ہو جانا۔ آفات سے الگ ہو جانا۔ محفوظ مقام پر آ جانا۔

؎ کشتی سے انیس ہم کنارے ہو جائیں
اٹھا دریا بہا، ہوا بگڑی ہے (ر)

کنارے ہونا۔ (ار۔ مح) الگ تھلگ رہنا۔ گوشہ نشین ہونا۔

؎ (۱) دریا سے ملے ہوئے ہیں مثل ساحل
پھر دیکھئے گر تو ہیں کنارے سب سے (ر)
(۲) پر قافلے کی طرح کنارے ہم ہیں

کنٹھ بیٹھ جانا: (ہ) تالو چپک جانا۔

؎ چھیدے ہیں تیر ہی گلا، یہ لعینوں کے جی میں تھا
یاں کنٹھ بیٹھ جانے سے دم دھگدھگی میں تھا
(علی اصغر)

کنج لحد۔ (ف۔ ع۔ ترکیب) قبر کا کونا۔ گوشہ قبر۔ مراد، موت۔ مرنا۔

؎ درپیش ہے وہ راہ کہ کچھ کہہ نہیں سکتا۔
بے کنج لحد اب میں کہیں رہ نہیں سکتا

کند چھری سے حلال کرنا۔ (ار۔ مح) انتہائی تکالیف دینا۔ سخت ایذائیں پہنچانا۔

؎ پھڑک پھڑک کے مر و نگا، وہ نیم بسمل ہوں۔
فلک نے کند چھری سے کیا حلال مجھے۔! (س)

کندن۔ (ف) سونا۔

؎ ذروں کی ضو سے مہر جہاں تاب زرد تھا
مٹی میں یہ دمک تھی کہ کندن بھی گرد تھا

کُنشت۔ (ف۔ اسم مذکر) نصاریٰ کا عبادت کدہ۔ یہودیوں کا آتشکدہ۔

؎ صالح بھی تھا، زشت بھی تیرا ہے
کعبہ بھی ترا، کنشت بھی تیرا ہے۔ (مختار کل۔ ر)
(صالح، زشت، کعبہ، کنشت)

کنعان۔ زلیخا۔ (دیکھئے تلمیحات)

؎ شہرہ بہت تھا حسن میں کنعان کے ماہ کا
قصہ سنا ہوا ہے زلیخا کی چاہ کا۔!

کنکھیاں۔ (ہ۔ اسم مونث۔ جمع) گوشۂ چشم۔ (آنکھ کی پتلی کونے کی طرف ہو جانا)

؎ ہل من مبارز کی جو میں تھی پکار
بھائی کو دیکھتے تھے کنکھیوں سے بار بار

کنگنا۔ (ار) شادی کے قریب ایک رسم ہوتی ہے کہ دولہا کی بہنیں اس کے ہاتھ میں لال ڈورا باندھ دیتی ہیں جسے کنگنا کہا جاتا ہے۔

؎ اختر کی ضو دکھاتا تھا کنگنا کلائی میں۔
حاصل تھا ہاتھ کو ید بیضا صفائی میں۔

کنندہ۔ (ف) کھود کر پھینک دینے والا۔ توڑ دینے والا۔

؎ کچھ ڈر نہیں۔ جو لاکھ اگر بد خصال ہیں۔
ہم بھی کنندۂ در خیبر کے لال ہیں۔

کنوتی۔ گھوڑے کے کان۔ (کنوتیاں جمع) (دیکھئے، تصویر)

؎ زنبورہ میں اڑاڑ کے سنبھلتا ہوا آیا
غصے سے کنوتی کو بدلتا ہوا آیا۔

کنیز۔ لونڈی۔ عام طور پر بیوی، اپنے شوہر کے مقابلے میں اپنے کو کہہ دیا کرتی ہے۔

؎ حاضر ہے کنیز آپ کی یا سید ابرار سے
لونڈی کے بھی مالک ہو اصغر کے بھی مختار

ک۔ و

کوتل (ف) بغیر سواری کا گھوڑا

؎ اے سبط نبی، ابن علی، عاشق باری۔

گھوڑا تو ہے کوئی کدھر اتری ہے سواری۔

کوثر و تسنیم ۔ (دیکھئے۔ تلمیحات) جنت کی دو نہروں کا نام۔

ع:۔ چشمۂ کوثر و تسنیم ابھی یاں نکلے دس

کوچ ۔ (ف) سفر۔

ع:۔ اک دن کا نہیں کوچ، مہینوں کا سفر ہے

کوچ کا دن ۔ (ار) مرنے کا دن۔

؎ بانو پکارتی تھی کہ اکبر کدھر ہو تم
بیٹا پدر کے کوچ کے دن بے خبر ہو تم

کوچ کر جانا ۔ (ار۔ ع) مر جانا۔

؎ چلائے منبر پھرا کے شہنشاہ مشرقین۔
اصغر تو کوچ کر گئے، لائے کسے حسین۔

کوچ کرنا ۔ (ار) چھپنا

ع:۔ گردوں سے کوچ کرنے لگے اختران صبح۔

کوچ ہونا ۔ (ار۔ ع) مر جانا۔ موت واقع ہونا۔

؎ ہے کرپاک آیا ہے، پاک ہی جائے
کیا جانیے کب کوچ ہو، کس دم اجل آ جائے

کوچ ہونا ۔

؎ کوچ اُن کا ہوا سامنے آنکھوں کے، جہاں سے
ماتم سے ملیں وہ، نہ سے، نہ فغاں سے

کوچے بے ربط ہونا ۔ (ار۔ ع) گلیوں کے مکانات منہدم ہو جانے سے کوچوں کے نشانات مٹ جانا۔

؎ کوچے بھی اجڑ جانے سے بے ربط ہوئے ہیں
جو بھاگے تھے ان سب کے مکاں ضبط ہوئے ہیں

کودکِ صغیر ۔ (ف۔ ترکیب) کم سن بچہ۔

؎ بوسے دکھا کے بچے کو شاہ و ملک سریر
مرتا ہے پیاس سے یہ مرا کودکِ صغیر
(علی اصغر)

کودنا ۔ (ار) اوپر سے نیچے چھلانگ لگانا۔

؎ بھاگتے ہیں، وہ چوٹیں ہماری ہیں۔
بیرالعلم میں کودکے تلواریں ماری ہیں۔

کور کر دینا ۔ (ار) اندھا بنا دینا۔

؎ بے جان کوئی سرکش کوئی بدکیش بے گور
کر دیتی تھی تابندگی برق دو دم کور
(انتہائی چمک دمک کے سبب آنکھوں میں چکا چوند ہونا)

کوڑا کرنا ۔ (فرس کو کوڑا کرنا) (ج۔ ع) گھوڑے کو آگے بڑھانا۔

؎ کوڑا کیا فرس کو جو باگ اس نے پھیر
ہر صف میں غل ہوا کہ چلا منھ میں شیر کے

کوس ۔ (ف) دُہل۔ ڈھول۔ (دیکھئے۔ تصویر)

؎ جاتی تھی کئی کوس تلک، کوس کی آواز
(کوس۔ کوس۔ تجنیس تام۔)

کوس کڑے ہونا ۔ (ار۔ ع) منزلیں سخت ہونا۔ راہیں کٹھن اور دشوار گزار ہونا۔

؎ وہ کوس کڑے اور پہاڑوں کی وہ راہیں۔
یہ دھوپ میں حدت تھی کہ جلتی تھیں نگاہیں۔

کوسوں نام نہ ہونا ۔ (ار۔ ع) ناپید ہونا۔ نہ ملنا۔ دستیاب نہ ہونا۔

؎ اس دن تھا میں بھی اور مرا لشکر بھی تشنہ
پانی کا کوسوں نام نہ تھا، مضطرب تھے سب

کوسوں نظر نہ آنا ۔ (ار۔ ع) حد نظر تک دکھائی نہ دینا۔

ع:۔ کوسوں کہیں جنگل میں نہ سبزہ نظر آئے۔

کوکب ۔ (ف اسم مذکر) چاند۔

؎ جیسے قمر اس برج جہاں تاب میں دیکھے!
یوسف نے وہ کوکب نہ کبھی خواب میں دیکھے

کوک پڑنا ۔ (ہ) واویلا ہونا۔ شور و فریاد ہونا۔

؎ آفت کی پڑی کوک، قیامت کا ہوا غل۔

اس شور میں اکبر کی بھی رخصت کا ہوا غل۔

کوکو کی صدا دینا۔ (ار۔ خ) فریاد و آہ کرنا۔ نالہ و فریاد کرنا۔

؎ قمریاں سرو پہ کوکو کی صدا دیتی ہیں۔
چھپ گیا خاک میں حبب سے تو زیبا حسین۔ (س)

کوکھ اجڑنا۔ (ار۔ ع) بیٹے کا مر جانا۔

ع۔ یہ کس کی کوکھ اجڑ گئی، گھر کس کا لٹ گیا

کوکھ بچا لے۔ (عو۔ دعائیہ۔ ع) بیٹا زندہ رہے

؎ پر اب تو اسے آپ کے جینے کے ہیں لالے
کہتی ہے، خدا کوکھ کو زہرا کی بچا لے

کوکھ پکڑنا۔ (ار۔ ع) پہلو ہاتھ سے دبا لینا۔ کلیجہ پکڑ لینا۔

؎ ہر جنجی اے مومنو! اکبر نے جو کھائی ان میں
کوکھ پکڑے ہوئے مادر نکل آئی ان میں

کوکھ جلنا۔ (ہ۔ ار۔ ع) اولاد کے مرنے پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔

؎ یہ کیسی آگ ہے کہ مری کوکھ جل گئی
ہے ہے چھری کلیجے پہ زہرا چل گئی

کون کسی کے ساتھ مرتا ہے۔ (ار۔ بول چال) مرنے میں کسی کو دخل نہیں وہ خدا کے ہاتھ ہے۔ کوئی کسی کے ساتھ مر نہیں سکتا۔

؎ ہم کب گئے جہاں سے، نبی و علی کے ساتھ
دنیا میں کون مرتا ہے بی بی، کسی کے ساتھ

کوندنا۔ (بجلیاں کوندنا) چمکنا۔ یک لخت چمک کر خاموش ہو جانا۔

ع:۔ بجلیاں کوندرہی ہیں، کہ سے نیزہ ماریں۔

کوندنا۔ (ہ) اچھلنا۔ کودنا۔ پیروں پر کھڑا ہو ہو جانا۔

؎ رانوں کے اشارے سے لگا کوندنے شبدیز
رہوار کے دل کا تھا اشارہ اسے مہمیز (گھوڑا)

کوئی۔ (ار) کچھ، ایک۔

؎ اجڑے ہوئے جنگل کی در اتی وہ صدائیں۔
تھرّاتا تھا کوئی، کوئی پڑھتا تھا دعائیں۔

کوئی آن کا مہمان ہونا۔ (ار۔ ر) کچھ لمحے کی زندگی ہونا۔ دم آخیر ہونا۔

؎ مہماں ہے کوئی ان کا، ہونٹوں پہ جان ہے
اس کا قصور کیا، کہ یہ بے زبان ہے
(علی اصغر)

کوئی اسلوب گلہ کرنا۔ کسی قسم کی بھی شکایت کرنا۔

؎ بگڑو گی، گلہ گر کوئی اسلوب کرو گے۔
عباس سے کیا تم مجھے محجوب کرو گے۔ (تفضیہ علم)
(حضرت زینب بیٹوں کو سمجھا رہی ہیں)

کوئی اور ہونا۔ (ار) غیر ہونا، اپنا نہ ہونا

؎ میں آپ کہتی بھائی ہو تا جو کوئی اور
عباس کوئی اور ہے پیار دکرو تو غور

کوئی پوچھے۔ (ار۔ ر) صرف حسین ہی کو معلوم تھی حسین پر گزر رہی تھی اور وہ ہی جانتے تھے۔

؎ کھٹکتا تھا وحشت کہیں کوئی دل تھا نہ چین سے
اس دن کی تاب و تب کوئی پوچھے حسین سے

کوئی دم۔ (ار۔ ر) چند لمحے۔

؎ چلتا ہے دم تیغ دو دم پر کوئی دم کو
یوں ہاتھ پکڑے کہ نہ لغزش ہو قدم کو
(مصرعے کا مطلب ردیف میں ملاحظہ فرمایئے)

کوئی دم۔ (ار۔ روزمرہ) کچھ دیر۔ زیادہ عرصے۔

؎ اس راہ میں سالک، کوئی دم تھم نہیں سکتے۔
کہتے ہیں ملائک بھی کہ ہم تھم نہیں سکتے

کوئی دم۔ (ار۔ روزمرہ) ایک لمحہ، ایک آن۔ لمحہ بھر۔

؎ تیغوں سے نہ ملتی انہیں مہلت کوئی دم کی
واللہ مجھے پاس تھا۔ حرمت کا حرم کی

کوئی دم میں ۔ (ار۔ ر) کچھ ہی دیر میں، بہت جلدی۔
؎ اب کوئی دم گھر کا حسن کے صفائی ہے
تمہارا آج زہر ہیں، میں نے مچھائی ہے
(فوج یزید)

کوئی ساعت کا مہماں ہونا (ار۔ ر)
کچھ دیر کا زندگی ہونا، لمحہ بھر کی زندگی باقی رہنا۔
؎ بن پانی اینٹھی جاتی ہے اب تو مری زبان
ہونٹوں پہ دم ہے، ہوں کوئی ساعت کا مہماں

کوئی گھڑی میں ۔ (ار۔ ر) چند لمحوں میں، بہت جلدی۔
ذرا سی دیر میں۔
؎ کوئی گھڑی میں ہوا کی طرح اڑا کے فرس
رکاب شاہ کو اب چل کے تھام لیتے ہیں (س)

ک ۔ ہ

کہ ۔ تشبیہ۔ یہاں "کہ" بیانیہ کے علاوہ حرف تشبیہ کے طور پر استعمال کیا ہے۔
؎ روتے ہوئے فرس پہ چڑھے بادشاہ دیں
تھے پشت زیں پہ شاہ کہ خاتم پہ تھا نگیں

کہ ۔ (ار۔ کلمہ) یا۔
؎ الہٰی! مجھی میں نہ تھی کچھ وفا
کہ دنیا ہی سب بیوفا ہو گئی (س)

کہ ۔
ع:۔ ہم ہوئیں کہ مسلم ہوں، برادر ہوں کہ فرزند۔

کہ ۔
؎ چشم ہے یا محیط ہے شور ہے کہ نہر ہے
اس کے گواہ ہم ہیں کہ زہرا کا مہر ہے

کہ ۔ (بیانیہ) حرف تشبیہ کے طور پر نظم کیا ہے یا جیسے
ع:۔ یہ لاشہ اصغر ہے کہ رہتی پہ ستارہ

کہ ۔

؎ پیاسا کہوں، شہید کہوں یا بنا کہوں۔
دولہا کہوں کہ قاسم گلگوں قبا کہوں۔

کہاں سے لائیے ۔ (ار۔ ع) اپنے میں کیسے پیدا کرے۔ کسی کسی مجبوری کے موقع پر مستعمل ہے
؎ کیا کہیئے بجز مدح علیؑ اور زبان سے
یوسف یہ تجمل، یہ نمک لائے کہاں سے

کہاں کا ۔ (ار۔ ر) یہ حرف بہانہ ہے۔ ظاہری بات ہے۔
ع:۔ پانی کہاں کا سب یہ اجل کے بہانے ہیں۔

کہاں کہاں ۔ (ار) دنیا میں ہر طرف، سینکڑوں جگہ۔
؎ قریب قبر ہم آئے کہاں کہاں پھر کر
تمام عمر ہوئی جب، تو اپنا گھر دیکھا (سلام)

کہ دو ۔ (ار) حکم دو۔
ع:۔ جمالوں سے کہہ دو کہ الگ ناقوں کو لیجائیں۔

کہانی ہو جانا ۔ (ار۔ ع) محض سننے سنانے کا قصہ بن جانا۔ کہانی برائے کہانی ہو جانا۔
؎ گر شیر خوار بت کا بانی ہو جائے
اعجاز مسیحا کا کہانی ہو جائے۔
(منقبت۔ ر)

کہرام ۔ (ع) رونے اور فریادوں کی بے تحاشہ آوازیں انتہا سے زیادہ رونا پیٹنا۔
؎ عورتیں گھر میں حزیں، مرد تھے مضطرب باہر
دل لرزتے تھے یہ کہرام تھا اندر باہر

کہف الوری ۔ (ع۔ صفت۔
کہف :۔ (ع) فائدہ۔ گڑھا۔
وری :۔ (ورا) (ع) دنیا۔ مخلوقات عالم۔ تمام عالمیان کا ہادی۔
؎ کہف الوری، امام امم، معدن التقیٰ
مصباح دیں، سراج مبیں، ہادی ہدیٰ

کہکشاں ۔ (ف) رات کو ستاروں ایک طویل راستہ سا

نظر آتا ہے۔ اس کو کہکشاں سے تعبیر کیا ہے۔

ـہ مرجھا کے رہ گئے ثمر و شاخ کہکشاں

(ثمر و شاخ کہکشاں۔ تمام استعارے) (استعارہ)

کہکشاں ۔ (ف) شفق۔

ع:۔ نہر فرات بیچ میں عقبیٰ مثل کہکشاں۔

کہنا ۔ سمجھنا۔ کہنا۔

ـہ یہ اشک تاک کہتے ہیں جس کو آب عرب
یہ خون گل ہے جسے سب گلاب سمجھے ہیں (س)

کہنے کو ۔ (ار۔ ر) بظاہر تو۔ یوں تو۔

ـہ کہنے کو بشر، پر قد و قامت کا نیا ڈھنگ
حیران شب ظلمات ہو، یہ تیرگیٔ رنگ

کہنے کے لیے ۔ (ار۔ روزمرہ) صرف زبان سے اظہار کے لیے۔ ذرا سی دیر کے لیے۔

ـہ یاں آئے رنج و ملال سہنے کے لئے
دم بھر نہ ہوئے امیر کہنے کے لئے (ر)

کہنے میں بات آنا ۔ (ار۔ ر) صرف ذکر کے طور پر واقعہ بیان کر دینا۔ زبان پر آئی ہوئی بات کہہ دینا۔

ـہ کہنے میں بات آئی ہے، یہ کچھ گلا نہیں
دن تیسرا ہے آج کہ پانی ملا نہیں

کہنی تک آستین الٹنا ۔ (ار۔ ع) جنگ کے لئے آمادہ ہونا۔

ـہ کہنی تک آستین کو جو الٹیں دم عتاب
گردوں میں تھرتھرا کے چھپے قرص آفتاب

کہو ۔ (کلمۂ زائد) (عو) بتاؤ۔ تمہیں بتاؤ، سچ کہو۔

ـہ وہ یہ کہتی تھی کہ ماں باپ سے جو چھوٹی ہو۔
اس سے رونا کہو دن رات کا کیونکر چھوٹے۔ (س)

کہ و مہ ۔ (ف) چھوٹا بڑا۔ بچہ جوان اور بزرگ۔

ـہ جنگل میں عطش کا تھا جو صدمہ کہ و مہ پر
چھرے پہ چھڑکتا تھا کوئی، کوئی زرہ پر

کہیں ۔ (ار۔ کلمہ) (۱) کیسے کیوں کر۔
(۲) ہرگز نہیں۔

ـہ بچھڑے ہوئے کہیں افواج سے رکتے
نہ مجھ سے، نہ یہ قافلۂ حاج سے رکتے

کہیں ۔ (ار۔ کلمہ) بہت زیادہ۔ لا انتہا۔ انتہا سے زیادہ۔

ع:۔ یہ جسم لطافت میں فزوں ہے کہیں جاں سے

کہیں ۔ (ار۔ کلمہ) جہاں۔ جس طرف۔

ـہ منہ دھوئیے۔ دم لیجئے، پوشاک بدلیے
دن کاٹیے سائے میں، کہیں رات کو چلیے

کہیں تھمی ہے ۔ (ار۔ ر) نہیں رک سکتی۔ کبھی رکی ہے۔ کبھی رکتے دیکھا ہے۔

ع:۔ ٹوٹی ہوئی کشتی کہیں پانی میں تھمی ہے

کہیں کا نہ رہنا ۔ (ار۔ ع) زندگی بیکار ہو جانا۔

ـہ گھر بھی چھٹا، پدر بھی، کہیں کے رہے نہ ہم۔

کھ

کھٹک پیدا ہونا ۔ محسوس ہونا۔ لگنا، معلوم ہونا۔

ـہ اک جوش ہوا آنسوؤں کا دیدۂ تر میں۔
صدمے سے کھٹک درد کی پیدا ہوئی سر میں۔

کھٹکا ہونا ۔ (ار۔ ع) (جان کا کھٹکا ہونا) خوف ہونا، فکرداس گیر ہونا۔ الجھن ہونا۔

ـہ دل کو مجروح کیا جان کے کھٹکے نے انیسؔ
پھول ہو جائیں، یہ کانٹا جو نکل جائے ابھی (س)

کھٹکنا ۔ (ہ۔ مصدر) چبھنا۔ اٹکنا۔

ـہ سلائی چشم سے رہ رہ کے خون دل ٹپکتا ہے۔
دل میں کانٹا سا کھٹکتا ہے غم (س)

کھڑے کھڑے ۔ (ار۔ روزمرہ۔ زبان) فوراً، ایک لمحہ، ہاتھ کے ہاتھ۔

ـہ ہوئے ہیں غازیوں کے ارادے بڑے بڑے

چار میں تو روم و شام کو لے لیں کھڑے کھڑے۔

کھڑے دیکھنا۔ (کھڑی دیکھنا) (ار۔ ر) خاموش الگ تکتے رہنا۔ کچھ بول نہ سکنا۔ امداد نہ کر سکنا۔

؎ کچھ بس نہیں ہے چلتا، کھڑی دیکھتی ہوں میں۔
بھائی پہ میرے فوج ستم کی چڑھائی ہے۔ (س)

کھڑے کھڑے ہو جانا۔ (ار۔ ع) لمحہ بھر کے لیے آجانا۔ ذرا سی دیر کے لیے قریب آجانا۔

؎ فضہ سے بانو کہتی تھی اکبر سے جا کے کہہ۔
صدقے گئی کھڑے کھڑے ہو جا ماں تلک۔ (س)

کھل جانا۔ (ار۔ ع) عیاں ہو جانا۔ ظاہر ہو جانا۔ سامنے آجانا۔

؎ کھل جائیگا ہوتا ہے جو کچھ بنی پر!
قصہ مرا مخفی نہیں رہنے کا کسی پر۔!
(رہنے کا۔ دلی کی عوامی زبان ہے)
(خواص نہیں بولتے)

کھل کر کہنا۔ (ار۔ ع) صاف صاف بات بتانا۔
ع:۔ کھل کر کہو، کیا مجھ سے جدا ہوتے ہیں بابا۔

کھلا۔ (ار۔ روزمرہ) معلوم ہوا۔ ظاہر ہوا۔ اندازہ ہوا۔
ع:۔ کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں۔ (س)

کھوئو نہ۔ اپنے درمیان سے گم نہ کرو۔ مجھے قتل نہ کرو۔
ع:۔ کھوئو نہ مجھے تم میں امانت ہوں خدا کی۔

کھیت پڑ جانا۔ (ف۔ ع) خونریزی ہو جانا۔
ع:۔ تلوار ادھر کھینچی کہ ادھر کھیت پڑ گیا۔

کھیت پڑنا۔ (ار۔ ع) سخت خونریزی ہونا۔ جنگ میں گھمسان ہونا۔

؎ کھیت ایسے بھی کسی فوج میں کم پڑتے ہیں۔
جو لڑا سب یہی سمجھے کہ علی لڑتے ہیں۔!

کھیت پڑنا۔ (ار۔ ع) میدان میں جنگ کی گھمسان ہونا۔ میدان جنگ گرم ہونا۔

؎ توڑی صفیں۔ جنگ میں جب کھیت پڑے ہیں
جنات کے لشکر سے علی یونہی لڑے ہیں۔

کھیت پڑنا۔ جنگ ہونا۔ سخت جنگ ہونا۔
کھیت: میدان جنگ۔

؎ اس معرکے میں کھیت پڑے ہیں اسی طرح۔
بچے ہمارے تم سے لڑے ہیں اسی طرح۔

کھیت پڑنا۔ (ار۔ ع) جنگ میں گھمسان ہونا۔ جنگ میں ابتری پھیلنا۔ سخت جنگ ہونا۔

؎ یوں لاکھوں سے اکبر پیارے کو لڑتے نہیں دیکھا۔
کھیت ایسا جہاں میں کبھی پڑتے نہیں دیکھا۔۔

کھیت سینچنا۔ (ار۔ ع) زراعت کو پانی دینا۔

؎ خون عدو سے کھیت کبھی یوں سینچا نہ تھا۔
سینی الٹ پڑی، ابھی چلہ کھنچا نہ تھا۔

کھیتی مرجھا جانا۔ (استعارہ) لگایا ہوا باغ۔ اولاد قتل ہو جانا۔ (اولاد۔ استعارہ) رضاعت۔ کا برباد ہو جانا۔

؎ جب باغ حسینی پہ خزاں آگئی ان میں
کھیتی تھی جو زہرا کی وہ مرجھا گئی ان میں

کھیت سینچنا۔ (ار۔ ع) کھیتوں کو پانی دینا۔

؎ کھیت سینچے گئے سیراب ہوئے وحش و طیور۔
تین دن تک تجھے پانی نہ ملا، ہائے حسین
(س)

کھیل نہ سمجھو۔ (ار۔ ر) بچپن کی بیوقوفی نہ کرو۔ یہ کھیل کی چیز نہیں ہے۔

؎ چھوٹے سے ہیں قد، سن بھی تمہارا ابھی کم ہے
کھیل اس کو نہ سمجھو، یہ محمدؐ کا علم ہے۔
(تعزیہ علم)
(جناب زینب اپنے بیٹوں سے مخاطب ہیں)

کھینچنا۔ (ار۔ روزمرہ) اٹھانا۔ برداشت کرنا۔

کھینچنا ۔ (ار۔ روزمرہ) اپنی طرف بلانا ۔ آغوش میں لے لینا ۔ سائے میں لے لینا ۔

ؔ دریا تری رحمت کا اگر سر کھینچے
جنت کبھی مجھ کو ۔ کبھی کوثر کھینچے (دعائیہ ۔ ر)

کھینچ کے ۔ نیام سے نکال کے ۔

ؔ سنتے ہی یہ، وہ تیغ دودم کھینچ کر بڑھا
جھنجھلا کے مجتبیٰ کا بھی لخت جگر بڑھا

ک ۔ ئ

کئی باری ۔ (زبان) چند مرتبہ ۔ بار بار متعدد دفعہ ۔

ؔ بچوں کے بلکنے پہ حرم کرتے تھے زاری
غش ہو گئی ننھی بالی سکینہ کئی باری
(رات کی تاریکی کا خوف)

ک ۔ ی ۔ ے

کیا ۔ "کیا" کلمۂ تعریف و توصیف بن گیا ہے ۔ اسکے بعد مزید تعریف و توصیف کی ضرورت نہیں رہتی ۔

ؔ کیا جوانان خوش اطوار تھے سبحان اللہ
کیا رفیقان وفادار تھے ۔ سبحان اللہ

کیا ۔ (کیا چاہیئے) نہیں ۔ ضرورت نہیں ۔ کہاں ۔ کیوں ۔ (کوئی ضرورت نہیں ۔ کیا ضرورت ہے)

ؔ بڑھائے مری ناک سے نتھ کوئی
مجھے سرخ بو ساک کیا چاہیئے (س)

کیا ۔ (۲ کیا) (ار۔ روزمرہ) بے حقیقت ۔ بے بساط

ؔ ہیں کیا ہم اور کیسی ۔ پڑھنا کیا ۔
آقا یہ شرف تیری ۔ تلافی کا ہے ۔

کیا ۔ (کلمۂ تعجبیہ) کس قدر ۔ انتہا سے زیادہ ۔

ؔ مورات بھی ہیں، فاطمہ کے نام پہ قربان
کیا حضرت زہرا کی زیارت کا ہے ارمان

کیا؟ (ار۔ روزمرہ) کہاں ۔ نہیں ۔ کیسے ۔

ؔ نے نکالا ہے عجب فصل میں گھر سے
تم کیا ابھی واقف ہو صعوبات تو سے

کیا ۔ (ار۔ کلمہ) کوئی تعلق نہیں ۔ کوئی مطلب نہیں ۔

ؔ انیس نعمی و دیبا سے کیا فقیروں کو
اسی زمین کو ہم فرش خواب سمجھے ہیں (س)

کیا بڑھ گیا ۔ (ار۔ ر) حقیقتاً کچھ نہیں کیا ۔ کوئی اضافہ نہیں کیا ۔

ؔ ہم خوش ہوئے کہ مدح کے دریا بہا دیے
کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرے ملا دیے

کیا بن گئی ۔ (ار۔ سح) کیسی آفت آگئی ۔ کیا رعیت پر آگئی ۔ کیا ہو گیا ۔

ؔ کیا بن گئی جنگل میں امام دوسرا پر
سایہ بھی درختوں کا نہیں خلق خدا پر

کیا تاب ۔ (ار۔ روزمرہ) کیا طاقت کسی کی مجال نہیں ۔

ع ۔ باہر ہو کوئی حکم سے مولا کے، یہ کیا تاب ۔

کیا جانئے ۔ (ار۔ ر) کیا خبر ۔ معلوم نہیں کیوں ۔ اللہ ہی جانے ۔

ؔ کیا جانے دل میں سوچے تھے کیا شاہ کربلا
مقتل میں کھینچکر انہیں لے آئی ہے قضا

کیا جانے ۔ (ار۔ ر) معلوم نہیں ۔ کیا پتہ ۔

ؔ کیا جانے کس نے ٹوک دیا ہے دلیر کو
سب دشت گونجتا ہے یہ غصہ ہے شیر کو

کیا جانیئے ۔ (ار۔ روزمرہ) واللہ اعلم ۔ کچھ نہیں معلوم ۔ کیا خبر ہے ۔ واللہ ۔

ع ۔ کیا جانیے ۔ کب کوچ ہو ۔ کس دم چل آئے ۔

کیا جانیے ۔ (ار۔ ر) کچھ نظر نہیں آیا ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا ۔

ؔ کیا جانیے ۔ بجلی تھی کہ تیغ دو زباں تھی ۔
نہ ہاتھوں میں بھالا تھا ، نہ بھالے میں سناں تھی ۔

(بھالا، سنان، تیغ دو زباں۔ دیکھئے، تصویریں)

کیا جانیے۔ (ار۔ روزمرہ) آپ کو کیا معلوم۔ کچھ نہ پوچھئے۔ (ایسے موقع پر بولتے جب کسی مسئلے کی گہرائی اور وسعت دکھانا مقصود ہو)

؎ سن لیگا تو کیا جانیے، کیا دیگا اذیت۔
چھوڑیگا وہ سفاک نہ جانا اور نہ عزت۔

کیا چیز ہے۔ (ار۔ ر) کوئی حقیقت نہیں، کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

؎ کیا چیز سر ہے، بات پہ جرار جب آتے ہیں۔
دیکھو ہم اختیار پہ یوں صبر کرتے ہیں۔

کیا خاک رہے۔ (ار۔ ع) بیکار رہنا۔ فضول زندگی گذارنا۔ بے فائدہ اور لاحاصل رہنا۔

؎ آرام سے کس دن تہہ افلاک رہے۔
عالم میں اگر رہے۔ تو کیا خاک رہے (س)

کیا خاک نہیں۔ (ار۔ ر) کچھ نہیں۔ بالکل بیکار۔

؎ تیغیں بنی امید کی ہیں خاک آبدار
جل جائیگی، گریگی اگر برق ذوالفقار

کیا خوب۔ (ار۔ ر) ناممکن، قطعی نہیں۔ سوالیہ انداز سے تعجب خیز لہجے میں منع کرنا۔

؎ جینا نہیں بہتر، کسی صورت، کسی اسلوب سے!
بے سر دیے، دودھ اپنا میں بخشوں تمہیں کیا خوب،

؎ ایذا جو اٹھاؤگے، تو راحت بھی ملیگی۔
جب آئیں گی لاشیں، تو یہ دولت بھی ملیگی۔

(جناب زینب بیٹوں سے مخاطب ہیں۔ جب شہید ہوگے تو دودھ بخشوں گی اور ماں جب دودھ بخش دیتی ہے، تب بیٹوں کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

کیا خوب۔ واہ واہ۔ (ار۔ ر) طنزاً:۔ کیا کہنا۔ سبحان اللہ۔ کیا اسی طرح ہوتا ہے جو تم کر رہے ہو۔

؎ کیا خوب مہمانوں کی دعوت ہے واہ واہ۔
الفت، نہ دلدہی، نہ تعارف نہ رسم و راہ۔

کیا دخل۔ (ار۔ س) یہ کیسے ہو سکتا ہے، ناممکن۔

؎ کیا دخل ہم سے آگے جو وہ شہسوار ہوں۔
عباس ہمراہ، کرائیگا حالی و فخار ہوں۔

کیا دخل۔ (ار۔ ر) میری کیا ہستی۔ تیری قدرت میں، میں دخل کیسے دے سکتا ہوں۔

؎ کیا دخل، جواب میں کروں لڑنے کا ارادہ
میں بندۂ ناچیز، تو کونین کا آقا!
(امام حسین۔ بارگاہ الٰہی میں)

؎ کیا دخل نور حسن میں خال سیاہ کو
نقطے کی احتیاج نہیں مہر و ماہ کو
(صنعت نوریہ، سراپائے شکر حسین)
(مہر و ماہ میں، نقطہ کوئی نہیں ہے)

کیا دور ہے۔ (ار۔ ر) ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے۔

ع:۔ کیا دور ہے جو مر کے بھی سیدھی نہ ہو کمر۔

کیا ڈر۔ (ار۔ ر) کوئی خوف نہیں، کیا حرج ہے۔

کیا ڈر قشون روم ہے یا جنود شام
ہم اپنے کام میں ہیں، ہمیں کیا کسی سے کام

کیا ذکر۔ (ار۔ س) صرف یہی نہیں، یہیں تک نہیں۔ اس کے آگے۔

ع:۔ کیا ذکر جبیں، صدر لعین سے اتر آئی (تلوار)

کیا زور ہے۔ (ار۔ فقرہ) ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مجبوری ہے۔ قسمت سے کون لڑ سکتا ہے۔

؎ تقدیر سے نہ کچھ زور۔ نہ کچھ موت سے چارا
مرنا تو ہے غربت میں تو کیا زور ہمارا
(مکالمہ)

کیا سوجھے۔ (عم۔ ار۔ ر) اور کیا نظر آئے۔ اس کے علاوہ کیا سوچے۔

سہ بولے عابد، اسے کیا سوجھے سوا رونے کے۔
جس کی آنکھوں سے نہاں رو گئے پدر، ہو جائے۔
(س)

کیا ضرور؟ (ار۔ر) لاطائل بیجا۔ بے فائدہ
ع:۔ بس اے زباں، یہ چرب زبانی ہے کیا ضرور۔

کیا عرض کروں۔ (ار۔روزمرہ) ایسے موقع پر مستعمل ہے جب خواہش کے اظہار میں بھی عذر ہو۔ اور نہ کہنا بھی ممکن نہ ہو۔
سہ کیا عرض کروں، جو تپش دل سے تعب سے ہے
فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہے

کیا غم؟ (ار۔روزمرہ) کوئی فکر نہیں۔ فکر اور سوچ کا کیا ضرورت؟
سہ کیا غم، جو نہ تابع، نہ ملازم ہو کسی کا۔
فوجوں سے وہ ڈرتا ہے جو مجرم ہو کسی کا۔

کیا غم تھا۔ (ار۔ر) عجیب و غریب صدمہ تھا۔
سہ تھی رات بھی شبیر کے ماتم میں سیہ پوش
کیا غم تھا کہ شادی تھی ہر اک دل کو فراموش
(عجیب و غریب صدمہ و الم دلوں پر چھایا ہوا تھا کہ ہر شخص نے آرام کو بھلا دیا تھا)

کیا کام کیا۔ (ار۔ر) بڑی بہادری کی۔
سہ چرچا ہے کہ وقت پہ کیا کام کر گئی۔
چھوٹی بہو علی کی بڑا نام کر گئی۔!
(چھوٹی اور بڑی میں تضاد ہے)

کیا کسی سے کام۔ (ار۔ر) کسی سے کیا مطلب ہے۔ کسی سے کوئی غرض نہیں۔ کوئی تعرض نہیں۔
ع:۔ ہم اپنے کام میں ہیں، ہمیں کیا کسی سے کام۔

کیا کہیں گے۔ (ار۔ر) کسی قسم کے برے خیالات اور وہم دلوں میں پیدا ہوں گے۔
سہ یا رب، دلہن بنے، مجھے گزری ہے ایک شب۔
دولہا جو مر گیا تو مجھے کیا کہیں گے سب۔

کیا قیامت آگئی۔ (مو۔ ار۔ر) جب کوئی انہونا واقعہ پیش آتا ہے تو حیرت و افسوس میں یہ فقرہ بولتے ہیں۔
سہ یہ کیا قیامت آگئی اے فاطمہ کے لال۔
اٹھا تڑپ کے جب تو پکارا بصد ملال۔

کیا ہوگا۔ (ار۔ر) کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیکار بات ہے۔
سہ ڈرتے نہیں جو شکوۂ بیداد کروگے
کیا ہوگا جو اللہ سے فریاد کروگے

کیا ہو گئے۔ (ار۔ر) کہاں چھپ گئے۔ کہاں چلے گئے۔
سہ کیا ہو گئے۔ وہ جوہریان سخن اک بار
ہر وقت جو اس جنس کے رہتے تھے طلبگار

کیا ہے۔ (ار۔ر) کیا ماجرا ہے یہ۔ آخر ایسا کیوں ہے۔
سہ کیا ہے کہ جو نانا کی سواری نہیں آتی۔
بھیا! مجھے آواز تمہاری نہیں آتی۔

کیا یاد ہیں۔ (طعن آمیز فقرہ) کچھ نہیں جانتا۔
ع:۔ کیا تجھ کو خوب یاد ہیں تیر افگنی کے فن۔

کیا کیا۔ (ار۔ کلمہ۔ روزمرہ) کس کس طرح۔ بری طرح۔ بہت زیادہ۔
سہ انیس اللہ تجھ پر سہل کر دے قبر کی منزل۔!
لحد کا دھیان جب آتا ہے کیا کیا دل دھڑکتا ہے (س)

کیا کیا۔ کیسے کیسے۔ سخت سے سخت۔
ع:۔ کیا کیا نہ ستم سہہ کے وہ دنیا سے گیا آہ۔

کیا کیا۔ (ار۔روزمرہ) کیسے کیسے۔ کتنے اعلا۔
سہ کیا کیا شرفا نان شبینہ کو ہیں محتاج۔
کل قتل ہوا وہ، جو گرفتار ہوا آج۔

کیا کیا۔ (۱) کیسے کیسے۔ کس کس طرح۔ (۲) انتہا سے زیادہ۔ بہت کچھ۔ بہت زیادہ۔
سہ چرخ نے عالم ایجاد کو چھانا کیا کیا۔

جز حسن اور نہ پایا کوئی ہمپائے حسین (س)

کیا کیا جوان ہیں ۔ (مجازیہ۔محاورہ) کیسے کیسے حسین، خوبصورت، بہادر، شور ما، شجاع اور قوی و تندرست جوان ہیں۔

؎ حوریں سر پر نور دریچوں سے نکالے۔
کہتی تھیں کہ کیا کیا ہیں جوان گیسوؤں والے۔

کیا کیا دیکھا ۔ (ار۔روزمرہ) بہت کچھ دیکھ لیا۔ عجیب عجیب باتیں دیکھیں۔

؎ زنداں میں گئی اور طمانچے کھائے۔
اس چار برس کے سن میں کیا کیا دیکھا۔ (ر)

کیّاد ۔ (ع) انتہائی حیلہ گر۔ مکار۔

؎ جھلا کے ایک ایک کو کیّاد نے کہا۔
تم غازیوں کو آج ہے شیروں کا سامنا۔
(کیّاد: ابن سعد مراد ہے)

کیچلی جھاڑنا ۔ سانپ کا کیچلی چھوڑ کر نکلنا۔ صاف ستھری ہو کر میان سے نکلنا۔

؎ یا کیچلی کو جھاڑ کے نکلا سیاہ مار
یا آستین سے ید بیضا تھا آشکار (تلوار)

کید ۔ (ع) حیلہ۔ مکر۔

؎ خط بھیج کے منت سے سماجت سے بلانا۔
جب آئے تو یہ مکر یہ کید اور یہ بہانا۔
(مکالمہ)

کیسر ۔ (ہ) مرغ کی کیسر زرد ہوتی ہے۔
(جس کے جسم میں خون نہ ہو، اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے)

؎ چہرہ جو مکدر ہے تو زلفیں بھی ہیں پر گرد
صدمے سے رخ پاک ہے کیسر کی طرح زرد

کیسی۔کیسا ۔ (ار۔روزمرہ) روزمرہ۔کہاں کا۔ کہاں کی، بھی انہیں معنوں بولا جاتا ہے غصّے کیساتھ قطعی انکار کے معنی میں مستعمل ہے۔

؎ کیسا کفن اور کیسی لحد، فاطمہ کے لال۔
ہم گھوڑوں کی ٹاپوں سے کرینگے انہیں پامال۔

کیفیت ۔ (ع) خاصیت۔ فطری عادت۔

؎ نجف میں شراب آ کے سرکہ بنی۔
وہ کیفیت نشہ، کیا ہو گئی۔ (س)

کینہ جو ۔ (ف) فسادی کینہ رکھنے والے۔منافق

ع:۔ بیٹی! مجھے ستائینگے تربت میں کینہ جو۔

کیواں ۔ (ف) (مجازاً) عرش اعلیٰ۔ ساتواں آسمان۔ سیارہ زحل کا نام۔

ہ:۔ طوبیٰ سے سر بلند، تو کیواں سے سرفراز
(طوبیٰ: دیکھئے، تلمیح) (خیمے کی تعریف)

کیواں اساس ۔ (ف۔ترکیب) آسماں چشم۔

؎ اب تو یہ خاکسار بھی کیواں اساس ہے۔
زیور جو عرش کا تھا، وہ سب میرے پاس ہے

کیوان خدم ۔ (ف) عالی مرتبہ۔

ع:۔ کیوان خدم، سپہر حشم، عرش بارگاہ۔

کیوں ۔ (ار۔روزمرہ) ایسا ہوا تھا؟۔ یہ نتیجہ ملا تم کو۔

؎ کیوں؟ تو نے سزا در در چلے جانے کی پائی۔
کیا کام ہے اب گھر میں مرے کس لئے آئی۔
(گفتگو اور زبان و بیان کی قدریں)

ردیف گ

گ ۔ الف

گاڑکے ۔ (گاڑنا) (ار ۔ ر) دفن کرکے ۔
ع ۔ آخر پھر آئے ان کو بقیعے میں گاڑکے ۔
(امام حسن کی طرف اشارہ ہے)

گاڑنا ۔ (ہ ۔ مص) دفن کرنا ۔
؎ گاڑوں اسے ، اتنی مجھے مہلت نہیں دیتے
لاشوں کے اٹھانے کی بھی فرصت نہیں دیتے

گام ۔ (ف) قدم ۔ پاؤں ۔
ع ۔ وہ اشک صبا خاک پر کس طرح رکھے گام ۔

گاوزمین ۔ (ف) زمین کی گائے ، وہ گائے جس کے سینگ پر زمین قائم ہے ۔
ع ۔ ماری سے دب کے گاوزمیں نے کہا ، مرگ ۔

گاہ ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل) کبھی ۔
ع ۔ سب کو کبھی دیکھتے تھے ، گاہ فلک کو ۔
(امام حسین)

گ ۔ ب

گبر ۔ (ف) کافر ۔
؎ پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسین
یوں گبر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا ۔ (ر)
ترسا کے معنی بھی کافر کے ہیں ۔
(یہ صنعت توریہ ہے)

گ ۔ ر

گرداب میں آنا ۔ (ار ۔ ع) بھنور میں پھنس جانا جہاں سے نکلنا ممکن نہیں ہوتا ۔
؎ فی الفور خلل زیست کے اسباب میں آیا
جو آگیا کاوے میں ، وہ گرداب میں آیا

گرداننا ۔ (ار ۔ ر) دامن الٹنا ، سمیٹنا ، تیاری کرنا ۔
؎ گردان کے دامان قبا لاش اٹھائی ۔
غش ہو گئی مخدومہ کونین کی جائی ۔

گردپوش ۔ (ف) اوپری کپڑا ۔ اوپر کی شے ۔ ڈھانپ دینے والی شے ۔
؎ زیں پر تھا گردپوش کہ ابر آفتاب پر

گرد پھٹنا ۔ (ار ۔ ر) جب کوئی ہجوم دور ہوتا ہے تو غبار سا نظر آتا ہے اور جب قریب آجاتا ہے تو

تو اصل چیز نظر آتی ہے (ایسے موقع پر مستعمل ہے)

ؔ مقتل کے قریب آکے پھٹی گرد جو اک بار
دیکھا شہ دین نے کہ چلے آتے ہیں اسوار

گرد پھرنا۔ (ا ر ۔ ر) صدقے ہونا۔ قربان ہونا۔ طواف کرنا۔

ؔ کیا دن سعید ہوگا میں اس روز کے نثار
جس روز ان کے گرد پھرونگا میں سات بار

گرد پھرنا۔ (ا ر ۔ ر) قربان ہونا، صدقے ہونا، طواف کرنا۔

ع:۔ بھائی کے گرد پھر کے پیر کی بلائیں لیں
"بلائیں لینا"، (دیکھئے "ر" ردیف میں)

گردش۔ (ف) سرگردانی، گھومنا، پھرنا، چکر۔

ؔ گردش عبث ہے کنج قناعت میں بیٹھ رہ
رازق نے رزق خلق کیا آسیا کے ساتھ (س)
(گردش کے بعید معنی خرابی تقدیر کے بھی ہیں)

گردش۔ (ف) (سفر سے استعارہ کیا ہے)
ادھر ادھر گھومنا۔ محض راستہ چلنا۔ سفر۔ بدقسمتی۔

ع:۔ گردش ہے اب اور فاطمہ زہرا کا قمر ہے۔
(قمر کو "بیٹے" سے استعارہ کیا ہے)

گردش ایام۔ (ف ۔ ع) زمین کی گردش جس سے دن رات بنتے ہیں۔

ؔ گر لاکھ مدد گردش ایام کو پہنچے۔
کب مرغ شب بر سبک گام کو پہنچے۔

گردش دینا۔ (ا ر) چاروں طرف فضا میں گھمانا۔

ؔ اٹھا جو ہاتھ کانپ گیا، شبیر آسماں
گردش جو دی تو سب نہ دبالا ہوا جہاں

گردش میں کٹنا۔ محض ادھر ادھر گھومنا۔ نہایت پریشانی سے گزرنا۔

گردش میں کٹی رات دن ابن ولی کو
مقتل پہ ہوئی صبح حسین ابن علی کو۔

گردش نظر آنا۔ (ا ر ۔ فقرہ) شومی و بدبختی کے آثار کا اندازہ ہونا۔

ؔ خورشید درخشاں امامت ہے سفر میں
گردش اسے آئی ہے نظر دور قمر میں
(سفر، گردش۔ خورشید، درخشاں۔ قمر، صفت مراعاۃ النظیر)

گرد کر دینا۔ (ا ر ۔ ع) ہیچ بنا دینا۔ شرمندہ کر دینا۔

ؔ خورشید بن گئے طبع عرض پاک کے
تاروں کو گرد کر دیا ذروں نے خاک کے

گردن ڈھل جانا۔ (ا ر ۔ ع) گردن بے جان ہو جانا۔ اپنی جگہ نہ ٹھہرنا۔ (مرنے کی علامت)

ؔ صراحی دار گردن ڈھلی جاتی ہے بن پانی۔!
گلے میں سانس جب رکتی ہے ہر دوسرے ٹپکتا ہے (س)

گردن سے ملا دینا۔ (ا ر) گردن کاٹ دینا۔ خنجر چلا دینا۔

ؔ حاضر ہوں میں، خنجر مری گردن سے ملا دو
پر تھوڑا سا پانی مرے بچے کو پلا دو۔!

گردن کھینچنا۔ (ا ر ۔ ع) ڈرنا۔ سہم کر گردن سکیڑ لینا۔ ڈر کر بھاگنا۔

ع:۔ گردن طرف غار ہر اک مارنے کھینچی

گردن میں ہاتھ ڈالنا۔ (صفت توریہ) باگ گھوڑے گردن کے دونوں ہوتی ہے اس کو ہاتھ ڈالنے سے تعبیر کیا ہے۔

ؔ ہیں صانع قدرت نے سانچے میں ڈھالے
ہے پیارے گردن میں عناں ہاتھوں کو ڈالے

گردن میں ہاتھ ہونا۔ (ا ر) محبت و پیار میں گلے میں باہیں پڑی ہونا۔

ؔ نانا کے ساتھ پیار میں دونوں کا ساتھ تھا

گردن ہیں ایک ان کا اور ایک ان کا ہاتھ تھا۔

گرنا۔ (ار) مسمار ہونا۔

؎ انجام بخیر، ابتدا بگڑی ہے۔
گھر گر نہ پڑے کہیں، بنا بگڑی ہے۔

گردوں۔ (ف۔ اسم مذکر) آسمان۔ خصوصیت سے آسمان کو "گردوں" اس لئے کہا ہے کہ وہ دن امام حسین زندگی کا آخری دن تھا۔ اور "گردوں" آسمان کو بری صفت کے تصور کے ماتحت کہا جاتا ہے۔

؎ ظاہر ہوئی گردوں پہ سپیدی جو سحر کی
خورشاں نے مشرق کی طرف اٹھ کے نظر کی

گردوں کا سحر کرنا۔ (ار۔ بول چال) صبح ہونا
(صنعت ایہام)

؎ جب سورہ والیل میں گردوں نے سحر کی
صورت نظر آنے لگی زہرا کے قمر کی

گردوں کی طرف دیکھنا۔ انتہائی لاچاری اور مایوسی کے عالم میں انسان آسمان کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔

؎ سن کر یہ صدا آپ نے تلوار کو روکا
تلوار کو کیا برق شرربار کو روکا
گردوں کی طرف دیکھ کے رہوار کو روکا

گردوں نشیں۔ (ف) آسمان حشم۔ اعلیٰ قدموں والے۔

؎ گردوں نشیں سروں کو ہم پیٹنے لگے۔
بکھرا کے بال، اہل حرم پیٹنے لگے۔
(گردوں نشیں: اہل حرم)

گردہ۔ (ف) احاطہ۔ دائرہ۔ حدود۔

؎ فوجوں کا جائزہ تنہا وہاں جب چلے تھے ہم
گردے میں بیس کوس کے لشکر پڑا تھا سب

گروہ۔ جمع گروہ۔

؎ ہیں تین چار کوس کے گردے میں سب سوار۔
اک اک جواں ہے رستم میدان کارزار۔
(فوج یزید کا شمار)

گرز۔ (ف) گرز گراں بار کی تعریف۔

؎ گرز ایسا کہ عنتر جسے مشکل سے سنبھالے۔
(عنتر: دیکھئے: تلمیح)

گرز گاؤ سر۔ (ف) (دیکھیے، تصویر)

؎ تولا شقی نے [illegible] ہی یہ گاؤ سر
اکبر نے دوش پاک سے لی ہاتھ میں سپر

گرسنہ۔ (ف) [illegible]کا۔

؎ حاضر در حضور پہ وہ خاصگان رب
غربت زدہ، گرسنہ و مظلوم و تشنہ لب

گرفتار بلا ہونا۔ مصائب و آلام میں پڑا ہونا۔

؎ فرماتے تھے اے دہر! اگر گرفتار بلا ہوں
میں وہ ہوں، جو آغوش محمدؐ میں پلا ہوں

گرگ۔ غزال۔ فرس۔ گرگ (ف) بھیڑیا۔
غزال۔ (ع) ہرن (ہرن کا بچہ)
فرس (ع) گھوڑا۔

؎ مور و ملخ و گرگ و غزال کو فرس و شیر
سب آتے ہیں، جب ہوتا ہے خلق میں اندھیر

گرم جوشی۔ (ف۔ صفت) سرگرمی۔ جوش و جذبات کی برانگیختی۔

؎ کس کام آئیگی تیز ہوشی تیری
ہے سرد ولا میں گرم جوشی تیری (ر)

گرم عناں ہونا۔ (ار) گھوڑے تیزی سے دوڑنا۔

؎ یاں تھے جو سبک رو تو ادھر گرم عناں تھے
بجلی تھے کسی جا، تو کہیں آب رواں تھے
(عون و محمد کی لڑائی)

گرم کار ہونا۔ (ار۔ ع) مشغول ہونا، مصروف ہونا۔

ع: اے سیف خامۂ دو زباں گرم کار ہو۔
شعلہ بار ہو۔

گرم و سرد سہہ لینا۔ (ار۔ع) اچھا برا سب برداشت کر لینا۔

~ سہہ لیں گے وہ یتیمی و غربت میں گرم و سرد
ہم اور کام کے نہیں لائق، بجز نبرد

گرم ہونا۔ (ار۔ع) منعقد ہونا۔ انعقاد ہونا۔ برپا ہونا۔

~ گرم ہے مجلس ماتم ہر جا
ہو جو بے یہ وہ بازار نہیں (س)

گرما جانا۔ (ار۔روزمرہ) گرمی پیدا ہو جانا، جوش پیدا ہو جانا۔ ولولہ آ جانا۔

~ گرما تو گیا۔ برد ہے کیوں بزم حسین
ٹھنڈی آہیں کرو۔ تو گرما جائے (ر)

گرمانا۔ (گھوڑے کے لئے) گھوڑے میں چستی پیدا کرنے کے لئے اس کی باگ کھینچ کھینچ کر مہمیز مارتے ہیں۔ تاکہ اس کے اعضا چلنے اور بھاگنے کے کھل جائیں اور سستی جاتی رہے۔

~ گرما کے جو شبیر نے تازی کو کیا تیز
اعدا پہ چلا غول سواروں کا جلو ریز
(میدان جنگ میں امام کا پہنچنا)

گرمئ بازار۔ (توصیف اضافی) تابش۔ جلن اور انتہائی گرمی کی طرف اشارہ ہے۔

~ تیغ ایسی، فرس ایسا کہ آندھی بھی جہاں گرد
بجلی کی بھی تھی گرمی بازار جہاں سرد

گرمی تھی۔ (ار۔روزمرہ) ایسی شدید گرمی تھی۔ شدید ترین گرمی کے موقع پر مستعمل ہے۔

~ گرمی تھی، کہ تھے نخل بھی سوکھے ہوئے بن کے
مرجھا گئے تھے پھول، محمدؐ کے چمن کے۔

گرمی کی فصل۔ (ار) گرمی کا زمانہ۔ گرمی کا موسم۔

~ گرمی کی ہے یہ فصل تمازت کے ہیں یہ دن
جھیلوں میں پڑے رہتے ہیں وحشت کے ساکن

گرہ۔ (۵) نیزے کی گرہ۔ (دیکھئے، تصویر)

ع: نیزوں کو دیکھئے، تو گرہ سے گرہ جدا۔

گرہ پڑنا۔ (ار۔ع) اچھو لگنا۔ پھندا لگنا۔

~ پڑتی ہے گلے میں آب کوثر کی گرہ۔
شاید مرا شبیر۔ کہیں پیاسا ہے۔ (ر)

گرہ سے جانا۔ (ار۔ع) ملکیت سے کچھ نکل جانا۔ (۲) سالگرہ کے موقع پر ازاربند یا کسی کپڑے میں ہر سال کی یادداشت کے لئے ایک گرہ لگا دی جاتی ہے۔ لیکن بقول انیس ایک گرہ عمر کا ایک سال کم ہو گیا۔

~ جب سالگرہ ہوئی تو عقدہ یہ کھلا۔
یاں اور گرہ لے ایک برس جاتا ہے۔ (ر)

گرہ سے کھو دینا۔ (ار۔ع) اپنا پیسہ یا مال خراب کر دینا۔ اپنا ہی نقصان کر لینا۔

~ عالم فانی میں ہم کو کیا ملا۔
اور کچھ اپنی گرہ سے کھو گئے (س)

گ۔ز

گزر جانا۔ (ار۔ر) بیت جانا۔ (زندگی)

~ ایذارہ خالق میں ہمیں بھائی ہے بھائی۔
یوں میں بھی غریبوں کی گزر جاتی ہے بھائی۔

گزر جانا۔ (ار)

~ گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا
مگر حسین سے صابر کو اضطراب نہ تھا (س)

گزر جانا۔ دنیا سے چلا جانا۔ مر جانا۔

~ جیتی ہے وہ ماں جس کے گزر جانے کے دن تھے۔

یہ بیاہ کی راتیں تھیں کہ مر جانکے دن تھے ۔

(جناب زینب بچوں کی لاشوں پر)

گزر جانا ۔ پار ہو جانا ۔

؎ یہ کہتے تھے کہ حلق سے خنجر گزر گیا

خورشید آسمان شرف خون میں بھر گیا

(استعارہ ۔ امام حسین سے)

گزر جانا ۔

؎ ساتھ اس کے زمانے سے گزر جاؤں گا میں بھی

یہ مر گئی غربت میں، تو مر جاؤں گا میں بھی

گزر ساتھ ہونا ۔ (ار ۔ ر) ساتھ ساتھ جانا ۔ ساتھ رہنا ۔

؎ کوثر پہ میں جاؤں تو گزر ساتھ ہو ان کا

دامن ہو مرا حشر میں اور ہاتھ ہو ان کا

گزرنا ۔ (ار) وقت کسی نہ کسی طرح بیت جانا ۔

؎ گرمی میں بھی راحت سے گزر جائیگی بابا

آئیگا پسینہ تپ اتر جائیں گی بابا

گزرنا ۔ (ار ۔ ر) باز آنا ۔ درگزر کرنا ۔ ضرورت تر رہنا ۔

؎ وہ کہتی ہے ، ہیں پانی سے گزریں ، نہ مشک آئے ۔

ہے ہے بس اب چچا کو مرے کون پھیر لائے ۔

گزری ۔ (میں گزری) (عو ۔ ار ۔ ر) باز آئی ۔

خاک ڈالی ۔ چھوڑا میں نے ۔

؎ مر جاؤں گی سفر میں جو بچھڑوں گی بھائی سے

جنگل مجھے پسند ہے ۔ میں گزری ترائی سے

گزری میں ۔ (عورتوں کا فقرہ) میں باز آئی ۔ درگزری ۔

؎ گزری میں ، کھیل سے میرے بچے کو کیوں رلائیں

ان سے نہ بولیو ، وہ تمہیں لاکھ گر منائیں

گ ۔ ف

گفتار ۔ (ف) بیان ۔ گفتگو ۔ نظم ۔ مرثیہ ۔

کلام ۔ کافی ہے رلانے کو تری درد کی فریاد ۔

گفتار ۔ (ف) بات چیت ۔

؎ زینب نے عقابانہ جو کی ان سے یہ گفتار

یوں کہنے لگے جوڑ کے ہاتھوں کو وہ دلدار (قلعہ علم)

گ ۔ ل

گل احمر ۔ (اسم مذکر) گلاب کا پھول (استعارہ)

؎ مجلس میں عجب بپا چشم تر ہے

ہر لخت جگر رشک گل احمر ہیں ۔ (ر)

گلبدن ۔ (ف ۔ ع مرکب) نازک ۔ حسین ۔ معطر

ع: یہ لاش علی اکبر گلبدن ہے (س)

گلبدن ۔ (مرکب توصیفی) نازک اندام ۔

؎ کانٹے ادھر ہیں لالہ رخ و گلبدن ادھر

کافر ادھر ، شبیہ رسول زمن ادھر

(شبیہ رسول زمن ، دیکھئے تلمیح)

گل پیرہن ۔ (استعارہ) معطر جسم والا ۔ حسین ۔ خوبصورت ۔

ع: حسین مثل یوسف یہ گل پیرہن ہے ۔ (س)

گل پیرہن ۔ (ت ۔ مرکب) پھولوں جیسا جسم رکھنے والے ۔

حسین و نازک ۔

؎ یہ دشت ہولناک کہاں ، یہ چمن کہاں ۔

جنگل کہاں ، بتول کے گل پیرہن کہاں ۔

گلجھڑی ۔ (ہ ۔ اسم مونث) ؟

؎ کب غنچے کی گلجھڑی صبا نے کھولی

مشکل جو پڑی عقدہ کشا نے کھولی ۔ (ر)

گل خار نظر آنا ۔ (ار) ہر شے کانٹے کی طرح لگنا ۔

کوئی چیز بھی اچھی نہ لگنا ۔

؎ اس سرزمین کے گل نظر آتے ہیں مجھ کو خار ۔

نشتر سے کم نہیں ، رگ جاں کو یہ سبزہ زار

(زمین کربلا)

گل رعنا ۔ (ف) حسین و خوبصورت نوجوان مراد ہیں ۔

ع افسوس جہاں سے دولت کیا کیا نہ گئے۔
اس باغ سے کیا کیا گل رعنا نہ گئے (ر)

گل ریاض محمدؐ ۔ (ف ۔ ر) رسول اسلام کے چمن کا گل سرسبد۔ مراد امام حسین۔

ع: آیا گل ریاض محمدؐ، زہے نصیب۔

گل زہرا ۔ (ف ۔ ترکیب) حضرت فاطمہ کا پھول۔
مراد: امام حسینؑ

ع گل زہرا کے غم میں نوحہ خواں ہیں بلبلیں ساری
صدا فریاد کی آتی ہے، جب غنچہ چٹکتا ہے (س)

گل سرسبد ۔

ع میں عطر گل سرسبد باغ جہاں ہوں۔
پانی ہو دل سنگ، وہ اعجاز بیاں ہوں۔

گل سرسبد ۔ (ف) پھولوں سے بھری ٹوکری میں سب سے اوپر کا پھول، چوٹی کا پھول۔

ع ہے کون گل سرسبد گلشن اسلام
آباد کن کعبہ حق، کاسر اصنام

گل کے دہن میں کانٹے پڑ جانا ۔ (ا ۔ ع) پھولوں کا سوکھ جانا۔ مرجھا جانا۔ پھول سے مراد اولاد حسین بھی ہے۔

منہ (زبان) میں کانٹے پڑ جانا۔ بچوں کی زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہیں۔

ع کانٹے ہر ایک گل کے دہن میں ہیں پڑ گئے
اس درجہ باغ فاطمہ میں قحط آب ہے (س)
(راقم الحروف کے خیال میں یہ محاورہ کسی نے نظم نہیں کیا)

گل مہتاب ۔ (اضافت توصیفی) (استعارہ) چاند کا پھول۔ چاند۔

ع آئی بہار میں گل مہتاب پر خزاں۔
مرجھا کے رہ گئے ثمر و شاخ کہکشاں۔

گلا بندھنا ۔ (ا ۔ ع) پیاس کے سبب گلا خشک ہو جانا۔ آواز نہ نکلنا۔

ع سکینہ پکاری بندھا جب گلا۔
اخی! اب تحمل گوارا نہیں۔! (س)

گلاب پاش ۔ (ف) گلاب چھڑکنے والا چھوٹا سا فوارہ

ع ہیں یہ گلاب پاش کہ فوارہ ہائے نور
شمعیں ہیں دست حور میں، یا ہے چراغ طور
(امامباڑے کی تعریف)

گلاب گل ارغواں کھینچنا ۔ (ا ۔ بول چال) سرخ پھولوں کا گلاب نکالنا۔ گل گلاب کا عرق نکالنا۔

ع گلاب گل ارغواں کھینچتے ہیں۔۔!
پسینہ نہیں پونچھتے رخ سے حضرت۔ (س)

گلزار شب ۔ (اضافت توصیفی) رات کا چمن۔ ستاروں کو گلزار سے استعارہ کیا ہے۔

ع پھولا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زار صبح۔
گلزار شب خزاں ہوا آئی بہار صبح۔

گلشن بے خار ۔ (استعارہ) (۱) ایسے اشعار جو شیریں، بلیغ اور فصیح ہوں۔

ع اے طبع رسا خلد کا بازار دکھا دے
اے باغ سخن! گلشن بے خار دکھا دے

گلشن جنت کا سفر ۔ (ا) جنت جانے کے لیے۔ شہادت کے درجات پر فائز ہونے کے لیے۔

ع قربان تمہیں ہونا ہے محمدؐ کے پسر پر۔
کرو کوچ گلشن جنت کے سفر پر۔

گلشن عالم ۔ (اضافت توصیفی) دنیا۔

ع جاں سرکشوں کی جانب ملک عدم چلی۔
الٹی ہوا کبھی گلشن عالم میں کم چلی۔

گلشن فلک ۔ (اضافت توصیفی)

ستاروں کے آسمان پر چمکنے کے وجہ سے ان کو پھول
تصور کیا ہے۔ اور اسی رعایت سے فلک کو گلشن
سے تعبیر کیا ہے۔

ع یوں گلشن فلک سے ستارے ہوئے رواں۔
چن لے چمن سے پھولوں کو جس طرح باغباں۔
(ایک ایک کر کے تمام ستارے چھپ گئے)
(استعارہ)

گلشن کے پھول ۔ (استعارہ) کسی خاندان کے
چشم و چراغ ہستی۔

ع سب گلعذار، عاشق سبط رسول تھے۔
آخر وہ لوگ بھی کسی گلشن کے پھول تھے۔
(مرنے والے)

گلشن میں باد بہاری چلنا ۔ (ار۔ استعارہ)
دنیا آباد ہو جانا، آرزوئیں سرسبز ہو جانا۔

ع بھیگیں جو مسیں، ماں نے کہا بجارۂ یاری
یعنی مرے گلشن میں چلی باد بہاری
(علی اکبر کے متعلق)

گلعذار ۔ (ف) حسین و رعنا۔

ع: بڑھ بڑھ کے مرکبوں پہ بڑھے جب وہ گلعذار۔
(لشکر حسین کے سپاہی)

گلفام ۔ (استعارہ) پھول جیسا چہرہ رکھنے والا۔
انتہائی حسین اور خوبصورت۔

ع: ہونٹوں کو چھپاتے تھے علی اکبر گلفام۔

گل کھلا جانا ۔ (ار) اولاد قتل ہو جانا۔ گھر برباد
ہو جانا۔

ع: جنگل میں فاطمہ گل کھلائے ہوئے تھے۔

گل کے کٹورے ۔ (استعارہ) پھولوں کی شکل
کٹوروں جیسی ہوتی ہے۔

ع وہ گل کے کٹوروں پہ درافشانی شبنم۔ (اوس کے موتیوں کا گرنا)

گلگشت ۔ (ف) سیر چمن۔ ٹہلنا۔

ع: جب ہوئے عازم گلگشت شہادت قاسم۔

گل مراد پانا ۔ (مراد پانا) (ار۔ ع) دعا مستجاب ہونا۔

ع: سرخی لبوں پہ آگئی، پایا گل مراد۔
(جوانان لشکر حسین)

گلنار ہونا ۔ (صنعت ایہام) گلاب کے پھولوں کی طرح
سرخ۔ خون سے بھرا ہونا۔ خون آلود۔
(قتل ہو جانے کے بعد خون سے بھرا ہوا)

ع: پیکر تھا ہر اک ناری خونخوار کا گلنار۔

گل ہونا ۔ (ار) بجھنا۔ (چراغ، شمع، روشنی)

ع گل ہونے میں شمعوں کے نہ لگتی تھی ذرا دیر۔
کرتی تھی اندھیرے میں ہوا اور بھی اندھیر۔

گلو بریدہ ۔ (ف) گلا کٹا ہوا۔ شہید۔

ع: ہے ہے گلو بریدۂ راہ خدا حسین۔

گلیاں اندھیری ہونا ۔ (ار) دنیا تیرہ و تار ہونا۔
(موت سے مراد ہے) راستہ پرخطر ہونا۔

ع چھریاں جگر پہ صدمۂ فرقت نے پھیری ہیں
سنتی ہوں میں کہ راہ میں گلیاں اندھیری ہیں

گلے سے لگ جا ۔ (ار۔ ر) آ مجھ سے گلے مل لے۔

ع پھیلا کے ہاتھ کہنے لگے، شاہ دیں پناہ۔
لگ جا گلے سے، روکی تو روکی ہماری راہ
(حر اور امام حسین)

گلے کا ہار ہونا ۔ (ار۔ ع) پیچھے پڑ جانا۔ چمٹ جانا۔
کسی طرح نہ چھوڑنا۔

ع دولہا نے عرض کی کہ اجل ہے گلے کا ہار
چہرے پہ مرنے والوں کے سہرا اتر چلا ہے

گلے لگنا ۔ (ار۔ ر) بغلگیر ہونا۔ گردن میں ایک دوسرے
کا ہاتھ ڈال لینا۔

ع لگ کر گلے سے بھائی بہن روئے زار زار۔

"واغربتا" کی اہل حرم میں ہوئی پکار
(امام حسین اور جناب زینب)

گلے میں گرہ پڑنا۔ (ار۔ ع) گلے میں پانی اٹکنا۔ حلق سے پانی بمشکل اتر سکتا۔ (جب پھندا لگتا ہے تو عورتیں بدشگونی سمجھتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ مسافر عزیز کی خیر ہو۔ اس پر کوئی مشکل آپڑی یا وہ پیاسا ہے)

ﮯ پڑتی ہے گلے میں آب کوثر کی گرہ
شاید مرا شبیر کہیں پیاسا ہے　(ر)

گ۔م

گمان ہونا۔ (ار) سمجھنا۔ معلوم ہونا۔ خیال ہونا۔
مثلاً۔ ذرّوں کی روشنی پہ ستاروں کا تھا گماں۔

گم ہونا۔ (ار۔ ر) وجود نہ ہونا۔ مفقود ہونا۔ ناپید ہونا۔

ﮯ برپا ہے مدینے میں تلاطم کئی دن سے۔
بے راحت و آرام و طرب گم گئی دن سے۔

گم ہونا۔ (ار) کھوئے کھوئے سے ہونا۔ خوفزدہ ہونا۔ سراسیمہ ہونا۔
مثلاً۔ دہشت سے اس طرف کے دلاور تھے گم کرہم۔

گ۔ن

گنج شہیداں۔ (ف) مرکب) شہیدوں کا قبرستان۔ وہ قبر جس میں ایک سے زائد شہدا دفن ہوں۔

ﮯ ہر اک عزیز گنج شہیداں میں سوئیگا۔
بھیا! کوئی جنازے پہ بھی روئیگا

گنبد دوّار۔ (ف۔ ع) مراد، آسمان۔
مثلاً۔ تھرّائی زمیں، کانپ گیا گنبد دوار۔

گندم سے گندم۔ جو سے جو۔ (ضرب المثل) جو بوؤگے، جو کاٹوگے، گیہوں بوؤگے گیہوں کاٹوگے۔

ﮯ (فارسی مثل ہے۔ گندم از گندم بروید جو ز جو)
جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

ﮯ گندم سے گندم جو سے جو ہے
کاٹیں گے وہی جو بو رہے ہیں　(س)

گندھی چوٹیاں ہونا۔ چوٹی بندھی ہونا۔ گردن کے بالوں کی لٹوں کی چوٹیاں بندھی ہونا۔

ﮯ ہر دم ہو گندھی چوٹیوں کا دم نہ الجھائے۔
قزّرک کے پر کھولے ہوئے جھرنے پہاڑ جائے۔

گنگ۔ (ف) گونگا۔ نہ بول سکنے والا۔
(مجازاً) جس میں فصیح انداز بیان کی طاقت نہ ہو۔

ﮯ گنگ کو ماہر انداز تکلم کردوں۔
جس کو بولنے کا فن نہ آتا ہو، اس کو فصیح تقریر کا انداز بتادوں۔

گنوانا۔ (ار) کھو دینا۔ مرنے کو بھیج دینا۔

ﮯ جو ہم نے سہے زخم، یہ دل پر کوئی کھاتا۔
ننھے سے کوئی بھلا بچے یا ہاتھوں سے گنوانا۔

گنوانا۔ (ہ۔ ار۔ ر) بیکار کھونا۔ بیکار گزارنا۔ ضائع کرنا۔

ﮯ کام عقبیٰ کا نہ کچھ کرچلے دنیا میں انیسؔ
ہائے کیا عمر کو غفلت میں گنوایا میں نے　(س)

گنوانا۔ (ہ۔ بمعنی۔ ار۔ ر) کھو دینا۔
مثلاً۔ ہائے اکبر، تمہیں ہاتھوں سے گنوایا میں نے　(س)

گنہگار۔ (ار) یہاں مجرم اور ملزم کے معنی میں نظم کیا ہے۔

ﮯ بیکس ہوں، مسافر ہوں، پریشان و حزیں ہوں
کچھ حاکم کوفہ کا گنہگار نہیں ہوں!

گ۔و

گو۔ (کلمۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے)

خواہ، اگرچہ، چاہے۔

؎ گو حشر میں مہر کی تمازت ہوگی
پر شہ کے عزاداروں کو راحت ہوگی (ر)

گو ۔ (ف) گیند۔

؎ بجلی سی کبھی یاں تو کبھی واں تھی وہ شمشیر
گو تھے سر کفار تو چوگاں بھی وہ شمشیر

گوارہ ۔ (ا۔) ضرورت۔ خواہش۔

؎ عباس نے کی عرض، کلیجہ ہے دوپارہ
ان کو کسی کی نہیں امداد گوارہ

گوارہ ہونا ۔ (ا۔ بول چال) برداشت ہونا۔ اعتراض نہ ہونا۔ قبول ہونا۔

ع:۔ امت جو کرے جبر تو یہ بھی ہے گوارہ۔

گور کنارے ہونا ۔ (ا۔ ع) لب گور ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ ضعیف ہونا۔

؎ مالک ہو تمہیں، ہم تو ہیں اب گور کنارے
حصہ یہ تمہارا تھا، سو پہنچا تمہیں بارے
(امام حسین)

گور کنارے ہونا ۔ لب گور ہونا۔ بھی ہم معنی ہے مرنے کے قریب ہونا۔

؎ کیا انیس کہ میں گور کنارے بھی تو ہوں آہ۔
بابا کو نہ اماں کو نہ بہنوں کو مری چاہ۔

گوشوارۂ عرش ۔ (ف) عرش کے لیے باعث زینت، گوشوارہ عورت کے لئے باعث حسن ہوتا ہے۔ اس سے اس لئے تشبیہ دی ہے۔

؎ واللہ گوشوارۂ عرش خدا ہے وہ
لاریب پارۂ جگر مصطفےٰ ہے وہ (حر کا رجز)

گومگو ۔ (ف۔ روزمرہ) تذبذب۔ کشاکش عجیب کیفیت۔

؎ کیسی یہ گومگو ہے اے رب کلیم
بلبل نالاں ہے، گل کو خموشی ہے (ر)

گومگو ہونا ۔ (ا۔ روزمرہ) کشمکش و پیچ ہونا۔ مذبذب ہونا۔ ڈانواڈول ہونا۔

؎ ہے کون جو رنج مرگ سہنے کا نہیں
احوال پہ گومگو ہے۔ کہنے کا نہیں (ر)

گوہر شہوار ۔ (ف ترکیب) اپنے اشعار سے استعارہ کیا ہے۔

؎ اب ہے کوئی طالب، نہ شناسا، نہ خریدار۔
کس کو دکھائیں گے یہ گوہر شہوار

گوہر مراد مل جانا ۔ (ا۔ بول چال) دعا قبول ہو جانا۔ مراد بر آنا۔

؎ یہ سن کر کے شاد شاد ہوئے وہ خوش اعتقاد
رخصت انھیں ملی کہ ملا گوہر مراد

گوہر یکتا ۔ (ف۔ مرکب۔ اسم مذکر) قیمتی اور نایاب موتی۔

؎ ہر شیر ہے مجری دریا کے برابر
ہے اشک ہر اک گوہر یکتا کی برابر

گویا ہونا ۔ (ا) کہنا۔ مخاطب ہونا۔

؎ گویا ہوئی اس دم اسداللہ کی شمشیر
اب میاں سے کھینچو مجھے یا حضرت شبیر

گ ۔ ہ

گہ ۔ (ف) کبھی۔

ع:۔ گہ فرق پہ چمکی تو کبھی دوش پہ آئی (تلوار)

گھ

گھاٹ ۔ (ہ) ساحل۔ کنارۂ دریا۔

ع:۔ غل پڑ گیا کہ گھاٹ پہ تلوار چل گئی۔

گھاٹ ۔ (۱) طرح۔ طریقہ (۲) کاٹ۔ تیزی۔ دھار

ع:۔ کس گھاٹ سے اعدا کے گلے کاٹ رہی تھی۔

گھاٹ۔ تلوار کی کاٹ۔ تیزی۔

؎ دم بھر پناہ گھاٹ سے اس کے نہ پاؤ گے۔
طوفان خون اٹھیگا کہ سب ڈوب جاؤ گے۔

(تلوار)

گھاٹ رکے ہونا۔ (ار۔ع) دریا کے تمام ساحلوں پر مضبوط پہرے ہونا۔

ع:۔ دریا بھی نظر بند تھا یوں گھاٹ رُکے تھے

جلد ۱ ؟

گھاٹ روکنا۔ (ہ۔ار) ساحل دریا پر قبضہ کرنا۔ حفاظت میں لے لینا۔

ع:۔ ہم گھاٹ روکنے کے لئے آئے ہیں ادھر۔

گھبرا جانا۔ (ار) روزمرہ) پریشان ہو جانا۔ منتشر حواس ہو جانا۔ سکون جاتا رہنا۔

ع:۔ گھبرا گئے ناموس رسول عربی۔

گھٹا ٹوپ۔

؎ ہر محمل و ہودج پہ گھٹا ٹوپ پڑے ہیں۔
پردے کی قنائیں لیے فراش کھڑے ہیں۔

گھٹا ٹوپ۔ (ار) پردے، عماریاں۔ محمل۔

ع:۔ آندھی سے گھٹا ٹوپ اڑے جاتے ہیں ہر بار۔

گھٹا چھا جانا۔ (ار۔ع) استعارہ: مصیبت کا۔ غم و اندوہ مسلط ہو جانا۔ تاریکی چھا جانا۔

؎ پھولوں کو اجل خاک پہ بکھرا گئی ان میں۔
غم کی دل زہرا پہ گھٹا چھا گئی ان میں۔

گھٹا چھا جانا۔ (ار۔ع) (۱) ع) عموماً شعرا گھٹا سے غم و رنج۔ آلام و مصائب مراد لیتے ہیں۔
(۲) لفظی معنی۔ چاروں طرف سے فضاؤں میں گھٹائیں گھر جانا۔ غم و اندوہ کا مسلط ہو جانا۔

؎ جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی
اس کعبۂ ایماں پہ گھٹا چھا گئی غم کی

گھٹا جھوم کر آنا۔ (ار۔ع) استعارہ (فوجی دل کے دل۔ ہجوم) گھنگھور گھٹا امنڈ نا۔ فوجوں کے ہجوم کی یک لخت چڑھائی کرنا۔

؎ سامنے بڑھ کے یکایک صف کفار آئی
جھوم کر تیرہ گھٹا تاروں پہ اک بار آئی

گھر اجاڑ ہو جانا۔ (ار) تباہی آجانا۔ گھر کا ہر فرد مارا جانا۔

؎ گھر تو اجاڑ ہو چکا، جنگل کو اب بساؤ۔
بجھ جائیگا، ہمارے اپنڈاپے کا غم نہ کھاؤ۔

گھر بار نہ رہنا۔ (ار۔ بول چال) گھر اور گھر کا تمام سامان ضبط ہو جانا۔

؎ کنبہ مرا آفت میں گرفتار رہیگا۔
نہ مال، نہ فرزند، نہ گھر بار رہیگا

گھر بے چراغ ہو جانا۔ (ار۔ع) جوان بیٹا مر جانا۔ کوئی بیٹا نہ رہنا۔

؎ دل داغ ہو گیا دل و جان نیتوں کا
گھر بے چراغ ہو گیا سبط رسول کا

گھر پاک کرنا۔ (ار۔ع) نجاست کو باہر نکال کر مکان کو طاہر کر لینا۔ برائیوں سے گھر کو منزّا کر لینا۔

؎ جس گھر کو بتوں سے اسد حق نے کیا پاک
جانے نہیں دیتے اسی گھر میں ہمیں سفاک

گھر پر آفت بپے آنا۔ (ار) گھر تباہ ہو جانا۔ گھر لٹ جانا۔

ع:۔ لو آفت آئی گھر پہ، چلے شاہ تشنہ لب۔

گھر تھامنا۔ (ار۔ع) گھر بار سنبھالنا۔ خاندان کی دیکھ بھال کرنا۔

؎ دستور ہے، مرتا ہے پدر آگے پسر کے
پہلے وہ اٹھے تھامنے والے تھے جو گھر کے

گھر تھامنا۔ (ار۔ع) سرپرستی کرنا۔

؎ رانڈوں کے تم پسر ہو، یتیموں کے تم پدر
گھر تھامتے ہیں باپ کا، ذی مرتبہ پسر

گھر تھمنا۔ (ار۔ر) خاندان کی دیکھ بھال اور سرپرستی ہونا۔

ع: پھر کون سرپرست ہے، کس سے تھمیگا گھر۔

گھر چھوڑ کے جانا۔ (ار۔ بول چال) تواضع کے طور پر کہتے ہیں۔ (یہ آپ کا گھر ہے، اپنا گھر چھوڑ کے کہاں جاتے ہیں)

س گھر چھوڑ کے اب آپ کہاں جاتے ہیں مولا۔
یہ کیا ہے، کہ اشک آنکھوں میں بھر لائے ہیں مولا۔

گھر خاک کرنا۔ (ار۔ مع) تمام خاندان کو تباہ کر دینا۔

س ان ناریوں نے خاک کیا گھر کو مرے آہ
برباد ہوا امت، یہ گوارا نہیں واللہ

گھر ڈبو دینا۔ (ار۔مع) شوہر کو کھو دینا۔

عورت گھر سوہر سے بنا ہوا ہوتا ہے
اگر سوہر نہیں تو گھر ڈوب جاتا ہے
پھر چاہی کریگی وفادار بلیاں۔

گھر اپنا فاطمہ کی بہو نے ڈبو دیا
فرزند کو بچا لیا، وارث کو کھو دیا۔

گھر سنبھالنا۔ (ار۔ر) خاندان کی دیکھ بھال کرنا۔ سرپرستی کرنا۔

س یہ نوجوان سنبھالے گا گھر جب مر دونگا میں۔
عباس سے ہر اک کی سفارش کر دونگا میں۔

گھر سنبھلنا۔ (ار۔مع) گھر کی دیکھ بھال ہونا۔

س فرقت میں مری طرح بگڑ کس سے سنبھلتا۔
میں گھر میں نہ ہوتی تو یہ گھر کس سے سنبھلتا۔

گھر سے نکلنے کے دن نہ ہونا۔ (ار۔ر) بچپن کا زمانہ۔ عہد طفلی۔

س کچھ آسودہ کار ہیں کچھ نہیں۔
ان کے ابھی تو گھر سے نکلنے کے دن نہیں۔ (خوجی حسینی کے بچے)

گھر کا اجالا۔ (استعارہ) گھر کی روشنی اور رونق کا سبب۔

ع:- پیری کا عصا تھا وہی اور گھر کا اجالا۔

گھر کا بوجھ۔ (ار) ذمہ داری۔ گھر کا بار۔

ع:- بھیا یہ نقاہت مری اور بوجھ یہ گھر کا۔

گھر کا چراغ۔ (ار) مراد: بیٹا۔ (سبب روشنی ہوتا ہے)

س بہت نیک پسر باپ کو پیارا سا
پیری کا عصا، گھر کا چراغ، آنکھوں کا تارا

گھر گھیرنا۔ (ار۔مع) مکانات کا محاصرہ ہونا۔ مکانات پر پہرے بیٹھنا۔

س گھر گھرتے ہیں بستی میں یہ بدعت ہے یہ بیداد
ویراں ہیں جو سو گھر تو کہیں ایک ہے آباد

گھر لٹ جانا۔ (ار۔مع) شوہر مارا جانا۔ شوہر کا قتل ہو جانا۔ شوہر کا مر جانا۔

س زینب کے قریں زوجۂ مسلم تھی کھلے سر
کہتی تھی غضب ہو گیا اے شاہ کی خواہر
میں رانڈ ہوئی۔ لٹ گیا، کوفے میں مرا گھر

گھر ہونا۔ (ار۔مع) گنجائش ہونا۔ جگہ ہونا۔

ع: محبوب تھی ہر خانۂ تن میں تھا گھر اس کا۔

گھر کر جانا۔ (ار۔مع) مجبور ہو کر جانا۔ محصور ہو کر جانا۔ پابند ہو کر جانا۔

س گھر کر نہیں جائیے کا جگر بند پیمبر
لے کر دے کر روکے مجھے سارا تیرا لشکر۔

گھر کر جانا۔ (ار۔ر) نظر بند ہو کر کہیں جانا۔

س کیا سہل ہے اس فوج میں گھر کر مرا جانا۔
تلوار جو پکڑو دن تو الٹ جائے زمانہ۔
(مکالمہ)

گھڑیاں۔ (ہندی۔ اسم مذکر) مگر مچھ۔

ع:- گھڑیال تھے پانی میں مگر خوف سے کانپے۔

(بانی۔ گہر اور گھڑیال میں صنعت ایہام ہے)

گھلا جانا۔ (ار۔ ع) انتہائی فکر مند، رنجیدہ اور تکلیف برداشت کرنا۔

؎ حضرت بھی گھلے جاتے ہیں تشویشِ سفر سے۔
ہیں ساتھ وہ بچے کو نکلے نہیں گھر سے۔

گھلا جانا۔ (ار۔ ع) صدمے کے سبب کمزور ہوتے رہنا۔

؎ منزل پہ بھی کچھ نوش نہ فرماتے تھے شبیر۔
تشویش تھی ایسی کہ گھلے جاتے تھے شبیر۔

گھمسان کر دینا۔ (ار۔ ع) (لاشوں کے ڈھیر لگا دینا) انبار لگا دینا۔ ہجوم کر دینا۔

؎ جس صف پہ چمک کر گری، گھمسان کرآئی
جمعیّتِ اعداء کو پریشاں کر آئی۔!
(تلوار کی کاٹ)

گھوڑا بدمزاج ہو جانا۔ (ار) گھوڑے کا بھڑک اٹھنا۔ بدک جانا۔

ع:۔ گھوڑا نہ بدمزاج ہو پٹڑی جمی رہے۔

گھوڑا چھیڑنا۔ (ار۔ ع) گھوڑے کی باگ کھینچ کر آگے بڑھانا۔

؎ چلنے سے جو بدکش لڑانے لگے سوکار۔
خود چھیڑ کے گھوڑے کو بڑھے سیّدِ ابرار

گھوڑے اڑانا۔ (ف۔ ع) سرپٹ گھوڑوں کو فوجوں کی اندرونی صفوں تک لے جانا۔

؎ فوجوں میں یوں کسی بھی گھوڑے اڑائے ہیں
دیکھو، ہم کہاں سے کہاں لڑتے آئے ہیں

گھوڑے کسنا۔ (ار۔ ر) گھوڑوں پر زین اور لگام وغیرہ لگانا۔

؎ شب سے ہیں تردد میں سفر کے شہ ابرار۔
گھوڑے بھی کسے جاتے ہیں، محمل بھی ہیں تیار۔

گھونٹ اترنا۔ (ار۔ ر) پانی حلق میں پہنچ جانا۔

؎ گلوں سے جو اترے گا ایک ایک گھونٹ۔
تو اکھڑے ہوئے دم ٹھہر جائیں گے۔ (س)

گھونگھٹ۔ (ہ) پردہ۔ چہرے پر پڑا ہوا دوپٹے کا پلو (کونا)۔

؎ گھونگھٹ ہٹا کے ہم کو دکھاؤ تو رخ کا نور
پاس اب نہ آسکیں گے کہ ہوتے ہیں تم سے دور

گھونگھٹ اٹھانا۔ نیام سے باہر نکلنا (تلوار)

ع:۔ گھونگھٹ اٹھا کے برق سی چمکی ادھر ادھر۔

گھونگھٹ دھرنا۔ (ہ۔ ار۔ ع) چہرے اور سر کا دوپٹہ یا چادر رکھنا۔

؎ پکڑے شکار بند کو ہے بیوۂ حسن ؏
گھونگھٹ دھرے ہے یاں پہ اک رات کی دلہن
(شکار بند: دیکھیے تصویر)

گ۔ ی ۔ ے

گیاہ۔ (ف) سبز گھاس۔ سبزہ۔

ع: مخمل سی وہ گیاہ، وہ گل سبز و سرخ و زرد۔

گیتی کو الٹ دینا۔ (ار) زمین تلپٹ کر دینا۔ نظامِ عالم درہم برہم کر دینا۔

؎ گیتی کو الٹ دے، یہ قیامت ہے وہ صمصام
(قیامت کی رعایت سے گیتی الٹ دینا نظم کیا ہے)

گیتی ہلنا۔ (ار) حشر برپا ہونا۔ زمین زلزلے میں آجانا۔ انتہائی ہجوم ہونا۔

ع:۔ گیتی ہلےگی، جب پسرِ سعد آئے گا۔

گیتی ہلا دینا۔ (ار۔ ع) آفت برپا کر دینا۔ دنیا تہہ و بالا کر دینا۔

ع: ہر ضرب میں گیتی کو ہلا دیتی تھی شمشیر۔

گیسوؤں والے۔ حسین و خوبصورت بالوں والے۔ وہ نوجوان جن کے عنفوانِ شباب کا آغاز ہوتا ہے۔

ان کے عموماً گیسو ہوا کرتے تھے۔

؎ کہتی تھیں کر کیا کیا ہیں جواں گیسوؤں والے۔

گیہان خدیو۔ (ق) (استعارہ)

جہاں میں سب سے زیادہ بہادر۔

۱۔ گیہاں : دنیا۔ جہاں

۲۔ خدیو : خداوند

؎ ظالم شکار بن گیا گیہاں خدیو کا

کافر وہ تھا تو باتھ بھی مارا جتیوؤ کا

ردیف ،ل

ل ۔ الف

لا اسئلکم ۔ (آیۂ قرآنی کا کلمہ)
(دیکھیے، تلمیح)

انصاف کا اس وقت طلبگار رہوں تم سے
ہے کون مراد "آیۂ لا اسئلکم" سے ۔

لَا اِلٰہَ اِلّا ہُوْ ۔ (ع)

سوائے خدا کے اور کچھ نہیں ۔
ماسوا اللہ کوئی وجود نہیں ۔

ہر آہ میں ہو صدا کہ یا حیُّ و قدیر
ہر سانس میں "لا الٰہ الا ہو" ہو ۔ (ر)

لا الٰہ کی صدا آنا ۔

کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" کی آواز یں بلند ہونا ۔
مراد: مسلمان ہو جانا ۔

؎ زہر ہے ہر جو آب تو ایماں کی چاہ کی
آنے لگی کنویں سے صدا "لا الٰہ" کی ۔

لاتُعَدّ ۔ (ع)

لا تعداد ۔ بے گنت ۔
پیاسے پہ آئے تیر اُدھر سے جو لاتُعَدّ ۔

لاڈلے ۔ (ہ)

پیارے بیٹے ۔
ہنستے تھے کس شکوہ سے زینب کے لاڈلے
ہاتھوں میں نیمچوں کو برابر لیے ہوئے ۔ (س)

لاڈلے ۔ (ہ)

پیارے ۔ لاڈ پیار سے پلے ہوئے ۔
لڑکوں سے مراد ہے ۔

زینب نے کہا ان سے مرے لاڈلے آئے ۔
زخم تبر و تبرِ و سنان کھا کے برابر ۔

لاریب ۔ (ع ۔ کلمہ)

بیشک ۔ یقیناً ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔
حقیقتاً ۔
کعبہ جو حقیقت میں ہے لاریب وہ میں ہوں ۔

لاریب ۔ (ع، کلمہ، کنایہ)

بالکل ۔ قطع ۔ ہو بہو ۔

جب دور سے ایوانِ علا کو دیکھا
لاریب کہ عرش کبریا کو دیکھا ۔ (ر)

لاریب۔ (کلمۂ عربی)

اللہ گواہ ہے۔

لاریب ہیں محبوبِ خدا آپ کے نانا۔

لازم نہ ہونا۔ (لازم ہونا) (ار)

جائز و مناسب نہ ہونا۔

لازم نہیں مناسب اور جائز نہیں۔

مظلوم مسافر پہ یہ لازم نہیں بیداد
برباد مجھے کر کے نہ ہو گے کبھی آباد۔

لاش گڑنا۔ (ار)

دفن ہونا۔

ایسی کبھی ذلیل پہ آفت پڑی نہیں۔
سنتے ہیں ہم کہ لاش بھی ابتک گڑی نہیں۔
(ذلیل یعنی سفیرِ مسلم کی طرف اشارہ ہے)

لاشہ اٹھوانا۔ (ار۔ر)

میّت اٹھوا کر غسل و کفن دلوانا اور دفنانا۔

کس سے ترا لاشہ بہن اٹھوائے برادر
کس طرح مرے دل کو قرار آئے برادر۔

لاف۔ (ع) ڈینگ۔

کہنے لگا بگڑ کے وہ باصد غرور و لاف
تو آپ بے حواس ہے، تقصیر ہو معاف۔
(ازرق اور ابن سعید۔)

لافتا۔ (شاہ لافتیٰ)

دیکھیے، تلمیح۔

بیزار کیا نہ ہو گا دل شاہ لافتیٰ
پھر فاطمہ کہیں گی مجھے؟ صاحب وفا۔

لاف زن۔ (ف)

ڈینگیں ہانکنے والا۔ (مارنے والا)

تھا اس طرح کمند لیے کوئی لاف زن
باندھونگا اس سے گردن عباس صف شکن

(فوجِ یزید کے عزائم)

لاکلام۔ (ار۔ر)

بالکل صحیح۔ کوئی شک نہیں۔ بے شک۔

رو کر کہا کہ ہاں یہی ہوئے گا لاکلام۔

لاکھ منائیں۔ (ار۔مج)

ع: اُن سے نہ بولیو وہ تمہیں لاکھ منائیں۔

لالہ رخ۔ (مرکب توصیفی)

جس کے چہرے پر سرخیاں جھلک رہی ہوں۔
حسین و خوبصورت۔

وہ رُخ اُدھر ہے خلد بریں کا چمن اِدھر
کانٹے اُدھر ہیں لالہ رخ گل بدن اِدھر

لالہ زار پھولنا۔ (ار)

چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ ہونا۔

پھولا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح
گلزار سب خزاں ہوا۔ آئی بہارِ صبح۔

لالے ہونا۔ (لالے پڑنا) (ار۔مج)

مشکل ہونا۔

پر اب تو اسے آپ کے جینے کے ہیں لالے
کہتی ہے، خدا کوکھ کو زہرا کی بچالے۔

لالے۔ (ار۔ جمع) مشکل۔

پانی نہیں ملتا چمن مرتضوی کو۔
اب جان کے لالے ہیں حسین ابن علی کو۔

لامع۔ (ع)

روشن۔ شعاع فگن۔

ڈھالیں اٹھیں کہ دن شب دیجور ہو گیا
لامع جو برق تیغ ہوئی نور ہو گیا۔

لایتجزیٰ۔ (ع)

وہ جوہر جس کے مزید ٹکڑے نہ ہو سکیں۔

دو ٹانگ کی کمان کو کبا دا بنا دیا
ہر جزو تن کو لا ئیجبڑی بنا دیا۔

ل ۔ ب

لب اودے اودے ہونا۔ (ار ۔ ر)
ہونٹ نیلگوں ہو جانا (علامت پیاس)
لب اُن کے اُودے اُودے ہیں منھ گورے گورے ہیں
آنکھوں میں اشک، ہاتھوں میں خالی کٹورے ہیں۔

لب بند ہوئے جانا۔ (ار ۔ ر)
انتہائی شیرینی سے کھانے سے لب بند ہونے لگتے ہیں۔ چپکنا۔
لب بند ہوئے جاتے ہیں شیریں دہن ایسے
ہے شور جہاں میں فلک ایسا، سخن ایسے۔

لب پہ سخن لانا۔ (ار ۔ ع)
بات کہنا۔ منھ پہ بات لانا۔ بات کا اظہار کرنا۔
جب پھُنکنے لگا دل تو سخن لب پہ یہ لائے
ربّ دو جہاں، حشر کی گرمی سے بچائے۔

لب پہ نہیں نہ ہونا۔ (ار)
انکار کی طاقت نہ ہونا۔ منکر نہ ہونا۔
ہاں ہاں کا شور تھا، کسی لب پہ "نہیں" نہ تھی۔
جلوہ تھا ہر مقام پر اور پھر کہیں نہ تھی۔

لب پہ سخن لانا۔ (ار ۔ بول چال)
عرض کرنا۔ کہنا۔
خیمے میں گئے اور سخن لب پہ یہ لائے
حُر آیا ہے، اے حیدرِ کرّار کے جائے۔

لب تشنہ۔ (اضافت مقلوب) پیاسا۔
یہ قافلہ سب دھوپ میں سب تشنہ کھڑا ہے
دو پیاسوں کو پانی کہ ثواب اس کا بڑا ہے۔

لب جو۔ (ف ۔ اسم) دریا کا کنارے
اک شیر کا لاشہ نظر آتا تھا لب جو
اور سامنے تھی لاش علی اکبر مہرو۔

لب خشکیدہ۔ (ف ۔ صفت) سوکھے ہوئے ہونٹ
اینٹھی تھی زباں پیاس سے پھنکتا تھا دل زار
پہ ذکر خدا تھا لب خشکیدہ پہ ہر بار۔

لب کاٹنا۔ (ار ۔ ر)
ہونٹ چابنا۔ اپنی مجبوری پر خود ہی غصے ہونا۔
خالی گئیں بنی ہوئی جوئیں جو اس کی سب
منھ کو پھرا کے شقی کاٹتا تھا لب۔

لب گور ہونا۔ (ار ۔ ع)
مرنے کے بالکل قریب ہو جانا۔ انتہائی لاغر اور کمزور ہو جانا۔
یہ کہتی تھی صغرا تپ ہجر میں
لب گور ہیں نوحہ گر ہو گئی۔ (س)

لب لعل گہربار۔ (استعارہ) (اضافت توصیفی)
پھول برسانے والے سرخ ہونٹ۔
مراد، نازک، سرخ سرخ ہونٹ۔
تمجید میں جنباں تھے لب لال گہربار۔

لبوں پر جان پہنچنا۔ (ار ۔ ع)
(عموماً محاورہ بولتے ہیں۔ لبوں پر جان آنا)
آخری وقت ہو جانا۔ جان نکلنے لگنا۔
اف کہیو نہ منھ سے جو پہنچے لبوں پہ جاں۔

لبوں پر سرخی آ جانا۔ (ار ۔ فقرہ)
مارے خوشی کے منھ پر سرخی دوڑنے لگنا۔
جوں غنچہ کھل گئے وہ جواں ہو کے شاد شاد
سرخی لبوں پہ آ گئی، پایا گل مراد
(انصاران لشکر حسین۔)

ل - پ

لپکنا۔ (د۔ مص)

تیزی کیسی طرف بھاگنا

شعلہ ہوا، لپکا جو ڈرا غیظ ہیں آگے۔

بجلی کی رگیں، آگ کا دم، پاؤں ہوا کے۔

لپکنا۔ (د۔ مص)

چھپٹنا۔ جھپٹا مارنا۔ دوڑنا۔

دغا یں حضرت عباس یوں جلتے ہیں دشمن پر

گرسنہ شیر جیسے جانب آہو لپکتا ہے۔ (س)

ل - ج

لجام۔ (ع) (لگام۔ دیکھئے تصویر۔)

لکھا ہے، یاں لجام فرس پر بقادست شاہ۔

لجام شہ دین۔ (صفت ایہام)

لجام شہ دیں کہہ کر، شہ دیں کے گھوڑے کی لگام مراد لی ہے۔ (دوسرا مصرعہ ادرد بول بیال سے تعلق رکھتا ہے۔)

ڈالیگا اگر ہاتھ لجام شہ دیں پر

سر ہوگا کہیں، جسم کہیں ہوگا زمیں پر۔ (مکالمہ)

ل - چ

لچکانا۔ (ار)

ہلا ہلا کر دیکھنا۔ ہوا میں ہلانا۔

ڈانڈ۔ بوریاں۔ (دیکھئے نقادیر۔)

لچکارہے تھے ڈانڈ سواران خیرہ سر

وہ بوریاں، جو سنگ کے ملا میں کریں اثر۔

لچکنا۔ (ہ)

عَلَم کے بانس کا لرزنا۔ طویل ہونے کی وجہ سے بانس (چھڑی) کھڑی کرنے سے ہلتی رہتی ہے اور یہ اس کی صفت مانی جاتی ہے۔

جاتی تھی لچکنے ہیں ضیا عرش تک اس کی

خورشید کو پہنچے ہیں لیے تھی چمک اس کی۔

(علم جب لچکتا تھا تو پنجے میں سورج کی شعاعوں سے چمک پیدا ہوتی تھی۔)

لحد میں لاش اتارنا۔ میت دفن کرنا۔

نازاں ہے تیر حلق پہ بچے کے مار کر

آتا ہوں ننھی لاش لحد میں اتار کر۔

امام حسین، حرملہ سے فرمارہے ہیں۔

ل - ح

ل - خ

لخت دل۔

جگر کا ٹکڑا۔ دل کا ٹکڑا۔ نور عین۔

(امام حسین کی طرف اشارہ ہے) (دیکھیے ص)

شاید میں تمہیں لخت دل سیّد

لخت لخت ہونا۔ (ار) ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

دل لخت لخت تھا تو کلیجہ تھا داغ داغ۔

لخت۔ (ف) ٹکڑا۔

گر پڑتے ہیں زمیں پہ کبھی، گہہ سنبھلتے ہیں۔

جھک جھک کے منہ سے خون کے لخت اگلتے ہیں۔

لختہ۔ لوتھڑا۔

لختے جمے ہوئے تھے لہو کے اِدھر اُدھر۔

ل - ذ

لذت۔ (ع) آرام۔ خوشی۔ لطف۔

کہتے تھے شاہ، پیاس میں لذت ہی اور ہے۔

دریا کو آنکھ اٹھاکے بھی دیکھا نہ چاہیے ۔ (س)

ل ۔ ڑ

لڑائی پر چڑھنا ۔ (ار ۔ ع)

جنگ کرنا، میدان جنگ میں جنگ کے لئے جانا۔

غل تھا کہ حسین آج لڑائی پہ چڑھیں گے
یا صاحب معراج لڑائی پہ چڑھیں گے۔

لڑائی پر چڑھنا ۔ جنگ شروع کرنا۔

تیار جماعت ہے نماز آپ پڑھیں گے
اب فرض ادا کر کے لڑائی پہ چڑھیں گے۔

لڑائی پر چڑھنا ۔

چڑھتا ہے لڑائی پہ، جہاں مردوں کو معراج
گیتی تہہ و بالا ہو، وہ تلوار چلے آج
(جناب زینب کی بیٹوں سے ہدایات جنگ)

لڑائی پر چڑھنا ۔

غل تھا، وہ ہیں کھیت سے جو آگے بڑھے ہیں
سر ننگے وہ آپ لڑائی پہ چڑھے ہیں۔

لڑائی ٹھہر جانا ۔ (ار ۔ ع)

جنگ ٹھن جانا ۔ جنگ شروع ہو جانا۔

اترے ابھی نہیں کہ لڑائی ٹھہر گئی
وعدے وہ کیا ہوئے، وہ نیت کدھر گئی۔

لڑائی میں مطمئن ۔ (ار)

جنگ کے معاملے میں پر سکون

کوئی جواں، کوئی متوسط، کوئی مسن
ناقوں میں باحواس، لڑائی میں مطمئن۔

لڑتے ہیں چلے جانا ۔ (ار ۔ بول چال)

متواتر لڑتے ہوئے چلنا۔ راستے بھر برابر۔ جنگ کرتے رہنا۔

اب کعبے سے لڑتے ہی چلے جائیں گے تا شام۔

لڑنے کی جگہ پانا ۔

میدان جنگ میں لڑنے کا موقع مل جانا۔

بودا ہے جو لڑنے کی جگہ پا کے نکل جائے۔
(علی اکبر کا حریف)

لڑی ۔

(ہ) ہار ۔

واں جوڑے ہوئے ہاتھ فصاحت بھی کھڑی ہے
پر مسلسل ہے کہ موتی ہے لڑی کی۔

لڑے ہوئے (ار ۔ ر) برابر برابر۔

تکنے لگے صفوں سے جواں سب لڑے ہوئے
عباس نامدار قریب آ کھڑے ہوئے۔

لڑے، لڑے ۔ (ار ۔ زبان ۔ زبان روزمرہ)

جنگ کی اور واقعی خوب کی ۔ خوب خوب لڑے۔

جنگ کی تو کرنے دو ۔ کیا حرج تھا۔

لاکھوں پہ ہر بر جو تنہا لڑے ۔ لڑے
تینوں کے پھل جو پھول سے تن پر پڑے پڑے۔

لشکر آمین ۔ (مضاف / مضاف الیہ)

آمین کی فوج ۔ (استعارہ)

آمین کہنے والے ۔ ساتھی ۔ انصار ۔ ہر حکم بجالانے والے۔

ہمراہی فوج یوں تھی شہ کربلا کے ساتھ
ہو جس طرح سے لشکر آمین دعا کے ساتھ ۔ (س)

لشکر پڑے ہونا ۔ (ج ۔ ع)

لشکروں کا پڑاؤ ہونا ۔ فوجیں ٹھہری ہونا

بلغات میں کوفے کے پڑے ہیں کئی لشکر
ناکے سے نکلنے نہیں پاتا کوئی باہر۔

لشکر کشی ۔ (ف) فوجوں کی چڑھائی ۔ حملہ۔

لشکر کشی ہے بادشہ کائنات پر
کل مورچے سپاہ کے ہوں گے فرات پر

لشکر کی سیاہی ۔ (ار ۔ فقرہ)

۱۔ فوجوں کی کثرت۔

۲۔ فوج کی بدبختی - بدبخت فوج ۔
دی کلک نے آواز کہ ہاں عقل پناہا ۔
لشکر کی سیاہی سے لکھا جائے سیاہا ۔

ل ۔ ع

لعل بدخشاں ۔ (ف ۔ اسم مذکر)
استعارہ - حسین و خوبصورت ۔
ہاں اے حسن کے لالِ بدخشاں بدہ بگیر ۔

ل ۔ ف

(فصاحت بلاغت سلاست کی تعریف بہ زبان انیس)

ل ۔ ق

لقا ۔ (ع) ملاقات - ملنا ۔
شوق لقائے شہ ہیں بڑھی زیب فر ہیں ۔
بھائی کے گرد پھر کے بہ سکو بلائیں لیں ۔

لق ودق ۔ (ار) سنسان - چٹیل میدان ۔ (قد آور تا)
وہ فوج وہ سپاہی صحرا ئے لق و دق ۔
گرمی وہ راز جنگ کی وہ پیاس کا قلق ۔

ل ۔ ک

لکنت ہونا ۔ (ار ۔ ر)
موت کی ہچکی کے سبب اٹک اٹک کر بولنا ۔
بولا نہ جانا ۔ لغوی معنی : ہکلانا ۔
دوسرے مصرع میں ہچکی کا ذکر موجود ہے ۔
بے بے دلیل اگر ہے لکنت زبان کی
ہچکی نہیں یہ جسم سے رخصت جان کی ۔

لکّہ ۔ (ف)
بعض اہل لغت نے "لکّہ" بضم بھی لکھا ہے ۔
ٹکڑا - پارچہ - داغ - دھبّہ ۔
لکّے سیاہ ابر سپہر کے اٹھے بہم
چالاکیاں رکھانے لگے اسپ خوش قدم ۔

لکھے کو دھو ڈالنا ۔ (ار ۔ ع)
اپنے ہی احکامات کو کاٹ دینا - لکھے کو واپس لے لینا ۔
دھو ڈالیں لکھے کو کاتبانِ اعمال
گر تو عطا پر کھینچے ۔ (دعائیہ ۔ ر)

ل ۔ گ

لگاوٹ ۔ (ہ) کشش و جذب ۔
چم خم وہ تیغ کا وہ لگاوٹ وہ آب و تاب
آتش کسی جگہ کہیں بجلی کہیں سجاوٹ ۔

لگاوٹ دکھانا ۔ (ار ۔ ر) بھانا ۔ حسن دکھانا ۔
ع: گل بھا کر لو دکھا کے لگاوٹ پری چلی ۔

لگن ۔
(ار ۔ اسم مذکر)
تاش - تاشلا - طشت ۔ لکھنؤ لگن ۔
دلی : تاشلا ۔
ع: بھر جائیگا کلیجوں کے ٹکڑوں سے سب لگن ۔

ل ۔ ل

للکارنا ۔ (ہ ۔ مص)
لڑائی کے لئے آمادہ کرنا ۔ مقابلے کے لئے آواز دینا ۔ ٹوک دینا ۔
آب ہوشیر کا زہرہ جسے وہ للکاریں
بجلیاں کوندرہی ہیں کے نیزہ ماریں ۔

ل ۔ م

لمعۂ انوار ۔ (ع ۔ استعارہ)

لغوی معنی : روشنی کی چمک دمک ۔

لمعۂ انوار دکھانا ۔ نورانی کر دے ۔ روشن و منور کر دے حسن زبان و بیان ۔

اے شمع زباں، لمعۂ انوار دکھا دے
اے حسن بیاں خوبی گفتار دکھا دے ۔

(شمع کی مناسبت سے انوار کہا ہے ۔ صنعت ایہام تناسب)

لم یزلی ۔ (ع ۔ کلمہ)

خداوند عالم جس کو کبھی زوال نہ ہو ۔

ہے لطف و کرم ختم گھرانے پہ علی کے
قربان عزال حرم "لم" "یزلی" کے ۔

ل ۔ ن

لنگر ۔ (ف)

یہاں بوجھ، وزن اور طاقت کے معنی ہیں ۔

خم ہوگئی لنگر سے کمر گاو زمین کی ۔

لنگر ۔ موٹائی ۔

گھوڑا نہ گر پڑے ترے لنگرے منہ کے بھل ۔

لنگر اٹھانا ۔ (ار ۔ ف ۔ ع)

(مجازاً) انتہائی بھاری لوہے کا وزن

(لغوی معنی) بیڑہ سنبھالنے والا لوہے کا بڑا وزن ۔

ظالم نے اُدھر گرز گراں سر کو اٹھایا
ثابت یہ ہوا دیو نے لنگر کو اٹھایا ۔

لنگر کھینچنا ۔ (ار ۔ ع)

کہاں بیڑیاں اور کہاں بادیۂ عابد
یہ لنگر کہیں ناتواں کھینچتے ہیں (سں)

ل ۔ و

" لو " ۔ (ار ۔ کلمہ)

عموماً یہ کلمہ جملے پر زور دینے کے لئے زائد کلام کے طور پر عورتیں بولتی ہیں ۔

" لو " رخ کی بلائیں تو میں لے لوں ادھر آؤ
مرجاؤں گی سر پیٹ کے آنسو نہ بہاؤ ۔
(مادر علی اکبر)

لو ۔ (ار ۔ کلمہ)

بات پر زور دینے کے لیئے ۔ یاد رکھو ۔

یہ رات بھی لو اس کی عنایت سے بسر کی ۔

لو ۔ (ار ۔ کلمہ)

بس ۔ واہ ۔ اتنی سی بات پر ۔

آگاہی کے لیئے ۔ توجہ دلانے کے لیے ۔

حضرت نے کہا، لو تمہیں غیظ آگیا بھائی
دنیا کے لیے امت احمد سے لڑائی ۔

لوح تجلی ۔ (ع)

لوح ۔ (ع) تختی ۔ بجلی چمکنا ۔ ستارہ نکلنا ۔

تجلی ۔ (ع) روشن ۔ روشنی ۔ نور ۔ نور دکھانا ۔

نورانی تختی ۔ جلوۂ نور ۔

اے شمع قلم! روشنئ طور دکھا دے
اے لوح تجلی رخ حور دکھا دے ۔

لَو دینا ۔ (ار ۔ ع)

آنچ دینا ۔ نیزے کی بھال، کی شکل چراغ اور شمع کی لَو کی ہمشکل ہوتی ہے ۔ اس شعر میں بھال سے اس کی مشابہت کے علاوہ گرمی کی انتہائی شدت کے اظہار کے لئے بھالوں کی چمک اور ان کے شدید گرم ہو جانے کو بھی لَو دینے سے

استعارہ کیا ہے۔

چہروں پہ جوانانِ علی رد کے تھے ڈھالیں
ڈوبی تھیں نیزوں کی چمکتی ہوئی بھالیں۔

(راقم الحروف کے خیال میں یہ محاورہ بھی ان معنوں میں میر انیس کی جدت طبع کا نتیجہ ہے۔)

لونڈی کا نام لینا۔ (ار۔ اسم مونث)

کنیز کا نام۔ مالک کی زبان پر آنا۔ احترام اور خلوص کے طور پر کہا گیا ہے۔

بگڑے ہوئے اب حق نے بنائے ترے سب کام
عزت ہوئی آقا نے جو لونڈی کا لیا نام۔

(صفت تضاد)

لوہا ماننا۔ (ار۔ ع)

مرعوب ہو جانا۔ کسی کی طاقت اور فوقیت کو تسلیم کر لینا۔

لوہے کو ذوالفقار کے مانے ہوئے تھے سب۔

لوہا ماننا۔ ساکھ ماننا۔ ڈرنا۔

منھ وہ ہے کہ تلواروں میں دندانے ہوئے ہیں
لوہا وہ کہ جبریل جسے مانے ہوئے ہیں۔ (رجز)

(تلواروں کی تعریف)

ل۔ ہ

لہکنا۔ (ہ۔ ار) ہوا سے آہستہ آہستہ ہلنا۔

لوٹی جاتی تھی لہکتے ہوئے سبزے پہ نظر۔

لہکنا۔ (ار) لہلہانا۔ کھلنا۔

(۱) سلامی چشم ہیں، آنسو ہیں یا دریا چھلکتا ہے
جگر میں داغ ہیں یا کھیت لالے کا لہکتا ہے (س)

(۲) شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل لہکتا ہے۔

لہو برسانا۔ (ار۔ ع)

آنسوؤں کی جگہ خون کے قطرے برسنا۔

انتہائی سخت مصیبت اور بے چینی میں رونا۔

چلاتی ہے برسا کے لہو دیدۂ تر سے
بچی ہیں تجھے ڈھونڈنے لے آؤں کدھر سے۔

لہو پانی ہو جانا۔ (ار۔ ع)

(صدمے کے سبب) خون جل جانا۔ (صفت ایہام)

مارا علی اکبر سا میرا یوسف ثانی
صدمے سے کلیجے کا لہو ہو گیا پانی۔

لہو پانی ہو جانا۔ خون پگھل جانا۔

منھ ڈھانپ کے رویا اسد اللہ کا جانی
صدمے سے مسافر کا لہو ہو گیا پانی۔

لہو پی کے رہ جانا۔ (ار۔ ع)

صبر کر لینا۔ خون کا گھونٹ پی کے رہ جانا۔

بھاگا کوئی شقی تو لہو پی کے رہ گئی۔

لہو جوش کھانا۔ (ار۔ ع) امنگیں ہونا۔ جذبات ابھرنا۔

غصے سے جوش کھاتا ہے اب جسم کا لہو۔

لہو چاٹنا۔ (ار)

خون پینا۔ یہاں زخمی کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

خنجر انھیں کے ان کا لہو چاٹنے لگے
دیوانے آپ اپنے گلے کاٹنے لگے۔

لہو چاٹنا۔ (صفت توریہ)

سپاہیوں کے کاٹنے سے خون میں لتھڑ جانا۔

بے سر ہوئی وہ صف، جو نظر پڑ گئی اس کی
چاٹا جو لہو اور برش بڑھ گئی اس کی۔

باڑھ تیز کرنے کے لئے پتھر پر ہتھیار گھسا جاتا ہے اس کو محاورے میں پتھر چاٹنا بھی کہتے ہیں۔

لہو چاٹنا۔ (ایہام یا توریہ)

قتل کر کے خون میں لتھڑ جانا۔ خون پینا۔ خون چاٹ کر تلوار اس لئے خون پی رہی تھی کہ جسم کی طاقت بڑھتی رہے۔

دم اپنا بڑھانے کو لہو چاٹ رہی تھی
کس گھاٹ سے! گلے کاٹ رہی تھی۔

لہو رونا۔ (ار۔ع)

خون کے آنسو رونا۔ خلوص کے آنسوؤں سے رونا۔

روتے ہیں لہو ہر ایک ہمدم کے لئے
ہم خلق ہوئے ہیں غم عالم کے لئے۔ (ر)

لہو رونا۔ (ار۔ع)

انتہائی صدمے کے عالم میں بے اختیار رونا۔

صاحب فوج پہ طاری تھا عجب حزن و ملال
زرد تھا رنگ تو آنکھیں تھیں لہو رونے سے لال۔

لہو کا پیاسا ہونا۔ (ار۔ع)

خون کرنے کا (قتل کا) مشتاق ہونا۔

(پھول۔ جنگل۔ کانٹے۔ بو۔ میں ایہام تناسب ہے)
(پیاسے اور لہو میں ایہام ہے)

توڑیں انھیں، گر پھول بھی پائیں مری بو کے
کانٹے بھی ہیں جنگل میں تو پیاسے ہیں لہو کے۔

لہو کی ندیاں بہنا۔ (ار۔ع)

چاروں طرف خون ہی خون بہتا نظر آنا۔ انتہائی قتل و غارت ہونا۔

تھا حشر بپا، ندیاں بہتی تھیں لہو کی
بچوں نے الٹ دی تھیں صفیں فوج عدو کی۔

لہو گردن پر ہونا۔ (ار۔ع)

قتل کا گناہ گردن پر ہونا۔ خون کے گناہ کا بوجھ ہونا۔

مرتے تو لہو تیغ کی گردن پہ نہ ہوتا
کرتے نہ مدد پاؤں تو سر تن پہ نہ ہوتا۔ (صنعت ایہام)

لہر ہونا۔ (ار۔ر) ضرورت ہونا۔ حاجت ہونا۔

آب فرات کی نہیں اب تشنگی میں لہر
جنت میں شہد و شیر کی خالق دکھائے نہر۔

ل۔ء

لئیم۔ (ع)

انتہائی کنجوس۔ جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو کھانے دے۔

جل جل کے منہ سیاہ ہوا ہر لئیم کا۔

ل۔ی۔ے

لے۔ (ار۔ کلمہ۔ تنبیہ) اچھا۔ ہاں۔ خبردار۔

گھر کر نہیں جانے کا جگر پتہ
لے کہہ دے کہ رد کے مجھے سارا ترا لشکر

لے۔ (ار۔ کلمہ) بس اب۔ ہوشیار ہو جا۔

لے خواب سے چونک رات آخر ہے اب۔ (ر)

لے۔ (ار۔ کلمہ)

اور ہاں۔ اور اچھا۔ (خبردار کرنے اور بات پر زور دینے کے لئے۔)

لے تو بھی تو ہے ایلچی حاکم خودسر
کیا ہو جو تجھے قتل کرے سب مرا لشکر۔ (مکالمہ)

لے بھاگنا۔ (ار۔ع)

مضمون اڑا لینا۔ الفاظ و اسلوب کا نقشہ اتار لینا۔

کب دزد سے دولت ہنر بچتی ہے۔
لے بھاگتے ہیں جبکہ نظر بچتی ہے۔ (ر)

لیا۔ (ار۔ر)

پکڑنا۔ پکڑ کے مارنا۔

عموماً بولتے ہیں۔ ارے ذرا لینا۔ ذرا لینا اسے بھی۔

یاں آئے، واں گئے، اسے مارا، اُسے لیا۔

لے جائیگا کس طرح۔ (ار۔ بول چال)

کیسے لے جا سکتا ہے۔

سرداروں سے کرتے ہیں اسی طور کی تقریر

لے جائیگا۔ کس طرح ، نہیں جائینگے شبیر۔ (مکالمہ)

لیلائے شب۔ (ف)

لیلا۔ لیل بمعنی رات اور لیلیٰ ، روایتاً سیاہ رنگ ، مگر حسینہ تھی ، اس کی مناسبت پیش نظر ہے۔ لیلیٰ کی زلفوں کی مناسبت بھی ذہن میں تھی۔ (دیکھیے ، زلف کھولنا)

جب زلف کو کھولے ہوئے لیلائے شب آئی
پردیس میں سادات پہ آفت عجب آئی۔

لیلیٰ وشاں۔ (ف)

وشاں۔ مثل۔ مانند۔ کلمۂ تشبیہ۔ بہت حسین۔ لیلیٰ جیسی۔

خوشبو سے ارض پاک ریاض جناں بنی
گرد اڑ کے غازۂ لیلیٰ وشاں بنی۔

ردیف

م

م - الف

مابین۔ (ع) درمیان ۔ بیچ

ع مابین درِ خورشید تھی فوج شہِ ذیجاہ
پیچھے پہ تجلّی تھی کہ اللہ ہی اللہ

ماتم پڑنا۔ (ار ۔ ر) فریاد کرنا ۔ سینہ پیٹنا

ع لاشے پہ چلے خاک بسر سیّدِ عالم
اکبر کی جُدائی کا پڑا خیمے میں ماتم

ماتھا رگڑنا۔ (ار ۔ ع)

۱۔ خوشامد کرنا
۲۔ تعظیم و تکریم کرنا۔

قرباں کبھی ہوتی تھی شہِ عرش نشیں پر
جُھک کر کبھی ماتھے کو رگڑتی تھی زمیں پر

ماتھے پر ہاتھ مارنا۔

محبت میں جانوروں کے ماتھے اور سر پہ ہاتھ بار بار پھیرنے
ہیں، جو جانوروں سے محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے
اس عمل سے جانور بھی بظاہر خوش ہوتے ہیں

ہنس دیتے تھے شہ ہاتھ کو ماتھے پہ پھرا کے
رم کرتی رہتی خلق کے سرتاج کو پا کے

ماتھے سے عرق ٹپکنا۔ (ار ۔ ع)

پیشانی سے پسینہ نکلنا

تھا مہر کی حدّت سے یہ حال شہِ ابرار
ماتھے سے ٹپکتا تھا عرق، سُرخ تھے رخسار

ماحضر۔ (ع)

بے تکلّف کھانا ۔ جو گھر میں موجود ہو

ع عاجز بھی لا کے سامنے رکھتا ہے ماحضر

مار دھاڑ ہونا۔ (ار ۔ عم ۔ ر)

قتل و غارت ہونا

ع میدانِ معرکہ میں عجب مار دھاڑ تھی ۔

مارے پیاس کے تڑپنا۔ (ار ۔ ر)

پیاس سے بلکنا، شدتِ تشنگی سے بے قرار ہونا

دریا بھی ساتھ بہتا جو اس حق شناس کے
بچّے تڑپتے خیمے میں کیوں مارے پیاس کے

مارے خوشی کے۔ (ار ۔ ر)

انتہائی مسرّت اور خوشی کے سبب

ع : لشکر سیہ رخوں کا جو پامال ہو گیا
مارے خوشی کے تیغ کا منہ لال ہو گیا

مارے ہَول کے ۔ (ع ۔ زبان)

ڈر سے

ع بچّے بھی مارے ہول کے تر ہیں پسینے میں
میرا تو دل ابھی سے اُچھلتا ہے سینے میں

(کربلا)

ماشاء اللہ ۔ (کلمہ ۔ ار ۔ روزمرہ) سبحان اللہ

واہ کیا کہنا ۔ خدا نظرِ بد سے بچائے

ع ماشاء اللہ چشم بد دور انیس
کیا مجمعِ مومنین ہے، کیا مجلس ہے (ر)

مآل ۔

بے دین ہیں، مآل اُن کی محبّت کا دغا ہے

مآل ۔ (ع)

عاقبت ۔ آخرت ۔ نتیجہ

گر مر گئے تو روضۂ رضواں کی سیر ہے
دونوں طرف مآل تمہارا بخیر ہے

مآل کار ۔

آخر کار ۔ کام کا انجام

اچھا ہمیں نظر نہیں آتا مآل کار

مآل کار ۔ (ف ۔ ترکیب)

کہتے تھے شاہ، دیکھیے، کیا ہو مآل کار
جاتا ہے کربلا کو مقدر لیے ہوئے (س)

مآل کی خبر رکھنا ۔ (ار ۔ بول چال)

نتائج سے باخبر ہونا

آخرت سے باعلم ہونا

چل جلد اگر مقصد رکھتا ہے
تو کچھ بھی مآل کی خبر رکھتا ہے (ر)

مالا مال ہونا ۔ (ار ۔ ع)

(مال و متاع سے) معمور ہونا ۔ پُر ہونا
خزانوں کا گنجینہ

جس کا سینہ گہرِ علم سے ہے مالا مال
بھائی خوش وضع خوش لہجہ و پاکیزہ خصال

مالکِ تقدیر ۔ (ف)

(کنایہ) خداوندِ عالم

ہر زخم پہ ہے شکر، ہر اک تیر پہ تکبیر
فرماتے ہیں، راضی ہوں میں اے مالکِ تقدیر

مالک الرقاب ۔ (ع)

اسیر دیکھ کے بانو کو کہتے تھے کوئی
بندھا ہے جس کا گلا مالک الرقاب یہ ہے (س)

مالا ۔ (ہ)

تسبیح

یارب ترا نام پاک جپنے کیلئے
گویا اک ہڈیوں کا مالا ہوں میں (ر)

مامن ۔ (ع)

جائے امن ۔ جائے پناہ ۔ جائے سکون

ع: میرے لیے مامن نہ یہاں ہے، نہ وہاں ہے

مامن ۔

چھپنے کی جگہ

ع: ملجا ہے نہ منجی ہے، نہ مامن، نہ مفر ہے

مامور ہونا (ار ۔ ع)

معیّن و مقرر ہونا

حکم کے ماتحت ہونا ۔ حکم کیا گیا ہونا

مامور ہوں اس پر کہ نہ حضرت سے جُدا ہوں

ماں جائیاں ۔ (ہ + ار) جائی: بہن
بہنیں

ع: دو بہنیں ہیں ماں جائیاں اور ایک برادر

ماں سے لپٹ جانا ۔ (ار)

خوف و ڈر کے سبب ماں سے چمٹ جانا

لو چلتی تھی جب، خاک میں اَٹ جاتے تھے بچے
ماؤں سے اندھیرے میں لپٹ جاتے تھے بچے

ماند ہونا۔ (ار)
پھیکے پڑ جانا۔
گردوں پہ کس طرح مہ و اختر نہ ماند ہوں
اک چاند کے شریک جہاں چار چاند ہوں

ماندے ہونا۔ (ار۔ر)
تھکے ہونا۔
ماندے ہوئے راہوار بھی سب، اونٹ بھی سارے
سادات نے وہ دور پہاڑ آفت میں گذارے

مانع تحصیل سعادت۔ (ع+ف)
نیکیوں کے حصول سے منع کرنے والا
میں مانع تحصیل سعادت نہیں دلبر
جو تم سے بن آئے وہ کر ولے علی اکبر

مانع ہونا۔ (ار۔ر)
روکنا۔
مانع وہ ہو جو دین نبی میں خلل کرے
کافر ہے جو حسین سے جنگ و جدل کرے

مانگ۔ (ار)
یہاں "مانگے" کے معنی میں نظم کیا ہے
جو مانگ، وہ اصغر کی شہادت کا صلا دیں
(ہاتفِ غیبی کی آواز)

مانگ بھری ہونا۔ (ار۔ع)
دلہن کی مانگ میں صندل لگاتے ہیں۔ اس کو مانگ بھرنا کہا جاتا ہے
(یہاں تلوار کے متعلق کہا ہے کہ اس کی دھار موتیوں سے۔(خون کے قطروں) سے پُر تھی۔)
آفت تھی قیامت تھی، چھلاوہ تھی، پری تھی
جوہر نہ کہو، موتیوں سے مانگ بھری تھی

ماننا۔ (ار)
سمجھنا۔ متاثر ہونا۔

فریاد، کوکب مانتی ہوں میں
سیدہ کے قاتلو! تمھیں پہچانتی ہوں میں

مانند سحر۔ (تشبیہ)
صبح کی پھیکی روشنی
سحر کے رنگ سے اہل بیت کے پریشان چہروں کو تشبیہہ دی ہے۔
مانند سحر رنگ ہر اک بی بی کا فق تھا

مانی۔
دیکھئے، تلمیح
صاف حیرت زدہ مانی ہو تو ہو دنگ

مانے نہ مانے۔ (ار۔ روزمرہ) خواہ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے۔ عقیدہ رکھے یا نہ رکھے
کیا قدر بھلا واں کی جانے کوئی
مختار ہے، مانے کہ نہ مانے کوئی (ر)

مانے ہے زمانا۔ (عوامی بولی)
زمانا مانتا ہے۔
ہے گرز بار گراں دوش پہ لانا
لوہے کو مگر تیغ کے مانے ہے زمانا

ماہ دو ہفتہ۔
کیونکر چھپے نہ ماہ دو ہفتہ حجاب سے

ماہ دو ہفتہ۔ (ف)
(تشبیہہ) چودھویں کا چاند
ع: رخ ماہ دو ہفتہ ہے تو قد سرو سہی ہے

ماہ کو مہر کر دینا۔ (استعارہ)
(چاند کو سورج بنا دینا)
ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینا
ماہ کو مہر کروں ذرّہ کو انجم کر دوں
گنگ کو ماہر انداز تکلم کر دوں

ماہ لقا - (ف - ع)

چاند جیسا

ایسا پسر ماہ لقا و خوش رو

ماہتاب ہونا - (استعارہ)

چاند کی طرح خوبصورت ہونا

(چاند سے استعارہ)

پر کیسے یہ دلیر، کیسے حسیں ہیں یہ

ہے کوئی آفتاب، کوئی ماہتاب ہے (س)

ماہ معظم - مراد، ماہ محرم

اے ماہِ معظم ترے اقبال کے صدقے

شوکت کے فدا عظمت و اجلال کے صدقے

ماہوش - (ف)

وش، حرف تشبیہ ہے

آفتاب جیسے حسین

خیمے میں جاں بلب تھے کئی طفل ماہ وش

اصغر کو اور سکینہ کو آئے تھے غش پہ غش

ماہی -

ایک عقیدہ ہے کہ زمین گائے کے ایک سینگ

پر قائم ہے اور وہ گائے ایک مچھلی پر کھڑی ہوئی

ہے۔

ماہی سے دب کے گاؤ زمیں نے کہا، سرک

ماہی بے آب - (ف)

وہ مچھلی جو پانی میں نہ ہو

بیتاب ہیں سب ماہی بے آب کی تمثال

مایا ہونا - (ار - ر)

زندگی کی کمائی ہونا - پونجی ہونا - سرمایۂ حیات ہونا

کیا کہتے ہو، لٹواؤں میں ہمشیر کی دولت

مایا ہو تمھیں اس کا تمھیں اس کی بضاعت

(امام حسینؑ اور عون محمد)

م - ب

مبارز طلبی - (ع - ج - مع)

جنگ کی دعوت - جنگ کے لیے میدان میں بلانے

کا نعرہ۔

غل اٹھتے تھے فوجوں سے مبارز طلبی کے

دو لاکھ کا نرغہ تھا نواسے پہ نبی کے

مبارک ہونا - (ار، مع)

ہمیں کوئی مطلب - ہم کو کوئی تعلق نہیں

(کلمۂ بے تعلق و بیگانگی)

کربلا چاہیئے شبیر کے زواروں کو

باغ پھولوں کو مبارک ہو فلک تاروں کو (س)

مباہات کرنا -

فخر کرنا۔

وصف جوہر کا کروں یا صفت ذات کروں

اپنے رتبے پہ نہ کیوں آپ مباہات کروں

مبرّا ہونا - (ار - روزمرہ) الگ تھلگ ہونا - بے تعلق ہونا

ع: ہر عیب و غرور سے مبرّا ہم ہیں (ر)

مبتدی ہونا - (ار - ر)

تجربہ کار اور جہاندیدہ نہ ہونا

مبتدی ہوں مجھے توقیر عطا کر یارب

مبیں - (ع)

حالات کا آشکار کرنے والا

امام مبین : مراد : امام حسین

نور نظر امام مبیں سے جدا ہوا

لختِ جگر حسین حزیں سے جدا ہوا

م - ت

متجلّی - (ع) نورانی

چاند شرمندہ ہو چہرے تجلّی ایسے
نہ امام ایسا ہوا پھر نہ ایسے

متحمّل ۔ (ع)
ضبط کرنے والا۔
کیونکر متحمّل ہو دل اس رنج و محن کا
گھر لٹتا ہے بھائی! مری نادار بہن کا
(امام حسین)

متحمّل ۔ (ع)
برداشت کرنا۔
از بس متحمّل نہ تھے گرمی کی لقب کے
سونلا گئے تھے رنگ جوانان عرب کے

مترصّد ۔ (ع)
امّیدوار۔ امید رکھنے والا۔
حضرت کے حکم کا مترصّد ہے جاں نثار

مُتکّا ۔ (ع)
گاؤ تکیہ۔ تکیہ لگانے کی جگہ۔
مسند پہ ناز ہے، نہ شرف متکّا پہ ہے
ہر حال میں فقیر کو تکیہ خدا پہ ہے

متمتّع ہونا ۔ (ار)
فیض یاب ہونا۔
کبھی شقی متمتّع نہ ہوں گے دنیا سے
جسے یہ آب، اُسے ہم سراب سمجھے ہیں (س)

مُتمرّد ۔ (ع ۔ صفت)
سرکش۔ نافرمان۔
سب اس درِ دولت پہ جھکائے ہوئے سر ہیں
دنیا میں اگر ہیں مُتمرّد تو بشر ہیں

متمرّد ۔
مغرور۔ متکبّر
سر ہر متمرّد کا شہنشاہ نے توڑا

متمنّی ۔ (ع)
تمنّا کرنے والا۔ خواہشمند۔ خواستگار
مولا یہ غلام، اب متمنّی ہے رضا کا
مشتاق ہے یہ خشک گلا آب بقا کا

متوسط ۔ (ع)
درمیانی عمر کا۔ عوامی زبان میں جسے ادھیڑ کہا جاتا ہے۔
کوئی جواں، کوئی متوسط کوئی
فاقوں میں باحواس، لڑائی میں مطمئن

متن تنگ ۔ (ف)
مقصد و مطلب میں کشادگی نہ ہونا۔
۱۔ خط سبزہ رنگ : حسین الفاظ
۔ مطلب کھلا ہونا : مقصد واضح ہونا
۔ حاشیہ : جملۂ معترضہ۔ زائد بات
ے مطلب کُھلا ہوا ہے خط سبزہ رنگ کا
یہ حاشیہ لکھا ہے اس متن تنگ کا

م ۔ ٹ

مٹھی بند نہ دیکھنا ۔ (ار ۔ مح)
(روک لینا)
کسی کو بخشش کرنے سے ہاتھ کھینچ لینا
پھل اس کو دے، جس کو برومند نہ دیکھا
فیّاض کی مٹھی کو کبھی بند نہ دیکھا

مٹھیاں باندھے ہونا ۔ (ار)
انتہائی تکلیف و خوف میں بچہ مٹھیاں بھینچ لیتا ہے۔
تھا فرطِ غش سے ننھا سا منکا ڈھلا ہوا
باندھے ہوئے تھے مٹھیاں منہ تھا کُھلا ہوا
(علی اصغر)

مٹّی خراب ہونا۔ (ار۔ مح)

زندگی ملیامیٹ ہوجانا۔

ذلّت رسوائی ہونا۔

کوئی پوچھنے والا نہ ہونا۔

بھائی نہ ہو تو بھائی کی مٹّی خراب ہے

اچھّا تمہارا کوچ، مرا یا تراب ہے

مٹّی دینا۔ (ار۔ مح)

مسلمانوں میں قاعدہ ہے کہ دفن کرنے کے بعد قبر پر سب دفن کرنے والے تین مٹھی مٹّی ڈالتے ہیں۔

ع: ہے ہے مجھے مٹّی بھی نہ دینے گئے واری

مٹّی دشوار نہ ہونا۔ (ار۔)

مٹّی مری کچھ قبر کو دشوار نہیں ہے

کم از کم قبر میں تو سکون ملے گا

مٹّی دینا۔

راحت مری امت ہی کو منظور نہیں ہے

مٹّی بھی نہ دیں مجھ کو تو کچھ زور نہیں ہے

مٹّی دینا۔ (ار۔ مح)

دفن کرنا۔ قبر میں گاڑنا۔

مٹّی تلک نہ دیں گے تن پاش پاش کو

گھوڑوں سے روند ڈالیں گے سیّد کی لاش کو

(سیّد۔ حضرت فاطمہ کا بیٹا۔ امام حسین)

مٹّی میں بھرنا۔ (ار۔ مح)

خاک آلود ہونا۔

مٹّی میں بھرنے پاتے نہ تھے جن کے پیرہن

پیوند خاک ہو گئے وہ غیرتِ چمن

مٹّی میں چھپانا۔ (ار۔ مح)

دفن کرنا

مٹّی میں چھپاؤ نہ کمائی کو ہماری

لاش علی اصغر مجھے دے جاؤ، میں واری

مٹّی ہونا۔ (ار۔ مح)

مٹّی میں مل جانا۔ بیکار ہوجانا۔ ملیامیٹ ہوجانا

ع: مٹّی ہوئے، لکھے تھے عریضوں میں جو تپاک

م ۔ ج

مجاور۔ (ع)

کسی زیارت گاہ یا مقدس جگہ یا مسجد وغیرہ کا خدمتگار

ع: مرنے کو ہم بھی آتے ہیں جلد، اے مجاورو (س)

مجاہد۔ (ع)

راہ خدا میں جنگ کرنے والا۔

بولے یہ رنگ دیکھ کے شبیر خوش نہار

ہاں اے مجاہدو! رہ حق میں کرو جہاد

مُجرا کرنا۔ (ار۔ مح)

تسلیم بجالانا۔ ادب کے ساتھ سلام کرنا۔

مُجرا کیا سردار نے گھوڑے سے اُتر کر

مُجرا کرنا۔

مُجرا کیا حُر نے سرِ تسلیم جُھکا کر

آنکھوں سے لگا کے قدم سبطِ پیمبر

مجمر۔ (ع)

انگیٹھی

نقش اس قدم کے چاند سے روشن دوچند ہیں

مجمر ہے آسماں تو ستارے سپند ہیں

مجمع ہونا۔ (ار۔ مح)

ایک گروہ یا جماعت کے ساتھی ہونا

مجمع کبھی دیکھا نہیں اس جاہ و حشم کا

دنیا بھی مرقع ہے گلستاں ارم کا

مجمع ہونا۔ جماؤ ہونا۔ بھیڑ گروہ

مجمع ہوا پھر گردِ شہنشاہ خوش انجام

بٹنے لگے پھر پیاسوں کو پانی کے بھرے جام

مجموعۂ عالم۔ (اضافت توصیفی)

نظام دنیا۔ وجود دنیا

ہے قہر خدا غیظ شہنشاہ دو عالم
مجموعۂ عالم ہوا ابھی درہم و برہم
(امام حسین میدان جنگ میں)

محجوب۔ (ع)

شرمندہ۔ شرمسار

دعوائے غلامی ہے مجھے آل نبی سے
اب عفو ہو، محجوب ہوں اس بے ادبی کر

م۔ چ

مچل پڑنا۔ مچل۔ (ار۔ ر)

مچل جانا

دریا سے دھر تک گئے منہ پھیرے اہل بیت
تا پانی کے لئے نہ سکینہ مچل پڑے (س)

مچل جانا۔ (ار۔ مع) (استعارہ)

بگڑ جانا۔ بچے کی ناراضگی کے موقع پر مستعمل ہے

پردۂ چشم سے مردم نہ نکلنے دیں اگر
طفل اشکِ غمِ شبیر مچل جائے ابھی (س)

مچلنا۔ (ہ)

ضد کرنا۔ بچوں کی سی ہٹ پر اڑ جانا۔

حضرت کی قسم دے کے میں سمجھاؤں گا ان کو
مچلیں گے تو گودی میں اٹھا لاؤں گا ان کو

مچلنا۔

کہتی تھی مچل کر یہی وہ پیاس کی ماری
جانے دو مجھے جان نہیں باپ سے پیاری

مچھلیاں۔

کنایہ: بازو کے اوپر کا ابھرا ہوا گوشت

تھے بازوؤں پر زخم جو شمشیر عدو کے
ڈوبی ہوئی تھیں مچھلیاں دریا میں لہو کے

مچھلیاں زرہ پوش ہونا۔ (استعارہ)

مچھلیوں کی سیلن (اوپر کا چھلکا) کو زرہ کہا ہے

ع: باڑھ ایسی کہ ہیں مچھلیاں پانی میں زرہ پوش

م۔ ح

محاسب۔ (ع)

حساب لگانے والا۔ جوڑنے والا۔ شمار کرنے والا

کر لیجئے شمار اس کا محاسب نے یہ چاہا
جو کچھ تھا مہندس کا طریقہ، وہ نیا ہا

محاسن۔ (ع)

داڑھی

شانہ کیا محاسن اقدس میں چند بار

محافہ۔ (ع)

پالکی۔ ڈولی۔

نکلی عروس فتح، محافہ جدا ہوا (تلوار)
یا نامۂ ظفر سے لفافہ جدا ہوا

محافہ۔

ڈولا۔

ہو ساتھ سواری کے ہجوم اہلِ وطن کا
آگے میں ہوں اور پیچھے محافہ ہو دلہن کا
(جناب زینب حضرت علی اکبر کے متعلق کہہ رہی ہیں)

محبوب ذوالمنن (ع)

اللہ کے محبوب۔ آں حضرت

ع: روئے خبر یہ کہہ کے محبوب ذوالمنن

محبو۔

دوستو۔ عزیزو

موت آئی ہے محبو الفراق
آج سب وعدے برابر ہو گئے (س)

مجوب کرنا۔ (ار)
شرمندہ کرنا
بگڑوں گی گلہ گر کوئی اسلوب کرو گے
عباس سے کیا تم مجھے مجوب کرو گے (قفیہ علم)
(جناب زینب بیٹوں کو سمجھا رہی ہیں)

مجوب ہونا۔ (ار)
شرمندہ ہونا۔ گناہوں پر سر جھکا ہونا
مجوب ہوں بہت شہ والاصفات سے
بندے کے ہاتھ قطع کر دو اپنے ہات سے
(شہ والاصفات: امام حسین) (حر کہہ رہا ہے)

محرم۔ (ع)
ہمراز
کیا درد ہے جز دل کوئی محرم نہیں جس کا ر

محرم اسرار۔ (ف)
تمام رازہائے پوشیدہ کے جاننے والے
سردار امم، محرم اسرار محمدؐ
مہر و اسد اللہ کا دلدار محمد (امام حسین

محروم چلنا۔
نامرادی میں روانگی ہونا۔
ناکام واپس ہونا۔
احرام تلک باندھ کے محروم چلا ہوں

محسن۔ (ع۔ اسم مذکر)
حضرت فاطمہ کے تیسرے بیٹے کا نام
(دیکھیے، تلمیح)
آواز فاطمہ نے یہ دی شہ کو وقت ذبح
آئی ہوں لاش محسن بے پر لئے ہوئے (س)

مِحَن۔ (ع)
مصیبت۔ تکلیف۔
سلامی، یہ آل نبی پر محن ہے
کربارہ تو بازو ہیں اور اک ہے (س)

محسوب ہونا۔ (ار)
شمار میں ہونا۔ گنا جانا۔
خاموش انیس آگے نہیں طاقت تحریر
محسوب ہوں زوار امام دوسرا میں
مرجاؤں تو مدفن ہو جوار شہدا میں
(مقطع۔ دعا)

محضر۔ (ع)
(دیکھیے، تلمیح)
روح نبی پکاری، بس اب ہاتھ تھام لو
نانا کھڑا ہے قتل کا محضر لئے ہوئے (س)

محظوظ ہونا۔ (ار)
خوش ہونا۔ لذت حاصل کرنا۔
دبدبہ بھی ہو، مصائب بھی ہوں، توصیف بھی ہو
دل بھی محظوظ ہوں، رقت بھی ہو تعریف بھی ہو

مُحِق (ع)
مستحق۔ حقدار۔
ہم لوگ مُحِق کیا نہیں اس آب رواں کے
تالو میں خلش ہوتی ہے کانٹوں سے زباں کے
(عون و محمدؑ اور جنگ)

محق۔
ع: اس کا محق رسول کا پیارا ہے، تم ہو کون

محل۔ (ار)
موقع۔ وقت۔
چھوڑا مجھے سب نے جو سفر کا محل آیا

محل نہ ہونا۔ (ار۔ ر)
موقع نہ ہونا۔ نامناسب ہونا۔
حاضر ہوں آب پاش، محل دیر کا نہیں

محلّہ (ع)
فوج کے پڑاؤ کی جگہ
سب چھاؤنی اجاڑ۔ محلّے تباہ تھے

محمد کا چمن۔ (استعارہ)
مراد، خاندان رسول۔
مرجھا گئے تھے پھول، محمدؐ کے چمن کے

محیطِ ذخار۔ (ع۔ ع مرکب)
ذخائر کا خزانہ۔ مرکز علوم الٰہی۔ مرکز اسرار۔
سینہ ہے بشر کا وہ محیطِ ذخار
ہر ایک نفس سے جزر و مد پیدا ہے (صفت الٰہی۔ ر)

محمل۔ (ع۔ اسم مذکر)
اونٹوں پر عورتوں کے بیٹھنے کے لئے چاروں طرف
پردے ڈال دیئے جاتے ہیں۔
(انیس، مذکر نظم کیا ہے)
محمل جدا تھا بیبیِ فتح و ظفر جدا (روح انیس)

محو ہونا۔ (ار)
مبہوت و دم بخود ہو جانا۔
سر جھک گیا فلک کا یہ اوجِ زمین ہوا
خورشید محوِ حسنِ حسینِ حسیں ہوا
(صنعت تجنیس)

محو ہونا۔
مشغول۔
حاجی ہیں، جو ہیں محو محبت میں ہماری

محیط فصاحت۔
فصیح تر۔
از سر تا پا فصاحت سے مملو۔
ہے گوہر محیط فصاحت سخن مرا
گویا ہے موتیوں کا خزانہ دہن مرا
(فصاحت کی تعریف: دیکھئے، ردیف)

م۔ خ

مخبر صادق۔ (ف ترکیب)
آں حضرت صلعم، مراد ہیں۔
(سچ اور صحیح پیش گوئی کرنے والے)
جس دم یہ خبر مخبر صادق نے سنائی
اسماء اسے ایک پارچۂ زرد پہ لائی

مخبر صادق۔ (ف، ترکیب)
سچی خبریں دینے والا۔
آئندہ کا حال جسے معلوم ہو۔
(آں حضرت صلعم)
! حسین مخبر صادق کا لال ہے

مختار کائنات۔
کنایہ، حضرت علی کی طرف۔
مختار کائنات کے تم نورِ عین ہو
اترو وہاں جہاں مرے بھائی کو چین ہو

مُختل۔ (ع)
معطل۔ بیکار۔
بیٹوں کے غم نے کر دیے مختل ترے حواس
گھبرا نہ، بھیجتے ہیں تجھے بھی انھیں کے پاس

مخدوم۔ (ع)
بزرگ۔ اعلیٰ و ارفع قدروں کا حامل۔
وہ بزرگ جو قابل خدمت ہو۔
یاران وطن گر تھے افسردہ و مغموم
چلاتے تھے خادم کہ چلا خلق کا مخدوم

مخدومہ جہاں۔
بزرگ عالم۔ محترمہ جہاں۔
(مراد، حضرت فاطمہ)
زخمی تھا سر ٹپکنے سے، ماتھا کھلے تھے بال
مخدومۂ جہاں سے مشابہ بہت تھی چال

مخزن اسرار امامت۔ (ف۔ ترکیب)
اسرار الٰہی کا خزانہ۔

احکامات الٰہی کا امین۔
وہ سینہ جو تھا مخزن اسرار امامت
سب جانتے ہیں جس کی بزرگی و کرامت
(سراپائے امام)

مخفی ہونا۔ (ار)
چھپنا۔ چھپ کر بیٹھنا۔ خفیہ ہو کر بیں لگانا۔
مخفی ہوے میں قافلۂ حاج میں آکے
یا ئیں تو ذبح کریں گھر میں خدا

مُخلّع۔ (ع)
خلعت سے سرفراز کرنا۔ خلعت دینا
یہاں اجازت میدان جنگ مراد ہے
(استعارہ)
سلطان دو عالم نے مخلّع کیا واری
تم جاتے ہو، یا جاتی ہے دولھا کی سواری
(عون و محمدؑ کو اجازت میدان ملنا)

م - د

مداد۔ (ع)
روشنائی۔
دریا اگر مداد اور اشجار ہوں قلم
یہ غم وہ ہے انیس کہ ہرگز نہ ہو رقم

مدارات۔
خاطر تواضع
لازم ہے مدارات، گدا ہو کہ غنی ہو
وہ کیجیے کہ دشمن کی نہ خاطر شکنی ہو

مدار المہام۔ (ع)
وزیر۔ حکومت و سلطنت کا نگہباں۔
وہ آل مصطفےٰ کا مدار المہام ہو
جو ہو پسر امام کا، خود بھی امام ہو

مدام عشق۔ (ع۔ ف مرکب)
شراب الفت۔
پیشانیوں سے اُن کی عیاں تھا خدا کا نُور
شہ کے مدام عشق سے آنکھوں میں تھا سُرور
(فوج حسینی)

مدعا ہونا۔ (ار)
مقصود ہونا۔ مقصد زندگی ہونا۔
یاں تلو جواں نہیں ہیں، اُدھر ہیں ہزارہا
لیکن مجھے تو آج ہے مرنے سے مدّعا

م - ذ

مذبوح قفا۔ (ع۔ ف مرکب)
وہ شخص جس کی گردن پیچھے سے کاٹی جائے
ہے ہے شہ آوارہ وطن، ہائے مسافر
مذبوح قفا، تشنہ دہن، صابر و شاکر

م - ر

مراتب۔ (ع۔ جمع)
منازل۔ اقدار۔ مرتبے۔ درجات۔
سب حج کے مراتب ہیں زیارت میں ہماری

مُرادوں کے پلے (ار۔ عو۔ ر)
منتوں کے پرورش کئے ہوئے
اماں کی مرادوں کے پلے، اے علی اکبر

مُرادوں والا۔ (عو۔ ار۔ ر)
منّت مرادوں کا بیٹا۔
ماں کا مرادوں والا پسر ہے وہ مہ لقا

مَرارتیں۔ (ع) تلخیاں۔ کڑواہٹیں۔
مرارتیں ہیں تاکل حلاوت دنیا
وہ زہر ہے جسے ہم شہد ناسمجھے ہیں (س)

مرتد ہونا۔ (ار)

اسلام قبول کرنے کے بعد، پھر جانے والا

غدّار ہیں، بدعہد ہیں، مرتد ہیں وہ بے پیر

مرجھائے ہونا۔ (ار۔ مح)

سونلائے ہونا۔ پژمردہ ہونا۔ چہروں پر زردی
چھائی ہونا۔

مرجا ئیں گے فاقے میں، قسم کھائے ہوئے تھے
پانی کا جو تھا قحط تو مرجھائے ہوئے تھے

مرحبا فرمانا۔ (ار)

تحسین و آفرین کرنا۔ شاباش دینا۔

ع فرما رہے ہیں شیر خدا، مرحبا تجھے
دیتی ہے روح فاطمہ زہرا دعا تجھے
(مقطع انیس)

مرحلۂ خنجر و گردن۔ (ف۔ ترکیب)

شہادت کی منزل۔
(خنجر سے گردن کٹ جانے کا مرحلہ)

پیری پہ مری رحم کر اے خالق ذوالمنن
طے جلد ہو اب مرحلۂ خنجر و گردن

مرحلہ سر ہونا۔ (ار۔ بول چال)

معاملہ طے ہونا۔ پیچیدگی دور ہونا۔

بہتر ہے جو اس طور سے یہ مرحلہ سر ہو
پھر میں ہوں نہ بدنام، نہ مولا کا ضرر ہو

مردان سرگزار۔ (ف۔ صفت)

سربلند۔ بہادر۔ شجاع۔

گو اسلحہ ہے زیور مردان سرگزار
سب حربے چل سکیں گے بھلا وقت گیرودار

مردانگی کی داد دینا۔ (ار۔ مح)

بہادری میں نام پیدا کرنا۔

غل ہر اک ضرب پہ تھا اب ہوئی دنیا برباد
دے گئے رن خلق میں مردانگی و حرب کی داد

مردانہ وار دکھا۔ (ار)

مردوں کے سے حملے۔

مردانہ دکھا وار، دنیا نہ دغا کر
دیکھ اپنے رسالے کے جوانوں کو جیا کر

مرد سپاہی۔ (ف۔ ار)

سادہ لوح جوان

وہ جوانمرد جو عہد و زباں کا پابند ہو
اک مرد سپاہی ہوں، دغا سے نہیں آگاہ (مر)

مردم آبی۔ (ف۔ مرکب)

۱۔ مردم بمعنی۔ آنکھ کی پتلی۔
مردم آبی : آنکھ کی پتلی آبدار ہونا
۲۔ مردم : آدمی
مردم آبی : پانی میں رہنے والا آدمی
(استعارہ)

دونوں آنکھیں ہماری دو دریا ہیں
ہر دم چشم، مردم آبی ہے (ر)

مردمک۔ (ف)

آنکھ کی پتلی۔

صدمے سے ہوا رنگ رخ ماہ جو کافور
اختر بھی دینے مردمک دیدۂ پُر نور

مردمی۔ (ف ع ی نسبتی)

۱۔ بہادری۔ شجاعت۔
۲۔ آدمیت۔ انسانیت۔

یہ عین مردمی ہے کہ مردا ہیں گوشہ گیر

مردنی چھا جانا۔ (ار۔ مح)

چہرے پر موت کے آثار پیدا ہو جانا

کہتی تھی بانو، بیبیوں اب مارے پیاس کے
اصغر کے مرے مردنی چہرے پہ چھائی ہے

مردوں کے لئے ننگ ہونا (ار ج)

باعث شرم ہونا۔

مردوں کے لئے ننگ ہے، تلواروں سے ڈرنا
راحت ہو کہ ایذا، یہیں جینا، یہیں مرنا
(کردار)

مردم ہموار۔ (ف)

سلجھے ہوئے اور سمجھدار لوگ
بین بین چلنے والے

تھم تھم کے اٹھاتے ہیں قدم مردم ہموار
پہنچا نہ سلیماں سے کبھی مور کو آزار

مَرجان۔ (ع)

لؤلؤ۔ بڑا موتی۔

مَرجان۔ (ف) سیپ۔ مونگا (ہ)

جس میں لاکھوں دُرّ و مرجاں ہیں، وہ دریا ہوں میں

مرجھا کے رہ جانا۔ (ار ج)

اپنی جگہ کمھلا جانا۔ وجود باقی رہنے کے باوجود دیکھیا پڑجانا۔

معدوم کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔

آئی بہار میں گل مہتاب پر خزاں
مُرجھا کے رہ گئے ثمر و شاخ کہکشاں

مردانگی کی داد دینا۔ (ار۔ ر)

بہادری دکھانا۔ شجاعت دکھانا۔

جو مرد ہیں، وہ دیتے ہیں مردانگی کی داد
کچھ اپنے باپ کی بھی وصیت تم کو یاد

مَر رہنا۔ (ار۔ ر)

۱۔ مرجانا۔ مجبوراً مرجانا۔
۲۔ رہ جانا۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔

فقیروں کی کیا موت کیا زندگی
جگہ جس جگہ مل گئی مر رہے (س)

مَر رہنا۔

تنہائی میں زندگی گزارنا۔ گوشہ عزلت اختیار کرنا۔

مر رہیے کسی دشت کے دامن میں انیسؔ
پردا ہے یہی جامۂ عریانی کا (ر)

مرزبوم۔ (ج)

جائے پیدائش۔

خالی ہوئی جنوں کے جو شر سے وہ مرزبوم
بالائے چاہ جانوروں نے کیا ہجوم

مرسل۔ (ع)

رسول۔

غربت میں لٹی کون سے مرسل کی کمائی

مرضیہ۔ (ع؛ مونث)

پسندیدۂ الٰہی۔ خداوند عالم کی رضا جس کے ساتھ ہے

ہیں روشنی عرش خدا آپ کی مادر
صدیقہ و راضیہ و مرضیہ و اطہر
(جناب سیّدہ مراد ہیں)

مرغانِ صحرا۔ (ف)

جنگل کے پرندے۔

یہ کہتے تھے آپس میں مرغان صحرا
کہ سادات پر کیا جفا و محن ہے (س)

مرغان گرفتار۔ (ف)

پکڑے ہوئے جانور۔ وہ پرندے جن کو شکاری یا شوقین لوگ پکڑ لیتے ہیں۔

چھٹ چھٹ گئے مرغان گرفتار ہزاروں

مرغان ہوا۔ (ف۔ ترکیب)

پرندے۔ اڑنے والے جانور۔

ع: مرغان ہوا، بر میں تپاں، بحر میں ماہی

مرغ بے بال۔ (ف)

وہ پرندہ جس کے پر نہ ہوں۔

باغ چلنے کو کوئی کہتا، تو کہتے سجاد
مرغِ بے بال بھلا سیرِ چمن کیا جانے (دس)

مرقّع۔ (ع)

تصویر۔ صورت۔

برہم ہے مرقّعِ چمنستانِ جہاں کا
ہوتا ہے سفر خلق سے سلطانِ جہاں کا

مرقّع۔ (ع)

خاندان۔

(نبی کا مرقّع) آں حضرت صلعم کا خاندان۔

جب داخلِ جناں ہوئے وہ نامگان اب
برہم ہوئے نبی کے مرقّع کے بھی ورق

مرقّع ہونا۔ (ار)

ہو بہو تصویر ہونا۔
(البم کے لئے بھی مستعمل ہے)

دنیا بھی مرقّع ہے گلستانِ ارم کا
(دنیا اس وقت بہشت کے باغ کی تصویر نظر آتی ہے)

مرکوب۔ (ع)

گھوڑا جو سواری میں ہو۔

راکب۔ سوار (مرکب۔ گھوڑا) مرکوب۔ سواری کیا گیا

ٹھیرے نہ کہیں زیں سے جو مرکوب کے نکلے
دو تین جب خاک میں پھل ڈوب کے نکلے

مرگ کا لینا۔

موت آنا۔

سنبھلو کہ لیا مرگ مناجات نے تم کو

مرگِ مبرم۔ (ف۔ ع۔ مرکب)

موت کا وہ وقت جو مقدر کر دیا گیا ہے
(مبرم: مضبوط و استوار)

چاہیں جو علی قضائے تبدیل
مرگِ مبرم بھی زندگانی ہو جائے (منقبت علی۔ ر)

مرمر کے کٹنا۔ (ار۔ مح)

انتہائی مصیبت کے ساتھ گزرنا۔ پریشانی میں گزرنا۔

مرمر کے کٹی شب تو لڑائی کا دن آیا
ہمشیر و برادر کی جدائی کا دن آیا

مرنا۔ (ار)

بلکنا۔ تڑپنا

بولے دکھا کے بچے کو شاہِ فلک سریر
مرتا ہے پیاس سے یہ مرا کودکِ صغیر
(علی اصغر)

مرنے پہ کمر باندھنا۔ (ار۔ مح)

۱۔ جنگ کے لئے آمادہ رہنا۔
۲۔ قتل ہونے کے لئے عزم کر لینا۔

مروّت کا گوارا نہ کرنا۔ (ار)

مروّت سے دور ہونا۔ محبت کے خلاف ہونا۔

یہ امر مروّت نہیں کوئی ہے گوارا
لازم ہے مجھے رنج، نبی کا ہو جو پیارا

مروحہ کش۔ (ع + ف۔ مرکب)

پنکھا جھلنے والا

تکلیف کچھ ایسی نہیں، سایہ ہے، ہوا ہے
پانی ہے خنک، مروحہ کش بادِ صبا ہے

م۔ ڑ

مڑ مڑ کے۔ (ار)

بار بار پیچھے دیکھنا۔

دم لیتے کبھی، گاہ قدم جلد اٹھاتے
سہمے ہوئے مڑ مڑ کے کبھی دیکھتے جاتے

مڑوڑ لینا۔ (ہ)

توڑ دینا۔ بل دے دینا۔
(مجازاً) قتل کر دینا۔

صفدر جواں، شکیل جواں، نازنیں جواں
کس نے تجھے مٹا دیا اے حسیں جواں

م ۔ ز

مزارِ کشتۂ سم ۔ (ف ۔ ترکیب)
زہر سے شہید کردہ کا مزار (قبر)
اماں، مزارِ کشتۂ سم کی ہمیں قسم

مزا تلخ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال ہونا)
انتہائی ناگوار ہونا۔
مرجائے جب اکبر سا پسر یوسفِ ثانی
جینے کا مزا تلخ ہے اور خاک ہے پانی

مزا ہے ۔ (ار ۔ ر)
لطف کی بات ہے ۔ لطف ہے ۔
کچھ اہمیت بھی ہے ۔
ناقوں میں ہزاروں سے ہو تو مزا ہے
کچھ حقِ نمک سے ادا ہو تو مزا ہے
(مناجات)

مزاحف ۔ (ع)
نشانے سے ہے دور سہمِ مزاحف
خطا ہے جو اتری کماں کھینچتے ہیں (س)

مزرعۂ آخرت ہونا ۔ (ار ۔ مح)
مرنے کے بعد کے لئے سامان بخشش ہونا۔
جو مزرعۂ آخرت ہے وہ خشک نہ ہو
بس اک تری رحمت کی نظر چاہتے ہیں (دعائیہ ۔ ر)

مُزِل ۔ (ع)
خراب کر دینے والی۔
نشانی اور علامت ۔ مٹا دینے والی۔
مزِل عقل ہے دنیا کی دولت، اے منعم!
اسی کے نشے کو صوفی شراب سمجھے ہیں (س)

مُزمن ۔ (ع)
پرانا ۔ کہنہ
(لنگڑا ۔ اپاہج)
بیاری مزمن میں دوا خوب ہوئی ہے
تجویز مرے واسطے کیا خوب ہوئی ہے

مزہ تو یہ ہے ۔ (روزمرہ) عجیب بات یہ ہے ۔
لطف کی بات یہ ہوئی
اُلٹے کے سب مہینے مضموں پڑھے مرے آگے
"مزہ تو یہ ہے" کہ اس پہ مجھے حجاب آیا (س)

مزہ نہ رہنا ۔ (ار ۔ مح)
اچھا نہ لگنا ۔ بے لطف ہو جانا ۔
بہن کے جینے کا دنیا میں اب مزہ نہ رہا
پدر سے، نانا سے، ماں سے ملاؤ زینب کو (س)

م ۔ ژ

مژدہ ۔ (ف)
خوشخبری ۔
اس مژدے سے تن میں مرے جان آئے گی اماں
دو روز کی یہ پیاس ابھی بجھ جائے گی اماں

م ۔ س

مسافرِ ملکِ بقا ۔ (ف ۔ مرکب)
مرنے کے لئے میدانِ جنگ کو جانے پر تیار
شہ نے کہا، مسافرِ ملکِ بقا ہیں آپ

مسافر ہو جانا ۔ (ار)
دنیا سے کوچ کر جانا ۔ چلا جانا ۔ مرجانا ۔
صبح کو احباب مسافر ہوئے سارے
دن ڈھل گیا تھا کہ عباس سدھارے

مسافر ہونا۔ (ار)
دنیا سے چلا جانا۔
کھولے ہوئے آنکھوں کو مسافر ہوئے اکبر
ہچکی کا بس آنا تھا کہ آخر ہوئے اکبر

مستعار ہونا۔ (ار)
عارضی ہونا۔
ملکیت خاص میں نہ ہونا۔
کچھ دن جو میرے رہے، مستعار تھے
یہ لال سب امانت پروردگار تھے

مستعار ہونا۔
غیر مستقل ہونا۔ عارضی ہونا۔
(زندگی سے استعارہ)
جو شے کہ مستعار ہو کیا اس کا اعتبار
ہر گل پہ یاں خزاں ہے کبھی اور کبھی بہار (زندگی)

مست مئے نخوت۔ (ف۔ مرکب)
تکبّر و غرور میں بھری ہوئی۔
دیکھی جو نہ تھیں۔ حیدر کرار کی آنکھیں
مست مئے نخوت تھیں جفاکار کی آنکھیں
(مخالف پہلوان کی تعریف)

مستوجب ہونا۔ (ار)
مستحق ہونا۔ زاجب کا مفعول۔ وجوب ہونا۔
مستوجب دوزخ ہوں اگر عدل کرے
یارب گر بخش دے تو رحمت تیری
(رحمت الٰہی۔ ر)

مستہام۔ (ع)
عاجز، بلا رسیدہ، ستم دیدہ مستہام

مسجد جامع۔ (ف۔ مرکب)
جامع مسجد۔
خوشبو سے صحن مسجد جامع بنا چمن

مسطر۔ (ع۔ اسم مذکر)
لکھنے کا کاغذ۔
نازک بدنی کی مدح لکھنی ہے
تار رگ گل چاہیئے مسطر کے لئے (ر)

مسعود و مبارک۔ (دعائیہ کلمات)
خدا مبارک کرے اور یہ سفر نیک ثابت ہو
فرمایا کہے دیتے ہے چہرے کی بشاشت
مسعود و مبارک، سفر گلشن جنت

مسکن۔ (ع)
وطن۔
آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر بھی بھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

مسکن۔
رہن سہن۔
مسکن ہو وہاں خلق میں جو نیک جگہ ہو
تو اور حسین ابن علی ایک جگہ ہو (مر)

مسکن۔ (ع۔ اسم مذکر)
رہنے کی جگہ۔
(مراداً) غلاف۔ تلوار کی نیام
چھوڑا یہ غضب تیغ دو پیکر نے جو مسکن
شیروں سے تو غزالوں سے چھٹا بن

مسکن کرنا۔ (ار)
رہنا۔ رہائش اختیار کرنا۔
مسکن کریں گے دن ہو۔ تن پاش پاش پر
ہم بھی فقیر ہو صاحب کی لاش پر

مس کرنا۔ (ار۔ روزمرہ) ۱۔ بوسہ دینا۔
۲۔ بلندی میں برابر ہونا۔
اوج اس کا جو دیکھا تو دبا چرخ مقرنس
خورشید نے رخساروں کو شمسے سے کیا مس

مِسل جمانا۔ (ار۔ ر)
صف آراستہ ہونا۔ جنگ کے سپاہی برابر کھڑے
ہونا۔ (مسل اٹھانا، محاورہ ہے)
مسل اپنی جمائے تھے جو بے خلل رسالے
تھے جائزہ اُن سب کا ہی دیکھنے والے

مسلسل۔ (ع)
علی الترتیب۔ برابر برابر۔
چہرے پہ بھلی لگتی تھی کیا زلف مسلسل
ظاہر تھا کہ گھیرے ہوئے ہے چاند کا بادل

مسمّٰی۔ (مسمّا) (ع۔ اسم مذکر)
نام والا۔ صاحب نام۔ وہ شخصیت جس کا جو نام ہو
ہاں نور محمدؐ علی ہے واحد
ہیں اسم تو دو مگر مسمّٰی ہے ایک (ر)

مُسِن۔ (ع)
عمر رسیدہ۔
کچھ آزمودہ کار، کچھ مسن نہیں
ان سے ابھی تو گھر سے نکلنے کے دن نہیں

مُسِن۔
بزرگ۔
آغاز عشق میں، ابھی ایسے مُسن نہ تھے
بچّے مرے! ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے
(علی اکبر)

مس و آہن۔ (ف)
چاندی اور تانبا۔
دم میں مس و آہن کو زر و سیم کریں گے
اک دن یونہیں کوثر کو بھی تقسیم کریں گے

مسوڑھے کبود ہونا۔ (ار)
چھ مہینے کے بچّے کے دانت نہیں ہوتے صرف مسوڑھے
ہوتے ہیں، جن میں دانت نکلتے ہیں، خشک ہو کر
مسوڑھے نیلے نیلے ہو جاتا۔
آثار مرگ پھول سے رخ پر کبود تھے
ہچکی لگی ہوئی تھی، مسوڑھے کبود تھے

مسوڑھے نیلگوں ہو جانا۔ (ار۔ بول چال)
انتہائی پیاس یا تکلیف کے سبب، بچّوں کے مسوڑھے
نیلے نیلے ہو جایا کرتے ہیں۔
یہ ننھے ننھے دونوں ہاتھ بل کھاتے ہیں تکیوں پر
مسوڑھے ہو گئے ہیں نیلگوں تالو ٹپکتا ہے (ر)

مسئلہ پوچھنا۔ (ار۔ ر)
شرعی مسائل دریافت کرنا۔
حلال و حرام یا اوامر و نواہی کے سلسلے میں فتویٰ لینا۔
ہے خوب مجھے یاد ترے باپ کا آنا
اور مسئلہ کچھ پوچھ کے دربار سے جانا

مُسیر (ع)
(فلک مُسیر) سیر کرنے والا
آتش مزاج، بادیہ پیما، فلک مسیر

م۔ ش

مشاطّہ۔ (ع۔ اسم مونث)
سنگھار کرنے والی۔ آراستہ کرنے والی۔
ناچار جو مولا بھی شفاعت نہ کریں
مشاطہ کا کیا گلہ کہ خود زشت ہوں میں (ر)

مشّاق (ع) تجربہ کار۔ مشق کئے ہوئے
مشّاق ساٹھ ساٹھ برس کے وہ تیز دست
چلّہ نہ سوجھتا تھا انھیں آنکھ سے نہ شست
چلّہ۔ شست (دیکھئے، تصاویر)

مشاہرہ (ع) تنخواہ۔ ماہانہ
پہنچے گی شہر شام میں جب آل طاہرہ
ہو جائے گا سپاہ کا دونا مشاہرہ

مشایعت ۔ (ع)

چند قدم کسی کے ساتھ جانا۔ پہنچانے کے لئے جانا۔
میّت کے ساتھ جانا۔

پیچھے پیادہ روتے چلے سیّد امام
گھبرایا حُر تو کہنے لگے شاہ باکرم
مجھ کو مشایعت کو تو چلنے دے دو قدم

مشتاقِ قضا ۔ (ف ۔ ع مرکب)

۱۔ حکم الٰہی کے مطابق۔
۲۔ موت کا طالب۔

اُس دشت میں مشتاقِ قضا جاتا ہوں یاں
ٹکڑے مجھے ہونا ہے جہاں تیغ و سناں سے

مشتری ۔ (ع)

خریدنے والا۔

اللہ ہے مشتری، فروشندہ رسول
کیا جنس ہے کیا بہا ہے، کیا سودا ہے (ر)

مشرب ۔ (ع)

(مجازاً) مذہب۔ اصول۔ خیال۔

نرغے میں اُن کے سبط رسالت پناہ تھا
مشرب میں جن کے پانی کا دینا گناہ تھا

مشرقین ۔ (ع)

مشرق و مغرب۔ مشرق سے مغرب تک

بیٹا علی کا سلسلہ شہنشاہ مشرقین

مشکبار ہونا ۔ (ف)

مشک کی سی خوشبو پھیلانا۔ معطر کرنا

جنگل ہے مشک بیز، ہوا مُشک بار ہے

مشعل ۔ (ع)

زمانۂ قدیم میں ایک قسم کی شمع جو مٹی کے تیل سے جلتی تھی اور اس کی روشنی خاصی ہوا کرتی۔ (شمع)

مشعل نہ ٹھہرتی تھی، نہ شمعوں کا اُجالا
خیمہ بھی اندھیرے میں نظر آتا تھا کالا
(آندھی کے سبب مشعل برابر بجھ بجھ جاتی تھی)

مشک بیز ۔ (ف)

مشک سے معطر کرنے والا۔

جنگل ہے مشک بیز ہوا مُشک بار ہے

مشک بیز ۔

مشک جیسی خوشبو والا۔

یہ زلف مشک بیز یہ آئینہ سی جبیں

مشک سے بال کافور ہونا ۔

کالے بال۔ سفید ہو جانا۔

لازم ہے کفن کی یاد ہر وقت انیسؔ
جو مشک سے بال تھے وہ کافور ہوئے (ر)

مشکل پڑنا ۔ (ار ۔ ح)

مصیبت کا وقت آنا۔ کٹھن وقت آنا۔ سختی آنا۔

تنہائی میں جس وقت پڑے گی مشکل
تب عقدہ کشائی کو امام آئینگے
(منقبت حضرت علی ۔ ر)

مشکل حل کر دینا ۔ (ار ۔ بول چال)

مصیبت سر سے ٹال دینا۔ کام آسان کر دینا۔

اللہ نے حل کر دیا مشکل کو تمہاری
فردیں عملِ زشت کی اب چاک ہیں ساری

مشکل سہل ہونا ۔ (ار)

پریشانی اور آفت دور ہونا۔ آسان ہونا۔

پامال ہیں لشکر نا اہل کریگا
پر خیر، یہ مشکل بھی خدا سہل کریگا

مشکل ہونا ۔ (ار)

ظاہری صورت و شکل میں بدل جانا۔
انسانوں کا حُلیہ اختیار کر لینا۔

بولا قدم شاہ پہ سر رکھ کے وہ ذیشاں
کہیے تو متشکل ہوں، ابھی صورت انساں
(ذعفر جن)

مُشتوّش۔ (ع)
پریشان۔ فکر مند۔
ہو جاتے تھے چار والے بھی مُشتوّش

مشہد۔ (ع)
رہنے کی جگہ (دیکھیے تلمیح)
مقتل یہی زمیں ہے یہی مشہد امام

م۔ص

مصاحب۔ (ع)
دوست۔ ساتھی۔
بن جاتے ہیں اشک ان کے میرے زخموں کے مرہم
یہ لوگ سب میرے مصاحب، میرے ہمدم

مصاف۔ (ع)
جنگ۔
ایسے جری سے کس کو مجال مصاف تھی
یوں پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا تو صاف تھی
(صنعت اشتقاق)

مصباح۔ (ع۔ اسم مذکر)
چراغ۔
وہ نور کی مصباح ہے، یہ صاحب ضَو ہیں
کس اَوج پہ اک بدر ہے، اور دو مہ نَو ہیں

مصباح امم۔ (ع)
تمام امتوں کو معرفت الٰہی کے نور سے جگمگانے والا
کہف الورٰی، امام امم، معون المتّقیٰ
مصباح دیں، سراج امم، ہادی ہدیٰ

مصحف زہرا۔ (ع)
امام حسین مراد ہیں
بالائے رحل مصحف زہرا کو دیکھ لو

مصحف ناطق۔ (ع۔ ر)
بولتا ہوا قرآن (مراد حضرت علی)
آنکھیں ملک بچھاتے ہیں اس ارض پاک پر
یہ سب ورق ہیں مصحف ناطق کے خاک پر
(مصحف ناطق کے ورق سے اولاد علی مراد ہے)

مصحف ناطق۔
مراد: آں حضرت صلعم۔
بولنے والا قرآن۔
تھا مصحف ناطق کی طرح خلق پہ احساں

مصور رحمت۔ (ع + ف)
مخزن رحم۔ مخرج کرم و رحم۔
باتیں ابھی یہ کرتے تھے باہم وہ گلعذار
جو صدر زیں پہ مصور رحمت ہوا سوار
چڑھ چڑھ کے مرکبوں پہ چلے

مُصَلّی۔ (ع) نمازی۔
وہ مصلّی، کہ زباں جن کی حدیث و قرآں
وہ نمازی، کہ جو ایماں کے تن پاک کی جاں

مصیبت میں کام آنا۔ (ار۔ م)
بُرے وقت میں امداد کرنا۔
وہ چاہنے والا ہے مصیبت میں جو کام آئے
ہیں سب کی ہوں اور کوئی میرا نہ ہوا ہائے

م۔ض

مضبوط ہونا۔ (ار)
طاقت ور ہونا۔ بہادر ہونا۔
اپنی طاقت اور زور پہ مطمئن ہونا۔

جرات ہیں ہم کسی کو بھلا کیا سمجھتے ہیں
مضبوط جو ہیں وہ ہمیں بودا سمجھتے ہیں

مضطرب الحال۔ (ع)

پریشان صورت۔ فکر مند۔

منہہ دیکھ کے فرمانے لگے شاہ خوش اقبال
کیا وجہ، جو تم لوگ ہو سب مضطرب الحال
(امام حسین اور حُر)

مضطر و ناشاد۔

پریشاں حال۔

پھرتے ہیں مکانوں کے مکیں مضطر و ناشاد

مضطر ہو جانا۔ (ار)

پریشان ہو جانا۔

مضطر تمام فوج کے پیر و جوان ہوئے
آنکھوں سے کے بھی کا سنبھال ہوئے

مُضِل۔ (ع)

گمراہ کرنے والا۔

اکبر جو مقابل ہوئے اس ضال و مُضِل کے
شبیر قریب آگئے بیتابیٔ دل سے

مضمون ٹپکنا۔ (ار)

ایک ایک لفظ اور بات بات میں مختلف مضامین اور مطالب کا مضمر ہونا۔

پائی نہیں کبھی یہ حلاوت نبات میں
مضمون تو ٹپک رہے ہیں بات بات میں

م - ط

مطبخ۔ (ع)

باورچی خانہ۔

ع: مطبخ ہے سرد آگ کا اس میں نہیں ہے نام

مطلب بر آنا۔ (ار)

مقصد یا دلی مُراد پوری ہو جانا۔

مطلب بر آئے سب مرے، اے سرورِ زماں
اب دورِ رضائے حرب تو میداں کو ہوں رواں (حُر)

مطلعِ انوار۔ (ف۔ ترکیب)

مراد، روشن و منور

(مطلع کے لغوی معنی) ستارہ نکلنے کی جگہ۔ مراد: آسمان

پنہاں نظر سے روئے شب تار ہو گیا
عالم تمام مطلع انوار ہو گیا

مطلق۔ (ع)

قطعی۔ بالکل۔

سر کٹنے کا اپنے مجھے مطلق نہیں وسواس
غم یہ ہے کہ ناموس نبی ہوتے ہیں بے آس (امام حسین)

مطلعِ انوار۔

سرچشمہ نور۔ نورانی۔

وہ جگہ، جہاں سے نور ہوتا ہے

ع کچھ دن سے اُترتے تھے جہاں بید ابرار
ہو جاتی تھیں تاریک، مطلع انوار

مطلوب۔ (ع)

خواہش مند۔ خواستگار۔

ہردم ہے رضا مندیٔ مادر ہمیں مطلوب
(عون و محمدؐ)

م - ع

معاذ اللہ۔ (فجائیہ)

توبہ کر۔ اللہ سے ڈر۔ عذاب خدا سے ڈر

شقی تو صاحب اعجاز کو کہتا ہے، ساحر ہے
زباں جل جائے گی تیری، معاذ اللہ توبہ کر (س)

معانِد ۔ (ع)
عناد اور کینہ رکھنے والا ۔
دشمن تبہ ہے ذلیل، معاند ترے تباہ

معدن التقیٰ ۔ (ع)
پرہیزگاری و تقویٰ کا ماخذ و منبع
کہف الوریٰ، امام امم، معدن التقیٰ
مصباح دیں، سراج امم، ہادی ہدا

معذور نہ ہونا ۔ (ار)
مجبور و لاچار نہ ہونا ۔ پرہیز نہ کرنا
غربت ہے تو ہو جنگ سے معذور نہیں ہیں
مختار کے فرزند ہیں، مجبور نہیں ہیں (مالمہ)

معرکہ آرائے کارزار ۔ (ف ۔ ترکیب)
جنگ کرنا ۔ معرکہ کرنا ۔
لڑکے ہوئے جو معرکہ آرائے کارزار
واں کے جوان نہ روک سکے نیمچوں کے وار
(حمواناں حسینی اور فوج یزید)

مُعنبر ۔ (ع)
خوشبودار، معطّر ۔
وہ چاند سے منھ اور وہ گیسوئے مُعنبر
وہ بدر سے رخسار، وہ قدرت داور

معرّا ۔ (ع)
بے بہرہ ۔ جاہل ۔ انجان ۔
رستم کی طرح اپنے تن و توش پہ غرّا
بدکار جہاں، حسنِ لیاقت سے معرّا
(پہلوان مخالف کا سراپا)

معنی سے بھرا ہونا ۔ (ار ۔ ع)
مختلف کیفیات دنیا سے معمور ہونا ۔
مختلف قسم کے جذبات سے معمور ہونا ۔
معنی سے بھرا ہوا ہے دل مثل کتاب
کیا غم ہے جو تن مثل قلم لاغر ہے (ر)

م ۔ غ

مُغتَنَم ۔ (ع)
غنیمت
ع : معروفِ غم رہو کہ یہ صحبت ہے مُغتَنَم

مغفر ۔ (ع) ایک قسم کی زرہ
جوشن ۔ (ع) " "
بکتر ۔ (ف) " "
(دیکھیے تصاویر ـــــ)
کبھی مغفر، کبھی جوشن، کبھی بکتر کاٹا

مغفر ۔ (ع ۔ اسم ۔ مذکر)
خود ۔ (فوجی سپاہی کی فولادی ٹوپی)
(افسر کے معنی، یہاں، افسر فوج کے ہیں، لیکن افسر تاج کو بھی کہتے ہیں ۔ اس رعایت سے افسر نظم کیا گیا ہے)
سر تن پہ کسی ظالم خودسر کے نہ چھوڑا
مغفر کو سلامت کسی افسر کے نہ چھوڑا
(ظالم خودسر ۔ (سر ۔ مغفر ۔ افسر میں صنعت مراعات النظیر ہے ۔)

مغموم ۔ (ع)
غمزدہ ۔ غمگین ۔ رنجیدہ ۔
یاران وطن گرد تھے افسردہ و مغموم
چلّاتے تھے خادم کہ چلا خلق کا مخدوم

مغموم ۔
مصائب و ہجر کے مارا
ع : جج بھی نہ میسّر ہوا، مغموم چلا ہوں

م۔ ف

مفاجات۔ (مرگ مفاجات) (ع)
اچانک آجانا۔ یک لخت آجانا۔
غل ہونے لگا بیچ میں جب غول کے آئی
لو مرگ مفاجات دہن کھول کے آئی

مفتری۔ (ع)
جھوٹا۔ افترا پرداز۔ بہتان رکھنے والا۔
حُر نے کہا کہ دُور ہو اے دشمنِ خدا
تو مفتری کے ساتھ ہے میں مقتدا کے ساتھ

مفسّر۔ (ع)
۱۔علامت۔ ہدایت نما۔ تفسیر کرنے والا
(مثل۔ مانند)
گیسو تھے وہ مفسّر واللیل اذا سجا
رخ سے عیاں تھے معنی والشّمس والضحیٰ
(سورۂ واللیل و والشمس، تلمیحات میں ملاحظہ فرمایئے)

مفر۔ (ع)
چھپ جانے بھاگ جانے کا راستہ یا مقام
ملجا ہے، نہ منجی ہے، نہ مامن ہے، نہ مفر ہے

م۔ ق

مقابل پانی ہونا۔ (ار)
شرمندہ ہونا۔
یہ ضیا حُسن کی اس کے تھی کہ ہو جاتا تھا
آئینہ بھی رُخِ اکبر کے مقابل پانی (س)

مقام کرنا۔
ٹھیرنا۔ رکنا۔ قیام کرنا۔
اک دن مقام کر ترا حال ہے تباہ

مقام ہونا۔ (ار۔ ر)
ٹھیرنا۔ مسکن ہونا۔ وطن ہونا۔
ہوئیگا مقام اب یہیں زہرا کے پسر کا
لو شکر کرو، خاتمہ ہے آج سفر کا

مقام ہونا۔
وہ سر بلند خیمۂ زنگاری امام
جس میں خدا کے عرش کے تاروں کا تھا مقام
(عرش کے تارے۔ استعارہ
امام حسین کے اہلِ بیت و انصار)

مقتدا۔ (ع۔ اسم مذکر)
پیشوا۔ امام۔ ہادی (مراد، امام حسین)
بسم اللہ آگے جیسے ہو، یوں تھا وہ مقتدا
آراستہ جبین تھیں، کہ قرآں کھلا ہوا
صفوں کی قطاروں کو قرآں کی سطور سے تشبیہ دی ہے

مُقتدا۔
حُر نے کہا کہ دور ہو، اے دشمن خدا
تو مفتری کے ساتھ ہے، میں مقتدا کے ساتھ (س)

مُقتدی۔
پیروی کرنے والے۔ پیچھے کھڑے ہونے والے
پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھنے والے
اور مقتدی تھے سب عقب شاہ کربلا
(نماز صبح کی جماعت)

مِقداد۔ (ع۔ اسم مذکر)
۲۔ سلمان ۳۔ عمار ۴۔ بوذر۔ مقرب اصحاب رسول
(دیکھئے تلمیح)
حُر نے مقداد کا مقدر پایا
اسلام بھی سلماں کے برابر پایا
عمار کی طرح پائی عمر جاوید
زر چھوڑا تو رتبہ بے زر پایا

مقدّر پلٹنا۔ (ار۔ع)
مقدر میں انقلاب آجانا۔ بُرے دن آجانا۔
یوں باپ کی قسمت کو اُلٹتے نہیں دیکھا
اس طرح مقدار کو پلٹتے نہیں دیکھا

مقدّر کا لانا۔ (ار۔ع)
خوش قسمتی سے چلا آنا۔
ع: مقدر مجھے لایا ہے اس جگہ

مقدّر ہونا۔ (ار۔ع)
۱۔ حصّہ ہونا۔ حصّہ میں ہونا۔
۲۔ تقدیر میں لکھا ہونا۔
جو مقدر ہے وہ ملتا ہے تری سرکار سے
ہم ہیں صابر کچھ خیال بیش وکم رکھتے نہیں (س)

مقدّم۔ (ع)
پیشتر۔ پہلے۔ ضروری۔ لازمی۔
اس بحر کرم کا ہے مگر شکر مقدّم
پیاسے تھے فزوں اور یہ پانی تھا بہت کم
(خداوند عالم کی طرف اشارہ ہے)

مقدور۔ (ع)
قابو۔ قدرت۔
مقدور پر بھی عجز ہی کہتے ہیں ہوشمند
لرزاں ہے مارے خوف کے تو بند بند
(یزیدی سپاہی اپنے ساتھی سے مخاطب ہے)

مقدور۔
تاب و طاقت۔ زور۔
بس سرخ ہوا غیظ سے شہ کا رُخ پُرنور
فرمایا کہ رو کے مجھے یہ کس کا ہے مقدور

مقدّور۔ (ع) مقدّر۔ تقدیر
مقدور، یہ مجھ سا بھی نہ ہوگا کوئی بیکس

مقدور پر فروتنی کرنا۔ (ار۔فقرہ)
قدرت اور قابو ہونے کے باوجود عاجزی سے کام لینا
مقدور پر کرتے ہیں عاقل فروتنی
عاجز ہیں سب، مگر خدا کی ذات ہی غنی

مُقَرنَس۔ (ع)
۱۔ مراد، بلند و بالا
۲۔ عمارت بلند (مخروطی عمارت)
اوج اس کا جو دیکھا تو دبا چرخ مقرنس

مقرنس۔ محترم۔
کسی کو نہیں معلوم۔ شہ چرخ مقرنس
مولا مرے بابا کا ہے یہ خانۂ اقدس

مقر ہونا۔ (ار)
اقرار کرنا۔ اقراری ہونا۔
خود اس کے مقر ہیں، کہ نبی کا ہوں نواسا

مقراض اجل۔ (اضافت توصیفی)
موت کی قینچی۔ موت کا پیغام
(استعارہ) موت
مقراض اجل بہر تن و سر ہے یہ شمشیر

مقرر ہونا۔ (ار)
یقینی ہونا۔ ضرور ہونا۔
کچھ سوچ کے فرمانے لگے سبط پیمبر
جائینگے جدھر، ساتھ اجل ہوگی مقرر

مقنع۔ (ع۔ اسم مذکر) آنچل کا برقعہ
سر پر نہ عصابہ ہے نہ مقنع ہے نہ چادر

مقہور۔ (ع) مردود بارگاہ ایزدی
بیکس ہیں مسافر ہیں، وطن دور ہے گھر دور
ہفتم سے ہیں گھیرے ہے یہ لشکر مقہور

مقہور۔ قہر زدہ
حیراں ہر اک ظالم مقہور ہوگیا
چہروں کا رنگ خوف سے کافور ہوگیا

م۔ک

مکان۔ (ار)
جگہ۔ مقام۔
میر انیسؔ نے، محض جگہ کے معنی میں "مکان" نظم کیا ہے
۱۔ گرے شہ، تو دیکھا زمیں صاف ہے
کیا دل سے کس نے یہ جھاڑا مکاں
کوئی دوست باقی ہمارا نہیں
۲۔ مکان کون گنج شہیداں نہیں ہے
جو بالوں سے ہیں نے بہارا نہیں (س)

مکان ضبط ہونا۔ (ار۔ح)
مکانات پر حکومت کا قبضہ ہونا۔
حکومت کا رعایا کے مکانات چھین لینا
کوچے بھی اُجڑ جانے سے بے ربط ہوئے تھے
جو بھاگ گئے تھے، ان سب کے مکاں ضبط ہوئے تھے

مکرّر۔ (ار)
بار بار۔ متواتر۔
ع: کرتے تھے آبپاش مکرر زمیں کو تر

مکلّل۔ (ع)
آراستہ۔
شب سے حوریں ہیں مکلل بہ جواہر ساری
خانۂ دوست میں ہے، دوست کی مہمانداری

مکّی و ہاشمیؑ و مطلبیؑ و قریشیؑ۔
فخر اقلیم عرب تھے جد و آبائے حسین (س)
(دیکھئے تلمیحات)

مکین کا چھٹنا۔ مالک مکان کا، اپنے ذاتی مکان سے الگ ہونا۔ رخصت ہونا۔
ع: چھٹتا ہے مکیں خالق اکبر کے مکاں سے
("مکیں" سے امام حسین اور مکان سے کعبۃ اللہ مراد ہے)

مکیں ہونا۔ (ار۔ بول چال)
رہنے لگنا۔ وطن بنا لینا۔
جو روضۂ حیدر پہ مکیں ہوتا ہے
وہ داخل فردوس بریں ہوتا ہے (ر)

م۔ل

ملاحت۔ (ع)
صباحت کا برعکس۔
صباحت: وہ حُسن جو سفیدی کے ساتھ ہو۔
ملاحت: وہ حُسن جو گیہواں یا سانولے رنگ کے ساتھ ہو۔
ابریشم چینی یہ ملاحت نہیں رکھتا

ملاحت۔
یہ جان ہے ہر ہاشمی و مطلبی کی
اسمیں تو ملاحت ہے رسولِ عربی کی

ملاقات۔
زندگی میں ملنا۔
بابا سے جو بچھڑی تو ہوئی پھر نہ ملاقات
دکھیاری نہ ہوگی کوئی صغرا کی برابر (س)

ملاقی ہونا۔
ملنا۔ ملاقات ہونا۔
دو نور کے دریا جو ملاقی ہوئے اک بار
پیدا کیا اللہ نے مجھ سا دُرِ شہوار

ملتجی ہونا۔ (ع)
التجا کرنے والا۔ دعا کرنے والا
حاجت روائے فطرس و مولائے جبرئیل
ہے ملتجی حضور سے یہ بندۂ ذلیل
(فطرس: ایک فرشتے کا نام)

ملجا۔ (ع)

جائے امن و سکون۔

ملجا ہے نہ منجی ہے، نہ مامن، نہ مفر ہے۔

ملک بقا۔ (ع۔ ف، ترکیب)

جنّت۔ بہشت۔

یاں سے سواری جانب ملک بقا گئی۔

ملک خدا تنگ نہ ہونا۔ (ار۔ ر)

دنیا میں بہت وسعت ہونے کے متعلق بولتے ہیں

کیا شہروں میں کو کے آباد زمیں ہے

وسعت ہے بہت ملک خدا تنگ نہیں ہے (مکالمہ)

ملک نظم۔ (اضافت توصیفی)

نظم کی دنیا۔

دنیائے شاعری (شاعری)

ہر جا ہے ملک نظم میں نظم و نسق مرا

کہتے ہیں انتظام جسے ہے وہ حق مرا

ملے ہونا۔ (ار۔ مح)

ساتھ ساتھ ہونا۔ ساتھ دینا۔ حامی ہونا۔

وہ خوش ہیں جو حاکم سے ملے تھے

پرسش ہے کہ کیا سوچ کے ظالم سے ملے تھے

م۔م

ممتاز ہونا۔ باعزت ہونا۔ بلند مرتبہ ہونا۔

ممتاز ہے۔ قدیہ ہے جو زہرا کے پسر کا

شان اس کی بڑھے فخر ہو جو جدّ و پدر کا

ممتنع۔ (ع)

روکا ہوا۔ منع کیا ہوا۔

ممکن نہیں ہے مثل ترا اے سپہر جود

شکل ممتنع قسم الواجب الوجود

شکل ممتنع۔ شرعاً منع ہونا۔

م۔ن

مناجات۔ (ع)

درگاہ الٰہی میں دعا۔ الحاح و زاری۔ فریاد۔

بھائی کی مناجات میں فرق آ گیا زینب

منافق۔ (ع)

۱۔ وہ شخص، جس کے دل میں کچھ ہو، اور زبان پر کچھ۔

۲۔ بظاہر اللہ و رسول کا ماننے والا۔ بہ باطن احکام کے پر عمل نہ کرنے والا۔

ع: ہے ہے منافقوں کی نظر کھا گئی انھیں

مِنّت دار ہونا۔ (ار۔ بول چال)

احسانمند ہونا۔

بس مجھ کو نان خشک و آب سرد

اے فلک کس کس کا منت دار ہوں (س)

مِنّت سماجت۔ (ار۔ ر)

چاپلوسی۔ خوشامد۔

خط بھیج کے منّت سے سماجت سے بلانا

جب آئے تو یہ مکر یہ کید اور یہ بہانا (مکالمہ)

مِنّت کرنا۔ (ار)

خوشامد کرنا۔ گڑگڑانا

منت جو عمر نے کی بہت آنسو بہا بہا

روئے گلے لگا کے اُسے شاہ کربلا

منتقم۔ (ع)

انتقام لینے والا۔ عادل (خداوند عالم)

یا منتقم! ظہور امام زماں دکھا

منجیٰ۔ (مَنْجَا) (ع۔ اسم ظرف)

نجات کی جگہ۔ مقام سکون

ملجا ہے نہ منجیٰ ہے، نہ مامن نہ مفر ہے

عزت کا تباہی کا مصیبت کا سفر ہے

مُنجلی ۔ (ع) روشن ۔ منوّر ۔

محسن سے حُسن یہ شرافت ہے مُنجلی
محبوب ہے خدا کا کوئی اور کوئی ولی (رجز)

منجی ہوئی چوٹیں ۔ (ف)

وہ دالوں گھاتیں جن میں وہ استاد تھے

ع: خالی گئیں منجی ہوئی چوٹیں جو اس کی سب

منزل ۔ (ع ۔ مونث)

استعارہ: مکین ۔ ساکن ۔ گھروں میں رہنے والے

ے بسمل کے لوٹنے کی کسی دل کو کیا خبر
غربت میں کون لُٹ گیا منزل کو کیا خبر

منزل ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔ قیام کی جگہ ۔

ٹھیرنا ۔ قیام ۔

ع: دن ڈھلتا ہے منزل بھی بس اب دور نہیں ہے

منزل بے فیض ہونا ۔ (مع)

۱۔ سفر میں کوئی جگہ بخشش کے بغیر نہ رہ جاتی

۲۔ مصرعے میں قرآن کی منزل کہا گیا ہے ۔ قرآن میں منزلیں بھی موجود ہیں، اُن سے تشبیہہ دی ہے ۔

ے تھا مصحف ناطق کی طرح خلق پہ احساں
منزل کوئی بے فیض نہ تھی صورتِ قرآن

منزل شب طے کر لینا ۔ (ار)

رات گزار لینا ۔

طے کر چکا جو منزل شب کاروان صبح

منزل پہ پہنچنا یا راہ میں ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

کوئی آدمی دنیا سے چلا گیا اور کوئی زندگی کی راہ طے کر رہا ہے ۔

اپنی واماندگی سے گھبرا نہ انیسؔ
پہنچا کوئی منزل پہ کوئی راہ میں ہے (ر)

منزل پہ ہونا ۔ (ار ۔ بول چال)

ایک منزل کے فاصلے اور دوری کے متعلق صرف "منزل پہ ہونا" بولتے ہیں

منزل پہ ادھر کوفے سے تھے سیدِ ابرار
جو ایک گرد اٹھا دشت سے ایک بار

منزل عاجز ۔ (ع ۔ اسم)

کوفے اور کربلا کے درمیان کا ایک مقام، جہاں آنے جانے والے مسافر سستانے کے لئے قیام کرتے تھے ۔

جب منزل عاجز سے بڑھے سید پیمبر

منزل کاٹنا ۔ (ار) وقت گزارنا ۔

یہ منزلِ اندوہ و بلا کاٹ کے مرتے
گر منع نہ ہوتا تو گلا کاٹ کے مرتے

منزل کا معیّن ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ)

قیام کے مقام کا تعیّن ہو جانا ۔

مرضی الٰہی کے مطابق رہنے کا مقام طے ہو جانا ۔

جائے گا اُسی سمت یہ مظلوم مسافر
منزل جو ازل سے ہے معیّن مری خاطر

منزل وحشت و محن ۔ (ف ۔ فقرہ)

تکلیف و خوف کی منزل ۔ عالم نزع

طے منزل وحشت محن ہوتی ہے
فرقت مابین روح و تن ہوتی ہے (ر)

(بے ثباتی دنیا)

منزل و ماویٰ ہونا ۔ (ار ۔ مع)

آخری پناہ گاہ ۔

پوشیدہ ہو خاک میں پڑا ہے یہی
منزل ہے یہی بشر کا ماوا ہے یہی (ر)

منزل ہستی ۔ (ف)

موجودہ زندگی ۔

جو منزل ہستی سے گیا پھر نہیں ملتا
یہ راہ وہ ہے جس کا مسافر نہیں ملتا

منشیِ آسماں - (استعارہ)
سیارۂ عطارد منشیِ فلک کہلاتا ہے۔
آسمان کے حالات لکھنے والا۔
منشیِ آسماں ہوا مع ونثر ہوا طلب
بس جا بجا سے اُٹھ گئی انجم کی فوج سب

منصب - (ع) فریضہ - مرتبہ۔
اس منصب بزرگ کا نشانہ ہے یہی
روزِ ازل سے میرا علمدار ہے یہی

منصب - (ع) مرتبہ - عہدہ -
دادا بھی علمدار تھا، نانا بھی علمدار (تعضیہ علم)
ہم اپنے بزرگوں کے ہیں منصب کے طلبگار
(علی اور جعفر طیار۔ عون و محمد کے نانا اور دادا)

منظورِ نظر ہو جانا - (ار۔ مح)
نگاہوں میں کھپ جانا۔ پسند آ جانا۔ نظروں میں سما جانا۔
موتی سے فزوں تر ہوں بہا میں یہ اشک
حضرت کو جو منظورِ نظر ہو جائیں (ر)

منظورِ نظر ہونا - نگاہوں میں جچنا - دل کو بھانا۔
منظورِ نظر ہے جو حفاظت اپنی
ہو گوشہ نشیں مردمِ دیدہ کی طرح (ر)

منظورِ نظر ہونا - (ار۔ مح)
۱- محبت کی نگاہ ہونا۔ خلوص کی توجہ ہونا۔
۲- مطمحِ نظر ہونا۔ خواہشِ دل ہونا۔
منظورِ نظر ہے کہ نہ غمگیں ہو یہ
بولا وہ، کہ بخشا اسے میں نے بدل و جاں

منقار - (ع)
چونچ۔
پرندوں کا منھ۔
بلبلیں سامنے کھولیں مرے منقاروں کو (س)

منکا - گھوڑے کی گردن کا ہار
تلوار کے مانند نہ بھرتا تھا دم اُس کا
گردن وہ مہِ نو سی، وہ منکے کا خم اُس کا (گھوڑا)
(دم نہ بھرتا - نہ تھکنا - دیکھئے، ردیف میں)

منکا ڈھلا ہونا - (ار۔ مح)
مرتے وقت گردن ٹیڑھی ہو جانا۔
تھا فرطِ غش سے ننھا سا منکا ڈھلا ہوا
باندھے ہوئے تھا مٹھیاں، منھ تھا کھلا ہوا (علی اصغر)

منکشف - (ع) کھلا ہوا۔ معلوم ہونا۔
ہے منکشف امام پہ احوال بحر و بر
حق نے کیا ہے واقفِ اسرارِ خشک و تر

منکے - گھوڑے کی گردن کے ہار۔
رشکِ مہِ نو گردنِ پُر نور کے منکے
جب جم کے اڑا وہ، تو اُڑے ہوش ہرن کے

منہاج - (ع)
راہ راست - راہ کشادہ۔
اے سالکِ منہاجِ علی! راہ دکھا دے
دروازۂ رحمت مجھے للہ دکھا دے (علی اکبر)

منھ پر جانا - (ار۔ مح)
سامنے جانا - مقابلے پر جانا۔
کون اس کے منھ پہ جا کے اجل کا شکار ہو
جو ایک ہے وہ دو ہو، جو دو ہے وہ چار ہو

منھ پر چڑھنا - (ار۔ مح)
حملہ کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ بدتہذیبی اور بے باکی کرنا
کیوں منھ پہ چڑھے آتے ہو چلّوں کو اتار دو
ہیں گوشہ نشیں خود ہوں مجھے تیر نہ مارو

منھ پر چڑھنا - بیباک ہونا۔ بدتہذیبی سے بالکل نزدیک آ جانا
رو سیاہوں کو ہٹا دیں کہ بڑھے آتے ہیں
ہم جو خاموش ہیں، وہ منھ پہ چڑھے آتے ہیں

منھ پر چڑھنا ۔ (ار ۔ مح) مقابلہ کرنا ۔

چڑھ سکتا ہے دنیا میں کوئی شیروں کے منھ پر
تیزی نہ رہی خوف سے شمشیروں کے منھ پر

منھ پر خاک اڑنا ۔ (ار ۔ مح)

۱۔ بھوک، پیاس اور فکر و پریشانی کے سبب یہ محاورہ بولتے ہیں ۔

۲۔ آندھی کے سبب چہرے خاک آلود ہو گئے تھے ۔

ع خاک اڑتی تھی منھ پہ حرم شیر خدا کے
تھا جیں پہ جبیں فرش بھی جھونکوں سے ہوا کے

منھ پر سپر لینا ۔ (ار)

وار روکنے کے لیے سپر کی آڑ کرنا

لڑنے میں کبھی منھ پہ سپر لی نہیں ہم نے (رجز)

منھہ پر صاف ہونا ۔ (ار ۔ مح)

سامنے دوستی کی باتیں کرنا ۔

منھہ کے سامنے تعریف کرنا ۔

اُلفت ہے نہ پاس ربط دیرینہ ہے
منھہ پر تو ہیں صاف قلب میں کینہ ہے (ر)

منھہ پڑنا ۔ (ار ۔ مح)

سامنا ہو سکنا، مجال ہونا ۔

مقابلے کی ہمت ہو سکنا ۔ ٹکّر لے سکنا ۔

ہم شیروں پہ رستم کا بھی منھہ پڑ نہ سکیگا
جب دو ہوئے اک دل، تو کوئی لڑ نہ سکیگا

منھہ پہ ۔ (ار) سامنے

خواہان مرگ زلیست کی کیا آبرو کرے
نانا کے منھہ پہ مجھ کو خدا سرخرو کرے

مُنھہ پھرا لینا ۔ (ار ۔ مح)

روگردانی کر لینا ۔ نگاہ رحم ہٹا لینا ۔

منھ آپ پھرا لیں تو زمیں خشک ہو ساری
صحرا کی طرف رُخ نہ کرے ابر بہاری

منھ پھر جانا ۔ (ار ۔ مح)

بھاگنے لگنا ۔ پیٹھ دکھانا ۔ پیٹھ موڑ لینا ۔

منھ پھر گئے سپاہ کے، رُخ جسطرف کیا
یاں آئے، واں گئے، اسے مارا، اُسے لیا

منھہ پھیر کے ۔ (ار ۔ ر)

جب سے جانے کے لئے منھہ پھیرا ہے ۔ پیٹھ کی ہے ۔ جب سے گئے ہو ۔

منھہ پھیر کے صورت بھی نہ بابا کو دکھائی
پیارے کوئی برچھی تو نہیں چھاتی پہ کھائی

منھ پھیر لینا ۔ (ار ۔ ر)

گردن موڑ لینا ۔ نہ دیکھنا ۔ پردہ کر لینا ۔

خواہر حسین کی ہے، نواسی نبی کی ہے
منھ پھیر لے ارے یہ بیٹی علی کی ہے

(حضرت زینب، مراد ہیں)

منھ تک جگر آنا ۔ (ار ۔ مح)

انتہائی صدمے میں کلیجہ نکلنے لگنا ۔

دل درد محبت سے بھر آئے نہ روؤں
سو بار جو منھ تک جگر آئے تو نہ روؤں

منھہ تکنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) حسرت و یاس سے فریادی کی صورت بنا، دیکھنا ۔ زباں بے زبانی کچھ کہنا ۔ متجسس نگاہیں ڈالنا ۔

نزدیک تھے بیٹھے جو کئی شیر خدا کے
اک ایک کا منھہ تکتی تھی وحشت میں وہ آ کے

منھہ تکنا ۔ ہمدردی کے حصول کیلئے حسرت و یاس سے کسی کیطرف دیکھنا

حیرت میں ہوں باعث مجھے کھلتا نہیں اس کا
وہ آنکھ چرا لیتا ہے، منھہ تکتی ہوں جس کا

منھ چاہیے ہونا ۔ لیاقت و قابلیت ہونا ۔ حوصلہ ہونا ۔

منھ چاہیے وصف رُخ اکبر کے لئے
تھا حسن اسی سرو سیمبر کے لئے (ر)

منہہ چومنا۔ (ار۔ روزمرہ) بوسہ لینا۔ بہت خوش ہونا۔
مارے خوشی کے پیار کرنا۔

ہر ہاتھ میں منہہ چوم رہی تھی ظفر اس کا
محبوب تھی ہر خانہ، تن میں تھا گھر اس کا

منہ چھپانا۔ (ار۔ مح) شرمندہ ہونا۔

یوسف چھپا رہے تھے منہ اپنا نقاب میں
حیران تھا آئینہ کو سکندر لیے ہوئے

منہہ چھپانا۔ مارے شرم کے سامنے نہ آنا۔

کہتی تھی سکینہ کہ چچا منہہ نہ چھپاتے
گر مشک نہ ہوتی ہدف تیر ہماری (س)

منہ دکھانا۔ (ار۔ مح)
کسی کے سامنے عزت کے ساتھ جانا۔

اب بھی نہ تیغ و تیر اگر تن پہ کھاؤں گا
مولا بتائیے! کسے پھر منہہ دکھاؤں گا

منہہ دکھانا۔ (ار۔ مح)
کسی کے سامنے جانے سے شرم آنا۔ توہین محسوس کرنا۔

ذلت ہوتی اب منہہ کسے دکھلاؤں گا مولا
میں اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤں گا مولا

منہ سرخ ہو جانا۔ (ار۔ مح) انتہائی غصّہ آجانا۔

منہ سُرخ ہوگیا، شکن ابرو پہ پڑ گئی

منہ سرخ ہونا۔ (ار۔ مح)
انتہائی غضب ناک ہونا۔ غصے سے چہرہ لال ہوجانا

منہہ سرخ ہے سب خاطر اقدس ہے جو برہم
رخساروں پہ بل کھا رہے ہیں گیسوئے پرخم (تغزل)

منہہ سونلا جانا۔ (ار۔ مح)
چہرے پژمردہ ہو جانا۔ چہروں پر مردنی آجانا۔
چہروں کی چمک اور حُسن جاتا رہنا۔

سونلائے ہوئے دھوپ میں منہہ، خشک زبانیں
اللہ کے جو نور ہوں، یوں خاک وہ چھانیں

منہہ سے شرمسار ہونا۔ (ار۔ مح)
آگے شرمندہ ہونا۔

اس غم سے مجھ کو صبر نہیں، بے قرار ہوں
بی بی تمھارے منہہ سے بہت شرمسار ہوں

منہہ سے کلیجہ نکل پڑنا۔ (ار۔ مح
انتہائی صدمے کے سبب جگر پھٹ جانا۔

بانو نے جب سُنا، علی اکبر ہوئے شہید
نزدیک تھا کہ منہہ سے کلیجہ نکل پڑے (س)

منہہ سے کہنا۔ (ار۔ روزمرہ) زبان سے ادا کردینا۔
خواہش کا اظہار کرنا۔

ہوگا وہی شہزادیاں جو منہہ سے کہیں گی
سب بیبیاں زینب کی کنیزیں ہی رہیں گی

منہہ سے کہنا۔ (ار) عہد کرلینا

مفتاح در خلد بریں ہیں مری آہیں
ہم وہ ہیں کہ جو منہہ سے کہیں، اسکو نباہیں

منہہ فق ہو جانا۔ (ار۔ مح)
چہرے پر اداسی چھا جانا۔
چہرہ زرد ہو جانا

فق ہوا جاتا ہے منہہ زینب کا گھٹتی جرات
آمد صبح قیامت ہے، سحر ہوئی نہیں (س)

منہہ فق ہونا۔ (ار۔ مح)
چہرے پر اضمحال ہونا۔ چہرہ زرد ہونا۔ چپ لگ جانا

تشویش سے منہہ قافلے والوں کا بھی فق ہے
غربت میں عجب یوسف زہرا کو قلق ہے

منہہ کالا ہونا۔ (ار۔ مح
۱۔ (مح) بداعمالیوں کے سبب بدنام ہونا۔
۲۔ چہرے کا سیاہ رنگ ہونا۔

پہلے سے یہ کالا تھا منہہ اس دشمن رب کا
بن جائے تو اعکس سے آئینہ حلب کا

منہہ کسے دکھلائیں۔ (ار۔ مح)

شرم کے مارے کس کے سامنے جانے کے قابل رہینگے

پھر منھ کسے دکھلائیں جو سردار کو چھوڑیں
کیونکر ترے مقبول کی سرکار کو چھوڑیں (دعا)

منہہ کھلا ہونا۔ (ار)

پیاس کی زیادتی سے منہہ خود بخود ہی کھل جاتا ہے۔

تھا فرطِ غش سے ننھا سا اسکا ڈھلا ہوا
باندھے ہوئے تھا مٹھیاں منہہ تھا کھلا ہوا
(علی اصغر)

منہہ کی کڑی ہونا۔ (ار۔ مح)

سخت منہہ ہونا۔ مضبوط دانتوں والی ہونا

(نیا محاورہ)

زرہوں کو کیا چاک یہ تھی منہہ کی کڑی تیغ

منہہ کی کھانا۔ (ار۔ مح)

زک اٹھانا۔ مقابلے پر آکر پٹ جانا۔

فاقوں میں شیر بھی ہو مقابل تو منھ کی کھائے

منہہ کیا (نہ) ہونا۔ (ار۔ مح)

مقابلہ، حیثیت، برابری نہ ہونا۔

بابا سا کہوں آپ کو یہ منہہ مرا کیا ہے
وہ شیر خدا، سیف خدا دستِ خدا ہے

منہہ کیا ہے۔ (ار۔ مح) کیا بساط اور حیثیت ہے

یاجی حضرت تو کرے منھ ترا کیا ہے
امداد محمد ہے، یہ الطاف خدا ہے (مقطع انیس کی بیت)

منہہ مُڑ جانا۔ (ار۔ ر)

۱۔ ٹیڑھا ہو جانا۔

۲۔ منہہ کی کھانا۔ منہہ پھر جانا۔

خنجر وہ کہ مریخ کا رنگ اڑتا تھا جس سے
ڈھالی ایسی کہ تلوار کا منہہ مڑتا تھا جس سے
(پہلوان مخالف کے ہتھیار)

منھ ملانا۔ حیوانوں کا قاعدہ ہے کہ ایک دوسرے کو پہچاننے کے لیئے آپس میں منھ سے منھ ملاتے ہیں شناخت کرنا۔ پہچاننا۔ بوسونگھنا۔

منھ بچے کے چہرے سے ملانے لگی ہرنی
بوسونگھ کے دودھ اسکو پلانے لگی ہرنی

منہہ موڑنا۔ (ار۔ مح)

ہمیشہ کے لیئے الگ ہونا۔

مرنے کے لیے جانا۔ (مرنا)

فرزند جواں باپ سے منہہ موڑ رہا ہے
چھوٹا جو ہے گہوارے میں دم توڑ رہا ہے

منہہ میں زباں ہونا۔ (ار۔ مح)

بولنے کی قوت ہونا۔

بولنا جاننا۔ جواب کی طاقت ہونا۔

دنیا میں مجھ سی تیغ، علی سا جواں نہیں
کیوں ہوں خموش، کیا مرے منہ میں زباں نہیں

منہہ نہ دیکھنا۔ (عو۔ ار۔ ر)

صورت کبھی نہ دیکھونگی۔

کیا دخل تمہیں امر میں سلطان امم کے
دیکھونگی نہ پھر منہہ، جو گئے پاس علَم کے (تفویضِ علَم)
(حضرت زینب کی بیٹوں سے گفتگو)

منھ نہ دیکھنا۔ ماں کا بیٹوں سے عہد۔

ناراض ہو جاؤں گی۔ بیزار ہو جاؤں گی۔

اُن میں سے اگر ان کی طرف ایک سدھارا
زہرا کی قسم، منھ نہ میں دیکھوں گی تمہارا
(جناب زینب کا تخاطب، بیٹوں سے)

منہہ ہونا۔ (ار۔ ر)

حیثیت وطاقت ہونا۔ بساط ہونا۔

کیا منہہ تھا، جو کوئی سر پرخاش اٹھائے
پُر زرے ہو وہ خود جو تنِ صد پاش اٹھائے

م ۔ و

موا ۔ (نحو، روزمرہ) مرگیا ۔ قتل ہوگیا ۔

مشتاق تھے جس کے خبر آئی کہ موا وہ
جس دوست سے پوچھا یہ سنا "قتل ہوا وہ"

موّاج ۔ (ع)

موجیں مارنے والا ۔ متلاطم ۔

بحرِ موّاج فصاحت کا تلاطم کردوں

موالی ۔ (ع ۔ جمع مولاکی) دوست ۔ مددگار ۔

جائینگے کدھر جب نہ رہے سیّدِ عالی
نہ دوست، نہ ہمدرد، نہ مولیٰ نہ موالی

(علی اکبر)

موالی ۔

مہماں ہوں غریبوں کے یہ انصار و موالی

موالی ۔ (ع) مقتدی ۔

جب بادیہ و طاس و لگن ہونا تھا خالی
بھر دیتے تھے پھر سبطِ پیمبر کے موالی

موت کا بیزار ہوجانا ۔ (ار ۔ بول چال)

کسی طرح موت بھی نہ آنا ۔

عموماً بولتے ہیں ۔ ہمیں تو موت بھی نہیں آتی ۔

دم بھر کی زندگی مجھے دشوار ہوگئی
سب تو خفا تھے، موت بھی بیزار ہوگئی

موت کا روکنا ۔ (ار)

موت کا وقت آچکا تھا لہٰذا ہمارا روکنا قدرت کی طرف سے تھا

تجھ کو نہ بخشش دیں یہ رحمی سے دور ہے
روکا تھا ہم کو موت سے لے تو بے قصور ہے

موت کا ناوک ۔ (اضافتِ توصیفی) موت کا تیر ۔ موت

ہوگا ترے پلّے پہ اگر سارا زمانہ
کردونگا ابھی موت کے ناوک کا نشانہ

موت کا ہنسنا ۔ (ار ۔ مح)

چونکہ موت کا وقت قریب تر تھا اس لیے موت بھی
کہہ رہی تھی کہ سہرا باندھنے کا اب وقت نہیں ہے

(موت کا طعنہ زنی کرنا)

جب بندھا سہرا تو قاسم نے کہا
موت ہنستی ہے ہمارے بیاہ پر (س)

موت کے پنجہ میں آجانا ۔ (ار ۔ مح)

مرنے کے لیے کسی مقام پر پھنس جانا ۔ مرجانا ۔

صدقے گئی دلھن بھی نہ ماں کو دکھا گئے
اے میرے شیر! موت کے پنجے میں آگئے

موت کی تصویر پھر جانا ۔ (ار)

قتل کا منظر نگاہوں میں آجانا ۔

زینب کے دل پہ ظلم کی شمشیر پھر گئی
شہ کی نظر میں موت کی تصویر پھر گئی

(زمین کربلا کا تصوّر)

موتی ۔ (عو ۔ اسم مذکر)

ماں ۔ "بیٹے کو" بہت پیار اور محبّت میں کہتی ہے ۔

کبھی نہر سے یوں مخاطب ہوئے
کہ تجھ میں تو موتی ہمارا نہیں (س)

(یہاں "موتی" دریا کی مناسبت سے بھی نظم کیا ہے)

موتیوں سے دامن صحرا بھرا ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ)

اوس کے قطرات سے موتی مراد ہیں ۔ دامن صحرا ۔ وادی
شبنم کے قطرات موتیوں کی طرح چمک رہے تھے ۔

کھا کھا کے اوس اور بھی سبزا ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامن صحرا بھرا ہوا

موتیوں سے دہن بھر دینا ۔ (ار ۔ مح)

انتہائی انعام و اکرام دینا

اس مدح میں صلے کے جو ملنے کا ہے خیال
بھر دیگا موتیوں سے دہن فاطمہ کا لال

موجِ حوادث ۔ حادثات کی طوفانی موجیں۔
دنیا کی اچھائی برائی اور تفکرات کا سامنا۔
وہ موجِ حوادث کا تھپیڑا نہ رہا
کشتی وہ ہوئی غرق وہ بیڑا نہ رہا (ر)

موج ہوا ۔ (ف + ار) ہوا کی لہر۔
موجِ ہوا سے پھول کھلا آفتاب کا

موجوں کا سر ٹپکنا ۔ (استعارہ ۔ صنعت توریہ)
(دریا کی لہریں ساحل تک آتی ہیں اور واپس ہوجاتی ہیں، اس کو استعارہ کیا ہے اور اسی کو صنعت ایہام اور توریہ کہتے ہیں۔)
پیاسی جو تھی سپاہ خدا تین رات کی
ساحل سے سر ٹپکتی تھیں موجیں فرات کی

مودار ۔ (ف)
(آسان اور بے تکلیف والا)
دام زرہ تھا سنبل تر اس کے سامنے
مودار سب تھے کاسہ سر اس کے سامنے

مورچہ ۔ (ف ۔ اسم مذکر)
وہ زنگ جو تلوار کے اندر کی تہہ تک لگ جائے۔
مشہور ہے تلوار کو کھا جاتا ہے زنگ
وہ تیغ تو مورچہ کو کھا جاتی ہے (ر)

مورچہ ۔ (ف) فوجیوں کی اگلی صفیں جو دشمن کو اپنی فوج کی طرف آنے سے روکتی ہیں۔
صف سے گھوڑوں کو بڑھا کر جو پلٹ جاتے تھے
مورچے لشکر کفار کے ہٹ جاتے تھے

مورچہ ۔ (ف) ۱۔ مٹی کی دیوار یا بڑے بڑے ڈھیر جو فوج مخالف کے حملوں سے بچنے کیلئے درمیان میں لگا دیئے جاتے ہیں ۲۔ چھوٹی چیونٹی
اللہ ری جنگ شیر نیستان کربلا
چیونٹی بھی مورچوں میں نہ تھی، آدمی تو کیا (صنعت ایہام تناسب)

مورچہ ٹوٹتا نظر آنا ۔ (ف ۔ مح)
فوج کی ناکہ بندی درہم برہم ہوجانا۔
لشکر کی صفیں منتشر ہوجانا۔
دل ہل گئے، جی خوف سے چھوٹتا نظر آیا
دیکھا تو ہر اک مورچہ ٹوٹتا نظر آیا

مور و ملخ ۔ (ع ۔ اسم مذکر)
(چیونٹی اور ٹڈی ۔ مراد ۔ کیڑے مکوڑے)
مور و ملخ ۔ گرگ و غزال و فرس و شیر
سب آتے ہیں، جب ہوتا ہے کچھ خلق میں اندھیر

موسپیدی ۔ گناہوں کی سیاہی دھونا۔
بعد اس کے دعائے موسپیدی کرنا
پہلے دھولے ذرا سیاہی دل کی (ر)

موشگاف ۔ (ف)
بولنے والے ۔ (مراد، شعرا)
کیوں زلف کی ثنا میں الجھتے ہیں موشگاف
سلجھا ہوا بیاں ہو تو مضمون ہو صاف صاف

موشگاف ۔ (ف)
منہ پھٹ ۔ بے سوچے سمجھے بولنے والے
کہاں یہ مشک ختن اور کہاں حسین کی زلف
یہ موشگاف خطا کو صواب سمجھے ہیں (س)

موقع نہ ہونا ۔ مناسب نہ ہونا ۔ مصلحت نہ ہونا
ہل من مبارز کی صدا آئی ایک بار
موقع نہیں ہے دیر کا اٹھو یہ جاں نثار

موقوف ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) دار و مدار ہونا
اب مرگ پہ موقوف ہے صحت میری

موقوف ہونا ۔ (ار ۔ مح)
ضروری و لازمی نہ ہونا۔
سجاد بولے مالک تطہیر ہیں یہ لوگ
موقوف چادر دلہ پہ نہیں ہے حرم کی شان (س)

موقوف ہونا ۔ انحصار ہونا ۔

محبوب حسن نثار ترے نور عین پر
موقوف ہے یہ امر تو قتل حسین پر

مُول (ار) قیمت ۔ بَدَلُ ۔ بدلہ

بہشت ان کا مول اور زر ان کی قیمت
تصدق ان آنکھوں پہ دُرّ عدن ہے (س)

مول لینا ۔ (استعارہ)

لغوی معنیٰ : خرید لینا ۔
قبضے میں کر لینا ۔ لگا میں لے لینا ۔

سب فوج کو نظروں میں بس تول لیا تھا
گویا یہ جو رنگ انھیں مول لیا تھا

مَوْلَد ۔ (ع) پیدا ہونے کی جگہ

مَولد مرے بابا کا ہے یہ خانۂ اقدس
(خانۂ اقدس سے کعبۃ اللہ مراد ہے)

موم کر دینا ۔ (ار ۔ مح)

ہیچ کر دینا ۔ پگھلا دینا ۔ کاٹ کر پھینک دینا

ہاتھ وہ بچوں کے اور چھوٹی سی وہ تلواریں
موم کر دیتی تھیں فولاد کو جن کی دھاریں

موہوم ہونا ۔

(مسئلہ تصوّف) دنیا کا جاہ و حشم محض وہم اور دھوکا ہی دھوکا ہے ۔

جاری ہے سدا حکم تغیری و بحالی
موہوم ہے جاہ و حشم ملکی و مالی

موئے نگیں دُرِّ ثمیں ۔ (ف ۔ مرکب)

موتی کی انگوٹھی کا نگینہ ۔

موئے نگیں دُرِّ ثمین نجف یہ ہے
آنکھوں پہ جس کو رکھتے ہیں مردم شرف یہ ہے

م ۔ ہ

مہِ تمام ۔ (ف ۔ ترکیب) پورا چاند

(سموں کے نقوش مثل ماہ کامل کے بنتے جاتے تھے)

ع جوں جوں قدم بڑھاتا تھا سرور کا خوش خرام
بنتے تھے نقش سم سے زمیں پر مہِ تمام

مہانا ۔ (ع)

عرض و طول ۔ لمبائی چوڑائی ۔ صرف عرض ۔ جسے پاٹ کہتے ہیں ۔

جنگل کی سیاہی تھی کہ تیرہ تھا زمانا
دریا کا کنارہ تھا کہ جیحوں کا مہانا
(جیحوں، بلخ کے قریب ایک دریا ہے)

مُہر مِہر ۔ (ف) (استعارہ)

مُہر (ف) ٹھپّہ
مِہر (ف) سورج ۔ محبت ۔
سورج کی مُہر ۔ سورج کا حکم ۔

پہنچا جو مُہر مِہر سے فرمان عزل شب
گردوں پہ عالاں سحر کا ہوا نصب

مہرِ عرب ۔ (ف ۔ ترکیب)

مراد، آں حضرت صلعم

مہرِ عرب کی آنکھوں کا تارا حسین ہے

مہر ۔ (ع)

اسلام میں عقد کے وقت جو روپیہ یا جائداد بطور مہر شوہر اپنی بیوی کو دیتا ہے ۔

جہاں کا آب و نمک جس کی ماں کے مہر میں ہو
پسر کو اس کے نہ دنیا میں جام آب ملے (س)

مہر کرنا ۔ (ار)

نظر کرنا ۔ مہربانی کرنا ۔ توجہ کرنا ۔

ذرّے پہ کرے مہر تو خورشید مبیں ہو

مہرو - (ف - صفت)
چاند سے تشبیہ دی ہے - چاند جیسے حسین -
حسین
ع: اور سامنے تھی لاش علی اکبر مہرو

مہرو - حسین و خوبصورت -
ع: غل تھا سپر خیر الٰہی ہے یہ مہرو

مہکنا - (ار)
خوشبو سے معطر ہو جانا -
خوشبوئیں پھیل جانا -
ع: شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے (س)

مہلت دینا - (ار)
چھوڑ دینا - وقت دینا
مہلت جو اجل دے تو غنیمت اسے جانو
آمادہ ہو رونے پہ، سعادت اسے جانو

مہلت نہ ملنا - (ار - بول چال)
اجازت نہ ملنا -
فرصت نہ ملنا - وقت نہ ملنا -
جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوفِ حرم کی
اس کعبۂ ایماں پہ گھٹا چھا گئی غم کی

مہلت نہ ملنا - (ار - مح)
نہ بچ سکنا - چھٹکارہ نہ پا سکنا -
بریّت نہ ہونا -
تیغوں سے نہ ملتی انھیں مہلت کوئی دم کی
واللہ مجھے پاس تھا حرمت کا حرم کی

مہم سر ہو جانا - (ار)
جنگ فتح ہو جانا - مشکل آسان ہو جانا -
اور عرض کی یہ دور سے ہاتھوں کو جوڑ کر
اقبال آپ کا کہ مہم ہو گئی یہ سر
(قاسم اور حضرت عباس)

مہم سر ہونا - (ار) جنگ جیتنا
سر تن سے کٹے جب، تو مہم عشق کی سر ہے
مر جائے یہ عزّت، یہ بہادر ہی کی خاطر ہے (رجز)

مہم سر ہو - (دعائیہ فقرہ)
۱- لڑائی میں فتح ہو -
۲- لڑائی فتح پر ختم ہو -
جلدی ہمیں اب ہے کہ مہم جنگ کی سر ہو
بھیجو، اگر اکبر سا کوئی اور پسر ہو

مہماں سرا - (ف - اضافت توصیفی)
مہمان - چند دن مقیم رہنے والا - غیر مستقل -
اے روح، کوچ خانۂ تن سے ضروری ہے
الفت نہ آنی چاہیئے مہماں سرا کے ساتھ (س)

مہمانی ہونا - (ار)
ضیافت ہونا - سامان ضیافت ہونا
مہمانی تیغ و تبر و تیر ہوئی تھی
تدبیر گرفتاری شبیر ہوئی تھی

مہمیز - (ع)
ایڑ - گھوڑے کو بڑھانے کے لئے سوار کا ایڑی سے دبانا -
دل کا تھا اشارہ اُسے مہمیز و غا میں
تلوار کے چلنے سے بھی تھا تیز ہوا میں (گھوڑا)

مہندس - (ع - اسم مذکر)
حساب داں - علم ہندسہ کا ماہر
اندازہ لگانے والا -
کر لیجئے شمار اس کا، محاسب نے یہ چاہا
جو کچھ تھا مہندس کا طریقہ نباہا

مہ و سال - (ف)
زمانے تک - برسوں - سالہاسال -
وہ باغ کہ زر جس پہ کیا صرف مہ و سال
دیکھا بھی نہ اس کو کہ اجل آ گئی دنبال

مہیب ۔ (ع) ڈراؤنا ۔ خوفناک ۔

ستّار و اہلِ نار و دغا باز و پُر دغا
شکلیں مہیب، دیو سے قد، ابرووں پہ بل (فوج یزید)

مہینہ آخر ہونا ۔ (محو ۔ ار ۔ ع)

مہینے کی تاریخیں آخر ہونا ۔
مہینے کا اختتام ہونا ۔

بستی ہو کہ جنگل، وہی حافظ وہی ناصر
آتا ہے محرّم، یہ مہینہ بھی ہے آخر

م ۔ ی

میخ ۔ (ع) بنیاد ۔ جڑ ۔

میخیں زمیں کی اس کی تگاپو سے ہل گئیں
دونوں کنوتیاں بھی کھڑی ہو کے مِل گئیں

(کنوتیاں : دیکھئے تصویر)

میدان ۔ میدان جنگ مراد ہے

حسین جاتے ہیں بہرِ نبرد میداں میں
چڑھائے شل یہ آستینوں کو (س)

میدان ہاتھ رہنا ۔ (ار ۔ ع)

جیتنا ۔ فتح یاب ہونا

ہاں، فتح کا اور تیرا سدا ساتھ رہا ہے
ہر جنگ میں میدان ترے ہاتھ رہا ہے

میدان ہاتھ ہونا ۔ (ار ۔ ع)

فتح و نصرت قبضے میں ہونا ۔
فتح ساتھ ہونا ۔

ہاں ابن یداللہ! ترے ہاتھ ہے میداں

میرا دامن ان کا ہاتھ ۔ (ار) (ان کا ہاتھ میرا دامن)

وہ سہارا ہو ۔ میری پناہ میں ہوں ۔

کوثر میں جاؤں تو گزر ساتھ ہو اُن کا
دامن ہو مرا حشر میں اور ہاتھ ہو اُن کا

میرا نام لے دیجیے ۔ (ار ۔ ر)

(ار ۔ ر ۔ زبان و تہذیب)

کی عرض کہ یا حضرت عباس خوش انجام
لے دیجیے جاکر درِ دولت پہ مرا نام (مکالمہ)

میرا ہی کام تھا ۔ (ار ۔ ر)

جوہر ہونا ۔ دل و جگر ہونا ۔ طاقت ہونا ۔

میرا ہی تھا یہ کام کہ غصّے کو سنبھالا
لڑتا میں، تو تھا کون روکنے والا

میزان مغفرت ۔ (اضافت توصیفی)

معافی کی میزان ۔ مغفرت ۔ معافی

میزان مغفرت میں گناہوں کو تول دو
باندھے ہیں اس نے ہاتھ درِ خلد کھول دو

میزان میں تُلنا ۔ (عدل کی میزان میں تُلنا) (ار ۔ بول چال)

نیکی برائی کا جچنا ۔
اچھے برے کی جانچ ہونا ۔
(انصاف کی نگاہ میں جانچا جانا)

۵ اس فصل میں اس جنس کے عقدے بھی کھلیں گے
اعمال یونہیں عدل کی میزاں میں تُلیں گے

میغ ۔ (ع)

زیبا ہے برق شعلہ فشاں میغ کے لئے
تیغ انکے واسطے ہے یہ ہیں تیغ کے لئے

میں اور نہیں ہوں ۔ (ار ۔ بول چال)

مجھے الگ نہ سمجھ ۔ ایسا ویسا نہ سمجھ لینا ۔

رگ رگ میں مری زور ہے خالق کے ولی کا
میں اور نہیں ہوں کوئی، بیٹا ہوں علی کا (مکالمہ)

میں کون ۔ (عو ۔ زبان ۔ روزمرہ) میں اُن کی کیا لگتی ہوں ۔
میں اُن کی کوئی نہیں ہوں ۔

کیا اُن کو پڑی تھی، جو وہ غم کھانے کو آتے
میں کون، جو صورت مجھے دکھانے کو آتے

میں کیا ہوں۔ (ار۔ روزمرہ)
کسرِ نفسی کے طور پر مستعمل ہے۔
مری کیا ہستی ہے۔ میں بندۂ ہیچ ہوں۔
مجھ میں کچھ بھی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔
میں کیا ہوں یہ ۔۔۔ بے کرم خالق اکرم

میں قرباں۔ (ار۔ ر)
ماں کو جب بیٹا، اماں کہہ کر پکارتا ہے۔ تو ماں
فرطِ محبّت سے "میں قربان کہہ کر جواب دیتی ہے۔
بالکل فطری روزمرّہ ہے۔
جب کہتے یہ امّاں، تو وہ کہتی تھی "میں قرباں"

میں وہ نہیں۔ (ار۔ ر)
میں پہلا جیسا اب شاعر نہیں رہا
(انیس اپنے لئے کہہ رہے ہیں)
میں وہ نہیں یا خلق میں انصاف نہیں ہے
مدّت سے جو چُپ ہوں تو زباں صاف نہیں ہے
(معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ اگر عرصے تک مرثیہ نہیں پڑھا
اس کی طرف اشارہ ہے)

مینائے لاجورد (ف) (استعارہ) آسمان مراد ہے
لاجورد: نیلے رنگ کا نگینہ۔ ماتمی کپڑے۔ جامۂ نیلی۔
؎ وہ پھولنا شفق کا وہ مینائے لاجورد
مخمل سی وہ ۔۔۔ ، وہ گل سبز و زرد

مینا۔ ۱۔ شراب کا شیشہ
۲۔ آبگینۂ رنگیں جس سے سونے پر نقاشی کرتے ہیں۔
مینائے لاجوردی: نیلے رنگ کا مینا

میوہ۔ (استعارہ) بیٹا۔ ثمر۔ نتیجہ۔
میوہ بھی اسی کا ہوں اسی کا گل تر ہوں

ردیف، ن

ن ۔ الف

نااہل۔ (اردو میں مستعمل) ناقابل۔ ناسمجھ۔

یہ قوم جفا پیشہ نااہل ہے مولا،
گر تیری عنایت ہو تو سب سہل ہے مولا۔

نااہل۔ (ف ۔ ار) غدّار۔

دشمن ہوئی جو امت نااہل بے وفا
زخمی ہوئے وہ سب، یہ جفا پر ہوئی جفا۔

ناب (ع ۔ اسم مونث)

تلوار کی دھار اور پشت کی درمیانی دو طرفہ نالیاں۔
(دیکھیے، تصویر۔)

پڑھتا تھا یوں اجز خلف مرتضیٰ علی۔
یہ تیغ وہ ہے سیل فنا جس کی ناب ہے۔ (س)

نابکار۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل)

موذی۔ ظالم۔ بزدل۔

تھرّا گیا بدن، نہ رہی طاقت قرار
گھوڑے کی باگ پھیر کے بھاگا وہ نابکار۔

نابکار۔ (ف) گمراہ۔

ٹوکے یہ کیا مجال، کسی نابکار کی۔

نابینا کے آگے چراغ۔ (ار ۔ ع)

محاورہ ہے، اندھے کو چراغ دکھانا۔

نااہل کے سامنے ہے یوں نیکی و پند۔
جس طرح چراغ آگے نابینا کے۔ (ر)۔

ناپدید ہونا۔ (ار)

لگاؤ بھی نہ ہونا۔ وجود نہ ہونا۔

پیدا تھا کفر، شرم و حیا ناپدید تھی
سادات ذبح ہوتے تھے اور ان کو عید تھی۔

ناتا۔ (ہ) رشتہ۔

چھپ جائے، جس سے دور کا ناتا نہ ہو سا جو
دولہا دلھن کے لینے کو آتا ہے خدا جو۔

ناجی۔ (ع ۔ صفت) جنّتی ۔ بہشتی۔

ناجی ہے دوست دار میرے نور عین کا
حصہ ترا یہ ہے، تو یہ حصہ حسین کا۔

ناچار۔ (ف ۔ ار) دکھیاری۔

گھبرا گئی سُن کر یہ سخن بانوئے ناچار
پردے کے قریب آن کے بولی وہ دل افگار۔

ناچار۔ (ف)

مجبور و ناچار۔ تنہا ۔ بے یار و مددگار۔

تب زعفر جن بولا کہ یا سیدۂ ابرار
یہ قتل کریں گے تمھیں اب جان کے ناچار۔

ناحق۔ (ار۔ز)
خواہ مخواہ۔ بیکار۔ لاطائل۔
ناحق فساد کرتے ہیں تم سے یہ بے شعور۔

ناخن بدلی ہونا۔ (ف۔ محاورہ ہے، ناخن بدلی زدن)
جس کا ترجمہ ہے۔ بے چین ہونا۔
کسی بات کا دل دل پر اثر ہونا۔ بیقرار ہونا۔
روئیں نہ کیوں ہلال محرم کو دیکھ کر
ناخن بدل ہے سبط پیمبر کے غم کی شان۔ (س)

ناخن پر نقطہ دینا۔ (ار۔ زبان دبیان۔)
میر انیس نے ایک نیا تصور پیش کیا ہے۔ ہر
ادیب و شاعر انتہائی تفکر کے عالم میں قلم سے
ناخن پر کچھ نقش کرنے لگتا ہے۔
قلم بھی رہ گیا ہر بار نقط دے کے ناخن پر
نہ سوجھی جب کوئی تشبیہ روئے شہ کے خالوں کی۔ (س)

ناخن شمشیر قضا۔ (ف۔ ترکیب)
موت کی تلوار کا ناخن) موت سے استعارہ۔
سب بند کھلے ناخن شمشیر قضا سے۔

ناخن میں ہونا۔ (ار۔ع) بہت آسان ہونا۔
ناخن میں دلبروں کے سب انداز دغا تھے
بچے، مگر بچۂ ضرغام خدا تھے۔

ناخنوں میں رکھنا (ہونا) بہت آسان ہونا۔
ہم شیر ہیں، قسم اسد کردگار کی
رکھتے ہیں ناخنوں میں پیشہ ذوالفقار کی۔

ناداں ہوں کیا۔ (ار)
کیا مجھے بیوقوف یا بچہ سمجھتا ہے۔
ناداں ہوں کیا، لڑوں جو اس خرد سال سے
(از رق)

نادِ علی۔ دیکھیے، تفصیل۔
پھر نادِ علی پڑھ کے جو تلوار نکالی
بجلی سی چمکنے لگی شمشیر ہلالی۔
(شمشیر ہلالی، دیکھیے تصویر۔)

نارِ جحیم۔ جہنم کا پست ترین طبقہ۔
سب زرد تھا زبانۂ نارِ جحیم کا
جل جل کے منہ سیاہ ہوا ہر لئیم کا۔

ناری۔ (ار) دوزخی۔
ناری ہیں یہ، حضرت سے انھیں بغض و حسد ہے
اب تا بہ کجا، صبر رحیمی کی بھی حد ہے۔

ناری۔ (ار) مخالفین لشکر حسین مراد ہیں
ناری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے۔

ناری۔
مع، ان ناریوں نے خاک کیا گھر کو مرے آہ

نازوں کی پالی۔ (ار۔ بول چال)
لاڈ پیار کی پرورش شدہ۔
جو نازوں کی پالی کہ ہو نازک گل تر سے۔

ناسوس۔ اعزا و اقربا۔ اہل وعیال۔ دنیوی رشتہ دار
ناسوس مرے فاقہ کشی میں بھی ہیں خرسند
اک ایک ہے زہرا کی طرح صبر کا پابند۔
(امام حسین)

ناصیہ سائی۔ (ف) پیشانی رکھنا۔
ہے مردم کے لئے فخر ہے یاں ناصیہ سائی
شیروں کو تپ آتی ہے دم چشم نمائی۔

ناطقہ عاجز ہونا۔ (ار۔ر)
(زبان) قوت گویائی کا لاچار ہونا۔
زبان شکر کے الفاظ ادا کرنے لائق نہ ہونا۔
کس کس ترے احسان کا کروں شکر زباں سے
ہے ناطقہ عاجز کہ زیادہ ہے بیاں سے۔

ناطقے بند ہونا۔ (ار۔ بول چال)

(اردو محاورہ ناطقہ تنگ ہونا۔)

قوتِ گویائی مفقود ہونا۔

نمک خوانِ تکلّم ہے فصاحت میری

ناطقے بند ہیں سن سن کے بلاغت میری۔

فصاحت اور بلاغت کو انیس نے ان الفاظ میں الگ الگ کیا ہے۔

نافے۔ (ار۔ استعارہ)

ہرن کی وہ تھیلی جس میں مشک ہوتا ہے۔ نافہ کہلاتی ہے۔ یہاں پھولوں کی خوشبوؤں کو نافوں سے تعبیر کیا ہے۔ گویا کہ چاروں طرف خوشبو کی بہتات تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ نافۂ مشک کھلے ہوئے ہیں۔

سے نافے کھلے ہوئے وہ گلوں کی شمیم کے

آتے تھے سرد سرد وہ جھونکے نسیم کے۔

ناقہ۔ (ع۔ اسم مذکر) سواری۔

کہتے تھے قریں ناقوں کے آ کر سُتر ابرار۔

ناقہ۔ (ع) اونٹ۔

ناقہ بھی ہے، ترا لوا آقا ہے وہ نامدار

سائل کو جس نے اونٹی کے اونٹوں کی دی قطار۔

(دوسرے مصرع کی تلمیح، تلمیحات میں ملاحظہ فرمایئے)

ناقۂ صالح۔ (ع)

اشارہ، حضرت علی اصغرؑ کی طرف، جو چھ مہینے کے تھے۔

(دیکھیے۔ تلمیح)

سینے پہ میرے تیر لگا تا تو غم نہ تھا۔

بچہ مرا یہ ناقۂ صالح سے کم نہ تھا۔

امام حسین "حرملہ" تیر انداز سے مخاطب ہیں۔

ناکام۔ (ار۔ ر) نامراد۔ بے مراد۔ ہارا ہوا۔

لو غور سے چلتی ہوئی صمصام کو دیکھو

یہ دوڑتی ظالم ناکام کو دیکھو۔

(صمصام: دیکھیے، مدیع میں)

ناکس۔ (ف) نالائق۔ کمین۔

یارب، مجھے ان سے کوئی حجت نہ رہی بس

کرتے ہیں ستم دیدہ و دانستہ یہ ناکس۔

ناکہ۔ (شہر کا ناکہ) ۔ سڑک جس پر بیرونِ شہر جانے کا دروازہ یا راستہ ہو۔ شہر کی سرحد۔

سب شہر کے ناکے پہ تھمیں آتنے ہیں ہم بھی۔

ناکے سے باہر نہ نکلنا۔ (ار۔ ع)

شہر کے باہر جانے والوں راستوں سے نہ جا سکنا۔

باغات میں کوفے کے پڑے ہیں کئی لشکر۔

ناکے سے نکلنے نہیں پاتا کوئی باہر۔

ناگاہ۔ اچانک۔

ناگاہ قریب آ گیا، جنگی وہ رسالہ۔

ناگاہ۔ (ف۔ ار) جو۔ کہ۔ درمیان ہیں۔

مصروف تھے جہاد میں عباس باوفا

ناگاہ آئی خیمے کی ڈیوڑھی سے یہ صدا۔

ناگاہ نمودار ہونا۔ (ار۔ فقرہ)

یک لخت نظر آنا۔ سامنے آنا۔

اس بن میں چلے جاتے تھے مولائے خوش اطوار

ہرنی ہوئی اک دور سے ناگاہ نمودار۔

ناگزیر۔ (ف)

معاصرین ناگزیر کے معنی مختلف استعمال کرتے ہیں۔ ضروری۔ لازمی۔ ناگوار۔ ناقابل برداشت

سچ ہے کہ تم کو مجھ سے محبت ہے، اے بہن!

کیا کیجیے ناگزیر یہ فرقت ہے اے بہن!

نالاں۔ (ف)

۱۔ روتے ہوئے۔ فریاد و آہ کرتے ہوئے۔

۲۔ ناراض۔ رنجیدہ۔

شاہ کہتے تھے، لعینو! نہ ستاؤ مجھ کو۔

روح احمد نہ کہیں قبر سے نالاں نکلے ۔ (س)

نالاں و بیقرار ۔ (ف)
روتے اور فریاد کرتے ۔ باحال پریشان ۔
دوڑے گئے جو لاش پہ نالاں و بیقرار ۔
دیکھا کہ غش پڑا ہے زمیں پر وہ گلعذار ۔

نام بڑھتا رہنا ۔ (ار)
عزت و شہرت میں برابر اضافہ ہوتا رہنا ۔
جو عنایات الٰہی سے ہوا، نیک ہوا
نام بڑھتا گیا جب ایک کے بعد ایک ہوا ۔

نام پہ مرنا ۔ (ار)
بات، عزت اور نام آوری پر ہر حال میں قائم رہنا ۔
ہے بات کی پچ، نام پہ مرتے ہیں بہادر
جو کہتے ہیں منہ سے وہی کرتے ہیں بہادر ۔

نامدار ہونا ۔ (ار)
(خود اور تمام آبا و اجداد) مشہور و معروف ہونا ۔
ع، زیر نگیں زمانہ ہے، نامدار ہوں ۔ (رجز)

نام ڈبو دینا ۔ (ار ۔ ع)
توہین کر لینا ۔ ساکھ کھو دینا ۔
بیدیں کا ساتھ دیکے حمیت کو دیا ۔
تم نے تو آج نام عرب کا ڈبو دیا ۔

نام ڈوب جانا ۔ (ار ۔ ع) شہرت و عزت خاک میں مل جانا
عباس آبرو ہی تری فرق آئیگا ۔
پانی پیا تو نام وفا ڈوب جائیگا ۔

نام کا خیال ہونا ۔ حمیت کا خیال ہونا ۔
ساکھ باقی رکھنے کا تصور ہونا ۔
میں ہوں غلام آپ کے ادنیٰ غلام کا
آقا مجھے خیال تھا، بابا کے نام کا ۔

نام کرنا ۔ (ار ۔ ع)
سکہ جمانا ۔ شہرت پانا ۔ ساکھ بنانا ۔
لاکھوں سے لڑے، نام کیا تیغ زنی میں ۔
داخل ہوئے دربار رسول عربی میں ۔

نام کرنا ۔ عزت دوبالا کرنا ۔ بڑے کام کرنا ۔
عباس بولے، بھائی نہیں، میں تو ہوں غلام
سن لیجئے گا، جنگ میں جو کچھ کروں گا نام ۔

نام مٹا دینا ۔ (ار)
شہرت و عزت خاک میں ملا دینا ۔ نام آوری پر بٹہ لگا دینا ۔
فرق آئیگا نہ میری کبھی آن بان میں
لڑکے سے کر کے نام مٹاؤں جہان میں ۔

نام و نشان ۔ (ف) یادگار ۔ وارث ۔
نعرہ تھا کہ میں نام و نشاں اب و جد ہوں
اولاد ہیں سب، میں اسد حق کا اسد ہوں ۔

نام و نشان ۔ نشانی ۔
مرنے کے بعد باپ کا نام و نشاں ہو تم ۔

نام و نشان رہنا ۔ (ار ۔ ر)
مرنے کے بعد باپ کی یادگاریں باقی رہ جانا ۔
ع، یہ وہ ہے نگیں، نام و نشاں رہتا ہے جس سے (بیٹا)

نامحرم ۔ جن سے پردہ واجب ہو ۔
ع: نامحرم اگر خیمے میں آئے تو غضب ہے ۔

نامرد ۔ (ار) بزدل ۔ بودے ۔
نامرد ہیں جو آنکھ چراتے ہیں مردے
دونوں کو چار کرکے پھونکے گا نبردے ۔

ناموس رسول عربی ۔ (باضافت ۔ ع ۔ ع مرکب ۔)
آں حضرت صلعم کے اہل بیت ۔ ناموس ۔ عزت ۔
اس قافلے میں رونے کا اک شور ہوا جب
گھبرا گئے ناموس رسول عربی سب ۔

نامے سے لفافہ جدا ہونا ۔ (استعارہ)
(نیا استعارہ ہے) تلوار سے نیام کا جدا ہونا ۔

نکلی عروس فتح، محافہ جدا ہوا۔
یا نامۂ ظفر سے لفافہ جدا ہوا۔

ناس ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) مشہور ہونا۔
ع۔ یا شیر خدا، خلق میں نامی تو ہے۔ (ر)

نان جویں۔ (ف) معمولی غذا۔
۱۔ خود قاسم روزی دو عالم تھے مگر
تھی نان جویں فقط غذائے حیدر۔

نان جویں۔ خشک روٹی۔
۲۔ کھاتے تھے صدا نان جویں خلق ہے ماہر
کچھ زر نہ سمانا تھا نظر میں نہ جواہر۔

ناوک اجل۔ (ف)
موت کے تیر۔ موت کی خبر لانے والے قضا کے تیر۔
بچے، کڑکیں کمانیں، آنے لگے ناوک اجل۔

نان شبینہ کو محتاج ہونا۔ (ار۔ ع)
صبح و شام کا رزق نہ ملنے سے پریشان ہونا۔
رزق نہ ملنا۔
جو دین کے ستون تھے، وہ مکاں ہوگئے تاراج
کیا کیا شرفا نان شبینہ کو ہیں محتاج۔

ن۔ ب

نباہت۔ (ع) مصری۔ مند۔
ہر اک سبو سبیل کا ہے چشمۂ حیات۔
صدقے ہیں ایک جام پہ سو کوزۂ نبات۔

نباہ۔ (ار) گزارہ۔ عمر کٹنا۔
دولھا کو اتنی بات سنا کر اک آہ کی۔
صورت بتاتے جاؤ ہمارے نباہ کی۔

نباہنا۔ (ار) حکم ماننا۔ ہر طرح گزارنا۔
جو آپ نے طفلی میں کہا اس کو نباہا۔
چاہا وہی مولا نے، جو اللہ نے چاہا۔

نبرد۔ (ع) جنگ۔
یاں ٹھاٹھ تھا علی ولی کی نبرد کا۔

نبرد۔
نامرد ہیں جو آنکھ چراتے ہیں مرد سے
دونوں کو چار کر کے پھریں گے نبرد سے۔

نبھ جانا۔ (ار۔ ر) مناسب طور پر گزر جانا۔
مرض ہو تو یہ پیر بھی دے ساتھ تمہارا۔
نبھ جائیں گے ہم تھامے ہوئے ہاتھ تمہارا۔

نبھ جانا۔ (ار۔ روزمرہ)
گزر جانا۔ بسر ہو جانا۔ کسی نہ کسی طرح ساتھ بسر ہو جانا۔
اللہ یونہی سب کی نباہے اے فقر
جس طرح کہ نبھ گئی ہماری تیری۔ (م)

نبھ جانا۔
گھر تو اُجاڑ ہو چکا، جنگل کو اب بساؤ۔
نبھ جائے گا، ہمارے رنڈاپے کا غم نہ کھاؤ۔

نباہنا۔ (ار) پورا کرنا۔ قائم رہنا۔
مفتاح در خلد بریں ہیں مری آئیں
ہم وہ ہیں کہ جو منہ سے کہیں اس کو نباہیں۔

نبی زادے۔ (ع۔ ف)
اولاد نبی۔ آں حضرت صلعم کے بیٹے پوتے اور نواسے۔
آپہنچی تھیں ہونٹوں پہ نبی زادوں کی جانیں۔

ن۔ ت

(ار۔ ہ۔ اسم مونث)
عورتوں کے ناک میں پہننے والی بڑی بالی۔
دیکھیے، نتھ بڑھانا۔
بڑھائے مری کناک سے نتھ کوئی

مجھے سرخ پوشاک کیا چاہیے۔ (س)

نتھ۔ (ہ۔ اسم مذکر)

در۔ عقد کے دلھن کی ناک میں ایک دُر پہنائی
جاتی ہے۔ اُس دُر میں لال اور سہر ۲۔ ۳
موتی پروے ہوتے ہیں۔
جس نے نتھ چھینی تھی گہر اک وہ یہ کہتا تھا۔
بیش قیمت تجھے دونوں گہر ہاتھ لگے۔ (س)

نتھ بڑھانا۔ (ار۔ ع)

عقد کے وقت دلھن کی ناک میں نتھ پہنائی جاتی
ہے جو سہاگ کی علامت سمجھی جاتی ہے
"نتھ" عموماً سونے کی بڑی بالی ہوتی ہے،
جس میں سرخ وسفید موتی بھی پڑے ہوتے ہیں
کان کی بالی میں دُر نہیں ہوتے۔ سہاگن عورت
کا سہاگ ختم ہوتے وقت "اس کی نتھ" ناک
سے اتار لیتے ہیں یہی عورت کا محاورہ ہے۔
زیور بڑھانا۔ نتھ بڑھانا۔ چوڑیاں بڑھانا۔
(شعر) بڑھائے مری ناک سے نتھ کوئی
مجھے سرخ پوشاک کیا چاہیئے۔

نتھنے۔ (ہ۔ جمع) ناک کے دونوں سوراخ۔

فرفر نفس کی آتی تھی نتھنوں سے یہ صدا۔

ن۔ ث

نثر بے سجع نہ ہونا۔ (ار)

نثر کا ہر جملہ قافیہ سے آراستہ ہونا۔ نثر مسجّع
نثر کی ایک قسم، جن میں ہر فقرے کے آخر میں ہم
قافیہ الفاظ ہوتے ہیں۔ (سجع: قمری کی آواز
خوش الحانی۔)
نثر بے سجع نہیں، نظم معلّا موزوں
کہیں سکتا نہیں آسکتا، کہیں ناموزوں۔

ن۔ ج

نجات دینا۔ (ار) بچا لینا۔ محفوظ رکھنا۔

اے خالق زمین و زماں، ربِّ کائنات
ازرق کے ہاتھ سے مرے قاسم کو دے نجات۔

نجبا۔ (ع) نجیب کی جمع۔ شریف النسب آدمی۔

اللہ ری شوکت شرفا و نجبا کی،
اسلام کا لشکر تھا کہ قدرت تھی خدا کی۔

نُجَبا۔ شریف۔ بزرگ۔

اللہ ری شوکت شرفا و نجبا کی
اسلام کا لشکر تھا کہ قدرت تھی خدا کی۔

نجوم کے غنچے۔ (استعارہ)

ننھے منے ستارے۔ بہت چھوٹے چھوٹے تارے۔
دکھلائے طور بادِ سحر نے سموم کے
پژمردہ ہوکے رہ گئے غنچے نجوم کے۔

ن۔ ح

نحیف۔ (ع) ضعیف۔ کمزور۔ لاغر۔

اکبر! سنبھال لو کہ نہایت نحیف ہیں
بیٹا ابھی جواں ہو تم، ہم ضعیف ہیں۔

ن۔ خ

نخل۔ (ع) درخت۔ پیڑ۔

ہر نخل پر ضیائے سرِ کوہِ طور تھی
گویا فلک سے بارشِ بارانِ نور تھی۔

نخلِ تمنّا۔ (اضافت توصیفی۔)

حسرت۔ مرادوں کا وقت۔
چھوڑا مجھے سب نے جو سفر کا محل آیا
کیا خوب مرے نخلِ تمنّا میں ثمر آیا۔

نخل تمنا میں پھل آنا۔ مراد پوری ہونا۔

برچھی لگی، ہر نخل تمنا میں پھل آیا۔

نخل زمردی۔ (ف +ع مرکب) استعارہ۔

زمرد، سبز ہوتا ہے اور لشکر اسلام کا رنگ

بھی سبز تھا، اس لئے نخل زمردی سے استعارہ

کیا ہے۔

نخل زمردی کے تلے تھا علی کا لال۔

نخل ریاضت۔ (اضافت توصیفی)

عبادت الٰہی کے ثمردار درخت (عبادت)

اس نخل ریاضت کے ثمر اُن کو ملیں گے

جو عرش کے نیچے ہیں، وہ گھر ان کو ملیں گے۔

(آواز الٰہی۔)

نخل قد۔ (استعارہ) تنفس۔ انسان۔

ڈوبا تھا کوئی اور کوئی خون میں تر تھا۔

ہر نخل قد اس معرکے زیر و زبر تھا۔

ن ۔ د

ندامت کھینچنا۔ (ار ۔ ع)

شرمندگی اٹھانا۔ شرمندہ ہونا۔

جب دیکھیں گی احوال قیامت آنکھیں

کھینچیں گی بڑی بڑی ندامت آنکھیں۔ (ر)

ندی چڑھنا۔ (ار ۔ مح)

بہیا آجانا۔ باڑھ آنا۔ طوفان آجانا۔

چڑھے گی جو ندی مرے اشک کی

تو نظروں سے دریا اتر جائیں گے۔ (س)

ن ۔ ڈ

نڈھال ہونا۔ (ہ ۔ اردو میں مستعمل۔)

ضعف طاری ہونا۔ کمزوری محسوس کرنا۔

ڈھالیں تو یقین نڈھال عجب چال ڈھال تھی

برپا تھا حشر ان میں قیامت کی چال تھی۔

ن ۔ ذ

نذر حسین ہے۔ حسین کے نام کی ہے۔

پیاسے نہ جاؤ نذر حسین قتیل ہے

تھا جس کا قحط، اب وہی پانی سبیل ہے۔

نذر کے لئے۔ (ار ۔ روزمرہ)

تحفۃً پیش کرنے کے لئے۔ تعلق۔ واسطہ۔

جو بند کہا، نذر حیدر کے لیے

جو بیت کہی وہ خلد کے گھر کے لئے۔

(بیت اور گھر میں مراعاۃ النظیر ہے۔)

ن ۔ ر

نرخ کھلنا۔ (ار ۔ مح)

کسی شے کا بازار بھاؤ مقرر ہو کر عوام کو معلوم ہونا

نرخ نہ کھلا ہونا۔ (ار ۔ مح)

کسی شے کا بھاؤ مقرر نہ ہونا۔

جانوں کا ابھی نرخ نہ زنہار کھلا تھا۔

دروازہ اجل کا پئے کنارہ کھلا تھا۔

نرغہ ہونا۔ (ار)

چاروں طرف ہجوم ہونا۔ ہر طرف سے گھیر لینا۔

اٹھارہ برس والے نے جان اپنی گنوائی۔

اب لاش پہ نرغہ ہے، محمدؐ کی دہائی۔

نرگس جادو۔ (استعارہ) پرکشش آنکھ۔

ہے کجی عیب، مگر حسن ہے ابرو کے لئے

سرمہ زیبا ہے فقط نرگس جادو کے لئے۔

نرگس شہلا۔ سرخ نرگس۔ نرگس کے سرخ پھول۔

آنکھیں ایسی کہ رہا نرگس شہلا کو حجاب۔

ن س

نسبت کا سامان ہونا۔ (ع۔ ار۔ بول چال)
شادی کی بات چیت ہونا۔ منگنی ٹھہرنے کا خیال ہونا۔

لکھنا مجھے نسبت کا اگر ہو کہیں سامان
حقدار ہوں میں نیگ کا میرے بھی رہے دھیان۔

نسر۔

طاؤس ہے کیا، نسر ہے کیا، کبک دری کیا۔

ن ش

نشان۔ (ع)
۱۔ نشانیاں۔ اولادیں۔ ۲۔ علَم۔

سرسبز ہیں وہی جو علی کے نشان ہیں
خود جھک کے وہ ملیں گے کہ ہم مہمان ہیں۔

نشان ۔ علَم

نشان نشانی۔ بیٹا۔

لیکر نشانِ علی ولی کا نشاں بڑھا۔

نشانِ اسد اللہ۔ حضرت علی کی نشانی (بیٹے)
مراد: حضرت عباس (لشکر حسین)

بالبدہ تھا پرچم تو پھریرا تھا ہوا خواہ
یعنی مرا حامل ہے نشانِ اسد اللہ۔

(پرچم۔ پھریرا۔ دیکھیے تصویریں)

(ف) صبح کے آثار۔

طے کر چکا جو منزلِ شب کاروانِ صبح
ہونے لگے افق سے ہویدا نشانِ صبح۔

نشان کھینچنا۔ (ار۔ روزمرہ)
حد لگانا۔ حدود قائم کرنا۔ نشانات لگانا۔

جگہ مول لی ہے مزاروں کی خاطر
زمیں پر رشہ دیں نشان کھینچتے ہیں۔ (مس)

نشان مٹ جانا۔ (ار)
شہلا ہو جانا۔ نشان بمعنی علم۔ ر
(صفت ابہام ہے)

مطلب نہ علم سے نہ حشم سے ہے کچھ کام
مٹ جائیں نشان، بس یہی عہد ہے یہی نام۔

(قضیہ علم۔)

نشانہ بنانا۔ (ار۔ مح) قتل کرنا۔ مارنا۔

دنیا پہ کس کا کبھی قبضہ بھی رہا ہے
مہماں کو بناتے ہو نشانہ تو خطا ہے۔

نشانہ بنانا۔ (ار۔ مح)
ہدف بنانا۔ مارنے کے لئے تاکنا۔ مارنا۔ قتل کرنا۔

خوں کس کا ہوگا تیر یہ کس کو لگائیگا
کیا سینۂ نبی کو نشانہ بنائیگا۔

نشانہ کرنا۔ (ار۔ مح)
زد پر رکھ لینا۔ موت کے گھاٹ اتار دینا۔

کر دوں گا ابھی موت کے ناوک کا نشانہ (مکالمہ)

نشانہ ہونا۔ (ار) مورد ہونا۔ ضرر رسیدہ ہونا۔ مقصود ہونا۔ مرکز نقصان ہونا۔

بلا اسی طرف آئیگی رخ ادھر ہوگا۔
نشانہ ہوں گے ہمیں، تیر جس کمان سے چلے۔ (س)

(ار) ۱۔ نشان۔ علامت۔
۲۔ وہ نشانی جو قرآن کے صفحات میں سبق یا تلاوت کے لیے رکھ دیتے ہیں۔

وہ ہاتھ تھے یا آیۂ رحمت کی نشانی
صحرا میں ہوئی جن سے دریا کی روانی

ہاتھوں کو آیت کی نشانی سے تشبیہ دی ہے۔ (صفت ایہام)

سلہ امرثیہ۔ جب کربلا میں داخلہ شاہ دیں ہوا۔

نشست ملنا۔ (ار۔ روزمرہ)

(یہاں ملنا محذوف ہے۔ چونکہ دوسرے مصرع میں "ملنا" فعل موجود ہے) جگہ ملنا۔ "بیٹھنا" بیٹھنے کے لئے نصیب ہونا۔ دوسرے مصرع میں تخت ملنا نشست سے متعلق ہے۔ تخت پر جگہ ملنا۔ تخت بیٹھنے کے لئے ملنا۔

منبر پہ نشست، سر پہ حضرت کا علم
اب چاہیے کیا تخت ملا، تاج ملا۔ (ر)

نشۂ پندار۔ (ف)

غرور تکبر کا نشہ ۔ طاقت پر اکڑ۔

مولانے کہا، اپنے ارادے سے خبر دے
آنکھوں سے اٹھا نشۂ پندار کے پردے۔

نشہ نہ اترنا۔ (ار۔ مح) کمی نہ آنا۔ برقرار رہنا۔

کیا کیا نہ چڑھا نظر پہ کیا کیا اترا
پر نشہ نہ الفت علی کا اترا۔ (ر)

نشہ ہونا۔ (ار) سرشار ہونا۔ غرق ہونا۔

"ایک ایک" دل سے عاشق شاہ انام تھا۔
آنکھوں میں نشۂ مئے حُبِّ امام تھا۔

نشیبؔ۔ (ع) گڑھا۔

باہر ہے جو نشیب سے، تربت کی جا یہ ہے۔

نشیب۔ گہرائی۔

شہ بولے، یاں سے سامنا ہے خیمہ گاہ کا
لے چل مجھے نشیب میں، اے بانیِ جفا۔

ن ۔ ص

نَصَبُ۔ (ع) استعارہ۔

برپا ہونا۔ پوجا کے لئے جو شے رکھی جاتے۔ عمل۔

ع: گردوں پہ عالمانِ سحر کا ہوا نصب۔

(صبح سپیدی نمودار ہو گئی۔)

نصِّ جلی۔ دیکھیے، تلمیح۔

جو والی کونین ہے وہ کون ولی ہے
قرآن میں کس کے لیے وہ نصِّ جلی ہے۔

(اصلاح علم اصول میں وہ آیت قرآنی جس میں صاف صاف ہوا ہو۔ اور جو متشابہات کو دور کر دے۔)

نصر۔ (سورۂ نصر)

(قرآن کا سورہ۔ دیکھیے، تلمیح) سورہ فتح۔

سورۂ نصر پہ فتح و ظفر آیا تھا۔

نصرت کا بوسہ دینا۔ (ار) فتح نے قدم چومے۔

ع: بوسہ دیا نصرت نے رکاب شہ دیں پہ۔

نصف النہار۔ (ع) دوپہر کا وقت۔

نصف النہار تک تھا یہی شور کارزار
مرنے کو یہ چلا، وہ تڑپ کر ہوا نثار۔

نصیب الٹ جانا۔ مقدر میں انقلاب آجانا۔ بدبختی آجانا۔

وارث ہے کون پھر جو گلے سب کے کٹ گئے
تم کیا کرو۔ نصیب ہمارے الٹ گئے۔

نصیب سو جانا۔ (ار۔ ع)

قسمت خراب ہو جانا ۔ دن برے آجانا ۔ مقدر بگڑ جانا۔

جی بھر کے حسین کو روئے اس سال
آنکھوں کے نصیب سو گئے۔ ہائے غضب۔

نصیب کھلنا۔ (ار۔ مح)

اچھے دن آجانا۔ مقدر جاگ جانا ۔ دن پھر جانا۔

شتاب روضۂ فرزند بوتراب ملے
کھلیں نصیب جو خلد بریں کا باب ملے۔ (س)

نصیب یاوری کرنا۔ (ار۔ بول چال)

خوش قسمتی کا ساتھ ساتھ رہنا۔ قسمت کا ساتھ

دینا۔
حسرت یہ ہے۔ نصیب کرے یاوری اگر۔

ن ۔ ط

نطق۔ (ع) قوت شعر گوئی۔
اے نطق! آج سحر بیانی دکھائیے۔

نطق۔ (ع) زبان۔
گردن نہ ان کی اٹھتی تھی جو سربلند تھے
اللہ رے رعب نطق فصیحوں کے بند تھے۔

ن ۔ ظ

نظر اٹھانا۔ (ار ۔ مح)
مقابلہ کرنا۔ برابری کرنا۔ دیکھنا۔ قریب جانا۔
کس طرح نظر مہر پہ خفاش اٹھائے۔

نظر بچنا۔ (ار ۔ مح)
نگاہ چوکنا۔ غفلت کر جانا۔ خیال نہ رہنا۔
کب ذرے دولت سپہر بچتی ہے
نے بھاگتے ہیں جبکہ نظر بچتی ہے۔ (ر)

نظر بند ہونا۔ (ار ۔ مح)
۱۔ نگاہوں سے اوجھل ہونا۔ نظر نہ آنا۔
۲۔ سخت حفاظت ہونا۔ پابندیاں لگنا۔
عباس کے حملے جو لعیں دیکھ چکے تھے
دریا بھی نظر بند تھا یوں گھاٹ رکے تھے۔

نظر پر چڑھنا۔ (ار ۔ مح)
بھلا معلوم ہونا۔ اچھا لگنا۔
کیا کیا نہ چڑھا نظر پہ کیا کیا اترا
پر نشہ نہ الفت علی کا اترا۔ (ر)

نظر پر چڑھنا اور اترنا۔ (ار ۔ مح)
گاہے گاہے بعض چیزیں یا شخصیتیں اچھی معلوم ہونا اور پھر دل سے اتر جانا۔
کیا کیا نہ چڑھا نظر پہ کیا کیا اترا۔ (ر)

نظر چڑھ جانا۔ (ار ۔ مح)
نگاہ کے سامنے آجانا۔ جانچ لینا۔ نشانے پر آجانا۔
بے سر ہوئی وہ صف جو نظر چڑھ گئی اس کی
چاٹا جو لہو اور برش بڑھ گئی اس کی۔

نظر حیران ہونا۔ (ار ۔ مح)
نگاہ کا ایک جگہ نہ ٹکنا۔ نگاہیں چاروں طرف پھرنا۔
مڑ کر کب تک ادھر ادھر دیکھوں میں
حیراں ہے نظر کدھر کدھر دیکھوں میں۔ (حمد۔ ر)

نظر حیران ہونا۔ نگاہ بھی محو حیرت ہے۔
نگاہ جمی ہوئی ہے۔ (صفت ایہام)
حیران ہے نظر دوش مبارک پہ کماں ہے
یا قوس میں خورشید جہاں تاب نہاں ہے۔

نظر سے اترنا۔ (ار ۔ مح)
نگاہوں میں ہیچ ہو جانا۔ اچھا نہ لگنا۔ دل سے اتر جانا
کیا کیا نہ چڑھا نظر پہ کیا کیا اترا
پر نشہ نہ الفت علی کا اترا۔ (ر)

نظر کرنا۔ سمجھنا۔
کی جبکہ نظر لطف شہ جن و بشر پر
خود رکھ لیا مشکیزہ بہشتی نے کمر پر۔

نظر کرنا۔ (ار ۔ مح) جائزہ لینا۔
مولا نے سوئے فوج نظر کی جو ٹھہر کر
مجرا کیا سردار نے گھوڑے سے اتر کر۔

نظر کرنا۔ دیکھنا۔ غور کرنا۔
محمل سے نظر کر کے ید اللہ کی جائی۔
کہتی تھی کہ اللہ نے یہ شکل دکھائی۔

نظر کرنا۔ (ار) پکڑنا۔ ارادہ کرنا۔

تیوری چڑھا کے تیغ کے قبضے پہ کی نظر۔

نظر کھا جانا۔ (عو۔ ار۔ مع)

نظر بد لگ جانے کے سبب مر جانا۔

دنیا کو نہ دیکھا کہ اجل آگئی بچو۔
ہے ہے یہ تمھیں کس کی نظر کھا گئی بچو!

(جناب زینب کے بچوں کی لاشوں پر بین۔)

نظر لطف و عنایت۔ (ار۔ فقرہ)

محبت اور مہربانی کی نگاہ۔

یکساں تھی ہر اک پر نظر لطف و عنایت۔

نظر لوٹنا۔ (ار۔ مع)

نگاہ کو بہت اچھا معلوم ہونا۔ لطف نظارہ کے سبب نگاہ سبزے میں رہنا۔

اس نے فرش زمرد پہ بچھائے تھے گہر۔
لوٹی جاتی تھی لہکتے ہوئے سبزے پہ نظر

(میر انیس کے علاوہ یہ محاورہ کسی دوسرے شاعر سے یہاں نہیں ملا۔)

نظر میں پھرنا۔ (ار۔ مع)

یاد آنا۔ نگاہوں کے سامنے تصویریں آنا۔

احباب وطن پھرتے ہیں حضرت کی نظر میں۔

نظر میں زور سمانا۔ (ار۔ مع)

مال دنیا نگاہ میں وقعت و حیثیت ہونا۔

کچھ زر نہ سماتا تھا نظر میں، نہ جواہر۔

نظر میں نہ رکھنا۔ (ار۔ مع)

وقعت و حیثیت نہ سمجھنا۔

تو تیر زر و مال نظر میں نہیں رکھتے۔ (راجز)

نظر میں نہ سمانا۔ (ار۔ ع)

کوئی حیثیت نہ سمجھنا۔ ہیچ جاننا۔

سر کاٹیے سردار کا، سودا تھا یہ سر میں
غرّہ، کہ نہ سماتا تھا نظر میں۔

نظر میں پھرنا۔ (ار۔ ع)

ہر وقت نگاہوں کے سامنے تصویر ہونا۔

نظر میں پھرتی ہے وہ نیرنگی، وہ تنہائی
لحد کی خاک ہے سرمہ مال بینوں کو۔ (س)

نظر یکساں ہونا۔ (ار۔ مع)

ہر چھوٹے بڑے امیر غریب کے ساتھ۔ برابری کا برتاؤ اور سلوک ہونے۔

یکساں رہی ہر اک پر نظر لطف و عنایت
محتاجوں سے باتیں یقیں، غریبوں سے محبت۔

نظروں سے اتر جانا۔ (ار۔ مع)

کوئی حیثیت، اہمیت اور وقعت نہ رہنا۔

چڑھیگی جوندی مرے اشک کی
تو نظروں سے دریا اتر جائیں گے۔ (س)

نظروں میں تول لینا۔ (ار۔ ع)

جانچ لینا۔ سمجھ لینا۔ حقیقت کو پورے پر اندازہ کر لینا۔

سب فوج کو نظروں میں زبس تول لیا تھا
گویا پئے چورنگ انھیں مول لیا تھا۔

نظم و نسق برپا کرنا۔ (ار۔ بول چال)

حکومت الٰہیہ قائم کر دینا۔

برپا علم نظم و نسق کر دیا کس نے
علم کو سوئے کعبۂ حق کر دیا کس نے

نظم و نسق ہونا۔ (استعارہ)

تسلّط ہونا۔ انتظام و انصرام ہونا۔ عمل دخل ہونا۔

گردوں پہ چہرۂ مہتاب فق ہوا
سلطان غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا۔

رات ختم ہو کر، صبح ہو گئی۔ سورج نکل آیا۔

ن ۔ ع

نعرۂ تکبیر کرنا۔ اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔
جب زیادہ جوش ہوتا ہے تو نعرۂ تکبیر زبان سے
نکلتا ہے۔ (یعنی اللہ کی ذات سب اعلا و برتر
ہے۔
؎ تکبیر کا نعرہ جو کیا آپ نے تن کے۔ (امام حسین)
صاف آئی صدا پیچ سے یہ چرخ کہن کے۔
لڑتے ہیں یونہیں فوج سے جو شیر ہیں بن کے۔

نعل در آتش ہونا۔ (ار۔ مح)
بہت تیز رفتار وہ گھوڑا۔ نہ رکنے والا گھوڑا۔
تھا نعل در آتش، کہیں دم بھرتا تھا نہ آرام۔

نعلین اٹھانا۔ (ار۔ ر) (جوتے اٹھانا) خدمت کرنا۔
سب اوج یہ نعلین اٹھانے سے ملے ہیں
سلطان دو عالم کی غلامی کے صلے ہیں۔
(سلطان دو عالم، مراد امام حسین۔ جناب عباس
کہہ رہے ہیں۔)

ن ۔ ف

نَفَر۔ (ع) افراد۔ آدمی۔
ٹکڑے ہوئے تیغوں سے پہ ہمت کو نہ ہارے
ممدوح نے اسّی نفر اس فوج کے مارے۔

نفس چند۔ (ع۔ ف۔ مرکب)
چند سانس۔ چند لمحے کی زندگی۔ زندگی ناپائیدار
زندگی کے جو سانس باقی ہیں۔
ہر طرح گزر جائیں گے یہ بھی نفس چند
ہم ہوئیں کہ مسلم ہوں، برادر ہوں کہ فرزند۔

نفس سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)
ٹھنڈی سانس لینا۔ افسوس کی سانس لینا۔
بھر کر نفس سرد یہ بولے شہ ذی جاہ
بانی یہ دیں ہیں تو ہوں ان سب کا ہوا خواہ۔

نفس سرد بھرنا۔
(افسوس اور مجبوری کے اظہار کے لیے)
چمکار کے گھوڑے کو رکھی میان میں تلوار
بھر کر نفس سرد کھڑا ہو گیا اسوار۔

نفس سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)
افسوس اور فکر کی آہ کرنا۔ فکر و رنج کی سانس
ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں کھینچنا۔
بھر کر نفس سرد بڑھے شاہ فلک جاہ۔

نفس سرد بھرنا۔ (ار۔ مح)
گرم گرم آہیں بھرنا۔ آہیں بھرنا۔ گرم سانس
لینا۔
بھر کر نفس سرد یہ فرماتے تھے ہر بار۔

نفس قطع ہو جانا۔ (ار)
سانس کی آمد و بند ہو جانا۔ سانس بند ہو جانا
؎ دل سے کہیں جینے کی ہوس قطع نہ ہو جائے
دم بند ہے ڈر سے کہ نفس قطع نہ ہو جائے۔

نفیر۔ (ع) نفیری۔ (دیکھیے تصویر) بانسری۔
تھا نالۂ نفیر کہ بے کس کو دو پناہ
شہنا کی یہ صدا تھی کہ سیّد ہے بے گناہ۔

ن ۔ ق

نقاب شب۔ (ف۔ اضافت توصیفی۔)
رات کی نقاب۔ رات کا پردہ۔ رات کی تاریکی۔
خورشید نے جو رخ سے اٹھائی نقاب شب
در کھل گیا سحر کا، ہوا بند باب شب۔
(رات ختم ہو گئی۔)

نقارہ ہونا۔ (ار۔ ر)
اعلان ہونا۔ ڈھول پٹنا۔ طبل بجنا۔
حضرت نے کیا حکم، کہ اونٹوں کو کرو بار

نقارہ ہوا کوچ کا، سب ہو گئے تیار۔

نقاش بن۔ (ار)

یہاں، نقل اتارنے والے، یا خاکہ اتارنے والے کے معنی ہیں۔

نقاش نے سو طرح کی خفت کھینچی
تصویر بنہ کھینچ سکی تو چہرہ اترا۔ (ر)

نقاہت۔ (ع) کمزوری۔

اک ضعف کی تصویر ہو، آتی ہے نقاہت۔

نقاہت۔

بھیا، یہ نقاہت مری اور بوجھ یہ گھر کا۔
کیا زور ہے جو حکم شہ جن و بشر کا۔
(سید سجاد اور علی اکبر)

نقاہت۔ ضعف۔

ع: آنکھیں تو نرگسی، پیر نقاہت زیادہ تر۔
(علی اصغر)

نقاہت۔ لاغری۔

ہر لحظہ گھٹتی جاتی ہے طاقت میری
بڑھتی ہے گھڑی گھڑی نقاہت میری۔ (ر)

نقد جان۔ (اضافت توصیفی)

جان۔ زندگی۔ (تحفۂ زندگی۔)

آئے تھے بہر جنس شہادت پدر کے ساتھ
مٹھی میں نقد جان علی اصغر لیے ہوئے۔ (س)

نقد حیات۔ (اضافت توصیفی۔)

زندگی۔ قیمتی سرمایۂ حیات۔

ہاتھ سے جاتا رہا نقد حیات
جان لیکر آئے بیجان ہو گئے۔ (س)

نقش ارژنگ۔ ارژنگ کی بنائی ہوئی تصاویر۔

نقش ارژنگ کو کا واک لکیریں سمجھے۔

نقش بر آب ہونا۔ (ار - ع)

کوئی وقعت نہ ہونا۔ نہ ہونے کے برابر وجود ہونا۔
(نقش بر آب، فارسی محاورہ)

موج زرہ تھی نقش بر آب اس کے سامنے۔

نقش پا نہ رکھنا۔ (ار - ع)

کوئی نشانی نہ چھوڑنا۔ کوئی مقام نہ رکھنا۔

مسافران عدم کا پتہ ملے کیوں کر
وہ یوں گئے کہ کہیں نقش پا نہیں رکھتے۔ (س)

نقش کف پا۔ (ف - ترکیب)

زمین پر پیروں کے نشانات۔

ہاتھ آیا ہے غازی کو چلن شیر خدا کا
ثابت قدمی نام ہے نقش کف پا کا۔
(نقش کف پا کی طرح ثابت قدم ہیں)
(علی اکبر)

نقشہ اترنا۔ (ار - ع)

نقل اترنا۔ خاکہ اترنا۔ نقل کرنا۔

مضمون انیس کا نہ چربا اترا!
اترا بھی تو کچھ بگڑ کے نقشہ اترا۔

نقشہ بدل جانا۔ (ار - ع)

انقلاب آجانا۔ حالات بدل جانا۔

حیات کا نقشہ بدل جانا۔ موت آجانا۔

مردہ ہوئے حیات کا نقشہ بدل گیا
ہچکی کے ساتھ ہونٹ ہلے، دم نکل گیا۔

نقشہ بگڑ جانا۔ (ار - ر)

دگرگوں ہو جانا۔ تلپٹ ہو جانا۔ انقلاب ہو جانا۔

سبط نبی کی زیست کا نقشہ بگڑ گیا۔

نقشہ پھر جانا۔ (ار - ع)

تصویر سامنے آجانا۔ نگاہوں کے سامنے آجانا۔

نقشہ وہ پھر گیا مری چشم پُر آب میں
ایسا ہی دشت تھا جسے دیکھا تھا خواب میں۔ (زمین کربلا)

نقشہ کھینچنا۔ (ار۔ ع)
اشعار کہنا۔ تصویر دکھانا معاملات نظم کرنا۔
نقشہ جو کھینچتا ہے صف کارزار کا
خامہ دکھا رہا ہے چلن ذوالفقار کا۔

نقیب۔ (ع)
فوج میں آواز دینے والے۔ آگاہ کرنے والے۔
چلّاتے تھے ہر صف میں نقیبان جفا کیش
ہاں غازیو، اس وقت بڑی جنگ ہے درپیش۔

ن۔ک

نکل بیٹھنا۔ (ار۔ ع۔ دلی) باہر آکر بیٹھ جانا۔
قریوں سے زیارت کو جو آجاتی تھی خلقت
کرسی پہ نکل بیٹھتے تھے خیمے سے حضرت۔
لکھنؤ میں عموماً نکل کر بیٹھنا بولا جاتا ہے۔
دلی کے عوام نکل بیٹھنا بھی بولتے ہیں۔

نکل جانے دینا۔ (ار۔ بول چال۔)
دوسروں کو راستہ دیدینا۔
رہ گیر ہیں، آتے ہیں، تو خیر آنے دو ان کو
تم روک لو باگوں کو، نکل جانے دو ان کو۔

نکلنے نہ دینا۔ بچ کر نہ جانے دینا۔
ع: برچھیوں کو پرے سے نکلنے نہ دیتی تھی۔

نکہت ارم۔ (ف) جنت کی خوشبو۔
؎ اڑنے لگا ہوا سے پھریرا جو دم بدم
دشت دغا میں پھیل گئی نکہت ارم۔

نکہت۔ (ف) خوشبو۔
دشت میں نکہت فردوس بریں آنے لگی
عرش تک اس کے پھریرے کی ہوا جانے لگی۔

نکوسیر۔ (ف۔ صفت)
نیک سرشت۔ نیک طینت۔
جب آدھی راہ کر چکا طے مجتہ نامور
بیٹے سے عظم کے کہنے لگا، وہ نکوسیر۔

نکوشعار۔ (ف)
نیک طبیعت۔ نیک خو۔ نکوکار۔
اس نے کہا پسر سے کہ غیرے نکوشعار
رو وال سے تو باندھ دے دست گناہگار۔ (حر)

نکونام۔ (ف۔ صفت) نیک بخت۔
تقسیم اُدھر کرتے تھے عباس کے نام۔

ن۔گ

نگاہ جھپک جانا۔ (ار۔ع) آنکھ نہ ملاسکنا۔
چتون وہ کہ شیروں کی نگہ جس سے جھپک جائے۔
(گھوڑا۔)

نگاہ سے گر جانا۔ (ار۔ ع)
بے عزت ہو جانا۔ بے حیثیت ہو جانا۔
خورشید کا جلال نگاہوں سے گر گیا
اقبال سر کے گرد ہما بن کے پھر گیا۔

نگاہ رکھنا۔ (ار۔ ع)
امید رکھنا۔ آس ہونا۔ توجہ ہونا۔
کب شاہ و گدا سے راہ رکھتا ہوں
تیری ہی طرف نگاہ رکھتا ہوں۔ (دعائیہ۔ ر)

نگاہ کا جانا محال ہونا۔ (ار)
آدمی تو آدمی نظر تک نہیں پہنچ سکتی۔
دریا تلک نگاہ کا جانا محال ہے۔

نگاہ کرنا۔ (ار۔ ع)
جانچ تول کرنا۔ جائزہ لینا۔ دیکھنا۔ پڑھنا۔
نگاہ نامۂ اعمال پر جو کی پس مرگ
گناہ گار نظر آیا بال بال مجھے۔ (س)

نگاہ میں سمانا۔ (ار۔ ع) وقعت ہونا۔

فوجیں کوئی سمائی تھیں ان کی نگاہ میں
وہ سب پلے تھے بیشۂ شیر الٰہ میں۔

نگاہ میں یکساں ہونا۔ (ار۔ ر)
برابر ہونا۔ کوئی فرق نہ ہونا۔
یکساں ہے بر و بحر ہماری نگاہ میں
غیظ و غضب کو دخل نہ دو حق کی راہ میں۔

نگاہ (نگہ) نہ ٹھہرنا۔ (ار۔ ع)
نظر نہ رک سکنا۔ روشنی یا حسن کی زیادتی کے
سبب نگاہ بھر کر نہ دیکھ پانا۔
صفائے حسن کو اکبر کے دیکھ، بولے عدو
نگہ ٹھہرتی نہیں رخ پہ آب و تاب یہ ہے۔ (س)

نگاہ نہ کرنا۔ (ار۔ ع)
نہ سوچنا۔ غور نہ کرنا۔ حقیقت نہ سمجھنا۔
یہ ہے وہی، ہوا تھا جو حضرت کا سدّ راہ
مظلومی امام پہ کی تھی نہ کچھ نگاہ۔

نگاہوں سے گرانا۔ (ار۔ ع)
کوئی وقعت نہ دینا۔ بے حیثیت کر دینا۔
ذروں نے نگاہوں سے ستاروں کو گرایا
گھوڑوں نے الف ہو کے سواروں کو گرایا۔
(''الف''، دیکھیے جلد اول، ردیف۔)

نگاہوں سے گر جانا۔ (ار۔ ع)
ذلیل ہو جانا۔ بے آبرو جانا۔ ہیچ ہو جانا۔
ہم جس سے پھرے سب کی نگاہوں سے گرا وہ
جو ہم سے پھرا، کعبۂ ایماں سے پھرا وہ۔

نگاہیں جلنا۔ (ار۔ ع)
مارے گرمی کے نگاہ نہ اٹھا سکنا۔
وہ کوس کڑے اور پہاڑوں کی وہ راہیں
یہ دھوپ میں حدت تھی کہ جلتی تھیں نگاہیں۔
دوسرے مقام پر انیس نے کہا ہے۔

گر آنکھ نکل کے ٹھہر جاتے راہ میں
پڑ جائیں لاکھ آبلے۔ پائے نگاہ میں۔

نگراں ہونا۔ (ار۔ بول چال۔) دیکھنا۔ جائزہ لینا۔
بس اب مری جانب نہ بحسرت نگراں ہو۔

نگرانی ہونا۔ (ار)
حیرت سے چاروں طرف دیکھنا۔ متعجب ہونا۔ (استعارہ)
اور دیدۂ نرگس کو بجا ہے نگرانی
حسرت ہے کہ پایا گل زہرا نے نہ پانی۔ پیاس)

نگل جانا۔ (ار)
بغیر چبائے حلق سے اتار لینا۔ (استعارہ)
قتل کر دینا۔ برباد کر دینا۔
اعدا کے نگل جانے کو اژدر ہے یہ شمشیر۔

نگوں سار ہونا۔ (ف) نیچا دیکھنا۔
سرکش سب ایک دم میں نگوں سار ہو گئے
کٹ کر سروں کے کھیت میں انبار ہو گئے۔

ن ۔ م

نمک۔ (ار۔ روزمرہ) ملاحت۔ حسن میں چٹکیلاپن۔
کیا کہیے بجز صلِّ علیٰ اور زباں سے
یوسف یہ تحمل، یہ نمک لائے کہاں سے۔

نمک چھڑکنا۔ (ار۔ ع)
طعنہ زنی کر کے اذیت پہنچایا۔
بیدرد نے چھڑکا جو نمک زخم جگر پر
طاری ہوا غصہ شہ مرداں کے پسر پر۔

نمک خوار۔ (ف)
خدمت گزار (اور اعزا سے مراد ہے)
ساتھی۔ شہدائے کربلا۔
سر دینے کی لذت کوئی سرداروں سے پوچھے
زخموں کا مزہ شہ کے نمک خواروں سے پوچھے۔

نمود۔ (ف)

شان و شوکت ۔ وضع قطع ۔ درد: دیکھیے، تلیح ۔

دیکھا نہ تھا کبھی جو علم اس نمود کا

دونوں کی طرف کی فوج میں غل تھا درد کا ۔

نمک خوار نہ ہونا۔ (ار ۔ ع) فیضیاب نہ ہونا ۔

درباں کوئی رمعکے یہ وہ سر کا نہیں ہے

کافر ہے جو اس گھر کا نمک خوار نہیں ہے ۔

یعنی، صرف کافر ہی آپ کی بارگاہ کا نمک خوار نہیں ہوتا ۔ (صفت ایہام تناسب)

نمک خوان ۔ (ف ۔ ترکیب)

چٹخارہ ۔ زبان کا لطف ۔ دستر خوان کی لذت اور مزہ ۔ میر انیس نے شاعری کو خوان سے استعارہ کیا ہے ۔ اور اپنی بضاعت کلام کو نمک برائے خوان ظلم نظم کیا ہے ۔

نمک خوان تکلم ہے فصاحت میری

ناطقے بند ہیں سن سن کے بلاغت میری ۔

نمود ۔ (ف) شان وسوکت ۔

اُن گھوڑے سے سواروں کی اللہ رے نمود

(فوج حسینی کے سوار)

نمود ۔ (ف)

ہستی ۔ زندگی ۔ لغوی معنی ۔ پیدائش ۔ ساخت ۔

دریا اگر نہ ہو تو حبابوں کی کیا نمود ۔

نمودار ۔ (ف) سرگروہ ۔ مشہور و معروف ۔

گھوڑوں سے نمود ار جوانوں کو گرایا

نشانوں نے لعینوں کے نشانوں کو گرایا

(جنگ علی اکبر ۔)

نمودار ۔ (ف)

۱ ۔ مشہور و معروف ۔

۲ ۔ ہر ایک پر فتح پانیوالے (جعفر، لشکر اسلام کے علمدار تھے)

جعفر سے نمودار کے دلبر ہو دلیر و

حیدر سے دلاور کے دلاور ہو دلیر و

(جناب زینب کا بیٹوں سے تخاطب)

نمود و بود ۔ (ف + ار) مراد زندگی ۔

نمود و بود کو عاقل حباب سمجھے ہیں

وہ جاگتے ہیں، جو دنیا کو خواب سمجھے ہیں ۔ (س)

ن ۔ ن

ننگ گوارا نہ کرنا ۔ (ار ۔ بول چال)

بے عزتی اور توہین برداشت نہ کرنا ۔

عزت کی جگہ جان کو پیارا نہیں کرتے

مرجاتے ہیں پر ننگ گوارا نہیں کرتے ۔

ننگ ہونا ۔ (ار) باعث شرم ہونا ۔

حضرت کے آگے فوج ستم سے کریں گے جنگ

مردوں کا بیٹھنا ہے بڑا عورتوں میں ننگ ۔

(پسر عباس کی آرزو)

ن ۔ و

نواح ۔ (ع)

اطراف و جوانب ۔ مجازاً: فضا ۔ جگہ ۔ مقام ۔

مشتاق اس نواح کا تھا فاطمہ کا لال

رہتا تھا خواب میں بھی اس دشت کا خیال ۔ (کربلا)

نوبادہ ۔ (ف) نو بہار ۔ نوجوان ۔

گرز گران لیے کوئی کرتا تھا یہ سخن

ہے اس کی ضرب اور سر نوبادۂ حسن ۔

نوبت بجنا ۔ (ار) خوشی کا اظہار ہونا ۔

اکبر کے انتقال کی نوبت بجی ادھر

نکلی ادھر سے دختر زہرا برہنہ سر

نور بصیرت ۔ (ع ۔ ف مرکب) (در نعت)

حقائق و معارف کا عالم۔

اے بحرِ عطا، ہمت و رحمت کی طلب ہے

اے نورِ خدا، نورِ بصیرت کی طلب ہے۔

نور کی ضو۔ نورانی شعاعیں

ضو نور کی زمیں سے تھی آسمان تلک۔

نورنگہ۔ (ار) آنکھوں کی بینائی۔ روشنی۔ پیارا۔

مسلم کی نشانی ہو، مرے نورنگہ ہو

اب تم مجھے اکبر و اصغر کی جگہ ہو۔

نوش فرمانا۔ (ار۔ ع۔ فصیح زبان)

کھانا، کھانا۔ تناول فرمانا۔

منزل پہ بھی کچھ نوش نہ فرماتے تھے شبیر

تشویش تھی ایسی کہ گھلے جاتے تھے شبیر۔

نوش و بنش۔ ہر زندگی کے لیے موت

ضروری ہے۔ ہر آرام کے بعد تکلیف لازمی ہے۔

غافل ہے وہ جو عاقبت اندیش نہیں

وہ کونسا نوش ہے جو بے بنش نہیں۔ (ر)

نوعِ دگر ہونا۔ (ف)

دگرگوں ہونا۔ مزید بدتر ہونا۔ زیادہ نازک ہونا۔

شبیر کہتے تھے کہ مجھے غم ہے، میرے بعد

عابد کا حال اور بھی نوعِ دگر نہ ہو۔ (س)

نوفل۔ (ع۔ اسم مذکر) (دیکھیے جلد ۱ سطر)

فوج یزید کا ایک سردار جس نے گھات

لگا کر علمدار لشکر حسین حضرت عباس کا بازو

تلوار سے کاٹا تھا۔

پھر یہ نوفل نے کہا بڑھ کے لگا اک تلوار

ایک ہی ہاتھ میں بیکار یہ شانہ ہوئے۔ (س)

نوک جھونک۔ (ار۔ ر)

حملہ اور جواب حملہ۔ وار اور جواب وار

بھالے کی نوک جھونک نئی تھی، نئی تکان۔

ن۔ ہ

نہ پوچھنا۔ (ار۔ ع) خبر نہ لینا۔ امداد نہ کرنا۔

گلا میرا باندھا نہ پوچھی خبر

چچا! بس میں تم سے خفا ہو گئی۔ (س)

نہ تم فرزند نہ میں مادر۔ (ار۔ ر)

کسی کام کے سختی سے پابند کرنے کے موقع پر

پر عام طور سے مائیں اپنے بیٹوں سے کہتی

ہیں۔ (نہ تم مرے بیٹے اور نہ میں تمہاری ماں)

میدان میں زخمی ہوئے، گر قاسم و اکبر

پھر تم مرے فرزند نہ میں دونوں کی مادر۔

نہ جاؤں گا نہ جاؤں گا۔ (ار۔ روزمرہ)

ہرگز نہ جاؤں گا۔ قطعی نہیں جاؤں گا۔

تکرار سے بات میں زور اور سختی پیدا ہو جاتی ہے

اس نے کہا، نہ جاؤں گا میں بادشہ ابرار

فرمایا، نہ جاؤں گا نہ جاؤں گا میں زنہار۔

نہ چاہنا۔ نہ دیکھنا۔ مناسب نہ ہونا۔

کہتی تھی فضہ شام میں بازار بیوہ ٹھو

زہرا کی بیٹوں کا تماشا نہ چاہیے۔ (س)

نہ کھلنا۔ (ار۔ ر) معلوم نہ ہونا۔ محسوس نہ ہونا۔

چلتی تھی سموم غضب اس فوج شقی پر

کب آئی گئی کب یہ نہ کھلتا تھا کسی پر۔ (تلوار)

نہ کھینچنا۔ (ار)

نہ نکالنا۔ نہ چلانا۔ کام میں نہ لانا۔

پیاروں کا سہا آپ نے غم، مجھ کو نہ کھینچنا۔

بھائی کے ہوئے ہاتھ قلم مجھ کو نہ کھینچنا۔

(تلوار کی زبانی۔)

نہ ملنا۔ (ار) وجود نہ ہونا۔

ماتی تھی نہ بستی نظر آتا تھا نہ راہی۔

گویا شب ظلمات تھی جنگل کی سیاہی۔

نہ ملنا۔ (ار۔ روزمرہ) موقع ہاتھ نہ آنا۔

نانا مجھے رہنے کا ٹھکانا نہیں ملتا
جنگل میں بھی بستی کا بسانا نہیں ملتا۔

نہ نکلنا۔ (ار۔ روزمرہ) باہر نہ آنا۔ واپس نہ آنا۔

مرکر بھی میں اللہ کے گھر سے نہ نکلنا۔

نہ وہ دور نہ تم دور۔ (ار۔ ر)

اب دونوں، ایک دوسرے سے قریب ہو۔
پہلے چلو تو ابن یداللہ کے حضور۔
آقا نہ تم سے دور ہیں، نہ تم ہو ان سے دور۔
(حُر کا بیٹا حُر سے کہہ رہا ہے۔)

نہ ہونا۔ (ار۔ ر)

بعض اوقات تشبیہ کے طور پر بولتے ہیں۔
یا کمر نہ تھی، زرہ میں تہمتن کا جسم تھا۔

نہبط۔ (ع)

اسلام اے لجدا قدس و اعلائے حسین
نہبط نورِ خدا، طورِ تجلا ئے حسین۔ (س)

نہال کر دینا۔ (ار)

کامیاب بنا دینا۔ بامراد کر دینا۔ نونہال۔ نیا پودا۔
دغا میں تیغوں کے پھل کھائے پھول سے تن پر
نہال کر گئے یہ دونوں نونہال مجھے۔ (س)

نہال کرنا۔ (ار۔ ع)

مال دار کر دینا۔ تروتازہ کر دینا۔ باکار بنا دینا۔
برنگ سبزہ بیگانہ باغ دہر میں تھا
ترے سحاب کرم نے کیا نہال مجھے۔ (س)

نہال ہو جانا۔ (ار)

مالا مال ہو جانا۔ سرسبز ہو جانا۔
کیا فیض ہے کہ سایۂ طوبیٰ میں گھر ملا
امت نہال ہو گئی ایسا ثمر ملا۔

(منقبت سرورِ کائنات)

نہال ہونا۔ (ار۔ ع) فیضیاب ہونا۔

کیا گل تھا جس سے باغ دو عالم ہو نہال۔

نہال ہونا۔ (ار) سرسبز ہونا۔

سارے نہال فیض قدم سے ہوئے نہال۔
(صفت تجنیس)

نہایت۔ (ف) انتہا۔ حد۔

الطاف کا پایاں ہے، نہ بخشش کی نہایت۔

نہایت۔ (ار) تھاہ۔

کیوں کر کوئی روداد لکھے اہل حرم کی
حقا کہ نہایت نہیں شبیر کے غم کی۔

نُہ طبق۔ (ف۔ ع۔ مرکب) نو۹ طبقات آسمان۔

دیندار ایسے پھر نہ ہوئے زیر نہ طبق۔

نہر لبن۔ (ف۔ ترکیب)

جنت میں دودھ کی نہر۔
دو دو ملیں گے ساغر نہر لبن تجھے۔
ہے بے ریا ولائے حسین و حسن تجھے۔

نہنگ۔ (ف) گھڑیال۔ دریائی جانور۔

پیریں گے خون میں بحر شجاعت کے ہیں نہنگ۔

نہنگ محیط دلاوری (ف۔ مرکب۔ استعارہ)

شجاعت کا مجسمہ۔ مراد: شجاع و بہادر۔
ع فارس تم سا کون تہ چرخ چنبری
دکھلا رہے ہو صاحب دلدل کی بگدھڑی
صدقے ہیں اے نہنگ محیط دلاوری۔

نہوڑانا۔ (سر نہوڑانا) (ر) شرم کرنا۔

زانو پہ سر کو شرم سے نہوڑا کے رو دیو۔

نہوڑانا۔ جھکانا۔

سر کو نہوڑا کے بھرا سبط نبی نے دم سرد۔

نہیب۔ (ع)

منادی - فوجوں میں پکارنے والے ملازم -
بڑھ کر صدا نہیب نے دی' روبرو نگاہ -

نہیب - (ع) رعب وداب
اللہ رے نہیب رجز خوانی ہزبر -

ن - ر

نئے سر سے جوان ہونا - (ار - روزمرہ)
دوبارہ نوجوان ہوجانا - جوانی عود کر آنا -
جوانی واپس آجانا -
رہوار ہرن، شیر زباں ہوگئے شبیر
غل تھا کہ نئے سرے جواں ہوگئے شبیر -

ن - ی - ے

نیا ڈھنگ -
طعن آمیز لہجے میں کسی کے عجیب وغریب چلبلے
اور رنگ ڈھنگ کو دیکھ کر کہتے ہیں - نرالا -
کہنے کو بشر پر قد و قامت کا نیا ڈھنگ
حیراں سب ظلمات ہو' یہ تیرگی رنگ - (مدح باقم)

نیّر اقبال - (ع - ف - مرکب) جاہ وجلال - رعب داب
تاباں رہے یہ نیر اقبال بے زوال -

نیّر دیں - (ع - ف - ترکیب)
دین وایمان کا روشن ترین ستارہ - (نیّر صیغہ
افعل التفضیل ہے' نور کا بہت زیادہ روشن
ومنور -)
خورشید نہیں' روشنی نیّر دیں ہے
خود عرش کو دھوکا تھا' یہ میں ہوں کہ زمیں ہے -

نیرنگ دکھانا - (ار - مح)
نئے نئے رنگ - نئے سے نئے رنگ ڈھنگ
ظاہر کرنا -

مجبور ہیں کچھ بن نہیں آتا ہے سکینہ
نیرنگ یہ سب چرخ دکھاتا ہے سکینہ -

نیرنگ روزگار - (ف) انقلاب دینا -
ہاں مدتوں سے ہے یہی نیرنگ روزگار
ہر گل پہ ایک دن ہے خزاں ایک دن بہار -

نیرنگ روزگار - (ف)
دنیا کے عجیب وغریب رنگ ڈھنگ -
اے ذوالجناح دیکھ یہ نیرنگ روزگار -

نیزہ - (ف)
چھوٹا بلّم - (دیکھیے، تصویر -)

نیزہ دار نیزے چلانے والے -
نیزے علم کیے تھے نیزہ دار سب -

نیزہ - (ف) نیزے کی سختی کی تعریف -
نیزہ وہ کہ مرحب کو جو مرکب سے اٹھالے -
(پہلوان مخالف کے ہتھیار کی تعریف)
"مرحب" دیکھیے، تلمیح -

نیزۂ خطی - (ف) (دیکھیے، تصویر ---)
سیدھا نیزہ - خاص قسم کی لکڑی کا بلّم
تیغ دو دستی - وہ تلوار جو دونوں ہاتھوں سے
چلتی ہے - (دیکھیے تصویر ---)
جھپٹے یہ کہ کے تیغ دو دستی علم کیے
دونوں طرف کے نیزۂ خطی قلم کیے -
(ف - ع)
نیزہ ہلانے اور مارنے یا ہوا میں گھمانے کو
تکان کہتے ہیں - تکان نہ ہونا - نیزہ اٹھ نہ سکنا -
نہ ہاتھ میں طاقت تھی، نہ نیزے میں تکان تھی
نیزہ تھا کہ تنکا تھا، قلم تھا کہ سناں تھی -
(نیزے کو تنکے سے سناں کو قلم سے
تشبیہ دی ہے -)

نیلوفری۔ نیلگوں رنگ۔ نیلگوں آسمان۔

تاروں کو اتار افلک نیلوفری نے
پرچم جو کھلا کھول دیے بال پری نے۔

نیلی رواق۔ (ا ر)

مراد، آسمان نیلے اوراق والا۔ نیلا۔

رستے ہیں یاد گنبد نیلی رواق کے
بلبل کی پھرتیاں ہیں طرارے براق کے۔

نیم جاں۔ (ف)

ادھ مرا۔ سانس کی آمد وشد میں مبتلا۔

سوکھے ہوئے لبوں پہ تھی اینٹھی ہوئی زباں
بے جاں ہوا حسین کے آگے وہ نیم جاں۔
(حضرت قاسم)

نیچے۔ (دیکھیے، تصویر)

نیچے کاندھوں پہ رکھے ہوئے مانند ہلال۔

نیند آجانا۔ (ا ر۔ مح)

(مجازاً) مرجانا۔ بے خبر ہو جانا۔

جاگے ہوئے تھے رات کے نیند آگئی انھیں
ہے ہے منافقوں کی نظر کھا گئی انھیں۔

نیند کا ماتا۔ (ا ر۔ ع)

سونے کا شوقین۔ بے خبر ہو کر سونا۔

کیا غش ہیں یہ سونے کا نقشہ نہیں ہوتا
ایسا تو کوئی نیند کا ماتا نہیں ہوتا۔

ردیف ۔ واؤ
و ۔ الف

وابستۂ رسن ۔ (ف ۔ ترکیب)
مقید ۔ رسی سے بندھے ہوتے

ے پالوگے تم یتیموں کو میرے بصد محن
بچے تمہارے ہوئیں گے وابستۂ محن

واجب علینی (ع) (شرعی اصلاح) وہ امور و احکامات
جن کا بجالانا فرض و واجب ہے ۔

ے مردم پہ کیوں نہ واجب علینی ہو یہ ولا
جو حق سے ان کے نام پہ مانگا وہی ملا

واحسرتا (فجائیہ) حسرت ہے تمہارے اوپر ۔ افسوس ہے

ے حسین کہتے تھے واحسرتا علی اکبر
بہار باغ جوانی ہمیں دکھا کے چلے (س)

واحسرتا ۔ کلمۂ حسرت

ع واحسرتا کہ عہد جوانی گذر گیا
(نیچر ربوع بند کا مصرعہ)

وادی ایمن ۔ (ع)
دیکھئے ۔ تلمیح

ع بن جائے گا صحرائے بلا، وادی ایمن
(زمین سے مخاطبہ)

وادی پرخار ۔ (ف ۔ مرکب)
خاردار جنگل ۔ سخت اور تکلیف دہ راہ

ے مالک راہ خدا ہے سجاد
خطر وادی پرخار نہیں (س)

وادی اسلام ۔ (ع اسم مذکر)
دیکھئے ۔ تلمیح

وادی نبرد ۔ (ع ۔ ف مرکب)
میدان جنگ ۔

ے جب وادی نبرد میں ان کا ہوا ورود
پڑھنے لگے ملائکہ آسمان درود
(فوج حسین)

وار پار ہونا ۔ (ار ۔ ا)
ادھر سے ادھر ہونا ۔ اس پار نکل جانا ۔

ے دو ہاتھ ہیں علی کے سپر وار پار ہیں
دریا نہیں کہ رک گیا ذوالفقار ہیں

وارث ۔ (ع)
شوہر ۔

ے خالق سے صبح و شام یہی ہے مری دعا
وارث مرا حضور کے قدموں پہ ہو فدا
(زوجۂ حضرت عباس کی آرزو)

وارث کھودینا ۔ (ار ۔ ر)
شوہر کو گنوا دینا ۔

ے گھر اپنا فاطمہ کی بہو نے ڈبو دیا ۔
فرزند کو بچا لیا، وارث کو کھو دیا ۔

واردات ۔ (ع)
سانحہ ۔ حادثہ ۔ آدمی پر گذرنے والا ۔

ع مشہور حاجرہ کے ہے بیٹے کی واردات
دیکھتے۔ تلمیح

وارد صادر۔ (ع۔ف)
کرنے والا شہر میں داخل ہونے والا

ع سنتے ہیں ہر اک وارد و صادر کی زبانی۔

وارد ہونا۔ (ار۔بول چال)
پہنچنا۔ آنا۔ داخل ہونا

ے جب وارد حشر رونے والے ہونگے۔
شاہ شہوار کے سب حوالے ہونگے۔ (ر)

وار رد ہونا۔ (ار۔مح)
داںو کا توڑ ہونا۔

ے ہر بار جانشین سے ہوتے تھے وار رد
تھا حرب و ضرب میں وہ تقی بھی بلائے بد

وار رد ہونا۔ حملہ کا داںو خالی جانا۔ یا روک لیا جانا۔

ے بڑھ آتے ہیں جب آپ تو ہٹتا ہے وہ ظالم
رد ہٹتا ہے جب وار تو کٹتا ہے وہ ظالم
آپ کی ضمیر امام حسین کی طرف ہے۔
وہ کی ضمیر پہلوان مخالف کی طرف اشارہ
ہے۔ یہاں اسم اشارہ کے طور پر مستقل ہی

وارفتہ۔ (ف)
بے ہوش۔
قابو سے باہر۔

ے وارفتہ اسی کی ہے زرہ ڈھال اسی کی
کٹتے ہیں گلے جس لئے وہ ہے چال اسی کی
(تلوار)

وارنا۔ (ار)
صدقے کرنا۔ چاروں طرف پھرانا
کیا وقت بیکسی ہے ہمارے حضور پر
کس سے کہوں کہ لاش کو وارے حضور پر

واری۔ (عو۔ار۔ر)
۱۔ ر۔ صدقے۔ قربانی
۲۔ صدقے گئی۔ قربان گئی۔
کہتی تھی سکینہ کہ پھوپھی جان میں
واری۔

واعجبا وامصیبتا۔ (ع۔کلمات)
اس دنیا پر تعجب ہے
یہ کیسی مصیبت ٹوٹ پڑی۔
دیکھا کہ دوڑی آتی ہے زینب برہنہ پا
رو کر پکارے "واعجبا"، "وامصیبتا"

واغربتا۔ (ع۔کلمہ)
ہائے غربت۔ ہائے تنہائی
کس پرسی کا عالم۔
"واغربتا" کی اہل حرم میں ہوئی پکار

وافی ہونا۔ (ار)
وفادار ہونا۔ پورا تمام اور کامل ہونا

ع دیتا ہے وہی شفا کہ جو شافی ہے
ہر درد میں خالق کا کرم وافی ہے (ر)

وا کرنا۔ (ار)
کھول دینا۔ توڑ کرنا۔

ع وا کرتا تھا ہر بند کو حیدر کا جگر بند۔

والا۔ والی۔ سردار۔ عالیجناب۔
قربوس پہ غش کھا کے گرے سید والا
جبریل نے قدموں سے رکابوں کو نکالا

والی۔ (ع)
خبر رکھنے والا۔

ع اب ہاں کوئی والی نہ آہ ہمارا۔

والی۔ (ع)
حاکم۔ امداد کرنے والے۔ مددگار

سب عرض یہ کرتے تھے کہ اے خلق والی
قربونیں ہیں غلاموں کے مکاں بھی تو ہیں خالی

والی ۔
سرپرست ۔ شوہر
ے جھک کر قدم پہ شہ کے وہ بولی یہ خوش سیر
کونین میں کیا مرے والی کو نامور
(زوجۂ عباس امام حسین سے مصروف گفتگو ہیں)

واماندہ ۔ (ف) بچھڑتے ہوئے ۔
ے واماندوں کو آئی ہے یہ آواز جرس کی
رندا ہے مسافر کو فقط چند نفس کی
(اشتیاق موت)

واماندگی ۔ پیچھے رہ جانا ۔ بچھڑنا ۔
ے اپنی واماندگی سے گھبرا نہ انیس
پہنچا کوئی منزل پہ کوئی راہ میں ہے (ا)

وامحمدا ۔ (ع ۔ کلمہ)
ہائے فریاد ہے اے رسول ۔
ے زینب پکاری پیٹ کے سر، وامحمدا
دنیا سے آج کوچ ہے بھائی حسین کا

وان یکاد ۔ (ع ۔ آیت)
دیکھئے ۔ تلمیح
ع آؤ کہ تم پہ پھونکوں میں پڑھ کر "وان یکاد" ۔

واہ ۔ (ا ۔ ر)
مضحکہ خیز انداز میں ۔
ہرگز نہیں ۔ نامناسب
ے بس بس یہ غرور اور یہ دعویٰ نہیں ۔
آپ اپنی ثنا "واہ" یہ شیوہ نہیں اچھا ۔

واہ، خوشا، زہے ۔
کیا کہنا ۔ سبحان اللہ ۔
ع واہ رے حرب، خوشا ضرب، زہے جاں بازی

واہ ری قسمت ۔ (ا ۔ ر)
وائے مقدر ۔ ہائے بدقسمتی ۔
ے چھوڑا ہمیں بس دیکھ لی اماں کی محبت
بولیں نہ پھوپھی جاں بھی کچھ ہوا ری قسمت

واہونا ۔ (ا ر) واہونا ۔ کھلے ہونا
بہشت نعیم ۔ جنت کا اعلیٰ ترین طبقہ
وا تھے دریچے باغ بہشت نعیم کے
ہر سو رواں تھے دشت میں جھونکے نسیم کے

وائے ۔ (کلمہ تحیر و افسوس ۔ فجائیہ)
افسوس ۔ ہائے ۔ حیف صد حیف
ے ملتی نہیں سید کو اماں وائے مقدر
جاتا ہوں سوئے گور سراسیمہ مضطر
(بدقسمتی پر افسوس ہے)

وائے نصیب (فجائیہ)
ہائے مقدر ۔ قسمت پر افسوس ہے
وائے نصیب (فجائیہ) سر پیٹ کے زینب نے کہا وائے نصیب
بازوئے رسن کھلی تو ہم مقید ہوئے

و ۔ ج

وجب ۔ بالشت ۔
ٹھہرے نہ کہیں زمیں سے چھ کوب کے نکلے
دو تین وجب خاک میں پھل ڈوب کے نکلے

وجہ ۔ (ا ر)
طریقہ ۔ طور
جا تیں ہزار وجہ سے کہیں رو نمائی ہیں
(تلوار)

و ۔ ح

وحش و طیر ۔ جنگلی جانور اور پرندے
تھرائی تھی زمین کوئی دل تھا نہ چین سے
سب وحش و طیر روتے تھے زینب کے بین سے

وحشت اثر۔ (ف۔ صفت)

فکر اور پریشانی کو بڑھانے والی۔

ے لیکن کہیں راحت کی نہ صورت نظر آئی
جب آئی خبر راہ میں، وحشت اثر آئی

وحشت فراموش کر دینا۔ ہرن ہر وقت اچھلتا کودتا ہے اور آدمی یا کسی جانور کو دیکھ کر دور سے ہی ترارے بھرنے لگتا ہے۔ اس کو "وحشت آہو" تعبیر کیا جاتا ہے۔

ے وحشت کو فراموش کئے دشت کے آہو
تکتے تھے حجرت طرف سیّد خوشخو

و ۔ ر

ور رہنا۔ (ار۔ ر)

جیتنا۔ فتح مند رہنا۔

ع ہر جنگ میں کفار پہ ور کون رہا ہے۔

ور ہونا۔ (ار۔ ر)

غالب ہونا۔ بہتر ہونا۔

ے رخسارۂ روشن گل خورشید پہ ور ہے۔
اس جا گل تر بھی عرق شرم میں تر ہے۔
(سراپائے امام)

ورثہ دار۔ (ف)۔

وارث۔ مراتب پانے کے مستحق

ے منہ ماں کا دیکھنے لگے، زینب کے گلعذار
یعنی کے ہم ہیں جعفر و حیدر کے ورثہ دار

ورد۔ (گل ورد) (ع۔ اسم مذکر)

گلاب

ہوتا تھا سینے سے خجل عطر گل ورد

ورد ہونا۔ (ار)

وظیفہ ہونا۔

دائمی عبادت ہونا۔ روزانہ کی عادت

ورق برہم ہونا۔ (ار۔ مح۔ صفت الہام)

افراد خاندان منتشر ہونا۔

قتل ہو جانا۔ شہید ہو جانا

ے جب داخل ہوئے وہ خاصگان رب
برہم ہوئے نبی کے مرقع کے بھی ورق
(لشکر حسینی)

و ۔ س

وسواس آنا۔ وہم آنا۔ بُرا وہم پیدا ہونا

ے سر اپنے نہ کھولو، کہ مجھے آتا ہے وسواس
اک شب کی دلہن گھر میں ہے اک ابھی نہیں پاس

وسواس نہ ہونا۔ (ار۔ بول چال)

کوئی خطرہ نہ ہونا۔ ڈر نہ ہونا

ے اک آہوئے صحرا نے کیا کچھ نہیں وسواس
فریادی ہو جا کر، سپر فاطمہ کے پاس

وسیلہ۔ (ع)

سہارا۔ سبب۔ ذریعہ امداد۔ مددگار

ے اک میں بن جاتے ہیں بگڑے ہوئے سب کام

وسیلہ ہونا۔ (ار۔ مح)

ذریعہ و سبب۔ رفع ہونا۔

حاجت روائی کا ذریعہ ہونا

اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ

ع عالم کا وسیلہ ہیں شہنشاہ خوش انجام

و ۔ ص

وصف اضافی۔ وہ صفات جو بذات خود کسی میں نہ ہوں بلکہ کسی دوسرے کی نسبت کے سبب اس کی تعریف کی جائے۔

ے پھر تم کو کیا، بزرگ تھے گر فخر روزگار
زیبا نہیں ہے وصف اضافی پہ افتخار

وصف جوہر (ع - ف - ار)
فن و ہنر کی تعریف -
ے وصف جوہر کا کروں یا صفت ذات کروں
اپنے رتبہ پہ نہ کیوں آپ مباہات کروں
(جوہر کی مفصل تعریف ردیف میں ملاحظہ فرمائیں)

وصل نہ پانا - انتہائے تعجیل - ایک لفظ کے دو حرف
ایک دوسرے سے نہ مل سکنا - زبان سے پورا
لفظ ادا نہ ہو پانا -
ے مشرق سے جو راکب اسے "ہاں" کہکہ اڑائے
ہے، سے "الف" ہاں، ابھی وصل نہ پائے
مغرب سے یہ خورشید فلک جا کے پھر جاتے
(ہاں "کی" ہ " کے بعد کا الف، یعنی ہ ،
اور الف " مل کر ادا ہونے کی نوبت نہ آئے
بلکہ صرف (ہاں کا " ہ " ہی ابھی زبان سے نکلا
ہو .....)

وصیت کے مستحق ہونا - پورے طور وصیت کرنا -
ے جلدی میں وصیت کے مستحق ہو نہیں سکتے
فرزند جواں مر گیا ہم رو نہیں سکتے

و - ع

وعدہ گاہ - وہ مقام جہاں کا وعدہ کیا جا چکا ہو -
ے شبیر وعدہ گاہ سے کس سمت پھر کے جاتے
دیکھیں گے صبر و شکر سے جو کچھ خدا دکھاتے

وعدہ نخست - کئے ہوئے وعدے کئے ہوئے وعدے
ے خوف اجل سے بھول گئے وعدۂ نخست
ٹوٹی صفوں میں ہوش کرتے نہ تھے درست

وعدہ برابر ہو جانا - (ار مج)
دنیا کے تمام جھگڑے قصے ختم ہو جانا فکر نہ ہونا -
ے موت آتی ہے محبو ، الوداع
آج سب وعدے برابر ہو گئے (انس)

و - ف

وفاپرور - (ف - صفت)
وفادار - محبت کرنے والا
(مراد حضرت عباس - امام حسین کے بھائی)
ے اللہ اللہ، کیا وفاپرور تھا بازوئے حسین
کوئی اپنی جان سے یوں ہاتھ دھو سکتا نہیں (انس)

وفور - (ع / زیادتی)
پھپھکتا ہے تن، یہ دھوپ سے ہے پیاس کا وفور

وفور - (ع / بہتات)
ے روشن کلا شمع تجلی طور حسن
مثل ستارۂ سحری تھا وفور حسن

وفور - (ع / غلبہ)
ے اب برگ گل سے سوکھے ہوتے پیاس کا وفور
یکتا ہر اک مگر نہ تکبر نہ کچھ غرور

و - ق

وقت پڑنا - (ار - ا)
مصیبت آجانا - آفات میں مبتلا ہو جانا -
ے کمر میں کسے ہوئے تھا زمانہ جواں پر
کیا وقت پڑ گیا تھا محمدؐ کے لال پر

وقت جنگ - لڑائی
بیٹے سے وقت جنگ یہ فرماتے تھے حسین
گھوڑے کی باگ اے علی اکبر لئے ہوئے

وقت خواب - (ار - روزمرہ)
موت کا وقت - مرنے کا زمانہ
ے اب زیر قوم لحد کا باب آپہنچا
ہوشیار ہو جلد وقت خواب آپہنچا

وقت کرنا - (ار - ہمیشہ کے لیے موسوم کر دینا
اب سینے کو وقت تبر و تبر کریں گے
اب طاعت معبود کی تدبیر کریں گے
اب سجدۂ باری پہ شمشیر کریں گے

وقفہ کوئی دم ہونا۔ (ا ر) وقت بہت کم ہونا۔ زندگی
کے چند لمحات باقی رہ جانا۔

ے دل کھول کے رو لو کہ یہ اولاد کا غم ہے
ہم بھی انھیں رو لے دیں کہ وقفہ کوئی دم ہے

وقفہ نہ ملنا۔ (ا ر۔) لمحہ بھر بھی نہ بچ سکے۔
ایک گھڑی کا بھی وقت نہ ملا۔

ے تلوار سے وقفہ نہ ملا ایک نفس کا
دم رک گیا، نیزہ جو لگا ابن انس کا

(و۔ ل)

ولا۔ (ع صفت)
۱۔ دوستی۔ محبت
۲۔ دو چیزیں عقبیٰ کے لئے دنیا میں
اک یادِ خدا ایک ولائے حیدر (منقبت۔ لا)

ولا۔ (ع)
خلوص۔

ے دو۔ دو ملیں گے ساغر نہر طہور تجھے
ہے مجھے ریا ولائے حسین و حسن تجھے

والیل والقمر۔ دونوں سورۂ قرآنی ہیں
(دیکھئے۔ تلمیح)

ع ہے زلف و رخ معنبر والیل والقمر

(و۔ ہ)

وہ۔ (کلمۂ تعریف و توصیف۔ نظم کرکے
اس میں ایسے میر انیس نے ضمیر "وہ"
اوصاف مضمر کر دیئے ہیں جس سے بہتر توصیف
نہیں ہو سکتی۔

ے وہ عمامے، وہ قبائیں۔ وہ عبائیں ان کی
حوریں لیتی تھیں بصد شوق بلائیں ان کی
(ا ر۔ کلمہ)
ایسا۔ اتنا۔ اس قدر

ے پھرتے ہیں مکانوں میں مضطرب و ناشاد
حاکم ہے وہ مغرور کہ سنتا ہی نہیں ہے

وہ۔۔ یہاں، اسم اشارہ کے طور پر مستعمل ہے
تعریف و توصیف کے لئے اسم اشارہ
وہ میں تمام تعریفیں اور حسن پوشیدہ ہیں۔

ے چھپنا وہ آفتاب کا وہ صبح کا ظہور
یادِ خدا میں زمزمۂ پرواز طیور

ع وہ رونق اور وہ سرد ہوا، وہ فضا وہ نور

وہ (ا ر) بطور اسم اشارہ نظم کیا ہے۔

ع پر کاٹے اڑ گئے وہ سپر کے وہ سر گرا۔

وہ کون ہے۔ (ا ر۔ ر) اسے کیا حق ہے۔
وہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

ے وہ کون ہے ہیں جانے نہ جانے کا ہوں مختار
کیا سمجھا ہے قیدی مجھے ظالم و غدار
(مکالمہ)

(ع) انیل۔ روغن

ے بس رے زبان یہ چرب زبانی ہے کیا ضرور
ہے بے نیاز وہن و عصا رے سے شمع طور

ردیف ، ہ

ہ ، الف

ہاتف۔ (ع) غیبی آواز دینے والا۔

ے جگہ جب مول لی شہ نے تو ہاتف نے کہا رو
یہیں بستی بسیگی فاطمہ کے نونہالوں کی۔

(س)

ہاتھ آنا۔ (ار۔ر) زر و مال ملنا۔

ے تم سب میرے دشمن ہو میں ہوں دوست تمہارا۔
ہاتھ آ بیگا کیا ، ایک مسافر کو جو مارا۔

(امام حسین)

ہاتھ آنا۔ پانا۔

ے یچ ہے کہ ہاتھ آپ کے آئی ہے کیا جگہ۔
پیارے ہمارے بھائی کو بھائی ہے کیا جگہ۔

(صفت تمیز)

ہاتھ آنا۔ (ار۔ر) ورثے میں ملنا۔

ے ہاتھ آیا ہے غازی کو چلن شہر خدا کا۔
ثابت قدمی تام ہے نقش کف پا کا۔

(سراپائے علی اکبر)

ہاتھ آنا۔ واپس آنا۔

ے کچھ پیٹنے رونے سے نہ ہاتھ آئیگا زینب۔
آیا ہے جو اس دہر میں وہ جائیگا زینب۔

ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔مح) دست بردار ہو جانا۔

ے دنیا سے ہاتھ اٹھا کے توکل خدا پہ کر۔
ہاتھ اس لئے شریک ہیں دونوں دعا کیساتھ۔

(صفت . توریہ) (س)

ہاتھ اٹھانا۔ مارنا۔ جنگ کرنا۔

ع دشمن سمجھ کے کوئی اٹھاوے نہ اس پہ ہات۔

(امام حسین، حُر کے متعلق فرما رہے ہیں)

ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔مح) صبر کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ے اللہ کو سونپا تمہیں آنسو نہ بہاؤ۔
پھر تکیے نہیں ہم سے بس اب ہاتھ اٹھاؤ۔

ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔مح) قتل کرنے یا مارنے کے لئے آمادہ ہونا۔

ے شاہ کہتے تھے میرے بھائی کے بازو کاٹے۔
اس پہ بھی ہاتھ نہ امت پہ اٹھایا میں نے۔

(س)

ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔ع) مارنا۔ قتل کرنا۔

؎ میں کیا کروں، سر مجھ کو کٹانے نہیں دیتے۔
امّت پہ تو وہ ہاتھ اٹھانے نہیں دیتے۔

(زعفر اور مادرِ زعفر جن)

ہاتھ اٹھنا۔ (ار۔ع) دستِ سوال بلند ہونا۔ مانگنے کے لئے ہاتھ بڑھنا۔

؎ یہ پاؤں چلیں تو راہ مولا میں چلیں۔
یہ ہاتھ اٹھیں تو خدا کے آگے۔ (ر)

ہاتھ اٹھانا۔ (ار۔ع) آسرا چھوڑ دینا۔ بھول جانا۔

؎ اب ہاتھ اٹھاؤ فاطمہ کے نورِ عین سے۔
ہوگی کبھی نہ وعدہ خلافی حسین سے۔

ہاتھ اٹھاؤ۔ (ار۔ر) صبر کرنا (صبر کرو) ہماری محبت چھوڑ دو۔

؎ اللہ کو سونپا تمہیں آنسو نہ بہاؤ۔
پھرنے کے نہیں ہم ہے بس اب ہاتھ اٹھاؤ۔

ہاتھ اٹھنا۔ (ار۔ع) مارتے۔ قتل کرنے کے ارادے سے ہاتھ بلند ہونا، چلنا۔

؎ وہ قطع ہو، جو ہاتھ اٹھے شاہِ امم پر۔

ہاتھ باندھ کر۔ (ار۔ر) عاجزی و منّت کے ساتھ۔

؎ مظلوم کی دعا میں ہے سب طرح کا اثر۔
کر لیجئے التماس دعا ہاتھ باندھ کر۔

ہاتھ بندھوانا۔ (ار۔ع) قید ہونا۔

؎ رشتہ توڑ کتے ہیں شہِ خیبر شکن سے ہم۔
بندھوائیں ہاتھ، جان بچا کر، رسن سے ہم۔

(پسرِ عباس کی تمنّا)

ہاتھ بھر ڈوبنا۔ (ار۔ع) ایک ہاتھ کی برابر زمین میں پیوست ہو جانا۔ بیچ کی انگلی کے سرے سے کہنی تک کے فاصلے کا ناپ، ہاتھ بھر کہلاتا ہے۔

؎ جان گھبرا کے تنِ دشمنِ دیں سے نکلی۔
ہاتھ بھر ڈوب کے تلوار زمیں سے نکلی۔

ہاتھ تھام لو۔ (ار) جنگ بند کر دو۔ اب جہاد نہ کرو۔

؎ روح نبی پکاری، بس اب ہاتھ تھام لو۔
نانا کھڑا ہے، قتل کا محضر لئے ہوئے۔

(س)

ہاتھ پکڑنا۔ (ار۔ع)

؎ چلنا ہے دمِ تیغِ دو دم پر کوئی دم کو۔
یوں ہاتھ پکڑ لے کہ نہ لغزش ہو قدم کو۔

ہاتھ خالی رہنا۔ (ار۔ع) تنگدست رہنا۔ فارغ البال نہ ہونا۔

؎ محتاج کے محتاج اس طرح رہے۔
پا تھے یہ ہاتھ خالی رہنے کے لئے۔ (ر)

ہاتھ دھرنا۔ (ار۔ع) تلوار چلانا۔ جنگ کرنا، لڑنا۔

؎ پائی ہے ظفر قبضے پہ جب ہاتھ دھرا ہے۔
رگ رگ میں میری زورِ یداللہ بھرا ہے۔

ہاتھ دے دے پٹکنا۔ (ار۔ر) انتہائی بے چینی میں ہاتھوں کو اِدھر اُدھر مارنا۔

؎ چھاتی میں دم بدم جو دم اس کا اٹکتا تھا۔
گھبرا کے ننھے ہاتھوں کو دے دے پٹکتا تھا۔

(علی اصغر)

ہاتھ ڈالنا۔ (ار۔ع) خراب کرنا، برباد کرنا۔ توڑنا۔

؎ پھولی ہوئی ڈالی پہ کوئی ہاتھ تو ڈالے۔
یاں سب گل زہرا تھے زبانوں کو نکالے۔

ہاتھ ڈال دینا۔ (ار۔ر)

؎ یہ کہہ کے فرس کو جو پھرانے لگے سرور۔
بس ڈال دیا حُر نے بھی ہاتھ اپنا عناں پر۔

(مکالمۂ حُر)

ہاتھ ڈالنا۔ (ا، ر، ح) پکڑنا۔ روکنا، دخل دینا۔

ع ڈالیگا اگر ہاتھ لجام شہ دیں پر۔
سر ہوگا نہیں، جسم کہیں ہوگا زمیں پر۔

ہاتھ ڈالنا۔ (ا، ر) پکڑنا۔ ہاتھ بڑھانا۔

اور آپ نے قبضے پہ ادھر ہاتھ کو ڈالا۔

ہاتھ سے کھونا۔ (ا، ر، ح) گنوا دینا، مار دینا، موت کے منہ میں ڈال دینا۔

ع جز ہجر، علاج اور کوئی ہو نہیں سکتا۔
دانستہ تمہیں ہاتھ سے میں کھو نہیں سکتا۔

ہاتھ قطع ہو جائے۔ (بد دعا، کوسنا) خدا کرے اس کا ہاتھ کٹ جائے، گل جائے۔

ع وہ قطع ہو، جو ہاتھ اٹھے شاہِ امم پر۔

ہاتھ گل پڑنا۔ (کوسنا) خدا کرے کہ ہاتھ گل کے سڑ کے گر پڑے۔

ع کھوئے چھری سے ہونٹ جب اس نے حسین کی
زینب پکار اٹھیں کہ ترا ہاتھ گل پڑے۔
(س)

ہاتھ لگانا۔ (ا، ر، ح) اتارنا، اتار لینا، چھین لینا۔

ع زینب نے کہا شمر! نہ ہاتھ اس کو لگانا۔
ہے میری ردا، چادرِ زہرا کے برابر۔
(س)

ہاتھ لگنا۔ (ا، ر) زندہ ہو جانا۔

ع لے چلے شاہ جو اصغر کو تو بولی بانو۔
نذر دوں بچھڑ، جو سلامت یہ پسر ہاتھ لگے (س)

ہاتھ لگنا۔ (ا، ر، ح) مل جانا، دستیاب ہو جانا، ہاتھ آجانا، جدھر ہاتھ لگے، جہاں بھی ملے۔

ع بانو شبیر سے کہتی تھی کہ جاؤ سرور۔
ڈھونڈ لاؤ مرے اکبر کو جدھر ہاتھ لگے۔
(س)

ہاتھ مل مل کے کہنا۔ (ا، ر، ح) ہاتھ ملنا، کف افسوس ملنا، انتہائی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا۔

ع مل مل کے ہاتھ کہتا تھا، نادم ہوں میں کمال۔
تدبیر کیا کروں کہ بچے فاطمہ کا لال۔
(حر)

ہاتھ ملنا۔ (ا، ر) عورتیں کسی صدمہ کو سن کر توبہ کے طور پر ہاتھ ملنے لگتی ہیں۔

بولا وہ مل کے ہاتھ کہ یہ ماجرا ہے کیا۔

ہاتھ ملنا۔ کف افسوس ملنا، افسوس کرنا۔

ع تقدیر نے بیڑیاں تو کاٹی ہیں انیس۔
کیوں رک گئے پاؤں، ہاتھ ملتا ہوں میں۔
(ر)

ہاتھ ملنا۔ (ا، ر، ح) مرنے کی تکلیف کے سبب۔

ع افسوس کہ میدان میں بنے قاسم نے۔
دیکھا جسے، اس کو ہاتھ ملتے دیکھا۔
(ر)

ہاتھ ملنا۔ کسی شے کی مضبوط گرفت کے لئے بھی ہاتھ مل لیتے ہیں۔

ع بھالا سنبھالا دشمن ایمان نے مل کے ہاتھ۔

ہاتھ میں عہدے لئے ہونا۔ اپنی اپنی ذمہ داریوں اور فرائض پر متمکن ہونا۔

ع خادم تھے ساتھ، ہاتھ میں عہدے لئے ہوئے۔

ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ (ا، ر، ح) سنبھالنا۔ اپنا ہاتھ دوسرے کی بغل میں ڈال کر سنبھالنا۔

ہاتھ نکالا۔ حریف کے داؤں جواب میں وار کرنا۔

ع آپہنچا تھا سینے کے قریں ظلم کا بھالا۔
فرزند ید اللہ نے عجیب ہاتھ نکالا۔
فرزند ید اللہ سے امام حسین مراد ہیں

(عجب ہاتھ نکالا، تعجب خیز تلوار کا وار کیا۔

ہاتھ نہ رکنا۔ (ار۔ ر) جاری رہنا، نہ رکنا۔

ع۔ جب تیغ کھینچی پھر نہ مرا ہاتھ رکے گا۔

ہاتھوں سے پہلو تھامنا۔ (ار۔ ع) حرکت قلب روکنے کے لئے دل پکڑے رہنا۔

؎ فاطمہ رو رہی ہے ہاتھوں سے پہلو تھامے۔
حکم گر ہو تو بہن دوڑ کے بازو تھامے۔

ہاتھوں سے دل پکڑ لینا۔ (ار۔ ع) کلیجہ تھام لینا۔

ع ہاتھوں سے دل پکڑ لیا بھائی کو دیکھ کر۔

ہاتھوں سے دل پکڑنا۔ (ار۔ ع) انتہائی مصیبت و بلا کے وقت آدمی سینہ پکڑ کے بیٹھ جاتا ہے۔

؎ بنت علی کی آنکھوں میں عالم ہوا سیاہ۔
آنکھوں سے دل پکڑ کے کہا واہ محمدا

ہاتھوں کا بل کھانا۔ (ار۔ ع) بے چینی اور تڑپ میں کل نہ پڑنا، برابر ہاتھ ادھر ادھر مارتے رہنا، قرار نہ آنا، ہاتھ پٹکنا۔

؎ یہ ننھے ننھے دونوں ہاتھ بل کھاتے ہیں تکیوں پر۔
مو ڑے ہوگئے ہیں تیلیوں، تالو ٹپکتا ہے۔

ہاتھوں کو باندھے رہنا۔ (ار۔ ع) دست بستہ خدمت میں کھڑا رہنا۔

؎ تھا فوق زمانے میں یداللہ کو سب پر۔
باندھے رہے ہاتھوں کو مگر پیش پیمبر۔

ہاتھوں کو پٹکنا۔ فریاد اور اظہار، رنجیدگی، مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے ہاتھ ملنا، ہاتھوں کو زمین پر ملنا۔

؎ ہرنی ہوئی اک دور سے ناگاہ نمودار۔
ہاتھوں کو زمین پر وہ پٹکنے لگی اکبار۔

ہاتھوں میں نیلے ڈورے۔ کلاوے، مائیں اپنے بچوں کو منت مرادیں مان کر ہاتھوں میں نیلے کلاوے ڈال دیتی ہیں۔

؎ باچھوں سے تھا نمود جسے دودھ کا اثر۔
ہاتھوں میں نیلے ڈورے تھے ہیکل تھی سینے پر۔
(علی اختر)

ہاتھوں میں ہاتھ دینا۔ (ار۔ ع) بیعت کرنا قبضے میں دینا، پیچھے پیچھے جانا۔

؎ دین نبی میں آؤ، نہ کافر کا ساتھ دو۔
دست خدا کے لال کے ہاتھوں میں ہاتھ دو۔

ہاتھوں میں ہاتھ ہونا۔ (ار۔ بول چال) ٹہلنے کا ایک طریقہ۔ محبت و موانست سے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ٹہلتے ہیں۔

؎ زلفیں ہوا سے اڑتی تھیں ہاتھوں میں ہاتھ تھے۔
لڑکے کبھی بند کھولے ہوئے ساتھ ساتھ تھے۔

ہاتھوں ہاتھ جانا۔ (ار۔ ع) سیدھا چلا جانا۔ بآسانی پہنچ جانا۔

؎ مرنا لکھا ہوا ہے یہیں سرنوشت میں۔
جائیگا ہاتھوں ہاتھ یہ طبقہ بہشت میں۔

ہادی دارین۔ (ع۔ ف مرکب) عالم و عالیمان کو ہدایت کرنے والے (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

اے ہادی دارین، ہدایت کی طلب ہے۔
(نعت)

ہادی ہدا۔ (ع) نیکوں کا ہادی، پیشوا۔

؎ کہف الوری، امام امم، معدن التقیٰ۔
مصباح دین، سراج امم، ہادی ہدا۔
(منقبت)

ہادی ہدا ۔ (ع) نیکوں کا ہادی ۔ پیشوا ۔
ع کہف الوریٰ ، امام امم ، معدن التقیٰ
مصباح دین ، سراج الم ، ہادی ہدیٰ ۔ (منقبت)

ہاشمی و مطلبی ۔ (ع ۔ ی) دونوں خاندانوں کے نام ہیں ۔
(۱) حضرت ہاشم کی اولاد ۔
(۲) حضرت عبد المطلب کی اولاد ۔
ع یہ جان ہے ہر ہاشمی و مطلبی کی ۔
اس میں تو ملاحت ہے رسول عربی کی ۔

ہالہ ۔ (ہ) چاند کے چاروں طرف ایک دائرہ سا بنا ہوا نظر آتا ہے اس کو ہالہ کہتے ہیں ۔
ع عمر میں تو کم و بیش ، پر سب گیسوؤں والے ۔
ایک غول میں تھے چاند کئی ، اور کئی ہالے ۔

ہالہ ۔
ع وہ ریش جو ہالہ تھی ، تو چہرہ مہر انوار ۔
فاقوں سے تھا بزرد ، وہ تھی آنسوؤں سے تر ۔
( )

ہاں ۔ (ار ۔ کلمہ) بس ، آگاہ ہو ۔
ع بڑی کلک نے آواز کہ ہاں عقل نیا ہا ۔

ہاں ۔ البتہ ، لیکن ، بات پر زور دینے کے لئے ۔
ع قبر رسول پاک پہ "ہاں" جا کے روئیو ۔
ترانوں پہ سر کو شرم سے نہوڑا کے روئیو ۔

ہاں ۔ یقیناً ، (متنبہ کرنے کے لئے) بیشک ، ضرور بضرور ، بالکل ایسا ہی ہے ۔
ع ہاں جس کے لئے ہے عدد غیب ، وہ میں ہوں ۔

ہاں ہاں ۔ ہاہا ۔ (کلمہ ۔ ار) (روح انیس) (بعض نسخوں میں ہا ، ہالتا ہے) جب کسی کو غور آ روکنا مقصود ہو تو یہ کلمہ بولتے ہیں ۔
ع گھبرا کے بولے شاہ کہ "ہاں ہاں" ، ستم نہ کھا ۔

ع رستہ ہے یاں سے رات بسے کا نجف کو جیا ۔

ہاں ہاں کرنا ۔ (ار ۔ ر) ہیں ہیں ۔ یہ کیا کرتا ہے ، ارے کیا کرتا ہے ، روکنا ۔
ع ہاں ہاں کیا کہے یہ ، وہ سن سے نکل گیا ۔
آئی صدا کہ چاند گہن سے نکل گیا ۔ (ع)
(چاند گہن سے نکل گیا ۔ دیکھئے ردیف میں)

ہانپنا ۔ (ار ۔ روزمرہ) آواز کے ساتھ جلدی جلدی سانسیں لینا ۔
ع گرمی سے یہ تھا حضرت عباس کا عالم ۔
منہ سرخ تھا اور ہانپتے تھے صورت ضیغم ۔

ہائے ۔ (تنجائیہ) افسوس ۔
ع ترے لاشے کو کفن بھی نہ ملا ہائے اخی ۔
سر پہ چادر نہ رہی کیا کروں تو ہی حسین ۔ (م)

ھ ، ت

ہتھوانسنا ۔ (ہ) ہاتھوں میں تیار رکھنا ۔ چھرے پر کر لینا ۔
ع ہے بے خبری موج کو آمد کی خبر ہیں ۔
ڈھالوں کو ہتھوانسے ہیں ، تیغیں ہیں کمر میں ۔

ہتھیار باندھے رہنا ۔ (ار ۔ ع) کمر باندھے رہنا ۔ لڑنے پر کمر بستہ رہنا ۔
ع بگڑے تھے خبر سنتے ہی عباس خوش اطوار ۔
باندھے رہے تا صبح سر شام سے ہتھیار ۔

ہتھیار چھوڑ کے بھاگنا ۔ (ار ۔)
میدان میں لڑنے والے کی یہ سب سے زیادہ بزدلی اور توہین کی دلیل ہے کہ وہ میدان میں ہتھیار چھوڑ کر بھاگ جائے ۔
ع تھے پیاسوں کے حملے غضب ایزد غفار ۔
چوٹی کے جوان بھاگ گئے چھوڑ کے ہتھیار ۔

ہتھیار کھول کے رکھنا۔ (ار) زندگی سے ناامید ہو کر سوار کا ہتھیاروں کو جسم سے الگ کر دینا۔

ہ ہرنے پہ رکھے آپ نے سب کھول کے ہتھیار۔
فرمایا کہ رخصت ہو بس اے اسپ وفادار۔

ہتھیاروں سے کھیلنا۔ (ار۔ ع) بچپن میں ہر وقت ہتھیار ساتھ رہنا۔ ہر وقت جنگ کے داؤں سیکھنا سکھانا۔ ہتھیار چلانا۔ مذاق سمجھنا۔

ہ قبضوں میں کمانیں رہیں ہتھیاروں سے کھیلے۔
بچپن میں جو کھیلے بھی تو تلواروں سے کھیلے۔

ہ ا ٹ

ہٹانا۔ (ار) (۱) ہٹانا۔ دلچسپی ختم کرنا۔

ہ تو کہے میں جس دن سے مجھے چھوڑ کے آیا۔
دل میں نے بھی مرقد کی اقامت سے اٹھایا۔

(۲) اونچا کرنا، بلند کرنا، الگ کرنا۔

ہ کہتی تھی کہ مجھ تک کوئی بابا کو بلا دو۔
اماں اِمرادم گھٹتا ہے پردے کو اٹھا دو۔

(۳) کاندھا دینا۔

ہ پانی تو بھلا منہ میں دم مرگ چوائے۔
کاندھوں پہ پسر باپ کا لاشہ تو اٹھائے۔

ہٹ ہٹ کے۔ (ار) عام طور پر جب کوئی اپنے حریف پر حملہ کرتا ہے تو اول دو ایک قدم پیچھے ہٹتا ہے تاکہ بھرپور وار کر سکے۔ یہ فطری تقاضا ہے۔

ہ ہٹ ہٹ کے کھینچنے لگے تیغوں کو اہل شر۔
عباس نے بھی رکھ دیا قبضہ پہ ہاتھ ادھر۔

ہ ا ج

ہجراں کشیدہ۔ (ف) مفارقت زدہ۔

ہ ہجراں کشیدہ رنج و بلا و محن میں ہے۔
بیمار ایک مری بھی بیٹی وطن میں ہے۔

ہجراں کشیدہ۔ (ف مرکب) (فاطمہ صغریٰ مراد ہیں)

ہ انھیں کو لکھے ہیں نہ آنے کے شکوے۔
وہ ہجراں کشیدہ انھیں کی بہن ہے (س)

ہجوم کرنا۔ (ار) چاروں طرف سے گھیر لینا۔

ہ آخر ہجوم کر کے لیا ظالموں نے گھیر۔
برچھی جگر پہ چل گئی۔ مارا گیا وہ شیر۔
(علی اکبر)

ہ ا چ

ہچکی لگنا۔ (ار۔ ع) روتے روتے ہڑکی بندھ جانا۔ انتہائی رونے سے بار بار ہچکی جیسی آواز نکلتی ہے۔

ہ علی اکبر طلب کرتے ہیں رخصت کوئی کیا جانے۔
لگی ہے غم سے ہچکی ماں کو، اور زینب کو سکتا ہے

(س)

ہچکی لگنا۔ دم نزع ہونا۔ آخری وقت مرنے والے کو ہچکیاں آنے لگتی ہیں جو مرنے کی نشانی ہوتی ہے۔

ہ آثار مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے۔
ہچکی لگی ہوئی تھی، ہونٹ کبود تھے۔

ہچکیاں لے لے کے رونا۔ (ار۔ ع) ہڑک ہڑک کے رونا۔ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے رونا۔

ع۔ آنکھیں تھیں بند، ہچکیاں لے لے کے روئے تھے۔

ہچکیاں لینا۔ (ار۔ ع) مرتے وقت سانس اٹک اٹک کر نکلنا۔

س یہ کہہ کے، گئے ہچکیاں لینے پر وہ پیارے ۔
بس نبوت کے آثار، نمایاں ہوئے سارے ۔

ہ ، د

ہدف بنانا ۔ (ف ۔ ع) نشانے پر رکھنا، تاک لگانا ۔

ع ۔ اعدا ہدف بناتے تھے کینہ سے مشک کو ۔

ہدف تیر ہونا ۔ (ار) تیر کا نشانہ بن جانا ۔ تیر سے چھد جانا ۔

س کہتی تھی سکینہ کہ چچا منہ نہ چھپائے ۔
گر مشک نہ ہوئی ہدف تیر ہماری ۔ (س)

ہدف کر دینا ۔ (ف ۔ ع) نشانہ کر دینا ۔ سامنے کر دینا ۔

س تیر والوں نے رخ کیا سوئے ابن شہ نجف ۔
سینوں کو غازیوں نے ادھر کر دیا ہدف ۔

ہدف کرنا ۔ (ار) نشانہ بنانا ۔ تیر مارنا ۔

س وہ لعل لب کریں ہدف تیر بدگہر ۔

ہ ، ڈ

ہڈیوں کا مالا ہونا ۔ (ار ۔ ع) جسم میں محض ہڈیاں ہی ہڈیاں ہونا ۔ عموماً، ہڈیوں کا ڈھانچہ، بولتے ہیں ۔

س یارب ترا نام پاک، چلنے کے لیے ۔
گویا اک ہڈیوں کا مالا ہوں میں ۔ (ر)

ہ ، ر

ہرا بھرا رہے ۔ (دعائیہ فقرہ) سرسبز رہے، پھولے پھلے ۔

س یارب ہرا بھرا یہ چمن آرزو رہے ۔
جب تک چمن میں گل رہے اور گل میں رہے ۔

ہراس ۔ (ع) خوف، ڈر ۔

ع (۱) ہراس و مایس ہے کیا چیز، جا ۔ تجھ پہ نہ تھے ۔
(۲) رخ زرد تھا ہراس سے اس ہرزہ گرد کا ۔

ہر آن تغیری ہونا ۔ (ار ۔ فقرہ) ہر لمحہ انقلاب رہنا ۔ تغیرات دنیا کا سامنا رہنا ۔

س ہر آن تغیری ہے زمانے کے لیے ۔
انسان کا دل ہے داغ اٹھانے کے لیے ۔ (ر)

ہر اول سے اول ہر آخر سے آخر ۔ (مراد، خداوند عالم) ازل سے پہلے، ابد کے بعد تک ۔

س سلامی خلق کا آغاز و انجام اس پہ ظاہر ہے ۔
کہ جو اول ہے ہر اول سے ہر آخر سے آخر ہے ۔
(س)

ہر بار ہونا ہر بار نہ ہونا ۔ (ار) ہر لمحہ میں آنا اور غائب ہو جانا ۔

س ہر بار ہے موجود تو ہر بار نہیں ہے ۔
ہر مرگ مفاجات ہے تلوار نہیں ہے ۔

ہر پھر کے ۔ (ار ۔ ر) آخر کار ۔ گھوم گھام کے ۔ سوچ ساچ کے ۔

س بھٹکے جناب حر بھی بہت راہ راست سے ۔
ہر پھر کے پر نجات کے رستے پہ آ رہے ۔ (س)

ہر چند ۔ (ار ۔ کلمہ) خواہ ۔ حقیقتاً ۔

س ہر چند اس میں کوئی تمہارا نہیں قصور ۔
ناحق فساد کرتے ہیں کم ہے یہ بے شعور ۔

ہر چند ۔ (۱) جس قدر، جتنا، کچھ ۔
(۲) خواہ ۔ چاہے ۔ کسی بات کو محصور کرتے کے لئے بولتے ہیں ۔

ع ۔ ہر چند کہ یوں چلتی ہے ۔ اٹھتے ہیں بگولے ۔

ہر چند ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل) بارہا ۔ بہت کچھ ۔

؎ ہاں ظلم رسولوں پہ بھی ہرچند ہوا ہے۔
پانی تو کسی پر نہیں یوں بند ہوا ہے۔

ہرزہ سرائی۔ (ف) بیہودہ گوئی۔ لاف زنی۔

؎ وعدہ تھا مگر بھول گئے ہرزہ سرائی۔
چلاتے تھے، بھاگو کہ وہ خونخوار پھر آئی۔

ہرزہ کار۔ (ف) جاہل، ناعاقبت اندیش۔

؎ تیزے ہلا رہے ہیں جوانان ہرزہ کار۔

ہرزہ گرد۔ (ف) بیہودہ بکنے والا۔ بد تہذیب۔

؎ رُخ زرد تھا ہر اس سے اس ہرزہ گرد کا۔
یاں ٹھاٹھ تھا علی ولی کی نبرد کا!۔

ہرزہ گرد۔ (ف) غلط کام کرنے والا۔

؎ کیوں ہرزہ گرد ہو کے نگاہوں میں ہوں حقیر۔

ہر طرح گزر جانا۔ (ار۔ روزمرّہ) کسی نہ کسی (اچھے یا برے طور پر) بیت جانا۔

؎ ہر طرح گزر جائیں گے یہ بھی نفس چند۔
ہم ہوں کہ مسلم ہوں، برادر ہوں کہ فرزند۔

ہرگز۔ (کلمہ۔ ار) کہیں۔ بالکل۔

مِ۔ ہرگز ملا نہ گوشۂ راحت جدھر گئے۔

ہرن ہو جانا۔ (ار۔ ع) (۱) غائب ہو جانا۔ نگاہوں سے اوجھل ہو جانا۔

(۲) بھاگ جانا۔ ختم ہو جانا۔

؎ بقدرِ ہر سطر کیا کہ ہوا ہو گیا سایا۔
اللہ ری سرعت کہ ہرن ہو گیا سایا۔

ہرنا۔ (ف) گھوڑے کی زین کا اگلا اٹھا ہوا حصّہ۔

؎ ہاں ضعف سے ہرنے پہ جھکے جاتے تھے سرور۔
لگتا تھا بدن پر کبھی نیزہ، کبھی خنجر!

ہرنے۔ (ع) ہرنے پہ گاہ مشک رکھی، گاہ دوش پر۔ (انتہائی پریشانی کا عالم)

ہ، ز

ہزار جان سے فدا ہونا۔ (عو۔) ماں اپنے بچے سے پیار میں کہتی ہے "میں ہزار جان سے تجھ پر صدقہ ہوں۔"

مِ! زہرا ہزار جان سے تجھ پر فدا، نہ رو۔

ہزار رنگ نظر آجانا۔ دنیا کے مختلف انقلابات نگاہوں سے گزر جانا۔ زمانے کے نشیب و فراز کا تجربہ ہو جانا۔

؎ انسٹھ برس میں رنگ نظر آگئے ہزار۔
دیکھی کبھی چمن پہ خزاں اور کبھی بہار۔

ہزاروں پہ آنا۔ (ح۔ ع) ہزاروں سپاہیوں پر حملہ کرنا۔

؎ کس بشاشت سے ہزاروں پہ دلیر آئے ہیں۔
بچے آتے ہیں کہ بپھرے ہوئے شیر آئے ہیں۔

ہزبر۔ (ع) پھاڑ کھانے والا شیر۔ بہادر۔

مِ۔ اک میں نہیں، بہت ابھی ایسے ہزبر ہیں۔

ہزبرِ صف جنگاہ۔ (ف۔ ع۔ مرکب) میدان جنگ کی صفوں کو درہم برہم کر دینے والا۔

مِ۔ ہر صف کو ہزبرِ صف جنگاہ نے توڑا۔

ہ، س

ہست و بود۔ (ف۔ اردو میں مستعمل) وجود۔ زندگی۔

؎ کٹ کٹ گئے جو خود تو مر گئے حسود۔
لاکھوں ہوں، یا کروڑوں ہوں کیا ان کی ہست و بود۔

ہست و بود۔

؎ حسین کہتے تھے کیا ہست و بود انسان کی۔
کہ موج خیز ہے بحر جہاں حباب یہ ہے۔ (س)

ہستی۔ (ف) دنیا۔

سے ہستی ہو نہ پستی، نہ مکیں ہو نہ مکاں ہو۔
آثار "اذا زلزلت الارض" عیاں ہو۔
(ہستی: زندگی۔ پستی: زمین۔ مکین: مخلوق۔ مکان۔ دنیا)

ہستی ۔ (ار۔ روزمرہ) زندگی۔ حیات۔ دنیا میں وجود۔
سے طفلی دیکھی، شباب دیکھا ہم نے۔
ہستی کو حباب آب دیکھا ہم نے۔ (ر)

ہستی کا چمن چھوڑنا ۔ (ار۔ ع) زندگی سے ہاتھ دھو لینا۔
سے مقتل میں کوئی خاک پہ دم توڑ رہا تھا۔
باغی کوئی ہستی کا چمن چھوڑ رہا تھا۔

ہستی کا چمن چھوڑنا ۔ دنیا سے کوچ کرنا۔ دنیا سے جانا۔
سے کس عمر میں ہستی کا چمن چھوڑ رہے تھے۔
گوری کے پیلے خاک پہ دم توڑ رہے تھے۔

ہستی کا چمن خار ہونا ۔ زندگی دوبھر ہو جانا۔
سے کون اس کا ہے بجز زینت پہلو نہیں جس کا۔
ہستی کا چمن خار ہے، گلرو نہیں جس کا۔

ہستی کے چراغ بجھا دینا ۔ (ار۔ بول چال) موت کے گھاٹ اتار دینا۔

ہ، ف

ہفتہ دوست ۔ (ف) بے وفا دوست۔ چند روزہ دوست۔
سے یہ شش جہت انھیں کے قدم سے ہے برقرار۔
کیوں ہفتہ دوست ہوتے ہو اے قوم نابکار۔

ہ، ل

ہل جانا ۔ (ار) دہل جانا۔ کانپ جانا۔
سے سینے میں ہل گیا دل بانوے خوش خصال۔
چلائی ماں گزر گیا کیا میرا نونہال۔

ہلا ہونا ۔ (بچہ ہلا ہونا) (ار۔ ع) مانوس ہونا۔ ساتھ رہنے کی عادت ہونا۔
سے شاہ بن روئی سکینہ تو یہ کہتی بانو۔
ہوتا ہے باپ سے بچہ جو ہلا ہوتا ہے۔ (س)

ہلچل ۔ (ہ) ہجوم۔ ریلپیل۔ ہنگامہ۔
سے ہلچل میں اس طرف کے پرے ہو گئے ادھر۔
ساحل سے ہٹ کے نہر پکاری کہ الحذر۔

ہلکا بھاری خلعت ۔ (ار) اعلیٰ یا سستا لباس۔
سے خلعت آخری ہلکا ہے کہ بھاری دیکھوں۔
اپنے پیارے کی کدھر ہے میں سواری دیکھوں۔

ہل مل جانا ۔ (ار۔ ع) آپس میں ایک ہو جانا۔ یگانہ ہو جانا۔ دل ایک ہو جانا۔
سے الفت کو بھی کیا خدا نے بخشا ہے اثر۔
جنگل کا جو وحشی ہو تو ہل مل جائے۔ (ر)

ہل من مبارز ۔ (ع۔ فقرہ) ہے کوئی ایسا جو مقابلے پر آئے۔ (عرب کا پہلے دستور تھا کہ پہلوان میدانِ جنگ میں آکر جنگ کی دعوت دیتا۔)
سے اے افتخار ، نور کردگار۔
ہل من مبارز کا ادھر غل ہے بار بار۔

ہلکا بھاری ۔ (ار۔ روزمرہ) اچھا برا۔ ادنیٰ اعلیٰ۔ چھوٹا بڑا۔
سے اعلیٰ سے نہ ہوگا کبھی ادنیٰ بھاری۔
کھل جاتا ہے ذیقدر یہ ہلکا بھاری۔ (ر)

ہ، م

ہم بزم ۔ (ف۔ اردو میں مستعمل) ساتھی۔ دوست۔

سہ تنہا ہوں، سفر کر گئے، جو تھے مرے ہم بزم ۔
سر کاٹنے کا اب تمہارے جو کروں جزم ۔

ہمارے لیے ۔ (ار)، ہم سمجھتے ہیں ۔
سہ رفقا کہتے تھے، رکھ دیں ابھی تیغوں پہ گلے ۔
کلمہ خالق ہے ہمارے لیے ایمائے حسین ۔ (س)

ہمت مردانہ ۔ (ار ۔ روزمرہ) مردانگی کی جرأت ۔
سہ قانع ہو، جو کچھ ہمت مردانہ ہے ۔
کیوں صحبت اہل زر کا پروانہ ہے ۔
(عطار الٰہی ۔)

ہمت والا ۔ (ار ۔ روزمرہ) اعلیٰ حوصلہ ۔
بلند حوصلہ ۔
سہ حر کو حملے بھی دیے، حور بھی دی، بھی ۔
اس مصیبت میں یہ تھی ہمت والائے حسین ۔
(س)

ہمت نہ ہارنا ۔ (ار ۔ ع) مایوس نہ ہونا ۔
دل نہ چھوڑ بیٹھنا ۔
سہ گو پیاسے ہو دو دن کے، پہ ہمت کو نہ ہارو ۔
یہ خون میں ڈوبے ہوئے کپڑے تو اتارو ۔
(جناب زینب کے عون و محمد کی لاشوں پر بین)

ہمتا ۔ (ف) برابر ۔ ثانی ۔
سہ جن کا ہمتا نہیں ایک ایک مصاحب ایسا ۔
ایسے بندے نہ کبھی ہوں گے، نہ صاحب ایسا ۔

ہمتا ۔ (ف) (استعارہ) مقابلے کا، شجاع ۔ بہادر ۔
ع ہمتائے علی، فاطمہ کے ماں کو جانو ۔ (اجز)

ہمراہ نمک نان جویں کھانا ۔ (ار ۔ بول چال)
روکھی سوکھی روٹی نمک کے ساتھ کھا لینا ۔
سہ رہتا ہو تو شب کو بھی ملاقات کو آتا ۔
ہمراہ نمک نان جویں بھی یہیں کھاتا ۔

ہمسائیاں ۔ (ہمسائی کی اردو ۔ جمع)
ع ۔ ہمسائیاں باندھے ہوئے تھیں حلقۂ ماتم ۔

ہمسر ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل) برابر والا ۔ برابر کا ۔
سہ کہتا یہ سخن خلیدِ جو میرا کوئی ہمسر ۔
لا نا دیں نام اس کی بھی ماں کا میں زباں پر ۔

ہمشکل ۔ (ف) ملتی ہوئی صورتیں ۔ ہم شبیہ ۔
سہ ہم شکل مصطفےٰ کو کو اٹھارواں ہے سال ۔
نو دس برس کے ہوں گے زینب کے نونہال ۔

ہمم ۔ (ع) ہمتوں والا ۔ ہمت کی جمع ۔
سہ عالی ہمم، امام امم، شاہ تشنہ لب ۔

ہم نشیں ۔ (ف) ساتھی ۔ ہم عمر ۔ دوست ۔
سہ جہاں سے اٹھ گئے جو لوگ، پھر نہیں ملتے ۔
کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں ہم نشینوں کو ۔

ہنگام ۔ (ع) اہل زبان ایسے موقع پر بولتے ہیں جب
غلط یا نازک وقت ہو ۔
سہ فرمایا، کہ یہ آنے کا ہے کونسا ہنگام ۔
آرام میں ہے فاطمہ زہرا کا دل آرام ۔

ہموار ہونا ۔ (ار ۔ روزمرہ) مزاج میں تناسب ہونا ۔
مزاج متوازن رہنا ۔
سہ ہموار ہے گر تو کچھ تجھے باک نہیں ۔
سرکش ہے اگر تو عقل و ادراک نہیں ۔ (ر)

ہمہ تن درد ہو جانا ۔ (ار ۔ خفیہ) مکمل درد بن جانا ۔
کرب و بے چینی میں مبتلا ہو جانا ۔
سہ خوں گھونٹ گیا، امام زماں زرد ہو گئے ۔
اچھا کہا، مگر ہمہ تن درد ہو گئے ۔!
(رنگ)

ہمیں سے ۔ (ار ۔ ر) تسلیم کرنے کے معنی میں ۔
سہ تقصیر ہمیں سے ہوئی لو جانے دو بیٹا ۔
الجھی ہوئی زلفوں کو تو سلجھانے دو بیٹا ۔
(مادر علی اکبر)

ہمیں سے ہے ۔ ہمارے سبب وجود میں آیا ہے ۔

ے اوج ان کے ہیں جو اوج سعادت کے ہما ہیں ۔
کعبہ بھی ہمیں سے ہے، ہمیں قبلہ نما ہیں ۔

ہمیں کیا ۔ (ا ر ۔ روزمرہ) کیا مطلب ۔ کیا سروکار،
ع۔ دستہ ہے یہ فوجیں ہوں کہ لشکر ہو، ہمیں کیا ۔

ہمیں موت نہیں آتی ۔ (ا ر ۔ ر) آدمی انتہائی پریشانی اور فکر کے عالم میں کہتا ہے ۔

ے دربار میں سر دینے کی باری نہیں آتی ۔
سب مرتے ہیں اور موت ہماری نہیں آتی ۔
(علی اکبر)

ہ ۔ ن

ہنسلی ۔ (ہ ۔ اسم مونث) چاندی، سونے یا گلٹ وغیرہ کا ایک بڑا کڑا اگردن میں پہنا دیا جاتا ہے ۔
ع۔ کڑتا بھی، ہنسلیاں بھی شلوکہ بھی خون میں تر ۔

ہنس ہنس کے مرنا ۔ (ا ر ۔ ع) خوشی کے ساتھ جان دینا ۔

ے اہل کیس کہتے تھے ہنس ہنس کے ہیں مرتے جاتے ۔
کیا جگر رکھتے ہیں کیا جاتے ۔

ہنگام ۔ (ف) ہنگام عموماً ایسے وقت بولتے ہیں، جب کوئی ہیجانی کیفیت طاری ہو ۔

ے تم سے انہیں مطلب ہے، نہ کچھ دودھ سے ہے کام ۔
لو خیمے میں پھر جاؤ، یہ ہے صبر کا ہنگام ۔

ہنگام ۔ (ف) (جنگ کی تیاریاں بھی) ہیں ۔
ع۔ پس جائیں گے وہ ٹاپوں سے ہنگام دار و گیر ۔
(حور ج حسینی)

ہنگام ۔ (ف) وقت ۔

ے تو صبر میں ایوب خوش انجام ہے شبیر ۔
اب بھارے میں جھک، عصر کا ہنگام ہے شبیر ۔
(ایوب : دیکھئے کھیو)

ہنگام ۔

ے لڑتا ہے تو بڑھے عصر کا ہنگام قریں ہے ۔
اب سجدۂ معبود کی مشتاق جبیں ہے ۔

ہنگام قریب ہونا ۔ (ا ر ۔ بول چال) وقت آجانا ۔ وقت قریب ہونا ۔

ے دوری ہوئی اس گھر سے بس اب دل کو یقیں ہے ۔
قربانیٔ شبیر کا ہنگام قریں ہے ۔ !

ہنگامۂ تیز گرم ہوجانا ۔ جنگ کا بازار تیز تر ہوجانا

ے ناگہ چلی میاں دو صف تیغ شعلہ ریز ۔
دم بھر میں گرم ہوگیا ہنگامۂ شبنز ۔

ہ ۔ و

ہوا اور ہوجانا ۔ (ا ر ۔ ر) ماحول اور فضا دگرگوں ہو جانا ۔

ے کھیتی سب ان کے مزے سے بے ہو گئی ۔
رنگ اڑ گیا گلوں کا، ہوا اور ہو گئی ۔

ہوا بدلنا ۔ (ا ر ۔ ر) فضائیں دوسری ہو جانا ۔ فضا ساز گار ہو جانا ۔ رنگ بدل جانا ۔

ے فتح و ظفر ادب سے قدم با قدم چلی ۔
بدلی ہوا، نسیم ریاض ارم چلی ۔ !

ہوا بری چلنا ۔ (بری ہوا چلنا) (ا ر ۔ ع) ماحول مخالف ہونا ۔ ہر شخص دشمن ہو جانا ۔

ے صحرائے کربلا میں ہوا کیا بری چلی ۔
فاقہ تھا تیر اکہ گلے پر چھری چلی ۔

ہوا بری چلنا ۔ (ا ر ۔ ع) "اصول بد" عام ہو جانا ۔ خراب دستور پڑ جانا ۔

ے بستان فاطمہ میں ہوا یہ بری چلے ۔
پانی طلب کریں تو گلے پر چھری چلے ۔

ہوا بگڑنا ۔ (ا ر ۔ ع) حالات خراب ہونا ۔ عام حالات

مخالف ہوجانا، پریشانیوں کا گھیر لینا۔ بدبختی آجانا۔

؎ کشتی سے انیس ہم کنارے ہوجائیں۔

اٹھا دریا بہا، ہوا بگڑی ہے۔ (ر)

ہواپرست ۔ (ف) مغرور۔ غلط امیدیں لگانے والے نفس پرست۔

؏۔ غارت تھے مثل تیر ہوائی ہواپرست۔

ہواپرست ۔ (ف) دنیادار۔ تنخواہ دار فوجی۔

؎ کیا ہوگئے نزائی سے وہ سب ہواپرست۔

کیوں، سربلند کون ہے اب کون پست۔

ہواپر ہونا ۔ (ہواپر سوار ہونا)

(۱) مغرور ہے، غرور کی باتیں کرنے والا۔

(۲) کوئی بنیاد نہ ہونا۔ بے اصل ہونا۔

؎ کیونکر نہ یہ کلام کرے تو ہوا پہ ہے۔

جو ہو، سو ہو، حسین تو راضی خدا پہ ہے۔

ہوا پہ ہونا ۔ (ار۔ ع) بہت اکڑ اور غرور سے سینہ نکالے ہونا، اترانا، پھرتیاں دکھانا۔

؎ سرکش ہوا پہ جو تھے وہ سب گرد ہوگئے۔

سرخی رخوں سے اڑ گئی، منھ زرد ہوگئے۔

ہوا پھری ہونا ۔ (ار۔ ع) تمام ماحول اور ہر شخص مخالف اور خائف ہونا۔

؎ یاران نیر کیس تھا، ہوا تھی پھری ہوئی۔

تھی چار سمت دشت میں بدلی گھری ہوئی۔

ہوا چلنا ۔ (ار۔ ع) حادثات پیش آنا۔

؎ جاں سرکشوں کی جانب ملک عدم چلی۔

ایسی ہوا بھی گلشن عالم میں کم چلی۔

ہواخواہ ۔ (ف) نیک خواہ۔

؏: باقی یہ نہ دیں، میں تو ہوں ان سب کا ہواخواہ۔

ہواخواہ ۔ (ف) مرید، ماننے والا۔

؎ بالیدہ تھا پرچم تو پھریرا تھا ہواخواہ۔

یعنی مرا حامل ہے نشان اسداللہ۔

پرچم، پھریرا۔ دیکھئے، نفا ویر

ہواخواہ ۔ (ف) حواری۔

؎ پانی پہ گرے پڑتے تھے یوں شہ کے ہواخواہ۔

ہواخواہ ۔ (ف) محبت کرنے والے۔ چاہنے والے ماننے والے، فرماں بردار

؎ یہ سنتے ہی دوڑے شہ والا کے ہواخواہ۔

مجھے ہواسرکار کے سقّوں کا سرراہ۔

ہواخواہ ۔ (ف) دوست، ساتھی۔

؎ کوسوں لئے پانی کے تجسس میں ہواخواہ۔

جز خاک نہ چشمہ کہیں دیکھا نہ کہیں چاہ۔

ہواخواہ ۔ (ف) محبت کا دم بھرنے والا۔

؏۔ آتا ہے ادھر کوفے کی سرحد سے ہواخواہ۔

ہواخواہ ۔ (ف) ساتھی، دوست۔

؏! کہتے ہیں گلے مل کے یہ قاسم کے ہواخواہ۔

ہواخواہ ہونا ۔ (ف) صنعت ایہام۔ (ہوا میں اڑنا) **خیرخواہ ہونا** ۔

؎ نازاں ہواخود اوج پہ اپنے علم شاہ۔

بالیدہ تھا پرچم، تو پھریرا تھا ہواخواہ۔

ہواخواہی کرنا ۔ (ار۔ ع) امداد کرنا۔ دوستی کرنا۔

؎ بے جا سوئے کربلا مرا مشت غبار۔

اے باد صبا اتنی ہواخواہی کرنا۔ (ر)

(مشت غبار، باد صبا، ہواخواہی۔)

ہوا رہنا ۔ (ار۔ ع) حکومت رہنا۔ اثرات باقی رہنا۔

؎ بحر جہاں میں قطروں نے کیا سر اٹھائے ہیں۔

دیکھیں کہ ان حبابوں کی کب تک ہوا رہے۔ (س)

ہوا فاسد ہونا ۔ تمام فضا میں زہر پھیل جانا۔

؎ فاسد تھی ہوا ان کا یہ بدبو تھی دہن میں۔

ہوا کا دامن ۔ (اضافت توصیفی) ہوا کی گود، ہوا کی

آغوشش ۔

ع پاتا نہیں تند خو کدورت کے سوا ۔
دامن میں ہوا کے کچھ بجز خاک نہیں ۔ (ر)

ہوا کا گزر نہ ہونا ۔ (ا ر ۔ ع) تل رکھنے کی جگہ نہ ملنا ۔

ع گرمی میں بند ہو وے گا پانی امام پر ۔
ہوگا نہ کل ہوا کا گزر اس مقام پر ۔
(زمین کربلا)

ہوا کا گھوڑا ۔ (استعارہ) ہوا کی شکل ہونا ۔ ہوا کی طرح تیز ہونا ۔

ع زیبا ہے جو کہتے کہ ہوا کا تھا وہ گھوڑا ۔
تھا وسعت عالم کا بھی میدان اسے تھوڑا ۔

ہوا کا نہ پانا ۔ (ا ر ۔ ر) انتہائی تیز رفتار ہونا ۔

ع فرماکے یہ گھوڑے کو جو رانوں میں دبایا ۔
شبدیز نے نظر کیا کہ ہوا نے بھی نہ پایا ۔ (ا)

ہوا کو باندھنا ۔ (ا ر) (۱) ہوا کو رسی وغیرہ سے جکڑ دینا ۔ (۲) گھوڑے کا ہوا سے کرنا ۔

ع دوڑاؤں کہاں تک فرس ذہن رسا کو ۔
کہہ دو کسی شاعر نے جو باندھا ہو ہوا کو ۔

ہوا کھانا ۔ (ا ر ۔ ع) ٹھنڈی ہوا لگنا ۔

گودی میں دبا لیں کس کو، کدھر کھو گئے اصغر ۔
دریا کی ہوا کھانے ہی کیا سو گئے اصغر ۔

ہوا کھانا ۔ (ا ر ۔ ع) گرمی کے سبب ہوا لینا ۔

ع مصروف ہوا لاشوں پہ قدم جاتا تھا گھوڑا ۔
دامان جراحت کی ہوا کھاتا تھا گھوڑا ۔

ہوا کھانا ۔ (ہوا کھائیں) ہوائیں آرام کرلینا، تازہ ہوا میں سستا لینا ۔

ع ٹھہریں وہیں، گر کوہ کے دامن میں جگہ پائیں ۔
کچھ تھم بھی ہیں، ماندے ہیں، دم لے لیں، ہوا کھائیں ۔

ہوا کے سامنے چراغ لے کے جانا ۔ (ا ر ۔ ع)

ع انہیں دم کا بھروسہ نہیں ٹھہر جاؤ ۔
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے ۔ (س)

ہوا کے گھوڑے پہ سوار ہونا ۔ (ا ر ۔ ع) (۱) انتہائی تیز رفتار ۔ (۲) بے بنیاد ۔

ع جن تھا، پری تھا، سحر تھا، آہو شکار تھا ۔
گویا ہوا کے گھوڑے پہ گھوڑا اسوار تھا ۔

ہوا مناسب و موافق ہو جانا ۔ (ا ر ۔ ع) معاملات کی رائے اچھی ہو جانا، ہم ہوائی آ جانا، دوستی و محبت پیدا ہو جانا ۔

ع تلاطم سے نکلا ہمارا جہاز ۔
مناسب، موافق ہوا ہو گئی ۔ (س)

ہوا ناری ہونا ۔ (ا ر ۔ ع) فضاؤں میں آگ بھری ہونا، آگ بھری ہوائیں چلنا ۔

ع پتھر کی چٹانوں سے نکلتے تھے شرارے ۔
ناری تھی ہوا، سبز شجر زرد تھے سارے ۔
(دنیا محاورہ)

ہوا نہ لگنے دینا ۔ (ا ر ۔ ع) انتہائی حفاظت سے رکھنا، نگہداشت کرنا ۔

ع ہوا لگنے دیتی تھی جن کو نہ بلبل ۔
ع وہ گل اب جفائے خزاں کھینچتے ہیں ۔ (س)

ہوا ہو جانا ۔ (ا ر ۔ ع) یک لخت غائب ہو جانا ۔

ع طائر بھی ہوا ہو گئے سب ظلم کے بن سے ۔
آگے تھا ہرن شیر سے اور شیر ہرن سے ۔
(دبیر)

ہوا ہو جانا ۔ (ا ر ۔ ع) ناپید ہو جانا ۔ غائب ہو جانا، اڑ جانا ۔

ع دیکھے نہ کبھی صورت انجم فلک پیر ۔
ہو جائے ہوا بزم سلیمان کی بھی توقیر ۔

ہوا ہو جانا۔ (ار۔ع) رنگ بدل جانا۔ عادات پڑ جانا، یکسر فراح پلٹ جانا۔ ہوا ہو جانا، نکل جانا، ختم ہو جانا، سہم جانا۔

؎ (۱) نہ گل میں محبت، نہ بلبل میں انس۔
الٰہی! یہ کیسی ہوا ہو گئی —!

(۲) خزاں کا جو گلشن میں جھونکا چلا۔
تو بس جان بلبل ہوا ہو گئی۔

ہو جائے۔ (ار۔ر) آجائے۔ ہو کر چلا جائے۔

؎ جا کے ڈیوڑھی پہ یہ چلائی کہ کہہ دو یا شاہ۔
گھر میں اک دم کو مرا نور نظر ہو جائے۔ (س)

ہودج و محمل۔ (ع)
(ہودج) اونٹ کے اوپر بیٹھنے کی جگہ۔
(محمل) ہودج کا پردہ۔

؎ یہ کہتی تھی زینب کہ پکارے شہ عادل۔
تیار ہیں دروازے پہ سب ہودج و محمل۔

ہوس۔ (ف) خواہش۔ آرزو۔

؎ نعرہ کیا کہ نہر پہ جانے کی ہے ہوس۔

ہوس نکال لینا۔ (ار۔ع) حسرت اور تمنا پوری ہونے کی کوشش کرنا۔

؎ مہلت ابھی ہے تیغ و سپر کو سنبھال لے۔
باقی ہو جو کچھ ہوس تو اسے بھی نکال لے۔

ہوش اڑا دینا۔ (ار۔ع) حواس باختہ کر دینا، عقل گم کر دینا، اوسان خطا کر دینا۔

؎ اعدا کے ہوش برق اجل نے اڑا دیے۔
ڈھالوں کے پھول تیغ کے پھل نے اڑا دیے۔

ہوش اڑ جانا۔ (ار۔ع) حواس باختہ ہونا، دنگ رہ جانا۔

؎ خود تیغ علی شاہ کے اعجاز سے نکلی۔
پریوں کے بھی ہوش اڑ گئے اس ناز سے نکلی۔

ہوش اڑنا۔ (ار۔ع) خوف غالب ہونا، خوف وہراس سے عقل زائل ہو جانا۔

؎ دیکھے سے نہ کیوں ہوش اڑیں اہل حسد کے۔
آنکھیں تو ہیں آہو کی یہ تیور ہیں اسد کے۔

ہوش بجا نہ ہونا۔ (فقرہ) حواس باختہ ہونا۔

؎ اس وقت ہوش سبط نبی کے بجا نہیں۔
یہ حال ہے کہ آنکھوں سے کچھ سوجھتا نہیں۔

ہوش سنبھالنا۔ (ار۔ر) بڑے ہو جانا، عقلمند ہو جانا۔

؎ "اللہ" یہ بھولے ہمیں جب ہوش سنبھالا۔

ہوش کھونا۔ (ار۔ع) بے خود کر دینا۔

؎ جب بیبیوں سے وداع ہوتے تھے حسین۔
تقریر سے سب کے ہوش کھوتے تھے حسین۔ (ر)

ہوشیار کرنا۔ (ار) متنبہ کرنا۔

؎ موج سے شمر و عمر کہتے تھے ہوشیار رہو۔
ہیں جوانان عرب حضرت شبیر کے ساتھ۔ (س)

ہوک اٹھنا۔ (ار۔ع) دل میں ٹیس اٹھنا۔ دل سے گرم آہیں اٹھنا۔

؎ ہوک اٹھی کبھی سینے میں تو دل میں کبھی درد۔
سرخ ہوتا تھا کبھی چاند سا چہرہ، کبھی زرد۔

ہوکا اٹھنا۔ غیر ارادی طور پر آہ اور ہائے کی آواز نکل جانا۔

؎ بیٹے کی صدا سن کے ہوا صدمۂ جانکاہ۔
اک ہوک کلیجے میں اٹھی، بیٹھ گئے شاہ۔

ہول۔ (ع) ڈر، خوف۔

؎ حضرت نے کہا ہول سے دم اس کا جو بھولا۔
کافی تھا ترے قتل کو اک تیغ کا ہولا۔

ہولا۔ (بروزن بھولا) (ہ) مٹ ٹھوکا، دھکا۔

ہتھیار یا لاٹھی کی نوک یا ہاتھ سے دھکیل دینا۔

ع حضرت نے کہا ہول سے دم اس کا جو پھولا۔
کافی تھا ترے قتل کو، ایک تیغ کا ہولا۔

ہونٹ چابنا۔ (ار۔ ع) جوش اور غصّے میں آدمی ہونٹ دانتوں کے درمیان رکھ لیتا ہے۔

ع نکلا کوئی سمند کو رانوں میں داب کے۔
غصّے سے رہ گیا کوئی ہونٹوں کو چاب کے۔

ہونٹ چبانا۔ مراد:۔ انتہائی غصّہ کے وقت آدمی ہونٹ چبانے لگتا ہے، انتہائی غصہ کرنا، غصّہ میں آپے سے باہر ہونا۔

ع ہائے ہونٹوں کو چباتے تھے حضرت علی اکبر گلفام۔

ہونٹوں پر جان لانا۔ (۱) آخر وقت ہونا، مرنے کے قریب ہونا (۲) طوریہ کے طور پر وہ جنات کا ایمان لانا بھی مقصود ہو سکتا ہے۔

ع حملوں سے یہ ہونٹوں پہ اگر جان نہ لائے
کافر تھے وہ جن جو وہاں ایمان نہ لائے۔

واقعہ بیر العلم کی طرف اشارہ ہے۔
(جنگ بیر العلم، دیکھئے تلمیح)

ہونٹوں پہ جان ہونا۔ (ار۔ ع) لب دم ہونا۔ آخری سانسیں ہونا۔

ع مہمان ہے کوئی آن کا ہونٹوں پہ جان ہے۔
اس کا قصور کیا ہے کہ یہ بے زبان ہے۔
(علی اصغر)

ہونٹوں پر جانیں آجانا۔ (ار۔ ع)
جان نکلنے کے قریب آجانا۔ انتہائی صدمہ اور تکلیف میں مبتلا ہونا۔ جان نکلنے کے قریب ہونا۔

ع جنگل کی مصیبت، نہ سواری کا ٹھکانہ۔
آپہنچی تھیں، ہونٹوں پہ بی زادوں کی جانیں۔

(ہونٹوں پر دم ہونا:۔ تو دوسرے شعرا نے زخم کہا ہے۔ لیکن "ہونٹوں پر جانیں آجانا" راقم الحروف کے خیال میں نیا محاورہ ہے)

ہونٹوں پہ دم ہونا۔ (ار۔ ع) جان لبوں پر ہونا۔ آخری سانس ہونا، روح نکل کے ہونٹوں پر آجانا۔

ع بن پانی اینٹھی جاتی ہے اب تو مری زبان۔
ہونٹوں پہ دم ہے، ہوں کوئی ساعت کا مہمان۔

ہویدا ہونا۔ (ار) نکلنا۔

ع شمع حریم لم یزلی تھا گلوئے شاہ۔
تاریک شب میں جیسے ہویدا ہو نورِ ماہ۔

ہویدا ہونا۔ (ار) اٹھنا۔ پاشاں ہونا۔

ع آندھی ہوئی اک غرب کی جانب سے ہویدا۔
تھرانے لگے کوہ، ابلنے لگے دریا۔

ہویدا ہونا۔ نظر آنا۔

ع ہونے لگا افق سے ہویدا نشان صبح۔

ہ ۔ ی ۔ ے ۔

ع ہے ان کا تبسم۔ نمک خوان تکلم۔
تبسم کو نمک خوان تکلم سے تشبیہ دی ہے۔
دیکھئے، اس ترکیب کو "ردیف میں"

ہے ہے یہ کیا ہوا۔ (عو۔ ار۔ ر) مائیں بچوں کو روتا دیکھ کر یک لخت یہ فقرہ کہہ دیتی ہیں۔

ع ہے ہے حسین کیا ہوا تو کیوں ہے اشکبار۔

ہیجا۔ (ع) لڑائی۔ جنگ۔

ع ان میں قدم لشکر کفار نہ ٹھہرے۔
دم میں صف ہیجا میں ستمگار نہ ٹھہرے۔

ہیچمداں۔ (ف) کمترین، حقیر۔
(کسر نفسی اور عجز کے طور پر لکھتے ہیں)

ع دعویٰ نہ سخن کا ہے، نہ اعجاز بیاں ہوں۔

تو عالم وداناہے کہ میں ہیچداں ہوں ۔
(انیس نے اپنے متعلق کہا ہے)

ہیکل ۔ (ع) ہنسلی کی قسم کا ایک زیور جو منت کے طور پر مائیں اپنے بیٹوں کو پہنا دیتی ہیں ۔
ع ہاتھوں میں کڑے ، کان میں در ، سینے پہ ہیکل ۔

ہیہات ۔ (ف ۔ فجائیہ) افسوس ۔ صد حیف ۔
ے ہے جلوہ گر جو حضرت عباس کا علم
ہیہات ، ایسے شبیر کے بازو ہوئے قلم ۔

ہے ہے ۔ (فجائیہ) افسوس ۔ ہائے ہائے ۔
ع ہے ہے منافقوں کی نظر کھا گئی انھیں

ردیف

ی، الف

یادِ احدی میں مشغول ہونا۔ نماز میں مشغول ہونا، نماز پڑھنا،

سہ تکبیریں ہوتیں لشکر اللہ دینی میں ؎
سب محو ہوئے یادِ جنابِ احدیمیں ؎
(روضۂ عاشور نماز صبح)

یادِ اللہ میں دل ہونا۔ (اور روزمرہ)
عبادت الٰہی میں دل لگا رہنا، خدا کی یاد ہر وقت کرتے رہنا۔

سہ آلودۂ عیش اس غم جانکاہ میں ہے ؎
زندہ ہے وہ دل جو یادِ اللہ میں ہے ؎

یادِ خدا۔ (اور روزمرہ) عبادت الٰہی، اللہ کی طرف توجہ۔

ع غافل نہ تھا لشکر میں کوئی یادِ خدا سے ؎

یادِ خدا کرنا۔ (ار۔ ر) اطاعت الٰہی میں مصروف ہو جانا۔

سہ حضرت کو ستاروں کی جو گردش نظر آئی
دل یادِ خدا کرنے لگا چشم بھر آئی ؎
(عاشورہ کی رات)

یاد میں گذر جانا۔ (ار۔ ر) عبادت الٰہی میں وقت کٹنا۔

سہ بہتر ہے گزر جائے تری یاد میں [illegible]
زندگی کی جو گھڑی عبادت میں کٹ جائے وہ غنیمت ہے

یاران۔ (ف۔ ار) یار کی جمع۔ دوست احباب۔

سہ پیری آئی [illegible] بے نور ہو گئے ؎
یارانِ شباب پاس سے دور ہو گئے ؎ (ر)

یارا نہ ہونا۔ (ار۔ ع) قابو نہ ہونا۔

کیا بحر ہے وہ بحر کنارا نہیں جس کا ؎
کیا رنج ہے وہ رنج کہ یارا نہیں جس کا ؎

یارا نہ ہونا۔ (ار۔ ع) طاقت نہ ہونا۔

ع کہ اب ضبط کا دل کو یارا نہیں ؎ (س)

یارا ہونا۔ (ار۔) قابو ہونا، طاقت ہونا۔

سہ اس دم نہ سکینہ کو رہا ضبط کا یارا ؎

چلائی، کہ اماں مجھے بابا نے پکارا ۔۔

یارا ہونا۔ (ار۔ مع) مناسب ہونا، موقع و محل ہونا، برداشت ہونا۔

ع دل ماتم شبیر میں صد پارہ ہے ،،
نہ ضبط فغاں، نہ صبر کا یارا ہے ،، (ر)

یاری۔ (ار) حق، دوستی، خدمت، وفاداری۔

ع واجب تھی تجھے سید کونین کی یاری ،،
تو نے پسر فاطمہ پہ جان نہ واری ،،
(در عفر جن اور مادر زعفر)

یاری نہ دینا۔ (ار۔ مع) ساتھ نہ دینا، اجازت نہ دینا۔

ع یاری نہ دیں قدم تو ٹھہرنا ضرور ہے ،،
کہتا تھا رو کے وہ کہ نجف کتنی دور ہے ،،

یارائے سخن ہونا۔ (ار) بولنے کی طاقت ہونا۔ بول سکنا۔

ع کاٹا جسے پھر کب اسے یارائے سخن ہے ،،
دیکھو کہ زبانیں تو ہیں دو، ایک دہن ہے ،،

یارب بحق حضرت زہرا و مجتبیٰ۔ (ع) بارگاہ ایزدی میں دعائیہ جملہ، یا اللہ، فلاں کا صدقہ۔

یاس ہونا۔ (ار۔ روزمرہ) ناامیدی ہونا، مایوس ہونا زندگی کی امید نہ رہنا۔

ع مسلم سے بس اب یاس ہے یا حضرت شبیر ،،
افسوس کہ پردیس میں بیوہ ہوئی ہمشیر ،،

یٰسین و طاہا۔ قرآن کے سوروں کے نام ، (دیکھئے تلمیحات)

یٰسین کہیں، حق نے کہا ہے، کہیں طاہا۔

ع **یا غافر المعاصی و یا واہب العطا**
(ع۔ مناجات)

اے۔ گناہوں کے بخشنے والے اور بخششوں کے کرنے والے ۔

یاں۔ یہاں۔ اس جگہ،

ع مردم کے لئے فخر ہے یاں ناصیہ سائی ،،
شیروں کو تپ آئی ہے دم چشم نمائی ،،

یاور۔ (ع۔ اسم مذکر) مددگار، ساتھی۔

ع ہے ہے میرا یاور، میرا ناصر، میرا بھائی ،،

یاور۔ ع یاور نہیں تو کیا ہیں، جو یگانے نہیں تو کیا ہیں ،،
سب تاختن پائے شہ والا پہ فدا ہیں ،،

یاہو یاہو۔ (تصوف) اے خدا۔ اے خدا، اللہ ہو، اللہ ہو۔

ع فاختہ کی یہ صدا سرو پہ تھی کو کو کو ،،
قمریاں کہتی تھیں شمشاد پہ یاہو یاہو ،،

ی۔ت

یتیم حسن۔ (ع) امام حسن کا یتیم بیٹا۔ (مراد قاسم۔ دیکھئے تلمیح)

ع یارب، ہے تو یتیم حسن کا نگہبان ،،

ی۔د

ید بیضا۔ (ع) حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی طرف اشارہ، (دیکھئے تلمیح)

ع جس ہاتھ کو چاہے ید بیضا ابھی کر دے۔

ید طولا۔ (طولیٰ) (ع) تجربہ، استعداد۔

ع سنتے تھے کہ نیزے میں تجھے ہے ید طولا ،،
جو بند کہ تھے یاد انھیں خوف سے بھولا ،،

ی۔ر

یراق۔ ع بجلی کی زرق برق تھی ساز و یراق پر،

عل تھا چڑھے میں احمد مرسل براق پر
(براق ادیکھئے تلمیح)

یرحمہ اللہ۔ (ع) (کلمۂ دعائیہ)
اللہ اس پر رحمت فرمائے۔
؎ گر جبکہ خدائے شہ نجا دہ ہوا ،،
اک غلغلہ یرحمہ اللہ ہوا ،،

ی ۔ ع

یعنی۔ (ا ر) مقصد یہ ہے
؎ یعنی ما حاصل ہے ، نشان اسد اللہ ،
بالیدہ تھا پرچم ، تو پھر ا تھا ہوا خواہ ،،

ی ۔ ک

یکدست جانا۔ (ا ر) ایک ہاتھ کی طاقت کم ہو جانا ،
؎ یکدست گئی تاب و توان شبیر
اس ہاتھ سے کیا ہو جس کا بازو نہ ہو (ر)

یکساں ہونا۔ مساوی ہونا ، درجات میں ایک جیسا ہونا۔
؎ پیش خالق سب ہیں یکساں رشک او غافل نہ کر ،
آپ کو کم دیکھ کر ، اوروں کو برتر دیکھ کر
(س)

یکرنگ۔ (ف) مخلص ۔ کردار کے پکے۔
؎ احباب وہ یکرنگ جو شبر نے نہ پائے
لوگ ایسے کسی صاحب لشکر نے نہ پائے

یک قلم پاک ہونا۔ (ا ر) اک دم ، اول سے آخر تک ہونا ، قطعی ہونا۔
؎ عصیاں سے پاک خط عمل یک قلم ہوا ،،
نام اس کا دفتر شہدا میں رقم ہوا ،،

یکہ تاز۔ (ف) بہت تیز دوڑنے والا گھوڑا۔
؎ اے شہسوار طبع فصاحت نواز بس ،،
اے یکہ تاز مسمت معجز و نیاز بس ،،

یکہ تاز۔ (ف) پہلوان ۔ جنگجو۔
؎ جس کے جلو میں لاکھ سواروں کا ہے ہجوم ،،
اکثر ہیں یکہ تاز جوانان شام و روم ،،

ی ۔ گ

یگانہ۔ (ف ۔ اردو میں مستعمل) بیٹا اپنا لخت جگر ، یکتا ، نواسہ۔
ع حیدر کا پسر ، احمد مرسل کا یگانہ ،،

یگانے۔ عزیز ، اپنے ، جاننے والے۔
ع یا ور ہیں تو کیا ہیں ، جو یگانے ہیں تو کیا ہیں ،،

ی ۔ و

یورش۔ (ف) حملہ ، ہجوم۔
؎ ہفتم سے تباہی مرے سب گھر پہ ہے بی بی ،،
اعدا کا یورش ہمیر پہ ہے بی بی ،،
یورش عموماً مؤنث بولتے ہیں ، لیکن انیس نے مذکر لکھا ہے ، یا کاتب کی فرو گزاشت ہو سکتی ہے۔

یورہ کرنا۔ (ا ر ۔ روزمرہ) یورہ ۔ حرف تشبیہ بھی ہے ، اس طرح آئے ، ایسے آئے۔
؎ یوں آئے ، جدھر بڑھ کے امام امم آئے ،،
جس طرح برستا ہوا ابر کرم آئے ،،

یوں تو۔ (کلمہ ۔ روزمرہ) اگر دیکھا جائے تو کہنے کے لئے ۔ (دراصل کی جگہ بھی بولتے ہیں)
؎ یوں تو وہ کلیجہ تھام اور مراجی تھا ،
میں اس لئے روتا ہوں کہ ہمشکل نبی تھا۔

ی ۔ ہ

یہ ۔ (ار ۔ کلمہ) اتنی ۔ اس قدر ۔
ع لکھا ہے چھٹی تک ہوئی یہ فوج فراہم ۔
یہ ۔ سختی کے لئے ، ایسی ، اتنی ، اس طرح کی ، سخت ۔
؎ یہ دھوپ میں حدّت تھی کہ جلتی تھی نگاہیں ۔
("یہ،، حرف تشبیہ کے طور پر نظم کیا ہے)
یہ ۔ ؎ لہو بدن کا عرق ہو کے یہ گیا سارا ۔
ہوا یہ اپنے گناہوں سے انفعال مجھے ۔
(س)
یہ ۔ ؎ جد کے روضے پہ نہ رہنے دیا ملعونوں نے ۔
یہ ستایا کہ وطن سے شہ ذیشان نکلے ۔
(س)
یہ ۔ (ار) اتنی ۔ سخت ۔
؎ اندیشۂ خجستہ سے خفقے میں ہے یہ جان ۔
نکلے دماغ پاؤں کے ناخن سے الاماں ۔
(ط ، ج ۲ ، ۴۹۳)
یہ ۔ (ار) زیادتی کے لئے ۔ اتنے زیادہ ، ایسے ۔
؎ یہ دولہا نے دست تاسف ملے ۔
کہ ہاتھوں کی مہندی حنا ہو گئی ۔ (س)
یہ تکلیف کیا ضرور ۔ (ار ۔ بول چال)
زحمت نہ فرمائیے ، اس زحمت کی ضرورت نہیں ۔
؎ قاسم نے عرض کی کہ بہت دھوپ ہے حضور ۔
رہیے چچا کے پاس یہ تکلیف کیا ضرور ۔
یہ شکل دکھائی ۔ (ار ۔ روزمرہ) اچھی صورت نظر آنا
آرام کی صورت نظر آنا ۔
ع کہتی تھی کہ اللہ نے یہ شکل دکھائی ۔
یہ قیامت ہونا ۔ (ار ۔ ر) قیامت جیسی ہونا ۔
قیامت مچا دینے والی ۔ کسی شیٔ کی اشتہار دکھانے کے لئے بولتے ہیں (روزمرہ ۔)
؎ تھم جاتی ہے بجلی مگر اس کو نہیں آرام ۔
گیتی کو الٹ دے یہ قیامت ہے وہ صمصام ۔
یہ کہانی کہاں تلک ۔ (یہ کہانی کب تک) (ار ۔ ر)
ایک ہی قصہ کو دہرانا اور ٹھہرانا کب تک مناسب ہے ۔
؎ اے بحر طبع ، بس یہ روانی کہاں تلک ۔
قصہ تمام کر ، یہ کہانی کہاں تلک ۔
یہ کیا ہو گیا ۔ (ار) کسی بیماری کے لگنے یا وبائی مرض میں مبتلا ہونے کے وقت انسان کی زبان سے یہ جملہ بے ساختہ نکلتا ہے ۔
؎ کس طرح سنبھالوں کہ دل زار نہ تڑپے ۔
کچھ دل کی کہوں ، قلب جگر کیا نہ تڑپے ۔
یہ کیا ہے ۔ (ار ۔ روزمرہ) آخر ایسا کیوں ہے ۔
یہ کیوں ۔ کیا سبب ہے ، جملۂ تشویش و فکر ۔
ع یہ کیا ہے ، جو اشک آنکھوں میں بھر لائے ہیں مولا ۔
یہ کیا ہے ۔ کیا ماجرا ہوا ۔ یا معاملہ ہوا ، کیوں کیا ہوا ۔
ع یہ کیا ہے جو روتے ہیں تڑپ کر شہ ابرار ۔
یہیں جینا یہیں مرنا ۔ (ار ۔ ر) ہر حال میں ساتھ ساتھ رہنا ، (موت آئے یا زندہ رہیں تکلیف ہو یا آرام)
؎ مردوں کے لئے ننگ ہے تلواروں سے ڈرنا ۔
راحت ہو کہ ایذا ، یہیں مرنا یہیں جینا ۔
(ذکر دار)

فرہنگ انیس جلد اوّل سے متعلّق

آرا

مالک رام
نئی دہلی

لغت مرتب کرنا بڑا جان لیوا کام ہے۔ اول تو اس میں جس طرح کے متنوع علم اور زبان پر قدرت کی بنیادی ضرورت ہے، وہ قدرت کی طرف سے ہر ایک کو ودیعت نہیں ہوتی اس کے بعد محنت اور دیدہ ریزی ہے، اور ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔

انیس اردو کے ان شاعروں میں سے ہیں جن کے ہاں الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے ان کے کلام میں ارم و بزم کے سیکڑوں مرقعے ملتے ہیں انھوں نے موقع اور ماحول کے مطابق ایسے موزوں الفاظ استعمال کیے ہیں کہ ان سے بہتر خیال میں نہیں آسکتے۔ چونکہ ان کا اردو کے مستند اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس لیے تمام مرتبین لغت نے انھیں بطور سند پیش کیا ہے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ ان کی تمام لفظیات کو یکجا کر دے۔ یہ کام بہت مشکل تھا کیونکہ ہنوز ان کا تمام کلام منظر عام پر نہیں آیا اور دوسرے اس باعث کہ ان کے مراثی کے جو مجموعے شائع ہو چکے ہیں وہ بھی اب آسانی سے مہیا نہیں ہوتے۔ پس یہ خوشی کا مقام ہے کہ سید نائب حسین نقوی نے مراثی انیس کے جملہ و فرو چھان کے ان کے مستعملہ الفاظ و محاورات کو جمع کر دیا اور ہر ایک کے ساتھ انیس کا شعر یا مصرع بطور سند درج کیا ہے۔ یقیناً وہ اس کام کے لیے پوری اردو دنیا کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

علی سردار جعفری، بمبئی

انیس صرف موضوع اور فن کے اعتبار ہی سے عظیم شاعر نہیں ہیں بلکہ ذخیرۂ الفاظ فصاحت کے اعتبار سے بھی عظیم ہیں یہ کہنا مشکل ہے کہ انیس، نظیر اور جوش ان تینوں میں سب سے زیادہ الفاظ کس نے استعمال کیے ہیں لیکن یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ الفاظ کے استعمال میں جو فصاحت انیس کے یہاں ملتی ہے نظیر کے یہاں دور دور نشان نہیں ہے اور جوش کے یہاں اس کا خوب صورت عکس ہے۔ اس لیے انیس کی شاعری کے ساتھ انیس کے الفاظ اور محاورات کا مطالعہ ایک اہم کام ہے خوشی کی بات ہے کہ جناب نائب حسین نقوی نے اس مطالعے کی ابتدا کی ہے جس کی پہلی جلد فرہنگ انیس کے نام سے میرے سامنے ہے۔ یہ کام محنت طلب ہے اور اس کے لیے زبان دانی اور شعر فہمی کی شرط ہے۔ فرہنگ کے سرسری مطالعے ہی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نقوی صاحب یہ کام بحسن و خوبی انجام دے سکیں گے۔ اور یہ فرہنگ اردو زبان اور شعر کے طالب علم کے لیے مفید ہوگی۔

ڈاکٹر وحید اختر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

یہ اردو میں اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد کام ہے۔ اقبال اور غالب کی تلمیحات و اشارات و الفاظ پر کچھ کام ضرور ہوا ہے مگر وہ تشنہ ہے۔ نائب حسین نقوی نے جس شرح و بسط کے ساتھ انیس کے کلام کی فرہنگ ترتیب دی ہے وہ بجائے خود ایک تحقیقی کارنامہ ہے۔ انیس کی زبان کی وسعت و تنوع کے مطابق یہ فرہنگ بھی بسوط اور جامع ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً دس ہزار الفاظ محاورات، اصطلاحات اور مرکبات کے معنی و مفاہیم مع استنادات درج کیے گئے ہیں۔

میرے ایک استاد نے فرمایا تھا کہ اگر اردو زبان کے شعری امکانات پر ایمان لانا ہو تو انیس کو پڑھو۔ انیس کی شاعری اردو زبان کا قرآن ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ انیس نے جس طرح اس زبان کے بیانیہ رزمیہ، ڈرامائی اور نفسیاتی اظہارات کو تخلیقی طور پر برتا ہے اس کی دوسری مثال نہیں۔ انیس کی قادرالکلامی کے سب ہی معترف ہیں، ان کا کام اردو نصاب کی ہر سطح پر پڑھایا جاتا ہے لیکن اب تک کسی نے ان کے ذخیرۂ الفاظ کی فرہنگ مرتب کرنے کی کوشش نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی ادب اور زبان کے جید اساتذہ بھی بعض معمولی مصرعوں کی تشریح میں سرگرداں رہتے ہیں۔

انیس کے یہاں اتنے اشارات ملتے ہیں کہ انھیں سمجھنے کے لیے ان سب متنوع اور مختلف ماخذوں کا علم ضروری ہے۔ یہ کام بغیر کسی جامع فرہنگ کے ممکن نہ تھا۔ نائب حسین نقوی نے شرح کلام انیس کے لیے یہی بنیادی اور ضروری کام سر انجام دے کر ادب کی ایک قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔

انیس پر یہ کام وہی کر سکتا تھا جس کی نظر انیس کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام پر گہری ہو اور ساتھ ہی انیس کے مرثیے کے متعلق سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ نائب صاحب نے انیس پر جتنا کام کیا ہے۔ کسی نے نہیں کیا۔ اس موضوع پر زندہ افراد میں ان سے زیادہ واقفیت کسی اور کو نہیں۔ فرہنگ کی ابتدا میں انھوں نے جن عنوانات کے تحت انیس کے ذخیرۂ الفاظ سے بحث کی ہے وہ خود ان کی وسعت معلومات اور کام کے بسوط ہونے کی شہادت ہے۔

فرہنگ کے آخر میں فرہنگ اسلحہ جات، لوازمات جنگ اور لباسوں کی تصاویر بڑی کاوش اور تحقیق کے بعد بنوائی گئی ہیں۔ محض یہ آخری حصہ بھی اپنی جگہ ناقابل فراموش قدر و قیمت کا حامل ہیں۔

نائب صاحب نے ۲۵ ہزار الفاظ و مرکبات جمع کیے تھے۔ پہلی جلد میں صرف دس ہزار کا شمول ممکن ہو سکا۔ دوسری جلد، جو زیر طبع ہے مزید ۱۵ ہزار الفاظ و مرکبات کا احاطہ کرے گی یہ سارا کام ایک عمر چاہتا تھا۔ نائب حسین کے تحقیقی شغف اور عشق انیس نے اس دشوار کو ممکن بنا دیا۔

نائب حسین نقوی کی انس ادبی خدمت کا اعتراف اپنی زبان و ادب کے بے پناہ امکانات اور ان امکانات پر معنی خیز و مفید تحقیق کا اعتراف ہے۔ فرہنگِ انیس ناقدین، اساتذہ، طلباء، محققین اور ماہرین لسانیات سب کے لیے یکساں طور پر مفید ہے اسلیے اس کا مطالعہ صرف انیس کی تفہیم کے لیے ہی نہیں، اردو زبان کو سمجھنے کیلیے بھی لازمی ہے

ڈاکٹر نیّر مسعود، لکھنؤ یونیورسٹی

میر انیس کی شاعرانہ عظمت کا بڑا سبب ان کے یہاں الفاظ کے ماہرانہ انتخاب اور صنّاعانہ استعمال ہے۔ انیس کا تنقیدی مطالعہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ان کے لفظیات پر غور نہ کیا جائے لیکن محض اس مقصد سے انیس کے کثیر المقدار کلام کا بار بار مطالعہ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کلام انیس میں استعمال ہونے والے الفاظ پر کوئی جامع کتاب سامنے ہو۔ سیّد نائب حسین صاحب نقوی ایک عرصے سے انیس کے کلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے اسی غرض سے پیش نظر فرہنگ انیس تیار کی ہے۔ جس کا پہلا حصہ شائع ہو چکا ہے۔ اور دوسرا زیر طبع ہے۔ فرہنگ انیس کی تیاری میں جو محنت انھیں کرنا پڑی ہوگی اس کی داد انھیں ملنی چاہیئے۔ انھوں نے ایک پورے ادارے کا کام تن تنہا انجام دینے کی کوشش کی ہے جو بہر صورت مستحسن ہے۔ یقین ہے فرہنگ انیس" اس موضوع پر آئندہ کام کرنے والوں کے لئے مفید نقش اوّل ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر شارب ردولوی، دلّی یونیورسٹی، دلّی

آج جبکہ اردو زبان اور اس کے تہذیبی پس منظر سے رفتہ رفتہ لوگ دور ہوتے جا رہے ہیں، اردو شاعری کے اس حصّے کو سمجھنا اور اس سے پوری طرح لطف اندوز ہونا جو تہذیبی یا مذہبی روایات سے متعلق ہے، مشکل ہوتا جا رہا ہے، اس صورت حال کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ اہم اردو شعرا کے کلام کی فرہنگ تیار کی جائیں تاکہ طالب علم اور اساتذہ اس کی روشنی میں کلام کے مطالعہ کے وقت پیش آنے والی دشواریوں پر قابو پا سکیں۔

اس سلسلے میں پہلا قابل تعریف کارنامہ جناب نائب حسین نقوی نے "فرہنگ انیس" (جلد اول) تیار کر کے انجام دیا ہے اس فرہنگ میں انیس کے کلام بالخصوص مرثیوں کے تمام مشکل الفاظ، محاروں، استعاروں، تشبیہوں اور علامات کے مفاہیم و مطالب کو واضح کیا گیا ہے۔ انھوں نے خصوصیت کے ساتھ ان آلات حرب، جنگ و جدل، لباس اور سواریوں کی وضاحت کی ہے اور ان کی تصویریں دی ہیں جو آج رائج نہیں ہیں۔ اس سے ان چیزوں کے سمجھنے میں بے حد مدد ملتی ہے۔

نائب حسین نقوی صاحب انیس کے مستند محققوں میں ہیں اور ان کا یہ کارنامہ یقیناً اردو تاریخ میں اہمیت کی نگاہ سے دیکھا جاتے گا۔ فرہنگ نویسی ایک بہت اہم اور بڑا کام ہے اور بڑے کام میں سہو سے بچنا تقریباً ناممکن ہے خاص طور پر اردو زبان میں جس کے الفاظ و تشبیہات و استعارات معنوی اعتبار سے مختلف پہلو رکھتے ہیں ایسی سہو بعض جگہ اس فرہنگ میں بھی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اس کی دوسری جلد میں یہ کمی نہیں ہے اور ان کا یہ کام دوسرے فرہنگ نویسوں اور محققوں کے لیے آگے کام کی راہیں ہموار کرے گا۔